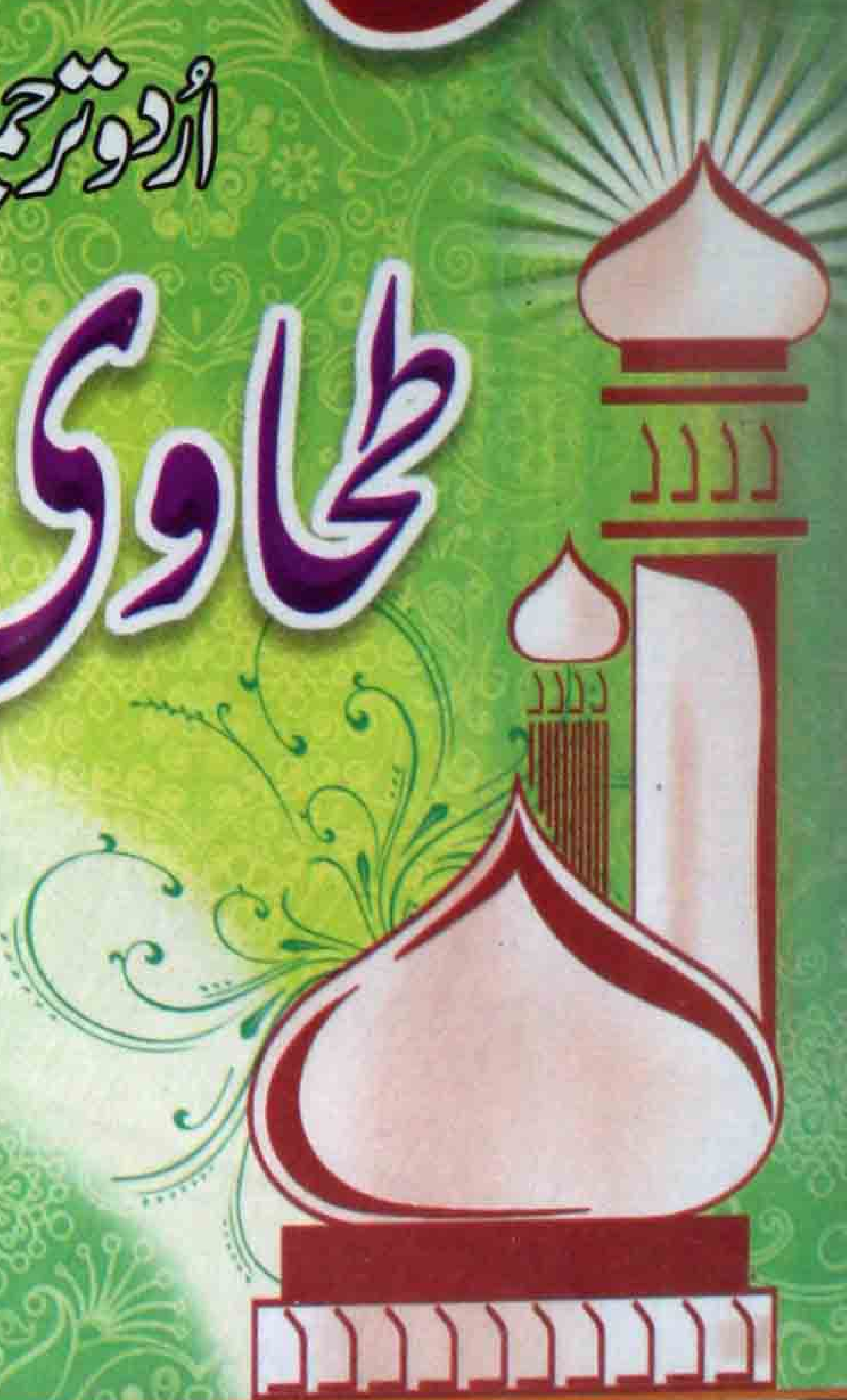
احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

اُردو ترجمہ

طحاوی شریف



تصنیف
محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتلخیص
علامہ محمد صدیق ہزاروی

فرید بک سٹال
۳۸۔ اُردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف: محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ——— ۳۲۱ھ

۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸- اردو بازار لاہور



نام کتاب : شرح معانی الآثار (اُردو ترجمہ...... طحاوی شریف) جلد سوئم

شارح : محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وحواشی : علامہ مولینا محمد صدیق ہزاروی

تقدیم : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی

تصحیح : مولانا خادم حسین رضوی (جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

کتابت : محمد یعقوب کیلانی

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

الطبع الاوّل : ----- / مئی ۱۹۹۷ء

الطبع الثانی : ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء

ہدیہ : -/625 روپے

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸۔ اردو بازار لاہور

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور



فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com



فہرست مضامین طحاوی شریف جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب النكاح
نکاح کے بیان میں

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَخِطْبَتِهٖ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

کسی (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور اس کے پیغامِ نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت

۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ ابْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔

۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ

حضرت عبد الرحمن بن شماسہ مہری فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن، مومن کا بھائی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے یہاں تک کہ وہ (پہلا) اسے چھوڑ دے اور اپنے بھائی

اَخُو الْمُؤْمِنِ لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّبْتَاعَ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَذَرَ وَلَا یَخْطِبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَذَرَ۔

کے پیغام نکاح کی موجودگی میں پیغام نکاح بھی نہ دے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

٤۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن لہیعہ نے حضرت یزید بن ابو حبیب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٥۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطِبُ اَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَتْرُكَ الْخَاطِبُ اَوْ یَاْذَنَ لَهٗ فَیَخْطِبُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بعض، بعض کے سودے پر سودا نہ کریں اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں نکاح کا پیغام دے یہاں تک کہ منگنی کا پیغام دینے والا (پہلا) شخص اسے چھوڑ دے یا اسے اجازت دے تو اب وہ پیغام نکاح دے سکتا ہے۔

٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ۔

حضرت داؤد بن صالح بن دینار اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے

٧۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ هُوَ ابْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ یَعْنِیْ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَخْطِبُ اَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْكِحَ اَوْ یَتْرُكَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر منگنی کا پیغام نہ دے حتیٰ کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

٨۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے اور نہ ہی اپنے (مسلمان)

أَنَّهُ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ .

بھائی کے سودے پر سودا کرے۔

۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

حضرت سہیل بن ابوصالح اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے۔ یہاں تک کہ وہ نکاح کرلے یا چھوڑ دے۔

۱۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ .

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے۔

۱۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

حضرت یحییٰ بن حبان، حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اس

حَتّٰی یَشْتَرِیَ اَوْ یَتْرُكَ وَلَا یَخْطِبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْكِحَ اَوْ یَتْرُكَ۔

کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے حتیٰ کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔

۱۵- **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَیْزٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطِبُ بَعْضُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی تم میں سے کوئی، کسی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا وَقَالُوْا لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَسُوْمَ بِشَیْءٍ قَدْ یُسَاوِمُ بِهٖ غَیْرُهٗ حَتّٰی یَتْرُكَهُ الَّذِیْ قَدْ سَاوَمَ بِهٖ فَكَذٰلِكَ لَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَخْطِبَ امْرَاَةً قَدْ خَطَبَهَا غَیْرُهٗ حَتّٰی یَتْرُكَهَا الْخَاطِبُ لَهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْاٰثَارِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے وہ فرماتے جس چیز کی کسی نے بولی لگا دی ہو تو دوسرے شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اسکی قیمت لگائے یہاں تک کہ پہلے لگانے والا اسے چھوڑ دے اسی طرح جب کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کا پیغام دیا ہو تو دوسرے شخص کیلئے پیغامِ نکاح دینا جائز نہیں حتیٰ کہ منگنی کرنیوالا (پہلا شخص اسکو چھوڑ دے) ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا)۲

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ الْمُسَاوِمُ اَوِ الْخَاطِبُ قَدْ رَكَنَ اِلَیْهِ فَلَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَسُوْمَ عَلٰی سَوْمِهٖ وَلَا یَخْطِبُ عَلٰی خِطْبَتِهٖ حَتّٰی یَتْرُكَ قَالُوْا وَهٰذَا السَّوْمُ وَالْخِطْبَةُ الْمَذْكُوْرَانِ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ الْمَنْهِیُّ عَنْهُمَا اِنَّمَا النَّهْیُ فِیْهِمَا عَمَّا ذَكَرْنَاهُ۔ فَاَمَّا مَنْ سَاوَمَ رَجُلًا بِشَیْءٍ اَوْ خَطَبَ اِلَیْهِ امْرَاَةً هُوَ وَلِیُّهَا فَلَمْ یَرْكَنْ اِلَیْهِ فَمُبَاحٌ لِغَیْرِهٖ مِنَ النَّاسِ اَنْ یَسُوْمَ بِمَا سَاوَمَ بِهٖ وَیَخْطِبَ بِمَا خَطَبَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بولی لگانے والا یا منگنی کا پیغام دینے والا اس کی طرف مائل ہو گیا ہے تو کسی (دوسرے) کیلئے جائز نہیں کہ اسکی بولی پر اپنی بولی لگائے یا اسکی منگنی پر اپنی منگنی کا پیغام دے یہاں تک کہ وہ (پہلا) اسے چھوڑ دے وہ فرماتے ہیں کہ مندرجہ بالا روایات میں جس بولی اور پیغامِ نکاح سے منع کیا گیا ہے اس سے وہی مراد ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اگر کوئی شخص کسی چیز کی بولی دے یا کسی ایسی عورت کے نکاح کا پیغام دے جس کا وہ شخص ولی ہے پھر وہ شخص (جس کو بولی دی گئی یا منگنی کا پیغام دیا گیا) اس کی طرف مائل نہ ہوا تو دوسرے آدمی کے لیے اس چیز کی بولی لگانا یا اس عورت کیلئے منگنی کا پیغام دینا جائز ہے۔

۱۶- **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوبکر بن ابوجہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تمہاری عدت ختم ہو جائے تو مجھے مطلع کر دینا فرماتی ہیں (اس دوران) مجھے کچھ حضرات نے نکاح کا

۲ روایات سے استدلال کیا ہے۔

انقضت عدتك فاذنيني قالت فخطبني خطاب فيهم معاوية وابو الجهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان معاوية خفيف الحال وابو الجهم يضرب النساء او فيه شدة على النساء ولكن عليك باسامة بن زيد۔

پیغام بھیجا ان میں حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مالی حالت اچھی نہیں اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ عورتوں کو مارتے ہیں یا (فرمایا) وہ عورتوں پر زیادہ سختی کرتے ہیں تم، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اختیار کرو۔

١٧- حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن ابي بكر بن ابي الجهم عن فاطمة نحوه۔

حضرت شعبہ، حضرت ابوبکر بن ابوجہم رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٨- حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا اسمعيل بن ابي كثير الانصاري عن محمد بن عمرو وعن ابي سلمة عن فاطمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٩- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو بن علقمة عن ابي سلمة عن فاطمة بنت قيس انقضت عدتها خطبها ابو الجهم ومعاوية كل ذلك يقول رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم اين انت من اسامة۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کی عدت ختم ہوگئی تو حضرت ابوجہم اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے ان کو پیغام نکاح بھیجا تو رسول اکرم صلی اللہ وسلم ان میں سے ہر ایک سے فرماتے کہ تمہارا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کیا مقابلہ؟

٢٠- حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن عبد الله بن يزيد مولى الاسود بن سفيان عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن فاطمة بنت قيس قالت لما حللت اتيت رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم فذكرت له ان معاوية ابن ابي سفيان وابا جهم خطباني فقال رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب (میری عدت ختم ہونے پر) مجھ سے نکاح جائز ہوگیا تو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت معاویہ اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا کہ ان دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوجہم اپنے کاندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نادار ہیں ان کے پاس

اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ مِنْ عَاتِقِهِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنْ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَّ اغْتُبِطْتُ بِهٖ ۔

مال نہیں تم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کر لو، حضرت فاطمہ فرماتی ہیں میں نے انہیں ناپسند کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت اسامہ سے نکاح کر لو چنانچہ میں نے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بہتری پیدا کی اور مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

۲۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا حَلَلْتُ خَطَبَنِيْ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ فَكَرِهْتُهُ فَقَالَ اِنْكِحِيْهِ فَنَكَحْتُهُ ۔

حضرت ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں (عدت ختم ہونے کے بعد) جب مجھ سے نکاح جائز ہو گیا تو حضرت معاویہ اور ایک دوسرے قریشی نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لو میں نے انہیں ناپسند کیا تو آپ نے فرمایا ان سے نکاح کر لو چنانچہ میں نے ان سے نکاح کر لیا۔

۲۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا الْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ خَطَبَهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُزَوِّجُكِ رَجُلًا اُحِبُّهُ فَقَالَتْ بَلٰى فَزَوَّجَهَا اُسَامَةَ ۔

حضرت مجالد بن سعید رضی اللہ عنہ حضرت عامر سے اور وہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قریشی (صحابی) نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا کیا میں تمہارا نکاح ایسے شخص سے نہ کروں جس سے مجھے محبت ہے انہوں نے عرض کیا "ہاں" تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ م

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلٰى اُسَامَةَ بَعْدَ عِلْمِهٖ بِخِطْبَةِ مُعَاوِيَةَ وَاَبِي الْجَهْمِ اِيَّاهَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ تِلْكَ الْحَالَ يَجُوْزُ لِلنَّاسِ اَنْ يَّخْطُبُوْا فِيْهَا وَثَبَتَ اَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ بِالْاٰثَارِ الْاُوَلِ خِلَافُ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا فِيْهِ الرُّكُوْنُ اِلَى الْخَاطِبِ وَمَا ذَكَرْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ مَا لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْنٌ اِلَى الْخَاطِبِ اِلٰى حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ فَتَتَّفِقَ مَعَانِيْهَا وَلَا تَتَضَادُّ ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت فاطمہ بنت قیس کو پیغام دیا حالانکہ آپ کو حضرت معاویہ اور حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہما کے پیغام نکاح کا علم ہو چکا تھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حالت میں لوگوں کے لیے پیغام نکاح دینا جائز ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ پہلی روایات میں جس بات کی ممانعت ہے وہ اس کے خلاف ہے تو جو کچھ اس باب کے شروع میں گزرا وہ اس صورت میں ہے جب پیغام نکاح دینے والے کی طرف میلان ہو اور جو کچھ ہم نے بعد میں ذکر کیا وہ اس حالت میں ہے جب پیغام دینے والے کی طرف میلان نہ ہو تاکہ یہ تمام روایات صحیح قرار پائیں ان کے معانی متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ رہے۔

وَكَذٰلِكَ الْمُسَاوَمَةُ هِيَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا.

۲۳ - قَدْ بُيِّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ اَهْلِ بَيْتٍ مَا اَرٰى اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعْضُهُمْ جُوْعًا فَقَالَ انْطَلِقْ هَلْ تَجِدُ مِنْ شَيْءٍ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِحِلْسٍ وَقَدَحٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْحِلْسُ كَانُوْا يَفْتَرِشُوْنَ بَعْضَهٗ وَيَلْتَفُّوْنَ بِبَعْضِهٖ وَهٰذَا الْقَدَحُ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ فِيْهِ فَقَالَ مَنْ يَاْخُذُهُمَا مِنِّيْ بِدِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ هُمَا لَكَ فَدَعَا بِالرَّجُلِ فَقَالَ اشْتَرِ بِدِرْهَمٍ طَعَامًا لِاَهْلِكَ وَبِدِرْهَمٍ فَاْسًا ثُمَّ ائْتِنِيْ فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ انْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعَنَّ فِيْهِ شَوْكًا وَلَا حَطَبًا وَلَا تَاْتِنِيْ اِلَّا بَعْدَ عَشْرٍ فَفَعَلَ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ بُوْرِكَ فِيْمَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ قَالَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ وَجْهِكَ نُكَتٌ مِنَ الْمَسْاَلَةِ اَوْ خُمُوْشٌ مِنَ الْمَسْاَلَةِ اَلشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ فَلَمَّا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمُزَايَدَةَ وَفِيْ ذٰلِكَ سَوْمٌ بَعْدَ سَوْمٍ اِلَّا اَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ السَّوْمِ سَوْمٌ لَا رُكُوْنَ مَعَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ مَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بھاؤ پر) بھاؤ لگانے کا مفہوم بھی یہی ہے۔

اس روایت میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر فاقہ کی شکایت کی پھر وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے گھر والوں کے پاس سے آیا ہوں کہ میرا خیال ہے جب میں ان کے پاس لوٹوں گا تو ان میں سے بعض بھوک سے مر چکے ہوں گے آپ نے فرمایا "جاکر دیکھو کیا ان کے پاس کوئی چیز ہے"؟ چنانچہ وہ چلے گئے پھر ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ٹاٹ ہے جس کا کچھ حصہ وہ نیچے بچھاتے اور کچھ حصہ اوپر لیتے تھے اور یہ پیالہ ہے جس میں وہ (پانی وغیرہ) پیتے تھے۔ آپ نے فرمایا کون شخص مجھ سے یہ دو چیزیں ایک درہم کے بدلے خریدتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا "میں" (خریدتا ہوں) آپ نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دے گا ایک صحابی نے عرض کیا میں دو درہموں کے بدلے لیتا ہوں آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں تمہاری ہوئیں، پھر آپ نے اس شخص کو بلا کر فرمایا ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لیے کھانا خریدو اور ایک درہم کی کلہاڑی لو، پھر میرے پاس آنا، اس نے ایسا ہی کیا پھر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اس وادی میں جاؤ اور کسی کانٹے اور لکڑی کو نہ چھوڑو، دس دن کے بعد میرے پاس آنا اس نے ایسا ہی کیا پھر حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ نے جس بات کا حکم دیا تھا اس میں برکت پیدا ہوئی ہے، آپ نے فرمایا یہ تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ تم قیامت میں یوں آؤ کہ مانگنے کی وجہ سے تمہارے چہرے پر کوئی نشان یا خراشیں ہوں (محمد بن بحر راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ فرمایا) تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں زیادہ قیمت لگانے کی اجازت دی اور اس میں بھاؤ پر بھاؤ لگایا ہے تو معلوم ہوا کہ جس بھاؤ کا پہلے ذکر ہوا اس سے وہ بھاؤ مراد ہے کہ (جب بیچنے والے کا) کسی کی طرف میلان نہ ہو تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے منع فرمایا وہ اس کے خلاف ہے لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَبَانَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ مَعْنٰی مَا نَهٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَبِحَدِیْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ مَا نَهٰی عَنْهُ مِنْ خِطْبَةِ الرَّجُلِ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَهٰذَا الْمَعْنَی الَّذِیْ صَحَّحْنَا عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارَ فِیْمَا اَبَحْنَا فِیْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ وَفِیْمَا مَنَعْنَا فِیْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔

نے جس بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے منع فرمایا، اس حدیث سے اس کا مفہوم واضح ہو گیا اور حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت سے پیغام نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت کا مفہوم بھی ظاہر ہو گیا۔ بھاؤ پر بھاؤ لگانے یا پیغامِ نکاح پر پیغام دینے کے جواز اور مخالفت کے بارے میں (مروی) روایات کی تصحیح کے سلسلے میں ہم نے جو معنیٰ بیان کیا ہے یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ فِیْ اِجَازَةِ بَیْعِ مَنْ یَّزِیْدُ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے حضرات سے بھی زیادہ قیمت دینے والے کیلئے بیع کے جواز پر احادیث مروی ہیں۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ یَبِیْعُوْنَ الْغَنَائِمَ فِیْمَنْ یَّزِیْدُ۔

حضرت لیث بن سعد، حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے لوگوں کو مالِ غنیمت نیلام کرتے ہوئے پایا۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ یَّسُوْمَ عَلٰی سَوْمِ الرَّجُلِ اِذَا كَانَ فِیْ صَحْنِ السُّوْقِ یَسُوْمُ هٰذَا وَهٰذَا فَاَمَّا اِذَا خَلَا بِهٖ رَجُلٌ فَلَا یَسُوْمُ عَلَیْهِ۔

حضرت ابن ابو نجیح، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کسی شخص کی بولی دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ بازار کے درمیان ہو یہ بھی بھاؤ لگائے اور وہ بھی، لیکن جب تنہا ایک شخص سودا کر رہا ہو تو بولی لگانا جائز نہیں۔

بَابُ النِّكَاحِ بِغَیْرِ وَلِیٍّ عَصَبَةٍ ۱۲

عصبہ ولی کے بغیر نکاح کرنا

۲۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِكَاحُهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، پھر اگر اس شخص نے اس (عورت) سے جماع کیا تو اس

بَاطِلٌ فَاِنْ اَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ۔

(عورت) کے لئے مہر ہو گا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا اور اگر ان کے درمیان اختلاف ہو جائے تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ نے حضرت زہری سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت جعفر بن ربیعہ نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن ابو جعفر نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ تَزْوِيْجُ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت کے لیے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرنا جائز نہیں اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد بن حسن رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، ان حضرات نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُزَوِّجَ نَفْسَهَا مِمَّنْ شَاءَتْ وَلَيْسَ لِوَلِيِّهَا اَنْ يَّعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِيْ ذٰلِكَ اِذَا وَضَعَتْ نَفْسَهَا حَيْثُ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَضَعَهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ جُرَيْجٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَدْ ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَنْهُ ابْنَ شِهَابٍ

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے اور ولی کو اس سلسلے میں اعتراض کا حق نہیں جب کہ وہ اپنے نفس کو ایسی جگہ پیش کرے (نکاح کرے) جہاں اس کا پیش کرنا مناسب ہو۔

اس سلسلے میں ان حضرات کی دلیل کہ ابن جریج کی وہ روایت ہے جسے ہم نے بروایت سلیمان بن موسیٰ ذکر کیا اس کے بارے میں ابن جریج فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس سے متعلق ابن شہاب زہری سے

فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

۳۱- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِذٰلِكَ۔

پوچھا تو (یہ روایت) ان کے علم میں نہیں تھی۔

حضرت ابن ابوعمر فرماتے ہیں ہمیں یحیی بن معین نے ابن علیہ سے نقل کرتے ہوئے ابن جریج سے اس بات کی خبر دی ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَهُمْ يُسْقِطُوْنَ الْحَدِيْثَ بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ فَلَا يُثْبِتُوْنَ لَهُ سَمَاعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدِيْثُهُ عَنْهُ عِنْدَهُمْ مُرْسَلٌ وَهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ فَهُمْ يُنْكِرُوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمُ الْاِحْتِجَاجَ عَلَيْهِمْ بِحَدِيْثِهِ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ عَلَيْهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ مَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَكَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (محدثین) اس سے کم بات پر حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور حجاج بن ارطاۃ کے لیے زہری سے سماع ثابت نہیں کرتے ان کے نزدیک حجاج کی روایت مرسل ہے اور وہ (محدثین) مرسل روایت سے استدلال نہیں کرتے اسی طرح وہ ابن لہیعہ کی روایت سے استدلال کو دوسروں سے قبول نہیں کرتے تو خود اس قسم کے مسئلہ میں اس سے کیسے استدلال کرتے ہیں اور اگر حضرت زہری سے مروی روایت ثابت بھی ہو جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس کے خلاف ہوگی۔

۳۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَمِثْلِيْ يُصْنَعُ بِهِ هٰذَا وَيُفْتَاتُ عَلَيْهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْمُنْذِرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ اِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ اَرُدُّ اَمْرًا قَضَيْتِيْهِ فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بھتیجی) حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اس وقت حضرت عبدالرحمن موجود نہ تھے بلکہ وہ شام میں تھے حضرت عبدالرحمن تشریف لائے تو فرمایا کیا میرے جیسے آدمی کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جاتا ہے کہ میری رائے کے بغیر یہ کام کیا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت منذر کی طرف سے گفتگو کی حضرت منذر نے فرمایا حضرت عبدالرحمن کو اختیار ہے انہوں (حضرت عبدالرحمن) نے فرمایا میں ایسے کام کو رد نہیں کروں گا جس کا آپ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فیصلہ فرمایا چنانچہ حضرت حفصہ ان (حضرت منذر) کے پاس رہیں اور حضرت عبدالرحمن کا) یہ قول طلاق نہ ہوا (یعنی نکاح برقرار رہا)

۳۳- وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث، حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں مجھے حضرت حنظلہ اور

وَهْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَنْظَلَةُ وَاَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ فِیْ حَفْصَةَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

فَلَمَّا كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ رَاَتْ اَنَّ تَزْوِیْجَهَا بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِغَیْرِهٖ جَائِزٌ وَرَاَتْ ذٰلِكَ الْعَقْدَ مُسْتَقِیْمًا حَتّٰی اَجَازَتْ فِیْهِ التَّمْلِیْكَ الَّذِیْ لَا یَكُوْنُ اِلَّا عَنْ صِحَّةِ النِّكَاحِ وَثُبُوْتِهٖ اِسْتَحَالَ عِنْدَنَا اَنْ تَكُوْنَ تَرٰی ذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فِیْ ذٰلِكَ۔

افلح نے حضرت قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہوئے حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں اس کی مثل خبر دی۔

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی صاحبزادی کا نکاح جائز سمجھا اور اس عقد کو صحیح خیال کیا یہاں تک کہ اس تملیک کو جائز قرار دیا جو ہمارے نزدیک صحت نکاح اور اس کے ثبوت کے بغیر نہیں ہوسکتی تو محال ہے کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات جانتے ہوئے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا، اس کو جائز قرار دیا ہو لہذا اس سے حضرت زہری کی روایت کا فساد ثابت ہو گیا۔

۳۵۔ وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَیْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَ وَثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَلٰی اَصْلِهِمْ اَیْضًا لَا یَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ اَنَّ مَنْ هُوَ اَثْبَتُ مِنْ اِسْرَائِیْلَ وَاَحْفَظُ مِنْهُ مِثْلُ سُفْیَانَ وَشُعْبَةَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ مُنْقَطِعًا۔

پہلے قول والوں نے بواسطہ اسرائیل، حضرت اسحق کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ حضرت ابوبردہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان کے ضابطے کے مطابق اس حدیث سے بھی استدلال صحیح نہیں کیونکہ جو لوگ اسرائیل سے زیادہ مضبوط اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں مثلاً حضرت سفیان اور حضرت شعبہ وہ اس حدیث کو ابواسحق سے منقطع روایت کرتے ہیں۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ۔

حضرت شعبہ، حضرت ابواسحق سے وہ حضرت ابوبردہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ

حضرت سفیان ثوری، حضرت ابواسحق سے

عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

وہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَصَارَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِوَايَةِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عِنْدَهُمْ حُجَّةٌ عَلَى إِسْرَائِيْلَ فَكَيْفَ إِذَا اجْتَمَعَا جَمِيْعًا۔

تو اصلاً یہ حدیث بواسطہ حضرت ابوبردہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہ (روایت) حضرت شعبہ اور حضرت سفیان کی روایت سے مروی ہے اور ان میں سے ہر ایک (مخالفین) کے نزدیک اسرائیل پر حجت ہے تو دونوں کے جمع ہونے کی صورت میں کیسا ہوگا (یعنی بدرجہ اولیٰ حجت ہوں گے)

۳۸۔ فَإِنْ قَالُوْا فَإِنَّ أَبَا عَوَانَةَ قَدْ رَوَاهُ مَرْفُوْعًا كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّا نَظَرْنَا فِي أَصْلِ ذٰلِكَ فَإِذَا هُوَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَرَجَعَ حَدِيْثُ أَبِي عَوَانَةَ أَيْضًا عَلٰى حَدِيْثِ إِسْرَائِيْلَ۔

اگر وہ کہیں کہ حضرت ابو عوانہ نے اس حدیث کو اسرائیل کی طرح مرفوع روایت کیا

حضرت ابو عوانہ، حضرت اسحٰق سے وہ حضرت ابو بردہ سے وہ حضرت ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

تو ان کو کہا جائے گا کہ یہ حدیث ابو عوانہ سے اسی طرح مروی ہے جس طرح تم نے کہا لیکن ہم نے اس کی اصل کو دیکھا تو وہ بواسطہ ابو عوانہ، اسرائیل سے اور وہ حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں تو ابو عوانہ کی روایت بھی اسرائیل کی طرف لوٹ گئی۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ أَبِي عَوَانَةَ فِي هٰذَا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ شَيْءٌ۔

حضرت معلی بن منصور رازی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے بواسطہ اسرائیل، حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس سے اس بات کی نفی ہوگئی کہ اس سلسلے میں ابو عوانہ کے پاس ابو اسحٰق سے مروی کوئی بات ہو۔

۴۰۔ فَإِنْ قَالُوْا فَإِنَّهُ قَدْ رَوَاهُ

اگر وہ کہیں کہ اس حدیث کو حضرت قیس بن ربیع نے

قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَيْضًا كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ الْكُوفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيلَ لَهُمْ صَدَقْتُمْ قَدْ رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَقَيْسٌ عِنْدَهُمْ دُونَ إِسْرَائِيلَ فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ إِسْرَائِيلُ مُضَادًّا لِسُفْيَانَ وَلِشُعْبَةَ كَانَ قَيْسٌ أَحْرَى أَنْ لَا يَكُونَ مُضَادًّا لَهُمَا۔

فَإِنْ قَالُوا فَإِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ مَرْفُوعًا كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَقَيْسٌ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيلَ لَهُمْ قَدْ صَدَقْتُمْ قَدْ رَوَى هَذَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلَكِنَّكُمْ لَا تَرْضَوْنَ مِنْ خَصْمِكُمْ بِمِثْلِ هَذَا إِنِ احْتَجُّوا عَلَيْكُمْ بِمَا رَوَاهُ أَصْحَابُ سُفْيَانَ أَوْ أَكْثَرُهُمْ عَنْهُ عَلَى مَعْنًى وَيَحْتَجُّ هُوَ عَلَيْكُمْ بِمَا رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ بِمَا يُخَالِفُ ذَلِكَ الْمَعْنَى وَتَعُدُّونَ الْمُحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هَذَا جَاهِلًا بِالْحَدِيثِ فَكَيْفَ تُسَوِّغُونَ أَنْفُسَكُمْ عَلَى مُخَالِفِكُمْ مَا لَا يُسَوِّغُونَهُ عَلَيْكُمْ إِنَّ هَذَا لَجَوْرٌ بَيِّنٌ۔

حضرت ابواسحٰق سے اسی طرح روایت کیا جس طرح اسے اسرائیل نے روایت کیا اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں۔

حضرت قیس بن ربیع، حضرت ابواسحٰق سے وہ حضرت ابوبردہ سے اور وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے سچ کہا اس حدیث کو حضرت قیس نے اسی طرح روایت کیا جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن قیس ان (محدثین) کے نزدیک اسرائیل سے بھی کم درجہ ہیں پس جب سفیان اور شعبہ کے مقابل، اسرائیل نہیں ہو سکتے تو قیس بدرجۂ اولیٰ ان کے مقابل نہیں ہو سکتے۔

اگر وہ کہیں کہ ابوسفیان کے بعض شاگردوں نے ان سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا جس طرح اسرائیل اور قیس نے روایت کیا اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں

بشر بن منصور، سفیان سے وہ ابواسحٰق سے وہ ابوبردہ سے وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔

تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا تم نے صحیح کہا یقیناً اسے بشر بن منصور نے حضرت سفیان سے اسی طرح روایت کیا جیسے تم نے ذکر کیا لیکن تم اپنے مخالف سے اس قسم کی روایت قبول نہیں کرتے اگر وہ کسی معنیٰ پر ابوسفیان کے بعض یا اکثر شاگردوں کی ان (ابوسفیان) سے روایت سے استدلال کریں اور وہ (تمہارا مخالف) بشر بن منصور کے واسطہ سے ابوسفیان کی اس معنیٰ کے خلاف روایت سے تمہارے خلاف استدلال کرے (تو تم اسے قبول نہیں کرتے) اور اپنے خلاف اس قسم کی (سند سے مروی) روایت سے استدلال کرنے والے کو حدیث سے جاہل شمار کرتے ہو تو تم اپنے مخالف پر وہ حکم کیوں جاری کرتے ہو جو اپنے اوپر جاری نہیں کرتے یہ تو واضح زیادتی ہے۔

وَمَا كَلَامِي فِي هٰذَا إِرَادَةً مِنِّي إِلَّا ازْدِرَاءً عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ وَلَا أَعُدُّ مِثْلَ هٰذَا طَعْنًا وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ هٰذَا الْمُحْتَجِّ وَإِلْزَامَهُ مِنْ حُجَّةِ نَفْسِهِ مَا ذَكَرْتُ وَلٰكِنِّي أَقُولُ إِنَّهُ لَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لَمْ يَكُنْ فِيهِ حُجَّةٌ لِمَا قَالَ الَّذِينَ احْتَجُّوا بِهِ لِقَوْلِهِمْ فِي هٰذَا الْبَابِ لِأَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ مَعَانِيَ فَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا إِنَّ ذٰلِكَ الْوَلِيَّ هُوَ أَقْرَبُ الْعَصَبَةِ إِلَى الْمَرْأَةِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْوَلِيُّ مَنْ تَوَلِّيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الرِّجَالِ قَرِيبًا كَانَ مِنْهَا أَوْ بَعِيدًا وَهٰذَا الْمَذْهَبُ يَصِحُّ بِهِ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَتَوَلَّى عَقْدَ نِكَاحِ نَفْسِهَا وَإِنْ أَمَرَهَا وَلِيُّهَا بِذٰلِكَ وَلَا عَقْدَ نِكَاحِ غَيْرِهَا وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَتَوَلَّى ذٰلِكَ إِلَّا الرِّجَالُ۔

میرے اس کلام کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان پر عیب لگاؤں اور نہ ہی میں اس قسم کی بات کو طعن شمار کرتا ہوں بلکہ میرا ارادہ اس مستدل کی زیادتی کو بیان کرنا اور یہ بتانا ہے کہ جو کچھ میں نے بیان کیا وہ خود اس کے اپنے بیان سے اس پر لازم آتا ہے

اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا تو جن لوگوں نے اس باب میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے ان کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں کئی معانی کا احتمال ہے جو کچھ ہمارے اس مخالف نے کہا اس کا بھی احتمال ہے کہ ولی سے قریب ترعصبہ مراد ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ عورت کا ولی صرف مرد ہو سکتا ہے چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا اس احتمال کی بنیاد پر اس شخص کا قول صحیح ہو سکتا ہے جس کے نزدیک عورت خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی اگرچہ ولی اسے اس بات کی اجازت بھی دے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کا نکاح کر سکتی ہے (کیونکہ) ولایتِ نکاح تو صرف مردوں کو حاصل ہے۔

۴۲۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا مِثْلُ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَنْكَحَتْ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَخِيهَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي أَخِيهَا فَضَرَبَتْ بَيْنَهُمَا بِسِتْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا النِّكَاحُ أَمَرَتْ رَجُلًا فَأَنْكَحَ ثُمَّ قَالَتْ لَيْسَ إِلَى النِّسَاءِ النِّكَاحُ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے کسی بھتیجے اور بھتیجی کا باہم نکاح کیا تو انہوں نے ان دونوں کے درمیان پردہ ڈال کر گفتگو کی یہاں تک کہ جب نکاح کے سوا کوئی بات نہ رہی تو ایک مرد کو حکم دیا چنانچہ اس نے نکاح کر دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورتوں کو نکاح کرکے دینے کا کوئی اختیار نہیں۔

وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ أَنْ يَكُونَ الْوَلِيُّ هُوَ الَّذِي إِلَيْهِ وِلَايَةُ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ولی کے بغیر نکاح نہیں" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ (نکاح کا)

الْبُضْعِ مِنْ وَالِدِ الصَّغِيْرَةِ اَوْ مَوْلَى الْاَمَةِ اَوْ بَالِغَةً حُرَّةً لِنَفْسِهَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّعْقِدَ نِكَاحًا عَلٰى بُضْعٍ اِلَّا وَلِيُّ ذٰلِكَ الْبُضْعِ وَهٰذَا جَائِزٌ فِى اللُّغَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ فَقَالَ قَوْمٌ وَلِيُّ الْحَقِّ هُوَ الَّذِىْ لَهُ الْحَقُّ فَاِذَا كَانَ مَنْ لَّهُ الْحَقُّ يُسَمّٰى وَلِيًّا كَانَ مَنْ لَّهُ الْبُضْعُ اَيْضًا يُسَمّٰى وَلِيًّا لَهٗ فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ هٰذِهِ التَّاوِيْلَاتِ انْتَفٰى اَنْ يُّصْرَفَ اِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ اِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اِمَّا مِنْ كِتَابٍ وَاِمَّا مِنْ سُنَّةٍ وَاِمَّا مِنْ اِجْمَاعٍ۔

اختیار اسی کو ہے جسے ولایتِ بُضع حاصل ہو نابالغہ کا باپ ہو، لونڈی کا مالک ہو یا آزاد بالغہ عورت خود ہو، تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ کسی بُضع کا نکاح وہی کر سکتا ہے جسے اس کی ولایت حاصل ہو اور لغوی اعتبار سے یہ معنی جائز ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "پس چاہیے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھائے" تو ایک جماعت کہتی ہے ولی حق وہ ہے جس کا حق ہے تو اگر صاحبِ حق کو ولی کہا جا سکتا ہے تو جس کو بضع کی ملکیت حاصل ہو اسے ولی کیوں نہیں کہا جا سکتا ؟ لہٰذا جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ولی کے بغیر نکاح نہیں" میں ان تمام معانی کا احتمال ہے تو کسی ایک معنی کو چھوڑ کر دوسرا معنیٰ (اس وقت تک) نہیں لے سکتے جب تک قرآنِ پاک، سنّت یا اجماع سے اس پر دلیل نہ ہو۔

۴۳- وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ

7 وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اَخِىْ مَعْقِلٍ عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اُخْتَهٗ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاَبٰى عَلَيْهِ مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالُوْا فَلَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِيَّهَا بِتَرْكِ عَضْلِهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ اِلَيْهِ عَقْدَ نِكَاحِهَا وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالُوْا وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَضْلُ مَعْقِلٍ كَانَ تَزْهِيْدَهٗ لِاُخْتِهٖ فِى الْمُرَاجَعَةِ فَتَقِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاُمِرَ بِتَرْكِ ذٰلِكَ۔

جو لوگ ولی کے بغیر نکاح کو جائز نہیں سمجھتے انہوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس نے ان کو طلاق دے دی پھر رجوع کا ارادہ کیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "پس ان کو ان کے (پہلے) خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم رضامند ہوں"۔ یہ حضرات فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اس کے ولی کو روکنے سے منع فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عقدِ نکاح بھی وہی کرے گا۔ ہمارے نزدیک اس (آیت) میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو انہوں نے کہی اور اس کے علاوہ (مفہوم) کا بھی ہو سکتا ہے حضرت معقل رضی اللہ عنہ کے روکنے کا مطلب یہ ہو کہ انہوں نے اپنی بہن کو (رجوع کی) ترغیب دی اور وہ اس طرح ٹھہری رہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس بات (ترغیب نہ دینے) کو چھوڑنے کا حکم دیا۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ دَلِيلٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى نَظَرْنَا فِيمَا سِوَاهَا هَلْ نَجِدُ فِيهِ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْحُكْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ هُوَ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

تو جب ان روایات میں پہلے قول والوں کے موقف پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ان کے علاوہ روایات کو دیکھا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کوئی بات پاتے ہیں جو اس حکم پر دلالت کرے کہ وہ کیسا ہے؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کا زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی اجازت ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَبَيَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِقَوْلِهِ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا أَنَّ أَمْرَهَا فِي تَزْوِيجِ نَفْسِهَا إِلَيْهَا لَا إِلٰى وَلِيِّهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا۔

حضرت موھب، حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا تو سرکارِ دو عالم نے اس حدیث میں بیان کئے گئے الفاظ کے ذریعے بیوہ عورت کو اس کے نفس کا ولی کی نسبت زیادہ حقدار قرار دیا اور بتایا کہ اسے اپنا نکاح کرنے کا خود اختیار ہے (اس کے) ولی کو نہیں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر روایات بھی مروی ہیں جو اسی معنیٰ پر دلالت کرتی ہیں۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ أَيْضًا قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابوسلمہ کی وفات کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے مجھے اپنے ساتھ نکاح کی دعوت دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اس وقت)

الْمُغِيرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي سَلَمَةَ فَخَطَبَنِي إِلَى نَفْسِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ قَالَتْ قُمْ يَا عُمَرُ فَزَوِّجِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا۔

میرا کوئی ولی موجود نہیں آپ نے فرمایا اُن میں سے حاضر یا غائب کوئی بھی اس بات کو ناپسند نہیں کرے گا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے عمر! رضی اللہ عنہ اٹھو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح کر دو چنانچہ انہوں نے ان کا نکاح کر دیا۔

فَكَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ الْأَمْرَ فِي التَّزْوِيجِ إِلَيْهَا دُونَ أَوْلِيَائِهَا فَلَمَّا قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قُمْ يَا عُمَرُ فَزَوِّجِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعُمَرُ هٰذَا ابْنُهَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ طِفْلٌ صَغِيرٌ غَيْرُ بَالِغٍ لِأَنَّهَا قَدْ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنِّي امْرَأَةٌ ذَاتُ أَيْتَامٍ يَعْنِي عُمَرَ ابْنَهَا وَزَيْنَبَ بِنْتَهَا وَالطِّفْلُ لَا وِلَايَةَ لَهُ فَوَلَّتْهُ هِيَ أَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا فَفَعَلَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ جَائِزًا وَكَانَ عُمَرُ بِتِلْكَ الْوَكَالَةِ قَامَ مَقَامَ مَنْ وَكَّلَهُ فَصَارَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَأَنَّهَا هِيَ عَقَدَتِ النِّكَاحَ عَلَى نَفْسِهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَمْ يَنْتَظِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُضُورَ أَوْلِيَائِهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ بُضْعَهَا إِلَيْهَا دُونَهُمْ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ حَقٌّ أَوْ أَمْرٌ لَمَا أَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى

اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذاتی طور پر نکاح کا پیغام دیا، تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ نکاح کا معاملہ عورت سے متعلق ہوتا ہے اس کے ولیوں سے نہیں (چنانچہ جب) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے اولیاء میں سے کوئی بھی موجود نہیں تو آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی حاضر یا غائب اس (نکاح) کو ناپسند نہیں کرے گا۔(اس کے بعد) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عمر! اٹھو اور حضور علیہ السلام کے ساتھ میرا نکاح کر دو اور یہ عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے اور وہ ان دنوں بچے بالغ نہیں تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایسی عورت ہوں جسکے یتیم بچے ہیں یعنی حضرت عمر اور حضرت زینب اور بچے کو ولایت حاصل نہیں ہوتی لیکن (اس کے باوجود) انہوں نے ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو نکاح کر کے دینے کا اختیار دیا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس نکاح میں وکیل کے قائم مقام ہوئے تو گویا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام سے اپنا نکاح خود کیا اور آپ کا ان کے کسی ولی کا انتظار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اپنی بُضع کی خود مالک تھیں ان کے ولی نہیں، اور اگر اس سلسلے میں ان (اولیاء) کا کوئی حق یا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَقٍّ ھُوَ لَھُمْ قَبْلَ اِبَاحَتِہِمْ ذٰلِکَ لَہٗ **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ قِیْلَ لَہٗ صَدَقْتَ ھُوَ اَوْلٰی بِہٖ مِنْ نَفْسِہٖ یُطِیْعُہٗ فِیْ اَکْثَرِ مِمَّا یُطِیْعُ فِیْہِ نَفْسَہٗ فَاَمَّا اَنْ یَکُوْنَ ھُوَ اَوْلٰی مِنْ نَفْسِہٖ فِیْ اَنْ یَعْقِدَ عَلَیْہِ عَقْدًا بِغَیْرِ اَمْرِہٖ مِنْ بَیْعٍ اَوْ نِکَاحٍ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَلَا وَاِنَّمَا کَانَ سَبِیْلُہٗ فِیْ ذٰلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَسَبِیْلِ الْحُکَّامِ مِنْ بَعْدِہٖ وَلَوْ کَانَ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ لَکَانَتْ وَکَالَۃُ عُمَرَ اِنَّمَا تَکُوْنُ مِنْ قِبَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا مِنْ قِبَلِ اُمِّ سَلَمَۃَ لِاَنَّہٗ ھُوَ وَلِیُّھَا فَلَمَّا لَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ وَکَانَتِ الْوَکَالَۃُ اِنَّمَا کَانَتْ مِنْ قِبَلِ اُمِّ سَلَمَۃَ فَعَقَدَ بِھَا النِّکَاحَ فَقَبِلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کَانَ مَلَکَ ذٰلِکَ الْبُضْعَ بِتَمْلِیْکِ اُمِّ سَلَمَۃَ اِیَّاہُ لَا بِحَقِّ وِلَایَۃٍ کَانَتْ لَہٗ فِیْ بُضْعِھَا **اَوَلَا تَرٰی** اَنَّھَا قَدْ قَالَتْ لَہٗ اِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِیَائِیْ شَاھِدًا فَقَالَ لَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْھُمْ شَاھِدٌ وَلَا غَائِبٌ یَکْرَہُ ذٰلِکَ وَلَوْ کَانَ ھُوَ اَوْلٰی بِھَا مِنْھُمْ لَمْ یَقُلْ لَھَا ذٰلِکَ وَلَقَالَ لَھَا اَنَا وَلِیُّکِ دُوْنَھُمْ وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یُنْکِرْ مَا قَالَتْ وَقَالَ لَھَا اِنَّھُمْ لَا یَکْرَھُوْنَ ذٰلِکَ فَھٰذَا وَجْہُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ **وَلَمَّا ثَبَتَ** اَنَّ عَقْدَ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا النِّکَاحَ عَلٰی بُضْعِھَا کَانَ جَائِزًا

اختیار ہوتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اجازت سے پہلے ان کے حق کی طرف نہ بڑھتے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر مومن پر اس کے نفس سے زیادہ ولایت حق رکھتے ہیں تو اسے کہا جائے گا آپ نے سچ کہا واقعی آپ اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور مومن اپنی بات کی نسبت آپ کی بات کو زیادہ مانتا ہے لیکن آپ کے اولیٰ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح یا خرید و فروخت کر سکتے ہیں اس سلسلے میں آپ کا معاملہ وہی ہے جو آپ کے بعد والے حکام کا ہے۔ اور اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وکالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے نہ ہوتی کیونکہ آپ ہی ان (ام سلمہ) کے ولی ہوتے تو جب بات اس طرح نہیں اور یہ وکالت حضرت ام سلمہ کی طرف سے تھی تو انہوں نے ان کا نکاح کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور علیہ السلام کو ان کی ملکیت بُضع ان کے مالک بنانے سے حاصل ہوئی اس وجہ سے نہیں کہ آپ کو حقِ ولایت حاصل تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے عرض کیا میرا کوئی ولی موجود نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی حاضر و غائب اس (نکاح) کو ناپسند نہیں کرے گا تو اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان (اولیاء) سے زیادہ ولایت رکھتے تو یہ بات نہ فرماتے بلکہ یوں فرماتے کہ تمہارا ولی میں ہوں وہ نہیں ہیں لیکن آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار نہیں فرمایا اور ان سے صرف یہ فرمایا کہ وہ اس کو ناپسند نہیں کریں گے معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس بات کا بیان یہ ہے۔

تو جب ثابت ہوا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اولیاء کے بغیر جائز تھا تو واجب ہے کہ جن روایات

دُونَ أَوْلِيَائِهَا وَجَبَ إِنْ يُحْمَلَ مَعَانِي الْآثَارِ
الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى هٰذَا
الْمَعْنَى أَيْضًا حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنْهَا وَلَا
يَتَنَافَى وَلَا يَخْتَلِفَ وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ
فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْمَرْأَةَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا يَجُوْزُ
أَمْرُ وَالِدِهَا عَلَيْهَا فِي بُضْعِهَا وَمَالِهَا
فَيَكُوْنُ الْعَقْدُ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَيْهِ لَا إِلَيْهَا وَ
حُكْمُهُ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ حُكْمٌ وَاحِدٌ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ
فَإِذَا بَلَغَتْ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ وِلَايَتَهُ عَلَى
مَالِهَا قَدِ ارْتَفَعَتْ وَإِنَّ مَا كَانَ إِلَيْهِ مِنَ
الْعَقْدِ عَلَيْهَا فِي مَالِهَا فِي صِغَرِهَا قَدْ عَادَ
إِلَيْهَا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ
الْعَقْدُ عَلَى بُضْعِهَا يُخْرِجُ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ أَبِيْهَا
بِبُلُوْغِهَا فَيَكُوْنُ مَا كَانَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ
قَبْلَ بُلُوْغِهَا قَدْ عَادَ إِلَيْهَا وَيَسْتَوِي
حُكْمُهَا فِي مَالِهَا وَفِي بُضْعِهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا
فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَيْهَا دُوْنَ أَبِيْهَا وَيَكُوْنُ
حُكْمُهَا مُسْتَوِيًا بَعْدَ بُلُوْغِهَا كَمَا كَانَ
مُسْتَوِيًا قَبْلَ بُلُوْغِهَا۔

فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَ
هٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَيْضًا إِلَّا
أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِنْ زَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا مِنْ
غَيْرِ كُفْوٍ فَلِوَلِيِّهَا فَسْخُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا
وَكَذٰلِكَ إِنْ قَصَّرَتْ فِي مَهْرِهَا
فَتَزَوَّجَتْ بِدُوْنِ مَهْرِ مِثْلِهَا فَلِوَلِيِّهَا
أَنْ يُخَاصِمَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يَلْحَقَ بِمَهْرِ
مِثْلِ نِسَائِهَا وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ بُضْعَ الْمَرْأَةِ
إِلَيْهَا الْوِلَايَةُ فِي عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا

کو ہم نے پہلے ذکر کیا ان کے معانی کو بھی اس پر محمول کیا
جائے تاکہ ان روایات کے درمیان تضاد اور اختلاف
و منافات نہ ہو۔ جہاں تک اس مسئلے میں غور و فکر
(اور قیاس) کا تعلق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ عورت کے بالغ
ہونے سے پہلے اس کی بُضع اور مال میں اس کے والد کو ولایت
حاصل ہوتی ہے اور اس وقت عقد کا اختیار مکمل طور پر
باپ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں نہیں اس
سلسلے میں ان تمام امور کا حکم ایک ہی ہوتا ہے اس
میں اختلاف نہیں ہوتا پھر جب وہ بالغ ہو جاتی ہے
تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مال سے
باپ کی ولایت اٹھ جاتی ہے اور اس کے مال کا عقد جو
بچپن کی وجہ سے باپ کے اختیار میں تھا اب اس کی
طرف لوٹ آتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ عقد بُضع
بھی اسی طرح ہو کہ اس کے بالغ ہونے سے باپ کے ہاتھ سے نکل جائے
اور بلوغت سے پہلے جو اختیار باپ کو حاصل تھا اب اس (لڑکی)
کی طرف لوٹ جائے اور بالغ ہونے کے بعد اس کے مال اور بُضع کے سلسلے
میں اس کا حکم ایک جیسا ہو پس یہ اختیار خود اسے حاصل ہوگا باپ
کو نہیں اور جس طرح بلوغت سے پہلے اس کا حکم (مال و بُضع میں) ایک
جیسا تھا، بالغ ہونے کے بعد بھی برابر ہو۔

اس باب میں قیاس کا یہی حکم ہے امام ابوحنیفہ
رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے البتہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر
عورت غیر کفو میں خود اپنا نکاح کرے تو ولی کو اسے فسخ
کرنے کا حق ہے اسی طرح اگر مہر کم رکھے اور مہر مثل سے
کم پر نکاح کرے تو ولی اس سلسلے میں جھگڑا کر سکتا ہے
حتیٰ کہ وہ اس جیسی دوسری لڑکیوں کے مہر جتنا (پورا)
کر دے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے تھے
کہ عورت کے نکاح کے سلسلے میں بُضع کی ولایت خود اسے حاصل
ہوگی ولی کو نہیں اور اگر وہ مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو
ولی کو اعتراض کا حق نہیں اس کے بعد انہوں نے

دُونَ وَلِيِّهَا يَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِي نُقْصَانِ مَا تَزَوَّجَتْ عَلَيْهِ عَنْ مَهْرِ مِثْلِهَا ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ هٰذَا كُلِّهِ إِلَى قَوْلِ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَقَوْلُهُ الثَّانِي هٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

بَابُ ۱۷۳ الرَّجُلُ يُرِيْدُ تَزَوُّجَ الْمَرْأَةِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهَا أَمْ لَا

۴۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ عَمِّهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ ثُبَيْتَةَ بِنْتَ الضَّحَّاكِ فَوْقَ إِجَّارٍ لَهَا بِبَصْرَةَ طَرْدًا شَدِيدًا فَقُلْتُ أَتَفْعَلُ هٰذَا وَأَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُلْقِيَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةُ امْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا.

۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسٰى عَنْ مُوسٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِلْخِطْبَةِ وَإِنْ كَانَتْ

ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کیا جو کہتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ کا قول بھی (امام ابو یوسف) کے اس دوسرے قول کی طرح ہے ۔

جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا جائز ہے یا نہ؟

حضرت سلیمان بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بصرہ میں ایک کھلی چھت پر سے ثبتیہ بنت ضحاک کو بہت زیادہ تاک جھانک کر رہے تھے میں نے کہا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت سے منگنی کا خیال ڈال دیا جائے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ۔

حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تو اس کی طرف منگنی کے لیے دیکھ رہا ہے اگرچہ اس عورت کو

لَا تَعْلَمُ۔

(اس بات کا) علم نہ ہو۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَلْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ وَاقِدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَقَدَرَ عَلٰى اَنْ یَّرٰى مِنْهَا مَا یُعْجِبُهٗ فَلْیَفْعَلْ قَالَ جَابِرٌ فَلَقَدْ خَطَبْتُ امْرَاَةً مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَكُنْتُ اَتَخَبَّاُ فِیْ اُصُوْلِ النَّخْلِ حَتّٰى رَاَیْتُ مِنْهَا بَعْضَ مَا یُعْجِبُنِیْ فَخَطَبْتُهَا فَتَزَوَّجْتُهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح دے اور اس سے وہ بات دیکھنے پر قادر ہو جسے وہ پسند کرتا ہے تو ایسا کرے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بنو سلمہ کی ایک عورت کو پیغام نکاح دیا تو میں کھجور کی جڑوں میں چھپ جاتا حتی کہ میں نے اس سے بعض پسندیدہ چیزیں دیکھیں پھر منگنی کی اور اس کے بعد شادی کر لی۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ كَیْسَانَ الْیَشْكُرِیُّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا یَعْنِی الصِّغَرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے یعنی چھوٹی ہوتی ہیں۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ امْرَاَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَكُمَا۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے دیکھ لو یہ (دیکھنا) تمہارے درمیان دائمی تعلقات کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

خَطَبْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَكُمَا

وسلم نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ یہ تمہارے دائمی تعلقات کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِبَاحَةُ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِ الْمَرْاَةِ لِمَنْ اَرَادَ نِكَاحَهَا فَذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ قَوْمٌ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجُوْزُ ذٰلِكَ لِمَنْ اَرَادَ نِكَاحَ الْمَرْاَةِ وَلَا لِغَیْرِ مَنْ اَرَادَ نِكَاحَهَا اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ زَوْجًا لَهَا اَوْ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِّنْهَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کی طرف دیکھنا جائز ہے ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں اس سے نکاح کا ارادہ کرنے والا ہو یا کوئی دوسرا، البتہ خاوند یا ذورحم محرم کے لیے (دیکھنا) جائز ہے۔

۵۳۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِیْ طُفَیْلٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا عَلِیُّ اِنَّ لَكَ كَنْزًا فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّكَ ذُوْ قَرْنَیْهَا فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ فَاِنَّمَا لَكَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تم اس کے دو کناروں کے مالک ہو، پس ایک نظر کے بعد نہ دیکھو بے شک پہلی (نظر) تمہارے لیے ہے (یعنی پہلی بار اچانک دیکھنا جائز ہے) اور دوسری تمہارے لیے (جائز) نہیں ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ وَاَبُوْ شِهَابٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ قَالَ اِصْرِفْ بَصَرَكَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک (کسی پر) نظر پڑنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اپنی نظر پھیر لو (یعنی دوبارہ نہ دیکھو)

۵۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ یُوْنُسَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت وھیب، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا اسمعيل بن علية عن يونس فذكر باسناده مثله.

حضرت اسماعیل بن علیہ حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال اخبرنا شريك عن ابي ربيعة الايادي عن ابن بريدة عن ابيه رفعه مثله يعني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي يا علي لا تتبع النظرة النظرة فانما لك الاولى وليست لك الثانية.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوع روایت نقل کرتے ہیں یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا (اچانک) ایک بار نظر پڑنے کے بعد دوبارہ نہ دیکھو بلاشبہ پہلی تمہاری لیے (جائز) ہے اور دوسری تمہارے لیے (جائز) نہیں ہے۔

۵۸- وحدثنا ابو امية قال حدثنا علي بن قادم قال اخبرنا شريك عن ابي ربيعة عن ابن بريدة عن ابيه عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم النظرة الاولى لك والاخرة عليك.

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا پہلی نظر تمہارے لیے (جائز) ہے اور دوسری نظر تمہارے لیے (جائز) نہیں۔

قالوا فلما حرم رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم النظرة الثانية لانها تكون باختيار الناظر وخالف بين حكمها وبين حكم ما قبلها اذا كانت بغير اختيار من الناظر دل ذلك على انه ليس لاحد ان ينظر الى وجه المراة الا ان يكون بينه وبينها من النكاح او الحرمة ما لا يحرم ذلك عليه منها فكان من الحجة عليهم في ذلك لاهل المقالة الاولى ان الذي اباحه رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاثار الاول هو النظر للخطبة لا لغير ذلك فذلك نظر بسبب هو حلال الا ترى ان رجلا لو نظر الى وجه امراة لا نكاح بينه وبينها ليشهد عليها وليشهد لها ان ذلك جائز فكذلك اذا نظر الى

یہ (دوسرے قول کے قائلین) حضرات فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری نظر کو حرام قرار دیا کیونکہ وہ دیکھنے والے کے اختیار سے ہوتی ہے اور اس کے اور پہلی نظر کے حکم میں فرق کیا جب کہ پہلی نظر دیکھنے والے کے اختیار سے نہ ہو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب تک کسی مرد اور عورت کے درمیان نکاح یا ایسی حرمت کا رشتہ نہ ہو جس کی وجہ سے اسے دیکھنا حرام نہیں تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں ان کے خلاف پہلے قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ پہلے ذکر کی گئی روایات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کو جائز قرار دیا وہ منگنی کے سلسلے میں دیکھنا ہے اس کے علاوہ نہیں پس یہ حلال سبب سے دیکھنا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت کو جو اس کے نکاح میں نہیں اس کے خلاف یا اس کے حق میں گواہی دینے کے لیے دیکھے تو یہ جائز

وَجْهَهَا لِيَخْطُبَهَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا لَهُ أَيْضًا فَأَمَّا الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَّجَرِيْرٍ وَّبُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَذٰلِكَ لِغَيْرِ الْخِطْبَةِ وَلِغَيْرِ مَا هُوَ حَلَالٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ مُحَرَّمٌ.

وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي نَظَرِ الرَّجُلِ إِلَى صَدْرِ الْمَرْأَةِ الْأَمَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّبْتَاعَهَا أَنَّ ذٰلِكَ لَهُ جَائِزٌ حَلَالٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى ذٰلِكَ مِنْهَا لِيَبْتَاعَهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَوْ نَظَرَ إِلَى ذٰلِكَ مِنْهَا لَا لِيَبْتَاعَهَا وَلٰكِنْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامًا فَكَذٰلِكَ نَظَرُهُ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ حَلَالٌ فَذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَعَلَهُ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لَهُ وَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ لِيَخْطُبَهَا حَلَالٌ خَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ الْعَوْرَةِ وَلِأَنَّا رَأَيْنَا مَا هُوَ عَوْرَةٌ لَا يُبَاحُ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا النَّظَرُ إِلَيْهَا أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى شَعْرِهَا وَإِلَى صَدْرِهَا وَإِلَى مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ فِي بَدَنِهَا كَمَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ مِنْهَا عَلَى مَنْ لَّمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا.

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِهَا حَلَالٌ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا ثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ أَيْضًا لِمَنْ لَّمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا إِذَا كَانَ لَا يَقْصِدُ بِنَظَرِهِ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَقَدْ قِيْلَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا أَنَّ ذٰلِكَ الْمُسْتَثْنٰى هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ فَوَافَقَ مَا ذَكَرْنَا

ہے تو اسی طرح اگر وہ اسے منگنی کرنے کی نیت سے دیکھے تو یہ بھی جائز ہوگا حضرت علی المرتضیٰ، حضرت جریر اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جس دیکھنے سے منع کیا گیا ہے وہ منگنی اور کسی (دوسرے) حلال کام کے علاوہ دیکھنا ہے یہ مکروہ اور حرام ہے۔

اور ہم نے دیکھا کہ فقہاء کرام مرد کے لیے ایسی لونڈی کے سینے کو دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں جس کو وہ خریدنا چاہتا ہے کیونکہ وہ اسے صرف خریدنے کی خاطر دیکھتا ہے کسی اور مقصد کے لیے نہیں اور اگر وہ اسے خریدنے کے علاوہ دیکھے تو یہ دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح اگر کسی جائز کام کے لیے کسی عورت کے چہرے کو دیکھے تو یہ اس کے لیے مکروہ نہیں ہوگا اور اگر حرام مقصد کے تحت دیکھے تو یہ مکروہ (حرام) ہوگا تو جب ثابت ہوا کہ عورت سے منگنی کی خاطر اس کی طرف دیکھنا جائز ہے تو اس سے وہ (اس کا چہرہ) حکم ستر سے نکل گیا۔ نیز ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص نکاح کا ارادہ کرے وہ بھی عورت کے ستر کی طرف نہیں دیکھ سکتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس پر اس عورت کے بالوں، اس کے سینے اور اس سے نیچے بدن کی طرف دیکھنا حرام ہے جیسا کہ یہ اس شخص کے لیے حرام ہے جو نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا۔

پس جب ثابت ہو گیا کہ نکاح کا ارادہ کرنے والے کے لیے عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا حلال ہے تو ثابت ہوا کہ اس شخص کے لیے بھی (دیکھنا) حلال ہے جو نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ اس کا مقصد کوئی حرام کام بھی نہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی میں فرمایا گیا اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں البتہ جو (پہلے سے) ظاہر ہو تو یہاں چہرہ اور ہتھیلیاں مستثنیٰ ہیں تو جو کچھ ہم نے حدیث سے ذکر کیا

مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا التَّأْوِيلَ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا التَّأْوِيلِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

بَابُ ۱۴ التَّزْوِيجِ عَلَى سُورَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ

۵۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ لَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

۶۰- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

ہے وہ اس تاویل کے موافق ہو گیا حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی اسی تاویل کے قائل ہیں جیسا کہ ہم نے حضرت سلیمان بن شعیب سے روایت کیا انہوں نے بواسطہ اپنے والد حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے نقل کیا یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

قرآن پاک کی کسی سورت کے بدلے نکاح کرنا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو اسے میرے نکاح میں دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے مہر میں دینے کے لیے تیرے پاس کچھ ہے اس نے عرض کیا میرے پاس صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا اگر تو یہ (ازار) اسے دے دے گا تو تہبند کے بغیر بیٹھ جائے گا (لہذا) کچھ تلاش کرو اس نے عرض کیا مجھے کچھ بھی نہیں مل رہا آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ بھی نہ ملا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تجھے قرآن پاک سے کچھ یاد ہے اس نے عرض کیا جی ہاں فلاں فلاں سورت یاد ہے اس نے نام بتائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ قرآن پاک سے تجھے یاد ہے میں نے اس کے بدلے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ (اس روایت کے مطابق)

من ... عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير أنه قال قد ملكتكها بما معك من القرآن.

٦١- حدثنا محمد بن خزيمة بن ... قال ثنا ... قال ثني الليث قال ثني هشام بن سعد عن أبي حازم عن سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال الليث لا يجوز لأحد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتزوج بالقرآن.

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن الرجل يتزوج المرأة على سورة من القرآن مسماة ... على أن يعلمها إياها ... واحتجوا في ذلك بهذا الحديث. وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ... ولا يكون ... ولها مهر مثلها إن دخل بها أو مات أو ماتت وإن طلقها قبل أن يدخل بها فلها المتعة. وكان من الحجة لهم على أهل المقالة الأولى أن ... في حديث سهل ... قول رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ملكتكها على ما معك من القرآن ... فكان ذلك ... أهل المقالة الأولى ... على الشغار ... لا على تعليمها ... من الشغار ... كما قد زوج أبا طلحة أم سليم على إسلامه.

٦٢- حدثنا يزيد بن أبي داود قال ثنا المنذر بن عثمان ... قال ... عن ... بن عثمان ...

آپ نے فرمایا قرآن پاک سے جو کچھ تیرے پاس ہے میں نے اس کے بدلے اس کے ساتھ تیرا نکاح کیا۔

حضرت ابو حازم، حضرت سہل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت لیث فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن پاک کے بدلے نکاح کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ قرآن پاک کی کسی مقررہ سورت کے بدلے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس عورت کو وہ سورت سکھائے۔ ان حضرات نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا اگر کوئی شخص اس طرح قرآن پاک کے بدلے نکاح کرے تو نکاح جائز ہو جائے گا لیکن ... مہر ... اس عورت کے لیے مہر مثل ہوگا اگر وہ اس سے ہم بستری کرے یا وہ دونوں مر گئے یا ان میں سے ایک فوت ہو گیا اور اگر ہم بستری سے پہلے طلاق دے تو اس عورت کے لیے ...
پہلے قول کے خلاف ... کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سہل ... کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح قرآن پاک کے بدلے کیا ... اس پر محمول کیا جائے ... جیسا کہ ... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ان کے اسلام کے بدلے ...

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے اسلام کی وجہ سے نکاح کیا اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں ... نبی اکرم

أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ تَزَوَّجَ أُمَّ سُلَيْمٍ عَلَى إِسْلَامِهِ وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَّنَهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْإِسْلَامُ مَهْرًا فِي الْحَقِيقَةِ وَإِنَّمَا مَعْنَى تَزَوَّجَهَا عَلَى إِسْلَامِهِ أَيْ تَزَوَّجَهَا لِإِسْلَامِهِ وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمْ فِي حَدِيثِ أَنَسٍ هٰذَا قَالَ أَنَسٌ وَاللهِ مَا كَانَ لَهَا مَهْرٌ غَيْرُهُ فَمَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ أَيْ مَا أَرَادَتْ مِنْهُ مَهْرًا غَيْرَهُ فَكَذٰلِكَ مَعْنَى حَدِيثِ سَهْلٍ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا وَمِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى أَنْ يُؤْكَلَ بِالْقُرْآنِ وَيُتَعَوَّضَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے اس کی تحسین فرمائی یہ اسلام حقیقت میں مہر نہیں تھا اور اسلام پر نکاح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ان سے نکاح کیا بعض محدثین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! ان (حضرت ام سلیم) کے لیے اس کے علاوہ کوئی مہر نہ تھا تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، کہ انہوں (ام سلیم) نے اس کے علاوہ مہر کا ارادہ ہی نہیں کیا تو جس عورت کا ہم نے ذکر کیا اس کے بارے میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت کا مطلب بھی یہی ہے۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان (دوسرے قول والوں) کی دلیل یہ بھی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے بدلے کھانے اور اس کے عوض کوئی دنیوی مفاد حاصل کرنے سے منع فرمایا۔

۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ كُنْتُ أُعَلِّمُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا عَلَى أَنْ أَقْبَلَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يُطَوِّقَكَ اللهُ بِهَا طَوْقًا مِنَ النَّارِ فَاقْبَلْهَا۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کچھ اصحاب صُفّہ کو قرآن پاک سکھایا کرتا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک قوس (کمان) تحفہ دیا کہ میں اسے اللہ کے راستے میں قبول کروں میں نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کا طوق ڈالے تو اسے قبول کر لو۔

---

۶۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد الرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پاک پڑھو لیکن نہ تو اس میں زیادتی کرو، نہ اس سے دور رہو نہ اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ

يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ وَلَا تَاْكُلُوْا بِهٖ وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهٖ۔

اس کے ذریعے مال بڑھاؤ۔

٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَيْدٌ ثُمَّ اجْتَمَعَا جَمِيْعًا فَقَالَا عَنْ اَبِيْ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ لَا تَغْلُوْا فِيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا بِهٖ فَحَظَرَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَعَوَّضُوْا بِالْقُرْاٰنِ شَيْئًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا۔

حضرت ابن خزیمہ اپنی روایت میں حضرت زید سے روایت کرتے ہیں اور حضرت ابن ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت زید نے بیان کیا پھر وہ دونوں بواسطہ ابوراشد حبرانی، حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے قرآن پاک پڑھو لیکن نہ تو اس میں زیادتی کرو اور نہ اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات سے منع فرمادیا کہ وہ قرآن پاک کے بدلے دنیا کی کوئی چیز حاصل کریں۔

فَعَارَضَ ذٰلِكَ مَا حَمَلَ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لَوْ ثَبَتَ اَنَّ مَعْنَاهُ كَذٰلِكَ وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ يَحْتَمِلُ تَاْوِيْلُهٗ مَا وَصَفْنَا وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا مَعْنًى اٰخَرَ وَهُوَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَبَاحَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلْكَ الْبُضْعِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ كَانَ مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يُمَلِّكَ غَيْرَهٗ مَا كَانَ لَهٗ تَمْلِيْكُهٗ بِغَيْرِ صَدَاقٍ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ خَاصًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

پس یہ حدیث اس بات کے خلاف ہے جس پر مخالف نے پہلی حدیث کو محمول کیا اگر وہ معنیٰ ثابت ہو جائے لیکن وہ ثابت نہیں کیونکہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے بیان کی اور دوسرے معنیٰ کا احتمال بھی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ملک بضع کو مہر کے بغیر جائز قرار دیا اور آپ کے علاوہ کسی کے لیے ایسا نہیں کیا ارشاد خداوندی ہے "اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کرے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ کریں تو یہ حکم خاص آپ کیلئے ہے عام مومنوں کے لیے نہیں ہے"۔ لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا تعلق اس چیز سے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا لیکن کوئی دوسرا شخص مہر کے بغیر مالک نہیں ہو سکتا تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ.
وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ
فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ اِنْ لَّمْ تَكُنْ
لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَكَانَ هٰذَا مَا
ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَهَا
فِيْ نَفْسِهَا وَلَا اَنَّهَا قَالَتْ لَهٗ زَوِّجْنِيْ مِنْهُ
فَدَلَّ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ تَزْوِيْجُهٗ اِيَّاهَا مِنْهُ
لَا بِقَوْلٍ تَاْتِيْ بِهٖ بَعْدَ قَوْلِهَا قَدْ وَهَبْتُ
نَفْسِيْ لَكَ وَاِنَّمَا هُوَ بِقَوْلِهَا الْاَوَّلِ وَلَمْ
تَكُ قَالَتْ لَهٗ قَدْ جَعَلْتُ لَكَ اَنْ تَهَبَنِيْ
لِمَنْ شِئْتَ بِالْهِبَةِ الَّتِيْ لَا تُوْجِبُ مَهْرًا
جَازَ النِّكَاحُ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْهِبَةَ خَالِصَةٌ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَكَرْنَا
مِنْ اِخْلَاصِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِيَّاهُ بِهَا دُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا خَالِصَةً لَّكَ اَيْ بِلَا
مَهْرٍ وَجَعَلُوا الْهِبَةَ نِكَاحًا لِغَيْرِهٖ يُوْجِبُ
الْمَهْرَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ خَالِصَةً لَّكَ اَيْ اَنَّ
الْهِبَةَ تَكُوْنُ لَكَ نِكَاحًا وَلَا تَكُوْنُ نِكَاحًا
لِغَيْرِكَ.

فَلَمَّا كَانَتِ الْمَرْاَةُ الْمَذْكُوْرُ
اَمْرُهَا فِيْ حَدِيْثِ سَهْلٍ مَنْكُوْحَةً بِهِبَتِهَا
نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا
ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ خَاصٌّ كَمَا قَالَ الَّذِيْنَ
ذَهَبُوْا اِلٰى ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوْزُ
اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ مَا ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ سُؤَالٌ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
لَهَا اَنْ يُّزَوِّجَهَا مِنْهُ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ

کے ساتھ خاص ہوگا جیسا کہ حضرت لیث نے فرمایا۔
اور اس بات پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک یہ ہے
کہ اس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں
نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا تو وہ شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اگر آپ
کو اس کی حاجت نہیں تو اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیں اس حدیث
میں یہ بات مذکور ہے اور یہ بات مذکور نہیں کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس کے نفس کے بارے میں مشورہ
کیا اور نہ یہ کہ اس نے خود عرض کیا کہ اس سے میرا نکاح کر دیں تو یہ
اس بات کی دلیل ہے کہ جب آپ نے اس عورت کا اس شخص سے
نکاح کیا تو اس کی پہلی بات یعنی میں نے اپنے نفس کو آپ کے لیے
ہبہ کیا کی بنیاد پر کیا اس کے بعد اس نے کوئی نئی بات نہیں کہی کہ
میں نے آپ کو اختیار دیا آپ جس کے لیے چاہیں مجھے مہر کے بغیر
ہبہ کر دیں تو اس سے وہ نکاح جائز ہو گیا۔ اور اس بات پر
اتفاق ہے کہ ہبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ
وسلم کو اس کے ساتھ خاص کیا کسی دوسرے مومن کے لیے نہیں ہے
البتہ بعض حضرات نے فرمایا کہ "آپ کے لیے خالص ہے" کا مطلب یہ
ہے کہ مہر کے بغیر ہے اور دوسروں کے لیے ہبہ کو نکاح قرار دیا جس سے
مہر واجب ہوگا اور کچھ دیگر حضرات نے "خالص آپ کے لیے ہے"
کا معنی یہ کیا ہے کہ ہبہ آپ کے لیے نکاح ہے اور دوسروں
کے لیے نکاح نہیں۔

پس جب وہ عورت جس کا حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی
روایت میں ذکر ہے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اپنے
نفس کو ھبہ کرنے سے منکوحہ ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو
ثابت ہوا کہ یہ نکاح خاص ہے جیسا کہ اس بات کے قائلین
نے فرمایا اگر کوئی شخص کہے کہ ہماری اس مذکورہ گفتگو کے باوجود
ہو سکتا ہے اس شخص نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا
ہو کہ آپ اس عورت کا اس سے نکاح کر دیں اگرچہ یہ
بات اس حدیث میں منقول ہو کر ہم تک نہیں پہنچی۔ تو اس

إِلَيْنَا فِي ذَٰلِكَ الْحَدِيثِ قِيلَ لَهُ وَكَذَٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا غَيْرَ السُّورَةِ وَإِنْ كَانَ ذَٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ إِلَيْنَا فِي الْحَدِيثِ فَإِنْ حَمَلْتَ الْحَدِيثَ عَلَى ظَاهِرِهِ عَلَى مَا تَذْهَبُ إِلَيْهِ أَنْتَ لَزِمَكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ ذَٰلِكَ النِّكَاحَ كَانَ بِالْهِبَةِ الَّتِي وَصَفْنَا وَإِنْ حَمَلْتَ ذَٰلِكَ عَلَى التَّأْوِيلِ عَلَى مَا وَصَفْتَ فَلِغَيْرِكَ أَنْ يَحْمِلَهُ أَيْضًا مِنَ التَّأْوِيلِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ لَا تَكُونُ أَنْتَ بِتَأْوِيلِكَ أَوْلَى مِنْهُ بِتَأْوِيلِهِ فَهَٰذَا وَجْهُ هَٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ

شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے سورت کے علاوہ مہر مقرر کیا ہو اگرچہ یہ بات حدیث میں منقول ہو کر ہم تک نہیں پہنچی اور اگر تم اس حدیث کو ظاہر پر محمول کرو جیسا کہ تمہارا مذہب ہے تو تم پر وہ بات لازم آئے گی جس کا ہم نے ذکر کیا کہ یہ نکاح ہبہ کی صورت میں تھا جسے ہم نے بیان کیا اور اگر تم اسے اس تاویل پر محمول کرو جو تم نے بیان کی تو تمہارا غیر اس تاویل پر محمول کر سکتا ہے جو ہم نے بیان کی ہے پھر اس کی تاویل کے مقابلے میں تمہاری بیان کردہ تاویل اولیٰ نہ ہو گی۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے۔

وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ

فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ إِذَا وَقَعَ عَلَى مَهْرٍ مَجْهُولٍ لَمْ يَثْبُتِ الْمَهْرُ وَرُدَّ حُكْمُ الْمَرْأَةِ إِلَى حُكْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّ لَهَا مَهْرًا فَاحْتِيجَ إِلَى أَنْ يَكُونَ الْمَهْرُ مَعْلُومًا كَمَا تَكُونُ الْأَثْمَانُ فِي الْبِيَاعَاتِ مَعْلُومَةً وَكَمَا تَكُونُ الْأُجْرَةُ فِي الْإِجَارَاتِ مَعْلُومَةً وَكَانَ الْأَصْلُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ أَنَّ رَجُلًا لَوِ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ سَمَّاهَا بِدَرَاهِمَ لَا يَجُوزُ وَكَذَٰلِكَ لَوِ اسْتَأْجَرَهُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ شِعْرًا بِعَيْنِهِ بِدَرَاهِمَ كَانَ ذَٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ أَيْضًا لِأَنَّ الْإِجَارَاتِ لَا تَجُوزُ إِلَّا عَلَى أَحَدِ مَعْنَيَيْنِ إِمَّا عَلَى عَمَلٍ بِعَيْنِهِ مِثْلِ غَسْلِ ثَوْبٍ بِعَيْنِهِ أَوْ عَلَى خِيَاطَتِهِ أَوْ عَلَى وَقْتٍ مَعْلُومٍ لَا بُدَّ فِيهَا مِنْ أَنْ يَكُونَ الْوَقْتُ مَعْلُومًا أَوْ

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب نکاح مہر مجہول کی ساتھ واقع ہو تو مہر ثابت نہیں ہوتا اور اس عورت کا حکم اس کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس کے لیے مہر مقرر نہیں ہوتا لہٰذا ضروری ہے کہ مہر معلوم ہو جیسے خرید و فروخت میں قیمت معلوم ہوتی ہے اور جیسے اجارات میں اجرت معلوم ہوتی ہے اور متفق علیہ ضابطہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ یوں اجارہ کرے کہ وہ اسے چند مقررہ درہموں کے بدلے قرآن پاک سکھا دے تو یہ جائز نہیں اور اسی طرح اگر چند مقررہ درہموں کے بدلے شعر سکھانے کا اجارہ کرے تو یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اجارے دو صورتوں میں سے ایک کے ساتھ جائز ہوتے ہیں یا تو کام مقرر (وقت) ہو جیسے چند متعین کپڑے دھونا یا انکی سلائی کرنا یا معلوم وقت کے لیے ہو یعنی وقت کا معلوم ہونا ضروری ہے یا کام معلوم ہو اور جب وہ سورت قرآن سکھانے پر اجارہ کرے گا تو یہ معلوم وقت کے لیے نہیں یہ اجارہ تو محض اس (سورت) کے سکھانے کے لیے ہے اور انسان کبھی کم تعلیم حاصل

الْعَمَلُ مَعْلُوْمًا وَكَانَ إِذَا اسْتَأْجَرَهُ عَلَى تَعْلِيْمِهِ سُوْرَةً فَتِلْكَ إِجَارَةٌ لَا عَلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ وَلَا عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ إِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ ذٰلِكَ وَقَدْ يَتَعَلَّمُ بِقَلِيْلِ التَّعْلِيْمِ وَبِكَثِيْرِهِ وَفِي قَلِيْلِ الْأَوْقَاتِ وَكَثِيْرِهَا وَكَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ دَارَهُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ لِلْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْإِجَارَاتِ

فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْإِجَارَاتِ وَالْبِيَاعَاتِ وَقَدْ وَصَفْنَا أَنَّ الْمَهْرَ لَا يَجُوْزُ عَلَى أَمْوَالٍ وَلَا عَلَى مَنَافِعَ إِلَّا عَلَى مَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْبَيْعُ وَالْإِجَارَةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَكَانَ التَّعْلِيْمُ لَا تُمْلَكُ بِهِ الْمَنَافِعُ وَلَا أَعْيَانُ الْأَمْوَالِ ثَبَتَ بِالنَّظَرِ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ لَا يُمْلَكَ بِهِ الْأَبْضَاعُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

کرتا ہے اور کبھی زیادہ اسی طرح کبھی تھوڑے وقت میں سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ وقت ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنا مکان بیچ کر وہ (خریدنے والا) اسے قرآن پاک کی ایک سورت سکھا دے تو ان شرائط کی بنیاد پر جو ہم نے اجاروں کے سلسلے میں ذکر کی ہیں، یہ اجارہ بھی جائز نہیں۔

توجب یہ (عقد نکاح) اجاروں اور سودے کی طرح ہے اور ہم نے بیان کیا کہ مہر صرف اسی مال یا منافع کی صورت میں جائز ہے جو خرید و فروخت اور اجارے کی صورت میں جائز ہوتا ہے اور تعلیم کے ذریعے نہ تو منافع کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی کسی چیز کی تو اس پر قیاس کرنے سے ثابت ہوا کہ اس (تعلیم قرآن) سے بُضع (عورت کی شرمگاہ) کی ملکیت بھی ثابت نہیں ہوتی، یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۷۵ الرَّجُلِ تَعْتِقُ أَمَتَهُ عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا

مہر کے بدلے میں لونڈی کو آزاد کرنا

۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا جَازَ ذٰلِكَ فَإِنْ تَزَوَّجَهَا فَلَا مَهْرَ لَهَا غَيْرُ الْعِتَاقِ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہوگی تو یہ جائز ہے پھر اگر وہ اس سے نکاح کرے تو اس آزادی کے علاوہ مہر نہیں ہوگا اس بات کے قائلین میں حضرت سفیان ثوری اور حضرت امام ابویوسف رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْعَلَ هٰذَا فَيَتِمَّ لَهُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ صِدَاقٍ سِوَى الْعِتَاقِ وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَاصًّا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صِدَاقٍ وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِهٖ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صِدَاقٍ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلَى الْعِتَاقِ الَّذِيْ لَيْسَ بِصِدَاقٍ وَمَنْ لَّمْ يُبِحِ اللّٰهُ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلٰى غَيْرِ صِدَاقٍ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلَى الْعِتَاقِ الَّذِيْ لَيْسَ بِصِدَاقٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرُ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں تو (اس صورت میں) اس کا نکاح مہر کے بغیر مکمل ہو جائے گا اور آزادی مہر نہیں ہو گی یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مہر کے بغیر بھی نکاح کرنا جائز قرار دیا اور آپ کے علاوہ کسی مومن کے لیے اسے جائز قرار نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " اگر کوئی مومن عورت اپنے نفس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ کریں تو یہ آپ کیلئے خاص ہے عام مومنوں کیلئے نہیں ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ وہ مہر کے بغیر نکاح کریں تو آپ کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ آزادی کے سبب نکاح کریں جو مہر نہیں ہے اور جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نے مہر کے بغیر نکاح جائز قرار نہیں دیا تو اس کے لیے آزادی کے بدلے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ مہر نہیں ہے اس قول کے قائلین میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام زفر امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

٦٧- وَمِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوٰى عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَ فِيْ جُوَيْرِيَةَ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰى عَنْهُ اَنَسٌ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِيْ صَفِيَّةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ نَافِعٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ جُوَيْرِيَةَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَقَدْ رَوٰى هٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ

ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے سلسلے میں وہی عمل کیا جو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ کا فعل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عون سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت نافع نے مجھے لکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ کو غزوہ بنو مصطلق میں حاصل کیا تو آپ نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا فرماتے ہیں مجھے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتائی اور وہ اس لشکر میں تھے تو یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جیسا کہ ہم نے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّهٗ يُجَدِّدُ لَهَا صِدَاقًا۔

٦٨ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَهٰذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْحُكْمَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى غَيْرِ مَا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ سَمَاعًا سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ دَلَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ اِسْتَدْلَلْنَا بِهٖ نَحْنُ عَلٰى خُصُوْصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفْنَا دُوْنَ النَّاسِ۔

ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ عِتَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ الَّتِيْ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَهٗ صِدَاقَهَا كَيْفَ كَانَ فَاِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِيْ سَهْمٍ لِثَابِتِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهٗ فَكَاتَبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا قَالَتْ وَكَانَتْ امْرَاَةً حُلْوَةً

ذکر کیا۔ پھر انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی قسم کے معاملے میں فرمایا کہ اسے مہر جدید دیا جائے (یعنی آزادی مہر نہیں بن سکتی)

حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی قسم روایت کرتے ہیں۔ تو یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ حکم نہیں ہوگا جو آپ کے لیے تھا پس اس میں احتمال ہے کہ آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس بات پر اس معنی سے راہنمائی حاصل ہوتی ہو جس سے ہم نے استدلال کیا کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے دوسرے لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں۔

پھر ہم نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جویریہ کو آزاد کرنا جسے آپ نے مہر قرار دے کر ان سے نکاح کیا، کیسا تھا تو حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں جب بنو مصطلق کے قیدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ لگے تو حضرت جویریہ بنت حارث، ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے بھتیجے کے حصے میں آئیں انہوں نے اپنے لیے کتابت کر لی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں وہ نہایت شیریں کلام خاتون تھیں اور انہیں جو بھی دیکھتا وہ ان کی گرفت میں آجاتا (متاثر ہو جاتا) وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنی کتابت پر مدد مانگنے لگیں پس اللہ کی قسم! میں نے ان کو دروازے پر کھڑے دیکھا تو میں نے انہیں ناپسند کیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ عنقریب آپ

لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهٖ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِيْنُهٗ فِيْ كِتَابَتِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُهَا عَلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ فَكَرِهْتُهَا وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَرٰى مِنْهَا مِثْلَ مَا رَاَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ سَيِّدِ قَوْمِهٖ وَقَدْ اَصَابَنِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا لَمْ يَخْفَ فَوَقَعْتُ فِيْ سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهٗ فَكَاتَبْتُهٗ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ عَلٰى كِتَابَتِيْ قَالَ فَهَلْ لَكِ فِيْ خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَقْضِيْ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَاَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ وَخَرَجَ الْخَبَرُ اِلَى النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَقَالُوْا اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ قَالَتْ فَلَقَدْ اُعْتِقَ بِتَزْوِيْجِهٖ اِيَّاهَا مِائَةُ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَلَا نَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا۔

اس سے وہ کچھ دیکھیں گے جو میں نے دیکھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں قوم کے سردار حارث بن ابو ضرار کی بیٹی جویریہ ہوں اور میں ایسی مصیبت میں پھنسی ہوں جو پوشیدہ نہیں میں ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے بھتیجے کے حصہ میں دی گئی ہوں میں نے ان سے کتابت کر لی ہے تو میں اپنی کتابت پر مدد حاصل کرنے کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس سے بہتر میں رغبت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں تیری کتابت کی رقم ادا کر کے تجھ سے شادی کر لوں انہوں نے عرض کہا جی ہاں آپ نے فرمایا "میں نے ایسا کیا جب لوگوں کو خبر پہنچی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا ہے تو انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سسرالی قرابت قائم ہو گئی چنانچہ انہوں نے اپنے قیدی چھوڑ دیئے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ کے ان کے ساتھ نکاح کرنے کی وجہ سے بنو مصطلق کے ایک سو گھر والے آزاد ہو گئے پس ہم ان (حضرت جویریہ) سے بڑھ کر کسی عورت کو اپنی قوم کے لیے باعث برکت نہیں جانتے۔

فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا الْعِتَاقَ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَهٗ مَهْرَهَا كَيْفَ هُوَ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا هُوَ اَدَاؤُهٗ عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا اِلَى الَّذِيْ كَانَ كَاتَبَهَا لِتَعْتِقَ بِذٰلِكَ الْاَدَاءِ ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ الَّذِيْ وَجَبَ بِاَدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُكَاتَبَةَ اِلَى الَّذِيْ كَانَ كَاتَبَهَا مَهْرًا لَهَا

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آزادی کو واضح طور پر بیان کیا جس کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے نکاح کیا اور اسے مہر قرار دیا کہ اس کی کیا صورت تھی وہ آپ کی طرف سے بدل کتابت کا اس شخص کو ادا کرنا تھا جس نے ان سے کتابت کی تھی تاکہ اس ادائیگی کے بدلے وہ آزاد ہو جائیں پھر یہ آزادی جو سرکار دو عالم صلی اللہ وسلم کی طرف سے بدل کتابت ادا کرنے کی وجہ سے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا فِيْ
حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ هٰذَا لِأَحَدٍ
غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَ
عَنْ مُكَاتَبَةٍ مُكَاتَبَتَهَا إِلَى مَوْلَاهَا عَلَى أَنْ تَعْتِقَ
بِأَدَائِهِ ذٰلِكَ عَنْهَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ مَهْرًا
لَهَا مِنْ قِبَلِ الَّذِيْ أَدّٰى عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا وَ
تَكُوْنُ بِذٰلِكَ زَوْجَةً لَهُ.

فَلَمَّا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ هٰذَا مَهْرًا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ
خَاصٌّ لَهُ دُوْنَ أُمَّتِهِ كَانَ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ الْعِتَاقَ
الَّذِيْ تَوَلَّاهُ هُوَ أَيْضًا مَهْرًا لِمَنْ أَعْتَقَهُ عَلَى
أَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهُ دُوْنَ أُمَّتِهِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا
الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ
طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ أَبَا يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ قَالَ النَّظَرُ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا أَنْ يَكُوْنَ
الْعِتَاقُ مَهْرَ الْمُعْتَقَةِ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهَا مَعَهُ
غَيْرُهُ وَذٰلِكَ لِأَنَّا رَأَيْنَاهَا إِذَا وَقَعَ الْعِتَاقُ
عَلَى أَنْ تَزَوَّجَهُ نَفْسَهَا ثُمَّ أَبَتِ التَّزْوِيْجَ أَنَّ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى
فِيْ قِيْمَتِهَا قَالَ فَمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى
فِيْهِ إِذَا أَبَتِ التَّزْوِيْجَ يَكُوْنُ مَهْرًا لَهَا إِذَا
أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيْجِ قَالَ وَإِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ
ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ كَانَ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى
فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا
عَنِ الْحَسَنِ.

۶۹ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَشْعَثَ
عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ أَعْتَقَ أَمَتَهُ وَجَعَلَ
عِتْقَهَا صِدَاقَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بِهَا قَالَ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا

ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
مہر قرار پائی جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت
میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ
کسی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی مکاتب
کا بدل کتابت مکاتب کو ادا کرے کہ وہ اسے آزاد کر دے
اور یہ آزادی، بدل کتابت ادا کرنے والے کی طرف سے مہر قرار
پائے اور وہ اس کی بیوی بن جائے۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اسے
مہر قرار دینا آپ کی خصوصیت سے ہے امت کے لیے جائز نہیں
تو جس آزادی کی آپ کو ولایت حاصل ہوئی اسے مہر قرار دینا ہی
آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لیے نہیں۔ روایات کے طریقے
پر اس بات کا بیان ہے غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں
ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے
میں میرے نزدیک قیاس یہ ہے کہ جس عورت کو اس شرط
پر آزاد کیا گیا اس کی آزادی ہی مہر ہو اس کے ساتھ کچھ اور
نہ ہو ہم دیکھتے ہیں کہ جب آزادی اس شرط پر واقع ہو
کہ وہ (عورت) اس (آزاد کرنے والے) سے نکاح کرے
گی پھر وہ نکاح سے انکار کر دے تو اس پر لازم ہے کہ اپنی
قیمت (کی ادائیگی) کے لیے محنت مشقت کرے وہ فرماتے
ہیں کہ نکاح سے انکار کی صورت میں جس چیز کے لیے اس پر
محنت مشقت واجب ہوئی ہے یہی چیز اس کے لیے مہر قرار پائی اگر
وہ نکاح سے انکار نہ کرتی وہ فرماتے ہیں اگر وہ اسے اس کے
بعد جماع سے پہلے طلاق دے تو اس پر نصف قیمت کے لیے مال
کمانا ضروری ہوگا۔ یہ بات حضرت حسن رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے اس شخص کے بارے
میں روایت کرتے ہیں جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور اس کی آزادی
کو اس کا مہر قرار دیا پھر جماع سے پہلے اسے طلاق دے دی تو
اس عورت پر لازم ہے کہ نصف قیمت (کی ادائیگی) کے لیے
محنت مشقت کرے اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِي هٰذَا عَلٰى أَبِي يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ مِنْ وُجُوْبِ السِّعَايَةِ عَلَيْهَا إِذَا أَبَتْ فِي قِيْمَتِهَا قَدْ قَالَ هُوَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَمَا لَزِمَهُمَا مِنْ ذٰلِكَ فِي قَوْلِهَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيْجِ فَهُوَ لَازِمٌ لَهُمَا

وَأَمَّا زُفَرُ فَكَانَ يَقُوْلُ لَا سِعَايَةَ عَلَيْهَا إِذَا أَبَتْ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ شَرَطَ عَلَيْهَا النِّكَاحَ فِي أَصْلِ الْعِتَاقِ فَإِنَّمَا شَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا بِبَدَلٍ شَرَطَهُ لَهَا عَلٰى نَفْسِهِ هُوَ الصَّدَاقُ الَّذِي يَجِبُ لَهَا فِي قَوْلِهِ إِذَا أَجَابَتْ فَكَانَ الْعِتَاقُ وَاقِعًا عَلَيْهَا لَا بِبَدَلٍ وَالنِّكَاحُ الْمَشْرُوْطُ عَلَيْهَا لَهُ بَدَلٌ غَيْرُ الْعِتَاقِ فَصَارَ ذٰلِكَ كَرَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ عَلٰى أَنْ يَخْدِمَهُ سَنَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَبِلَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ ثُمَّ أَبٰى أَنْ يَخْدِمَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَوْ خَدَمَهُ لَكَانَ يَسْتَحِقُّ عَلَيْهِ بِاسْتِخْدَامِهِ إِيَّاهُ أَجْرًا بَدَلًا مِنَ الْخِدْمَةِ فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ مِنْ قَوْلِ زُفَرَ فِي الْأَمَةِ الْمُعْتَقَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ أَنَّهَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيْجِ وَجَبَ لَهَا مَهْرٌ بَدَلٌ مِنْ بُضْعِهَا فَإِذَا أَبَتْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهَا بَدَلٌ مِنْ رَقَبَتِهَا لِأَنَّ رَقَبَتَهَا عُتِقَتْ لَا بِبَدَلٍ وَاشْتُرِطَ عَلَيْهَا نِكَاحٌ بِبَدَلٍ وَلَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ مِنَ النِّكَاحِ إِلَّا بِثُبُوْتِ النِّكَاحِ كَمَا لَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ عَلَى الْخِدْمَةِ إِلَّا بِثُبُوْتِ الْخِدْمَةِ فَلَيْسَ بُطْلَانُهُمَا وَلَا بُطْلَانُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِمُوْجِبٍ فِي الْعِتَاقِ الَّذِي وَقَعَ عَلٰى غَيْرِ شَيْءٍ

اللہ علیہ کے خلاف حجت یہ ہے کہ انہوں نے جو ذکر فرمایا کہ عورت جب نکاح سے انکار کر دے تو اپنی قیمت کی ادائیگی کے لیے محنت کرے تو یہی بات حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے بھی فرمائی تو نکاح کو قبول کرنے کی صورت میں جو کچھ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ پر لازم ہوتا ہے وہی ان (امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ) پر بھی لازم ہوگا۔

لیکن حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب وہ انکار کرے تو اس پر سعی (محنت مشقت) واجب نہیں کیونکہ اگرچہ آزادی کے سلسلے میں اس پر نکاح کی شرط رکھی گئی ہے لیکن یہ اس شرط کے بدلے میں ہے جو اس عورت کی طرف سے مرد پر لازم آتی ہے یعنی وہ مہر جو قبولیت نکاح کی صورت میں عورت کے لیے (مرد پر) واجب ہوتا ہے تو گویا عورت کو آزادی کسی عوض کے بغیر حاصل ہو گئی۔ اور مرد نے جس نکاح کی شرط رکھی ہے اس کے لیے آزادی کے علاوہ بدل ہے۔ اور یہ اس شخص کی طرح ہو گیا جس نے اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک ہزار درہم کے بدلے ایک سال آپ اس کی خدمت کرے غلام نے اسے قبول کر لیا پھر خدمت کرنے سے انکار کر دیا تو اس کے لیے مالک کے ذمہ کچھ نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اجرت کا مستحق ہوتا جو خدمت کا بدل قرار پاتا تو نکاح کی شرط پر آزاد کی گئی لونڈی کے بارے میں حضرت امام زفر رحمہ اللہ کا قول بھی اسی طرح ہے کہ جب وہ عورت نکاح کو قبول کرے تو اس کی بضع کے بدلے میں مہر واجب ہوگا اور اگر انکار کرے تو آزادی کی وجہ سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اسے کسی عوض کے بغیر آزاد کیا گیا اور نکاح کی شرط بدل کے ساتھ رکھی گئی اور نکاح کا بدل تب ثابت ہوگا جب نکاح ثابت ہوگا جس طرح خدمت کا بدل، خدمت کی صورت میں ثابت ہوتا ہے تو ان دونوں (ثبوت نکاح و ثبوت خدمت) کا بطلان یا ایک کا بطلان آزادی کے سلسلے میں کسی چیز کو واجب نہیں کرتا کیونکہ وہ بدل سے واقع ہوتی ہے۔ اس باب میں قیاس اسی طرح ہے جس طرح امام زفر رحمہ اللہ نے فرمایا

بَدَلًا فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ كَمَا قَالَ زُفَرُ كَمَا قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

اس طرح نہیں جس طرح حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا۔

وَقَدْ كَانَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ يَذْهَبُ فِیْ تَزْوِيْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ عَلٰى عِتْقِهَا اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَزُفَرُ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَيْضًا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَعْتَقَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اُمَّ وَلَدٍ لَهٗ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ لَوْ كَانَ اَبَتْ عِتْقَهَا فَقُلْتُ اَلَيْسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا فَقَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاَةً وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ هِشَامًا فَاَبَتْ عِتْقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَاَصْدَقَهَا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رَاَيْتَ الرَّجُلَ يُعْتِقُ اَمَتَهٗ عَلٰى مَالٍ وَتَقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَتَكُوْنُ حُرَّةً وَيَجِبُ لَهٗ عَلَيْهَا ذٰلِكَ الْمَالُ فَمَا تُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ اِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى اَنَّ عِتْقَهَا صِدَاقُهَا فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ اَنْ تَكُوْنَ حُرَّةً وَيَجِبُ لَهٗ ذٰلِكَ الْمَالُ عَلَيْهَا قِيْلَ لَهٗ اِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى مَالٍ فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَجَبَ لَهَا عَلَيْهِ الْعِتَاقُ وَوَجَبَ لَهٗ عَلَيْهَا الْمَالُ فَوَجَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِذٰلِكَ الْعَقْدِ الَّذِیْ تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا شَیْءٌ اَوْجَبَهٗ لَهٗ ذٰلِكَ الْعَقْدُ لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى اَنَّ عِتْقَهَا صِدَاقُهَا فَقَدْ مَلَّكَهَا

حضرت ایوب سختیانی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے سلسلے میں امام ابوحنیفہ، امام زفر اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف اختیار کیا ہے حضرت حماد فرماتے ہیں حضرت ہشام بن حسان نے اپنی ام ولد کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو مہر قرار دیا (فرماتے ہیں) میں نے یہ بات حضرت ایوب سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا اگر وہ اپنی آزادی سے انکار کر دے تو (کیا ہوگا)؟ میں نے عرض کیا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے انکی آزادی کو مہر قرار نہیں دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا اگر کوئی عورت اپنے آپ کو بارگاہ نبوی میں پیش کر دے تو کر سکتی ہے میں نے یہ بات حضرت ہشام کو بتائی تو لونڈی نے آزادی سے انکار کر دیا تو انہوں نے اس کو چار سو درہم دے کر اس سے نکاح کر لیا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے دیکھا ایک شخص اپنی لونڈی کو مال کے بدلے میں آزاد کرتا ہے اور وہ اس (شرط) کو قبول کر کے آزاد ہو جاتی ہے اور اس شخص کے لیے اس (لونڈی) کے ذمہ مال واجب ہو جاتا ہے تو جب وہ اسے یوں آزاد کرے کہ اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور وہ اسے قبول بھی کر لے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اس پر مالک کے لیے مال واجب ہو جاتا ہے تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جب وہ اسے مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ لونڈی اس شرط کو قبول کر لیتی ہے تو مالک کا اس کو آزاد کرنا اور لونڈی پر اسے (مالک کو) مال دینا واجب ہو جاتا ہے تو اس عقد سے دونوں کے لیے ایک دوسرے پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جس کے پہلے وہ مالک نہ تھے اور جب وہ اسے اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ اس کی آزادی مہر قرار پائے گی تو اس نے اسے (لونڈی) کو اس شرط پر اس کی گردن کا مالک بنایا کہ وہ اسے اپنی بُضع (شرمگاہ) کا مالک بنائے پس وہ لونڈی کو اس کی

رَقَبَتَهَا عَلَى أَنْ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا فَمَلَّكَهَا رَقَبَةً هُوَ لَهَا مَالِكٌ وَلَمْ تَكُنْ هِيَ مَالِكَةً لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ عَلَى أَنْ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا هُوَ لَهُ مَالِكٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمْ تُمَلِّكْهُ بِذٰلِكَ الْعِتَاقِ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهُ قَبْلَهُ إِنَّمَا مَلَّكَتْهُ بَعْضَ مَا قَدْ كَانَ لَهُ فَكَذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهُ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ الْعِتَاقِ شَيْءٌ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ لَهَا صِدَاقًا فَهٰذِهِ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُولُ تَكُونُ زَوْجَةً لَهُ بِالْعِتَاقِ الَّذِي هُوَ لَهَا صِدَاقٌ۔

فَأَمَّا مَنْ يَقُولُ لَا تَكُونُ زَوْجَتَهُ إِلَّا بِنِكَاحٍ مُسْتَأْنَفٍ بَعْدَ الْعِتَاقِ وَالصَّدَاقُ لَهُ وَاجِبٌ عَلَيْهَا بِالْعِتَاقِ وَيَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهِ مَتَى أَحَبَّ فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنْ يُقَالَ لَهُ فَلِمُعْتِقِهَا أَنْ يَأْخُذَهَا بِغُرْمِ ذٰلِكَ الصَّدَاقِ الَّذِي قَدْ وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا بِالْعِتَاقِ فَإِنْ قَالَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِهِ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ جَمِيعًا وَإِنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِهِ قِيلَ لَهُ فَمَا الصَّدَاقُ الَّذِي أَوْجَبَ لَهُ عَلَيْهَا الْعِتَاقُ أَمَالٌ هُوَ أَمْ غَيْرُ مَالٍ فَإِنْ كَانَ مَالًا فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِمَا لَهُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَالِ أَحَبَّ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَالٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلَى غَيْرِ مَالٍ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

گردن کا اس شرط پر مالک بناتا ہے کہ وہ اسے اپنی شرمگاہ کی مالک بنائے حالانکہ وہ پہلے اپنی گردن کی مالک نہ تھی جب کہ یہ پہلے بھی اس کی شرمگاہ کا مالک تھا لہٰذا لونڈی اس آزادی کے ذریعے اس کو کسی ایسی چیز کا مالک نہیں بناتی جس کا وہ پہلے مالک نہ ہو وہ اسے اس بعض چیز کا مالک بناتی ہے جس کا وہ پہلے بھی مالک تھا تو اسی طرح اس آزادی کے بدلے مرد کے لیے اس عورت پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور نہ ہی یہ آزادی اس کا مہر بنے گی۔

یہ اس شخص کے خلاف حجت ہے جو کہتا ہے کہ لونڈی اس آزادی کے بدلے جو مہر قرار پائی اسکی بیوی بن جائیگی لیکن جو حضرات کہتے ہیں کہ جب تک آزاد کرنے کے بعد نیا نکاح نہ کرے وہ اسکی بیوی نہیں بنتی اور آزادی کی وجہ سے مرد کے لیے عورت پر مہر واجب ہوگیا لہٰذا جب چاہے اس سے نکاح کرے تو اس سلسلے میں ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اس سے کہا جائے کہ کیا آزاد کرنے والے کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس مہر کے بدلے جو آزادی کی وجہ سے اس پر واجب ہوا بطور تاوان اس لونڈی کو پکڑ سکے پس اگر وہ کہے کہ وہ اسکو پکڑ سکتا ہے تو وہ تمام اہل علم کے قول سے باہر ہوگیا اور اگر کہے کہ وہ اس وجہ سے اسکو حاصل نہیں کرسکتا تو اسے کہا جائے گا کہ وہ مہر جو آزادی کی وجہ سے مرد کیلئے عورت پر واجب ہوا وہ کیا مال ہے یا کوئی دوسری چیز اگر وہ مال ہے تو مالک کو حق ہے کہ اپنے اس مال کی وجہ سے جو اس عورت پر واجب ہے جب چاہے اسے پکڑے اور اگر مال نہیں ہے تو غیر مال پر اس سے نکاح نہیں کرسکتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس قول کا فساد بھی واضح ہوگیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ ۱۷۶

نکاح متعہ

۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک

ابنُ ابی خالدٍ عن قیسِ بنِ ابی حازمٍ
عن عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ قال کنّا نغزو مع
رسولِ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وعلی آلہٖ وسلّم و
لیس لنا نساءٌ فقلنا یا رسولَ اللهِ الا نستخصی
فنهانا عن ذلک ورخّص لنا ان ننکحَ بالثوبِ
الی اجلٍ ثم قرأ هذہِ الآیة لا تحرّموا طیبات
ما احلّ اللهُ لکم ولا تعتدوا ان اللهَ لا یحبّ
المعتدین۔

۷۱۔ حدثنا صالحُ ابنُ عبدِ الرحمٰنِ
قال ثنا سعیدُ بنُ منصورٍ قال ثنا هشامٌ
قال اخبرنا ابو بشرٍ عن سعیدِ بنِ جبیرٍ
قال سمعتُ عبدَ اللهِ ابنَ الزبیرِ یخطبُ و
هو یعرّضُ بابنِ عبّاسٍ یعیبُ علیہِ قولَہٗ
فی المتعةِ فقال ابنُ عبّاسٍ یسالُ امّہٗ ان
کان صادقًا فسألها فقالت صدق ابنُ
عبّاسٍ قد کان ذلک فقال ابنُ عبّاسٍ لو
شئتُ لسمّیتُ رجالًا من قریشٍ وُلدوا
فیها۔

۷۲۔ حدثنا ابنُ ابی داؤد قال ثنا
امیّةُ بنُ بسطامٍ قال ثنا یزیدُ بنُ زریعٍ
عن روحِ بنِ القاسمِ عن عمرِو بنِ دینارٍ
عن الحسنِ بنِ محمدٍ عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ
وسلمةَ بنِ الاکوعِ انّ النبیّ صلّی اللهُ علیهِ
وسلّم اتاهم فاذن لهم فی المتعةِ قال ابو
جعفرٍ فذهب قومٌ الی هذہِ الآثارِ فقالوا
لا باس ان یتمتع الرجلُ من المرأةِ ایامًا
معلومةً بشیءٍ معلومٍ فلما مضت تلک
الایامُ حرمت علیهِ لا بطلاقٍ ولکن
بانقضاءِ المدّةِ التی کانا تعاقدا علی

ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں تھیں ہم نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت کو ختم کرنے کے لیے خصی نہ
ہو جائیں تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا اور ہمیں ایک
کپڑے کے بدلے ایک خاص مدت تک نکاح کرنے کی اجازت
دی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ
نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے
نہ بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند
نہیں کرتا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو سنا وہ خطبہ
دیتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تعریض (چوٹ)
کر رہے تھے اور متعہ کے بارے میں ان کے قول کی وجہ سے
ان کا عیب بیان کر رہے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا اگر وہ (ابن زبیر) سچے ہیں تو اپنی والدہ سے
پوچھ لیں تو انہوں نے (حضرت زبیر کی والدہ نے) فرمایا حضرت
ابن عباس سچ فرماتے ہیں یہ حکم تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا اگر میں چاہوں تو قریش کے ان چند افراد کے نام بتا دوں جن
کی ولادت اس (متعہ کی) صورت میں ہوئی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس
تشریف لائے تو انہیں نکاح متعہ کی اجازت دی۔ حضرت امام ابو
جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے
وہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت سے چند معلوم دنوں کے لیے معلوم
شرائط کے ساتھ متعہ میں کوئی حرج نہیں جب یہ دن گزر جائیں
تو وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی لیکن (یہ حرمت) طلاق
کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مدت کے ختم ہونے کی وجہ سے
ہے جس میں انہوں نے متعہ کا عقد کیا تھا اور ان حضرات
کے نزدیک وہ ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں
ہوں گے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت

الْمُتْعَةِ فِيهَا وَلَا يَتَوَارَثَانِ بِذٰلِكَ فِي قَوْلِهِمْ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ هٰذَا النِّكَاحُ وَاحْتَجُّوا بِأَنَّ الْآثَارَ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى قَدْ كَانَتْ ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ ۔

کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نکاح جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ جن روایات سے، پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے ان روایات پر عمل تھا لیکن اس کے بعد وہ منسوخ ہوگئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرما دیا ۔

وَذَكَرُوا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْهَا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ فِيهَا النَّسْخُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَاهُمَا أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات کا ذکر کیا جن میں حضور علیہ السلام نے (متعہ سے) منع فرمایا اور ان کے منسوخ ہونے کا (کہیں) ذکر نہیں حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن علی بن ابوطالب اور محمد بن علی (رضی اللہ عنہم) نے ان کو خبر دی کہ ان کے والد نے ان کو بتایا کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سُنا آپ حضرت ابن عباس سے فرماتے تھے تم بھٹکے ہوئے مرد ہو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا ہے ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَأُسَامَةُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ ۔

حضرت یونس، اسامہ اور مالک رحمہم اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے تم بھٹکے ہوئے مرد ہو" کے الفاظ ذکر نہیں کئے ۔

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ قَدْ نَهٰى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

حضرت عبداللہ اور حضرت حسن اپنے والد حضرت محمد بن حنیفہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ عورتوں سے متعہ کے بارے میں فتویٰ دے رہے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ان سے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن اس (متعہ) سے اور گھریلو گدھوں

يَوْمَ خَيْبَرَ.

۴۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَمَا كُنَّا مُسَافِحِيْنَ.

فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِذْنِ فِيْهَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ نَاسِخًا لِمَا كَانَ مِنَ الْإِبَاحَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَقَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا فَقَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

کے گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا "حرام ہے" انہوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص اس کے (جواز کے) بارے میں قول کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اسے معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فتح خیبر کے دن حرام قرار دیا اور ہم زناکار نہیں ہیں۔

تو ان روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے متعہ سے منع فرمایا تو اس بات کا احتمال ہے کہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت کے بارے میں ذکر کیا ہے وہ آپ کے منع کرنے سے پہلے کا ہے پھر آپ نے منع فرمایا تو یہ نہی پہلے پائے جانے والے جواز کے لیے ناسخ ہے۔ (چنانچہ) جب ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت ربیع بن سبرہ جہنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ نے ہمیں متعہ کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ میں اور میرا ساتھی بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے گویا کہ وہ جوان موٹی ہے ہم نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا تو اس نے کہا مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میں اپنی چادر دوں گا اور میرے دوست نے کہا دو چادریں دوں گا اور میرے ساتھی کی چادر، میری چادر سے عمدہ تھی اور میں اس کے مقابلے میں زیادہ جوان تھا جب اس عورت نے میرے ساتھی کی چادروں کو دیکھا تو اسے پسند کیا اور جب مجھے دیکھا تو میں اسے پسند کرتا تھا اس نے کہا تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے چنانچہ میں اس کے ساتھ تین دن ٹھہرا

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ بِهِنَّ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا ۔

۷۵ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ ۔

۷۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ ثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَزَعَمَ مَعْمَرٌ اَنَّهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ ۔

۷۷ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْمُتْعَةِ فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَاَةً فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا هُوَ يُحَرِّمُهَا اَشَدَّ التَّحْرِيْمِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا اَشَدَّ الْقَوْلِ ۔

۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ اِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا ۔

۷۹ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَنَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے پاس متعہ والی عورتیں ہوں وہ ان کا راستہ چھوڑ دے۔

حضرت لیث، حضرت ربیع بن سبرہ جہنی سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ایوب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا (حضرت ایوب فرماتے ہیں) میں نے پوچھا آپ نے کس سے سنا ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھا حضرت معمر کا خیال ہے کہ وہ حضرت ربیع بن سبرہ ہیں۔

حضرت عبدالعزیز بن عمر نے حضرت ربیع بن سبرہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی تو ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کے بعد آپ نے اسے سختی کے ساتھ حرام کر دیا اور آپ اس کے بارے میں سخت بات کرتے تھے۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو آپ ثنیۃ الوداع میں اترے آپ نے کچھ چراغ دیکھے اور کچھ عورتوں کو دیکھا جو رو رہی تھیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو

فَرَأَى مَصَابِيحَ وَنِسَاءً يَبْكِينَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيلَ نِسَاءٌ تَمَتَّعَ بِهِنَّ أَزْوَاجُهُنَّ وَفَارَقُوهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ أَوْ هَدَمَ الْمُتْعَةَ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالْعِدَّةِ وَالْمِيرَاثِ۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ تَحْرِيمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتْعَةَ بَعْدَ إِذْنِهِ فِيهَا وَإِبَاحَتِهِ إِيَّاهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمُ النَّهْيُ عَنْهَا أَيْضًا۔

۸۰- **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ وَلَوْلَا نَهْيُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا مَا زَنَى إِلَّا شَقِيٌّ قَالَ عَطَاءٌ كَأَنِّي أَسْمَعُهَا مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا شَقِيٌّ۔

۸۱- **حَدَّثَنَا** أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ لَنَا خَاصَّةً۔

۸۲- **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَمَتَّعُونَ مِنَ النِّسَاءِ حَتَّى نَهَاهُمْ عُمَرُ۔

بتایا گیا کہ ان عورتوں سے ان کے خاوندوں نے متعہ کیا اور پھر چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے متعہ کو طلاق، نکاح، عدت اور وراثت کے ساتھ حرام یا (فرمایا) باطل کر دیا ہے۔

تو ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دینے اور اسے جائز قرار دینے کے بعد حرام قرار دیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے شروع میں مذکورہ روایات کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ممانعت ثابت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں متعہ، اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت تھی جس کے ذریعے اس نے امت پر رحم فرمایا اور اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع نہ فرماتے تو کوئی بدبخت ہی زنا کا مرتکب ہوتا حضرت عطاء فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "شقی" کے الفاظ سن رہا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عورتوں سے متعہ ہمارے ساتھ خاص تھا۔

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرما دیا۔

۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَوْلًی لَهٗ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِی الْغَزْوِ وَالنِّسَاءُ قَلِیْلٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَدَقْتَ۔

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو ان کے ایک آزاد کردہ غلام نے کہا یہ جہاد کے موقعہ پر ہوتا تھا جب کہ عورتیں تھوڑی ہوتی تھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے سچ کہا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ قَدْ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَفِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی مُتَابَعَتِهِمْ لَهٗ عَلٰی مَا نَهٰی عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ وَفِیْ اِجْمَاعِهِمْ عَلَی النَّهْیِ فِیْ ذٰلِكَ عَنْهَا دَلِیْلٌ عَلٰی نَسْخِهَا وَحُجَّةٌ ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ اِنَّمَا اُبِیْحَتْ وَالنِّسَاءُ قَلِیْلٌ اَیْ فَلَمَّا كَثُرْنَ ارْتَفَعَ الْمَعْنَی الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ اُبِیْحَتْ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ لِلْمَعْنَی الَّذِیْ ذَكَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهَا اُبِیْحَتْ مِنْ اَجْلِهٖ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا لیکن ان میں سے کسی نے بھی ان کی اس بات کی مخالفت نہیں کی پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس ممانعت کے سلسلے میں انہوں نے آپ کی اتباع کی اور اس (متعہ) سے نہی پر اتفاق کیا نیز یہ اس (متعہ) کے منسوخ ہونے کی دلیل اور حجت ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ (اس وقت) جائز کیا گیا جب عورتیں کم تھیں یعنی جب وہ زیادہ ہوگئیں تو وہ وجہ ختم ہوگئی جس کے باعث اسے جائز کیا گیا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے (صحابہ کرام) کے ساتھ خاص تھا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے جس کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ اس وجہ سے یہ جائز قرار دیا گیا۔

وَاَمَّا قَوْلُ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا نَتَمَتَّعُ حَتّٰی نَهَانَا عُمَرُ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ لَمْ یَعْلَمْ بِتَحْرِیْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهَا حَتّٰی عَلِمَهٗ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ وَفِیْ تَرْكِهٖ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبَاحَهٗ لَهُمْ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ قَامَتْ عِنْدَهٗ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِكَ وَتَحْرِیْمِهٖ فَوَجَبَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ مَا رَوَیْنَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ اِبَاحَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم متعہ کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا تو ہوسکتا ہے انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کا علم نہ ہوا ہو حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے اسے جانا اور ان کا اس کام کو چھوڑ دینا جسے سرکار دو عالم نے ان کے لیے جائز قرار دیا، اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس کے منسوخ اور حرام ہونے پر دلیل قائم ہوچکی تھی پس جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں متعہ کے جواز کے سلسلے میں روایت کیا ہماری اس مذکورہ گفتگو سے اس کا نسخ واجب ہوگیا۔

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النِّكَاحَ اِذَا عُقِدَ عَلٰی مُتْعَةِ اَیَّامٍ فَهُوَ جَائِزٌ

بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب چند دنوں کے متعہ پر نکاح کیا جائے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لیے جائز ہو جائے گا اور شرط باطل

عَلَی الْاَبَدِ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ فَبَیَّنَ الْحُجَّۃَ عَلٰی هٰذَا الْقَوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهَاهُمْ عَنِ الْمُتْعَۃِ قَالَ لَهُمْ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِیْ یَتَمَتَّعُ بِهِنَّ شَیْءٌ فَلْیُفَارِقْهُنَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ الْعَقْدَ الْمُتَقَدِّمَ لَا یُوْجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْاَبَدِ لِاَنَّهٗ لَوْ کَانَ یُوْجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْاَبَدِ لَکَانَ یَفْسَخُ الشَّرْطُ الَّذِیْ کَانَا تَعَاقَدَا بَیْنَهُمَا وَلَا یَفْسَخُ النِّکَاحُ اِذَا کَانَ قَدْ ثَبَتَ عَلٰی صِحَّۃٍ وَجَوَازٍ قَبْلَ النَّهْیِ فَفِیْ اَمْرِهٖ اِیَّاهُمْ بِالْمُفَارَقَۃِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ الْعَقْدِ لَا یَجِبُ بِهٖ مِلْكُ بُضْعٍ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔

ہو جائے گی اس قول کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرما دیا اور ان (صحابہ کرام) سے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ان عورتوں میں سے جن سے متعہ کیا جاتا ہے کوئی عورت ہو تو وہ اسے جدا کر دے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلے ہونے والا یہ عقد (متعہ) دائمی عقد کو واجب نہیں کرتا کیونکہ اگر وہ اس عقد کو ہمیشہ کے لیے واجب کرتا تو وہ شرط جس پر ان دونوں نے عقد کیا، باطل ہو جاتی اور نکاح فسخ نہ ہوتا اور جب نہی سے پہلے اس کی صحت اور جواز ثابت ہو گیا تو ان عورتوں کو جدا کرنے کے سلسلے میں صحابہ کرام کو آپ کا حکم اس بات کی دلیل ہے کہ اس قسم کے عقد سے ملک بُضع حاصل نہیں ہوتی یہ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مِقْدَارِ مَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ عِنْدَ الثَّیِّبِ اَوِ الْبِکْرِ اِذَا تَزَوَّجَهَا

ثیبہ اور باکرہ کے پاس مرد کتنے دن رہے

۸۴- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لِلْبِکْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّیِّبِ ثَلَاثٌ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ عورت کے لیے سات اور ثیبہ کے لیے تین دن ہیں۔

۸۵- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِکْرَ عَلَی الثَّیِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ قَدْ رَفَعَ الْحَدِیْثَ لَصَدَقْتُ وَلٰکِنَّهٗ قَالَ السُّنَّۃُ کَذٰلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ثیبہ کے بعد باکرہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے پھر باری مقرر کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے حضرت خالد اپنی روایت میں فرماتے ہیں اگر میں کہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا تو سچ کہوں گا لیکن انہوں نے فرمایا کہ سنت اسی طرح ہے۔

۸۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قِلَابَۃَ یُحَدِّثُ

حضرت خالد حذاء سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ السُّنَّۃُ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِکْرَ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

سنّت یہ ہے کہ جب (کوئی شخص) باکرہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت ابوقلابہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَۃَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْبِکْرُ سَبْعٌ وَلِلثَّیِّبِ ثَلَاثٌ۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ کے لیے سات اور ثیبہ کے لیے تین دن ہیں۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُنَّۃُ الْبِکْرِ سَبْعٌ وَالثَّیِّبِ ثَلَاثٌ۔

حضرت خالد بن عبداللہ، حضرت حمید سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ کے لیے سات دن اور ثیبہ کے لیے تین دن، سنّت ہے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِکْرَ وَعِنْدَهٗ غَیْرُهَا فَلَهَا سَبْعٌ ثُمَّ یَقْسِمُ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ فَثَلَاثٌ ثُمَّ یَقْسِمُ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی باکرہ عورت سے نکاح کرے اور اس کے پاس کوئی دوسری عورت ہو تو اس کے لیے سات دن ہیں پھر باری مقرر کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو (اس کے لیے) تین دن ہیں پھر باری مقرر کرے۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ اِنَّهٗ قَالَ وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ قَدْ رَفَعَ الْحَدِیْثَ لَصَدَقْتُ وَلٰکِنَّهٗ قَالَ السُّنَّۃُ کَذٰلِكَ۔

حضرت ہشام سے مروی ہے حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اس کی مثل فرمایا انہوں (حضرت ہشام) نے یہ اضافہ کیا کہ انہوں (حضرت حمید) نے فرمایا اگر میں کہوں کہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے اس حدیث کو مرفوعًا بیان کیا تو میں سچ کہوں گا لیکن انہوں نے فرمایا "سنّت اسی طرح ہے"۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی کو پایا اور انہیں

لَمَّا أَصَابَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَاتَّخَذَهَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَنَّهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ سَبَّعَ لَهَا وَسَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ وَإِنْ شَاءَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَدَارَ عَلَى بَقِيَّةِ نِسَائِهِ يَوْمًا يَوْمًا أَوْ لَيْلَةً لَيْلَةً وَاحْتَجُّوا فِيمَا ذَكَرُوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَمَّا بَنٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِلَّا فَثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔

۹۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حاصل کیا تو ان کے پاس تین دن ٹھہرے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت سے نکاح کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کے لیے سات دن مقرر کرے اور باقی بیویوں کے لیے بھی سات دن مقرر کرے اور اگر چاہے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے اور باقی بیویوں کے پاس ایک ایک دن اور ایک ایک رات چکر لگائے انہوں نے اس مندرجہ بالا روایت سے اور حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا کی (درج ذیل) روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب زفاف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ان سے فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ سُبکی نہ ہوگی اگر چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں ورنہ تین دن (قیام کروں) پھر (دوسری ازواج کی طرف) چکر لگاؤں۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن (یعنی حارث بن عبدالرحمٰن) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو صبح کے وقت ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کوئی رسوائی نہ ہوگی اور اگر چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں اور ان (دوسری ازواج مطہرات) کے پاس بھی سات دن رہوں اور اگر چاہو تو تین دن قیام کروں پھر چکر لگاؤں انہوں نے عرض کیا تین دن قیام فرمائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کے موقعہ پر فرمایا تمہاری وجہ سے تمہاری خاندان کو کچھ سُبکی نہ ہوگی اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن ٹھہروں اور اگر تمہارے پاس سات دن ٹھہروں گا تو پھر باقی ازواج کے

وَسَلَّمَ قَالَ لِاُمِّ سَلَمَةَ حِيْنَ تَزَوَّجَهَا مَا بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ۔

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِلَّا فَثَلَّثْتُ ثُمَّ اَدُوْرُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الثَّلَاثَ حَقٌّ لَهَا دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ ثَلَّثَ لَهَا ثَلَّثَ لِسَائِرِ نِسَائِهٖ وَاِنْ سَبَّعَ لَهَا سَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنْ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ سَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ۔

۹۴- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْمُنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا كَمَا بَنٰى بِهَا وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ۔

۹۵- **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيْدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر تم چاہو تو تمہارے لیے سات دن مقرر کروں ورنہ تین دن پھر (سب کے پاس) چکر لگاؤں" تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تین دن ان کا حق تھا باقی ازواج کا نہیں لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس عورت کے لیے تین دن مقرر کرے تو تمام عورتوں کے لیے تین دن مقرر کرے اور اگر اس کے لیے سات دن مقرر کرے تو باقی عورتوں کیلئے بھی سات سات دن مقرر کرے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر میں تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو ان (باقی ازواج مطہرات) کے پاس ۲ بھی سات سات دن رہوں گا۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شب زفاف) ان کے پاس تشریف لائے اور حقوق زوجیت ادا کیے اور انہوں نے آپ کے پاس صبح کی تو آپ فرمایا اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن ٹھہروں اور اگر تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو باقی تمام ازواج کے پاس بھی سات سات دن ٹھہروں گا۔

حضرت ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ

عَمْرٍو وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ فَذَكَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ أَيْ أَعْدِلُ بَيْنَكِ وَبَيْنَهُنَّ فَأَجْعَلُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعًا كَمَا أَقَمْتُ عِنْدَكِ سَبْعًا كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا جَعَلَ لَهَا ثَلَاثًا جَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ ثُمَّ أَدُوْرُ قِيْلَ لَهُمْ يَحْتَمِلُ ثُمَّ أَدُوْرُ بِالثَّلَاثِ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَتِ الثَّلَاثُ حَقًّا لَهَا دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ لَكَانَ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا كَانَتْ ثَلَاثٌ مِنْهُنَّ غَيْرَ مَحْسُوْبَةٍ عَلَيْهَا وَلَوَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ لِسَائِرِ النِّسَاءِ أَرْبَعٌ أَرْبَعٌ فَلَمَّا كَانَ الَّذِيْ لِلنِّسَاءِ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا سَبْعًا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَ كَذٰلِكَ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ مَعَ اسْتِقَامَةِ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر میں تمہارے لیے سات دن مقرر کردوں تو باقی ازواج کے لیے بھی سات سات دن مقرر کردوں گا یعنی تمہارے اور ان کے درمیان عدل قائم کردوں گا پس میں ان میں سے ہر ایک کے لیے سات دن مقرر کردوں گا جیسا کہ تمہارے پاس سات دن ٹھہروں گا تو اسی طرح اگر آپ ان کے لیے تین دن مقرر فرماتے تو دیگر ازواج مطہرات کے لیے بھی تین تین دن مقرر فرماتے پہلے قول والے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "پھر چکر لگاؤں گا" کا کیا مطلب ہے؟ ان کو کہا جائے گا اس بات کا احتمال ہے کہ "پھر میں ان تمام کے پاس تین تین دن کے ساتھ چکر لگاؤں گا"۔ کیونکہ اگر تین دن صرف ان (ام سلمہ) کا حق ہوتا باقی ازواج کا حق نہ ہوتا تو باقی ازواج کے پاس سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ان کے تین دن حضرت ام سلمہ کی باری سے شمار نہ ہوتے اور لازم آتا کہ ہر ایک کے لیے چار چار دن ہوں تو جب حضرت ام سلمہ کے پاس سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ہر ایک کے لیے سات سات دن ہوتے تو اسی طرح ان (ام سلمہ) کے پاس تین دن ٹھہرنے سے ان میں سے ہر ایک کے لیے تین تین دن مقرر ہوتے۔

ان روایات کے معانی کو قائم رکھتے ہوئے صحیح قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ

عزل

۹۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھ سے حضرت جدامہ نے بیان کیا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ جُدَامَةُ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعَزْلُ فَقَالَ ذٰلِكَ الْوَادُ الْخَفِيُّ۔

وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل[1] کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ پوشیدہ طور پر بچے کو زندہ درگور کرنا ہے۔

۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ سے اور وہ حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۹۸- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ الْعَزْلَ لِهٰذَا الْاَثَرِ الْمَرْوِيِّ فِيْ كَرَاهَةِ ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَتِ الْحُرَّةُ لِزَوْجِهَا فِيْهِ فَاِنْ مَنَعَتْهُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَسَعْهُ اَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا۔ وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِيْ هٰذَا قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهٗ اَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا اِنْ شَاءَتْ وَاَبَتْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الزَّوْجَ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَ الْمَرْاَةَ بِاَنْ يُجَامِعَهَا وَاِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَلَهٗ اَنْ يَاْخُذَهَا بِاَنْ يُفْضِيَ اِلَيْهَا وَلَا يَعْزِلُ عَنْهَا فَكَانَ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَهَا بِاَنْ تُفْضِيَ اِلَيْهَا فِيْ جِمَاعِهٖ اِيَّاهَا كَمَا يَاْخُذُهَا بِاَنْ يُجَامِعَهَا وَكَانَ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ زَوْجَهَا بِاَنْ يُجَامِعَهَا

ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت مذکورہ بالا روایت کی روشنی میں عزل کو مکروہ خیال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ عورت اپنے خاوند کو اس کی اجازت دے اور اگر وہ اسے روکے تو اسکے لیے عزل کی کوئی گنجائش نہیں

ایک اور جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت چاہے یا نہ، خاوند عزل کر سکتا ہے۔ (امام طحاوی فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک ان دونوں میں سے پہلا قول زیادہ صحیح ہے یہ اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں خاوند عورت کو جماع کے لیے پکڑ سکتا ہے (زبردستی کر سکتا) اگرچہ عورت اس بات کو ناپسند کرے اور اسے یہ بھی اختیار ہے کہ اسے انزال کے لیے پکڑے (جبر کرے) اور اس سے (بوقت انزال) الگ نہ ہو تو گویا خاوند کو جماع کی صورت میں انزال کے لیے جبر کا حق ہے جس طرح وہ جماع کے سلسلے میں عورت کو پکڑ سکتا ہے۔ اور

---

[1] مرد کا انزال کے وقت عورت سے الگ ہو جانا تا کہ حمل نہ ٹھہرے عزل کہلاتا ہے ۱۲ ہزاروی

فَكَانَ لَهَا أَنْ تَأْخُذَهُ بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا كَمَا لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا وَأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا وَكَانَ حَقُّ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ذٰلِكَ عَلَى صَاحِبِهِ سَوَاءً وَكَانَ مِنْ حَقِّهِ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهَا إِنْ أَحَبَّتْ وَإِنْ كَرِهَتْ هِيَ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ مِنْ حَقِّهَا هِيَ أَيْضًا عَلَيْهِ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهِ إِيَّاهَا إِنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ وَإِنْ كَرِهَ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

وَلِلْمَوْلٰى فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا عِنْدَ مَنْ كَرِهَ الْعَزْلَ أَصْلًا أَنْ يُجَامِعَ أَمَتَهُ وَيَعْزِلَ عَنْهَا فِي جِمَاعِهِ وَلَا يَسْتَأْذِنَهَا فِي ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَتْ لِرَجُلٍ زَوْجَةٌ مَمْلُوكَةٌ فَأَرَادَ أَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كَانُوا يَقُولُونَ فِي ذٰلِكَ فِيمَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَنَّ الْإِذْنَ فِي ذٰلِكَ إِلَى مَوْلَى الْأَمَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالَ الْإِذْنُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْأَمَةِ لَا إِلَى مَوْلَاهَا۔

قَالَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ إِنَّ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ عَلَى أُصُولِ مَا بُنِيَ عَلَيْهِ هٰذَا الْبَابُ لِأَنَّهَا لَوْ أَبَاحَتْ زَوْجَهَا تَرْكَ جِمَاعِهَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِي سَعَةٍ وَلَمْ يَكُنْ لِمَوْلَاهَا أَنْ يَأْخُذَ زَوْجَهَا

عورت بھی جماع کے لیے اپنے خاوند کو (زبردستی) پکڑ سکتی ہے تو اسے یہ بھی اختیار ہے کہ خاوند کو (اپنے اندر) انزال پر مجبور کرے جیسے اس کو جماع پر مجبور کر سکتی ہے اس لیے دونوں کا حق ایک دوسرے پر برابر ہے خاوند کا حق کہ وہ جماع کی صورت میں عورت تک پہنچے چاہے عورت پسند کرے یا ناپسند۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ عورت کا بھی اسی طرح حق ہے کہ خاوند جماع کرتے ہوئے اس تک پہنچے (انزال ہو) مرد پسند کرے یا نہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اور مولیٰ (لونڈی کے مالک) کے سلسلے میں تمام کا قول ہے حتیٰ کہ ان کے نزدیک بھی جو عزل کو بالکل مکروہ جانتے ہیں کہ مولیٰ اپنی لونڈی سے جماع کرتے وقت عزل کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں اسے لونڈی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کسی شخص کی بیوی (کسی دوسرے کی) مملوکہ ہو اور وہ (خاوند) اس سے عزل کرنا چاہتا ہو تو اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد کا قول علی بن معبد، حضرت امام محمد بن حسن سے وہ حضرت امام ابویوسف سے اور امام ابوحنیفہ (رحمہم اللہ) سے نقل کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں لونڈی کے مالک سے اجازت لینا ہو گی۔ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے اس کے خلاف قول بھی مروی ہے حضرت حسن بن زیاد حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے میں اجازت کا حق لونڈی کو ہے اس کے مالک کو نہیں۔

حضرت ابن ابوعمران فرماتے ہیں کہ جس ضابطے پر اس باب کی بنیاد ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے کیونکہ اگر وہ اپنے خاوند کو جماع چھوڑنے کی اجازت دے تو اسے یہ گنجائش حاصل ہو گی اور مولیٰ اس

بِاَنْ یُّجَامِعَهَا فَلَمَّا کَانَ الْجِمَاعُ الْوَاجِبُ عَلٰی زَوْجِهَا اِلَیْهَا اَخَذَ زَوْجُهَا بِهٖ لَا اِلٰی مَوْلَاهَا کَانَ ذٰلِکَ الْاِفْضَاءُ فِیْ ذٰلِکَ الْجِمَاعِ الْاٰخِذُ بِهٖ اِلَیْهَا لَا اِلٰی مَوْلَاهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِیْ هٰذَا وَاَنْکَرَ هٰؤُلَاءِ جَمِیْعًا الَّذِیْنَ اَبَاحُوا الْعَزْلَ مَا فِیْ حَدِیْثِ جُدَامَةَ مِمَّا رَوَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِیْهِ اَنَّهُ الْوَادُ الْخَفِیُّ وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْکَارَ ذٰلِکَ الْقَوْلِ عَلٰی مَنْ قَالَهٗ وَذَکَرُوْا فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِیْ جَارِیَةً وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا وَاَنَا اَکْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ وَاَشْتَهِیْ مَا یَشْتَهِی الرِّجَالُ وَاِنَّ الْیَهُوْدَ یَقُوْلُوْنَ هِیَ الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَذَبَتْ یَهُوْدُ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ یَّخْلُقَهٗ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَصْرِفَهٗ۔

۱۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مُطِیْعِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۰۱- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِیُّ

(خاوند) کو عورت سے جماع پر مجبور نہیں کر سکتا تو جب جماع جو اس کے خاوند پر واجب ہے کی اجازت عورت (لونڈی) کو حاصل ہے کہ وہ خاوند کو اس سلسلے میں پکڑ سکتی ہے (مجبور کر سکتی) مالک کو یہ اختیار حاصل نہیں تو اس جماع کے سلسلے میں انزال پر مجبور کرنے کا اختیار بھی لونڈی کو حاصل ہوگا اس کے مالک کو نہیں، اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ ان تمام حضرات نے جنہوں نے عزل کو جائز قرار دیا حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس قول کا انکار کیا ہے کہ "یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے"۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی روایت کا انکار کیا ہے۔ وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں (کیونکہ) مجھے اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں اور میں وہ جو کچھ چاہتا ہوں جو دوسرے مرد چاہتے ہیں اور یہودی کہتے ہیں کہ یہ چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں نے جھوٹ کہا ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی (بچے) کو پیدا کرنا چاہے تو تم اس کو روک نہیں سکتے۔

حضرت ابو مطیع بن رفاعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِنَّ الْعَزْلَ هِيَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَتْ يَهُودُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَفْضَيْتَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا بِقَدَرٍ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ یہودی کہتے ہیں عزل چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے تو آپ نے فرمایا یہودی جھوٹ کہتے ہیں اور آپ نے (مزید) فرمایا اگر تم (عورت تک) پہنچ بھی جاؤ تو وہی ہو گا جو تقدیر میں ہے۔

۱۰۲- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَقَمْتُ جَارِيَةً لِي بِسُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَرَّ بِي يَهُودِيٌّ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْجَارِيَةُ لِي قَالَ أَكُنْتَ تُصِيبُهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَعَلَّ فِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا قَالَ تِلْكَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ كَذَبَتْ يَهُودُ.

حضرت ابوامامہ بن سہل، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بنوقینقاع کے بازار میں اپنی لونڈی کے ساتھ مقیم تھا تو میرے پاس سے ایک یہودی گزرا اس نے کہا یہ لونڈی کون ہے؟ میں نے کہا یہ میری لونڈی ہے اس نے کہا کیا تم نے اس سے جماع کیا میں نے کہا "ہاں" اس نے کہا شاید اس کے پیٹ میں تمہارا بچہ ہوگا (وہ فرماتے ہیں) میں نے کہا میں اس سے عزل کرتا تھا اس (یہودی) نے کہا یہ تو چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے (فرماتے ہیں) پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں یہ بات پیش کی آپ نے فرمایا یہودی نے جھوٹ کہا یہودی نے جھوٹ کہا۔

فَهٰذَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ حَكَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْءُودَةٌ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَفْعُ ذٰلِكَ وَالتَّنْبِيهُ عَلَى فَسَادِهِ بِمَعْنًى لَطِيفٍ حَسَنٍ.

تو یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا جھوٹا ہونا نقل کرتے ہیں جو عزل کو "زندہ درگور کرنا" خیال کرتا ہے پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس بات کا رفع اور اس کے فساد پر نہایت اور عمدہ تنبیہ مروی ہے۔

۱۰۳- **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي مَعْمَرُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ تَذَاكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ الْعَزْلَ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَقَالَ عُمَرُ قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَأَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْأَخْيَارُ فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ إِذْ

حضرت عبداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں صحابہ کرام نے عزل پر باہم گفتگو کی تو ان کے درمیان اختلاف ہوگیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم اہل بدر اور بہترین لوگ ہو تمہارے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا اس دوران دو آدمی آپس میں سرگوشی کرنے لگے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سرگوشی کیا ہے؟ کسی نے کہا یہودیوں کا خیال ہے کہ یہ

تَنَاجٰی رَجُلَانِ فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذِهِ الْمُنَاجَاۃُ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ تَزْعَمُ اَنَّهَا الْمَوْؤُدَۃُ الصُّغْرٰی فَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّهَا لَا تَکُوْنُ مَوْؤُدَۃً حَتّٰی تَمُرَّ بِالتَّارَاتِ السَّبْعِ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ۔

چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زندہ درگور کرنا نہیں ہو گا حتیٰ کہ تم سات اگوں سے گزر جاؤ اور آپ نے پڑھا اور بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُٔ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ رِفَاعَۃَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ تَذَاکَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَزْلَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ قَوْلِهٖ وَقَالَ جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا فَاَخْبَرَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لَا مَوْؤُدَۃَ اِلَّا مَا قَدْ نُفِخَ فِیْهِ الرُّوْحُ قَبْلَ ذٰلِکَ وَاَمَّا مَا لَمْ یُنْفَخْ فِیْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّمَا هُوَ مَوَاتٌ غَیْرُ مَوْؤُدَۃٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَیْضًا نَظِیْرُ مَا ذَکَرْنَاهُ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت معمر بن ابو حبیبہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبید بن رفاعہ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عزل کے بارے میں مذاکرہ کیا، پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان (حضرت علی المرتضیٰ) کی بات پسند آئی چنانچہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا کرے۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ زندہ درگور کرنا وہاں ہوتا ہے جہاں پہلے سے رُوح پھونکی جا چکی ہو اور جس میں رُوح نہ پھونکی گئی ہو وہ بے جان ہے زندہ درگور نہیں ہے۔ جو کچھ ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس کی مثل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الْوَدَّاکِ اَنَّ قَوْمًا سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَذَکَرَ مِثْلَ کَلَامِ عَلِیٍّ سَوَآءً فَهٰذَا عَلِیٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدِ اجْتَمَعَا فِیْ هٰذَا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَتَابَعَ عَلِیًّا عَلٰی مَا قَالَ مِنْ ذٰلِکَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَنْ کَانَ بِحَضْرَتِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت اعمش، حضرت ابو وداک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کلام کی مثل ذکر کیا تو یہ حضرت علی اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ جو اس مسئلے میں اس بات پر متفق ہیں جو ہم نے ذکر کی اور اس سلسلے میں جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو وہاں موجود تھے ان کی اتباع کی۔

فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْعَزْلَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَزْلِ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَصَبْنَا نِسَاءً فَكُنَّا نَطَاءُهُنَّ فَنَعْزِلُ عَنْهُنَّ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِكُمْ لَا تَسْئَلُوْنَهُ قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ فَلَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَعْزِلُوْا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس اعتبار سے عزل مکروہ نہیں ہے عزل کے بارے میں سرکار دو عالم سے مزید روایات مروی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو ہمیں کچھ عورتیں (قیدی) حاصل ہوئیں ہم ان سے وطی کرتے ہوئے عزل کرتے ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم ایسا کرتے ہو حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس موجود ہیں آپ سے نہیں پوچھتے فرماتے ہیں انہوں نے آپ سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر پانی (نطفہ) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی لہٰذا اگر تم عزل نہ کرو تو بھی مضائقہ نہیں۔

۱۰۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ بَعْضَ النَّاسِ كَلَّمُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ الْعَزْلِ وَذٰلِكَ لِشَاْنِ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَابُوْا سَبَايَا وَكَرِهُوْا اَنْ يَلِدْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَعْزِلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَدَّرَ مَا هُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

ابن محیریز فرماتے ہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ بعض صحابہ کرام نے عزل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور غزوہ بنو مصطلق کی وجہ سے اس کی ضرورت پڑی کیونکہ ان کو قیدی عورتیں حاصل ہوئیں اور انہوں نے ان عورتوں سے اتصال (رحم بستہ ہونا) ناپسند کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم عزل نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جسے پیدا کرنا اسے مقدر فرما دیا ہے۔

۱۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنِي ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَهُمْ

محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے ان سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی پھر انہوں نے اس کی مثل

ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

ذکر کیا۔

۱۰۸- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمان، محمد بن یحیی بن حبان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ الْمُحَيْرِيْزِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمْ اَصَابُوْا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ فَاَرَادُوْا اَنْ يَّسْتَمْتِعُوْا مِنْهُنَّ وَلَا تَحْمِلْنَ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحیی بن حبان سے وہ ابن محیریز سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (جنگ) اوطاس کے دن انہیں کچھ قیدی عورتیں حاصل ہوئیں انہوں نے ارادہ کیا کہ ان سے جماع کریں لیکن حمل نہ ٹھہرے چنانچہ انہوں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو (عزل نہ کرو) تو بھی کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جسے پیدا کرنا ہے اسے لکھ دیا ہے۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيْزٍ الْجُمَحِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا وَّنُحِبُّ الْاَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز جمحی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے مجھے بتایا فرماتے ہیں کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک شخص آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں قیدی حاصل ہوئے ہیں اور ہمیں (ان کی) قیمتیں پسند ہیں (یعنی بیچنا چاہتے ہیں) تو عزل کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو اگر تم نہ بھی کرو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ جس جان کا ظاہر (پیدا) ہونا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ ظاہر ہوگی۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْبَدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْنَا

حضرت معبد بن سیرین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ .

ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔

١١٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْوَدَّاكِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا اَصَبْنَا سَبْىَ خَيْبَرَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ .

حضرت ابو وداک، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب ہمیں خیبر کے قیدی حاصل ہوئے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ہر پانی (نطفہ) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

١١٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ خَيْبَرَ نَعْزِلُ عَنْهُنَّ نُرِيْدُ الْفِدَاءَ فَقُلْنَا لَوْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ .

ایک دوسری روایت میں ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں خیبر کے قیدی ملے اور ہم ان (قیدی عورتوں) سے عزل کرتے تھے اور ہم فدیہ دینے کا ارادہ کرتے تھے ہم نے کہا کہ (کیا اچھا ہو اگر) ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

١١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا الْعَزْلَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ .

حضرت ابو العالیہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عزل کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا عزل نہ بھی کرو تو کوئی ڈر نہیں کیونکہ تقدیر کی بات ہے (یعنی وہی ہوگا جو لکھا گیا)

١١٥ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الزُّرَقِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَشْجَعَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا يُقَدِّرُ اللّٰهُ فِى الرَّحِمِ يَكُنْ .

حضرت عبد اللہ بن مرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اشجع قبیلے کے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے رحم میں مقدر کیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

١١٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِى الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں مشرکین

اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا وَصَلْتُ اِلَیْكَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِلَّا بِغُنْیَةٍ لِیْ اَوْ بِقَیْنَةٍ اَعْزِلُ عَنْهَا اُرِیْدُ بِهَا السُّوْقَ فَقَالَ جَاءَهَا مَا قُدِّرَ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْعَزْلَ غَیْرُ مَكْرُوْهٍ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ یَفْعَلُوْنَهٗ لَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یَنْهَهُمْ عَنْهُ وَقَالَ لَا عَلَیْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ اَیْ فَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا كَانَ قَدْ قَدَّرَ یَكُوْنُ ذٰلِكَ كَانَ ذٰلِكَ الْوَلَدُ وَلَمْ یَمْنَعْهُ عَزْلٌ وَلَا غَیْرُهٗ لِاَنَّهٗ قَدْ یَكُوْنُ مَعَ الْعَزْلِ اِفْضَاءٌ بِقَلِیْلِ الْمَاءِ الَّذِیْ قَدْ قَدَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَكُوْنَ مِنْهُ وَلَدٌ فَیَكُوْنُ مِنْهُ وَلَدٌ وَیَكُوْنُ مَا بَقِیَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِیْ قَدْ یَمْتَنِعُوْنَ مِنَ الْاِفْضَاءِ بِهٖ بِالْعَزْلِ فَضْلًا وَقَدْ یَكُوْنُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَدَّرَ اَنْ لَا یَكُوْنَ مِنْ مَاءٍ وَلَدٌ فَیَكُوْنُ الْاِفْضَاءُ بِذٰلِكَ الْمَاءِ وَالْعَزْلُ سَوَاءٌ فِیْ اَنْ لَا یَكُوْنَ مِنْهُ وَلَدٌ فَكَانَ الْاِفْضَاءُ بِالْمَاءِ لَا یَكُوْنُ مِنْهُ وَلَدٌ اِلَّا بِاَنْ یَكُوْنَ فِیْ تَقْدِیْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا یَكُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ وَلَدٌ فَیَكُوْنُ كَمَا قَدَّرَ وَكَانَ الْعَزْلُ اِذَا كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ فِیْ تَقْدِیْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَكُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ الَّذِیْ یُعْزَلُ وَلَدًا وَصَلَ اللّٰهُ اِلَی الرَّحِمِ مِنْهُ الْوَلَدُ فَاَعْلَمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاِفْضَاءَ لَا یَكُوْنُ بِهٖ وَلَدٌ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ قَدْ سَبَقَ ذٰلِكَ فِیْ تَقْدِیْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّ الْعَزْلَ لَا یَمْنَعُ اَنْ یَكُوْنَ وَلَدٌ اِذَا كَانَ قَدْ سَبَقَ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَائِنٌ وَلَمْ یَنْهَهُمْ فِیْ جُمْلَةِ ذٰلِكَ عَنِ الْعَزْلِ

سے آپ تک اس لیے پہنچا ہوں کہ میری ایک لونڈی ہے جس سے میں عزل کرتا ہوں کیونکہ میں اسے بازار لے جانا (بیچنا) چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وہ اسے ہی لائے گی جو تقدیر میں لکھا گیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں بھی اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ عزل مکروہ نہیں ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ عزل کرتے ہیں تو آپ نے اس کا رد نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو روکا البتہ فرمایا کہ اگر تم نہ بھی کرو تو کوئی ڈر نہیں کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر فرما دیا ہے کہ ہو گا تو وہ بچہ پیدا ہو گا اور اسے عزل وغیرہ نہیں روک سکیں گے کیونکہ بعض اوقات عزل کے باوجود تھوڑا سا مادہ منویہ اندر چلا جاتا ہے جس سے بچے کی پیدائش اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے پس اس سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور باقی پانی (مادہ منویہ) جسے وہ عزل کے ذریعے آگے جانے سے روکتے ہیں زائد ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھا ہوتا ہے اس پانی سے بچہ پیدا نہیں ہو گا پس اس سلسلے میں اس پانی کا اندر جانا اور عزل برابر ہیں کہ بچہ پیدا نہیں ہو گا تو پانی کے اندر جانے سے بچہ اسی صورت میں پیدا ہو گا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں ہو گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ہو کہ جس پانی کا عزل کیا گیا ہے اس سے بچہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ رحم میں پہنچا دے گا۔ اگرچہ تھوڑا ہی ہو پس اس سے بچہ پیدا ہو جائے گا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کو بتایا کہ محض انزال سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک پہلے سے تقدیر میں نہ لکھا ہو اور عزل بچے کی پیدائش کو نہیں روکتا جب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو کہ وہ پیدا ہو گا تو خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے عزل سے منع نہیں فرمایا۔

١١٧- ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَتِهِ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ جَارِيَةً تَسِيْرُ تَسْتَقِيْ عَلٰى نَاضِحِيْ وَأَنَا أُصِيْبُ مِنْهَا أَفَأَعْزِلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاعْزِلْ فَلَمْ يَلْبَثِ الرَّجُلُ أَنْ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَزَلْتُ عَنْهَا فَحَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ اللّٰهُ

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے جو اونٹ پر پانی لانے جایا کرتی ہے اس سے جماع بھی کرتا ہوں تو کیا میں عزل کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا "ہاں" پس اس نے عزل کیا پھر زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ اس شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس سے عزل کیا لیکن وہ حاملہ ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نفس کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔

١١٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا جَابِرٌ قَدْ حَكٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظِيْرَ مَا حَكٰى عَنْهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْعَزْلِ۔

حضرت منصور، سالم بن جعد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان راویوں نے نقل کیا جن کا ہم نے اس سے پہلے باب کے شروع میں ذکر کیا کہ آپ نے اس کے باوجود عزل کی اجازت مرحمت فرمائی۔

١١٩- ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ فِيْ إِبَاحَةِ الْعَزْلِ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي الْعَزْلِ۔

پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی عزل کے جواز کے بارے میں مروی ہے حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کی اجازت دی۔

١٢٠- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ۔

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہم دورِ رسالت میں عزل کرتے تھے اور قرآن پاک نازل ہو رہا تھا۔

۱۲۱- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ جَابِرٍ فَقَالَ لَا.

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عزل کرتے تھے اور قرآن مجید نازل ہو رہا تھا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"۔

۱۲۲- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا انْتَفَى الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهٖ كُرِهَ الْعَزْلُ وَمَا ذُكِرَ مِنْ ذِكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ مِنَ الْمَوْءُدَةِ وَثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ اِبَاحَتِهٖ ثَبَتَ اَنْ لَا بَاْسَ بِالْعَزْلِ لِمَنْ اَرَادَ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَفَصَّلْنَاهَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عزل کرتے تھے، تو آپ ہمیں اس سے منع نہیں فرماتے تھے۔ تو جب اس بات کی نفی ہو گئی جس کی وجہ سے عزل مکروہ ہے اور اس سلسلے میں جن لوگوں نے ذکر کیا انہوں نے اسے زندہ درگور کرنا قرار دیا (اور اس کی نفی ہو گئی) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اباحت بھی ثابت ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ جو شخص ہماری مذکورہ شرائط کے مطابق عزل کرنا چاہے اس کیلئے کوئی حرج نہیں اور وہ شرائط ہم نے باب کے شروع میں تفصیل سے بیان کی ہیں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ الْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا ۱۷۹

حائضہ عورت سے خاوند کیلئے کیا کچھ جائز ہے

۱۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اَنْ تَتَّزِرَ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک کو (یعنی کسی بھی زوجہ مطہرہ کو) حکم فرماتے کہ وہ چادر باندھ لے اور وہ حائضہ ہوتیں پھر ان کے ساتھ لیٹ جاتے حضرت شعبہ فرماتے ہیں ایک بار انہوں نے (حضرت منصور راوی نے) فرمایا کہ حضور علیہ السلام ان (ازواج) سے مباشرت فرماتے (یعنی اپنے جسم کو ان کے جسم سے ملاتے)۔

۱۲۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حُرَيْثُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا بَاشَرَنِي النَّبِيُّ وَاَنَا حَائِضٌ فَوْقَ الْاِزَارِ.

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے تہبند کے اوپر مباشرت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی۔

۱۲۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اَخْبَرَنَا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم

اسد قال ثنا اسباط ح وحدثنا محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا اسباط عن ابی اسحاق الشیبانی عن عبد اللہ بن شداد عن میمونۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشر نساءہ فوق الازار وھن حیض۔

کی ازواج مطہرات حیض کی حالت میں ہوتیں تو آپ ان کے ساتھ تہبند کے اوپر مباشرت فرماتے۔

١٢٦- حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی یونس واللیث عن ابن شھاب عن حبیب مولی عروۃ ابن الزبیر عن ندبۃ قال ابن وھب ان اللیث یقول بدیۃ مولاۃ میمونۃ عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشر المرأۃ من نسائہ وھی حائض اذا کان علیھا ازار یبلغ انصاف الفخذین او الرکبتین وفی حدیث اللیث محتجزۃ بہ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ندبہ (یا بدیہ) ان سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کوئی حیض کی حالت میں ہوتیں تو ان سے اس صورت میں ہم بستر ہوتے کہ انہوں نے تہبند باندھا ہوتا جو رانوں کے نصف یا گھٹنوں تک پہنچتا حضرت لیث کی روایت میں ہے کہ انہوں نے ازار سے ستر ڈھانپا ہوتا۔

١٢٧- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اللیث فذکر مثل ما ذکرہ ابن وھب عن اللیث سواء قال ابو جعفر فذھب قوم الی ان الحائض لا ینبغی لزوجھا ان یجامعھا الا کذلک ولا یطلع منھا علی عورۃ واحتجوا فی ذلک بفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ذکرنا وممن قال بہ ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت اسد فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا جس طرح ابن وھب نے حضرت لیث سے روایت کیا۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ حائضہ عورت کے خاوند کے لیے اس طریقے کے علاوہ جماع جائز نہیں اور نہ ہی وہ اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھے، انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے استدلال کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

١٢٨- واحتجوا فی ذلک ایضا بما روی من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ حدثنا ابراھیم بن ابی داود قال ثنا علی بن الجعد قال اخبرنا زھیر بن معاویۃ عن ابی اسحاق عن عاصم بن عمرو الشامی عن احد النفر الذین اتوا عمر بن الخطاب

انہوں نے اس سلسلے میں مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے بھی استدلال کیا ہے حضرت عاصم بن عمرو شامی اس گروہ میں سے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ تین آدمی تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کی بیوی کو حدث ہو جائے یعنی حیض آجائے تو اس (مرد) کے لیے کیا جائز ہے حضرت عمر

وَكَانُوْا ثَلٰثَةً فَسَأَلُوْهُ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ اِذَا اَحْدَثَتْ يَعْنُوْنَ الْحَيْضَ فَقَالَ سَأَلْتُمُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْاِزَارِ مِنَ التَّقْبِيْلِ وَالضَّمِّ وَلَا يَطَّلِعُ عَلٰى مَا تَحْتَهٗ۔

فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا کہ جب سے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا کسی نے مجھ سے اس کے متعلق نہیں پوچھا آپ نے فرمایا اس مرد کے لیے تہبند سے اوپر جائز ہے یعنی بوسہ لے سکتا ہے اس کو اپنے ساتھ لٹا سکتا ہے لیکن اس کے نیچے نہیں جھانک سکتا۔

١٢٩۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ اَنَّ قَوْمًا اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلُوْهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عاصم بن عمرو بجلی فرماتے ہیں ایک جماعت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہوں نے آپ سے پوچھا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣٠۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ اَنَّ قَوْمًا اَتَوْا عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے روایت میں بھی حضرت عاصم بن عمرو بجلی فرماتے ہیں کہ ایک جماعت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣١۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى لِعُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عاصم بن عمرو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام عمیر سے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِمَا فَوْقَ الْاِزَارِ مِنْهَا وَمَا تَحْتَ الْاِزَارِ اِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ وَقَالُوْا اَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّ نَحْنُ لَا نُنْكِرُ اِنَّ لِزَوْجِ الْحَائِضِ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْاِزَارِ فَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَيْنَا بَلْ نَحْنُ نَقُوْلُ لَهٗ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَمَا تَحْتَهٗ اِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ كَمَا لَهٗ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ قَبْلَ حُدُوْثِ الْحَيْضِ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اَنَّ لِزَوْجِ

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ تہبند سے اوپر ہو یا نیچے دونوں طرح کوئی حرج نہیں بشرطیکہ خون کی جگہ سے بچے انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ذکر کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حائضہ کے خاوند کو تہبند کے اوپر کا حق ہے کہ اس طرح یہ حدیث ہمارے خلاف حجت ہوتی بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اسے تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں طرح حق ہے جب کہ خون کی جگہوں سے بچے (جماع نہ کرے) جیسا کہ اسے حیض سے پہلے یہ حق حاصل ہوتا ہے یہ حدیث تو ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو تہبند کے اوپر بھی خاوند کے حق کا انکار

الحائض منها ما فوق الإزار، فأما من أباح ذلك له فإن هذا الحديث ليس بحجة عليه وعليكم البرهان بعد لقولكم إنه ليس له منها إلا ذلك فقد روي عن عائشة في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما ذهبنا إليه نحن ويخالف ما ذهبتم أنتم إليه وهي أحد من يتم عنها مما كان يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم بنسائه إذا حضن ما ذكرتم من ذلك۔

١٣٢ - **حدثنا** فهد قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا زهير قال ثنا أبو إسحاق عن أبي ميسرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يباشرني في شعار واحد وأنا حائض ولكنه كان أملككم لإربه أو أملك لإربه۔

فهذا على أنه كان يباشرها في إزار واحد ففي ذلك إباحة ما تحت الإزار فلما جاء هذا عنها وقد جاء عنها أنه كان يأمرها أن تتزر ثم يباشرها كان هذا عندنا على أنه كان يفعل هكذا مرة وهكذا مرة وفي ذلك إباحة للمعنيين جميعا وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا من غير هذا الوجه ما يوافق هذا القول الذي صححنا عليه حديثي عائشة اللذين ذكرنا۔

١٣٣ - **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا أبو الوليد الطيالسي قال ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أن اليهود كانوا لا يأكلون ولا يشربون ولا يقعدون

کرتے ہیں لیکن جو حضرات اسے جائز سمجھتے ہیں ان کے خلاف حجت نہیں اب جب کہ تم صرف اسی بات (تہبند کے اوپر مباشرت) کو جائز سمجھتے ہو تو اس پر دلیل پیش کرو (کیونکہ) اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو کچھ بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، مروی ہے وہ ہمارے مذہب کے موافق ہے اور تمہارے موقف کے خلاف ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات سے ان کی حالت حیض میں کیا جانے والا فعل جو تم نے روایت کیا وہ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کپڑے کے اوپر سے ہمبستر ہوتے جب میں حالت حیض میں ہوتی لیکن آپ، تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر کنٹرول رکھنے والے تھے راوی کو شک ہے کہ "املککم" فرمایا یا صرف "املک" فرمایا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان سے ایک تہبند میں مباشرت فرماتے پس اس سے تہبند کے نیچے کا جواز (ثابت ہوتا) ہے تو جب یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور ان ہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ان کو تہبند باندھنے کا حکم دیتے پھر ان کے ساتھ لیٹتے تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی آپ اس طرح کرتے اور کبھی اس طرح تو اس سے دونوں باتوں کا جواز ثابت ہوا۔ ایک دوسرے طریقے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کی بات مروی ہے جو ہماری اس بات کے موافق ہے جسے ہم نے ام المؤمنین سے مروی دونوں حدیثوں کے ضمن میں صحیح قرار دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی حیض والی عورتوں کے ساتھ نہ کھانے، نہ پیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

مَعَ الْحَيْضِ فِيْ بَيْتٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا قَدْ اُبِيْحُوْا مِنَ الْحَائِضِ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهَا غَيْرَ جِمَاعِهَا خَاصَّةً وَذٰلِكَ عَلٰى جِمَاعِ الْفَرْجِ دُوْنَ مَا سِوَاهُ۔

نازل، (ترجمہ) ”آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے وہ ناپاکی ہے پس حیض کے دنوں میں عورتوں سے دور رہو“ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ (صحابہ کرام) حیض والی عورتوں سے جماع کے علاوہ سب کچھ جائز سمجھتے تھے اور اس جماع سے مراد شرمگاہ کا جماع ہے اس کے علاوہ نہیں۔

۱۳۴- وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ بِعَيْنِهٖ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَقَالَتْ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا فَرْجَهَا۔

بعینہ یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب کوئی عورت حائضہ ہو تو اس کے خاوند کے لیے اس سے کیا کچھ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا شرمگاہ کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔

۱۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عِقَالٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا يُحَرَّمُ عَلَيَّ مِنِ امْرَاَتِيْ اِذَا حَاضَتْ قَالَتْ فَرْجُهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

حضرت ابو مرہ (حضرت عقیل کے آزاد کردہ غلام) حضرت حکیم بن عقال سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب میری عورت حائضہ ہو تو اس سے میرے لیے کیا حرام ہے انہوں نے فرمایا اس کی شرمگاہ۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس بات کا یہ بیان ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِذَا رَاَيْنَا الْمَرْاَةَ قَبْلَ اَنْ تَحِيْضَ لِزَوْجِهَا اَنْ يُّجَامِعَهَا فِيْ فَرْجِهَا وَلَهٗ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَمَا تَحْتَ الْاِزَارِ اَيْضًا ثُمَّ اِذَا حَاضَتْ حَرُمَ

اور قیاس کے طور پر اس کی توجیہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں حیض کے علاوہ عورت کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے اور وہ تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں طرح اس کے لیے جائز ہے پھر جب اسے حیض آ جائے تو اس کی شرمگاہ میں جماع ناجائز ہے

عَلَيْهِ الْجِمَاعُ فِي فَرْجِهَا وَحَلَّ لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ بِاتِّفَاقِهِمْ وَاخْتَلَفُوا فِيمَا تَحْتَ الْإِزَارِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فَأَبَاحَهُ بَعْضُهُمْ فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَمَنَعَ مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمَ الْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَعْلَمَ أَيَّ الْوَجْهَيْنِ هُوَ أَشْبَهُ بِهِ فَيُحْكَمُ لَهُ بِحُكْمِهِ فَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ يُوجِبُ الْحَدَّ وَالْمَهْرَ وَالْغُسْلَ وَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِيمَا سِوَى الْفَرْجِ لَا يُوجِبُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَيَسْتَوِي فِي ذَلِكَ حُكْمُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ أَشْبَهُ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهُ بِالْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ هُوَ فِي حُكْمِ الْحَائِضِ فَيَكُونُ حُكْمُهُ حُكْمَ الْجِمَاعِ فَوْقَ الْإِزَارِ لَا حُكْمَ الْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ وَهَذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي هَذَا الْبَابِ وَفِي تَصْحِيحِ الْآثَارِ فِيهِ فَإِذَا هِيَ تَدُلُّ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ لَا عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَذَلِكَ أَنَّا وَجَدْنَاهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ فَنَوْعٌ مِنْهَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ وَهُنَّ حُيَّضٌ فَوْقَ الْإِزَارِ فَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى مَنْعِ الْحَائِضِ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ تَحْتَ الْإِزَارِ لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ وَنَوْعٌ آخَرُ مِنْهَا وَهُوَ مَا رَوَى عُمَيْرٌ مَوْلَى عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اور تہبند کے اوپر (نفع اٹھانا) جائز ہے یہ بات متفق علیہ ہے البتہ تہبند کے نیچے سے فائدہ اٹھانے میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بعض نے اسے جائز قرار دیا اور اس کا حکم تہبند کے اوپر والے حکم جیسا قرار دیا لیکن بعض حضرات نے اس سے منع کیا انہوں نے اس کا وہی حکم بیان کیا جو شرمگاہ میں جماع کا ہے۔

تو جب ان کا اس بات میں اختلاف ہے تو غور و فکر کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ دونوں میں سے کونسی صورت اس کے زیادہ مشابہ ہے تاکہ اس پر بھی وہی حکم لگایا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ میں جماع سے حد، مہر اور غسل لازم ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ کے علاوہ جماع کی صورت ہیں ان میں سے کچھ بھی لازم نہیں ہوتا اس سلسلے میں تہبند کے اوپر اور نیچے کا حکم برابر ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ تہبند کے نیچے کا حکم شرمگاہ میں جماع کی نسبت تہبند کے اوپر والے حکم کے زیادہ مشابہ ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ حائضہ کے سلسلے میں بھی حکم اسی طرح ہو لہٰذا اس کا حکم تہبند کے اوپر جماع کے حکم جیسا ہوگا شرمگاہ میں جماع کے حکم جیسا نہیں ہوگا حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) بھی اسی کو ہی اختیار کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر میں نے اس باب میں غور کیا اور روایات کی تصحیح کو دیکھا تو وہ جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب پر دلالت کرتی ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے مذہب کی تائید نہیں کرتی۔ اور وہ اس طرح کہ ہم ان احادیث کو تین اقسام میں دیکھتے ہیں ان میں سے ایک قسم وہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ لیٹ جاتے اور وہ حائضہ ہوتیں اور انہوں نے کپڑا باندھا ہوتا۔

اس قسم کی احادیث میں حائضہ عورت سے تہبند کے نیچے مباشرت (شرمگاہ کے علاوہ) پر کوئی دلیل نہیں جیسا کہ ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر اسے ذکر کیا ہے دوسری قسم کی حدیث وہ ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے ان سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ ہم

فِيْ مَوْضِعِهِ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلُ مَنْعٍ مِنْ جِمَاعِ الْحُيَّضِ تَحْتَ الْإِزَارِ لِأَنَّ مَا فِيْهِ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَذِكْرِهِ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَإِنَّمَا هُوَ جَوَابٌ لِسُؤَالِ عُمَرَ إِيَّاهُ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَكَانَ ذٰلِكَ جَوَابَ سُؤَالِهِ لَا نُقْصَانَ فِيْهِ وَلَا تَقْصِيْرَ۔

وَنَوْعٌ آخَرُ مَا هُوَ مَا رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَذٰلِكَ مُبِيْحٌ لِإِتْيَانِ الْحُيَّضِ دُوْنَ الْفَرْجِ وَإِنْ كَانَ تَحْتَ الْإِزَارِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّ هٰذَيْنِ النَّوْعَيْنِ تَأَخَّرَ عَنْ صَاحِبِهِ فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لَهُ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا حَدِيْثُ أَنَسٍ فِيْهِ إِخْبَارٌ عَمَّا كَانَتِ الْيَهُوْدُ عَلَيْهِ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِخِلَافِهِمْ قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَكَذٰلِكَ أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قَوْلِهِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ عَلَيْهِ اتِّبَاعُ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى يُحْدِثَ لَهُ شَرِيْعَةً تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُ۔

فَكَانَ الَّذِيْ نَسَخَ مَا كَانَتِ الْيَهُوْدُ عَلَيْهِ مِنِ اجْتِنَابِ كَلَامِ الْحَائِضِ وَمُوَاكَلَتِهَا وَالْاِجْتِمَاعِ مَعَهَا فِيْ بَيْتٍ هُوَ مَا هُوَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ لَا وَاسِطَةَ بَيْنَهُمَا فَفِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ هٰذَا إِبَاحَةُ جِمَاعِهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ وَكَانَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ الْإِبَاحَةُ لِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالْمَنْعُ مِمَّا تَحْتَ الْإِزَارِ

نے اسے اپنے مقام پر ذکر کیا اس میں حائضہ عورت سے چادر کے نیچے جماع سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک چادر سے اوپر کے بارے میں ہے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوال کا جواب ہے انہوں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت حائضہ ہو تو اس کے خاوند کے لیے کیا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا چادر کے اوپر، تو یہ سوال کا بلا کم وکاست جواب ہے۔

ایک اور قسم ہے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ حدیث، حائضہ عورت کے پاس شرمگاہ کے علاوہ جانے کو جائز قرار دیتی ہے اگرچہ چادر کے نیچے ہو۔ تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں ان پچھلی دو روایتوں میں مؤخر کونسی ہے تاکہ اسے دوسری کے لیے ناسخ قرار دیں ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہودیوں کے طرز عمل کا ذکر ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے جن کے بارے میں انکی مخالفت کا حکم نہ دیا گیا ہو۔ یہ بات ہم نے کتاب الجنائز میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بھی اسی بات کا حکم دیا "یہ وہ لوگ ہیں (سابقہ انبیاء کرام) اللہ تعالیٰ نے جن کی راہنمائی فرمائی پس آپ ان کے طریقے کی پیروی کریں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع لازم تھی جب تک کہ آپ کے لیے نئی شریعت نازل نہ ہو جو ان کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

تو یہودیوں کے عمل یعنی حائضہ عورتوں سے کلام، ان کے ساتھ کھانے پینے اور ان کے ساتھ اکٹھے رہنے سے اجتناب کو جس چیز نے منسوخ کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مضمون ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ان کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ جماع ثابت ہوتا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت میں چادر سے اوپر کا جواز اور چادر کے نیچے کی ممانعت مذکور ہے پس اگر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو

فاستحال ان يكون ذلك متقدما لحديث انس
اذ كان حديث انس هو الناسخ لاجتناب
الاجتماع مع الحائض ومواكلتها ومشاربتها
فثبت انه متأخر عنه وناسخ لبعض الذي
ابيح فيه فثبت بذلك ما ذهب اليه ابو حنيفة
رحمة الله عليه من هذا بتصحيح الآثار و
انتفى ما ذهب اليه محمد رحمة الله عليه

باب ۱۸ وطي النساء في ادبارهن

۱۳۷ - حدثنا احمد بن داود قال اخبرنا
يعقوب بن حميد قال ثنا عبد الله بن نافع عن
هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن
يسار عن ابي سعيد ان رجلا اصاب امراته في
دبرها فانكر الناس ذلك عليه وقالوا اثغرها
فانزل الله عز وجل نساؤكم حرث لكم
فأتوا حرثكم انى شئتم قال ابو جعفر فذهب
قوم الى ان وطي المراة في دبرها جائز واحتجوا
في ذلك بهذا الحديث وتاولوا هذه الاية
على اباحة ذلك وخالفهم في ذلك آخرون
فكرهوا وطي النساء في ادبارهن ومنعوا من
ذلك وتاولوا هذه الاية على غير هذا
التاويل

۱۳۸ - فحدثنا يونس قال اخبرنا سفيان
عن محمد بن المنكدر عن جابر ان اليهود قالوا
من اتى امراته في فرجها من دبرها خرج ولدها
احول فانزل الله عز وجل نساؤكم حرث
لكم فأتوا حرثكم انى شئتم

۱۳۹ - حدثنا يونس قال اخبرنا ابن
وهب قال ثنا سفيان الثوري ان محمد بن

یہودیوں کے حائضہ عورتوں کے ساتھ اجتماع، کھانے اور
پینے سے اجتناب والے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا جائے
تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے مقدم نہ ہوگی پس
ثابت ہوا کہ یہ بعد کی روایت ہے اور اس بعض کے لیے بھی ناسخ
ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جائز قرار دیا گیا لہٰذا
روایات کی تصحیح سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو
گیا اور امام محمد رحمہم اللہ کے مسلک کی نفی ہوگئی۔

عورتوں سے غیر فطری فعل کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
ایک شخص نے اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کیا تو لوگوں نے اسکی
مذمت کی اور کہا کیا تو اسے ایسی عورت بنانا چاہتا ہے جس کا خاوند
نہ ہو اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) تمہاری بیویاں
تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ (یعنی جماع کا
مقام ایک ہی ہے البتہ طریقہ کوئی بھی اختیار کیا جا سکتا ہے)
حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت
اس طرف گئی ہے کہ عورتوں سے غیر فطری فعل جائز ہے انہوں نے
اس حدیث سے استدلال کیا اور اس آیت سے اس کا جواز مراد لیا ہے
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے عورتوں
کے ساتھ غیر فطری فعل کو ناپسند کیا اور اس سے منع کیا انہوں نے
اس آیت کا کچھ اور مفہوم بیان کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے کہا جو
شخص اپنی عورت کے ساتھ دبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع کرے اس
کا بچہ بھینگا ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ
"تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے
چاہو آؤ"۔
حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں حضرت محمد بن منکدر
نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے

الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ۔

ان سے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُو شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت فریابی کہتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ بَارِكَةً جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَذُكِرَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالُوا فَإِنَّمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ الْيَهُودِ مَا ذَكَرْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ دَفْعًا لِقَوْلِهِمْ وَإِبَاحَةً لِلْوَطْئِ فِي الْفَرْجِ مِنَ الدُّبُرِ وَمِنَ الْقُبُلِ جَمِيعًا وَقَدْ رَوَى آخَرُونَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَزَادُوا فِيهِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فِي الْفَرْجِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے کہا جو شخص اپنی بیوی کو اونٹ کی طرح بٹھا کر ہمبستری کرے اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ یہودیوں کا قول تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کو رد کرنے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی اور دُبر کی طرف سے یا اگلی جانب سے ہو کر دونوں طرح شرمگاہ میں وطی کو جائز قرار دیا۔ کچھ دوسرے حضرات نے اس حدیث کو حضرت محمد بن منکدر سے اسی طرح روایت کیا جس طرح ہم نے ذکر کیا لیکن اس میں یہ اضافہ کیا کہ جب شرمگاہ میں ہو۔

۱۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودِيًّا قَالَ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَةً مُجَبِّيَةً خَرَجَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شِئْتُمْ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ۔

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے کہا جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر اس سے جماع کرے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ" اگر چاہو تو اوندھا کر کے کر سکتے ہو اگر دوسری طرح چاہو تو اس طرح کر لو جب کہ یہ ایک ہی سوراخ (شرمگاہ) میں ہو۔

۱۴۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاءُكُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دُبر کی طرف سے جائے اس کے ہاں بھینگا بچہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جیسے چاہو یعنی) آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف سے لیکن وہ

حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً مَا كَانَ فِي الْفَرْجِ فَفِي تَوْقِيفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْفَرْجِ إِعْلَامٌ مِنْهُ إِيَّاهُمْ أَنَّ الدُّبُرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَقَدْ قِيلَ فِي تَاوِيلِ هٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا غَيْرُ هٰذَا التَّاوِيلِ.

جو شرمگاہ میں ہو تو جب حضور علیہ السلام نے انہیں شرمگاہ کے بارے میں بتایا تو یہ آپ کی طرف سے انہیں بتانا ہے کہ دُبر (کا حکم) اس کے خلاف ہے اس آیت کا دوسرا مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ مِنْ إِبَاحَةِ ذٰلِكَ كَمَا حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ وَأَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَا قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ وَحَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ ثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْهُ يَعْنِي وَطْيَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

حضرت زائدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو عزل نہ کرو۔ پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت سے بھی استدلال کیا جس سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے حضرت ابوالحباب سعید بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح بھی مروی ہے جو کچھ تم نے ذکر کیا لیکن اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ مَا تَقُولُ فِي الْجَوَارِي الْحُمَيْضِ بِهِنَّ قَالَ وَمَا التَّحْمِيضُ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ فَقَالَ وَهَلْ يَفْعَلُ

حضرت ابوالحباب سعید بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ لونڈیوں سے تحمیض کے بارے میں کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا تحمیض کیا ہوتا ہے؟ فرماتے ہیں میں نے دُبر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا بھی کرتا ہے تو یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے جسے پہلے قول والوں نے ان سے

ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اِنْكَارُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ اَبِيْهِ.

نقل کیا ۔ اس حدیث کی صحت پر دلیل حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا اس بات سے انکار کرنا ہے کہ وہ حدیث ان کے والد سے مروی ہے ۔

۱۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِطَافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ يُّحَدِّثَهُ بِحَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِاِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ فَقَالَ سَالِمٌ كَذَبَ الْعَبْدُ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّؤْتَيْنَ فِيْ فُرُوْجِهِنَّ مِنْ اَدْبَارِهِنَّ وَلَقَدْ قَالَ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ اَنَّ نَافِعًا اِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا كَبُرَ وَذَهَبَ عَقْلُهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ فَقَدْ يُضَعِّفُ مَا هُوَ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا بِاَقَلَّ مِنْ قَوْلِ مَيْمُوْنٍ وَلَقَدْ اَنْكَرَهُ نَافِعٌ اِبْتِدَاءً عَلٰى مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ اَيْضًا.

حضرت موسیٰ بن عبد اللہ بن سالم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث بیان کریں جو حضرت نافع نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ عورتوں سے غیر فطری فعل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت سالم نے فرمایا غلام (حضرت نافع) نے جھوٹ کہا یا اس سے غلطی ہوئی انہوں نے تو یہ فرمایا تھا کہ ان (عورتوں) سے دُبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں حضرت نافع نے یہ بات اس وقت فرمائی جب وہ بوڑھے ہوگئے اور انکی عقل جاتی رہی یہ بات ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے حضرت فہد نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ہم سے علی بن معبد عبد اللہ اور ان سے حضرت میمون بن مہران نے بیان کی اور میمون بن مہران کے تھوڑے سے قول کے ساتھ اس حدیث کا اکثر حصہ ضعیف ہو جائے گا اور حضرت نافع نے تو شروع سے ہی ان لوگوں کا رد کیا جنہوں نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے ۔

۱۴۷ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى كَاتِبُ الْعُمَرِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ لِنَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَدْ اَكْثَرَ عَلَيْكَ الْقَوْلُ اِنَّكَ تَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَفْتٰى اَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ قَالَ نَافِعٌ كَذَبُوْا عَلَيَّ وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكَ كَيْفَ الْاَمْرُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَرَضَ الْمُصْحَفَ يَوْمًا وَاَنَا عِنْدَهُ حَتّٰى بَلَغَ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ فَقَالَ يَا نَافِعُ هَلْ تَعْلَمُ مِنْ اَمْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْتُ

حضرت کعب بن علقمہ، حضرت ابو النضر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو بتایا کہ انہوں نے (ابو النضر نے) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کے بارے میں اکثر کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے عورتوں سے غیر فطری فعل کا فتویٰ دیا ہے حضرت نافع نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے میں عنقریب آپ کو بتاؤں گا کہ معاملہ کیا تھا ۔ ایک دن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کھولا جب وہ اس آیت پر پہنچے (ترجمہ) "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ" انہوں نے فرمایا اے نافع! کیا تمہیں اس آیت کا معاملہ (پس منظر) معلوم ہے؟ میں نے

لا قال إنا كنا معشر قريش نجبي النساء فلما دخلنا المدينة ونكحنا نساء الأنصار أردنا منهن مثل ما كنا نريد فإذا هن قد كرهن ذلك وأعظمنه وكانت نساء الأنصار قد أخذن بحال اليهود إنما يؤتين على جنوبهن فأنزل الله عز وجل نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم.

ففي هذا الحديث إنكار نافع لما قد روي عنه عن ابن عمر من إباحة وطي النساء في أدبارهن وإخبار منه عن ابن عمر أن تأويل قوله نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم ليس على ما تأوله أهل المقالة الأولى ولكن على إباحة وطي النساء بأن كان في فروجهن وقد روي عن أم سلمة أيضا نحو من ذلك.

۱۴۸ - حدثنا فهد قال ثنا موسى بن إسمعيل أبو سلمة التبوذكي قال ثنا وهيب قال ثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن عبد الرحمن بن سابط قال أتيت حفصة بنت عبد الرحمن فقلت لها إني أريد أن أسألك عن شيء وأنا أستحيي منك فقالت سل يا ابن أخي عما بدا لك قلت عن إتيان النساء في أدبارهن قالت حدثتني أم سلمة أن الأنصار كانوا لا يجبون وكان المهاجرون يجبون وكانت اليهود تقول من جبى خرج ولده أحول فلما قدم المهاجرون المدينة نكحوا نساء الأنصار فنكح رجل من المهاجرين امرأة من الأنصار فجباها فأبت وأتت أم سلمة فذكرت لها ذلك فلما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك

عرض کیا نہیں، انہوں نے فرمایا ہم قریش لوگ (جماع کے وقت) عورتوں کو اوندھا کر دیتے تھے جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے اور انصار کی عورتوں سے نکاح کیا تو ہم نے اس بات کا ارادہ کیا جس کا قصد کیا کرتے تھے تو انہوں نے اسے ناپسند کیا اور اسے بہت بڑی بات خیال کیا انصار کی عورتوں نے یہودیوں کا طریقہ اختیار کیا اور ان سے پہلو کے بل (لٹا کر) جماع کیا جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "نساءکم حرث لکم" (آخر تک)

تو اس حدیث کے مطابق حضرت نافع نے اس بات کا انکار کیا ہے جو ان کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عورتوں سے غیر فطری فعل جائز ہے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بات کی خبر دی ہے کہ آیت مذکورہ بالا کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر شرمگاہ میں وطی کرنا جائز ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن سابط فرماتے ہیں میں حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے شرم آتی ہے انہوں نے فرمایا بھتیجے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو، میں نے کہا عورتوں سے دبر میں وطی کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انصار عورتوں کو اوندھا لٹا کر وطی نہیں کرتے تھے جب کہ مہاجرین انہیں اوندھا لٹا کر وطی کرتے تھے اور یہودی کہتے تھے کہ جو شخص الٹا لٹا کر وطی کرے گا اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوگا جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے اور انہوں نے انصاری عورتوں سے نکاح کیا تو ایک مہاجر نے انصاری عورت سے نکاح کیا انہوں نے اسے الٹا لٹا کر جماع کرنا چاہا تو اس نے انکار کر دیا وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں ان سے یہ واقعہ بیان کیا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا انصاری عورت حیا کی وجہ سے باہر چلی گئی نبی اکرم صلی اللہ

لَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ فَاسْتَحْيَتِ الْاَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ اُدْعِيْهَا فَدَعَتْهَا فَقَالَ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ صِمَامًا وَاحِدًا۔

علیہ وسلم نے فرمایا

اسے بلاؤ ام المومنین نے اسے بلایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نساء کم حرث لکم" (آخر تک) تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتوں میں جیسے چاہو آؤ لیکن ایک ہی سوراخ سے آؤ۔

فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ بِتَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَيْضًا بِتَوْقِيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِقَوْلِهٖ صِمَامًا وَاحِدًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ حُكْمَ ضِدِّ ذٰلِكَ الصِّمَامِ بِخِلَافِ حُكْمِ ذٰلِكَ الصِّمَامِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِقَوْلِهٖ صِمَامًا وَّاحِدًا مَعْنًى۔

توحضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت کے معنی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے کہ ایک ہی سوراخ میں ہو، خبر دی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس ایک سوراخ (شرمگاہ) کے (دُبر) کا حکم اس کے حکم کے خلاف ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کے ارشاد گرامی "ایک سوراخ" کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَا يَرْجِعُ مَعْنَاهُ اِلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس آیت کا معنی مروی ہے جو اسی مفہوم کی طرف لوٹتا ہے۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ حِمْيَرَ اَتَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ النِّسَآءِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتِهَا مُقْبِلَةً وَّمُدْبِرَةً اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ۔

حضرت حنش بن عبد اللہ شیبانی فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حمیر کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عورتوں کے بارے میں پوچھنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے آیت "نساء کم حرث لکم" (آخر تک) نازل فرمائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح بھی ہو آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف سے جب کہ شرمگاہ میں ہو۔

ثُمَّ جَآءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ۔

پھر متواتر روایات آئی ہیں جن میں عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل سے منع کیا گیا۔

۱۵۰۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا

ان میں سے حضرت یونس کی روایت ہے۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات (کے بیان) سے حیا نہیں فرماتا عورتوں

يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ.

۱۵۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ بِنْتِ رَبَاحٍ أُخْتِ بِلَالٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرَمِيٍّ الْخَطْمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۵۲ - حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا تَرَى فِي إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَأَعْرَضَ أَوْ سَكَتَ فَقَالَ هٰذَا شَيْخٌ قُرَيْشِيٌّ فَسَلْهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ ابْنِ السَّائِبِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ قَذَرًا وَلَوْ كَانَ حَلَالًا قَالَ خَرَمِيٌّ وَلَمْ يَكُنْ سَمِعَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَقِيَ عَمْرَو بْنَ أَبِيْ أُحَيْحَةَ بْنِ الْجُلَاحِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ يَقُوْلُ أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ آتِي امْرَأَتِيْ مِنْ دُبُرِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ نَعَمْ كَأَنَّهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ فَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ أَيِّ الْخُرْطَتَيْنِ أَوْ فِيْ أَيِّ الْخُرْزَتَيْنِ أَمَّا مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا فَنَعَمْ وَأَمَّا فِيْ دُبُرِهَا

کے ساتھ ان کے دبروں میں جماع نہ کرو۔

حضرت عبد اللہ بن حرمی خطمی، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں میں حضرت محمد بن کعب قرظی کے پاس تھا کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا اے ابو حمزہ! عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو انہوں نے منہ پھیر لیا یا خاموش ہو گئے پھر حضرت عبد اللہ بن علی بن سائب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ قریش کے بزرگ ہیں ان سے پوچھو۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا اے اللہ! یہ حلال بھی ہوتا تب بھی ناپاکی ہے خرمی کہتے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں سنا تھا فرماتے ہیں پھر حضرت عبد اللہ بن علی نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمرو بن ابواحیحہ بن جلاح سے ملاقات کی تو ان سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان کی شہادت کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں عورت کے پاس دبر کی طرف سے جا سکتا ہوں آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا "ہاں" وہ فرماتے ہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے ارشاد فرمایا دو سوراخوں میں سے کس کی بات کرتے ہو۔ دبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع مراد ہے تو ٹھیک ہے کر سکتے ہو اور اگر دبر میں جماع

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی نَهٰكُمْ اَنْ تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ ۔

مراد ہے تو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ دبر میں (جماع سے) منع فرمایا ہے[1] ۔

۱۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَیْنِ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ الْوَائِلِیُّ عَنْ حَرَمِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَائِلِیِّ عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عورتوں سے غیر فطری فعل نہ کرو ۔

۱۵۴ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا حَیْوَةُ بْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُسَیْنٌ مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ حَرَمِیِّ ابْنِ عَلِیٍّ الْخَطْمِیِّ عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت حرمی بن علی خطمی، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۵۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت صالح بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالرحمٰن نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۵۶ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْزُرْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَیْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَسَّانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں ہیں حضرت حیوہ نے خبردی وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت حسان نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۵۷ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوالْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ حَسَّانٍ مَوْلٰی سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ سَعِیْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سہل بن عبدالعزیز کے (آزاد کردہ) غلام حضرت حسان، حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۵۸ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِیَ اللُّوْطِیَّةُ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ چھوٹی لواطت ہے یعنی عورتوں سے دبر میں

[1] چونکہ یہاں عورتوں کی بات ہو رہی ہے اس لیے ان کا ذکر فرمایا ورنہ مرد و عورت دونوں سے حرام ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الصُّغْرٰى يَعْنِي وَطْيَ النِّسَآءِ فِي اَدْبَارِهِنَّ۔

وطی کرنا۔

١٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِي اَدْبَارِهِنَّ۔

حضرت حارث بن مخلد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے ان کے دُبروں میں جماع نہ کرو۔

١٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ وَطِئَ اِمْرَاَةً فِي دُبُرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو کسی عورت سے غیر فطری عمل کرتا ہے۔

١٦١- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِمْرَاَتَهٗ۔

حیوۃ بن شریح فرماتے ہیں مجھے حضرت یزید بن ہاد نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا جو اپنی بیوی سے (غیر فطری عمل کرتا ہے)

١٦٢- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت ابن الہاد، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٣- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِي دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حائضہ عورت سے یا کسی عورت سے دبر میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی چیز (دین اسلام یا قرآن) کا انکار کیا[1]

١٦٤- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِي

حضرت ابوتیمیہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ

---

[1] کاہن نجومی کو کہتے ہیں جو غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے تھے اور جھوٹ بولتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی

تَمِيْمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِىْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

نے فرمایا جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا کسی عورت سے غیر فطری فعل کرے یا کاھن کے پاس جائے تو اس نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترنے والے دین کا انکار کیا۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِىْ مَحَاشِّهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا (یعنی رُکتا نہیں) عورتوں کے پاس ان کے دُبروں میں نہ جاؤ۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِىْ صَالِحٍ وَعُمَرَ مَوْلٰى عَفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ لَا يَحِلُّ اِتْيَانُ النِّسَاءِ فِىْ حُشُوْشِهِنَّ۔

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیان حق سے حیا نہیں فرماتا عورتوں کے پاس ان کے دُبروں میں نہ جاؤ۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ طَلْقٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِىْ اَعْجَازِهِنَّ۔

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ حق بات بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا عورتوں کے پاس ان کی پچھلی طرف نہ جاؤ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ۔ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسماعیل بن زکریا نے حضرت عاصم احول سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔

وَقَدِ احْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَيْضًا لِقَوْلِهِمْ۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس طرح بھی استدلال کیا ہے۔

۱۶۹۔ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

حضرت محمد بن کعب قرظی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِیِّ اَنَّهٗ كَانَ لَا یَرٰی بَاْسًا بِاِتْیَانِ النِّسَآءِ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ وَیَحْتَجُّ فِیْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ اَیْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنْ كُنْتُمْ تَشْتَهُوْنَ۔

قِیْلَ لَهُمْ وَمَنْ یُّوَافِقُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ عَلٰی هٰذَا التَّاْوِیْلِ قَدْ قَالَ مُخَالِفُوْهُ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ مِمَّا قَدْ اَحَلَّ لَكُمْ مِنْ جِمَاعِهِنَّ فِیْ فُرُوْجِهِنَّ وَ وَهٰذَا التَّاْوِیْلُ عِنْدَنَا اَوْلٰی مِنَ التَّاْوِیْلِ الْاَوَّلِ لِمُوَافِقَتِهٖ لِمَا جَآءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا وَلَئِنْ وَجَبَ اَنْ نُّقَلِّدَ فِیْ هٰذَا الْقَوْلِ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ فَاِنَّ تَقْلِیْدَ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَوْلٰی۔

۱۷۰- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَكْثَرُ ظَنِّیْ اَنَّهٗ اَبُوْ بَكْرٍ یَنْهَیَانِ اَنْ تُؤْتَی الْمَرْاَةُ فِیْ دُبُرِهَا اَشَدَّ النَّهْیِ وَكَیْفَ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ مَنْ هُوَ اَجَلُّ مِنْهُمَا۔

۱۷۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ الضَّرِیْرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِی الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَحَاشُّ النِّسَآءِ حَرَامٌ۔

۱۷۲- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا

وہ عورتوں کے پاس پچھلی طرف جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ اور وہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں: "کیا تم دنیا والوں کے مردوں کے پاس جاتے ہو اور جو عورتیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والی قوم ہو" یعنی اگر تمہیں خواہش ہے تو تمہاری عورتوں کے پاس بھی اس کی مثل ہے۔

ان حضرات کو اور ان لوگوں کو جو (اس آیت کا) یہ مفہوم لینے میں محمد بن کعب بن علی کی موافقت کرتے ہیں، کہا جائے گا کہ ان کے مخالفین نے اس کا معنی یوں بیان کیا ہے کہ تم اس چیز کو چھوڑتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا کی یعنی تمہاری عورتوں سے شرمگاہوں میں جماع جائز قرار دیا اور ہمارے نزدیک یہ تاویل، پہلی تاویل سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا روایات کے موافق ہے اور اگر اس قول میں محمد بن کعب کی تقلید ضروری ہے تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی تقلید اس سے اولیٰ ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور ابو بکر بن عبدالرحمٰن (ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور میرا (امام طحاوی کا) زیادہ خیال یہ ہے کہ وہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن ہیں)، عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کرنے کو بہت منع کرتے تھے اور کس طرح منع نہ کرتے جب کہ ان دونوں سے زیادہ جلیل القدر شخصیت نے یہ بات فرمائی ہے۔

حضرت ابو القعقاع جرمی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عورتوں سے غیر فطری فعل حرام ہے۔

حضرت ایوب، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنِي ابْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الَّذِي يَاتِي اِمْرَاَتَهٗ فِي دُبُرِهَا قَالَ اللُّوْطِيَّةُ الصُّغْرٰى۔

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عورت کے ساتھ دُبر میں جماع کرنے والے کو چھوٹی لواطت کا مرتکب قرار دیا۔

وَمَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَتَابِعِيْهِمْ فِي مُوَافَقَةِ هٰذَا الْمَعْنٰى اِلٰى هُنَا اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّسْتَقْصٰى وَلٰكِنَّا حَذَفْنَا ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِنَا لِكَثْرَتِهٖ وَطُوْلِهٖ۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے اس مفہوم کی موافقت میں جو کچھ مروی ہے وہ شمار سے باہر ہے اس سے ہم نے اس کی کثرت وطوالت کے باعث اسے اپنی کتاب سے حذف کر دیا۔

فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ وَطْيِ الْمَرْاَةِ فِي دُبُرِهَا ثُمَّ جَآءَ عَنْ اَصْحَابِهٖ وَعَنْ تَابِعِيْهِمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَجَبَ الْقَوْلُ بِهٖ وَتَرْكُ مَا يُخَالِفُهٗ وَهٰذَا اَيْضًا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے ساتھ غیر فطری عمل کی ممانعت میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں پھر اس کی موافقت میں صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال بھی آئے ہیں تو اس بات کو اپنانا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۸۱ وَطْيِ الْحُبَالٰى

حاملہ عورتوں سے وطی کرنا

۱۷۳۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ الْبَطَلَ فَيُدَعْثِرُهٗ عَنْ ظَهْرِ فَرَسِهٖ۔

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر (غیر شعوری طور پر) قتل نہ کرو بے شک حالتِ حمل میں جماع کا قتل بہادر نوجوان کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے[1]

۱۷۴۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ ابْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ایک دوسری طریق سے بھی حضرت اسماء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو غیر شعوری طور پر قتل نہ کرو کیونکہ حالتِ حمل میں جماع کا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ حمل کی حالت میں جماع کرنے سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے گویا اسے غیر شعوری طور پر ہلاک کیا جا رہا ہے۔ ۱۲۔ ہزاروی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ قَتْلَ الْغَیْلِ یُدْرِکُ الْفَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ فَرَسِہٖ فَیُدَعْثِرُہٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَکَرِھُوْا وَطْیَ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ اَوْ جَارِیَتَہٗ اِذَا کَانَتْ حُبْلٰی وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ۔ **وَخَالَفَھُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِذٰلِکَ۔

۱۷۵۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی ابْنُ اَیُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ اَخْبَرَ وَالِدَہٗ سَعْدَ ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ قَالَ لِمَ قَالَ شَفَقًا عَنِ الْوَلَدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ کَذٰلِکَ فَلَا مَا کَانَ لِیَضُرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِبَاحَۃُ وَطْیِ الْحُبَالٰی وَاِخْبَارٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ ذٰلِکَ اِذَا کَانَ لَا یَضُرُّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ غَیْرَھُمْ فَخَالَفَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ حَدِیْثَ اَسْمَآءَ۔

۱۷۶۔ **فَاَرَدْنَا** اَنْ نَّنْظُرَ اَیُّھُمَا النَّاسِخُ لِلْاٰخَرِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ۔

۱۷۷۔ **فَوَجَدْنَا** یُوْنُسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ۔

۱۷۷۔ **وَوَجَدْنَا** مُحَمَّدَ بْنَ خُزَیْمَۃَ قَدْ

حاملہ سے جماع

قتل نوجوان کو گھوڑے کی پیٹھ پر آتا ہے تو اسے گرا دیتا ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی یا لونڈی سے جماع کرے انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک شخص، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا (پیٹ میں موجود) بچے کے بارے میں ڈرتے ہوئے آپ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو عزل نہ کرو۔ وہ ایرانیوں اور رومیوں کو نقصان نہیں دیتا۔ (یعنی وہ حاملہ عورت سے جماع کرتے ہیں لیکن بچے کو نقصان نہیں پہنچتا)۔

تو اس حدیث سے حاملہ عورت کے ساتھ وطی کا جواز ثابت ہوتا ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب یہ عمل رومیوں اور ایرانیوں کو نقصان نہیں پہنچاتا تو ان کے علاوہ کو بھی نقصان نہیں پہنچاتا تو یہ حدیث حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان میں سے کونسی حدیث دوسری کے لیے ناسخ ہے چنانچہ ہم نے اس میں غور کیا تو یوں پایا کہ ابن وہب، ابومسہر اور ابراہیم بن وزیر سے الگ الگ سندوں سے مروی ہے وہ تینوں حضرت مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت محمد بن

حدثنا قال ثنا ابو مسهر قال ثنا مالك ابن انس.

عبدالرحمٰن بن نوفل سے وہ

۱۷۸۔ ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابراهيم بن ابي الوزير قال ثنا مالك بن انس عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل عن عروة عن عائشة عن جدامة بنت وهب ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ان فارس والروم يصنعون ذلك فلا يضر اولادهم.

حضرت عروہ ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ جدامہ بنت وھب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حالت حمل سے منع کروں حتی کہ میرے سامنے ذکر کیا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

۱۷۹۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا سعيد بن ابي مريم قال اخبرني يحيى بن ايوب قال ثني ابو الاسود محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل قال ثنا عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم عن جدامة بنت وهب الاسدية عن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم انه هم ان ينهى عن الغيل قال فنظرت فاذا فارس والروم يغيلون فلا يضر ذلك اولادهم.

حضرت عروہ بن زبیر ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے حالتِ حمل میں جماع کرنے سے منع فرمانے کا ارادہ کیا آپ فرماتے ہیں پھر میں نے غور کیا تو ایرانی اور رومی حالتِ حمل میں جماع کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

۱۸۰۔ حدثنا ابراهيم بن محمد بن يونس وصالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا المقرئ يعني ابا عبد الرحمٰن قال ثنا سعيد بن ابي ايوب عن ابي الاسود عن عروة عن عائشة انها قالت حدثتني جدامة فذكر نحوه.

حضرت ابوالاسود ، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۱۔ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو زرعة قال اخبرنا حيوة عن ابي الاسود انه سمع عروة يحدث عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن جدامة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عائشہ ، حضرت جدامہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

ففي هذا الحديث ان النبي صلى

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم ھم بالنھی عن ذلک حتی بلغہ او حتی ذکر ان فارس والروم یفعلونہ فلا یضر اولادھم۔

فَفِی ذٰلِکَ اِبَاحَۃُ مَا قَدْ حَظَرَہُ الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ وَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ اَحَدُ الْاَمْرَیْنِ نَاسِخًا لِلْاٰخَرِ۔

۱۸۲ - فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْہٰی عَنِ الْاِغْتِیَالِ ثُمَّ قَالَ لَوْ ضَرَّ اَحَدًا لَضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔

فَثَبَتَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ الْاِبَاحَۃُ بَعْدَ النَّھْیِ فَھٰذَا اَوْلٰی مِنْ غَیْرِہٖ وَجَاءَ نَھْیُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ اَنَّہٗ کَانَ مِنْ جِھَۃِ خَوْفِ الضَّرَرِ وَمِنْ اَجْلِہٖ ثُمَّ اِبَاحَۃٌ لَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَہٗ اَنَّہٗ لَا یَضُرُّ وَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ مَنَعَ مِنْہُ فِیْ وَقْتِ مَا مَنَعَ مِنْہُ مِنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ وَلَا مِنْ طَرِیْقِ مَا یَحِلُّ وَیَحْرُمُ وَلٰکِنَّہٗ عَلٰی طَرِیْقِ مَا وَقَعَ فِیْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْہُ شَیْءٌ فَاَمَرَ بِہٖ عَلَی الشَّفَقَۃِ مِنْہُ عَلٰی اُمَّتِہٖ لَا غَیْرُ ذٰلِکَ کَمَا قَدْ کَانَ اَمَرَ فِیْ تَرْکِ تَابِیْرِ النَّخْلِ۔

۱۸۳ - فَاِنَّہٗ قَدْ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ قَالَ ثَنَا سِمَاکٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَخْلِ الْمَدِیْنَۃِ فَاِذَا اُنَاسٌ فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ یُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَصْنَعُ ھٰؤُلَاءِ

نے اس سے روکنے کا ارادہ فرمایا حتی کہ آپ تک یہ بات پہنچی یا آپ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

تو اس میں اس بات کا جواز ہے جس سے پہلی روایت میں منع فرمایا لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ دو باتوں میں سے ایک دوسری کے لیے ناسخ ہے۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت حمل میں جماع سے منع فرماتے تھے پھر فرمایا اگر یہ عمل کسی (بچے) کو نقصان پہنچاتا تو ایران اور روم والوں کو پہنچاتا۔

تو اس حدیث سے نہی کے بعد جواز ثابت ہوا لہٰذا یہ (حدیث) دوسری روایات سے اولیٰ ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل سے اس لیے منع فرمایا کہ اس کی وجہ سے (بچے کے کمزور رہ جانے کا) ڈر تھا پھر جب آپ کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو اسے جائز قرار دیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جب آپ نے اس سے روکا تھا تو وحی کے طریقے پر یا حرام و حلال کے طریقے پر نہیں روکا تھا بلکہ اس خیال کی بنیاد پر روکا جو آپ کے دل میں پیدا ہوا لہٰذا آپ نے اپنی امت پر اس کا خوف محسوس کرتے ہوئے (ایسا کرنے کا) حکم فرمایا جیسا کہ آپ نے کھجور کی پیوندکاری چھوڑنے کا حکم دیا۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے باغات سے گزرا تو دیکھا کہ کچھ لوگ کھجوروں کے اوپر پیوندکاری کر رہے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں عرض کیا گیا نر کو مادہ سے ملاتے ہیں آپ نے فرمایا میرے خیال میں یہ بات ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی ان لوگوں

فَقِيلَ يَا خُذُونَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَجْعَلُونَهُ فِي الْأُنْثَىٰ فَقَالَ مَا أَظُنُّ ذٰلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَبَلَغَهُمْ فَتَرَكُوهُ وَنَزَعُوا عَنْهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَإِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ وَالظَّنُّ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللّٰهُ فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔

کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا اور اسے اتار لیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ تو میرا ایک خیال تھا اگر اس کا کچھ فائدہ ہے تو انہیں کرنا چاہیے میں بھی (بظاہر) تمہاری طرح ایک انسان ہوں میں نے ایک خیال کیا اور خیال غلط بھی ہوتا ہے اور ٹھیک بھی، لیکن میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں ہرگز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بولوں گا۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ جُمَيْعٍ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ أَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت سماک فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ سے سُنا وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس کی مثل

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ مِثْلَهُ۔

حضرت سماک بن حرب، حضرت موسیٰ بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَا قَالَهُ مِنْ جِهَةِ الظَّنِّ فَهُوَ فِيهِ كَسَائِرِ النَّاسِ فِي ظُنُونِهِمْ وَأَنَّ الَّذِي يَقُولُهُ مِمَّا لَا يَكُونُ عَلَى خِلَافِ مَا يَقُولُهُ هُوَ مَا يَقُولُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا كَانَ نَهْيُهُ عَنِ الْغِيلَةِ لِمَا كَانَ خَافَ مِنْهَا عَلَى أَوْلَادِ الْحَوَامِلِ ثُمَّ أَبَاحَهَا لِمَا عَلِمَ أَنَّهَا لَا تَضُرُّهُمْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ نَهَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّهُ لَوْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَانَ يَقِفُ بِهِ عَلَى حَقِيقَتِهِ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ مِنْ

حضرت ابو عوانہ، حضرت سماک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ ایک گمان کے طور پر تھا اور اس سلسلے میں آپ کا حکم دوسرے لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور آپ جو بات یوں فرماتے ہیں کہ اس کے خلاف نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرماتے ہیں تو جب آپ کا حالتِ حمل میں جماع سے روکنا ان بچوں پر خوف کی وجہ سے تھا جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ہیں، پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو آپ نے اُسے جائز قرار دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا منع کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تو آپ اس کی حقیقت سے واقف ہوتے بلکہ وہ آپ کا خیال تھا جس کے بارے میں بعد میں پتہ چلا کہ درحقیقت یہ ان امور میں سے نہیں جس

قَبْلَ طَلَبِهِ الَّذِي قَدْ وَقَفَ بَعْدَهُ عَلَى أَنَّ مَا فِي الْحَقِيقَةِ مِمَّا نَهَى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهِ بِخِلَافِ مَا وَقَعَ فِي قَلْبِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ وَطْيَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ أَوْ أَمَتَهُ حَامِلًا حَلَالٌ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَيْهِ قَطُّ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ۔

بَابُ ۱۸۲ انْتِهَابِ مَا يُنْثَرُ عَلَى الْقَوْمِ مِمَّا يَفْعَلُهُ النَّاسُ فِي النِّكَاحِ

۱۸۷- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَنْتَهِبَ۔

۱۸۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۸۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَقَالَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَوْلًى لِجُهَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخُلْسَةِ وَالنُّهْبَةِ۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ

کی بنا پر آپ نے روکا تھا اور آپ کے دل میں جو خیال ہوا ہو وہ حقیقت کے خلاف ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ مرد کا عورت سے اس کی حالت حمل وطی کرنا جائز ہے اس کی بیوی ہو یا لونڈی، اور یہ بالکل حرام نہیں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نکاح کے موقعہ پر جو کچھ نچھاور کیا جاتا ہے اسے لوٹنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی کہ لوٹ مار نہیں کریں گے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار سے منع فرمایا اور فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن زید بن خالد جھنی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُچک لینے اور لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت سماک بن حرب فرماتے ہیں مجھے

قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَنْبَأَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ الْحَكَمِ أَخُو بَنِي لَيْثٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُدُوْرٍ فِيهَا لَحْمُ غَنَمٍ انْتَهَبُوْهُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ فَقَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ۔

۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا فَانْتَهَبُوْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ النُّهْبَةُ ثُمَّ أَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَأُكْفِئَتْ۔

۱۹۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۹۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَثَرَ عَلَى قَوْمٍ شَيْئًا فَأَبَاحَهُمْ أَخْذَهُ أَنَّ أَخْذَهُ مَكْرُوْهٌ لَهُمْ وَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ وَذَهَبُوْا فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّهُ مِنَ النُّهْبَةِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا النُّهْبَةُ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ هِيَ نُهْبَةٌ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِي انْتِهَابِهِ فَأَمَّا مَا نَثَرَهُ رَجُلٌ عَلَى قَوْمٍ وَأَبَاحَهُمْ انْتِهَابَهُ وَ

بنولیث کے بھائی ثعلبہ بن حکم نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کچھ ایسی ہنڈیوں کے پاس سے گزرے جن میں لوٹ مار کی بکری کا گوشت تھا تو آپ کے حکم سے ان (ہنڈیوں) کو الٹ دیا گیا آپ نے فرمایا لوٹ مار جائز نہیں۔

حضرت ثعلبہ بن حکم فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک بکری ملی تو اسے لوٹ لیا نبی اکرم صلی اللہ نے فرمایا لوٹنا اچھا نہیں پھر آپ نے حکم فرمایا تو ہنڈیوں کو الٹ دیا گیا۔

حضرت اسرائیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سماک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحیی بن ابو زائدہ فرماتے ہیں ہم سے میرے والد اور دوسرے حضرات نے حضرت سماک سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص لوگوں پر کچھ نچھاور کرے اور ان کے لیے اس کا لینا جائز قرار دے تب بھی ان کے لیے لینا مکروہ اور حرام ہے انہوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ نے ان (مندرجہ بالا) روایات میں جس لوٹ مار سے منع فرمایا یہ بھی اس میں شامل ہے

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی لوٹ مار سے منع فرمایا اس سے مراد وہ لوٹ مار ہے جس کی اجازت نہ دی گئی ہو لیکن اگر کوئی شخص لوگوں پر کچھ نچھاور کرے اور ان کے لیے اس کا لینا

اَخَذَهُ فَلَيْسَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهُ مَاذُوْنٌ فِيْهِ وَالْاَوَّلُ مَمْنُوْعٌ مِنْهُ.

وَقَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ قَدْ اَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

۱۹۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَيَّامِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقُرِّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسًا اَوْ سِتًّا فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ كَلِمَةً خَفِيْفَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِلَّذِيْ كَانَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ.

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ وَاَبَاحَ ذٰلِكَ دَلَّ هٰذَا اَنَّ مَا اَبَاحَهُ رَبُّهُ النَّاسَ مِنْ طَعَامٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَلَهُمْ اَنْ يَاْخُذُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا خِلَافُ النُّهْبَةِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنْهَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ النُّهْبَةَ الَّتِيْ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هِيَ نُهْبَةٌ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِيْهِ وَاَنَّ مَا اُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ وَاُذِنَ فِيْهِ فَعَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ الثَّانِيْ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ قَدْ فَسَّرَ حُكْمَ النُّهْبَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَالنُّهْبَةِ الْمُبَاحَةِ وَاِنَّمَا اَرَدْنَا بِذِكْرِهٖ هٰهُنَا تَفْسِيْرَهُ لِمَعْنٰى هٰذَا الْمُتَّصِلِ.

جائز قرار دے تو اس کا حکم یہ نہیں کیونکہ اس کی اجازت ہے پہلی قسم ممنوع ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیسی لوٹ مار کی اجازت دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دن قربانی کا دن ہے پھر یوم عرفہ ہے (اس کے بعد) پانچ یا چھ اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیے گئے تو ان میں سے ہر ایک آپ کے قریب ہونے لگا کہ آپ کس سے ابتداء کریں جب وہ پہلوؤں کے بل گر گئے (ذبح ہو گئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہلکا سا کلمہ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے اپنے قریب والے ساتھی سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ نے فرمایا جو چاہے کاٹ کر لے جائے۔

تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا جو چاہے کاٹ کر لے جائے اور اسے مباح قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس کھانے وغیرہ کا مالک اسے لوگوں کیلئے مباح قرار دے وہ اس سے لے سکتے ہیں اور یہ اس لوٹ کے خلاف ہے جس سے پہلی روایات میں منع فرمایا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جس لوٹ مار کا ذکر پہلی روایات میں ہے اس سے مراد وہ لوٹ مار ہے جس کی اجازت نہ دی گئی ہو اور جسے مباح قرار دیا گیا اور اس کی اجازت دی گئی تو اس کا حکم وہ ہے جو ان بعد والی روایات میں مذکور ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک منقطع حدیث[1] مروی ہے جس میں آپ نے ممنوع لوٹ مار اور جائز لوٹ کی وضاحت فرمائی ہے ہم یہاں اس حدیث کو اس مذکورہ بالا مفہوم کی وضاحت کے طور پر ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

[1] حدیث منقطع وہ حدیث ہے جس کی سند میں ایک یا زیادہ راوی چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ ۱۲ ہزاروی

۱۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُعَاوِیَۃَ الْعَتَّابِیُّ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَۃَ قَالَ ثَنَا زِیَادُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِلَاكَ شَابٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا زَوَّجُوْهُ قَالَ عَلَی الْاُلْفَۃِ وَالطَّیْرِ الْمَیْمُوْنِ وَالسَّعَۃِ فِی الرِّزْقِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ دَفِّفُوْا عَلٰی رَأْسِ صَاحِبِكُمْ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَآءَتِ الْجَوَارِیْ مَعَهُنَّ الْاَطْبَاقُ اللَّوْزُ وَالسُّكَّرُ فَاَمْسَكَ الْقَوْمُ اَیْدِیَهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَنْتَهِبُوْنَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ كُنْتَ نَهَیْتَ عَنِ النُّهْبَۃِ قَالَ تِلْكَ نُهْبَۃُ الْعَسَاكِرِ فَاَمَّا الْعُرُسَاتُ قَالَ فَلَا قَالَ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُجَاذِبُهُمْ وَیُجَاذِبُوْنَهٗ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری نوجوان کے نکاح میں تشریف لے گئے جب انہوں نے اس کا نکاح کر دیا تو آپ نے فرمایا الفت، نیک فالی اور وُسعت رزق کا باعث ہو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے اپنے ساتھی (دُولہا) کے سر پر دف بجاؤ تھوڑی دیر میں کچھ لڑکیاں آگئیں ان کے پاس اخروٹ اور شکر کے تھال تھے لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا لُوٹتے نہیں؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ تو لُوٹنے سے منع فرماتے تھے آپ نے فرمایا وہ لشکروں کو لُوٹنا ہے لیکن شادی بیاہ کی لوٹ منع نہیں ہے راوی فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ ان پر جھپٹتے اور وہ آپ پر جھپٹتے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ فِیْ ذٰلِكَ اِخْتِلَافٌ اَیْضًا۔

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی اس مسئلے میں اختلاف مروی ہے۔

۱۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهٗ كَانَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ صِبْیَانٌ فِی الْكِتَابِ فَاَرَادُوْا اَنْ یَّنْتَهِبُوْا عَلَیْهِمْ فَاشْتَرٰی لَهُمْ جَوْزًا بِدِرْهَمَیْنِ وَكَرِهَ اَنْ یَّنْتَهِبُوْا مَعَ الصِّبْیَانِ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَی الْخَوْفِ مِنْهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النُّهْبَۃِ لَا لِغَیْرِ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہوں نے باہم لوٹ کا ارادہ کیا حضرت ابن مسعود نے ان کے دو درھموں کے اخروٹ خریدے اور بچوں کے ساتھ لُوٹ میں شریک ہونا پسند نہ کیا تو ممکن ہے انہوں ایسا اس لیے کیا ہو کہ انہیں اس لوٹ مار کی وجہ سے بچول (کے نقصان) کا ڈر تھا کسی اور وجہ سے منع نہیں کیا۔

۱۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنِ الْهَیْثَمِ اَنَّهٗ كَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّوْضَعَ السُّكَّرُ فِی الْمِلْكِ وَیَكْرَهُ اَنْ یُّنْثَرَ۔

حضرت مسعود، حضرت ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نکاح کے موقع پر شکر رکھنے کو پسند کرتے تھے لیکن اس کا نچھاور کرنا انہیں پسند نہ تھا۔

۱۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ

حضرت ابو سعید، حضرت عکرمہ سے روایت

بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُ كَرِهَهُ۔

کرتے ہیں کہ وہ اسے ناپسند کرتے تھے۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ فَتَذَاكَرَ اِنْتِثَارَ الْعُرُسِ فَكَرِهَهُ اِبْرَاهِيْمُ وَلَمْ يَكْرَهْهُ الشَّعْبِيُّ فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ اِبْرَاهِيْمُ كَرِهَ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ خَوْفِ الْعَطَبِ عَلَى الْمُنْتَهِبِيْنَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی کے درمیان چل رہا تھا انہوں نے شادی میں (چھوہارے وغیرہ) نچھاور کرنے کے بارے میں بات چیت کی تو حضرت ابراہیم نے اسے ناپسند کیا لیکن حضرت شعبی نے مکروہ نہ جانا تو ہو سکتا ہے حضرت ابراہیم کا ناپسند کرنا بھی لوٹنے والوں کی ہلاکت کے خوف سے ہو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا پس ہم نے اس میں غور کیا۔

۲۰۱۔ فَاِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي انْتِهَابٍ فِي الْعُرُسِ قَالَ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَهُ لِلصِّبْيَانِ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے شادی کے موقع پر لوٹ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ بچوں کے لیے لیتے تھے۔

فَدَلَّ مَا رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا مَعَ ذِكْرِهٖ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ مِمَّنْ يُقْتَدٰى بِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَهُ لِلصِّبْيَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ كَرَاهَتَهٗ فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ لَيْسَ مِنْ جِهَةِ تَحْرِيْمِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ۔

تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ابراہیم سے مروی ہے وہ اور جو کچھ انہوں نے پیش رو حضرات سے جو مقتدا ہیں، نقل کیا کہ وہ بچوں کے لیے تھے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باب کے شروع میں ان کی جس ناپسندیدگی کا ذکر ہے وہ اس کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے جو ہم نے ذکر کی۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَاْسَ بِانْتِهَابِ الْجَوْزِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ يَصْنَعُوْنَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اخروٹوں کی لوٹ میں کوئی حرج نہیں حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں میں لیا کرتے تھے۔

وَمَا فِيْهِ الْاِبَاحَةُ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عِنْدَنَا اَوْجَهُ فِي النَّظَرِ مِمَّا فِيْهِ الْكَرَاهِيَةُ مِنْهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اور جو کچھ اس میں جواز کا ذکر ہے ہمارے نزدیک وہ کراہت کے مقابلے میں زیادہ مناسب ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۔ کِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے بیان میں

بَابُ ۱۸۳ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ مَتٰى يَكُوْنُ لَهٗ ذٰلِكَ

حائضہ عورت کو طلاق دینا اور پھر سنّت طلاق دینے کا ارادہ کرنا

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَيْمَنَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ ثُمَّ تَلَا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اَيْ فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ایمن سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھتے تھے جو اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ رجوع کریں حتیٰ کہ وہ (ان کی زوجہ حیض سے) پاک ہو جائے پھر اسے طلاق دیں فرماتے ہیں پھر آپ نے آیت کریمہ پڑھی "جب تم عورتوں کو طلاق دو

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سالم رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا انہیں حکم دو کہ جب ان کی

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقْتُهَا وَهِيَ طَاهِرٌ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ وَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا غَيْرَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْهِ۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

زوجہ پاک ہو جائیں یا حاملہ ہوں تو رجوع کریں۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھ پر رد کر دیا حتیٰ کہ جب وہ پاک ہوگئیں تو میں نے انہیں طلاق دی۔

حضرت ہشیم، حضرت ابو بشر سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیتا ہے انہوں نے فرمایا کیا تم عبد اللہ بن عمر کو جانتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا انہوں نے (عبد اللہ بن عمر نے) اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ وہ رجوع کریں جب پاک ہو جائیں تو انہیں طلاق دیں اور یہ طلاق بھی شمار کی جائے۔

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات بارگاہ نبوی میں ذکر کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر جب پاک ہو جائے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا فَقِيْلَ أَيَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ.

تو طلاق دیں پوچھا گیا کیا یہ طلاق بھی شمار ہوگی تو انہوں نے فرمایا۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ صَنَعْتَ فِيْ امْرَأَتِكَ الَّتِيْ طَلَّقْتَ قَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَأَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَيُعْتَدُّ بِالطَّلَاقِ الْأَوَّلِ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ إِنْ كُنْتُ أَسَأْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے اپنی زوجہ کے بارے میں کہا کیا جس کو آپ نے طلاق دی تھی انہوں نے فرمایا میں نے اسے حالتِ حیض میں طلاق دی پھر میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ذکر کی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر طہارت کی حالت میں طلاق دیں فرماتے ہیں میں نے

۲۱۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ثَنِيْ مُغِيْرَةُ بْنُ يُوْنُسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهَا.

حضرت مغیرہ بن یونس (ابن جبیر) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دیتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے فرمایا تم عبداللہ بن عمر کو جانتے ہو میں نے عرض کیا "جی ہاں" فرمایا عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلے میں پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کریں اور پھر عدت (پوری ہونے) سے پہلے طلاق دیں۔

تَحْقِيْقِ مَسْئَلَةٍ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَدْ أَثِمَ وَيَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِنَّ طَلَاقَهٗ ذٰلِكَ طَلَاقٌ خَطَاءٌ فَإِنْ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے وہ گناہ گار ہوا اور اسے رجوع کرنا چاہیے کیونکہ اس کی یہ طلاق غلطی ہے اور اگر وہ چھوڑ دے

تَتْرُكُهَا تَمْضِيْ فِي الْعِدَّةِ وَبَانَتْ مِنْهُ بِطَلَاقٍ خَطَاءٍ وَلٰكِنَّهُ يُؤْمَرُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا لِيُخْرِجَهَا بِذٰلِكَ مِنْ اَسْبَابِ الطَّلَاقِ الْخَطَاءِ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا طَلَاقًا صَوَابًا فَتَمْضِيْ فِيْ عِدَّةٍ مِّنْ طَلَاقٍ صَوَابٍ فَاِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا فَكَانَتْ اِمْرَاَتَهُ وَبَطَلَتِ الْعِدَّةُ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا حَتّٰى تَبِيْنَ مِنْهُ بِطَلَاقٍ صَوَابٍ فَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَزَعَمُوْا اَنَّهُ اِذَا طَلَّقَهَا حَائِضًا لَمْ يَكُنْ لَّهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ثُمَّ تَحِيْضُ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرُ مِنْهَا۔

وَعَارَضُوا الْاٰثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ مُوَافَقَةِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ۔

۲۱۲- بِمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِيْ اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ۔

۲۱۳- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا

(رجوع نہ کرے) حتی کہ عدت گزر جائے تو اسی غلط طلاق کے ساتھ عورت جدا ہو جائے گی لیکن اسے رجوع کا حکم دیا جائے تاکہ اسے غلط طلاق کے اسباب سے نکال دے پھر چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر درست طلاق دے اور وہ درست طلاق کی عدت گزارے اس کے بعد اگر وہ چاہے تو رجوع کر لے اب وہ اس کی بیوی ہو جائے گی اور عدت عدت باطل ہو جائے گی اور اگر چاہے تو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ درست طلاق کے سبب جدا ہو جائے یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ان میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ان کا خیال ہے کہ جب وہ اسے حالتِ حیض میں طلاق دے تو اس وقت تک (دوبارہ) طلاق نہیں دے سکتا جب تک اس حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسرے حیض سے بھی پاک نہ ہو جائے۔

انہوں نے پہلے قول کی موافقت میں ہماری روایت کردہ احادیث کے مقابلے میں روایات پیش کی ہیں۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دی یہ بات بارگاہ نبوی میں عرض کی گئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے پھر فرمایا چاہیے کہ وہ رجوع کریں پھر پاک ہونے تک اسے روکے رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور (اس کے بعد) پاک ہو جائے اس کے بعد طلاق دینا ضروری ہو تو حالتِ طہارت میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے اب یہ طلاق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو گی۔

حضرت یزید بن سنان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو صالح

اَبُوْصَالِحٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عہد رسالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر روکے رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائیں پھر حیض آجائے پھر پاک ہوں تو یہ عدت (گنتی) ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے بعد عورتوں کو طلاق دی جائے۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا) پھر اسے چھوڑ دیں حتی کہ پاک ہو جائے پھر دوسرا حیض آئے اور اس سے بھی پاک ہو جائے پھر چاہیں تو طلاق دیں۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب اور عبید اللہ حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا۔

حضرت یحیی بن سعید، موسیٰ بن عقبہ اور عبید اللہ بن عمر، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ جماع سے پہلے طلاق دے۔

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ

حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

فَقَدْ أَخْبَرَ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَزَادَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ.

وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا وَجَدْنَا الْأَصْلَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ نُهِيَ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا وَنُهِيَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِيْ طُهْرٍ قَدْ طَلَّقَهَا فِيْهِ وَقَدْ نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ قَدْ طَلَّقَهَا فِيْهِ كَمَا نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ ثُمَّ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ أَنَّهُ مَمْنُوْعٌ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ كَانَ الْجِمَاعُ فِيْهَا وَمِنْ حَيْضَةٍ أُخْرٰى بَعْدَهَا وَجَعَلَ جِمَاعَهُ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضَةِ كَجِمَاعِهِ إِيَّاهَا فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ يَعْقُبُ تِلْكَ الْحَيْضَةَ فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الطُّهْرِ الَّذِيْ بَعْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ كَحُكْمِ نَفْسِ الْحَيْضَةِ فِيْ وُقُوْعِ الطَّلَاقِ فِي الْجِمَاعِ فِيْ ذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ جَامَعَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ الَّذِيْ يُوْقِعُهُ حَيْضَةٌ كَامِلَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ أَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ

نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان روایات میں حضرت سالم اور حضرت نافع رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ بیوی کو (اس حیض سے) پاک ہونے اور دوسرا حیض آنے پھر اس سے پاک ہونے تک روکے رکھیں یہ بات پہلی روایات سے زائد ہے لہذا یہ ان سے اولیٰ ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہمیں ایک قاعدہ معلوم ہے وہ یہ کہ مرد کو منع کیا گیا کہ وہ عورت کو حالتِ حیض میں طلاق دے اور اس بات سے بھی منع کیا گیا کہ جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں (دوسری) طلاق دے تو جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں طلاق دینے سے اسی طرح منع کیا گیا جس طرح حالتِ حیض میں طلاق دینے سے منع کیا گیا پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ائمہ کا اس شخص کے بارے میں اتفاق ہے جس نے حالتِ حیض میں بیوی سے جماع کیا پھر اسے سنت طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک اس حیض سے پاک نہ ہو جائے جس میں جماع کیا، اور اسی طرح بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے یا طلاق دینا ممنوع ہے تو حالتِ حیض میں جماع کو اسی طرح قرار دیا جیسے اس طہر میں جماع کرنا جو اس پہلے حیض کے بعد آرہا ہے تو جب طلاق کے سلسلے میں ہر حیض کے بعد والے طہر کا وہی حکم ہے جو خود حیض کا ہے کہ اس میں طلاق دینا اور جماع کرنا برابر ہے اور جو آدمی حائضہ عورت سے جماع کرے تو وہ اس کے بعد طلاق نہیں دے سکتا حتیٰ کہ اس جماع اور طلاق کے درمیان جو وہ دینا چاہتا ہے ایک آنے والا کامل حیض پایا جائے تو قیاس اسی طرح ہے کہ جب وہ بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے اور اس کے بعد پھر طلاق دینا چاہیے تو ایسا نہیں کر سکتا حتیٰ کہ پہلی طلاق جو اس نے دی ہے اور دوسری طلاق کے درمیان ایک (مستقل) آنے

حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ كَانَ طَلَّقَهَا إِيَّاهُ وَبَيْنَ طَلَاقِهِ إِيَّاهَا الثَّانِيْ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ **فَهٰذَا وَجْهُ** النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَعَ مُوَافَقَتِهِ الْآثَارَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِيْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَيْضٌ مُسْتَقْبَلَةٌ فَيَكُوْنَ بَيْنَ التَّطْلِيْقَتَيْنِ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ دَلِيْلٌ أَنَّ حُكْمَ طَلَاقِ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَجْمَعَ مِنْهُ تَطْلِيْقَتَانِ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَافْهَمْ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

بَابُ ۱۸۴ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَّعًا

۲۲۰ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

تَحْقِيْقُ مَسْئَلَةٍ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا فَقَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهَا وَاحِدَةٌ إِذَا كَانَتْ فِيْ وَقْتِ سُنَّةٍ وَذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ طَاهِرًا فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ

والا حیض پایا جائے۔

ہمارے نزدیک اس بات میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور روایات بھی اس کی ہم نوا ہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پہلی طلاق دینے کے بعد اس وقت دوسری طلاق دینے سے منع کرنے میں جب تک دو طلاقوں کے درمیان ایک اور حیض نہ آجائے اس بات کی دلیل ہے کہ سنّت طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک طہر میں دو طلاقوں کو جمع نہ کرے اسے سمجھو، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بیک وقت تین طلاقیں دینا

ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، حضرت صدیق اکبر کے دور میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی تین سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں!

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو اس پر ایک طلاق واقع ہوگی جب کہ سنت وقت میں دی گئی ہو وہ یوں کہ اس طہارت میں ہو جس میں جماع نہیں کیا گیا انہوں نے اس

احتجوا في ذلك بهذا الحديث وقالوا لما كان الله عز وجل إنما أمر عباده أن يطلقوا الوقت على صفة فطلقوا على غير ما أمرهم به لم يقع طلاقهم وقالوا ألا ترون أن رجلا لو أمر رجلا أن يطلق امرأته في وقت على صفة فطلقها في غيره أو أمره أن يطلقها على شريطة فطلقها على غير تلك الشريطة إن ذلك لا يقع إذ كان قد خالف ما أمر به قالوا فكذلك الطلاق الذي أمر به العباد فإذا أوقعوا كما أمروا به وقع وإذا أوقعوا على خلاف ذلك لم يقع

وخالفهم في ذلك أكثر أهل العلم فقالوا الذي أمر به العباد من إيقاع الطلاق فهو كما ذكرتم إذا كانت المرأة طاهرا من غير جماع أو كانت حاملا وأمروا بتفريق الثلاث إذا أرادوا إيقاعهن ولا يوقعونهن معا فإذا خالفوا ذلك فطلقوا في الوقت الذي لا ينبغي لهم أن يطلقوا فيه أو أوقعوا من الطلاق أكثر مما أمروا بإيقاعه لزمهم ما أوقعوا من ذلك وهم آثمون في تعديهم ما أمرهم الله عز وجل به وليس ذلك كالوكالات لأن الوكلاء إنما يفعلون ذلك للموكلين فيحلون في أفعالهم تلك محلهم فإن فعلوا ذلك كما أمروا لزم وإن فعلوا ذلك على غير ما أمروا به لم يلزم والعباد في طلاقهم إنما يفعلونه لأنفسهم لا لغيرهم لا لربهم عز وجل

سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا۔ وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ طلاق اس کے وقت پر اور ایک خاص طریقے سے دیں پس اگر وہ اس کے حکم کے خلاف طلاق دیں تو ان کی طلاق واقع نہیں ہوگی وہ کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو حکم دے کہ وہ اس کی بیوی کو ایک خاص وقت میں خاص طریقے پر طلاق دے اور وہ اس کو کسی دوسرے وقت طلاق دے یا کسی شرط پر طلاق دینے کا حکم دے اور وہ اس شرط کے خلاف طلاق دے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے اس بات کے خلاف کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا یہ حضرات فرماتے ہیں اسی طرح بندوں کو جس طریقے کا حکم دیا گیا اس کے مطابق طلاق دیں تو واقع ہوگی اور جب اس کے خلاف دیں تو واقع نہ ہوگی۔

لیکن اکثر اہل علم نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں طلاق دینے کے بارے میں جس بات کا بندوں کو حکم دیا گیا ہے وہ اسی طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو کہ جب عورت پاک ہو اور (اس طہر میں) جماع بھی نہ ہوا ہو یا حاملہ ہو نیز اگر وہ تین طلاقیں دینا چاہیں تو الگ الگ دینے اور اکٹھی نہ دینے کا حکم ہے اب اگر وہ اس بات کے خلاف کرتے ہوئے اس وقت طلاق دیں جس وقت طلاق دینا ان کے لیے مناسب نہیں اور جتنی طلاقیں دینے کا حکم ہے اس سے زیادہ دیں تو انہوں نے جو کچھ کیا وہ لازم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم میں تجاوز کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے یہ وکالت کی طرح نہیں کیونکہ وکیل (یہ عمل) اپنے مؤکل کے لیے کرتے ہیں پس وہ اپنے افعال میں ان (مؤکلین) کے قائم مقام ہوتے ہیں لہذا اگر وہ حکم کے مطابق کریں تو لازم ہو جائے گا اور اگر حکم کے خلاف کریں تو لازم نہیں ہوگا اور بندے طلاق دینے میں اپنی ذات کے لیے عمل کرتے ہیں دوسروں کے لیے نہیں اور نہ ہی اپنے رب عزوجل کے لیے کرتے ہیں اور وہ اپنے اس عمل میں کسی کے قائم مقام بھی نہیں ہوتے کہ ان سے اس بات کا قصد کیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے حکم کے مطابق صحیح طلاق دیں

وَلَا يَحِلُّوْنَ فِيْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّ غَيْرِهِمْ فَيُرَادُ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ إِصَابَةُ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ الَّذِيْنَ يَحِلُّوْنَ فِيْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّهُ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَزِمَهُمْ مَا فَعَلُوْا وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ نُهُوْا عَنْهُ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ مِمَّا قَدْ نَهَى اللّٰهُ تَعَالٰى الْعِبَادَ عَنْ فِعْلِهَا أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوْهَا أَحْكَامًا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنِ الظِّهَارِ وَوَصَفَهُ بِأَنَّهُ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ وَلَمْ يَمْنَعْ مَا كَانَ كَذٰلِكَ أَنْ تَحْرُمَ بِهِ الْمَرْأَةُ عَلٰى زَوْجِهَا حَتّٰى يَفْعَلَ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا رَأَيْنَا الظِّهَارَ قَوْلًا مُنْكَرًا وَزُوْرًا وَقَدْ لَزِمَتْ بِهِ حُرْمَةٌ كَانَ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ هُوَ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ وَالْحُرْمَةُ بِهِ وَاجِبَةٌ۔

وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ طَلَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهُ بِمُرَاجَعَتِهَا وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ بِذٰلِكَ الْآثَارُ وَقَدْ ذَكَرْتُهَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْمُرَاجَعَةِ مَنْ لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْزَمَهُ الطَّلَاقَ فِي الْحَيْضِ وَهُوَ وَقْتٌ لَا يَحِلُّ إِيْقَاعُ الطَّلَاقِ فِيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَأَوْقَعَ كُلًّا فِيْ وَقْتِ الطَّلَاقِ لَزِمَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَلْزَمَ نَفْسَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَعَلَهُ عَلٰى خِلَافِ مَا أُمِرَ بِهِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لَوِ اكْتَفَيْنَا بِهِ كَانَتْ حُجَّةً قَاطِعَةً وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ رَضِيَ

جن کے یہ قائم مقام ہیں تو جب بات یوں ہے تو جو کچھ انہوں نے کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ یہ ان امور میں سے ہے جن سے منع کیا گیا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بعض کاموں سے منع فرمایا لیکن عمل کرنے کی صورت میں احکام واجب کر دیئے ان باتوں میں سے ایک ظہار[1] ہے کہ اس سے منع کیا اور اسے بری بات اور جھوٹ قرار دیا لیکن اس کے باوجود جو ایسا کرے اس کی بیوی کے (خاوند پر) اس وقت تک حرام ہونے کو منع نہیں کیا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کفارہ ادا نہ کر دے تو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ظہار بری بات اور جھوٹ ہے لیکن اس کے باوجود حرمت لازم ہو گئی اسی طرح جس طلاق سے منع کیا گیا وہ بھی بری بات اور جھوٹ ہے اس کی وجہ سے حرمت واجب ہو جاتی ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس طلاق کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں دی تھی تو آپ نے انہیں رجوع کا حکم دیا اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔ اور میں (امام طحاوی) نے انہیں گزشتہ باب میں ذکر کیا ہے اور جس شخص کی طلاق واقع نہ ہو اس کو رجوع کا حکم دینا جائز نہیں تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق ان پر لازم کر دی اور اس وقت دینا جائز نہیں اسی طرح جو شخص (ایکدم) تین طلاقیں دے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور جو کچھ اس نے نفس پر لازم کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ اس نے یہ عمل مامور بہ کے خلاف کیا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔

اور جو کچھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے اگر ہم اس پر اکتفا کریں تو وہ قطعی دلیل ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے فرمایا

[1] کسی شخص کا اپنی بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ وغیرہ کی طرح قرار دینا ظہار کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي
الطَّلَاقِ اَنَاةٌ وَاِنَّهُ مَنْ تَعَجَّلَ اَنَاةَ اللّٰهِ فِي
الطَّلَاقِ اَلْزَمْنَاهُ اِيَّاهُ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِي عِمْرَانَ
قَالَ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي اِسْرَائِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

۷ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي
اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا اَبَا الصَّهْبَاءِ
وَلَا سُوَالَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاِنَّمَا
ذَكَرَ مِثْلَ جَوَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
الَّذِيْ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَذَكَرَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ
كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ
قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَخَاطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَفِيْهِمْ اَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ
رَضِيَ عَنْهُمُ الَّذِيْنَ قَدْ عَلِمُوْا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ
فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ
فَكَانَ ذٰلِكَ اَكْبَرُ الْحُجَّةِ فِي نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ
اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فِعْلًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ كَانَ
كَذٰلِكَ اَيْضًا اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ اِجْمَاعًا
يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ وَكَمَا كَانَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى النَّقْلِ
بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ كَانَ كَذٰلِكَ اِجْمَاعُهُمْ
عَلَى الرَّأْيِ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ۔

اے لوگو! تمہارے لیے طلاق میں ٹھہراؤ تھا اور جو شخص طلاق
کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی) تاخیر میں جلدی
کرے تو وہ طلاق اس پر لازم ہو جائے گی۔

اسحٰق بن اسرائیل اور احمد بن منصور رمادی، عبدالرزاق
سے وہ معمر سے وہ طاؤس سے وہ اپنے والد سے
اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس پہلی
حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں جو ہم نے باب
کے شروع میں ذکر کی ہے البتہ ان دونوں حضرات
نے (اپنی روایتوں میں) حضرت ابوالصباء اور حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے سوال کا ذکر
نہیں کیا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کے اس جواب کی طرح ذکر کیا جو اُس (پہلی)
حدیث میں مذکور ہے اس کے بعد انہوں نے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا جو
ہم نے اس حدیث سے نقل کیا تو حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو خطاب کیا جن میں
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں جنہیں اس
بارے میں دور رسالت والی بات معلوم تھی لیکن
ان میں سے کسی نے بھی اس (حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی بات) کا انکار نہیں کیا اور نہ
کسی رد کرنے والے نے اس کا رد کیا۔ لہٰذا
یہ حدیث گزشتہ کے منسوخ ہونے پر بہت
بڑی حجت ہے کیونکہ جب تمام صحابہ کرام
کا فعل ایسا فعل ہے کہ اس سے حجت قائم
ہوتی ہے تو ان کا کسی بات پر اجماع بھی قابل
استدلال اجماع ہے تو جس کسی بات کے نقل
کرنے پر ان کا اجماع وھم اور خطا سے بری ہے
اسی طرح کسی رائے پر ان کا اجماع بھی وھم اور
خطا سے بری ہے۔

وَقَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعَانٍ فَجَعَلَهَا اَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِيْ لَمَّا رَاَوْا فِيْهِ مِمَّا قَدْ خَفِيَ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخًا لِّمَا تَقَدَّمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ تَدْوِيْنُ الدَّوَاوِيْنِ وَالْمَنْعُ مِنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَقَدْ كُنَّ يُبَعْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَالتَّوْقِيْتُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ تَوْقِيْتٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ مَا عَمِلُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَوَقَفْنَا عَلَيْهِ لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهٗ اِلٰى مَا قَدْ رَاَيْنَاهُ مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِعْلُهُمْ لَهٗ كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُوْقِعِ مَعًا اَنَّهٗ يَلْزَمُ لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ مِمَّا قَدْ رُوِيَ اَنَّهٗ كَانَ قَبْلَهٗ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

اور ہم بعض باتوں کو دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان کا کچھ مفہوم تھا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کچھ اور مراد لیا کیونکہ انہوں نے ان میں وہ باتیں دیکھیں جو بعد والوں پر پوشیدہ تھیں تو یہ پہلے قول کے نسخ پر دلیل ہے ان باتوں میں سے رجسٹروں کی تدوین اور ام ولد[1] لونڈیوں کی بیع سے روکنا ہے حالانکہ اس سے پہلے ان کا سودا ہوتا تھا اور شراب کی حد میں کوڑوں کی تعداد مقرر کرنا جبکہ اس سے پہلے ان کی مقدار مقرر نہ تھی تو جب انہوں نے اس پر عمل کیا اور ہمیں بھی اس سے واقفیت حاصل ہوگئی تو ہمارے لیے ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر اس (دوسرے حکم) کے خلاف ورزی جائز نہیں تو اسی طرح بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کے بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوا اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور اسے چھوڑ کر اس کی طرف جانا جو پہلے مذکور ہوا جائز نہیں۔

ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ كَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ يُفْتِيْ مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا مَعًا اَنَّ طَلَاقَهٗ قَدْ لَزِمَهٗ وَحَرَّمَهَا عَلَيْهِ۔

پھر یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کے بعد فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے تو اس کی طلاق لازم ہوجائے گی اور وہ عورت اس پر حرام ہوجائے گی۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّ عَمِّيْ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثَةً فَقَالَ اِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَاَنْدَمَهُ اللّٰهُ وَاَطَاعَ الشَّيْطٰنَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا فَقُلْتُ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِلُّهَا لَهٗ فَقَالَ مَنْ يُّخَادِعُ اللّٰهَ يُخَادِعْهُ۔

حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں آپ نے فرمایا تمہارے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس (طلاق) کو پورا کردیا اور اس نے شیطان کی اطاعت کی "تو آپ نے اس کے لیے کوئی راستہ نہ بتایا (راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا آپکا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اس عورت کو حلال جانتا ہے تو انہوں نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے دھوکہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

حضرت محمد بن ایاس بن بکیر فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دیں پھر اسے نکاح کرنے کا خیال

[1] ام ولد وہ لونڈی ہوتی ہے جس سے اس کے مالک کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ إِمْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا لَا نَرٰى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتّٰى تَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِيْ إِيَّاهَا وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ۔

۲۲۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيْهِ مِنْ قَوْلٍ فَاذْهَبْ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَاسْأَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَأَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَأَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَفْتِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

۲۲۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ

ہوا چنانچہ وہ حکم پوچھنے کے لیے آیا تو میں اس کے ساتھ گیا تاکہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم) سے پوچھوں ان دونوں نے فرمایا کہ ہم اس کے لیے اس عورت سے نکاح جائز نہیں سمجھتے حتی کہ وہ دوسری عورت سے نکاح کر لے اس نے کہا میں نے تو ایک ہی وقت میں طلاق دی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کچھ تیرے ہاتھ میں تھا اسے تو نے چھوڑ دیا اب مزید تیرے اختیار میں کچھ نہیں۔

حضرت یحیی بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت بکیر بن اشج نے ان کو معاویہ بن ابو عیاش انصاری سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر (رضی اللہ عنہم) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس حضرت محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک دیہاتی شخص نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دی ہیں آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے آپ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں چنانچہ ہم نے اگر اس کو بتایا تو اس نے جا کر ان دونوں سے پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے اے ابوہریرہ! آپ بتائیں کیونکہ یہ ایک مشکل مسئلہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک طلاق اسے جدا کر دیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیتی ہیں حتی کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔

حضرت محمد بن ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس، ابوہریرہ اور ابن رضی اللہ عنہم سے باکرہ عورت کو تین طلاقیں دینے کے بارے میں پوچھا اور میں (حضرت محمد بن ایاس) بھی اس شخص کے ساتھ تھا تو ان سب

عُمَرَ عَنْ طَلَاقِ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وَهُوَ مَعَهُ فَكُلُّهُمْ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ۔

(صحابہ کرام) نے فرمایا کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی۔

۲۲۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو غیر مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دیتا ہے فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں حتی کہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔

۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً فَقَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ سَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي رَقَبَتِهِ إِنَّهُ اتَّخَذَ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ حرام ہو گئی اور ستانوے طلاقیں اس کی گردن پر ہیں (یعنی گناہ گار ہوا) بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا ہے۔

۲۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الاعلیٰ، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَحُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَيَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ وہ تیرے نکلنے کی کوئی سبیل بناتا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کو ملحوظ رکھ کر طلاق دو (یعنی ایسے وقت میں طلاق دو کہ وہ عدت مکمل کر سکیں مطلب یہ ہے کہ حالت طہر میں طلاق دو) پھر ان کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذَلِكَ أَيْضًا۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ

حضرت ابو وائل، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دیتا ہے، فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

زوجا غيره۔

۲۳۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله انه سئل عن رجل طلق امرأته مائة قال ثلاث تبينها منك وسائرها عدوان۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دیتا ہے انہوں نے فرمایا تین اسے تم سے جدا کردیں گی اور باقی طلاقیں زیادتی (گناہ) ہے۔

۲۳۲- حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن يحيى بن سعيد عن بكير بن الاشج عن النعمان بن ابى عياش الانصاري عن عن عطاء بن يسار انه قال جاء رجل الى عبد الله بن عمرو فسأله عن رجل طلق امرأته ثلاثا قبل ان يمسها قال عطاء فقلت له طلاق البكر واحدة فقال عبد الله انما انت قاص الواحدة تبينها والثلاث تحرمها حتى تنكح زوجا غيره۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دیں حضرت عطا فرماتے ہیں میں نے اس کہا کہ غیر مدخولہ عورت کی طلاق ایک ہوتی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم واعظ ہو ایک طلاق اسے جدا کردیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرلے۔

۲۳۳- حدثنا فهد قال ثنا ابن ابى مريم قال اخبرنا ابن لهيعة ويحيى بن ايوب قالا ثنا ابن الهاد عن ربيعة ابن ابى عبد الرحمن عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن عمرو قال الواحدة تبينها والثلاث تحرمها۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک طلاق اسے جدا کر دیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیتی ہیں۔

۲۳۴- حدثنا صالح قال ثنا سعيد هو ابن منصور قال ثنا ابو عوانة عن شقيق عن انس قال لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره قال وكان عمر بن الخطاب اذا اتى برجل طلق امرأته ثلاثا اوجع ظهره۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ عورت اس (پہلے خاوند) کے لیے حلال نہیں یہاں تک کہ دوسرے خاوند (کسی دوسرے شخص) سے نکاح کرلے اور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوتیں تو آپ اس کو سزا دیتے۔

۲۳۵- حدثنا يونس قال اخبرنا سفيان عن عاصم بن بهدلة عن شقيق عن عبد الله بن مسعود قال في الرجل يطلق البكر ثلاثا انها لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره۔

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے۔ فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں حتی کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے۔

۲۳۶ - حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت شقیق، حضرت انس بن مالک سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رَاَیْنَا الْعِبَادَ اُمِرُوْا اَنْ لَّا یَنْکِحُوا النِّسَآءَ اِلَّا عَلٰی شَرَائِطَ مِنْہَا اَنَّہُمْ مُنِعُوْا مِنْ نِکَاحِہِنَّ فِیْ عِدَّتِہِنَّ فَکَانَ مَنْ نَکَحَ امْرَاَۃً فِیْ عِدَّتِہَا لَمْ یَثْبُتْ نِکَاحُہٗ عَلَیْہَا وَھُوَ فِیْ حُکْمِ مَنْ لَمْ یَعْقِدْ عَلَیْہَا نِکَاحًا فَالنَّظْرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِكَ ھُوَ اِذَا عَقَدَ عَلَیْہَا طَلَاقًا فِیْ وَقْتٍ قَدْ نُھِیَ عَنْ اِیْقَاعِ الطَّلَاقِ فِیْہِ اَنْ لَّا یَقَعَ طَلَاقُہٗ ذٰلِكَ وَاَنْ یَکُوْنَ فِیْ حُکْمِ مَنْ لَمْ یُوْقِعْ طَلَاقًا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں بندوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ عورتوں سے کچھ شرائط کی بنیاد پر نکاح کریں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کو عدت کے دوران نکاح سے منع کیا گیا، پس جو شخص کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کرے اس کا اس سے نکاح ثابت نہیں ہوگا اور وہ نکاح نہ کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر وہ ایسے وقت میں طلاق دے جب طلاق دینا منع ہے تو طلاق واقع نہ ہو اور وہ طلاق نہ دینے والے کے حکم میں ہو۔

فَالْجَوَابُ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ مَا ذُکِرَ مِنْ عَقْدِ النِّکَاحِ کَذٰلِكَ ھُوَ وَکَذٰلِكَ الْعُقُوْدُ کُلُّہَا الَّتِیْ یَدْخُلُ الْعِبَادُ بِہَا فِیْ اَشْیَآءَ لَا یَدْخُلُوْنَ فِیْہَا اِلَّا مِنْ حَیْثُ اُمِرُوْا بِالدُّخُوْلِ فِیْہَا وَاَمَّا الْخُرُوْجُ مِنْہَا فَقَدْ یَخْرُجُ بِغَیْرِ مَا اُمِرُوْا بِالْخُرُوْجِ بِہٖ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا الصَّلٰوۃَ قَدْ اُمِرَ الْعِبَادُ بِدُخُوْلِہَا اَنْ لَّا یَدْخُلُوْہَا اِلَّا بِالتَّکْبِیْرِ وَالْاَسْبَابِ الَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ فِیْہَا وَاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخْرُجُوْا مِنْہَا اِلَّا بِالتَّسْلِیْمِ فَکَانَ مَنْ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ بِغَیْرِ طَہَارَۃٍ وَبِغَیْرِ تَکْبِیْرٍ لَمْ یَکُنْ دَاخِلًا فِیْہَا وَکُلُّ مَنْ تَکَلَّمَ فِیْہَا بِکَلَامٍ مَکْرُوْہٍ اَوْ فَعَلَ فِیْہَا شَیْئًا مِمَّا لَا یُفْعَلُ فِیْہَا مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْیِ وَمَا اَشْبَہَہٗ خَرَجَ بِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَکَانَ مُسِیْئًا فِیْمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَکَذٰلِكَ الدُّخُوْلُ فِی النِّکَاحِ لَا یَکُوْنُ اِلَّا مِنْ حَیْثُ اُمِرَ الْعِبَادُ بِالدُّخُوْلِ فِیْہِ وَالْخُرُوْجُ مِنْہُ قَدْ یَکُوْنُ بِمَا اُمِرُوْا بِالْخُرُوْجِ بِہٖ مِنْہُ وَبِغَیْرِ ذٰلِكَ فَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

اس سلسلے میں جواب یہ ہے کہ عقد نکاح کے سلسلے میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ان تمام عقود کا معاملہ اسی طرح ہے جن کے ذریعے بندے کسی کام میں داخل ہوتے ہیں یعنی وہ صرف اسی صورت میں ہی اس کام میں داخل ہوتے ہیں جو حکم کے مطابق ہو۔ لیکن (کسی کام سے) نکلنے کی صورت میں مامور بہ طریقے کے علاوہ بھی نکل سکتے ہیں۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نماز کو تکبیر اور ان اسباب کے ذریعے شروع کر سکتے ہیں جن کے ذریعے وہ نماز میں داخل ہوتے ہیں اور انہیں حکم ہے کہ سلام کے بغیر نماز سے نہ نکلیں اب جو شخص طہارت اور تکبیر کے بغیر نماز شروع کرتا ہے وہ نماز میں داخل نہیں ہوتا اور جو شخص نماز میں ناجائز کلام کرے یا کوئی ایسا کام کرے جو نماز میں نہیں کیا جاتا مثلاً کھانا پینا اور چلنا وغیرہ تو نماز سے خارج ہو جاتا ہے اور جو عمل اس نے نماز کے دوران کیا اس کی وجہ سے گناہ گار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نکاح میں داخل ہونے کے لیے اس بات پر عمل ضروری ہے جس کا بندوں کو حکم دیا گیا لیکن نکاح سے نکلنا بعض اوقات ان امور کے ذریعے ہوتا ہے جن کے ساتھ نکلنے کا حکم دیا گیا اور بعض اوقات دیگر امور کے

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

ذریعے ہوتا ہے یہ تمام بیان حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا قول ہے

بَابُ ۱۸۵ الْاَقْرَآءِ

لفظ "اقراء" کی تحقیق

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْاَقْرَآءِ الَّتِي تَجِبُ عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا طُلِّقَتْ فَقَالَ قَوْمٌ هِيَ الْحَيْضُ وَقَالَ آخَرُوْنَ هِيَ الْاَطْهَارُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگوں (فقہاء) کا اس "اقراء" کے بارے میں اختلاف ہے جو مطلقہ عورت پر واجب ہوتا ہے ایک جماعت کے نزدیک اس سے حیض مراد ہے جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں یہ طہر ہیں

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ اِلَى اَنَّهَا الْاَطْهَارُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِيْنَ طَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مُرْهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا اِنْ شَاءَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ۔

جو لوگ اسے طہر قرار دیتے ہیں انکی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر چھوڑ دیں حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں تو طلاق دیں تو یہ عدت (وقت) جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے ہم نے اسے اس کی سند کے ساتھ گزشتہ باب میں ذکر کیا ہے۔

قَالُوْا فَلَمَّا اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الطُّهْرِ وَجَعَلَهُ الْعِدَّةَ دُوْنَهَا وَنَهَاهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الْحَيْضِ وَاَخْرَجَهُ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ عِدَّةً ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْاَقْرَآءَ هِيَ الْاَطْهَارُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ انہیں حالتِ طہر میں طلاق دیں اور اسی کو عدت قرار دیا حیض کو نہیں نیز انہیں حالتِ حیض میں طلاق دینے سے منع کیا اور اسے عدت بننے سے خارج کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ "اقراء" سے مراد طہر ہیں۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَمَا ذَكَرُوْا۔

دوسرے حضرات کی طرف سے ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح مروی ہے جس طرح انہوں نے ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا هُوَ اَتَمُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ عُمَرَ اَنْ يَاْمُرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا اِنْ شَاءَ وَقَالَ تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا بِاِسْنَادِهٖ فِي الْبَابِ الَّذِي

لیکن ان ہی سے اس سے زیادہ مکمل حدیث مروی ہے ان سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو رجوع کے بارے میں فرمائیں پھر اسے (اپنی بیوی) کو چھوڑے رکھیں (یعنی طلاق نہ دیں) حتیٰ کہ وہ ایک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر چاہیں تو طلاق دے دیں اور فرمایا کہ یہ وہ گنتی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے پورا ہونے پر عورتوں کو طلاق دی جائے۔ ہم نے اس حدیث کو بھی

لہ جس عورت کو حیض آتا ہو اور اسے طلاق دی جائے اس کی عدت "ثلثة قروء" (تین قروء) بیان کی گئی احناف کے نزدیک قرء سے مراد حیض ہے۔

قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ فَدَلَّ نَهْيُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اِيْقَاعِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ بَعْدَ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ طَلَّقَ فِيْهَا حَتّٰى يَكُوْنَ طُهْرٌ وَحَيْضَةٌ اُخْرٰى بَعْدَهَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُ لَوْ كَانَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ الْاَطْهَارَ اِذًا لَجَعَلَ لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ وَلَا يَنْتَظِرَ مَا بَعْدَهَا لِاَنَّ ذٰلِكَ طُهْرٌ فَلَمَّا لَمْ يُبِحْ لَهُ الطَّلَاقَ فِيْ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَتّٰى تَكُوْنَ طُهْرًا اٰخَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَيْضَةٌ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ الْعِدَّةَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ اِنَّمَا هِيَ وَقْتُ مَا تُطَلَّقُ النِّسَاءُ وَلَيْسَ لِاَنَّهَا عِدَّةٌ تُطَلَّقُ لَهَا النِّسَاءُ يَجِبُ بِذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ هِيَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ تَعْتَدُّ بِهَا النِّسَاءُ لِاَنَّ الْعِدَّةَ مُخْتَلِفَةٌ۔

مِنْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

وَمِنْهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ۔

وَمِنْهَا عِدَّةُ الْحَامِلِ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

فَكَانَتِ الْعِدَّةُ اِسْمًا وَاحِدًا لِمَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مَا لَزِمَهُ اِسْمُ عِدَّةٍ وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ قُرُوْءًا فَكَذٰلِكَ لَمَّا لَزِمَ اِسْمُ الْوَقْتِ الَّذِيْ تُطَلَّقُ فِيْهِ النِّسَاءُ اِسْمُ عِدَّةٍ لَمْ يَثْبُتْ لَهُ بِذٰلِكَ اِسْمُ الْقُرُوْءِ فَهٰذِهٖ مُعَارَضَةٌ صَحِيْحَةٌ وَلَوْ اَرَدْنَا اَنْ نُكْثِرَ هٰهُنَا فَنَحْتَجُّ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ دَعِي الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ فَنَقُوْلُ الْاَقْرَاءُ هِيَ الْحَيْضُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اس کی سند سے گزشتہ باب میں ذکر کیا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طہر میں طلاق دینے سے روکا جو اس حیض کے بعد ہے جس میں طلاق دی حتیٰ کہ ایک طہر گزرے اور پھر حیض آ جائے اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ کے ارشاد گرامی "یہ وہ عدت (گنتی) ہے جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔" سے طہر مراد ہوتا تو آپ اس حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دینا جائز قرار دیتے اور جو کچھ اس کے بعد سے اس کی انتظار نہ فرماتے کیونکہ یہ طہر ہے تو جب اس طہر میں طلاق دینا جائز قرار نہیں دیا حتیٰ کہ ایک اور طہر آ جائے اور ان دونوں طہروں کے درمیان حیض ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ جس گنتی کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کی اجازت دی ہے اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جائے یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے تو واجب ہے کہ یہی وہ عدت ہو جسے عورتیں گزارتی ہیں کیونکہ عدت کی مختلف قسمیں ہیں۔

ان میں سے ایک بیوہ کی عدت ہے اور وہ چار مہینے دس دن ہیں۔

اور ان میں سے ایک مطلقہ عورت کی عدت ہے اور وہ تین قروء ہیں

ان میں سے ایک حاملہ کی عدت ہے کہ اس کا بچہ پیدا ہو جائے

تو لفظ عدت ایک اسم ہے جس کے مختلف معانی ہیں ایسا نہیں کہ جہاں بھی لفظ عدت آئے تو اس سے قروء ہی مراد ہو۔ تو اسی طرح جب اس وقت کو عدت کہا گیا جس میں عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے تو اس کے لیے قروء کا اسم ثابت نہیں ہوگا یہ صحیح معارضہ ہے اور اگر ہم یہاں زیادہ گفتگو کرنا چاہیں تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں آپ نے مستحاضہ عورت سے فرمایا اپنے "اقراء" کے دنوں میں نماز چھوڑ دو تو یہاں اقراء سے مراد حیض ہے جو زبان رسالت سے بیان ہوا یہ وہی بات ہے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَکَانَ ذٰلِکَ مَا قَدْ تَعَلَّقَ بِہٖ بَعْضُ مَنْ تَقَدَّمَ وَلٰکِنَّا لَا نَفْعَلُ ذٰلِکَ لِاَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُسَمِّی الْحَیْضَ قُرْءًا وَتُسَمِّی الطُّھْرَ قُرْءًا وَتَجْمَعُ الْحَیْضَ وَالطُّھْرَ وَتُسَمِّیْھِمَا قُرْءًا۔

جس سے بعض متقدمین نے استدلال کیا لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے کیونکہ اہل عرب بعض اوقات حیض کو اور بعض اوقات طہر کو "قرء" کہتے ہیں بعض اوقات حیض اور طہر جمع ہوتے ہیں تو دونوں کا نام "قرء" رکھ دیتے ہیں۔

۲۲۷- حَدَّثَنِیْ بِذٰلِکَ مَحْمُوْدُ بْنُ حَسَّانٍ النَّحْوِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ۔

یہ بات ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے محمود بن حسان نحوی نے بیان کی وہ عبدالملک بن ہشام سے وہ ابوزید سے اور وہ ابوعمرو بن علاء سے روایت کرتے ہیں۔

وَفِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا حُجَّۃٌ اُخْرٰی اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھُوَ الَّذِیْ خَاطَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِہٖ فَتِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَھَا النِّسَاءُ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ عِنْدَہٗ دَلِیْلًا اَنَّ الْاَقْرَاءَ الْاَطْھَارُ اِذْ قَدْ جَعَلَ الْاَقْرَاءَ الْحَیْضَ فِیْمَا رُوِیَ عَنْہُ فَاِذَا کَانَ ھٰذَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَقَدْ خَاطَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٖ لَا دَلِیْلَ فِیْہِ عَلٰی اَنَّ الْقُرْءَ الطُّھْرُ کَانَ مَنْ بَعْدَہٗ فِیْہِ اَیْضًا کَذٰلِکَ وَسَنَذْکُرُ مَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ مَوْضِعِہٖ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

یہاں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عدت (کی تکمیل) پر عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے اور آپ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) اسے اقراء کے طہر ہونے پر دلیل نہیں قرار دیتے تھے کیونکہ آپ کے نزدیک اقراء سے مراد حیض ہیں یہ بات آپ سے مروی ہے تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنہیں اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا، کے نزدیک اس میں قرء بمعنی طہر پر دلیل نہیں تو بعد والوں کے نزدیک بھی اسی طرح ہو گا ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی قول اسی باب میں مناسب مقام پر ذکر کریں گے۔

وَکَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِہٖ الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْاَقْرَاءَ الْاَطْھَارَ اَیْضًا۔

"اقراء" سے طہر مراد لینے والوں کے دلائل میں سے یہ بھی ہے۔

۲۲۸- مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا نَقَلَتْ حَفْصَۃَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ دَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَۃِ الثَّالِثَۃِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَمْرَۃَ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَۃُ قَدْ جَادَلَھَا فِیْ ذٰلِکَ اُنَاسٌ

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کو تیسرے حیض کے شروع ہونے پر (اپنے ہاں) منتقل کر لیا ابن شہاب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت عمرہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام حضرت ام المومنین سے جھگڑا کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے "ثلثۃ قروء" فرمایا ہے حضرت

وَقَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتُمْ وَتَدْرُوْنَ مَا الْاَقْرَاءُ إِنَّمَا الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو لیکن کیا تم جانتے ہو کہ "اقراء" کیا ہیں اقراء سے طہر مراد ہیں۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا يُرِيْدُ الَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی فقیہ کو نہیں پایا مگر وہ یہی بات کہتا تھا یعنی جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اسے تیسرے حیض کا خون آنا شروع ہو جائے تو وہ اس (خاوند) سے بری ہو گئی اور وہ (خاوند) اس (بیوی) سے بری ہو گیا نہ وہ اس کی وارث ہو گی اور نہ وہ اس کا وارث ہوگا۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْأَزْرَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِذَا طَعَنَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب مطلقہ عورت کا تیسرا حیض شروع ہو جائے تو وہ خاوند سے اور خاوند اس سے بری ہو جاتا ہے۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت یونس فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَضٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے یہ بات حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتائی۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت سے یہ بات پوچھنے کے لیے انکو خط لکھا تو انہوں نے فرمایا جب تیسرا حیض شروع ہو جائے تو عورت اس سے جدا ہو جاتی ہے حضرت نافع فرماتے

مِنْهُ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُهُ

قَالُوا فَهٰذِهِ أَقَاوِيلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ تَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَأَمَّا إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا ذَكَرْتُمْ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ بِمَا ذَكَرْتُمْ لَكُمْ حُجَّةٌ

فَمِمَّا رُوِيَ خِلَافُ مَا احْتَجُّوا بِهِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَذْكُورَةِ عَمَّنْ رُوِيَتْ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّالَّةِ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ غَيْرُ الْأَطْهَارِ۔

ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہی بات فرماتے تھے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال ہیں جو ہماری مذکورہ بالا گفتگو پر دلالت کرتے ہیں۔

ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بات (اس وقت دلیل) ہوتی جب اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف نہ ہوتا لیکن جب ان کے درمیان اختلاف ہے اور بعض نے وہ بات فرمائی جو تم کہتے ہو اور دوسرے صحابہ کرام اس کے خلاف قول کرتے ہیں تو تمہارے موقف پر اس کا دلیل بننا ضروری نہیں۔

جن مذکورہ روایات سے ان حضرات نے استدلال کیا ہے ان کے خلاف صحابہ کرام سے روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ "اقراء" سے طہر کے علاوہ معنیٰ مراد ہے۔

۲۴۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ زَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تک وہ تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے اس کا خاوند زیادہ حق رکھتا ہے۔

۲۴۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ وَدَخَلَتِ الْمُغْتَسَلَ أَتَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ ثَلَاثًا فَارْتَفَعَا إِلٰى عُمَرَ فَأَجْمَعَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّلٰوةُ فَرَدَّهَا عُمَرُ عَلَيْهِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اسے دو حیض آئے جب تیسرا حیض آیا اور وہ غسل خانہ میں داخل ہوگئی تو اس کا خاوند آگیا اس نے تین بار کہا "میں نے تجھ سے رجوع کرلیا" پھر وہ دونوں اپنا مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے چنانچہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اس بات پر متفق ہوگئے کہ جب تک اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا اس کا خاوند زیادہ حق رکھتا ہے (یعنی رجوع صحیح ہے) چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو (خاوند کی طرف) لوٹا دیا۔

۲۴۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے تو

عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ تَنْتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَ عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے چاہے وہ لونڈی ہو یا آزاد، نیز آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ لَمْ يَدُلَّهُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ إِذَا كَانَ قَدْ جَعَلَهَا الْحِيَضَ.

یہاں اقراء سے حیض مراد ہے

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی اس بات کے راوی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمائی کہ یہ وہ عدت (مدت) ہے جس کے پورا ہونے پر عورتوں کو طلاق دی جائے تو یہ اس بات پر دلالت نہیں ہے کہ "اقراء" سے مراد طہارت ہے کیونکہ

۲۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَذَكَرَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَرَأَتْ أَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ دَمٍ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا قَالَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْمَدِيْنَةِ فَبَلَغَنِيْ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوْا يَجْعَلُوْنَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ.

حضرت مکحول سے مروی ہے کہ وہ مدینہ طیبہ آئے تو سلیمان بن یسار نے ان کو بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر جب تیسرے حیض کا ایک قطرہ خون دیکھ لے تو اسے رجوع کا حق نہیں فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں اس سلسلے میں پوچھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب، معاذ بن جبل اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم اسے رجوع کا حق دیتے ہیں یہاں تک کہ تیسرے حیض سے غسل کر لے۔

۲۴۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ قَبِيْصَةُ بْنُ أَبِيْ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ الطَّلَاقُ إِلَى الرَّجُلِ وَالْعِدَّةُ إِلَى الْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ حُرًّا وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ أَمَةً فَثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَالْعِدَّةُ عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا وَامْرَأَتُهُ حُرَّةً طَلَّقَ طَلَاقَ الْعَبْدِ تَطْلِيْقَتَيْنِ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت قبیصہ بن ابو ذویب نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے طلاق مرد کے اعتبار سے اور عدت عورت کے اعتبار سے ہے[1] اگر مرد آزاد ہو اور عورت لونڈی ہو تو تین طلاقیں ہوں گی اور لونڈی کی عدت دو حیض ہوں گے اگر خاوند غلام اور عورت آزاد ہو تو اسے غلام کے اعتبار سے دو طلاقیں ہوں گی اور آزاد

---

[1] حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک طلاق کا تعلق عورت سے ہے یعنی اگر وہ آزاد ہے تو اسکی تین طلاقیں ہیں چاہے اس کا خاوند آزاد ہو (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ ثَلَاثَ حِيَضٍ۔

فَلَمَّا جَاءَ هَذَا الِاخْتِلَافُ عَنْهُمْ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُحْتَجُّ فِي ذَلِكَ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنْهُمْ لِأَنَّهُ مَتَى احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي ذَلِكَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ بِقَوْلِ مِثْلِهِ فَانْتَفَى ذَلِكَ كُلُّهُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى الْفَرِيقِ الْآخَرِ۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحِيَضَ عَلَى مُخَالِفِهِ أَنْ قَالَ فَإِذَا كَانَتِ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارَ فَإِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَهِيَ طَاهِرٌ فَحَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَاعَةٍ فَحُسِبَ ذَلِكَ لَهَا قُرْءٌ مَعَ قُرْأَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ كَانَتْ عِدَّتُهَا قُرْأَيْنِ وَبَعْضَ قُرْءٍ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ فِي ذَلِكَ أَنْ قَالَ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ فَكَذَلِكَ جَعَلْنَا الْأَقْرَاءَ الثَّلَاثَةَ عَلَى قُرْأَيْنِ وَبَعْضِ قُرْءٍ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الْأَقْرَاءِ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَجِّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ قَالَ فِي ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَأَجْمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ عَلَى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ثَبَتَ بِذَلِكَ مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَشْهُرٌ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثَةَ فَأَمَّا مَا حَصَرَهُ بِالثَّلَاثَةِ فَقَدْ حَصَرَهُ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ فَلَا يَكُونُ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْعَدَدِ كَمَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

عورت کی عدت یعنی تین حیض گزارے گی۔

تو جب ان (صحابہ کرام) سے یہ اختلاف منقول ہے تو ثابت ہوا کہ ان میں سے کسی ایک کے قول سے بھی استدلال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جب کوئی دلیل پکڑنے والا البعض کے قول سے استدلال کرے گا تو اس کا مخالف اسی قسم کے قول) سے اس کے خلاف دلیل دے گا تو ان روایات کا کسی ایک فریق کے لیے دوسرے کے خلاف دلیل بننا ختم ہو گیا۔

جن لوگوں نے اقراء سے حیض مراد لیا ہے انہوں نے اپنے مخالف کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ جب اقراء سے طہر مراد لیے جائیں تو اس صورت میں جب خاوند اپنی بیوی کو حالت طہر میں طلاق دے پھر اسی وقت اسے حیض آجائے تو اس طہر کو بھی بعد میں آنے والے دو طہروں کے ساتھ شمار کیا جائے گا تو اس کی عدت دو مکمل طہر اور ایک طہر کا کچھ حصہ ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تین "قروء" ارشاد فرمایا (دیکھئے سورہ ۲ کی آیت ۲۲۸)

جو حضرات "اقراء" سے طہر مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ نے ارشاد فرمایا "حج کے معلوم مہینے ہیں" اور اس سے مراد دو ماہ مکمل اور تیسرے مہینے کا کچھ حصہ ہے (دس دن) اسی طرح ہم بھی تین طہروں سے دو مکمل اور ایک طہر کا کچھ حصہ مراد لیتے ہیں۔

ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "اقراء" کے سلسلے میں تین قروء فرمایا ہے جب کہ حج کے بارے میں تین مہینے نہیں فرمایا اگر وہ تین مہینے فرماتا اور ہمارے حضرات دو مکمل اور ایک ناقص پر متفق ہوتے تو ہمارے مخالف کی بات درست ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ نے "اشہر" (مہینے) فرمایا تین کا لفظ نہیں فرمایا اور جن لوگوں نے اسے تین کے ساتھ مقید کیا انہوں نے معلوم عدد کی وجہ سے مقید کیا پس اس عدد سے کم نہیں ہوگا جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو جائیں تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور اسی طرح وہ عورتیں جنہیں حیض نہ آتا ہو (ان کی عدت بھی

(بقیہ حاشیہ) یا غلام اور لونڈی ہے تو اس کی دو طلاقیں ہیں خاوند آزاد ہو یا غلام۔ ۱۲ ہزاروی۔

ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَحَصَرَ ذٰلِكَ بِالْعَدَدِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ وَكَذٰلِكَ لَمَّا حَصَرَ الْأَقْرَاءَ بِالْعَدَدِ فَقَالَ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ۔

یہی ہے) تو یہاں عدد کی وجہ سے تین مہینے پر انحصار کیا گیا لہٰذا اس سے کم نہیں ہوگا اسی طرح جب قروء کو تین میں بند کر دیا گیا اور فرمایا "تین قروء" تو تین سے کم نہیں ہو سکتے۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ أَيْضًا أَنْ قَالَ لَمَّا كَانَتِ الْهَاءُ تَثْبُتُ فِي عَدَدِ الْمُذَكَّرِ فَيُقَالُ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَتَنْتَفِي مِنْ عَدَدِ الْمُؤَنَّثِ فَيُقَالُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَأَثْبَتَ الْهَاءَ ثَبَتَ أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ مُذَكَّرًا وَهُوَ الطُّهْرُ لَا الْحَيْضُ۔

اقراء (قروء) سے طہر مراد لینے والوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ جب حرف 'ہا' (تائے تانیث) مذکر عدد کے لیے ثابت ہے کہا جاتا ہے "ثلاثۃ رجال" اور مونث عدد میں یہ نہیں آتا ہے کہا جاتا ہے "ثلاث نسوۃ" اور اللہ تعالیٰ نے "ثلاثۃ قروء" فرما کر حرف "ہا" کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ اس سے مذکر مراد ہے اور وہ طہر ہے حیض نہیں۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْءَ إِذَا كَانَ لَهُ اسْمَانِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِنْ جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ أُثْبِتَتِ الْهَاءُ وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ أُسْقِطَتِ الْهَاءُ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثَوْبٌ وَهٰذِهِ مِلْحَفَةٌ فَإِنْ جُمِعَتْ بِالثَّوْبِ قُلْتَ ثَلَاثَةُ أَثْوَابٍ وَإِنْ جُمِعَتْ بِالْمِلْحَفَةِ قُلْتَ ثَلَاثُ مَلَاحِفَ وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ دَارٌ وَهٰذَا مَنْزِلٌ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ فَكَانَ الشَّيْءُ قَدْ يَكُوْنُ وَاحِدًا يُسَمّٰى بِاسْمَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِذَا جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِي جَمْعِ الْمُذَكَّرِ فَأُثْبِتَتِ الْهَاءُ وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِي جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ فَأُسْقِطَتِ الْهَاءُ فَكَذٰلِكَ الْحَيْضَةُ وَالْقُرْءُ هُمَا اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ الْحَيْضَةُ فَإِنْ جُمِعَ بِالْحَيْضَةِ سَقَطَتِ الْهَاءُ فَقِيْلَ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَإِنْ جُمِعَ بِالْقُرْءِ ثَبَتَتِ الْهَاءُ فَقِيْلَ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ وَذٰلِكَ كُلُّهُ اسْمَانِ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ

اس سلسلے میں ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں ایک مذکر اور دوسرا مونث ہو تو اگر مذکر کی صورت میں جمع لائیں تو "ہا" قائم ہوتی ہے اور اگر مونث کی صورت میں جمع کو لایا جائے تو حرف "ہا" گر جاتا ہے اسی سے تم کہتے ہو "ھذا ثوب" اور "ھذہ ملحفۃ" اور اگر "ثوب" کو جمع لائیں تو کہیں گے "ثلاثۃ اثواب" اور اگر "ملحفہ" کو جمع لائیں تو "ثلاث ملاحف" کہیں گے اسی طرح ایک ہی چیز کو "ھذہ دار" اور "ھذا منزل" کہتے گے تو ایک چیز کبھی دو مختلف ناموں سے موسوم ہوتی ہے ان میں سے ایک مذکر اور دوسرا مونث ہوتا ہے اگر اس کو جمع مذکر کی صورت میں لائیں تو وہی عمل کیا جائے گا جو جمع مذکر میں کیا جاتا ہے اور حرف "ہا" کو باقی رکھا جائے گا اور اگر جمع مونث کی شکل میں لائیں تو اس میں وہ عمل کیا جائے گا جو جمع مونث میں کیا جاتا ہے پس حرف "ہا" کو گرا دیں گے اسی طرح لفظ "حیضۃ" اور لفظ "قرء" دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اگر "حیضۃ" کی جمع لائیں تو "ہا" گر جائے گی اور اگر لفظ قرء کی جمع لائیں تو حرف 'ہا' کے ساتھ آئے گی اس لیے "ثلاثۃ قروء" کہا گیا اور یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ہمارے مخالف کے استدلال کی نفی ہوگئی۔

المخالف لنا۔

واما وجه الباب من طريق النظر

فانا قد راينا الامة جعل عليها في العدة نصف ما جعل على الحرة فكانت الامة اذا كانت ممن لا تحيض كان عليها نصف عدة الحرة اذا كانت ممن لا تحيض وذلك شهر ونصف فاذا كان ممن تحيض جعل عليها باتفاقهم حيضتان واريد بذلك نصف ما على الحرة ولهذا قال عمر رضي الله عنه بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قدرت ان اجعلها حيضة ونصفا لفعلت فلما كان ما على هذه الامة هو الحيض لا الاطهار وذلك نصف ما على الحرة ثبت ان ما على الحرة ايضا هو من جنس ما على الامة وهو الحيض لا الاطهار۔

فثبت بذلك قول الذين ذهبوا في القرء الى انها الحيض وانتفى قول مخالفهم وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله۔

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في عدة الامة۔

۲۵۰۔ ما حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن مظاهر بن اسلم عن القاسم عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم تعتد الامة حيضتين وتطلق تطليقتين۔

فدل ذلك ايضا على ما ذكرنا۔

۲۵۱۔ وقد حدثنا يزيد بن سنان قال

قیاس کے طریقے پر اس باب کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کے مقابلے میں نصف مقرر کی گئی ہے جب لونڈی ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت اس آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے جس کو حیض نہیں آتا اور یہ ڈیڑھ مہینہ ہے اور اگر اسے حیض آتا ہو تو بالاتفاق اس (لونڈی) کی عدت دو حیض ہے اور اس سے مراد آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ اسی لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا کہ اگر میں اسے ڈیڑھ حیض کرنے پر قادر ہوتا تو ایسا کر دیتا تو جب لونڈی کی عدت حیض ہے طہر نہیں اور یہ عدت، آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ آزاد عورت کی عدت لونڈی کی عدت کی ہم جنس ہوگی اور وہ حیض ہے طہر نہیں۔

اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو "قرء" سے حیض مراد لیتے ہیں اور ان کے مخالف کے قول کی نفی ہو گئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کی عدت کے بارے میں (یوں) مروی ہے۔

حضرت ابوالقاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی دو حیض عدت گزارے اور اسے دو طلاقیں دی جائیں۔

تو یہ بھی ہماری مذکورہ (بالا) گفتگو پر دلالت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ، حضرت عطیہ سے

ثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَبِيْبٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَبِاللهِ التَّوْفِيْقُ ۔

وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں تو یہ بھی ہمارے موقف کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

بَابُ ۱۸۶ الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا بَائِنًا مَاذَا لَهَا عَلٰى زَوْجِهَا فِيْ عِدَّتِهَا

مطلقہ بائنہ کی عدت کے دوران اس کے خاوند پر کیا لازم ہے

۲۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ وَحُصَيْنٌ وَاَشْعَثُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَدَاوُدُ وَسَيَّارٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ الْبَتَّةَ فَخَاصَمْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَقَالَ مُجَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ يَا ابْنَةَ قَيْسٍ اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى عَلٰى مَنْ كَانَ لَهُ الرَّجْعَةُ ۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا انہوں نے فرمایا میرے خاوند نے مجھے طلاق بائن دی تھی میں رہائش اور نفقہ کے سلسلے میں ان کے ساتھ اپنا مقدمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی تو آپ نے مجھے رہائش اور نفقہ کچھ بھی نہ دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزاروں، حضرت مجالد اپنی روایت میں فرماتے ہیں (آپ نے فرمایا) اے قیس کی بیٹی: رہائش اور نفقہ اس شخص پر ہوتا ہے جسے رجوع کا حق حاصل ہو گا۔

۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَمَرَ لَهَا بِنَفَقَةٍ فَاسْتَقَلَّتْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ نَحْوَ الْيَمَنِ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَقَالَ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ عمرو بن حفص مخزومی نے ان کو تین طلاقیں دیں تو ان کے لیے کچھ نفقہ کا حکم دیا انہوں نے (حضرت فاطمہ نے) اسے تھوڑا سمجھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حضرت عمرو بن حفص کو) یمن کی طرف بھیجا تھا حضرت خالد بن ولید بنو مخزوم کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے

يا رسول الله إنّ أبا عمرو بن حفص طلّق فاطمة ثلاثا فهل لها نفقة؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليس لها نفقة ولا سكنى وأرسل إليها أن تنتقل إلى أمّ شريك ثم أرسل إليها أنّ أمّ شريك يأتيها المهاجرون الأوّلون فانتقلي إلى ابن أمّ مكتوم فإنّك إذا وضعت خمارك لم يرك.

اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابوعمرو بن حفص نے اپنی زوجہ حضرت فاطمہ کو تین طلاقیں دے دی ہیں کیا ان کے لیے نفقہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ انکے لیے نفقہ ہے اور نہ ہی رہائش، اور انہیں پیغام بھیجا کہ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہو جائیں پھر پیغام بھیجا کہ ام شریک کے پاس مہاجرین اولین کا آنا جانا ہے لہذا حضرت ابن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جائیں کیونکہ

٢٥٤- حدثنا ربيع المؤذّن قال ثنا بشر بن بكر قال ثنا الأوزاعي فذكر بإسناده مثله.

حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں ہم سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٥٥- حدثنا بحر بن نصر قال قُرئ على شعيب بن الليث أخبرك أبوك عن عمران بن أبي أنس عن أبي سلمة أنّه قال سألت فاطمة بنت قيس فأخبرتني أنّ زوجها المخزومي طلّقها وأنّه أبى أن ينفق عليها فجاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نفقة لك انتقلي إلى ابن أمّ مكتوم فكوني عنده فإنّه رجل أعمى تضعين ثيابك عنده.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے (اس سلسلے میں) پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے خاوند مخزومی نے ان کو طلاق دی اور نفقہ دینے سے انکار کر دیا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور معاملہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے تم حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چلی جاؤ وہ نابینا شخص ہیں تم وہاں اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔

٢٥٦- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا الليث فذكر بإسناده مثله.

حضرت عمرو بن خالد فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٥٧- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال ثني الليث عن أبي الزبير المكّي أنّه سأل عبد الحميد بن عبد الله بن أبي عمرو بن الحفص عن طلاق جدّه أبي عمرو فاطمة بنت قيس فقال له عبد الحميد طلّقها البتّة ثم خرج إلى اليمن ووكّل عيّاش بن أبي ربيعة فأرسل إليها عيّاش ببعض النفقة فسخطتها فقال لها

حضرت لیث، حضرت ابوالزبیر مکی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبدالحمید بن عبداللہ بن ابوعمرو بن حفص سے ان کے دادا حضرت ابوعمرو کے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بارے میں پوچھا تو حضرت عبدالحمید نے ان سے فرمایا انہوں (حضرت ابوعمرو) نے ان کو طلاق بائن دی پھر یمن کی طرف چلے گئے اور حضرت عیاش بن ابو ربیعہ کو اپنا وکیل بنایا حضرت عیاش نے ان کو کچھ نفقہ بھیجا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا حضرت

عَيَّاشٌ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا مَسْكَنٍ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِيْهِ فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا قَالَ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ وَلٰكِنْ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ اُخْرُجِيْ عَنْهُمْ فَقَالَتْ اَخْرُجُ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَهَا يُوْطَأُ انْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَهُوَ اَوْلٰى۔

عیاش نے فرمایا ہم پر تمہارا نفقہ اور رہائش لازم نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں آپ سے پوچھ لو انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تمہارے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش، البتہ دستور کے مطابق کچھ سامان ہے وہاں سے چلی جائیں انہوں نے پوچھا حضرت ام شریک کے گھر چلی جاؤں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان کے گھر میں آمد و رفت ہوتی ہے تم حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا کے گھر چلی جاؤ یہ زیادہ بہتر ہے۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ نَفْسِهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ حَرْفًا بِحَرْفٍ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، خود حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے حرف بحرف وہ بات روایت کرتے ہیں۔ جو حضرت لیث نے حضرت ابوالزبیر سے روایت کی ہے۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهٗ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوعمرو بن حفص نے ان کو طلاق بائن دی اور وہ وہاں موجود نہ تھے ان کے وکیل نے حضرت فاطمہ کے پاس کچھ جو بھیجے تو انہوں نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا انہوں نے (وکیل نے) فرمایا اللہ کی قسم! تمہارا ہمارے ذمہ کچھ بھی نہیں چنانچہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے تم حضرت ام شریک کے گھر عدت گزارو

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۲۶۱- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ اضافہ کیا کہ جو کچھ وہ (نکاح) حلال ہونے سے پہلے نکلنے کے بارے میں ذکر کرتی تھیں لوگوں نے اس کا انکار کیا۔

۲۶۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى أَهْلِهٖ تَبْتَغِي النَّفَقَةَ فَقَالُوْا لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةُ وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ فَانْتَقِلِيْ إِلٰى أُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِخْوَتُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ انْتَقِلِيْ إِلٰى أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بنو مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق بائن دے دی حضرت فاطمہ نے ان (اپنے خاوند) کے گھر والوں کے پاس نفقہ کے حصول کے لیے پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا تمہارا، ہمارے اوپر کوئی حق نہیں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو ہے آپ نے بھی فرمایا ان کے ذمہ تمہارا نفقہ نہیں ہے اور تم پر عدت لازم ہے ام شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ پھر فرمایا ام شریک کے ہاں ان کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں تم حضرت ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ (رضی اللہ عنہم)

۲۶۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ عِنْدَهٗ وَلَا سُكْنٰى وَكَانَ يَأْتِيْهَا أَصْحَابُهٗ فَقَالَ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهٗ أَعْمٰى۔

حضرت ابو سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن ابن ثوبان رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے خاوند نے انہیں طلاق دی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ان پر نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش، اور وہاں ان (کے خاوند) کے احباب آتے تھے اس لیے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو وہ نابینا ہیں۔

۲۶۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ

حضرت ثابت سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا اور وہ ایک مخزومی کے نکاح میں تھیں انہوں نے بتایا کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاق دے دی ہیں اور وہ کسی جنگ کے لیے چلے گئے ہیں انہوں نے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ان کو کچھ

رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِيْ وَاَمَرَ وَكِيْلًا لَهُ اَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَاسْتَقَلَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ اِلٰى اِحْدٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ اَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهٖ قَالَ صَدَقَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْتَقِلِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا وَلٰكِنِ انْتَقِلِيْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ اَعْمٰى فَانْتَقَلَتْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

نفقہ دے دیں حضرت فاطمہ نے اسے کم سمجھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کے پاس چلی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ ان (ام المومنین) کے پاس تھیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہیں ان کو فلاں نے طلاق دے دی اور کچھ نفقہ بھیجا لیکن انہوں نے رد کر دیا ان (کے خاوند) کا خیال ہے کہ یہ محض احسان کے طور پر ہے (یعنی ان پر کچھ لازم نہیں) آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا نیز فرمایا تم ام شریک کے گھر چلی جاؤ اور وہاں عدت گزارو پھر فرمایا ام شریک کے ہاں آنے جانے والوں کی کثرت ہے تم حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چلی جاؤ وہ ایک نابینا شخص ہیں چنانچہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئیں اور وہاں مکمل عدت گزاری۔

۲۶۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا وَاَمَرَ اَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ يُرْسِلَ اِلَيْهَا بِنَفَقَتِهَا خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَلَمْ يَجْعَلْ لِيَ السُّكْنٰى وَلَا النَّفَقَةَ قَالَ صَدَقَ فَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلٌ يُغْشٰى فَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ فُلَانٍ.

حضرت ابو بکر بن جہم فرماتے ہیں میں اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے ان کو طلاق بائن دی اور ابوحفص بن عمرو کو حکم دیا کہ ان کے پاس پانچ وسق (غلہ) بطور نفقہ بھیج دیں۔ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دی ہے لیکن نہ تو مجھے نفقہ دیا اور نہ رہائش، آپ نے فرمایا اس نے ٹھیک کیا ہے تم حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو پھر فرمایا بے شک ابن ام مکتوم کے پاس زیادہ ہجوم ہوتا ہے تم ام فلاں کے گھر میں عدت گزارو۔

۲۶۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ صُخَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَالَتْ

حضرت شریک، ابوبکر بن صخیرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں اور ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں ان کے خاوند نے تین طلاقیں دی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہ فرمایا۔

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

تَحْقِيقُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوهَا وَقَالُوا لَا تَجِبُ النَّفَقَةُ وَلَا السُّكْنَى إِلَّا لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ مُطَلَّقَةٍ فَلَهَا فِي عِدَّتِهَا السُّكْنَى إِلَّا لِمَنْ كَانَتْ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَسَوَاءٌ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ فَأَمَّا النَّفَقَةُ فَإِنَّمَا تَجِبُ لَهَا أَيْضًا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ غَيْرَ بَائِنٍ وَأَمَّا إِذَا كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا فَهُمْ مُخْتَلِفُونَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَهَا النَّفَقَةُ أَيْضًا مَعَ السُّكْنَى حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا۔

۲۶۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي دَفْعِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَذَكَرُوا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا فَقَالَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات پر عمل کیا اور فرمایا کہ نفقہ اور رہائش صرف اس (مطلقہ) عورت کیلئے جس سے رجوع ہو سکتا ہو۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لیے عدت کے دوران رہائش ہے مگر اس عورت کے لیے نہیں جس کا اپنا مکان ہو، (رہائش کی یہ سہولت) عدت کے ختم ہونے تک ہے طلاق بائن ہو یا غیر بائن، جہاں تک نفقہ کا تعلق ہے تو طلاق غیر بائن کی صورت میں اس کا حق ہے اور اگر طلاق بائن ہو تو اس میں بھی ان (فقہاء) کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں اسے رہائش کے ساتھ ساتھ نفقہ بھی ملے گا وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک غیر حاملہ کے لیے نفقہ نہیں ہے۔

ان حضرات نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت کا جواب دیتے ہوئے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں مسجد اعظم میں حضرت اسود بن یزید کے پاس تھا اور ہمارے ساتھ امام شعبی بھی تھے ان حضرات نے تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں باہم گفتگو کی تو حضرت شعبی نے فرمایا مجھ سے حضرت فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الشَّعْبِیُّ حَدَّثَتْنِیْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ قَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا لَا سُکْنٰی لَكِ فَلَا نَفَقَۃَ قَالَ فَرَمَاہُ الْاَسْوَدُ بِحَصَاۃٍ قَالَ وَیْلَكَ اَتُحَدِّثُ بِمِثْلِ ھٰذَا قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَسْنَا بِتَارِکِیْ کِتَابِ رَبِّنَا وَسُنَّۃِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَۃٍ لَا نَدْرِیْ لَعَلَّھَا کَذَبَتْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تُخْرِجُوْھُنَّ مِنْ بُیُوْتِھِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ الْاٰیَۃَ۔

نے ان سے فرمایا تمہارے لیے رہائش اور نفقہ کچھ نہیں (یہ بات سن کر) حضرت اسود نے حضرت شعبی کو کنکری ماری اور فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو (بددعا نہیں) ایسی باتیں بیان کرتے ہو یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کو ایک عورت کی بات پر چھوڑ نہیں سکتے نہ معلوم اس نے غلط بیانی کی ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "تم ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں"۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَمْ یَجْعَلْ لَھَا حِیْنَ طَلَّقَھَا زَوْجُھَا سُکْنٰی وَلَا نَفَقَۃَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا نَدَعُ کِتَابَ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّۃَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَۃٍ لَھَا السُّکْنٰی وَالنَّفَقَۃُ۔

حضرت سلمہ، حضرت شعبی سے اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے خاوند نے انکو طلاق دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہ فرمایا، میں (حضرت سلمہ) نے یہ بات حضرت ابراہیم (نخعی) رحمہ اللہ سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنّت کو نہیں چھوڑ سکتے اس کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ اَنَا اَبِیْ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰہِ اَنَّھُمَا کَانَا یَقُوْلَانِ الْمُطَلَّقَۃُ ثَلَاثًا لَھَا السُّکْنٰی وَالنَّفَقَۃُ وَکَانَ الشَّعْبِیُّ یَذْکُرُ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَیْسَ لَھَا نَفَقَۃٌ وَلَا سُکْنٰی۔

حضرت ابراہیم، حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں اس کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی، حضرت شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے تھے کہ آپ نے ان سے فرمایا تمہارے لیے نفقہ اور رہائش کچھ بھی نہیں۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَسُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَا ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ زَوْجَھَا طَلَّقَھَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا

حضرت شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاقیں دیں تو وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ اور رہائش کچھ بھی نہیں حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم نخعی کو بتائی تو انہوں نے فرمایا جب حضرت

نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنٰى قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّخَعِيَّ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ لَسْنَا بِتَارِكِيْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَعَلَّهَا اَوْهَمَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کی بات پر کتاب اللہ کی ایک آیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو نہیں چھوڑ سکتے شاید انہیں وہم ہو گیا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس (مطلقہ) کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی۔

۲۷۲- حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنِي الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنِي اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ۔

حضرت عمارہ بن عمیر، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ اس کے لیے رہائش اور نفقہ ہے۔

۲۷۳- قَالُوْا فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ اَنْكَرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ هٰذَا وَلَمْ يَقْبَلْهُ وَقَدْ اَنْكَرَهُ عَلَيْهَا اَيْضًا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا انکار کیا اور اسے قبول نہیں کیا اسی طرح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بھی اس

۲۷۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ كَانَ اُسَامَةُ اِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا رَمَاهَا بِمَا كَانَ فِيْ يَدِهٖ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ان سے فرمایا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہا کے گھر عدت گزارو حضرت محمد بن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سلسلے میں کوئی بات ذکر کرتیں تو حضرت اسامہ کے ہاتھ میں جو کچھ ہوتا وہ انہیں دے مارتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ اَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا اَنْكَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات کا انکار کرتے ہیں جس کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انکار کیا۔

وَقَدْ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے۔

۲۷۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ

حضرت قاسم بن محمد اور سلمان بن یسار (رضی اللہ عنہم)

عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرَانِ اَنَّ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَكَمِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِينَةِ اِتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلٰى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِي وَقَالَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ اَمَا بَلَغَكِ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

ذکر کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے حضرت عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دی حضرت عبدالرحمٰن بن حکم نے انہیں (اپنے ہاں) منتقل کر لیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے امیر مدینہ مروان (عبدالرحمٰن کا بھائی تھا) کو پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عورت کو اس کے گھر واپس لوٹاؤ سلیمان کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گئے ہیں اور حضرت قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا کیا آپ تک حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت نہیں پہنچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم فاطمہ بنت قیس کی روایت ذکر نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا مروان نے جواباً کہا اگر آپ کا مقصد شر ہے تو ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان جو شر ہے وہی کافی ہے (مقصد یہ ہے کہ آپ اس معاملہ کو چھوڑ دیں)

۲۷۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔ ترجمہ حسب سابق

۲۷۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ اَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا لِفَاطِمَةَ مِنْ خَيْرٍ فِي اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيثَ يَعْنِي قَوْلَهَا لَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنٰى۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کے ذکر کرنے میں کوئی بھلائی نہیں یعنی ان کے اس قول میں کہ ان کے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش۔

فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمْ تَرَ الْعَمَلَ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ اَيْضًا۔

تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتیں۔

وَقَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اِلٰى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِي صَرَفَهُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُولٰى۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے پہلے قول والوں کے برخلاف اس حدیث کا معنیٰ بیان کیا ہے۔ (وہ یوں ہے)

۲۷۷- حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ الضَّرِيرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا فَقَالَ فِي بَيْتِهَا فَقُلْتُ لَهُ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ تِلْكَ

حضرت عمرو بن میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں وہ اپنی عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے فرمایا اپنے گھر میں میں نے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارنے کا حکم نہیں دیا انہوں نے فرمایا کہ اس عورت نے لوگوں

اَلْمُرَاَۃُ اِفْتَتَنَتِ النَّاسَ وَاسْتَطَالَتْ عَلٰی اَحْمَائِھَا بِلِسَانِھَا فَاَمَرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَ کَانَ رَجُلًا مَکْفُوْفَ الْبَصَرِ۔

کو فتنے میں ڈال دیا اور اس نے اپنے دیوروں سے زبان درازی شروع کردی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارنے کا حکم فرمایا اور ان (ابن ام مکتوم) کی آنکھوں میں بینائی نہیں۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَکَانَ مَارَوَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ قَیْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِہٖ لَاسُکْنٰی لَکِ وَلَانَفَقَۃَ لَادَلِیْلَ فِیْہِ عِنْدَ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنْ لَّا نَفَقَۃَ لِلْمُطَلَّقَۃِ ثَلٰثًا وَّلَاسُکْنٰی اِذَا کَانَ قَدْ صَرَفَ ذٰلِکَ اِلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ عَنْہُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا قول "نہ تمہارے لیے رہائش ہے اور نہ نفقہ" نقل کیا تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس میں تین طلاقوں والی عورت کے لیے نفقہ اور سکنیٰ کے نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ انہوں (حضرت سعید بن مسیب) نے اس کا ایک دوسرا معنیٰ بیان کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے

۲۷۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ قَالَ ثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِّیْ فِیْ بَیْتِ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاَنْکَرَ النَّاسُ عَلَیْھَا مَاکَانَتْ تُحَدِّثُ بِہٖ مِنْ خُرُوْجِھَا قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارو تو جو کچھ وہ عدت گزارنے سے پہلے گھر سے نکلنے کے بارے میں بیان کرتی تھیں لوگوں نے اس سے انکار کیا۔

فَھٰذَا اَبُوْسَلَمَۃَ یُخْبِرُ اَیْضًا اَنَّ النَّاسَ قَدْ کَانُوْا اَنْکَرُوْا ذٰلِکَ عَلٰی فَاطِمَۃَ وَفِیْھِمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَحِقَ بِھِمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ فَقَدْ اَنْکَرَ عُمَرُ وَاُسَامَۃُ وَسَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ مَعَ مَنْ سَمَّیْنَا مَعَھُمْ فِیْ حَدِیْثِ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ ھٰذَا وَلَمْ یَعْمَلُوْا بِہٖ وَذٰلِکَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِحَضْرَۃِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ عَلَیْہِ مِنْھُمْ مُنْکِرٌ فَدَلَّ تَرْکُھُمُ النَّکِیْرَ فِیْ ذٰلِکَ عَلَیْہِ اَنَّ مَذْھَبَھُمْ فِیْہِ

حضرت ابوسلمہ بھی اسی بات کی خبر دیتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا ان میں صحابہ کرام بھی شامل ہیں اور کچھ تابعین بھی، تو حضرت عمر فاروق، حضرت اسامہ، حضرت سعید بن مسیب اور دیگر حضرات جن کا ہم نے ان کے ساتھ ذکر کیا سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا اور اس پر عمل نہیں کیا سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا اور اس پر عمل نہیں کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی ایسا فرمایا لیکن کسی انکار کرنے والے نے ان کی بات کو رد نہیں کیا تو ان کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سے انکار نہ کرنا اس بات پر دلالت

كَمَذْهَبِهِ

فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوا إِلَى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ وَعَمِلُوا بِهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا خَالَفَتْ عِنْدَهُ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيْدُ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ فَهٰذَا إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِيْهِ الرَّجْعَةُ وَفَاطِمَةُ كَانَتْ مَبْتُوْتَةً لَا رَجْعَةَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا وَقَدْ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ وَمَا ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِيْ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ وَفَاطِمَةُ فَلَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَمَا رَوَتْ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَدْفَعُهُ كِتَابُ اللهِ وَلَا سُنَّةُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ تَابَعَهَا غَيْرُهَا عَلَى ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنُ۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ح وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا نَفَقَةَ لَهُمَا وَتَعْتَدَّانِ حَيْثُ شَاءَتَا۔

قَالُوْا فَإِنْ كَانَ عُمَرُ وَعَائِشَةُ وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنْكَرُوْا عَلَى فَاطِمَةَ مَا رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا بِخِلَافِهِ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَدْ وَافَقَهَا عَلَى مَا رَوَتْ مِنْ ذٰلِكَ فَعَمِلَ بِهِ

ہے کہ اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔

جن لوگوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اپنایا اور اس پر عمل کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کا صرف اس لیے انکار کیا کہ ان کے نزدیک یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی آیت کریمہ "انہیں ٹھہراؤ جہاں تم ٹھہرتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق" کے خلاف ہے تو یہ (آیت کریمہ) اس عورت کے بارے میں ہے جسے ایسی طلاق دی گئی ہو جس میں خاوند کو رجوع کا حق ہوتا ہے جبکہ حضرت فاطمہ کو طلاق بائن دی گئی تھی ان کے خاوند کو رجوع کا حق نہ تھا اور انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا رہائش اور نفقہ اس کے لیے ہوتا ہے جس پر رجوع ہو سکے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو کچھ ذکر کیا ہے۔ وہ اس مطلقہ کے بارے میں ہے جس سے رجوع ہو سکے جب کہ حضرت فاطمہ سے رجوع نہیں ہو سکتا تھا پس جو کچھ انہوں نے روایت کیا اسے نہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب رد کرتی ہے اور نہ ہی اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت۔

اس سلسلے میں کچھ دوسرے حضرات نے بھی ان کی اتباع کی ہے ان میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس اور حضرت یونس حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں (حضرت ابن عباس اور حضرت حسن) اس عورت کے بارے میں جسے تین طلاقیں دی گئیں اور جس کا خاوند فوت ہو گیا فرماتے ہیں کہ ان دونوں (عورتوں) کے لیے نفقہ نہیں ہے اور وہ جہاں چاہیں عدت گزاریں۔

یہ حضرات (فقہاء کرام) فرماتے ہیں اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کا حضرت عمر فاروق حضرت عائشہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم انکار کرتے ہیں اور اس کے خلاف قول کرتے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سلسلے میں ان کی روایت کی موافقت کرتے ہیں اور حضرت حسن بصری

وَتَابَعَهُ عَلَى ذٰلِكَ الْحَسَنُ

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ مَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي دَفْعِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حُجَّةٌ صَحِيحَةٌ

وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ثُمَّ قَالَ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا وَأَجْمَعُوا أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ هُوَ الْمُرَاجَعَةُ ثُمَّ قَالَ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ يُرِيدُ فِي الْعِدَّةِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اثْنَتَيْنِ لِلسُّنَّةِ عَلَى مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ثُمَّ رَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا أُخْرَى لِلسُّنَّةِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا فِيهَا السُّكْنٰى وَأَمَرَهَا فِيهَا أَنْ لَا تَخْرُجَ وَأَمَرَ الزَّوْجَ أَنْ لَا يُخْرِجَهَا وَلَمْ يُفَرِّقِ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ هٰذِهِ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِي لَا رَجْعَةَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِي عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ فَلَمَّا جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ فَرَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ خَالَفَتْ بِذٰلِكَ كِتَابَ اللّٰهِ نَصًّا لِأَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ السُّكْنٰى لِمَنْ لَا رَجْعَةَ عَلَيْهَا وَخَالَفَتْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَتْ فَخَرَجَ الْمَعْنَى الَّذِي مِنْهُ أَنْكَرَ عَلَيْهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رحمہ اللہ بھی ان کی اتباع کرتے ہیں۔

اس قول کے قائلین کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو دلیل دی ہے وہ صحیح دلیل ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ عورتوں کو طلاق دیں تو ان کی عدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلاق دیں پھر فرمایا تم نہیں جانتے کہ شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے اور اس بات پر اجماع ہے کہ اس امر سے رجوع مراد ہے پھر فرمایا اور انہیں ٹھہراؤ جہاں تم خود ٹھہرتے ہو جس قدر تمہیں طاقت ہو۔ اس کے بعد فرمایا "انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں" اس سے عدت کے دوران نکلنا مراد ہے تو جس عورت کو اسکے خاوند نے سنت طریقے پر دو طلاقیں دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا پھر اس نے رجوع کیا اور اس کے بعد سنت طریقے پر ایک اور طلاق دے دی تو وہ اس پر حرام ہو گئی اور اس پر وہ عدت واجب ہو گی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے رہائش مقرر کی ہے اور اسے حکم دیا کہ وہ نہ نکلے اور خاوند کو حکم دیا کہ وہ اسے نہ نکالے تو جس عورت کو سنت کے مطابق ایسی طلاق دی گئی جس میں رجوع نہیں اور جس عورت کو سنت کے مطابق ایسی طلاق دی گئی جس میں رجوع ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فرق نہیں رکھا اور جب حضرت فاطمہ بنت قیس آئیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ رہائش اور نفقہ اس عورت کے لیے ہے جس سے رجوع ہو سکتا ہے تو انہوں (حضرت فاطمہ) نے اس روایت کے ساتھ کتاب اللہ کے واضح حکم کی مخالفت کی کیونکہ کتاب اللہ نے اس مطلقہ کے لیے بھی رہائش مقرر کی ہے جس سے رجوع نہیں ہو سکتا نیز انہوں نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مخالفت کی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ کی حدیث کے خلاف روایت کیا ہے تو

مَا أَنْكَرَ خُرُوْجَهَا صَحِيْحًا وَبَطَلَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِبِ الْعَمَلُ بِهِ أَصْلًا لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ صحیح ثابت ہوئی اور حضرت فاطمہ کی روایت باطل ہو گئی لہذا اس پر عمل کرنا بالکل واجب نہیں جیساکہ ہم نے ذکر اور بیان کیا۔

فَقَالَ قَائِلٌ لَمْ يَجِئْ تَخْلِيْطُ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ إِلَّا مِمَّا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا وَذٰلِكَ أَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ أَصْحَابِنَا الْحِجَازِيِّيْنَ.

کسی کہنے والے نے کہاکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حضرت شعبی کی روایت کی وجہ سے خلط ملط ہوگئی کیونکہ انہوں نے ہی حضرت فاطمہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہیں فرمایا، ہمارے حجازی اساتذہ کی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَأَغْفَلَ فِيْ ذٰلِكَ أَوْ ذَهَبَ عَنْهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَرْوِ مَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ بِكَمَالِهِ كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهُ فَتَوَهَّمَ أَنَّهُ قَدْ جَمَعَ كُلَّ مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَتَكَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ مَا حَكَيْنَاهُ عَنْهُ مِمَّا وَصَفْنَا وَلَيْسَ كَمَا تَوَهَّمَ لِأَنَّ الشَّعْبِيَّ أَضْبَطُ مِمَّا يُظَنُّ وَأَتْقَنُ وَأَوْثَقُ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس قائل نے اس سلسلے میں غفلت سے کام لیا یا اسے سہو ہوگیا کیونکہ اس باب میں جس طرح حضرت شعبی نے مکمل حدیث روایت کی ہے کسی دوسرے نے نہیں کی لہذا اس (قائل) کو وہم ہوا کہ اس نے اس میں مروی تمام روایات کو جمع کر لیا پھر اس پر گفتگو کی اور کہا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح اس نے وہم کیا کیونکہ حضرت شعبی نہایت پختہ حافظے والے معتبر اور قابل اعتماد ہیں۔

وَقَدْ وَافَقَهُ عَلٰى مَا رَوٰى مِنْ ذٰلِكَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهِ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا يُغْنِيْنَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

ان (حضرت شعبی) سے مروی روایت کی ان لوگوں نے بھی موافقت کی ہے جن کا ہم نے اس حدیث کے ضمن میں باب کے شروع میں ذکر کیا اور اب اس جگہ اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

وَيُقَالُ لَهُ إِنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الَّذِيْ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لَا سُكْنٰى لَكِ قَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِمِثْلِ مَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا فَمَا جَاءَ مِنَ الشَّعْبِيِّ فِيْ هٰذَا تَخْلِيْطٌ وَإِنَّمَا جَاءَ التَّخْلِيْطُ مِمَّنْ رَوٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ فَحَذَفَ

اس (معترض) کو جواباً کہا جائے گا حضرت عبداللہ بن یزید کی روایت جس میں مذکور ہے کہ تمہارے لیے رہائش نہیں ہے اسے حضرت لیث بن سعد نے حضرت عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے حضرت شعبی کی روایت کی مثل روایت کیا تو حضرت شعبی سے جو خلط ملط آیا ہے وہ ان راویوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت فاطمہ سے روایت کیا انہوں نے بعض حصے کو حذف کر دیا اور بعض کو

بَعْضَ مَا فِيْهِ وَجَاءَ بِبَعْضٍ فَأَمَّا أَصْلُ الْحَدِيْثِ فَكَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ۔

وَكَانَ مِنْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَيْضًا أَنْ قَالَ وَلَوْ كَانَ أَصْلُ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ كَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ لَكَانَ مُوَافِقًا أَيْضًا لِمَذْهَبِنَا لِأَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ أَيْ لِأَنَّكِ غَيْرُ حَامِلٍ وَلَا سُكْنٰى لَكِ لِأَنَّكِ بَذِيَّةٌ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ۔

۲۸۱ - وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَقَالَ الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ أَنْ تَفْحَشَ عَلٰى أَهْلِ الرَّجُلِ وَتُؤْذِيَهُمْ فَقَالَ فَفَاطِمَةُ حُرِمَتِ السُّكْنٰى بِبَذَائِهَا وَالنَّفَقَةَ لِأَنَّهَا غَيْرُ حَامِلٍ۔

قَالَ وَهٰذَا حُجَّةٌ لَنَا فِيْ قَوْلِنَا إِنَّ الْمَبْتُوْتَةَ لَا يَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا۔

قِيْلَ لَهُ لَوْ خَرَجَ مَعْنٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتَ لَوَقَعَ الْوَهْمُ عَلٰى عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأُسَامَةَ وَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى فَاطِمَةَ مَعَهُمْ وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يُتْرَكَ أَمْرُهُمْ عَلَى الصَّوَابِ حَتّٰى يُعْلَمَ يَقِيْنًا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ وَلَوْ صَحَّ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ لَكَانَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلْتَهُ أَنْتَ عَلَيْهِ۔

وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ

بیان کیا جہاں تک اصل حدیث کا تعلق ہے تو وہ اسی طرح ہے جس طرح امام شعبی نے بیان کی۔

اس مخالف کا ہم پر یہ اعتراض بھی ہے کہ اگر حضرت فاطمہ کی اصل روایت اس طرح ہے جس طرح امام شعبی نے روایت کیا تو وہ ہمارے مذہب کے موافق ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے کا مطلب یہ ہوگا کہ تم غیر حاملہ ہو اور تمہارے لیے رہائش نہیں کیونکہ تم بدکلام ہو، بذار فحش کلام کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مگر یہ کہ لائیں وہ واضح بے حیائی۔" (یعنی یہاں "بفاحشۃ مبینۃ" سے مراد بدکلامی ہے)

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں: حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے قول "اور وہ (عورتیں) نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں" کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا "فاحشۃ مبینۃ" سے مراد یہ ہے کہ وہ گھر والوں سے بدکلامی کرے اور ان کو اذیت پہنچائے انہوں نے (مزید) فرمایا کہ حضرت فاطمہ کو رہائش سے ان کی زبان درازی کی وجہ سے محروم کیا گیا اور نفقہ سے اس لیے کہ وہ غیر حاملہ تھیں۔

اور وہ (معترض) کہے کہ یہ حدیث ہمارے اس موقف کی دلیل ہے کہ طلاق بائن والی عورت کے لیے صرف اسی صورت میں نفقہ ہوگا جب وہ حاملہ ہو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا وہ مفہوم ہوتا جو تم نے ذکر کیا ہے تو حضرت عمر فاروق، حضرت عائشہ حضرت اسامہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے حضرت فاطمہ کی روایت کا انکار کیا ہے کے بارے میں وہم پیدا ہوگا۔ مناسب تو یہ تھا کہ ان کی بات کو درست قرار دیا جاتا یہاں تک کہ اس کے علاوہ بات یقین کے ساتھ معلوم ہو جاتی اور کیسے نہیں ہوگا کیونکہ اگر حدیث فاطمہ کی روایت صحیح بھی ہو تو اس کا مفہوم تمہارے بیان کردہ مفہوم کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔

اس طرح کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَھَا السُّکْنٰی لِبَذَائِھَا کَمَا ذَکَرْتَ وَرَاٰی اَنَّ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَاحِشَۃُ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَحَرَّمَھَا النَّفَقَۃَ لِنُشُوْزِھَا بِبَذَائِھَا الَّذِیْ خَرَجَتْ بِہٖ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا لِاَنَّ الْمُطَلَّقَۃَ لَوْ خَرَجَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا فِیْ عِدَّتِھَا لَمْ یَجِبْ لَھَا عَلَیْہِ نَفَقَۃٌ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَکَذٰلِکَ فَاطِمَۃُ مُنِعَتْ مِنَ النَّفَقَۃِ لِنُشُوْزِھَا الَّذِیْ بِہٖ خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِ زَوْجِھَا۔

علیہ وسلم نے اس کی زبان درازی کی وجہ سے اسے رہائش سے محروم قرار دیا جس طرح تم نے ذکر کیا اور یہ خیال کیا ہو کہ یہ وہی فاحشہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اور نفقہ سے اس لیے محروم کیا کہ وہ بدکلامی کی وجہ سے نافرمان قرار پائی کہ وہ اس بدکلامی کی وجہ سے خاوند کے گھر سے نکلی کیونکہ جب مطلقہ عدت کے دوران خاوند کے گھر سے چلی جائے تو اس (کے خاوند) پر نفقہ واجب نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ گھر لوٹ آئے اسی طرح حضرت فاطمہ کو اس نافرمانی کی وجہ سے نہ دیا گیا جس کی وجہ سے وہ خاوند کے گھر سے چلی گئیں۔

فَھٰذَا مَعْنًی قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَہٗ اِنْ کَانَ حَدِیْثُ فَاطِمَۃَ صَحِیْحًا وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ اَرَادَ مَا وَصَفْتَ اَنْتَ۔

تو ہوسکتا ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی معنیٰ مراد لیا ہو اگر حدیث فاطمہ صحیح ہو۔ اور ہوسکتا ہے وہ مفہوم مراد لیا ہو جو تم نے بیان کیا۔

وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ اَرَادَ مَعْنًی غَیْرَ ھٰذَیْنِ مِمَّا لَا یَبْلُغُہٗ عِلْمُنَا وَلَا یُحْکَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَرَادَ فِیْ ذٰلِکَ مَعْنًی بِعَیْنِہٖ دُوْنَ مَعْنًی کَمَا حَکَمْتَ اَنْتَ عَلَیْہِ لِاَنَّ الْقَوْلَ عَلَیْہِ بِالظَّنِّ حَرَامٌ کَمَا اَنَّ الْقَوْلَ بِالظَّنِّ عَلَی اللّٰہِ حَرَامٌ۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کی مراد ان دو کے علاوہ کوئی معنیٰ ہو اور ہمیں اس کا علم نہ ہوا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ آپ نے فلاں معنیٰ ہی مراد لیا کوئی دوسرا معنیٰ مراد نہیں لیا جیسا کہ تم نے حضور علیہ السلام کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کیونکہ محض گمان سے آپ کے بارے میں کوئی بات کہنا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں محض گمان سے بات کرنا حرام ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِی الْفَاحِشَۃِ الْمُبَیِّنَۃِ غَیْرُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے "فاحشہ مبینہ" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ معنیٰ کے خلاف مروی ہے۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَا تُخْرِجُوْھُنَّ مِنْ بُیُوْتِھِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ قَالَ خُرُوْجُھَا مِنْ بَیْتِھَا فَاحِشَۃٌ مُّبَیِّنَۃٌ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول لا تخرجوھن من بیوتھن (آخر تک) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا گھر سے نکلنا "فاحشہ مبینہ" ہے۔

وَقَدْ قَالَ اٰخَرُوْنَ اَنَّ الْفَاحِشَۃَ الْمُبَیِّنَۃَ اَنْ تَزْنِیَ فَتُخْرَجَ لِیُقَامَ عَلَیْھَا الْحَدُّ

دوسرے حضرات نے فرمایا کہ فاحشہ مبینہ" سے مراد زنا کرنا ہے پس اسے نکالا جائے تاکہ اس پر حد قائم کی جاسکے۔ تو آپ

فَمَنْ جَعَلَ لَكَ اَنْ تُثْبِتَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ تَاوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَتَحْتَجَّ بِهٖ عَلٰى مُخَالِفِكَ وَتَدَعَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

کوکس نے اختیار دیا ہے کہ اس آیت کے معنی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ثابت کریں اور اسے اپنے مخالف کے خلاف بطور دلیل پیش کریں اور جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے چھوڑ دیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِهَا مَعْنًى غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا.

حضرت فاطمہ بنت قیس سے ہمارے بیان کردہ معنی کے خلاف مروی ہے۔

۲۸۳ - وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا شُعَيْبٍ الْبَصْرِيَّ صَالِحَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الزَّمِنُ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَاِنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَقْتَحِمَ قَالَ اِنْتَقِلِيْ عَنْهُ.

وہ اس طرح کہ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے پاس (ان کے دست احباب کا) آنا جانا ہو آپ نے فرمایا وہاں سے (دوسری جگہ) منتقل ہو جاؤ۔

فَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ تُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهَا اَنْ تَتَحَوَّلَ حِيْنَ خَافَتْ زَوْجَهَا عَلَيْهَا.

تو یہ حضرت فاطمہ بنت قیس ہیں جو اس حدیث میں بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اس وقت منتقل ہونے کا حکم دیا جب ان (حضرت فاطمہ) کو اپنے خاوند کی طرف سے ڈر محسوس ہوا۔

فَقَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ هٰذَا وَفِيْ بَعْضِ مَا قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا وَهُوَ غَائِبٌ اَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ غَابَ فَخَاصَمَتِ ابْنَ عَمِّهٖ فِيْ نَفَقَتِهَا وَفِيْ هٰذَا اِنَّهَا كَانَتْ تَخَافُهٗ فَاَحَدُ الْحَدِيْثَيْنِ يُخْبِرُ اَنَّهٗ كَانَ غَائِبًا وَالْاٰخَرُ يُخْبِرُ اَنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ.

کسی معترض نے کہا یہ مفہوم کیسے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ اس سلسلے میں مروی بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے جب انکو طلاق دی تو وہ خود موجود نہ تھے یا طلاق دینے کے بعد غائب ہوئے تو انہوں (حضرت فاطمہ) نے ان (اپنے خاوند) کے بھتیجے سے اپنے نفقہ کے بارے میں جھگڑا کیا اور اس حدیث میں ہے کہ انہیں ان (خاوند) کا ڈر تھا تو ایک حدیث بتاتی ہے کہ وہ غائب تھے اور دوسری حدیث بتاتی ہے کہ وہ موجود تھے تو ان دونوں حدیثوں میں تضاد ہے۔

قِيْلَ لَهٗ مَا تَضَادَّ الْاَثَرَانِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ فَاطِمَةُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا خَافَتْ عَلَى الْهُجُوْمِ عَلَيْهَا وَسَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا بِالنَّفَقَةِ ثُمَّ غَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَكَّلَ ابْنَ عَمِّهٖ بِنَفَقَتِهَا فَخَاصَمَتْ حِيْنَئِذٍ فِي النَّفَقَةِ وَهُوَ غَائِبٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ان دونوں حدیثوں میں تضاد نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ کے خاوند نے ان کو طلاق دی تو انہیں اپنے پاس ہجوم کا ڈر محسوس ہوا اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پھر وہ (ان کے خاوند) اس کے پاس نفقہ لیکر آئے اور اس کے بعد غائب ہو گئے اور اپنے چچازاد بھائی کو وکیل بنا دیا اس وقت حضرت فاطمہ نے نفقہ کے سلسلے میں ان (وکیل)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ فَاتَّفَقَ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُرْوَةَ هٰذَا وَمَعْنٰى حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ سَلَمَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ عَنْ فَاطِمَةَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

سے جھگڑا کیا جبکہ ان کے خاوند موجود نہ تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے رہائش اور نفقہ کچھ نہیں تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مفہوم، حضرت شعبی، حضرت ابوسلمہ اور ان دونوں کی موافقت میں حضرت فاطمہ سے روایت کرنیوالوں کی روایات کا مفہوم ایک جیسا ہوا۔ روایات کے طریقے سے اس باب کا بیان یہ ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُطَلَّقَةَ طَلَاقًا بَائِنًا وَهِيَ حَامِلٌ مِنْ زَوْجِهَا اَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ عَلٰى زَوْجِهَا وَبِذٰلِكَ حَكَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِيْ كِتَابِهِ فَقَالَ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ اپنے خاوند سے حاملہ ہو تو اس کے لیے خاوند پر نفقہ واجب ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اسی بات کا حکم دیا ارشاد خداوندی ہے "اور اگر وہ حمل والی ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک ان پر خرچ کرو"۔

وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ جُعِلَتْ عَلَى الْمُطَلِّقِ لِاَنَّهُ يَكُوْنُ عَنْهَا مَا يُغَذِّى الصَّبِيَّ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ لِوَلَدِهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُّغَذِّيَهُ فِيْ حَالِ رَضَاعِهِ بِالنَّفَقَةِ عَلٰى مَنْ تُرْضِعُهُ وَتُوْصِلُ الْغِذَاءَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُغَذِّيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ مَا يُغَذّٰى بِهِ مِثْلُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَيَحْتَمِلُ اَيْضًا اِذَا كَانَ حَمْلًا فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَنْ يَّجِبَ عَلٰى اَبِيْهِ غِذَاؤُهُ بِمَا يُغَذّٰى بِهِ مِثْلُهُ فِيْ حَالَةِ تِلْكَ مِنَ النَّفَقَةِ عَلٰى اُمِّهِ لِاَنَّ ذٰلِكَ يُوْصِلُ الْغِذَاءَ اِلَيْهِ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ طلاق دینے والے پر یہ نفقہ اس لیے لازم ہو کہ وہ اس نفقہ میں سے بچے کو ماں کے پیٹ میں غذا پہنچاتا ہے لہذا بچے کی وجہ سے اس پر واجب ہوگا جیسا کہ بچے کے دودھ پینے کی حالت میں دودھ پلانے والی کو نفقہ دے کر بچے کو غذا پہنچانا اس (باپ) پر لازم ہے اس کے بعد بھی اس بچے کو کھانے پینے کی ان اشیاء کے ذریعے غذا پہنچانا ضروری ہے جو اسے بطور غذا دی جاتی ہیں تو اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کے باپ پر اس کے مناسب حال غذا واجب ہو جو ماں کو دیئے جانے والے نفقہ میں سے ہو کیونکہ وہ اسی کے ذریعے اس تک پہنچتی ہے۔

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ اِنَّمَا جُعِلَتْ لِلْمُطَلَّقَةِ خَاصَّةً لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ لَا لِعِلَّةِ الْوَلَدِ الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاِنْ كَانَتِ النَّفَقَةُ عَلَى الْحَامِلِ اِنَّمَا جُعِلَتْ لَهَا لِمَعْنَى الْعِدَّةِ ثَبَتَ قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا لِلْمَبْتُوْتَةِ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى حَامِلًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ حَامِلٍ وَاِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ بِهَا وَجَبَتِ النَّفَقَةُ هِيَ الْوَلَدُ فَاِنَّ ذٰلِكَ

اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفقہ صرف عورت کے لیے ہو اور اس کی علت عدت ہو اس کے پیٹ میں پائے جانے والا بچہ اس کی علت نہ ہو پس اگر اس وجہ سے حاملہ کے لیے نفقہ مقرر کیا گیا ہے تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو کہتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ اور رہائش ہوگی حاملہ ہو یا غیر حاملہ، اور اگر نفقہ کے وجوب کی علت بچہ ہو تو یہ اس بات پر دلالت نہیں

لَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ النَّفَقَةَ وَاجِبَةٌ لِغَیْرِ الْحَامِلِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ کَیْفَ الْوَجْهُ فِیْمَا اُشْکِلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

کہ غیر حاملہ کے لیے بھی نفقہ ہوگا پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا تاکہ اس مشکل مسئلے کا صحیح حل معلوم کر سکیں۔

فَرَاَیْنَا الرَّجُلَ یَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یُّنْفِقَ عَلٰی ابْنِهِ الصَّغِیْرِ فِیْ رَضَاعِهِ حَتّٰی یَسْتَغْنِیَ عَنْ ذٰلِكَ وَیُنْفِقَ عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا یُنْفِقُ عَلٰی مِثْلِهِ مَا کَانَ الصَّبِیُّ مُحْتَاجًا اِلٰی ذٰلِكَ فَاِنْ کَانَ غَنِیًّا عَنْهُ بِمَالٍ لَهٗ قَدْ وَرِثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ اَوْ قَدْ مَلَکَهٗ بِوَجْهٍ سِوٰی ذٰلِكَ مِنْ هِبَةٍ اَوْ غَیْرِهَا لَمْ یَجِبْ عَلٰی اَبِیْهِ اَنْ یُّنْفِقَ عَلَیْهِ مِنْ مَّالِهٖ وَاَنْفَقَ عَلَیْهِ مِمَّا وَرِثَ اَوْ مِمَّا وُهِبَ لَهٗ فَکَانَ اِنَّمَا یُنْفِقُ عَلَیْهِ مِنْ مَّالِهٖ لِحَاجَتِهٖ اِلٰی ذٰلِكَ فَاِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ لَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ الْاِنْفَاقُ عَلَیْهِ مِنْ مَّالِهٖ وَلَوْ اَنْفَقَ عَلَیْهِ الْاَبُ مِنْ مَّالِهٖ عَلٰی اَنَّهٗ فَقِیْرٌ اِلٰی ذٰلِكَ بِحُکْمِ الْقَاضِیْ عَلَیْهِ ثُمَّ عَلِمَ اَنَّ الصَّبِیَّ قَدْ کَانَ وَجَبَ لَهٗ مَالٌ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمِیْرَاثٍ اَوْ غَیْرِهٖ کَانَ لِلْاَبِ اَنْ یَّرْجِعَ بِذٰلِكَ (الْمَالِ الَّذِیْ اَنْفَقَهٗ) فِیْ مَالِ الصَّبِیِّ الَّذِیْ وَجَبَ لَهٗ بِالْوَجْهِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ مرد پر اپنے چھوٹے دودھ پیتے بچے کا خرچ واجب ہے یہاں تک کہ اسے اس (دودھ) کی حاجت نہ رہے اس کے بعد بھی جب تک بچہ ضرورت مند رہتا ہے، اس کی حالت کے مطابق اس پر خرچ کرتا ہے اور اگر وہ بچہ اپنے ذاتی مال کی وجہ سے بے نیاز ہو یعنی وہ مال جو اسے ماں کی طرف سے وراثت میں ملا یا کسی دوسرے ذریعے مثلاً صبہ وغیرہ کے سبب اس کا مالک بنا تو اب باپ پر واجب نہیں کہ اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے بلکہ وہ اس (بچے) کو ملنے والے مال وراثت یا ہبہ میں سے اس پر خرچ کرے تو باپ اپنے مال سے بچے پر اس لیے خرچ کرتا ہے اس بچے کو اسکی ضرورت ہوتی ہے تو جب اسکی حاجت نہ رہے تو باپ پر اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرنا واجب نہیں ہوتا اور اگر باپ قاضی کے حکم سے بچے پر اس لیے خرچ کرتا ہے کہ وہ فقیر ہے لیکن بعد میں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس سے پہلے بچے کے لیے وراثت وغیرہ کے ذریعے مال واجب ہو گیا تھا تو باپ بچے کے مال سے وہ مال واپس لے سکتا ہے جو اس نے بچے پر خرچ کیا ہے اس کی وجہ ہم نے ذکر کر دی ہے۔

وَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَامِلٌ وَحَکَمَ الْقَاضِیْ لَهَا عَلَیْهِ بِالنَّفَقَةِ فَاَنْفَقَ عَلَیْهَا حَتّٰی وَضَعَتْ وَلَدًا حَیًّا وَقَدْ کَانَ اَخٌ لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَرِثَهُ الْوَلَدُ وَاُمُّهٗ حَامِلٌ بِهٖ لَمْ یَکُنْ لِلْاَبِ فِیْ قَوْلِهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّرْجِعَ عَلَی ابْنِهٖ بِمَا کَانَ اَنْفَقَ عَلٰی اُمِّهٖ بِحُکْمِ الْقَاضِیْ لَهَا عَلَیْهِ بِذٰلِكَ اِذْ کَانَتْ حَامِلًا بِهٖ۔

اور جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور قاضی کے حکم سے اس کو نفقہ دے حتیٰ کہ اس کا زندہ بچہ پیدا ہو جائے اور اس سے پہلے اس کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہو چکا ہو اور وہ ماں کے پیٹ میں اس کا وارث بن گیا ہو تو تمام حضرات کے نزدیک اس بچے سے وہ مال واپس نہیں لے سکتا جو اس نے قاضی کے حکم سے اس بچے کی ماں پر اس وقت خرچ کیا جب وہ حاملہ تھی۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ النَّفَقَةَ عَلَی الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ هِیَ لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ الَّتِیْ هِیَ فِیْهَا مِنَ الَّذِیْ

تو اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کا نفقہ اس کی عدت کی وجہ سے ہے جو وہ گزار رہی ہے اس بچے کی وجہ نہیں جس

طَلَّقَهَا لَا لِعِلَّةٍ مَّا هِيَ بِهِ حَامِلٌ مِّنْهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ثَبَتَ اَنَّ كُلَّ مُعْتَدَّةٍ مِّنْ طَلَاقٍ بَائِنٍ فَلَهَا مِنَ النَّفَقَةِ مِثْلُ مَا لِلْمُعْتَدَّةِ مِنَ الطَّلَاقِ اِذَا كَانَتْ حَامِلًا قِيَاسًا وَّ نَظْرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِمَّا وَصَفْنَا وَبَيَّنَّا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کے ساتھ وہ حاملہ ہے تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ ہر مطلقہ بائنہ کے لیے اسی طرح ہوگا جس طرح مطلقہ حاملہ کے لیے ہوتا ہے ہماری مذکورہ بالا گفتگو پر قیاس کا تقاضا یہی ہے یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ۔

حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات مروی ہے اور ہم اپنی کتاب میں اسے ذکر کر چکے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى۔

حضرت عبدالکریم جزری حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تین طلاقوں والی عورت کے لیے نفقہ اور رہائش ہے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شجاع بن ولید، حضرت مغیرہ سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَابُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا هَلْ لَّهَا اَنْ تُسَافِرَ فِيْ عِدَّتِهَا وَمَا دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْمُطَلَّقَةِ فِيْ وُجُوْبِ الْاِحْدَادِ عَلَيْهَا فِيْ عِدَّتِهَا

بیوہ کا عدت کے دوران سفر کرنا اور مطلقہ کا عدت کے دوران بناؤ سنگھار چھوڑ دینا

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ فَاَرَادَتْ اَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری خالہ کو طلاق دی گئی تو عدت کے دوران انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں جانے کا ارادہ کیا ان سے ایک شخص نے کہا تمہارے لیے یہ جائز نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

تَخْرُجَ فِیْ عِدَّتِهَا اِلٰی نَخْلٍ لَّهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ
لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِیْ اِلٰی نَخْلِكِ وَجُدِّيْهِ
فَعَسٰی اَنْ تَصَدَّقِیْ وَتَصْنَعِیْ مَعْرُوْفًا۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا
اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِیْ خَالَتِیْ
اَنَّهَا طُلِّقَتِ الْبَتَّةَ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا
فَزَجَرَهَا رِجَالٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰی فَجُدِّیْ
نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰی اَنْ تَصَدَّقِیْ وَتَفْعَلِیْ
مَعْرُوْفًا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ
لِلْمُطَلَّقَةِ وَلِلْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تُسَافِرَا
فِیْ عِدَّتِهِمَا اِلٰی حَيْثُ مَا شَآءَتَا وَاحْتَجُّوْا
فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ
فَقَالُوْا اَمَّا الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فَاِنَّ لَهَا
اَنْ تَخْرُجَ فِیْ عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا وَلَا
تَبِيْتُ اِلَّا فِیْ بَيْتِهَا وَاَمَّا الْمُطَلَّقَةُ فَلَا تَخْرُجُ
مِنْ بَيْتِهَا فِیْ عِدَّتِهَا لَا لَيْلًا وَّلَا نَهَارًا وَ
فَرَّقُوْا بَيْنَهُمَا لِاَنَّ الْمُطَلَّقَةَ فِیْ قَوْلِهِمْ
لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰی فِیْ عِدَّتِهَا عَلٰی زَوْجِهَا
الَّذِیْ طَلَّقَهَا فَذٰلِكَ يُغْنِيْهَا عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْ
بَيْتِهَا وَالْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا لَا نَفَقَةَ
لَهَا فَلَهَا اَنْ تَخْرُجَ فِیْ بَيَاضِ نَهَارِهَا تَبْتَغِیْ
مِنْ فَضْلِ رَبِّهَا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ حَدِيْثِ
جَابِرٍ الَّذِیْ احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ

کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم اپنے کھجور
کے درختوں کی طرف جاسکتی ہو اور انہیں توڑ بھی سکتی
ہے قریب ہے کہ تم صدقہ کرو اور اچھا کام
کرو۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر
رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں مجھے میری خالہ
نے بتایا کہ ان کو طلاق بائن دی گئی انہوں
نے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا تو کچھ لوگوں
نے انہیں نکلنے سے منع کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کیوں
نہیں تم اپنی کھجوریں توڑ سکتی ہو قریب ہے کہ
تم صدقہ کرو اور کوئی اچھا کام کرو۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت
اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں مطلقہ اور
بیوہ عدت کے دوران جہاں تک چاہیں سفر کرسکتی ہیں انہوں
نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے
فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران دن کے وقت گھر
سے باہر جاسکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے گی اور
مطلقہ عورت دن اور رات میں کسی وقت بھی گھر سے باہر
نہیں نکل سکتی انہوں نے ان دونوں کے حکم میں فرق کیا ہے کیونکہ
ان کے قول کے مطابق مطلقہ کے لیے عدت کے دوران اس
خاوند پر نفقہ اور رہائش واجب ہے جس نے اسے طلاق دی ہے
لہذا اس وجہ سے اسے گھر سے نکلنے کی ضرورت نہیں رہتی
اور چونکہ بیوہ کے لیے نفقہ نہیں ہے لہذا
وہ دن کی روشنی میں جا سکتی ہے تاکہ اپنے
رب کا فضل (رزق) تلاش کرے۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ
عنہ کی اس روایت سے جس سے پہلے قول والوں

الْاُوْلٰی اَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ مَا ذُکِرَ فِیْہِ کَانَ فِیْ وَقْتٍ مَا لَمْ یَکُنِ الْاِحْدَادُ یَجِبُ فِیْ کُلِّ الْعِدَّۃِ فَاِنَّہٗ قَدْ کَانَ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ۔

نے استدلال کیا یوں دلیل دی ہے کہ ہوسکتا ہے جو کچھ اس میں ذکر کیا گیا وہ اس وقت کی بات ہو جب ہر عدت میں سوگ واجب نہیں تھا اور اس وقت یہی حکم تھا۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَۃَ اَيْضًا قَالَ ثَنَا حَبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا جُبَارَۃُ بْنُ مُغَلِّسٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا اَسَدٌ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا اُصِيْبَ جَعْفَرٌ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَكَّنِیْ ثَلَاثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مختلف طرق سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "تین دن تک گھر میں ٹھہرو پھر جو چاہو کرو"۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْاِحْدَادَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُعْتَدَّۃِ فِیْ كُلِّ عِدَّتِهَا وَاِنَّمَا كَانَ فِیْ وَقْتٍ مِّنْهَا خَاصٍّ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَاُمِرَتْ بِاَنْ تُحِدَّ عَلَيْهِ اَرْبَعَۃَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ عدت گزارنے والی عورت پر ہر عدت میں سوگ نہیں تھا یہ ایک خاص وقت میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور اسے چار مہینہ دس دن سوگ میں رہنے کا حکم دیا گیا۔

۲۸۹۔ فَمِمَّا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَۃَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَتْ لَمَّا جَآءَ نَعْیُ اَبِیْ سُفْيَانَ دَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَۃَ بِصُفْرَۃٍ فَمَسَحَتْ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضرت ابو سفیان کی وفات کی خبر پہنچی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی اور اسے اپنے

بِذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّي عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةٌ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَوَاءً۔

بازوؤں اور دونوں رخساروں پر ملا اور فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا، اس کے بعد انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی مثل ذکر کیا۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ أُمِّ حَبِيْبَةَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ قَالَ حُمَيْدٌ وَحَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِنْتُ النَّحَّامِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّا نَخَافُ عَلٰى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَحِدُّ عَلٰى زَوْجِهَا السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِيْ عَلٰى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرِ۔

حضرت حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اس کے بعد انہوں نے حضرت یونس کی روایت (روایت نمبر ۲۹۰) کی مثل ذکر کیا حضرت حمید فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زینب بنت ام سلمہ نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتی ہیں ایک قریشی عورت جس کا نام بنت النحام تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا ہمیں اس کی آنکھوں کا ڈر ہے آپ نے فرمایا نہیں، وہ چار مہینے دس دن ہی عدت گزارے گی (دور جاہلیت میں) تم میں سے ایک اپنے خاوند پر ایک سال تک سوگ گزارتی پھر اس کے ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی (اور سوگ سے نکلتی)

۲۹۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا وَأُمِّ حَبِيْبَةَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْهُمَا قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا رَأْسُ الْحَوْلِ فَقَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا مَاتَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلٰى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ سَنَةً فَإِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ وَرَمَتْ بِبَعْرَةٍ مِنْ وَرَائِهَا۔

انصار کے آزاد کردہ غلام حضرت حمید بن نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ اپنی والدہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اسکی مثل روایت کرتی ہیں جو حضرت ربیع کی روایت (روایت ۲۹۱) میں ان دونوں سے مروی ہے حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت زینب سے پوچھا سال کے آخر کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ دور جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ اپنے نہایت گندے مکان کا قصد کرتی اور اس میں ایک سال تک بیٹھی رہتی جب سال گزر جاتا تو باہر نکلتی اور اپنے پیچھے ایک مینگنی پھینکتی۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ

حضرت عبداللہ بن ابو بکر حضرت حمید بن نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ نے ان کو ان تینوں احادیث کی خبر دی، وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اس کے بعد انہوں (حضرت

دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ ثُمَّ ذَکَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ مَا ذَکَرْنَاهُ عَنْهَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَسَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَتْ نَحْوَ مَا ذَکَرْنَاهُ عَنْهَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَذَکَرَتْ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ عَنْ عَلِیٍّ وَ فِیْ حَدِیْثِ رَبِیْعٍ عَنْ شُعَیْبٍ مِمَّا ذَکَرْنَاهُ فِیْ حَدِیْثِهِمَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِنْتِ النَّحَّامِ۔

زینب نے ان (حضرت ام حبیبہ) سے اس کی مثل روایت کیا جو ہم نے گزشتہ احادیث میں ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سُنا وہ فرماتی ہیں ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو ہم نے گزشتہ احادیث میں ذکر کیا وہ مزید فرماتی ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو ان سے حضرت یونس کی حضرت علی بن معبد کی روایت (روایت ۲۹۲) اور حضرت ربیع کی حضرت شعیب سے روایت (روایت ۲۹۱) کے ضمن میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قول جو انہوں نے بنت النحام کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، ذکر کیا۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَ فَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ قَالَ ثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْهُمَا کِلْتَیْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مُتَوَفًّی فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا۔

حضرت صفیہ بنت ابو عبید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ بنت عمر حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) ان دونوں سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ کسی فوت ہونے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ اُمُّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاِنَّهَا

حضرت نافع، حضرت صفیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ اس (خاوند) پر چار مہینے دس دن

تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

سوگ منائے۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ۔

حضرت نافع ، حضرت صفیہ بنت ابوعبید سے اور وہ کسی ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید فرماتے ہیں، ہم سے حضرت ایوب نے بیان کیا انہوں نے حضرت نافع سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تُحِدَّ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلَ وَلَا تَطَيَّبَ وَلَا تَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔

حضرت حفصہ ، حضرت ام عطیہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی (میت) پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے (اور ان دنوں میں) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے البتہ یمنی چادر پہن سکتی ہے)

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔

ایک دوسرے طریقے سے بھی حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں لیکن انہوں نے یمنی چادر کا ذکر نہیں کیا۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ زَيْنَبَ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيِّ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْهَا

حضرت قاسم بن محمد، حضرت زینب سے خبر دیتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی بیٹی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور وہ سوگ منا رہی ہے اسکی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ

زَوْجُهَا وَهِيَ مُحِدَّةٌ وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا
أَفَتَكْتَحِلُ فَقَالَ لَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهَا
تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَوْقَ مَا تَظُنُّ أَفَتَكْتَحِلُ قَالَ
لَا تَحِلُّ لِمُسْلِمَةٍ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ثُمَّ قَالَ أَوَ نَسِيتُنَّ كُنْتُنَّ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ الْمَرْأَةُ السَّنَةَ وَتَجْعَلُ فِي
السَّنَةِ فِي بَيْتٍ وَحْدَهَا إِلَّا أَنَّهَا تُطْعَمُ وَ
تُسْقَى حَتَّى إِذَا كَانَ رَأْسُ السَّنَةِ أُخْرِجَتْ
ثُمَّ أُتِيَتْ بِكَلْبٍ أَوْ دَابَّةٍ فَإِذَا مَسَّتْهَا مَاتَتْ
وَخُفِّفَ ذٰلِكَ عَنْكُنَّ وَجُعِلَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
وَّعَشْرًا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ إِحْدَادَ
الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَدْ جُعِلَ فِي كُلِّ
عِدَّتِهَا وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
مِنْ عِدَّتِهَا خَاصَّةً عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ

۳۰۱۔ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ
ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ زَيْنَبَ
بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكِ
بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ
أَتَاهَا نَعْيُ زَوْجِهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ
لَهُ فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُومِ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ
فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أَتَانِي نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي
دَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ عَنْ دُورِ أَهْلِي
وَأَنَا أَكْرَهُ الْقُعُودَ فِيهَا وَإِنَّهُ لَمْ يَتْرُكْنِي
فِي مَسْكَنٍ وَلَا مَالٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ تُنْفَقُ عَلَيَّ

وسلم اس کی آنکھوں میں آپ کے خیال سے بھی زیادہ تکلیف ہے
کیا وہ سرمہ لگا لے آپ نے فرمایا کسی مسلمان عورت کے لیے
جائز نہیں کہ وہ خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ
سوگ منائے پھر کیا تم بھول گئی ہو کہ دور جاہلیت میں تمہاری
حالت یہ تھی کہ ایک عورت سال بھر سوگ مناتی اور پورا سال گھر میں
اکیلی رہتی البتہ اسے کھانا دیا جاتا اور پانی پلایا جاتا تھا
یہاں تک کہ جب سال پورا ہو جاتا تو اسے نکالا جاتا
پھر اسے کسی کتے یا جانور کے پاس لایا جاتا جب
وہ اسے چھوتی تو مر جاتی تو تمہارے لیے اس میں آسانی
پیدا کی گئی اور (سوگ کے لیے) چار مہینے دس دن کی مدت
مقرر کی گئی۔

تو ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ
بیوہ عورت کا سوگ اس کی تمام عدت میں رکھا گیا ہے اس سے
پہلے صرف اس کے عدت کے تین دنوں میں تھا جیسا کہ حضرت
اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے۔

پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فریعہ بنت
مالک کے بارے میں یوں مروی ہے۔

حضرت زینب بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی
ہیں مجھے حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان نے خبر دی اور وہ حضرت
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں کہ انہیں اپنے خاوند کے
انتقال کی خبر ملی اور وہ عجمی کفار کے پیچھے نکلے تھے انہوں نے ان
(کفار) کو طرف قدوم کے مقام پر پایا اور کفار نے ان کو قتل کر دیا
وہ فرماتی ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنے خاوند کی وفات کی
خبر پہنچی ہے اور میں انصار کے ایک گھر میں ہوں جو میرے گھر والوں
سے بہت دور ہے میں اس میں بیٹھنا ناپسند کرتی ہوں میرے خاوند
نے مجھے کسی رہائش گاہ میں نہیں چھوڑا نہ اس کے پاس کچھ مال تھا
اور نہ نفقہ جو مجھ پر خرچ کیا جائے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں
اپنے بھائی کے پاس چلی جاؤں تاکہ ہم اکٹھے ہو جائیں یہ میرے

فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ الْحَقَّ بِأَخِي فَيَكُونُ أَمْرُنَا جَمِيعًا فَإِنَّهُ أَجْمَعُ لِي فِي شَأْنِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ إِنْ شِئْتِ فَالْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرَةً بِذَلِكَ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ دُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ زَعَمْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ مِنْ أَوَّلِهِ فَقَالَ امْكُثِي فِي الْبَيْتِ الَّذِي جَاءَكِ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُثْمَانُ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَقَضَى بِهِ۔

حال کے زیادہ مناسب اور مجھے زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اپنے گھر والوں کے پاس جا سکتی ہو فرماتی ہیں میں خوشی خوشی باہر آتی حتی کہ جب حجرۂ مبارکہ یا مسجد شریف میں آئی تو آپ نے مجھے بلایا یا مجھے بلا یا گیا آپ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے شروع سے پوری بات دوبارہ عرض کی تو آپ نے فرمایا اسی گھر میں رہو جہاں تمہیں اپنے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے حتی کہ مقررہ وقت پورا ہو جائے (فرماتی ہیں) چنانچہ میں نے اسی مکان میں چار مہینے دس دن گزارے فرماتی ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے میرے پاس کسی کو بھیج کر مسئلہ پوچھا تو میں نے اسے بتایا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کے ساتھ فیصلہ کیا۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

حضرت یزید بن محمد، حضرت سعید بن اسحاق بن کعب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحیی بن سعید حضرت سعد بن اسحق سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنِي شُعْبَةُ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ جَمِيعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

حضرت شعبہ اور حضرت روح بن قاسم دونوں حضرت سعد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحیی بن عبد اللہ بن سالم، حضرت سعد بن اسحق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت سعد بن اسحق سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت سفیان ثوری، حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں

قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا وَلَا قَضَاءَهُ بِهِ۔

انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضرت زینب سے سوال اور اس کے مطابق فیصلہ کا ذکر نہیں کیا۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْفَرْقَةُ وَلَمْ يَقُلِ الْفُرَيْعَةُ وَذَكَرَ أَيْضًا سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَضَاءَهُ بِهِ۔

حضرت ابن اسحٰق نے حضرت سعد سے روایت کیا وہ اپنی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فریعہ کی بجائے فرعہ فرمایا نیز انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ان سے سوال کا ذکر کیا لیکن اس کے مطابق ان کے فیصلے کا ذکر نہیں کیا۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَوْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ الْفُرَيْعَةُ وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا وَقَضَاءَهُ بِهِ أَمْ لَا۔

حضرت زہیر بن معاویہ حضرت سعد بن اسحاق سے یا حضرت اسحاق بن سعد سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت فریعہ کی بجائے حضرت "فرعہ" فرمایا اور یہ بات معلوم نہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سوال اور اس (کے جواب) کے مطابق فیصلے کا ذکر کیا یا نہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَمَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرَيْعَةَ مِنَ الْإِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا فِي عِدَّتِهَا وَجَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ إِحْدَادِهَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فریعہ کو عدت کے دوران اپنے گھر سے منتقل ہونے سے منع فرمایا اور اس عدت کو ان کے سوگ سے قرار دیا۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا تَسَلَّبِي ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ حِينَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَفِي ذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوخٌ لِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ وَاسْتِعْمَالِهِمْ حَدِيثَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَمَا ذَكَرْنَا مَعَ ذٰلِكَ مِمَّا يُوجِبُ الْإِحْدَادَ فِي الْعِدَّةِ كُلِّهَا وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْإِحْدَادِ إِنَّمَا قَصَدَ

اور ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تین دن ٹھہرو پھر جو چاہو کرو یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے خاوند حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اس روایت میں ہے کہ اس پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا لازم نہیں ہے اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ ان سب نے اسے چھوڑ کر حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ (رضی اللہ عنہن) کی روایات اور ان دیگر روایات پر عمل کیا جو ہم نے ان کے ساتھ ذکر کی ہیں اور ان کے مطابق تمام عدت میں سوگ واجب ہوتا ہے اور سوگ کے سلسلے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے بیوہ کا سوگ مراد

بِذٰلِكَ اِلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَاحْتَمَلَ
اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِى الْعِدَّةِ الَّتِىْ تَجِبُ بِعَقْدِ
النِّكَاحِ فَتَكُوْنُ كَذٰلِكَ الْمُطَلَّقَةُ عَلَيْهَا فِىْ
ذٰلِكَ مِنَ الْاِحْدَادِ فِىْ عِدَّتِهَا مِثْلُ مَا عَلَى
الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ
خُصَّتْ بِهِ الْعِدَّةُ مِنَ الْوَفَاةِ خَاصَّةً.

فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ اِذَا كَانُوْا قَدْ
تَنَازَعُوْا فِىْ ذٰلِكَ وَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ قَائِلُوْنَ
لَا يَجِبُ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِىْ عِدَّتِهَا اِحْدَادٌ
وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلِ الْاِحْدَادُ عَلَيْهَا فِىْ
عِدَّتِهَا كَمَا هُوَ عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا
فَرَاَيْنَا الْمُطَلَّقَةَ مَنْهِيَّةً عَنِ الْاِنْتِقَالِ مِنْ
مَّنْزِلِهَا فِىْ عِدَّتِهَا كَمَا نُهِيَتِ الْمُتَوَفّٰى
عَنْهَا زَوْجُهَا وَذٰلِكَ حَقٌّ عَلَيْهَا لَيْسَ لَهَا
تَرْكُهُ كَمَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُ الْعِدَّةِ فَلَمَّا
سَاوَتِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِىْ وُجُوْبِ
بَعْضِ الْاِحْدَادِ عَلَيْهَا سَاوَتْهَا فِىْ وُجُوْبِ
كُلِّهِ عَلَيْهَا.

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوْبُ الْاِحْدَادِ
عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِىْ عِدَّتِهَا.

وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنَ
الْمُتَقَدِّمِيْنَ.

۳۱۰ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ
قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ
سَاَلْتُ جَابِرًا اَتَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا
زَوْجُهَا اَمْ تَخْرُجَانِ فَقَالَ جَابِرٌ لَا فَقُلْتُ
اَتَتَرَبَّصَانِ حَيْثُ اَرَادَتَا فَقَالَ جَابِرٌ لَا.

۳۱۱ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِىُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ

ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ یہ اس عدت
میں ہو جو عقد نکاح کی وجہ سے واجب ہوتی
ہے تو (اس صورت میں) مطلقہ عورت بھی
اپنی عدت میں بیوہ کی طرح سوگ منائے گی
اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ بیوہ کے
ساتھ خاص ہے۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فقہاء
کے درمیان اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا کہ
مطلقہ عورت پر اس کی عدت کے دوران سوگ واجب
نہیں ہے اور دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس پر بھی بیوہ کی
طرح عدت کے دوران سوگ لازم ہے تو ہم نے دیکھا کہ
مطلقہ عورت کو عدت کے دوران اپنے گھر سے منتقل
ہونے سے منع کیا گیا ہے جس طرح بیوہ کو روکا گیا
ہے اور یہ اس پر واجب ہے تو جس طرح وہ عدت سے کنارہ
کش نہیں ہو سکتی اسی طرح اس پر عمل کو بھی نہیں چھوڑ سکتی۔
اور جس طرح بعض سوگ کے سلسلے میں وہ بیوہ کے مساوی
ہے تو تمام سوگ میں بھی اس کے برابر ہوگی۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ عدت
کے دوران مطلقہ عورت پر بھی سوگ واجب ہے۔

متقدمین کی ایک جماعت نے یہی بات
کہی ہے۔

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مطلقہ اور بیوہ عدت گزاریں یا
وہاں سے چلی جائیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ نکلیں میں
نے عرض کیا جہاں چاہیں (عدت ختم ہونے کی) انتظار کریں؟
فرمایا نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ
نے مطلقہ اور بیوہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ

كَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ اِنَّهَا لَا تَعْتَكِفُ وَلَا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا تَخْرُجَانِ مِنْ بُيُوْتِهِمَا حَتّٰى تَوَفَّيَا اَجَلَهُمَا۔

نہ اعتکاف بیٹھیں اور نہ اپنے گھروں سے نکلیں یہاں تک کہ ان کی عدت پوری ہو جائے۔

۳۱۲۔ فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِذْنِهٖ لِخَالَتِهٖ فِي الْخُرُوْجِ فِي جِدَادِ نَخْلِهَا فِي عِدَّتِهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَ هُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اور یہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان کی خالہ کو عدت کے دوران کھجوریں توڑنے کے لیے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی یہ حدیث ہم اس باب شروع میں ذکر کر چکے ہیں۔

۳۱۳۔ فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ وَفِي حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ تَسْوِيَتَهٗ بَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَتَا فِي عِدَّتِهِمَا سَوَآءً فِي بَعْضِ الْاِحْدَادِ كَانَتَا كَذٰلِكَ فِي كُلِّ الْاِحْدَادِ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي بَعْضِ الْعِدَّةِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيْثِ اَسْمَآءَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْاِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَا اُمِرَتْ بِهٖ خَالَةُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ وَالْاِحْدَادُ اِنَّمَا هُوَ فِي الثَّلَاثَةِ الْاَيَّامِ مِنَ الْعِدَّةِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْاِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ۔

پھر وہ اس کے خلاف فرماتے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس بات کا منسوخ ہونا ثابت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات بھی ہم نے ذکر کی ہے کہ اس سلسلے میں بیوہ اور مطلقہ برابر ہیں تو جب وہ دونوں اپنی عدت کے دوران بعض سوگ میں برابر ہیں تو تمام سوگ میں بھی اسی طرح ہوں گی جب کہ شروع شروع میں بعض سوگ میں ایسا ہوتا تھا جیسا کہ ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا پھر یہ منسوخ ہو گیا اور تمام عدت میں سوگ مقرر کر دیا گیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ کو جو اجازت دی گئی تھی یہ اس وقت کی بات ہے جب سوگ تین دن ہوتا تھا پھر یہ منسوخ ہو گیا اور تمام عدت میں سوگ مقرر کر دیا گیا۔

۳۱۴۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

اس سلسلے میں بھی متقدمین سے روایات آئی ہیں۔

مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ کی چند عورتوں کو جو بیوہ ہونے کے بعد گھر سے نکلی تھیں واپس لوٹا دیا۔

مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ تُوُفِّيَ عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ تَخْرُجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ ۔

۳۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَا فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَبِهَا فَاقَةٌ شَدِيدَةٌ فَلَمْ يُرَخِّصَا لَهَا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا وَ نُصِيبَ مِنْ طَعَامِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا فَتَبِيتَ فِيهِ ۔

حضرت محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور وہ سخت فاقے کا شکار تھی یہی فیصلہ کیا اور اسے گھر سے نکلنے کی اجازت نہ دی البتہ یہ کہ وہ دن کی روشنی میں جائے اور ان (خاندان والوں) کے ہاں کھانا کھا کر واپس آئے اور رات وہاں گزارے ۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَبِيتُ غَيْرَ بَيْتِهَا ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیوہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گھر کے علاوہ رات نہ گزارے۔

۳۱۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ لَمَّا تُوُفِّيَ السَّائِبُ تَرَكَ زَرْعًا بِقَنَاةٍ فَجِئْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ السَّائِبَ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ضَيْعَةً مِنْ زَرْعٍ بِقَنَاةٍ وَتَرَكَ غِلْمَانًا صِغَارًا وَلَا حِيلَةَ لَهُمْ وَهِيَ لَنَا دَارٌ وَمَنْزِلٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تَعْتَدِّي إِلَّا فِي الْبَيْتِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ زَوْجُكِ اذْهَبِي إِلَى ضَيْعَتِكِ بِالنَّهَارِ وَارْجِعِي إِلَى بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ فَبِيتِي فِيهِ فَكُنْتُ أَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔

حضرت مسلم بن سائب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں جب حضرت سائب کا انتقال ہوا تو انہوں نے "قناۃ" مقام میں کچھ زمین چھوڑی وہ فرماتی ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتی اور عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! سائب انتقال کر گئے ہیں اور انہوں نے وادیٔ قناۃ میں کچھ زمین چھوڑی ہے انہوں نے چھوٹے چھوٹے بچے بھی چھوڑے ہیں جن کا کوئی ذریعۂ معاش نہیں ہے وہی ہمارا گھر بھی ہے اور ٹھکانا بھی، تو کیا میں وہاں منتقل ہو جاؤں؟ انہوں نے فرمایا تم اسی گھر میں عدت گزارو جس میں تمہارے خاوند کا انتقال ہوا اپنی زمین میں دن کے وقت جاؤ اور رات کو گھر واپس آجاؤ اور یہیں رات گزارو (فرماتی ہیں) پس میں اسی طرح کرتی تھی ۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ مَخْرَمَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اُمَّ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ تَقُوْلُ تُوُفِّيَ السَّائِبُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْخُرُوْجِ فَقَالَ لَا تَخْرُجِيْ مِنْ بَيْتِكِ اِلَّا لِحَاجَةٍ وَلَا تَبِيْتِيْ اِلَّا فِيْهِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُكِ.

وہ فرماتے ہیں میں نے ام مخرمہ سے سنا وہ فرماتی تھیں میں نے حضرت مسلم بن سائب کی ماں کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت سائب کا انتقال ہو گیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے باہر جانے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا ضرورت کے بغیر نہ نکلو اور رات بھی وہیں گزارو یہاں تک کہ تمہاری عدت ختم ہو جائے۔

۳۱۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَنْتَقِلُ الْمَبْتُوْتَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِيْ عِدَّتِهَا.

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو وہ عدت کے دوران اپنے خاوند کے گھر سے نہ نکلے۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةُ ثَلٰثًا لَا تَنْتَقِلَانِ وَلَا تَبِيْتَانِ اِلَّا فِيْ بُيُوْتِهِمَا.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیوہ اور تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گھروں سے منتقل نہ ہوں اور رات بھی اپنے گھر میں گزاریں۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ فِيْ عِدَّتِهَا فَاشْتَكٰى اَبُوْهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ مَا تَرَيْنَ فَاِنَّ اَبِي اشْتَكٰى اَفَاٰتِيْهِ فَاُمَرِّضُهُ فَقَالَتْ بِيْتِيْ فِيْ بَيْتِكِ طَرَفَيِ اللَّيْلِ.

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنی عدت گزار رہی تھی تو اس کا باپ بیمار ہو گیا اس نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ کی کیا رائے ہے میرا باپ بیمار ہے کیا میں اس کے پاس جا کر بیمار پرسی کر سکتی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا رات کے دونوں کناروں میں اپنے گھر میں رہو (یعنی دن کو جا سکتی ہو)

۳۲۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَرٰى اَنْ تَخْرُجَ الْمُطَلَّقَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ بُكَيْرٌ وَقَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ تَخْرُجُ مِنْ غَيْرِ اَنْ تَبِيْتَ عَنْ بَيْتِهَا.

حضرت مخرمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ مطلقہ عورت کا مسجد کی طرف جانا جائز سمجھتے تھے حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نکل سکتی ہے لیکن رات، اپنے گھر میں گزارے۔

۳۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ بِنْتَ سَعِيْدٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَتْ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سعید کی صاحبزادی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق بائن دی تو وہ اپنے گھر سے (دوسری جگہ) منتقل ہو گئیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات کو ناپسند کیا۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیوہ عورتوں کو حج سے روکتے ہوئے مقام بیداء سے واپس کر دیتے تھے۔

---

۳۲۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا الْمُطَلَّقَةُ إِلَّا فِي بَيْتِهِمَا۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بیوہ اور مطلقہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں ہی رات گزارے۔

---

۳۲۶ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ طَلَّقَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ الْبَتَّةَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْعِرَاقِ فَسَأَلَتِ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَالْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَخَارِجَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ هَلْ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فَكُلُّهُمْ يَقُولُ لَا تَقْعُدُ فِي بَيْتِهَا۔

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن دیلی (دؤلی) سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ بن عبدالرحمٰن بن ابو سفیان نے اپنی ایک بیوی کو طلاق بائن دی پھر وہ عراق کی طرف چلے گئے ان کی بیوی نے حضرت ابن مسیب، حضرت قاسم، حضرت سالم حضرت خارجہ اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے؟ ان سب نے فرمایا نہیں وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔

۳۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا وَالْمُخْتَلِعَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُلَاعَنَةُ لَا تَخْتَضِبْنَ وَلَا تَتَطَيَّبْنَ وَلَا يَلْبَسْنَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَلَا يَخْرُجْنَ مِنْ بُيُوتِهِنَّ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تین طلاقوں والی، خلع کرنے والی، بیوہ اور لعان کرنے والی عورتیں نہ خضاب لگائیں، نہ خوشبو لگائیں نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں اور نہ ہی اپنے گھروں سے نکلیں۔

فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ قَدْ مَنَعُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ السَّفَرِ وَالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا وَرَخَّصُوا لَهَا فِي الْخُرُوجِ فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلٰى أَنْ تَبِيتَ فِي بَيْتِهَا وَقَدْ قَرَنَ

تو یہ حضرات جن سے ہم نے یہ روایات نقل کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ ہیں انہوں نے بیوہ عورت کو عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے سے منع فرمایا البتہ دن کی روشنی میں باہر نکلنے کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ رات اپنے گھر میں گزارے ان میں سے بعض

بَعْضُهُمْ مَعَهَا الْمُطَلَّقَةَ الْمَبْتُوْتَةَ وَجَعَلَهَا كَذٰلِكَ فِيْ مَنْعِهِ اِيَّاهَا مِنَ السَّفَرِ وَالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ لَهَا فِي الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا كَمَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا۔

حضرت نے طلاق بائن والی عورت کو بھی اس کے ساتھ ملایا ہے اور اسے بھی عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں اس کی طرح قرار دیا لیکن جس طرح بیوہ عورت کو دن کے وقت باہر جانے کی اجازت دی ہے اس کو نہیں دی۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَنْعِهِمَا مِنَ السَّفَرِ فِيْ عِدَّتِهِمَا وَالْخُرُوْجِ مِنْ مَنْزِلِهِمَا اِلَّا مَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں کو عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے سے روکا جائے البتہ بیوہ کو ضرورت کے تحت دن کے وقت باہر جانے کی اجازت دی گئی ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ كَانَتْ سَافَرَتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کو ان کی عدت کے دوران اپنے ہمراہ سفر پر لے گئیں۔

۳۲۸ - **وَذُكِرَ** فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ اِنَّ عَائِشَةَ حَجَّتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا۔

حضرت عطا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ہمشیرہ ام کلثوم کے ساتھ ان کی عدت کے دوران حج کیا۔

۳۲۹ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ حَجَّتْ عَائِشَةُ بِاُخْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو حج پر لے گئیں جب کہ وہ (حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے طلاق کی) عدت گزار رہی تھیں۔

۳۳۰ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَجَّتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہن حضرت ام کلثوم کی عدت کے دوران ان کے ساتھ حج کیا۔

۳۳۱ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت عطاء بن ابو رباح سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت

مِثْلَهٗ۔

قِيْلَ لَهٗ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِلضَّرُوْرَةِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ فِتْنَةٍ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ۔

۳۳۲۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَسَارَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مَكَّةَ بَعَثَتْ عَائِشَةُ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَهِيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَنَقَلَتْهَا اِلَيْهَا لَمَّا كَانَتْ تَتَخَوَّفُ عَلَيْهَا مِنَ الْفِتْنَةِ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا فَهٰكَذَا نَقُوْلُ اِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ يُخَافُ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ مِنَ الْاِقَامَةِ فِيْهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ فَهِيَ فِيْ سَعَةٍ مِّنَ الْخُرُوْجِ فِيْهَا اِلٰى حَيْثُ اَحَبَّتْ مِنَ الْاَمَاكِنِ الَّتِيْ تَأْمَنُ فِيْهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

بَابُ ۱۸۸ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ هَلْ لَهَا خِيَارٌ اَمْ لَا

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَلَمَّا عُتِقَتْ خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَجَعَلُوْا لِلْمُعْتَقَةِ الْخِيَارَ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَوْ عَبْدًا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا اِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَلَهَا الْخِيَارُ وَاِنْ كَانَ حُرًّا فَلَا خِيَارَ لَهَا وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا۔

کرتے ہیں۔

اس شخص کو (جواب میں) کہا جائے گا کہ یہ ضرورت کے تحت تھا کیونکہ وہ فتنہ کا دور تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ جانے لگیں تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو بلا لیا وہ اس وقت مدینہ طیبہ میں تھیں اور چونکہ انہیں ان کے بارے میں فتنے کا خوف تھا اس لیے انہوں نے ان کو وہاں سے منتقل کر لیا حالانکہ وہ عدت گزار رہی تھیں ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جب حالت فتنہ ہو اور وہاں قیام سے عدت گزارنے والی عورت کے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو اسے وہاں جانے کی اجازت ہے جہاں وہ فتنے سے محفوظ رہ سکتی ہو۔ وباللہ التوفیق۔

جس لونڈی کو آزاد کیا گیا اور اس کا خاوند بھی آزاد ہے تو کیا اسے (نکاح توڑنے کا) اختیار ہے یا نہ؟

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا جب حضرت بریرہ کو آزاد کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دی چنانچہ انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے آزاد کی جانے والی (لونڈی) کو اختیار دیا اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر اس کا خاوند غلام ہے تو اسے اختیار ہے اور اگر آزاد ہے تو اسے کوئی اختیار نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے۔

۳۳۴ - وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا اور اگر وہ آزاد ہوتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے (حضرت بریرہ کو) اختیار نہ دیتے۔

۳۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا۔

حضرت اعمش، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ آزاد کی گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا اور ان کا خاوند غلام تھا۔

قَالُوْا فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتا رہی ہیں کہ حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا تو یہ اس حدیث کے خلاف ہے جو تم نے بواسطہ حضرت اسود، ام المؤمنین سے روایت کی ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر وہ آزاد ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

قِيْلَ لَهُمْ أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ كَلَامِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ۔

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ الفاظ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کلام سے ہوں اور ممکن ہے حضرت عروہ کے کلام سے ہوں۔

وَاحْتَجَّ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِي تَثْبِيْتِ مَا رَوَوْهُ فِي زَوْجِ بَرِيْرَةَ أَنَّهٗ كَانَ عَبْدًا۔

اس قول والوں نے حضرت بریرہ کے خاوند کے غلام ہونے کے بارے میں اپنی بات کو ثابت کرنے کے لیے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۳۳۶ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمّٰى مُغِيْثًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ کا خاوند سیاہ فام تھا اور اس کا نام مغیث تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا (اور پھر) عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے

قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا خُیِّرَتْ بَرِیْرَةُ رَاَیْتُ زَوْجَهَا یَتْبَعُهَا فِیْ سِكَكِ الْمَدِیْنَةِ وَدُمُوْعُهُ تَسِیْلُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَكَلَّمَ لَهُ الْعَبَّاسُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّطْلُبَ اِلَیْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَوْجُكِ وَاَبُوْ وَلَدِكِ فَقَالَتْ اَتَاْمُرُنِیْ بِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ قَالَتْ اِنْ كُنْتَ شَافِعًا فَلَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهِ وَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ یُقَالُ لَهُ مُغِیْثٌ وَكَانَ عَبْدًا لِاٰلِ الْمُغِیْرَةِ مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ

ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو جب اختیار دیا گیا تو ہم نے ان کے خاوند کو دیکھا وہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں ان کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اور ان کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ وہ حضرت بریرہ کو طلب کریں (اور سمجھائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ سے فرمایا وہ تیرا خاوند اور تیرے بچوں کا باپ ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اس بات کا حکم دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ میں تو صرف سفارش کرتا ہوں، انہوں نے عرض کیا اگر آپ سفارش فرما رہے ہیں تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اور انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا ان کو (حضرت بریرہ کے خاوند کو) مغیث کہا جاتا تھا اور وہ بنو مخزوم قبیلے کے (خاندان) آل مغیرہ کے غلام تھے۔

قَالُوْا فَاِنَّمَا خَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو صرف اس لیے اختیار دیا تھا کہ ان کے خاوند غلام تھے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّ اَوْلَی الْاَشْیَاءِ بِنَا اِذَا جَاءَتِ الْاٰثَارُ هٰكَذَا فَوَجَدْنَا السَّبِیْلَ اِلٰی اَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰی غَیْرِ طَرِیْقِ التَّضَادِّ اَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰی ذٰلِكَ وَلَا نَحْمِلَهَا عَلَی التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ وَیَكُوْنُ حَالُ رُوَاتِهَا عِنْدَنَا عَلَی الصِّدْقِ وَالْعَدَالَةِ فِیْمَا رَوَوْا حَتّٰی لَا نَجِدَ بُدًّا مِنْ اَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰی خِلَافِ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ زَوْجُ بَرِیْرَةَ قَدْ قِیْلَ فِیْهِ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا وَقِیْلَ فِیْهِ اِنَّهٗ كَانَ حُرًّا جَعَلْنَاهُ عَلٰی اَنَّهٗ قَدْ كَانَ عَبْدًا فِیْ حَالٍ حُرًّا فِیْ حَالٍ اُخْرٰی فَثَبَتَ بِذٰلِكَ تَاَخُّرُ اِحْدَی الْحَالَتَیْنِ عَنِ الْاُخْرٰی فَكَانَ الرِّقُّ قَدْ یَكُوْنُ بَعْدَهُ الْحُرِّیَّةُ وَالْحُرِّیَّةُ لَا یَكُوْنُ بَعْدَهَا رِقٌّ فَلَمَّا

ان حضرات کے خلاف پہلے قول والوں کی حجت یہ ہے کہ جب روایات اس (مذکورہ بالا) طریقہ پر مروی ہوں اور ہمارے پاس غیر متضاد معانی پر محمول کرنے کی سبیل ہو تو اس پر محمول کرنا بہتر ہے اس معنی پر محمول نہ کیا جائے جس سے ان روایات کا باہم تضاد اور ایک دوسرے کی تکذیب لازم آئے جبکہ ہمارے نزدیک ان روایات کے راوی بھی سچے اور عادل ہیں، ہاں اس کے خلاف معنی پر محمول کرنا ضروری ہو تو الگ بات ہے تو جب ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی یہی صورت ہے اور حضرت بریرہ کے خاوند کے بارے میں کہا گیا کہ وہ غلام تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ آزاد تھے تو ہم انہیں یوں قرار دیں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھے پھر دوسری حالت میں آزاد تھے تو ثابت ہوا کہ دونوں میں سے ایک حالت مؤخر ہے اور بعض اوقات غلامی کے بعد آزادی ہوتی ہے لیکن آزادی کے بعد غلامی نہیں ہوتی تو جب صورت حال یہ ہے تو ہم نے غلامی

كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا حَالَ الْعُبُوْدِيَّةِ مُتَقَدِّمَةً وَحَالَ الْحُرِّيَّةِ مُتَاَخِّرَةً۔

کی حالت کو مقدم اور آزادی کی حالت کو موخر قرار دیا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ حُرًّا فِيْ وَقْتِ مَا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ وَعَبْدًا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰكَذَا تَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوْ اتَّسَقَتِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ عَبْدًا لِمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ اَنْ تَكُوْنَ اِذَا كَانَ حُرًّا زَالَ حُكْمُهَا عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَجِيْءْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا خَيَّرْتُهَا لِاَنَّ زَوْجَهَا عَبْدٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَانْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهَا خِيَارٌ اِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا فَلَمَّا لَمْ يَجِيْءْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَجَاءَ عَنْهُ اَنَّهٗ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا نَظَرْنَا هَلْ يَفْتَرِقُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ الْحُرِّ وَحُكْمُ الْعَبْدِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاَمَةَ فِيْ حَالِ رِقِّهَا لِمَوْلَاهَا اَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَرَاَيْنَاهَا بَعْدَ مَا تُعْتَقُ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَسْتَاْنِفَ عَلَيْهَا عَقْدَ نِكَاحٍ لِحُرٍّ وَلَا لِعَبْدٍ فَاسْتَوٰى حُكْمُ مَا اِلَى الْمَوْلٰى فِي الْعَبِيْدِ وَالْاَحْرَارِ وَمَا لَيْسَ اِلَيْهِ فِي الْعَبِيْدِ وَالْاَحْرَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَرَاَيْنَاهَا اِذَا اُعْتِقَتْ بَعْدَ عَقْدِ مَوْلَاهَا نِكَاحَ الْعَبْدِ عَلَيْهَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ فِيْ حَلِّ النِّكَاحِ عَلَيْهَا كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحُرِّ اِذَا اُعْتِقَتْ يَكُوْنُ لَهَا حَلُّ نِكَاحِهِ عَنْهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جب حضرت بریرہ کو اختیار دیا گیا اس وقت وہ آزاد تھے اور اس سے پہلے غلام اس باب میں تصحیح روایات کی یہی صورت ہے اور اگر ہمارے نزدیک تمام روایات اس بات پر متفق بھی ہوں کہ وہ غلام تھے تب بھی اس میں ایسی بات نہیں پائی جاتی جو ان کے آزاد ہونے کی صورت میں اس حکم کو زائل کر دے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مروی نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا ہو میں نے اسے صرف اس لیے اختیار دیا ہے کہ اس کا خاوند غلام ہے اور اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار کی نفی ہو جاتی تو جب اس قسم کی بات مروی نہیں ہے اور روایات میں ہے کہ آپ نے اس حالت میں اختیار دیا کہ ان کے خاوند غلام تھے تو ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا اس سلسلے میں آزاد اور غلام کے حکم میں فرق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مالک اس کی غلامی کی حالت میں اس کا نکاح آزاد سے بھی کر سکتا ہے اور غلام سے بھی، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس کی آزادی کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی خاوند آزاد ہو یا غلام، تو لونڈی کے مالک کا اختیار، آزاد یا غلام دونوں کے لیے ایک جیسا ہے اور جو اختیار اسے حاصل نہیں اس میں بھی آزاد اور غلام برابر ہیں تو جب بات پھر اسی طرح ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب مالک نے اس کا نکاح کسی غلام کے ساتھ کیا تو آزاد ہونے کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہوتا ہے تو ہمارے بیان کردہ قیاس کا تقاضا ہے کہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں بھی آزادی کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہو حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ طَاؤُسٍ۔

اس سلسلے میں حضرت طاؤس سے بھی مروی ہے۔

٣٣٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لِلْأَمَةِ الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِيٍّ۔

حضرت سفیان، حضرت ابن طاؤس سے اور وہ حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ لونڈی کو جب آزاد کیا جائے تو اسے اختیار حاصل ہو جاتا ہے چاہے وہ کسی قرشی کی بیوی ہو۔

٣٣٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَهَا الْخِيَارُ يَعْنِي فِي الْعَبْدِ وَالْحُرِّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ مِثْلَ ذَلِكَ۔

حضرت ابن جریج، ابن طاؤس سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اسے اختیار حاصل ہے یعنی خاوند آزاد ہو یا غلام (دونوں صورتوں میں) وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت حسن بن مسلم نے اسی کی مثل خبر دی ہے۔

بَابُ[189] الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَتَى يَقَعُ الطَّلَاقُ

جب بیوی کو کہے تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو کب طلاق واقع ہوگی۔

٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَفَهْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا تو آپ نے فرمایا یہ ہر رمضان المبارک کے تمام مہینے میں ہوتی ہے۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ فَقَالَ قَوْمٌ هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي أَوَّلِهِ وَفِي وَسَطِهِ كَمَا قَدْ تَكُونُ فِي آخِرِهِ۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ هَذَا الْمَعْنَى وَيَحْتَمِلُ أَنَّهَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ تَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَعَ أَنَّ أَصْلَ هَذَا الْحَدِيثِ مَوْقُوفٌ كَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَثْبَاتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ (رات) تمام رمضان المبارک میں ہوتی ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ اس باب کی دلیل ہے کہ جس طرح یہ رات کبھی مہینے کے آخر میں ہوتی ہے اسی طرح کبھی اس کے شروع میں اور (کبھی) درمیان میں بھی ہوتی ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ پورے رمضان میں ہوتی ہے، میں اس معنی کا بھی احتمال ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ قیامت تک یہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں ہوگی باوجودیکہ اصل میں یہ حدیث موقوف ہے جیسا کہ معتبر راویوں نے اسے ابو اسحق (ہمدانی) سے روایت کیا ہے۔

٣٤١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

حضرت حسن بن صالح، ابو اسحق سے وہ حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ۔

سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن وہ اسے مرفوعاً نقل نہیں کرتے۔

۳۴۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبِیْ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت ابواسحٰق ہمدانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ بِلَفْظٍ غَیْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

ابوالاحوص نے ابواسحٰق سے ان الفاظ کے بغیر (دوسرے الفاظ سے) روایت کیا ہے۔

۳۴۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِیَ فِیْ رَمَضَانَ کُلِّہٖ۔

حضرت ابوالاحوص حضرت ابواسحٰق سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ پورے ماہ رمضان میں ہے۔

فَاِنْ کَانَ هٰذَا هُوَ لَفْظُ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَدْ ثَبَتَ بِہٖ اَنَّ مَعْنٰی قَوْلِہٖ هِیَ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ یُرِیْدُ اَنَّهَا فِیْ کُلِّ الشَّهْرِ۔

اگر اس حدیث کے یہی الفاظ ہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ "فی کل رمضان" کا معنی یہ ہے کہ پورے مہینے میں ہوتی ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِکَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ ثَنِیْ سُلَیْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَقَالَ تَحَرَّوْهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسے ماہ رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

۳۴۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٤٦۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت بتائی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

٤٤٧۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٤٨۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہوئے حضرت مالک کے سامنے پڑھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٤٩۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام کے واسطہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

٤٥٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ اَسَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ

حضرت مالک بن مرثد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں صحابہ کرام سے اس کے بارے میں پوچھتا تھا حضرت عکرمہ فرماتے ہیں ان کا مطلب ہے کہ میں بہت پوچھا کرتا تھا (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے عرض

عَنْهَا قَالَ عِكْرِمَةُ يَعْنِي أَشْبَعُ سُؤَالًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِي غَيْرِهِ قَالَ فِي رَمَضَانَ قُلْتُ وَتَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا فَإِذَا رُفِعُوا رُفِعَتْ قَالَ بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَأَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا۔

کیا یارسول اللہ! مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتایئے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے یا کسی دوسرے مہینے میں؟ آپ نے فرمایا "رمضان المبارک کے مہینے میں" میں نے عرض کیا یہ انبیاء کرام کے ساتھ ہوتی جب وہ پردہ فرما لیتے ہیں تو یہ بھی اٹھائی جاتی ہے آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ یہ قیامت تک آتی رہے گی میں نے پوچھا یہ رمضان المبارک کے کس حصے میں ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا پہلے یا آخری عشرہ میں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی باتیں کرتے رہے اور میں بھی باتیں کر رہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں میں سے کس عشرہ ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ پوچھنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں باتیں کرتے رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو آپ پر ہے آپ مجھے ضرور بتائیں کہ وہ کس عشرہ میں ہوتی ہے؟ تو آپ نے مجھ پر اس قدر غصہ فرمایا کہ اس سے پہلے اور بعد کبھی (اس قدر غصہ) نہیں فرمایا پھر ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہیں اس پر مطلع کر دے گا اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ پوچھنا۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَدْ خَلَتْ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي هٰذِهِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ الَّتِي بَقِيْنَ مِنَ الشَّهْرِ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا اس وقت بائیس راتیں گزر چکی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینے کی ان بقیہ سات راتوں میں تلاش کرو۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے آج کی رات تلاش کرو اور وہ

سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا إِذًا أَوَّلُ ثَمَانٍ فَقَالَ بَلْ أَوَّلُ سَبْعٍ فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ۔

تیئسویں رات تھی ایک شخص نے کہا یہ (بقیہ) آٹھ میں سے پہلی ہوئی تو آپ نے فرمایا بلکہ سات میں سے پہلی کیوں کہ مہینہ (بعض اوقات) پورا نہیں ہوتا (یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے)

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ لِأَنَّ ذٰلِكَ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ۔

تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں ہوتی ہے اور آپ نے تیئسویں رات کا قصد فرمایا کیونکہ وہ مہینہ انتیس دن کا تھا۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَبُو يَزِيدَ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَلَى الْبَابِ إِذْ مَرَّ بِنَا ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فَقَالَ أَبِي مَا سَمِعْتَ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ بِبَادِيَةٍ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ آتِي فِيهَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ ائْتِ فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔

حضرت یعقوب بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ گھر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس سے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے گزرے میرے والد نے پوچھا آپ نے اپنے والد سے کیا سنا کہ وہ لیلۃ القدر کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات ذکر کرتے تھے انہوں نے فرمایا میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے تھے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دیہاتی لوگ مجھ سے لیلۃ القدر کے بارے میں جھگڑتے ہیں تو مجھے بتایئے کہ میں کس رات مدینہ طیبہ میں آؤں؟ آپ نے فرمایا تیئسویں رات آنا۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَكَانَ رَجُلًا فِي زَمَنِ عُمَرَ قَالَ جَلَسَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُنَيْسٍ فِي مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا يَحْيٰى هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ شَيْئًا فَقَالَ نَعَمْ جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ

حضرت معاذ بن عبد اللہ اپنے بھائی عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں تھے فرماتے ہیں رمضان المبارک کے آخر میں جہینہ کی مجلس میں حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیٹھے میں نے ان سے عرض کیا اے ابو یحییٰ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مبارک رات کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" ہم مہینے کے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟ آپ نے فرمایا یہ رات تیئسویں رات کی شام کو تلاش

فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَتٰى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ فَقَالَ الْتَمِسُوْهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لِمَسَاءِ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَهِيَ إِذًا أُوْلٰى ثَمَانٍ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأُوْلٰى ثَمَانٍ وَلٰكِنَّهَا أُوْلٰى سَبْعٍ مَا تُرِيْدُ بِشَهْرٍ لَا يَتِمُّ.

۳۵۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْبَادِيَةِ فَقُلْنَا إِنْ قَدِمْنَا بِأَهْلِنَا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَإِنْ خَلَّفْنَاهُمْ أَصَابَهُمْ ضَيْعَةٌ فَبَعَثُوْنِيْ وَكُنْتُ أَصْغَرَهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَنَا بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ.

۳۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ قَالَ سَأَلْتُ ضَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَكَانَ يَنْزِلُ كَذٰلِكَ.

۳۵۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِيْ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَأَنِّيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَأَصَابَتْنَا لَيْلَةٌ مَطَرٌ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ

کر وان لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا تو اس طرح یہ آٹھ میں سے پہلی رات ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ سات میں سے پہلی رات ہے جو مہینہ پورا نہ ہو اس کے بارے میں تیرا کیا حساب ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ انتیس دنوں کا مہینہ ہے اور اس حساب سے بائیس راتوں بعد سات باقی رہ جاتی ہیں)

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم دیہات میں رہتے تھے تو ہم نے سوچا کہ اگر ہم اہل و عیال کے ساتھ آئیں تو مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر ہم ان کو پیچھے چھوڑ آئیں تو انہیں نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے تو سب نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور میں ان سب سے چھوٹا تھا میں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو آپ نے ہمیں تیئسویں رات (کو مدینہ طیبہ آنے) کا حکم دیا۔

حضرت بکیر بن اشج فرماتے ہیں میں نے حضرت حمزہ بن عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے والد سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (نقل کرتے ہوئے) خبر دیتے تھے کہ اسے تیئسویں رات میں تلاش کرو تو وہ اس طرح (مدینہ طیبہ) اترتے تھے۔

حضرت بشر بن سعید، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو لیلۃ القدر میں یوں دیکھا کہ گویا میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس رات ہم پر بارش ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے اور

فَرَأَيْتُهُ يَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِينَ۔

یہ تئیسویں رات تھی۔

فَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنَّ فِيهِ الْأَمْرَ بِتَحَرِّيهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

جو احادیث ہم نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہیں ان میں لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ السَّبْعِ دُونَ سَائِرِ الشَّهْرِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ السَّبْعِ وَأَنْ تَكُونَ فِي غَيْرِهَا مِنَ الشَّهْرِ إِلَّا أَنَّهَا أَكْثَرُ مَا تَكُونُ فِي تِلْكَ السَّبْعِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحَرِّي فِيهَا كَذٰلِكَ۔

تو اس میں احتمال ہے کہ یہ رات ان سات راتوں میں ہو پورے مہینے میں نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سات راتوں میں ہوتی ہو اور ان کے علاوہ مہینے کی دوسری راتوں میں بھی لیکن اکثر ان سات راتوں میں ہوتی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کو ان راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَحَرَّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنَ الشَّهْرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اس رات کو مہینے (ماہ رمضان) کے آخری عشرہ میں تلاش کریں۔

۳۵۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

۳۵۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَجُلٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّوْمِ كَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے خواب میں لیلۃ القدر کو دیکھا گویا وہ آخری عشرہ کی ستائیسویں یا انتیسویں رات تھی (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بھی تمہاری خواب جیسا خواب دکھایا گیا یہ دونوں متفق ہو گئے اسے آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔

فَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے مطابق

وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اَنْ تُتَحَرّٰى فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ كَمَا اَمَرَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَيْضًا اَنْ يَتَحَرَّوْا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَكُنْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنْ اَمْرِهِ اِيَّاهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مَا يَنْفِي اَنْ يَكُونَ تَلْتَمِسُ اَيْضًا فِيمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَدُلَّنَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ دُوْنَ سَائِرِ الشَّهْرِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ اَنْ تَكُونَ السَّبْعُ الْاَوَاخِرُ اَمَرَ بِالْتِمَاسِهَا فِيهَا بَعْدَ مَا اَمَرَ بِالْتِمَاسِهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ اَبِي ذَرٍّ فَتَكُونُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ تُتَحَرّٰى دُوْنَ مَا سِوَاهَا مِنَ الشَّهْرِ وَذٰلِكَ تَحَرٍّ لَا حَقِيقَةَ مَعَهُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا جیسا کہ اس سے پہلی روایات میں جو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت کی ہیں آپ نے اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا۔

تو آخری سات راتوں میں تلاش کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پہلے بیان کی گئی اس روایت کی نفی نہیں کرتی جس میں دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس بات سے کہ وہ آخری ہفتہ میں ہے تمام مہینے میں نہیں، صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ سات دنوں میں تلاش کا حکم دس دنوں میں تلاش کرنے کے حکم سے بعد کا ہے جیسا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے تو سات دنوں میں تلاش کرنا ہوگا اس کے علاوہ مہینے (کے دوسرے دنوں) میں نہیں اور یہ تلاش بھی کوئی قطعی بات نہیں۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْلَمَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ.

تو ہم نے ارادہ کیا کہ معلوم کریں کیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۳۶۰ - **فَاِذَا** بَكْرُ بْنُ اِدْرِيسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنْ عَجَزَ اَحَدُكُمْ وَضَعُفَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي.

تو حضرت عقبہ بن حُریث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ آپ نے فرمایا اس کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور اگر تم میں سے کوئی عاجز آجائے اور کمزور ہوجائے تو باقی سات راتوں سے مغلوب نہ ہوجائے (یعنی ان میں ضرور تلاش کرے)

۳۶۱ - **فَدَلَّ** مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اَحْرٰى مِنْ اَنْ تَكُونَ فِيمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ.

تو جو کچھ ہم نے بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ رات کبھی آخری ہفتہ میں ہوتی ہے تو یہ بات آخری دس دنوں میں ہونے کی نسبت زیادہ مناسب ہے۔

۳۶۲ - وَاَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْاَمْرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْتَمِسَهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تُلْتَمَسُ فِيْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَيَخْرُجُ ذٰلِكَ مِمَّا اُمِرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ لِاَنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ لَا يَنْقُصَ عَنْ ثَلَاثِيْنَ فَتَكُوْنُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ اُوْلٰى ثَمَانٍ بَقِيْنَ فَدَلَّ عَلٰى مَعْنٰى مَا اَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهُ بِذٰلِكَ فِيْ شَهْرٍ كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ اُوْلٰى سَبْعٍ لَا اُوْلٰى ثَمَانٍ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا اُمِرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ وَذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے تیئسویں رات میں تلاش کریں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اسے ہر رمضان میں اسے صرف اسی رات میں تلاش کیا جائے پس اگر یہ بات اس طرح ہے تو ہو سکتا ہے کبھی یہ آخری ہفتہ سے پہلے ہو تو اس سے یہ آخری ہفتہ میں تلاش کرنے والے حکم سے خارج ہو جائے گا کیونکہ مہینہ بعض اوقات تیس دنوں سے کم نہیں ہوتا اس طرح یہ رات آخری آٹھ راتوں میں سے پہلی رات ہو گی تو اس سلسلے میں جو اشکال ہے اس کا حل اس روایت میں ہے جو ہم نے اس سے پہلے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بات کا حکم انتیس دنوں والے مہینے میں دیا تھا تو یہ رات آخری سات راتوں میں سے پہلی ہو گی آٹھ میں سے نہیں تو یہ بھی اس حکم میں شامل ہو گی جو آخری سات دنوں میں تلاش کرنے سے متعلق ہے ان سب باتوں کی بنیاد محض غور و فکر ہے یقین نہیں۔

۳۶۳ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَكُوْنُ بِبَادِيَةٍ يُقَالُ لَهَا الْوَطْاَةُ وَاِنِّيْ بِحَمْدِ اللّٰهِ اُصَلِّيْ بِهِمْ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ اَنْزِلُهَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَاُصَلِّيْهَا فِيْهِ قَالَ اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَصَلِّهَا فِيْهِ وَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَسْتَتِمَّ اٰخِرَ الشَّهْرِ فَافْعَلْ وَاِنْ اَحْبَبْتَ فَكُفَّ فَكَانَ اِذَا صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جنگل میں ہوتا ہوں جسے وطاۃ کہا جاتا ہے اور الحمد للہ! میں ان لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں تو مجھے اس رات کے بارے میں حکم فرمائیں جب میں اس مسجد (مسجد نبوی) میں آکر نماز پڑھوں آپ نے فرمایا تیئسویں رات کو آکر یہاں نماز پڑھنا پھر اگر تم مہینے کے باقی دن یہاں مکمل کرنا چاہو تو ایسا کر لینا اور اگر چاہو تو رک جانا (یعنی آئندہ دنوں میں نہ آنا چاہو تو نہ آنا) پس جب وہ عصر کی نماز پڑھتے تو مسجد میں داخل ہو جاتے اور کسی حاجت کے بغیر باہر نہ نکلتے حتی کہ صبح کی نماز پڑھ لیتے جب صبح کی نماز پڑھتے تو ان کی سواری دروازے پر کھڑی ہوتی۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ قَدْ جَعَلَ اللَّيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فِي التَّحَرِّيْ مَا لَمْ يُجْعَلْ لِسَائِرِ السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

تو اس حدیث کے مطابق (لیلۃ القدر کی) تلاش کے سلسلے میں جو اہمیت تیئسویں رات کو دی گئی وہ آخری ہفتہ کی باقی راتوں کو نہیں دی گئی۔

۳۶۴ - وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهَا فَاُنْسِيْتُهَا فَتَحَرَّهَا فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ ثُمَّ عَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ تَمْضِيْ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ كَانَ يُحْيِيْ لَيْلَةَ سِتَّ عَشْرَةَ اِلٰى لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ تَقْصُرُ۔

حضرت عطیہ بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نے اسے دیکھا پھر وہ مجھے بھلا دی گئی پس تم اسے (رمضان المبارک کے) آخری نصف میں تلاش کرو، وہ پھر لوٹے اور سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب مہینے کی تیئس راتیں گزر جائیں (تو تلاش کرنا) حضرت عبد العزیز فرماتے ہیں مجھے میرے والد (حضرت بلال بن عبد اللہ بن انیس) نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن انیس سولہویں رات سے تیئسویں رات تک (لیلۃ القدر کو) تلاش کرتے پھر (تلاش میں) کمی کر دیتے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّتَحَرَّاهَا فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يَّتَحَرَّاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَدْ رَجَعَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا قَبْلَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مہینے کے آخری نصف میں تلاش کرنے کا حکم دیا پھر حکم دیا کہ تیئسویں رات میں تلاش کریں تو اس حدیث کا مفہوم بھی اس حدیث کی طرف لوٹ گیا جو ہم نے اس سے پہلے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ بِتَحَرِّيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا عَلٰى اَنَّ تَحَرِّيَهٗ ذٰلِكَ اِنَّمَا تَكُوْنُ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ كَذٰلِكَ لِرُؤْيَاهُ الَّتِيْ كَانَ رَاٰهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَتْ قَدْ تَكُوْنُ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ السِّنِيْنَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو لیلۃ القدر کی تلاش کے سلسلے میں جو حکم دیا وہ اسی سال کے ساتھ خاص ہو کیونکہ آپ نے خواب میں اسی طرح دیکھا اور دوسرے سالوں میں اس کے خلاف ہو۔

فَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ رُؤْيَاهُ الَّتِيْ كَانَ رَاٰهَا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ بِشْرِ

اور جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے سلسلے میں بشر بن سعید کی روایت

ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

ہیں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ وَإِنِّي أُنْسِيتُهَا وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي وِتْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ إِذَا سَحَابٌ مِثْلُ الْجِبَالِ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ حَتّٰى رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي أَنْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت یحیی فرماتے ہیں حضرت ابوسلمہ نے ان سے بیان کیا فرماتے ہیں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا ہاں! ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے درمیانے عشرہ میں اعتکاف بیٹھے جب بیس تاریخ کی صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا جو باہر نکلا ہے وہ واپس لوٹ جائے مجھے یہ رات دکھائی گئی پھر مجھے بھلادی گئی اور میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پس تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو حضرت ابوسعید فرماتے ہیں ہم نے آسمان پر کوئی بادل نہ دیکھا جب اکیسویں رات ہوئی تو پہاڑوں کی طرح بادل آئے اور بارش برسنا شروع ہوئی حتیٰ کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی ان دنوں مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی میں نے یہاں تک دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے کیچڑ کا نشان آپ کی ناک مبارک پر دیکھا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا كَانَتْ عَامَئِذٍ فِي لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْعَامُ هُوَ عَامٌ آخَرُ خِلَافَ الْعَامِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فِي حَدِيثِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ وَذٰلِكَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَانِ الْحَدِيثَانِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس سال لیلۃ القدر اکیسویں رات تھی تو ہوسکتا ہے یہ کوئی دوسرا سال ہو وہ سال نہ ہو جس کا حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر ہے کہ اس میں تیئسویں رات لیلۃ القدر تھی۔ دونوں حدیثوں کو اس مفہوم پر کرنا بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

۳۶۶۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی

غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ تَكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تاکہ ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیں تو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا آپ نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر آیا تھا پس فلاں فلاں کے درمیان جھگڑا ہونے کی وجہ سے اُسے اٹھا لیا گیا ہو سکتا ہے یہ بات تمہارے لیے بہتر ہو تم اسے ان راتوں میں تلاش کرو جب مہینہ ختم ہونے میں نو، سات ، یا پانچ راتیں رہتی ہوں (یعنی اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو)

۳۶۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ثابت اور حمید بواسطہ حضرت انس، حضرت عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهَا فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا وَقَدْ اَمَرَهُمْ بَعْدَ رُؤْيَتِهٖ اِيَّاهَا اَنْ يَّتَحَرَّوْهَا فِيْمَا بَعْدُ فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِيْ عَامٍ فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِيْمَا بَعْدُ فِيْ لَيْلَةٍ غَيْرِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک معین رات میں دیکھا اور اسے دیکھنے کے بعد صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اسے اکیسویں، تیئسویں یا پچیسویں رات میں تلاش کریں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ رات کسی سال کوئی خاص رات ہوتی ہے اس کے بعد کوئی دوسری رات ہوتی ہے تو یہ اس معنیٰ پر دلالت ہے جسے ہم حضرت ابن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختیار کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۳۶۸ - مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے بعض گھر والوں نے بیدار کیا تو میں اسے بھول گیا پس تم اسے آنے والے دس دنوں (آخری عشرہ) میں تلاش کرو۔

۳۶۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ۔

۲۷۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ أُرِيَهَا أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَذٰلِكَ قَبْلَ كَوْنِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمَرَ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْمَا بَعْدُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ عَامَيْنِ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَحَدِهِمَا مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ كَوْنِ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَذٰلِكَ لَا يَنْفِيْ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ مِنَ الْاَعْوَامِ الْجَائِيَةِ فِيْمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَيَكُوْنُ مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِعَيْنِهَا ثُمَّ خَرَجَ لِيُخْبِرَهُمْ بِهَا فَرُفِعَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَعْوَامِ فِي السَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ أَوِ التَّاسِعَةِ وَذٰلِكَ أَيْضًا كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ۔

۲۷۱ - وَقَدْ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے وہ بھلا دی گئی پس تم اسے آخری دن دنوں میں تلاش کرو۔

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

تو اس حدیث میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رات بطور لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی آپ اسے بھول گئے اور یہ بات اس رات کے آنے سے پہلے ہوئی اس لیے آپ نے اسے مہینے کے باقی دنوں میں سے آخری دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔

تو یہ بات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ دو سالوں میں ہوا ہو ایک سال آپ نے وہ کچھ دیکھا جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کرتے ہوئے کیا کہ آپ نے لیلۃ القدر کو اس کے آنے سے پہلے دیکھا اور یہ اس بات کی نفی نہیں کرتی کہ آئندہ سالوں میں آپ نے اسے مہینے کے آنے سے پہلے دیکھا ہو اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کے بارے میں ایک معین رات پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی پھر آپ صحابہ کرام کو بتانے کے لیے تشریف لائے تو اسے اٹھا لیا گیا پھر اس کے بعد آپ نے ان کو آنے والوں سالوں میں اسے ستائیسویں، پچیسویں اور انتیسویں راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا اور یہ سب کچھ تلاش اور غور و فکر پر مبنی

حضرت ابونضرہ، حضرت ابوسعید سے اور وہ نبی اکرم

أسد قال ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن أبي نضرة عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلبوا ليلة القدر في العشر الأواخر تسعا يبقين وسبعا يبقين وخمسا يبقين.

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نو راتیں باقی رہیں۔ سات راتیں باقی رہیں اور پانچ رات باقی رہیں۔

فقد يجوز أن تكون أراد بذلك العام الذي كان اعتكف فيه وأري ليلة القدر فأنسيها الآن كان علم أنها في وتر وأمرهم بالتماسها في كل وتر من ذلك العشر ثم جاء المطر فاستدل به أنها كانت في عامه ذلك في تلك الليلة بعينها وليس في ذلك دليل على وقتها في الأعوام الجائية بعد ذلك هل هي في تلك الليلة بعينها أو فيما قبلها أو فيما بعدها وقد يجوز أيضا أن تكون ما حكاه أبو نضرة في هذا عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم هو الأعوام كلها فيكون معنى ذلك إلى معنى ما رويناه متقدما في هذا الباب عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما زاد في حديث أبي سعيد رضي الله عنه بزيادة معنى واحد وهو أنها تكون في الوتر.

تو ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ سال مراد ہو جس میں آپ نے اعتکاف فرمایا اور آپ کو لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر اسے بھلا دیا گیا البتہ آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ کسی طاق رات میں ہے تو آپ نے ان کو اس عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا پھر بارش نازل ہوئی تو آپ نے لیل استدلال کیا کہ اس سال یہ اس خاص رات میں ہوئی ہے لیکن اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ کیا آئندہ سالوں میں بھی یہ اسی خاص رات میں ہے یا اس سے پہلے یا بعد ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس روایت میں جو کچھ حضرت ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ تمام سالوں کی بات ہو تو اس کا معنی بھی اسی معنی کی طرف لوٹ گیا ہے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں حضرت ابن عمر سے ذکر کیا البتہ حضرت ابو سعید کی روایت میں ایک معنی کا اضافہ ہے کہ یہ

۳۷۲- وقد حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن صالح الأزدي قال ثنا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن عاصم بن كليب عن أبيه عن ابن عباس عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التمسوا ليلة القدر في العشر الأواخر من رمضان وترا.

حضرت ابن عباس، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

قال أبو جعفر فالكلام في هذا أيضا مثل الكلام في حديث أبي نضرة عن أبي سعيد رضي الله عنه.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اسی حدیث کی طرح کلام ہے جسے حضرت ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۷۳- حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْهَا لِعَشْرٍ يَبْقَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا اَيْضًا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيْثِ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک کی دس راتیں باقی ہوں تو لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ اس حدیث میں بھی وہی کلام ہے جو حضرت ابونضرہ کی روایت میں ہے۔

۳۷۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ يَعْنِي

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) ستائیسویں رات میں تلاش کرو۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ اَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ یہ آخری دس راتوں میں سے ساتویں رات میں ہے لہذا جو شخص اسے ڈھونڈنا چاہے وہ آخری دس راتوں میں سے ساتویں رات میں تلاش کرے۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ فِي عَامٍ بِعَيْنِهٖ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ فِي كُلِّ الْاَعْوَامِ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ وَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ مِمَّا اَمَرَهُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فِي ذٰلِكَ الْعَامِ لَمَّا قَدْ كَانَ اُرِيَهُ مِنْ وَقْتِهَا الَّذِيْ تَكُوْنُ فِيْهِ فَاُنْسِيَهَا فَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيُّ لَيْلَةٍ

اس بات کا احتمال ہے کہ یہ کبھی کسی معین سال کے بارے میں ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر سال اسی طرح ہوتا ہو لیکن یہ غور و فکر پر مبنی ہے یقینی نہیں ہے اس طرح جو کچھ ہم نے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو ہو سکتا ہے کہ اس سال تلاش و جستجو کی صورت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات آئی ہو کہ آپ کو اس کے وقوع کا وقت دکھایا گیا پھر اسے بھلا دیا گیا۔ تو ان روایات میں سے کوئی روایت بھی اس رات کے تعین پر دلالت نہیں کرتی البتہ

هِيَ بِعَيْنِهَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ هِيَ عَشْرُ الْاُوَلِ اَوْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ اِذْ سَأَلَهٗ عَنْ وَقْتِهَا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ رمضان المبارک سے پہلے عشرہ میں یا آخری دس دنوں میں ہے یہ بات آپ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے لیلۃ القدر کا وقت پوچھنے پر فرمائی ہم نے باب کے شروع میں ان سے مروی حدیث میں اسے ذکر کیا ہے۔

فَنَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ وَثَبَتَ اَنَّهَا فِيْ اِحْدَى الْعَشْرَيْنِ اِمَّا فِي الْاَوَّلِ وَاِمَّا فِي الْاٰخِرِ۔

تو اس سے اس کے درمیانے عشرہ میں ہونے کی نفی ہوگئی اور ثابت ہوگیا کہ یہ بیس راتوں میں سے ایک ہے یا تو پہلے عشرہ میں ہے یا آخری عشرہ میں۔

وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا رُجُوْعُ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسُّؤَالِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ وَجَوَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِاَنْ يَّتَحَرَّاهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

اس حدیث میں بھی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا سرکار دو عالم سے سوال کہ وہ کون سے عشرہ میں ہے) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو جواب کہ وہ آخری دس دنوں میں اسے تلاش کریں، مذکور ہے۔

فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْعَشْرَيْنِ بِعَيْنِهَا۔

تو ہم نے غور کیا کہ دیکھیں کیا ان کے علاوہ روایات میں کوئی ایسی بات ہے جو اس (لیلۃ القدر) کے آخری دو عشروں میں کسی خاص رات میں ہونے پر دلالت کرتی ہو۔

۳۷۷۔ فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

تو حضرت ابوالخیر صنابحی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر چوبیسویں رات ہے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ اس کے خاص رات میں ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ ثَوْبَانَ قَالَ ثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن سورج

وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَ عَلَامَتُهَا اَنَّ الشَّمْسَ تَصْعَدُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَاَنَّهَا طَبِعَتٌ

٣٧٩ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ ثَنِيْ زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَبَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ قَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْمَهَا لَيْلَةَ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ.

٣٨٠ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ قَامَ الْحَوْلَ اَدْرَكَهَا فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِيْ قُلْتُ مَا عَلَّمَكَ بِذٰلِكَ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَبْنَا وَعَدَدْنَا فَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ يَعْنِيْ اَنَّ الشَّمْسَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَيَنْفِيْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا.

بغیر شعاعوں کے بلند ہوتا ہے گویا کہ وہ ایک طشت (تھال) ہے۔

حضرت زر بن جیش فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان تک یہ بات پہنچی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص پورا سال (رات کو) قیام کرتا ہے وہ لیلۃ القدر کو پالیتا ہے حضرت ابی بن کعب نے فرمایا اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (رات) رمضان المبارک میں ہے اور اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک میں جانتا ہوں کہ وہ کون سی رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس رات میں قیام کا حکم دیا جس کی صبح ستائیسویں تاریخ ہے۔

حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص تمام سال قیام کرے وہ اسے حاصل کرلیتا ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود) پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، سنو! اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم کھائی جاتی ہے انہیں معلوم ہے کہ یہ (لیلۃ القدر) رمضان المبارک میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے (حضرت زر بن جیش) فرماتے ہیں جب میں نے دیکھا کہ وہ قطعی طور پر (ان شاء اللہ کے بغیر) قسم کھا رہے ہیں تو میں نے عرض کیا آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے انہوں نے فرمایا مجھے اس نشانی سے معلوم ہوا جس کی خبر ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تو ہم نے اس کا شمار کیا اور گنتی کی تو وہ ستائیسویں رات ہے یعنی (اس دن) سورج کے شعاع نہیں ہوتی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دیتے ہیں کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اس قول کی نفی کرتے ہیں کہ جو شخص سال بھر قیام کرے وہ اسے

غَیْرَ اَنَّہٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَنَّھَا فِیْ رَمَضَانَ عَلٰی مَا قَدْ حَلَفَ عَلَیْہِ اُبَیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمَہٗ وَلٰکِنَّہٗ فِیْ خِلَافِ لَیْلَۃِ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ۔

البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس بات پر قسم کھائی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہے لیکن وہ ستائیسویں رات کے خلاف تھے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ جُحَیْرٍ التَّغْلِبِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَلْتَمِسُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ لَیْلَۃِ تِسْعَ وَعَشَرَۃَ مِّنْ رَمَضَانَ صَبِیْحَتُھَا صَبِیْحَۃُ بَدْرٍ وَاِلَّا فَفِیْ لَیْلَۃِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اَوْ فِیْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ۔

حضرت اسود، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی انیسویں رات میں تلاش کرو کہ اس کی صبح رات کی صبح جیسی ہوتی ہے اگر نہ ملے تو اکیسویں یا تئیسویں رات میں تلاش کرو۔

فَاَمَّا مَا ذَکَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّھَا فِیْ لَیْلَۃِ تِسْعَ عَشَرَۃَ فَقَدْ نَفَاہُ مَا حَکَاہُ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا فِی الْعَشْرَیْنِ مِنَ الشَّھْرِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ انیس رات میں ہے تو اس کی نفی اس روایت سے ہوتی ہے جسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ وہ پہلے یا آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ۔

اس سلسلے میں بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۸۲۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَھْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْدَۃَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ لَیْلَۃَ الصَّھْبَاوَاتِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنَا وَاللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَبِیَدِیْ تَمَرَاتٌ اَتَسَحَّرُ بِھِنَّ وَاَنَا مُسْتَتِرٌ بِمُؤْخِرَۃِ رَحْلِیْ مِنَ الْفَجْرِ وَذٰلِکَ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

حضرت ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون صہباوات والی رات (وضاحت آگے آرہی ہے) کو پہچانتا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں میرے ہاتھ میں کچھ کھجوریں ہوتی ہیں اور میں ان کے ساتھ سحری کرتا ہوں اور میں اپنے اونٹ کے کجاوے کی آڑ میں صبح سے چھپا ہوں اور یہ طلوع فجر کا وقت ہوتا ہے۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَخْبَرَھُمْ اَیُّ لَیْلَۃٍ ھِیَ وَاَنَّھَا لَیْلَۃُ الصَّھْبَاوَاتِ فَوَصَفَھَا عَبْدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِمَا وَصَفَھَا بِہٖ مِنْ

تو اس حدیث میں ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ان کو بتایا کہ وہ کونسی رات ہے اور صہباوات کی رات ہے پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا وصف بیان کیا کہ طلوع فجر کے وقت

ضَوْءِ الْقَمَرِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ۔

فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا قَالَ اُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ فَاَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ فَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اُنْزِلَ فِيْهَا الْقُرْاٰنُ ثُمَّ قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔

حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاحْتَجْنَا اِلٰى اَنْ نَعْلَمَ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ مِنْ لَيَالِيْهِ فَكَانَ الَّذِيْ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَالَّذِيْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنْ اُبَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ

چاند کی روشنی ہوتی ہے اور ایسا صرف مہینے کے آخر میں ہوتا ہے۔

یہ روایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

اور قرآن پاک میں بھی لیلۃ القدر کے صرف رمضان المبارک میں ہونے پر دلالت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "روشن کتاب کی قسم، ہم نے اسے مبارک رات میں اتارا بے شک ہم ڈرانے والے ہیں اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ ہو جاتا ہے" تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ ہو جاتا ہے وہی لیلۃ القدر ہے اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا پھر ارشاد فرمایا "رمضان المبارک کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن پاک اتارا گیا۔"

تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ رات رمضان المبارک میں ہے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم جانیں وہ رمضان المبارک کی راتوں میں سے کون سی رات ہے

تو اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جو ہم نے بواسطہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ چوبیسویں رات ہے اور جو کچھ بواسطہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ستائیسویں رات کے بارے میں ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل مروی ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مطرف بن عبد اللہ سے سنا وہ حضرت معاویہ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

بن ابو سفیان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ انتیسویں رات ہے۔

فَهٰذَا مُنْتَهٰى مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ مِمَّا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو یہ لیلۃ القدر کے بارے میں ہمارے علم کی انتہا ہے کہ وہ کونسی رات ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت دلالت کرتی ہے۔

فَاَمَّا مَا رُوِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَتَابِعِيْهِمْ فَمَعْنَاهُ دَاخِلٌ فِي الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَاِنَّمَا احْتَجْنَا اِلٰى ذِكْرِ مَا رُوِيَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ اَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ اَنْتِ طَالِقٌ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَتٰى يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنْ قَالَ لَهَا ذٰلِكَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ لِمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ مَوْضِعِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رُوِيَ اَنَّهَا فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ وَمِمَّا قَدْ رُوِيَ اَنَّهَا فِيْ خَاصٍّ مِنْهُ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَا اَحْكُمُ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ اِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ الشَّهْرِ لِاَنِّيْ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ مَضَى الْوَقْتُ الَّذِيْ اَوْقَعَ الطَّلَاقَ فِيْهِ وَاَنَّ الطَّلَاقَ قَدْ وَقَعَ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ اَوَّلِهِ اَوْ فِيْ اٰخِرِهِ اَوْ فِيْ وَسَطِهِ لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ وَحَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَيْضًا كُلُّهُ مِنَ السَّنَةِ الْقَابِلَةِ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ فَلَا يَقَعُ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ

اور جو کچھ اس کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں ان مذکورہ بالا روایات کو ذکر کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ ہمارے اصحاب (احناف) کا اس شخص کے قول میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کو کہتا ہے "تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو کب طلاق واقع ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر اس نے یہ بات ماہ رمضان المبارک سے پہلے کہی ہے تو جب تک رمضان المبارک گزر نہ جائے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ رمضان المبارک کی کونسی رات ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا کسی روایت میں ہے کہ وہ تمام مہینے میں ہے اور کسی میں ہے کہ وہ خاص رات میں ہے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں مہینے کے گزرنے پر طلاق کا حکم دوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس وقت اس نے طلاق دی ہے وہ گزر گیا اور اس میں طلاق واقع ہو چکی ہے آپ فرماتے ہیں اگر اس نے طلاق رمضان المبارک کے شروع یا آخر یا درمیان میں دی ہے تو جب تک مہینے کا باقی حصہ اور آئندہ سال کا مکمل رمضان نہ گزر جائے طلاق واقع نہیں ہوگی آپ فرماتے ہیں یہ بات اس لیے ہے کہ ہو سکتا ہے لیلۃ القدر اس مہینے کے ان دنوں میں ہو جو گزر چکے ہیں تو جب تک آنے والے سال کا رمضان المبارک مکمل طور پر نہ گزر جائے طلاق واقع نہ ہوگی

رَمَضَانَ كُلُّهُ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ وَقَدْ يَجُوْزُ
أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ
فَيَقَعُ الطَّلَاقُ فِيْهَا فَيَكُوْنُ كَمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ
قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَكُوْنُ
الطَّلَاقُ لَا يُحْكَمُ بِهٖ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ
رَمَضَانَ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا أَشْكَلَ ذٰلِكَ
لَمْ أَحْكُمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِيْ
بِوُقُوْعِهٖ وَلَا أَعْلَمُ ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ
شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ وَشَهْرِ رَمَضَانَ
الْجَائِيْ بَعْدَهٗ۔

فَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
قَالَ مَرَّةً بِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى
إِذَا قَالَ لَهَا ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ
لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ حَتّٰى يَمْضِيَ مِثْلُ
ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ
الْجَائِيَةِ قَالَ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ فَقَدْ كَمَلَ
حَوْلٌ مُنْذُ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ وَهِيَ فِيْ كُلِّ حَوْلٍ
فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ وُقُوْعَ الطَّلَاقِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدِيْ
لَيْسَ بِشَيْءٍ لِأَنَّهٗ لَمْ يُقَلْ لَنَا إِنَّ كُلَّ حَوْلٍ
يَكُوْنُ فَفِيْهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْحَوْلَ
لَيْسَ فِيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ بِكَمَالِهٖ مِنْ سَنَةٍ
وَاحِدَةٍ وَإِنَّمَا قِيْلَ لَنَا إِنَّهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ
مِنْ كُلِّ سَنَةٍ هٰكَذَا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَقَالَهٗ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ
مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ

اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس موجودہ رمضان کے باقی دنوں
میں ہو تو ان میں طلاق واقع ہوئی تو یہ اسی طرح ہوگا جیسے
کوئی شخص رمضان المبارک سے پہلے اپنی بیوی سے کہے "تجھے
لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے
کے بعد بھی طلاق ہوگی حضرت امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں
جب یہ بات مشکل ہے تو میں علم حاصل ہونے کے بعد ہی
وقوع طلاق کا حکم دوں گا اور اس کا علم مجھے اس
وقت حاصل ہوگا جب موجودہ ماہ رمضان اور اس
کے بعد آنے والا رمضان المبارک گزر جائے۔

تو اس باب میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا
مذہب یہ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کبھی یہی بات فرماتے
ہیں اور کبھی دوسرا قول کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنی عورت کو یہ
بات رمضان المبارک کے کچھ دن گزرنے کے بعد کہے تو جب
تک آئندہ رمضان المبارک کے اتنے دن گزر نہ جائیں وہ
طلاق نہیں دیتے وہ فرماتے ہیں یہ اس لیے ہے کہ جب
اس کے قول سے اب تک سال مکمل ہو گیا اور یہ (لیلۃ القدر)
سارے سال میں ہوتی ہے تو ہمیں وقوع طلاق کا
علم حاصل ہو گیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے
نزدیک اس قول کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ہمیں یہ تو نہیں
کہا گیا کہ ہر سال لیلۃ القدر ہوگی باوجودیکہ اس میں ماہ رمضان
مکمل نہ ہو بلکہ ہمیں کہا گیا ہے کہ وہ ہر سال رمضان المبارک
میں ہوتی ہے اس بات پر قرآن پاک کی دلالت اسی طرح
ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یونہی فرمایا
جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کیا تو جب بات
یوں ہے تو جب وہ رمضان المبارک کے کسی حصے میں کہے
"تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو اس بات کا احتمال ہے کہ

اِحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اِذَا قَالَ لَهَا فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْمَا مَضٰى مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ فَيَكُوْنُ اِذَا مَضٰى حَوْلٌ مِنْ حِيْنَئِذٍ اِلٰى مِثْلِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ لَا لَيْلَةَ قَدْرٍ فِيْهِ فَفَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَثَبَتَ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَانَ اَبُوْيُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اِذَا قَالَ لَهَا الْقَوْلَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِنَّ الطَّلَاقَ لَا يَقَعُ حَتّٰى يَمْضِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ اَنَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَيْنِهَا هُوَ حَدِيْثُ بِلَالٍ وَحَدِيْثُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاِذَا مَضَتْ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ عُلِمَ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ فَحُكِمَ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ يُعْلَمُ كَوْنُهَا فَكَذٰلِكَ لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَشْهَدُ لَهُ الْاٰثَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

گزرے ہوئے دنوں میں لیلۃ القدر ہو لیس جب اس وقت سے لے کر آئندہ ماہ رمضان کے ان دنوں تک سال گزر جائے تو اس میں لیلۃ القدر نہ ہو تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہ قول فاسد ہو گیا اور اس ترتیب سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بعض اوقات فرماتے ہیں کہ اگر وہ رمضان المبارک کے کسی حصے میں اس کو یہ بات کہے تو جب تک ستائیسویں رات نہ گزر جائے طلاق واقع نہ ہو گی ہمارے خیال میں انہوں نے یہ مسلک سرکار دو عالم سے مروی اس روایت کی بنیاد پر اپنایا ہے کہ یہ (لیلۃ القدر) رمضان المبارک کی کوئی خاص رات ہے اور یہ حضرت بلال اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کی روایات ہیں پس جب ستائیسویں رات گزر جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ لیلۃ القدر گزر چکی ہے لہذا وقوع طلاق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے اس (کے گزرنے) کا علم نہ ہو گا لہذا وقوعِ طلاق کا حکم بھی نہیں دیا جائے گا اس قول پر وہ روایات گواہ ہیں جو ہم نے اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

بَابُ ۱۹۰ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ

جبراً طلاق لینے کا حکم

۴۳۸۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِيْ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول اور جس پر اسے مجبور کیا جائے، معاف کر دیا ہے

وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اُكْرِهَ عَلٰى طَلَاقٍ اَوْ نِكَاحٍ اَوْ يَمِيْنٍ اَوْ اِعْتَاقٍ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَعَلَهُ مُكْرَهًا اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ بَاطِلٌ لِاَنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا تَجَاوَزَ اللهُ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمَّتِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَلْزَمُهُ مَا حَلَفَ بِهٖ حَالَ الْاِكْرَاهِ مِنْ يَمِيْنٍ وَيَنْفُذُ عَلَيْهِ طَلَاقُهُ وَعِتَاقُهُ وَنِكَاحُهُ وَمُرَاجَعَتُهُ لِزَوْجَتِهِ الْمُطَلَّقَةِ اِنْ كَانَ رَاجَعَهَا۔

وَتَاَوَّلُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِيْ تَاَوَّلَهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَقَالُوْا اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الشِّرْكِ خَاصَّةً لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانُوْا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِكُفْرٍ فِيْ دَارٍ كَانَتْ دَارَ كُفْرٍ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا اَقْدَرُوْا عَلَيْهِمْ اسْتَكْرَهُوْهُمْ عَلَى الْاِقْرَارِ بِالْكُفْرِ فَيُقِرُّوْنَ بِذٰلِكَ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَقَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ بِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبِغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَرُبَّمَا سَهَوْا فَتَكَلَّمُوْا بِمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَتُهُمْ قَبْلَ الْاِسْلَامِ وَرُبَّمَا اَخْطَؤُا فَتَكَلَّمُوْا بِذٰلِكَ اَيْضًا فَتَجَاوَزَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ غَيْرُ مُخْتَارِيْنَ لِذٰلِكَ وَلَا قَاصِدِيْنَ اِلَيْهِ وَقَدْ ذَهَبَ اَبُوْيُوْسُفَ رَحِمَهُ اللهُ اِلٰى هٰذَا التَّفْسِيْرِ اَيْضًا حَدَّثَنَا الْكَيْسَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْهُ فَالْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ هٰذَا الْمَعْنٰى وَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو طلاق، نکاح قسم، آزاد کرنے یا اس قسم کے کسی دوسرے کام پر مجبور کیا جائے حتیٰ کہ وہ اسے مجبور ہو کر بجا لائے تو یہ سب کچھ باطل ہے کیونکہ یہ ان امور میں شامل ہو گیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے صدقے آپ کی امت سے معاف کر دیا ان حضرات نے اس (مذکورہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے جبر کی صورت میں جو قسم اٹھائی وہ نافذ ہو جائے گی اسی طرح اس کی طلاق، آزاد کرنا اور نکاح نیز اگر وہ اپنی مطلقہ بیوی سے رجوع کرے تو وہ بھی نافذ ہو جائے گا۔

انہوں نے اس حدیث کا مفہوم پہلے قول کے قائلین کے بیان کردہ مفہوم سے الگ بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حکم صرف شرک کے بارے میں ہے کیونکہ وہ لوگ دار کفر میں تھے اور نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لیے جب بھی کفار کا ان پر بس چلتا انہیں اقرار کفر پر مجبور کرتے چنانچہ وہ اپنی زبانوں سے اس کا اقرار کرتے حضرت عمار بن یاسر اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا گیا تو ان کے حق میں آیت کریمہ نازل ہوئی "مگر جس کو مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو" اور بعض اوقات وہ بھول کر اسلام سے پہلے کی عادت کے مطابق کلمہ کفر کہہ دیتے، اور کبھی غلطی سے بھی اس قسم کا کلام کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا کیونکہ اس میں ان کو کوئی اختیار نہ تھا اور نہ ہی وہ اس کا ارادہ کرتے تھے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ نے یہی تفسیر بیان کی ہے حضرت کیسانی نے اپنے والد کے واسطہ سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اسی طرح بیان کیا تو اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے اور پہلے قول والوں کے موقف کا بھی۔ پس جب اس بات کا احتمال ہے تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم پر اس کے معانی واضح ہوں تاکہ وہ دونوں میں سے ایک

احْتَجْنَا إِلَى كَشْفِ مَعَانِيهِ لِيَدُلَّنَا عَلَى أَحَدِ التَّأْوِيلَيْنِ فَنَصْرِفُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَيْهِ۔ **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْخَطَأَ هُوَ مَا أَرَادَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ فَفَعَلَهُ لَا عَنْ قَصْدٍ مِنْهُ إِلَيْهِ وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ إِيَّاهُ وَكَانَ السَّهْوُ مَا قَصَدَ إِلَيْهِ فَفَعَلَهُ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُ إِلَيْهِ عَلَى أَنَّهُ سَاهٍ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي يَمْنَعُهُ مِنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا نَسِيَ أَنْ تَكُونَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ لَهُ زَوْجَةً فَقَصَدَ إِلَيْهَا فَطَلَّقَهَا فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ طَلَاقَهُ عَامِلٌ وَلَمْ يُبْطِلُوا ذٰلِكَ لِسَهْوِهِ وَلَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ السَّهْوُ فِي السَّهْوِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ السَّهْوُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ لَيْسَ فِيهِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ وَالْعَتَاقِ كَانَ كَذٰلِكَ الِاسْتِكْرَاهُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ لَيْسَ فِيهِ أَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ فَسَادُ قَوْلِ الَّذِينَ أَدْخَلُوا الطَّلَاقَ وَالْعَتَاقَ وَالْأَيْمَانَ فِي ذٰلِكَ۔ **وَاحْتَجَّ** أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مفہوم کے بارے میں ہماری راہنمائی کریں اور ہم اس حدیث کو اس معنی کی طرف پھیر دیں۔

تو ہم نے اس میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے لیکن اس کی بجائے کسی دوسرے کام کو بجا لائے جس کا اس نے قصد و ارادہ نہیں کیا تو یہ خطا ہے اور سہو (بھول) یہ ہے کہ کسی کام کو ارادتاً بجا لائے حالانکہ لیکن جو بات اس میں رکاوٹ تھی اسے بھول گیا[1] اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں بھول جائے کہ وہ اس کی بیوی ہے لیکن اس کے باوجود قصداً اس کو طلاق دے تو سب کا اتفاق ہے کہ اس کی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ بھول کی وجہ سے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دیتے اور یہ بھول اس بھول میں داخل نہ ہوگی جس کو معاف کر دیا گیا تو جب (بھول کر دی گئی) طلاق، قسم اور آزاد کرنا اس بھول میں داخل نہیں جس کو معاف کیا گیا تو اسی طرح یہ امور اس جبر سے متعلق بھی نہ ہوں گے جس کو معاف کیا گیا ہے۔

تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جنہوں نے طلاق، آزادی اور قسم کو اس میں شامل کیا۔

پہلے قول والوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (درج ذیل) حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

۳۸۵۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف، ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہوگی جس کی جانب اس نے ہجرت کی ہے۔

---

[1] جیسے روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کھانا لیکن روزے کو بھول گیا جو اس کھانے میں رکاوٹ تھا ۱۲ ہزاروی۔

۳۸۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ثَبَتَ اَنَّ عَمَلًا لَا يَنْفُذُ مِنْ طَلَاقٍ وَّلَا عِتَاقٍ وَّلَا غَيْرِهٖ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَعَهٗ نِيَّةٌ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يُقْصَدْ بِهٖ اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهٗ هٰذَا الْمُخَالِفُ وَاِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ اِلَى الْاَعْمَالِ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الثَّوَابُ اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى يُرِيْدُ مِنَ الثَّوَابِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلَى امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ فَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا جَوَابًا لِسُؤَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ فِيْ عَمَلِهٖ اَيْ فِيْ هِجْرَتِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ حَتّٰى اَتٰى عَلَى الْكَلَامِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ الْاِكْرَاهِ عَلَى الطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَالرَّجْعَةِ وَالْاَيْمَانِ فِيْ شَيْءٍ۔

فَانْتَفٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا اَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ بَدَاْنَا بِذِكْرِهَا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ثَنَّيْنَا بِذِكْرِهَا۔

۳۸۷ - وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ لِقَوْلِهِمُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ

حضرت حماد بن زید نے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے تو کوئی عمل بھی چاہے وہ طلاق ہو کسی کو آزاد کرنا یا کوئی دوسرا عمل ہو نیت کے بغیر نافذ نہیں ہوتا۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس کلام سے اس معنیٰ کا قصد نہیں کیا گیا جسے اس مخالف نے ذکر کیا بلکہ اس سے وہ اعمال مراد ہیں جن سے ثواب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ فرما رہے ہیں اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی تو اس سے ثواب مراد ہے پھر فرمایا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت (کی نیت) کی ہے تو یہ کسی سوال کا جواب ہی ہو سکتا ہے گویا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مہاجر کے عمل یعنی ہجرت کے ثواب سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے حتیٰ کہ آپ نے وہ کلام فرمایا جو حدیث میں مذکور ہے اور یہ طلاق عتاق (آزاد کرنے) رجعت اور قسم کے سلسلہ میں جبر کے بارے میں نہیں ہے۔

تو اس حدیث میں بھی پہلے قول والوں کی دوسرے قول والوں کے خلاف حجت کی نفی ہوگئی۔

دوسرے قول والوں نے اپنے موقف پر بطور دلیل یہ حدیث بھی پیش کی ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے غزوۂ بدر میں شریک ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور میرے والد نکلے تو ہمیں قریش کے کفار نے پکڑ لیا

الطُّفَيْلِ قَالَ ثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّيْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعُهُوْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ.

انہوں نے کہا تم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تک جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم تو صرف مدینہ طیبہ کا ارادہ کرتے ہیں تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا عہد اور پکا وعدہ لیا کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ جائیں اور ہم حضور علیہ السلام کے ہمراہ لڑائی نہ لڑیں چنانچہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا تم واپس جاؤ ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی مدد چاہیں گے۔

۳۸۸ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ حُسَيْلٍ وَنَحْنُ نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت ابو الطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے باپ حسیل حضور علیہ السلام (تک پہنچنے) کا ارادہ کرتے ہوئے نکلے، اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا مَنَعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُضُوْرِ بَدْرٍ لِاسْتِحْلَافِ الْمُشْرِكِيْنَ الْقَاهِرِيْنَ لَهُمَا عَلٰى مَا اسْتَحْلَفُوْهُمَا عَلَيْهِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْحَلْفَ عَلَى الطَّوَاعِيَةِ وَالْاِكْرَاهِ سَوَآءٌ وَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ وَالْعَتَاقُ.

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدر کی حاضری سے اس لیے منع فرمایا کہ ظالم مشرکوں نے ان سے وعدہ لیا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ خوشی اور مجبوری دونوں حالتوں کی قسم برابر ہے تو طلاق اور عتاق کا بھی یہی حکم ہے۔

وَهٰذَا اَوْلٰى مَا فُعِلَ فِي الْاٰثَارِ اِذَا وُقِفَ عَلٰى مَعَانِيْ بَعْضِهَا اَنْ يُّحْمَلَ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلٰى مَا لَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى مَتٰى مَا قَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ.

تو جب بعض روایات کے معانی سے آگاہی ہو تو باقی روایات کو بھی اسی معنیٰ پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ وہ اس معنیٰ کے خلاف نہ ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ پایا جائے۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الشِّرْكِ وَحَدِيْثُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الطَّلَاقِ وَالْاَيْمَانِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ.

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے شرک کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور طلاق، قسم اور اس جیسے دوسرے امور میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو گئی۔

وَاَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ فِعْلَ الرَّجُلِ مُكْرَهًا لَا يَخْلُوْا مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمُكْرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ اِذَا فَعَلَهُ

غور و فکر کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ کسی شخص کا مجبوری کی حالت میں کوئی کام کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ شخص اس فعل کے ارتکاب سے اس شخص کے حکم میں ہو گا

مُكْرَهًا فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَوْ يَكُونُ فِي حُكْمِ مَنْ فَعَلَهُ فَيَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ غَيْرَ مُسْتَكْرَهٍ.

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَكْرَهَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ حَاجَّةٌ فَجَامَعَهَا إِنَّ حَجَّهَا يَبْطُلُ وَكَذٰلِكَ صَوْمُهَا وَلَمْ يُرَاعُوا فِي ذٰلِكَ الْاِسْتِكْرَاهَ فَيُفَرِّقُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَاعِيَةِ وَلَا جُعِلَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا بَلْ قَدْ جُعِلَتْ فِي حُكْمِ مَنْ قَدْ فَعَلَ فِعْلًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحُكْمُ وَرُفِعَ عَنْهَا الْإِثْمُ فِي ذٰلِكَ خَاصَّةً.

وَكَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أُكْرِهَ رَجُلًا عَلٰى جِمَاعِ امْرَأَةٍ أُضْطُرَّتْ إِلٰى ذٰلِكَ كَانَ الْمَهْرُ فِي النَّظَرِ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا عَلَى الْمُكْرِهِ وَلَا يَرْجِعُ بِهِ الْمُجَامِعُ عَلَى الْمُكْرِهِ لِأَنَّ الْمُكْرِهَ لَمْ يُجَامِعْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ بِجِمَاعِهِ فَهُوَ مَا يَجِبُ فِي ذٰلِكَ الْجِمَاعِ فَهُوَ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا عَلٰى غَيْرِهِ.

فَلَمَّا ثَبَتَ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ أَنَّ الْمُكْرَهَ عَلَيْهَا مَحْكُومٌ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ كَذٰلِكَ فِي الطَّوَاعِيَةِ فَيُوجِبُونَ عَلَيْهِ فِيهَا مِنَ الْأَمْوَالِ مَا يَجِبُ عَلَى الْفَاعِلِ لَهَا فِي الطَّوَاعِيَةِ ثَبَتَ أَنَّهُ كَذٰلِكَ الْمُطَلِّقُ وَالْمُعْتِقُ وَالْمُرَاجِعُ فِي الْاِسْتِكْرَاهِ يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ فَيَلْزَمُ أَفْعَالُهُ كُلُّهَا.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَا أَجَزْتَ بَيْعَهُ وَإِجَارَتَهُ.

قِيلَ لَهُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبُيُوعَ وَالْإِجَارَاتِ قَدْ تُرَدُّ بِالْعُيُوبِ وَبِخِيَارِ الرُّؤْيَةِ وَبِخِيَارِ الشَّرْطِ وَلَيْسَ النِّكَاحُ كَذٰلِكَ وَلَا الطَّلَاقُ وَلَا الرَّجْعَةُ وَلَا الْعِتْقُ فَمَا كَانَ

جس نے یہ عمل نہیں کیا تو اب اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور یا وہ عمل کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اب اس پر وہ چیز واجب ہوگئی جو مجبور نہ کرنے کی صورت میں عمل کی وجہ سے واجب ہوتی۔

تو ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ ان حضرات کا اس عورت کے بارے میں اختلاف نہیں جس کو اس کا خاوند جماع پر مجبور کرتا ہے اور اس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہوا تھا یا وہ حج کر رہی ہو تو جماع کرنے سے اس کا حج باطل ہو جاتا ہے اسی طرح روزہ بھی (ٹوٹ جاتا ہے) ان حضرات نے اس جبر کی کوئی رعایت نہیں کہ وہ اس عمل میں اور مرضی سے عمل کرنے میں فرق کرتے اور اس ضمن میں عورت کو عمل نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہیں کیا گیا بلکہ اسے اس شخص کے حکم میں شمار کیا گیا جس نے کوئی فعل کیا اور اس پر حکم واجب ہے یہاں صرف گناہ اٹھ جائیگا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی عورت سے جماع کرنے پر مجبور کرے جو جماع کے لیے بے قرار ہو تو قیاس کے مطابق مہر جماع کرنے والے پر ہوگا جبر کرنے والے پر نہیں کیونکہ جبر کرنے والے نے جماع نہیں کیا کہ اس کے جماع سے اس پر مہر واجب ہوتا تو اس جماع کی صورت میں جماع کرنے والے پر مہر واجب ہوگا کسی دوسرے پر نہیں۔

جب ثابت ہوا کہ ان امور میں وہ شخص ہی فاعل کہلاتا ہے جس پر جبر کیا گیا جس طرح اپنی مرضی سے کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں لہٰذا یہ حضرات (علماء کرام) اس پر اسی طرح مال لازم کرتے ہیں جس طرح وہ مرضی سے عمل کرنے والے پر واجب قرار دیتے ہیں تو ثابت ہوا کہ جبر کی صورت میں طلاق دینے والے، آزاد کرنے والے اور رجوع کرنے والے پر فاعل کی طرح حکم لگایا جائے گا اور اس کے تمام افعال لازم (نافذ) ہوں گے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اس شخص (جس پر جبر کیا گیا) کی تجارت اور اجارہ کو کیوں جائز قرار نہیں دیتے۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں خرید و فروخت اور اجاروں کو عیب خیار رویت اور خیار شرط کے ساتھ رد کر دیا جاتا ہے لیکن نکاح، طلاق، رجوع کرنا اور آزاد کرنا ایسا نہیں ہے تو جو چیز خیار شرط کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے اسی طرح ان اسباب

قَدْ تَنْقُضُ بِالْخِيَارِ الْمَشْرُوْطِ فِيْهِ وَ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ فِيْ اَصْلِهِ مِنْ عَدَمِ الرُّؤْيَةِ وَالرَّدِّ بِالْعُيُوْبِ نَنْقُضُ بِالْاِكْرَاهِ وَمَا لَا يَجِبُ نَقْضُهُ بِشَيْءٍ بَعْدَ ثُبُوْتِهِ لَمْ يَنْتَقِضْ بِاِكْرَاهٍ وَلَا بِغَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔ وَقَدْ رَاَيْنَا مِثْلَ هٰذَا قَدْ جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ۔

کے ذریعے جو اس کی اصل میں پائے جاتے ہیں مثلاً اسے (مبیع کو) کو نہ دیکھنا، بھی ٹوٹ جاتی ہے نیز عیب کی وجہ سے بھی اسے رد کر دیا جاتا ہے تو وہ مجبور کرنے کی صورت میں بھی ٹوٹ جائے گی اور جو چیز ثابت ہونے کے بعد کسی وجہ سے نہیں ٹوٹتی وہ جبر و اکراہ وغیرہ سے بھی نہیں ٹوٹتی یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی تائید میں حدیث بھی آئی ہے۔

۳۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ ابْنُ مَاهِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

حضرت یوسف بن ماہک فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور ان میں مزاح بھی سنجیدگی ہے نکاح، طلاق اور رجوع کرنا۔

۳۹۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ وَاَسَدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابو ہریرہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۳۹۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ فَمَنَعَ النِّكَاحَ مِنَ الْبُطْلَانِ بَعْدَ وُقُوْعِهِ وَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ

ایک اور طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں سنجیدگی میں بھی سنجیدگی ہیں اور مزاح میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں تو آپ نے نکاح کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنے سے منع فرمادیا، طلاق اور رجوع کا بھی یہی حکم ہے اور تم نہیں دیکھو گے کہ خرید و فروخت کو اس معنی پر محمول کیا گیا ہو بلکہ اس کو اس کے برخلاف معنی پر محمول کیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ہنسی مذاق میں کوئی چیز بیچتا ہے تو

وَالْاِجَارَةُ وَلَمْ تَرَ الْبُيُوْعَ حُمِلَتْ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى بَلْ حُمِلَتْ عَلٰى ضِدِّهٖ فَجُعِلَ مَنْ بَاعَ لَاعِبًا كَانَ بَيْعُهٗ بَاطِلًا وَّكَذٰلِكَ مَنْ اٰجَرَ لَاعِبًا كَانَتْ اِجَارَتُهٗ بَاطِلًا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِلَّا لِاَنَّ الْبُيُوْعَ وَالْاِجَارَاتِ مِمَّا يَنْقُضُ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَنُقِضَتْ بِالْهَزْلِ كَمَا نُقِضَتْ بِذٰلِكَ وَكَانَتِ الْاَشْيَاءُ الْاُخَرُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَالرَّجْعَةِ لَا يَبْطُلُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَجُعِلَتْ غَيْرَ مَرْدُوْدٍ بِالْهَزْلِ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا فِي النَّظَرِ مَا كَانَ يَنْقُضُ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا نَقَضَ بِالْاِكْرَاهِ وَمَا كَانَ لَا يَنْقُضُ بِتِلْكَ الْاَسْبَابِ لَمْ يَنْقُضْ بِالْاِكْرَاهِ۔

اس کی بیع باطل ہے اسی طرح جو شخص کھیل کے طور پر اجارہ کرتا ہے تو اس کا اجارہ بھی باطل ہے لہٰذا ہمارے نزدیک یہ بات اس لیے ہے کہ خرید وفروخت اور اجارہ ان اسباب سے ٹوٹ جاتے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا تو جس طرح وہ ان چیزوں سے ٹوٹ جاتے ہیں مذاق سے بھی ٹوٹ جائیں گے اور دوسرے اور مثلاً طلاق، عتاق اور رجعت وغیرہ نہیں ٹوٹتے لہٰذا یہ مذاق کی صورت میں رد نہیں کئے جائیں گے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیزیں ہمارے ذکر کردہ اسباب سے ٹوٹ جاتی ہیں وہ جبر کی صورت میں بھی ٹوٹ جائیں گی اور جو امور ان اسباب سے نہیں ٹوٹتے وہ جبر سے بھی نہیں ٹوٹتے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

یہ بات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ قَالَ ثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُكْرَهِ جَائِزٌ۔

حضرت ابو سنان فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے نشہ والے اور جس پر جبر کیا گیا دونوں کی طلاق جائز (نافذ) ہے۔

بَابُ ۱۹۱ الرَّجُلِ يَنْفِيْ حَمْلَ امْرَاَتِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْهُ

کسی شخص کا اپنی بیوی کے حمل کا خود سے نفی کرنا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَفٰى حَمْلَ امْرَاَتِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْهُ لَاعَنَ الْقَاضِيْ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهٗ بِذٰلِكَ الْحَمْلِ وَاَلْزَمَهٗ اُمَّهٗ وَاَبَانَ الْمَرْاَةَ مِنْ زَوْجِهَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی اپنے آپ سے نفی کردے تو قاضی ان کے درمیان اس حمل کی وجہ سے لعان کرے اور وہ حمل عورت کے لیے لازم کرے نیز عورت کو مرد سے جدا کردے۔

۳۹۳- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثٍ يُحَدِّثُهٗ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ۔

وَقَدْ کَانَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ بِھٰذَا الْقَوْلِ مَرَّۃً وَلَیْسَ ھُوَ بِالْمَشْھُوْرِ مِنْ قَوْلِہٖ۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یُلَاعَنُ بِحَمْلٍ لِاَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ لَّا یَکُوْنَ حَمْلًا لِاَنَّ مَا یَظْھَرُ مِنَ الْمَرْاَۃِ مِمَّا یُتَوَھَّمُ بِہٖ اَنَّھَا حَامِلٌ لَیْسَ یُعْلَمُ بِہٖ حَمْلٌ عَلٰی حَقِیْقَۃٍ اِنَّمَا ھُوَ تَوَھُّمٌ فَنَفْیُ الْمُتَوَھَّمِ لَا یُوْجِبُ اللِّعَانَ۔

وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی اَنَّ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ احْتَجُّوْا بِہٖ عَلَیْھِمْ حَدِیْثٌ مُخْتَصَرٌ اِخْتَصَرَہُ الَّذِیْ رَوَاہُ فَغَلَطَ فِیْہِ وَاِنَّمَا اَصْلُہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَیْنَھُمَا وَھِیَ حَامِلٌ فَذٰلِکَ عِنْدَنَا لِعَانٌ بِالْقَذْفِ لَا لِعَانٌ بِنَفْیِ الْحَمْلِ فَتَوَھَّمَ الَّذِیْ رَوَاہُ اَنَّ ذٰلِکَ لِعَانٌ بِالْحَمْلِ فَاخْتَصَرَ الْحَدِیْثَ کَمَا ذَکَرْنَا۔

۲۹۴ - وَاَصْلُ الْحَدِیْثِ فِیْ ذٰلِکَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عَشِیَّۃً فِی الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ رَجُلٌ اِنْ اَحَدُنَا رَاٰی مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا فَاِنْ قَتَلَہٗ قَتَلْتُمُوْہُ وَاِنْ ھُوَ تَکَلَّمَ جَلَدْتُمُوْہُ وَاِنْ ھُوَ سَکَتَ سَکَتَ عَلٰی غَیْظٍ لَاَسْاَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اَحَدُنَا رَاٰی مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا

وجہ سے لعان کیا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی ایک بار یہی بات فرمائی تھی لیکن یہ آپ کا مشہور قول نہیں ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا حمل کی وجہ سے لعان نہ کیا جائے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ حمل نہ ہو کیونکہ جو کچھ عورت سے ظاہر ہو رہا ہے اور اس کے ذریعے اس کے حاملہ ہونے کا وہم کیا ہے اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ واقعی وہ حمل ہے وہ تو محض ایک وہم ہے لہذا وہم کرنے والے کی نفی سے لعان واجب نہ ہوگا۔

پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ جس حدیث سے انہوں نے استدلال کیا ہے وہ مختصر ہے اس کے راوی نے اسے اختصاراً بیان کیا ہے اس لیے اس میں غلطی کا اس کی اصل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کیا جب کہ وہ عورت حاملہ تھی تو ہمارے نزدیک یہ قذف (الزام تراشی) کی وجہ سے لعان تھا حمل کی نفی کا لعان نہ تھا تو اس کے راوی کو وہم ہوا کہ یہ حمل کا لعان ہے اس لیے اس نے حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اس ضمن میں اصل حدیث بواسطہ حضرت علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے پس وہ اسے قتل کر دے تو تم اسے قتل کرو گے اور اگر وہ اس کے بارے میں کلام کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہے گا میں ضرور بضرور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا چنانچہ انہوں نے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے پھر اسے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کریں گے

فَاِنْ قَتَلَہٗ قَتَلْتُمُوْہُ وَاِنْ ھُوَ تَکَلَّمَ جَلَدْتُمُوْہُ وَاِنْ سَکَتَ سَکَتَ عَلٰی غَیْظٍ اَللّٰھُمَّ اَحْکُمْ فَاُنْزِلَتْ اٰیَۃُ اللِّعَانِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَکَانَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوَّلَ مَنِ ابْتُلِیَ بِہٖ۔

اور اگر وہ (اس کے بارے میں) کلام کرے تو اسے کوڑے لگائیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہتا ہے یا اللہ! (اس سلسلے میں) حکم نازل فرما پس لعان کی آیت نازل ہوئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ شخص سب سے پہلے اس میں مبتلا ہوا۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا حَکِیْمُ بْنُ سَیْفٍ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَہٗ وَزَادَ فِیْہِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَابْتُلِیَ بِہٖ وَکَانَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَاعَنَ امْرَاَتَہٗ فَلَمَّا اَخَذَتِ امْرَاَتُہٗ تَلْتَعِنُ قَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ فَالْتَعَنَتْ فَلَمَّا اَدْبَرَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّھَا اَنْ تَجِیْءَ بِہٖ اَسْوَدَ جَعْدًا فَجَآءَتْ بِہٖ اَسْوَدَ جَعْدًا۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص جمعۃ المبارک کی رات مسجد نبوی میں کھڑا ہوا اس نے کہا مجھے بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ شخص اس میں مبتلا ہوا اور ایک انصاری شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی عورت سے لعان کیا جب وہ عورت لعان کرنے لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھہر جاؤ پھر اس نے لعان کیا جب وہ واپس جانے لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے اس کے ہاں سیاہ رنگ کا گھنگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہو چنانچہ اس نے سیاہ رنگ کا گھنگریالے بالوں والا بچہ جنا۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت جریر، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَھٰذَا ھُوَ اَصْلُ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی اللِّعَانِ وَھُوَ لِعَانٌ بِقَذْفٍ کَانَ مِنْ ذٰلِکَ الرَّجُلِ لِامْرَاَتِہٖ وَھِیَ حَامِلٌ لَا بِحَمْلِھَا۔

وَقَدْ رَوَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا غَیْرُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

تو لعان کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اصل روایت یہ (مذکورہ بالا روایت) ہے اور یہ اس قذف کے سبب سے لعان ہے جو اس شخص نے اپنی بیوی پر لگایا جب وہ حاملہ تھی حمل کی وجہ

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَیْنَ الْعَجْلَانِیِّ وَامْرَاَتِہٖ وَکَانَتْ حُبْلٰی فَقَالَ زَوْجُھَا

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کیا اور وہ حاملہ تھیں ان کے خاوند نے کہا اللہ کی قسم جب سے ہم نے عفر کیا (درختوں کو سیراب کیا ہے) اس وقت سے میں اس کے قریب نہیں گیا "عفر" کا مطلب یہ ہے

وَاللّٰهِ مَا قَرَّبْتُهَا مُنْذُ عَفَرْنَا وَالْعَفْرُ أَنْ يُسْقَى النَّخْلُ بَعْدَ أَنْ تُتْرَكَ مِنَ السَّقْيِ بَعْدَ الْإِبَارِ بِشَهْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَزَعَمُوْا أَنَّ زَوْجَ الْمَرْأَةِ كَانَ حَمْشَ الذِّرَاعَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ أَصْهَبَ الشَّعْرَةِ وَكَانَ الَّذِيْ رُمِيَتْ بِهِ ابْنَ السَّحْمَاءِ قَالَ فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ جَعْدًا قَطِطًا عَبْلَ الذِّرَاعَيْنِ خَدْلَ السَّاقَيْنِ قَالَ الْقَاسِمُ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ يَا أَبَا عَبَّاسٍ أَهِيَ الْمَرْأَةُ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا وَلٰكِنْ تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ قَدْ أَعْلَنَتْ فِي الْإِسْلَامِ۔

کہ کھجور کے درختوں کی پیوند کاری کے بعد دو مہینے تک پانی نہ دینے کے بعد انہیں سیراب کرنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! اس کا حکم بیان فرما۔ صحابہ کرام نے فرمایا کہ اس عورت کے خاوند کے بازو اور پنڈلیاں پتلی ہیں اور اس کے بال سُرخی مائل سیاہ ہیں اور جس شخص کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا وہ ابن السحماء تھا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس کے ہاں کالے رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا جس کے ہاتھ اور پنڈلیاں موٹی تھیں حضرت قاسم فرماتے ہیں ابن شداد بن ہاد نے کہا اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کیا یہی وہ عورت ہے جس کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں گواہی کے بغیر کسی کو رجم کرتا تو اسے سنگسار کرتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "نہیں" البتہ یہ وہ عورت ہے جسکو اسلام میں (رجم سے پہلے) اعلان کیا گیا

٣٩٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابوالزناد، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٣٩٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنِيْ أَبِيْ أَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مروی ہے البتہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن شداد کے سوال کا ذکر نہیں کیا۔ آخر حدیث تک اسی طرح ہے۔

٤٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ عَهْدٌ بِأَهْلِيْ مُنْذُ عَفَرْنَا النَّخْلَ فَوَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِيْ رَجُلًا وَزَوْجُهَا نِضْوٌ حَمْشٌ سَبْطُ الشَّعْرِ وَالَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ إِلَى السَّوَادِ جَعْدٌ قَطَطٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

حضرت قاسم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب سے ہم نے کھجوروں کو پانی دیا ہے میں اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا اب میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو دیکھا ہے اس کا خاوند کمزور دبلی پنڈلیوں والا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس شخص کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا وہ سیاہ رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا یا اللہ! واضح حکم نازل فرما پھر آپ

بَيْنَ تَعْزِ لَا عَنَ بَيْنَهُمَا فَجَاءَتْ بِهِ يُشْبِهُ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ۔

نے ان دونوں کے درمیان لعان کیا پھر اس کے ہاں اس شخص کے مشابہ بچہ پیدا ہوا جس کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ بْنَ سَحْمَاءَ بِامْرَأَتِهِ فَرَفَعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنِّي لَصَادِقٌ يَقُولُ ذٰلِكَ مِرَارًا أَوْ لَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ قَالَ فَدُعِيَ هِلَالٌ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِينَ قَالَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِينَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ فَتَلَكَّأَتْ حَتّٰى مَا شَكَكْنَا أَنْ سَتَقِرُّ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبْطَ قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الْقَضِيءُ الْعَيْنَيْنِ طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوحِ

حضرت ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء کو اپنی بیوی کے ساتھ الزام لگایا یہ مسئلہ بارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی اس نے عرض کیا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں راوی فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مسلسل یہی فرماتے رہے کہ چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی اس نے کئی بار یہی کہا (نیز کہا کہ) اور اللہ تعالیٰ آپ پر وہ چیز اتارے گا جو میری پیٹھ کو کوڑوں سے بچالے گی چنانچہ آیت لعان نازل ہوئی "اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سواہ گواہ نہیں تو وہ خاوند چار بار گواہی دے کہ وہ (تہمت لگانے میں) سچا ہے چنانچہ حضرت ہلال کو بلایا گیا انہوں نے چار بار گواہی دی کہ وہ سچوں میں سے ہیں اور پانچویں بار کہا کہ اگر وہ جھوٹے ہوں تو ان پر خدا کی لعنت ہے۔ پھر عورت کو بلایا گیا اس نے چار بار گواہی دی کہ وہ (اس کا خاوند) جھوٹوں میں سے ہے جب پانچویں بار کہنے لگی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے روک لو کیونکہ یہ (غضب کے الفاظ) واجب کرنے والے ہیں راوی فرماتے ہیں کہ وہ کچھ رکی حتیٰ کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ وہ اقرار کرے گی پھر اس نے کہا آج کے دن میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی چنانچہ اُس نے قسم اٹھالی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھنا اگر اُس نے سفید رنگ، سیدھے بالوں والا اور سرخ آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے سرگیں آنکھوں گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں پھر اس کے ہاں سرگیں آنکھوں گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا سبقت نہ کر جاتا تو میں اس کے ساتھ کچھ معاملہ کرتا (یعنی اگر چار گواہوں کی شرط نہ ہوتی تو میں اسے حد لگاتا)، راوی فرماتے ہیں القضی العینین سے مراد وہ شخص ہے جس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں اور آنکھیں کھلی

الْعَيْنَيْنِ۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سِبْطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهٗ اَتَقْتُلُوْنَهٗ بِهٖ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَاصِمٌ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ فَوَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكُمْ قُرْاٰنًا فَدَعَاهُمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَمَا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِيْرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَعْيَنَ ذَا الْيَدَيْنِ فَلَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا

نہ ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کا الزام لگایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نگرانی کرو اگر اس کے ہاں سفید رنگ، سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہو گا اور اگر وہ (بچہ) سرگیں آنکھوں، گھنگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا ہو تو شریک بن سحماء کا ہو گا چنانچہ اس نے سرگیں آنکھوں، گھنگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ حضرت عویمر عاصم بن عدی کے پاس آئے اور پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں بتائیے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے اور اس کو قتل کر دے کیا آپ لوگ اس کے بدلے میں اس کو قتل کریں گے اے عاصم! آپ میرے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیے چنانچہ حضرت عاصم آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا اور اسے معیوب قرار دیا حضرت عویمر نے کہا اللہ کی قسم! میں ضرور بارگاہ نبوی میں حاضر ہوں گا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں قرآن نازل کیا ہے چنانچہ آپ نے ان دونوں کو بلایا وہ آگے بڑھے اور باہم لعان کیا پھر انہوں نے (خاوند نے) کہا یا رسول اللہ اگر میں اس کو روکے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے چنانچہ انہوں نے اسے جدا کر دیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا چنانچہ اب دو لعان کرنے والوں میں یہ طریقہ جاری ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر یہ عورت سرخ کیڑے کی طرح سرخ رنگ اور پست قد کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس (عورت) پر جھوٹ بولا ہے اور اگر وہ خراب آنکھوں اور لمبے ہاتھوں والا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے سچ کہا ہے راوی فرماتے ہیں پھر اس نے بری

قال فجاءت به على الأمر المكروه.

فقد ثبت بما ذكرنا أن لا حجة في شيء من ذلك لمن يوجب اللعان بالحمل.

فإن قال قائل فإن في قول رسول الله صلى الله عليه وسلم إن جاءت به كذا فهو لزوجها وإن جاءت به كذا فهو لفلان دليل على أن الحمل هو المقصود بالقذف واللعان.

فجوابنا له في ذلك أن اللعان لو كان بالحمل إذا لكان منتفيا من الزوج غير لاحق به أشبهه أو لم يشبهه.

ألا ترى أنها لو كانت وضعته قبل أن يقذفها فنفى ولدها وكان أشبه الناس به أنه يلاعن بينهما ويفرق بينهما ويلزم الولد أمه ولا يلحق بالملاعن لشبهه به فلما كان الشبه لا يجب به ثبوت نسب ولا يجب بعدمه انتفاء نسب وكان في الحديث الذي ذكرنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن جاءت به كذا فهو الذي لاعنها دل ذلك أنه لم يكن اللعان نافيا له لأنه لو كان نافيا له إذا لما كان شبهه به دليلا على أنه منه ولا شبهه إياه دليلا على أنه من غيره.

وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للأعرابي الذي سأله فقال إن امرأتي ولدت غلاما أسود.

۴۲۰۳- ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة أن أعرابيا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن امرأتي

شکل والا بچہ جنا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جو لوگ حمل کی وجہ سے لعان ثابت کرتے ہیں ان کے لیے اس میں کوئی حجت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو وہ اس کے خاوند کا ہے اور اس طرح کا جنے تو وہ فلاں کا ہے اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ قذف اور لعان سے حمل ہی مقصود ہے۔

تو اس سلسلے میں ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر لعان حمل کی وجہ سے ہوتا تو خاوند سے اس کی نفی ہو جاتی اسے اس کے ساتھ نہ ملایا جاتا اس کے مشابہ ہوتا یا نہ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر الزام لگنے سے پہلے بچہ پیدا ہوتا اور وہ (خاوند) اس سے بچے کی نفی کرتا حالانکہ وہ دوسروں کی نسبت اسی کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تو بھی ان کے درمیان لعان کیا جاتا اور ان میں تفریق کر کے بچے کو ماں کے حوالے کر دیا جاتا اور مشابہت کی وجہ سے لعان کرنے والے کے حوالے نہ کیا جاتا تو جب مشابہت کی وجہ سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت کی وجہ سے نسب کی نفی ضروری نہیں ہوتی اور جو حدیث ہم نے ذکر کی ہے اس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا بچہ جنے تو وہ اس کا ہو گا جس نے اس عورت سے لعان کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ لعان اس کی نفی نہیں کرتا اس لیے کہ اگر وہ اس کی نفی کرتا تو اس صورت میں بچے کی اس سے مشابہت اس بات

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے فرمایا جس نے آپ سے پوچھا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے (تفصیل یہ ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں آپ نے اس سے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا

وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْكَرْتُهٗ فَقَالَ لَهٗ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تَرٰی ذٰلِكَ جَآءَهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهٗ۔

ہے اس نے عرض کیا سرخ رنگ ہے آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ان میں اس رنگ کے (اونٹ) بھی ہیں آپ نے فرمایا تمہارے خیال میں وہ رنگ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا آپ نے فرمایا شاید اسے بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ وَابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ وَسُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ فِیْ نَفْيِهٖ لِبُعْدِ شَبَهِهٖ مِنْهُ وَكَانَ الشَّبَهُ غَيْرَ دَلِيْلٍ عَلٰی شَیْءٍ ثَبَتَ اَنَّ جَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ الْمُلَاعَنَةِ مِنْ زَوْجِهَا اِنْ جَآءَتْ بِهٖ عَلٰی شَبَهِهٖ دَلِيْلٌ عَلٰی اَنَّ اللِّعَانَ لَمْ يَكُنْ نَفَاهُ مِنْهُ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ يَرَوْنَ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کرتے ہیں تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عدم مشابہت کی وجہ سے نسب کی نفی اجازت نہ دی اور مشابہت کسی بات کی دلیل نہیں بن سکتی تو ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعان کرنے والی عورت کے بچے کو باپ کی مشابہت کی وجہ سے اسی کا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ لعان نے اس سے اس کی نفی نہیں کی۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کے استدلال کا فساد ثابت ہو گیا جو حمل کی وجہ سے لعان کے قائل ہیں۔

وَفِیْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰی وَهِیَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ كَذَا فَلَا اَرَاهُ اِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ كَذَا فَلَا اَرَاهُ اِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الظَّنِّ لَا عَلَی الْيَقِيْنِ۔

اور اس میں ایک اور حجت بھی ہے وہ یہ کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کا خیال رکھو اگر وہ اس قسم کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس شخص نے اس پر بہتان بازی کی ہے اور اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس (عورت) کے بارے میں سچ کہا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول گمان کی بنیاد پر تھا یقین کی بنیاد پر نہیں۔

وَذٰلِكَ مِمَّا قَدْ دَلَّ اَيْضًا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ جَرٰی فِی الْحَمْلِ حُكْمٌ اَصْلًا فَثَبَتَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلَی اللِّعَانِ بِالْحَمْلِ وَاِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰی خِلَافِهٖ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّنْ اَبَی اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَقَوْلُ اَبِیْ يُوْسُفَ الْمَشْهُوْرُ

اور یہ بھی ان باتوں میں سے ہے جو حمل میں حکم کے قطعاً جاری نہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جو حمل کی وجہ سے لعان کا موقف اختیار کرتے ہیں اور ہماری یہ تمام تحقیق ان حضرات کے موافق ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہوئے حمل کی وجہ سے لعان کا انکار کرتے ہیں اور باب کے شروع میں ان کا ذکر ہوا حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مشہور قول

بَابُ ۱۹۲ اَلرَّجُلُ یَنْفِیْ وَلَدَ امْرَاَتِهٖ حِیْنَ یُوْلَدُ هَلْ یُلَاعِنُ بِهٖ اَمْ لَا

۴۰۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَا ثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَبِیْعٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَوْلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ اَتَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ۔

۴۰۷ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۴۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۴۰۹ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۴۱۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ سَمِعَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ۔

بچے کی ولادت کے بعد خاوند اس کی نفی کرے تو لعان ہوگا یا نہیں

حضرت رباح سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ صاحب فراش (خاوند یا لونڈی کے مالک) کے لیے ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ خاوند کے لیے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوامامہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبیداللہ بن ابو یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کا خاوند کے لیے فیصلہ فرمایا۔

تَحْقِيقُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَفٰى وَلَدَ امْرَاَتِهٖ لَمْ تَنْتَفِ بِهٖ وَلَمْ يُلَاعَنْ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالُوْا فَالْفِرَاشُ يُوْجِبُ حَقَّ الْوَلَدِ فِىْ ثَبَاتِ نَسَبِهٖ مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ فَلَيْسَ لَهُمَا اِخْرَاجُهٗ مِنْهُ لِلِعَانٍ وَلَا غَيْرِهٖ.

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُلَاعَنُ بِهٖ وَيَنْتَفِىْ نَسَبُهٗ وَيُلْزَمُ اُمَّهٗ وَذٰلِكَ اِذَا كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْاِقْرَارِ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ ذٰلِكَ.

وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَلْزَمَ الْوَلَدَ اُمَّهٗ.

قَالُوْا فَهٰذِهٖ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا عَارَضَهَا وَلَا نَسَخَهَا فَعَلِمْنَا بِهَا اَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ لَا يَنْفِىْ اَنْ يَكُوْنَ اللِّعَانُ بِهٖ وَاجِبًا اِذَا نَفٰى اِذْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَاَجْمَعَ اَصْحَابُهٗ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰى مَا حَكَمُوْا فِىْ مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ فَجَعَلُوْهُ لَا اَبَ لَهٗ وَجَعَلُوْهُ مِنْ قَوْمِ اُمِّهٖ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قَوْمِ الْمُتَلَاعِنِ بِهٖ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے بچے کی نفی کرے تو اس کی نفی نہیں ہوگی اور اس کی وجہ سے لعان بھی نہیں ہوگا انہوں نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس باب میں ذکر کیا وہ فرماتے ہیں بستر (یعنی نکاح) خاوند اور عورت سے نسبت کے ثبوت کو واجب کرتا ہے لہذا انہیں لعان وغیرہ کے ذریعے اس کی نفی کا حق نہیں ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں بلکہ اس کی وجہ سے لعان ہوگا بچے کے نسب کی نفی ہوجائیگی اور اسے ماں کے حوالے کردیا جائے گا اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ (خاوند) اس کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی اسکی طرف سے کوئی ایسی بات پائی جائے جس کا حکم، اقرار کے م

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی اور بچے کو اس کی ماں کے حوالے کر دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے ہمارے علم کے مطابق نہ تو کوئی بات اس کے خلاف ہے اور نہ ہی کوئی ناسخ، تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "بچہ صاحب فراش کا ہے" وجوب لعان کی نفی نہیں کرتا جب وہ (خاوند) اس کی نفی کرے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس بات پر اجماع کیا کہ انہوں نے لعان کرنے والی عورت کے بچے کے لیے میراث کے سلسلے میں اسے باپ کے بغیر قرار دیا اسے ماں کی قوم کا فرد قرار دیا اور لعان کرنے والے کی قوم سے

ثُمَّ اتَّفَقَ عَلٰی ذٰلِكَ تَابِعُوْهُمْ مَنْ بَعْدَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰی ذٰلِكَ اِلٰی اَنْ شَذَّ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَهُمْ فَالْقَوْلُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰی مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ وَتَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ عَلٰی مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

خارج کر دیا پھر ان کے بعد تابعین نے بھی اس بات پر اتفاق کیا۔ پھر لوگوں نے مسلسل اسی پر عمل کیا حتی کہ اس مخالف نے ان سے علیحدگی اختیار کی ہمارے نزدیک اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد صحابہ کرام اور تابعین کے عمل کے مطابق قول کیا جائے گا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

كِتَابُ الْعِتَاقِ

غلام آزاد کرنا

بَابُ ۱۹۳ الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيَعْتِقُهُ أَحَدُهُمَا

دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام کو ایک کا آزاد کرنا

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ ضَمِنَ لِشُرَكَائِهِ حِصَصَهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا وہ اپنے شرکاء کے لیے ان کے حصوں کا ضامن ہوگا۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَتَهُ وَعُتِقَ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایسا غلام آزاد کیا جو اس کے اور دوسرے شرکاء کے درمیان مشترک ہے تو اس کی قیمت کی جائے اور وہ غلام آزاد ہو جائے گا (یعنی آزاد کرنے والا دوسروں کے حصے کی قیمت ادا کرے گا)

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ جُزْءًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ حُمِلَ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ حَتّٰى يُعْتَقَ كُلُّهُ جَمِيعًا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے غلام یا لونڈی کا ایک حصہ آزاد کیا تو اس کی قیمت کا باقی حصہ اس پر ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ غلام مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔

تَحْقِيقُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ ضَمِنَ قِيْمَةَ نَصِيْبِ شَرِيْكِهٖ مُوْسِرًا كَانَ اَوْ مُعْسِرًا وَقَالُوْا قَدْ جَعَلَ الْعِتَاقُ مِنَ الشَّرِيْكِ جِنَايَةً عَلٰى نَصِيْبِ شَرِيْكِهٖ يَجِبُ عَلَيْهِ بِهَا ضَمَانُ قِيْمَتِهٖ فِىْ مَالِهٖ وَكَانَ مَنْ جَنٰى عَلٰى مَالٍ لِرَجُلٍ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ مُعْسِرٌ وَجَبَ عَلَيْهِ ضَمَانُ مَا اَتْلَفَ بِجِنَايَتِهٖ وَلَمْ يَفْتَرِقْ حُكْمُهٗ فِىْ ذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا اَوْ مُعْسِرًا فِىْ وُجُوْبِ الضَّمَانِ عَلَيْهِ قَالُوْا فَكَذٰلِكَ لَمَّا وَجَبَ عَلَى الشَّرِيْكِ ضَمَانُ قِيْمَةِ نَصِيْبِ شَرِيْكِهٖ لِعِتَاقِهٖ لَمَّا كَانَ مُوْسِرًا وَجَبَ عَلَيْهِ ضَمَانُ ذٰلِكَ اَيْضًا اِذَا كَانَ مُعْسِرًا۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الضَّمَانُ عَلَيْهِ لِقِيْمَةِ نَصِيْبِ شَرِيْكِهٖ لِعِتَاقِهٖ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُوْسِرًا وَقَالُوْا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا اِنَّمَا الضَّمَانُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهِ عَلَى الْمُوْسِرِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمُعْسِرِ قَدْ بُيِّنَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

فَمِمَّا رُوِىَ عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِىْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَبْدِ فَاُعْطِىَ شُرَكَاءُهٗ حِصَصَهُمْ وَعُتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عُتِقَ عَلَيْهِ مَا عُتِقَ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جب کوئی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اپنے شریک کے حصے کے مطابق قیمت کا ضامن ہوگا مالدار ہو یا تنگ دست، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شریک کی طرف سے غلام کو آزاد کرنا دوسرے شریک کے حصے کی جنایت قرار دیا گیا ہے جس کے سبب اس کے مال میں شریک کے حصے کے مطابق قیمت کی ضمان ہوتی ہے اور جو شخص کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے وہ مالدار ہو یا تنگ دست اس پر اس چیز کی ضمان واجب ہوتی ہے جسے اس نے جنایت کے باعث ضائع کیا اور وجوب ضمان کے سلسلے میں یہ حضرات مالدار اور تنگ دست کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ وہ فرماتے ہیں اسی طرح جب غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ایک شریک پر دوسرے شریک کے حصے کی قیمت بطور ضمان اس کے مالدار ہونے کی صورت میں لازم ہوتی ہے تو تنگدستی کی حالت میں بھی واجب ہوتی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آزادی کی صورت میں شریک کے حصہ کی قیمت اسی صورت میں واجب ہوگی جب وہ کشادہ حال ہو وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں جس ضمان کا ذکر ہے وہ صرف مالدار پر ہے، تنگ دست پر نہیں۔ اور یہ بات دیگر روایات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے بیان کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے حضرت نافع کی روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنی رقم ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتی ہو تو غلام کی قیمت کر کے اس کے شرکاء کو ان کا حصہ دیا جائے اور یہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ اس کی طرف سے اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا آزاد کیا گیا۔

٤١٦ - حدثنا يزيد بن سنان قال اخبرنا ابو بكر الحنفي قال ثنا ابن ابي ذئب قال ثني نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في مملوك وكان الذي يعتق نصيبه ما يبلغ ثمنه فهو عتيق كله۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک (غلام) میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس آزاد کرنے والے کے پاس غلام کی قیمت کے برابر رقم ہو تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

٤١٧ - حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا ابو اسامة وعبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له في مملوك فعليه عتقه كله ان كان له مال يبلغ ثمنه وان لم يكن له مال فيقوم قيمة عدل على المعتق وقد عتق به ما عتق۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر پورا غلام آزاد کرنا لازم ہے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال موجود اس کی قیمت کو پہنچتا ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو آزاد کرنے والے کی طرف سے اس کی قیمت لگائی جائے اور اس کے ساتھ اتنا (حصہ) ہی آزاد ہو گا جو آزاد کیا گیا۔

٤١٨ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له مملوك فقد عتق كله فان كان للذي اعتقه من المال ما يبلغ ثمنه فعليه عتقه كله۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا پھر اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہے تو اس پر پورے غلام کو آزاد کرنا لازم ہے۔

٤١٩ - حدثنا ابو بكرة قال اخبرنا روح بن عبادة قال ثنا صخر بن جويرية عن نافع ان ابن عمر كان يفتي في العبد او الامة يكون احدهما بين شركاء فيعتق احدهم نصيبه منه فانه يجب عتقه على الذي اعتقه اذا كان له من المال ما يبلغ ثمنه يقوم في ماله قيمة عدل فيدفع الى شركائه انصباءهم ويخلي سبيل العبد يخبر بذلك عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے میں جو چند افراد کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے فتویٰ دیتے تھے کہ آزاد کرنے والے پر پورا غلام آزاد کرنا لازم ہے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو اس کے مال میں اس کی درمیانی قیمت لگائی جائے پھر وہ اپنے شریکوں کو ان کے حصے دے دے اور غلام کا راستہ کھلا چھوڑ دے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (نقل کرتے ہوئے) اس بات کی خبر دیتے تھے۔

٤٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوْسِرًا فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيْمَةِ ثُمَّ يُعْتَقُ قَالَ سُفْيَانُ وَرُبَّمَا قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قِيْمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ فِيْهَا وَلَا شَطَطَ.

حضرت عمرو بن دینار حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ مالدار ہو تو اس کی طرف سے اعلیٰ قیمت لگائی جائے پھر وہ آزاد ہو جائے گا حضرت سفیان فرماتے ہیں بعض اوقات حضرت عمرو بن دینار فرماتے درمیانے انداز کی قیمت ہو نہ کم ہو نہ زیادہ۔

فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُوْسِرِ خَاصَّةً. فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ عَتَاقِ الْمُعْسِرِ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ قَائِلُوْنَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ لَمْ يَدْخُلْهُ عَتَاقٌ فَهُوَ رَقِيْقٌ لِلَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ عَلَى حَالِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَسْعَى الْعَبْدُ فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهِ لِلَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْهُ.

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ صرف مالدار آدمی کے بارے میں ہے پس ہم نے ارادہ کیا کہ تنگ دست کے آزاد کرنے کا حکم معلوم کریں وہ کیا ہے تو بعض حضرات نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی " ورنہ اس کی طرف سے اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا جو آزاد کیا گیا اس بات کی دلیل ہے کہ غلام سے جو کچھ باقی رہے گا اس کو آزادی شامل نہ ہوگی بلکہ وہ اس شخص کی طرف سے

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ غلام اس شخص کیلئے جس نے آزاد نہیں کیا اپنی قیمت کے نصف میں محنت مشقت کرے

٤٢١ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَادَ عَلَيْهِ شَيْئًا بَيَّنَ بِهِ كَيْفَ حُكْمُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ بَعْدَ نَصِيْبِ الْمُعْتِقِ.

اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی لیکن اس میں کچھ اضافہ کیا جس میں اس بات کو واضح کیا کہ آزاد کرنے والے کے حصے سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس کا حکم کیا ہے۔

٤٢٢ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا أَوْ شِرْكًا

حضرت بشیر بن نہیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر اپنے مال سے پورے غلام کو آزاد کرنا لازم ہے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو۔

لَہٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَیْہِ خَلَاصُہٗ كُلُّہٗ فِیْ مَالِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّہٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ ۔

تو غلام سے مشقت کرائی جائے لیکن اسے زیادہ تکلیف میں مبتلا نہ کیا جائے۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

حضرت ابان بن یزید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

حضرت جریر بن حازم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمٰنَ الرَّازِیُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاۃَ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن عروبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

حضرت سعید بن ابو عروبہ اور یحییٰ بن صبیح حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَكَانَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ فِیْہِ مَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَفِیْہِ وُجُوْبُ السِّعَایَۃِ عَلَی الْعَبْدِ اِذَا كَانَ مُعْتِقُہٗ مُعْسِرًا ۔

تو اس حدیث میں وہی بات ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے البتہ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ جب آزاد کرنے والا تنگ دست ہو تو غلام سے مشقت کرانا واجب ہے

۴۲۷۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا لَّہٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ فَاَعْتَقَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلَّہٗ عَلَیْہِ وَقَالَ لَیْسَ لِلّٰہِ شَرِیْكٌ ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بھی مروی ہے حضرت قتادہ حضرت ابو الملیح سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غلام اس کی طرف سے آزاد قرار دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

حضرت ابو عمر حوضی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہمام نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَدَلَّ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ عَلٰى اَنَّ الْعِتَاقَ اِذَا وَجَبَ بِهٖ بَعْضُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ اِنْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ لِغَيْرِهٖ عَلٰى بَقِيَّتِهٖ مِلْكٌ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اِعْتَاقَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ جَمِيْعًا يُبَرِّئَانِ الْعَبْدَ مِنَ الرِّقِّ فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ وَعَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُجُوْبُ السِّعَايَةِ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ اِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ الْعَمَلَ بِذٰلِكَ وَيُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُوْسِرِ لِشَرِيْكِهِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ وَلَا يُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُعْسِرِ وَلٰكِنَّ الْعَبْدَ يَسْعٰى فِيْ ذٰلِكَ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا فَالشَّرِيْكُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَعْتَقَ كَمَا اَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَاِنْ شَاءَ اِسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِيْ نِصْفِ الْقِيْمَةِ فَاِذَا اَدَّاهَا عَتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَاِنْ شَاءَ ضَمَّنَ الْمُعْتِقَ نِصْفَ الْقِيْمَةِ فَاِذَا اَدَّاهَا عَتَقَ وَرَجَعَ بِهَا الْمُضَمِّنُ عَلَى الْعَبْدِ فَاسْتَسْعَاهُ فِيْهَا وَكَانَ الْوَلَاءُ لِلْمُعْتِقِ وَاِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَالشَّرِيْكُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَعْتَقَ وَاِنْ شَاءَ اِسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهٖ فَاَيُّهُمَا فَعَلَ فَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ۔

وَاحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ

کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب آزاد کرنے سے غلام کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگیا تو اس بات کی نفی ہوگئی کہ باقی حصہ کسی اور کی ملک میں ہو۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ مالدار اور تنگ دست دونوں کا آزاد کرنا غلام کو غلامی سے دور کر دیتا ہے تو یہ حدیث بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہوگئی البتہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں، اس حدیث اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے یہ بات زائد ہے کہ جس حصہ دار نے آزاد نہیں کیا اس کے لیے غلام سے محنت مزدوری کروانا ضروری ہے جب آزاد کرنے والا تنگ دست ہو، لہٰذا ان روایات کی تصحیح سے اس پر عمل واجب ہوگیا اور مالدار آزاد کرنے والے پر دوسرے حصے دار کے لیے جس نے آزاد نہیں کیا، ضمان واجب ہوگی لیکن تنگ دست پر ضمان نہیں ہوگی البتہ اس صورت میں غلام سے اس حصہ دار کے لیے محنت مشقت کرائی جائے گی یہ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے اور ہم (حضرت امام ابو جعفر طحاوی) بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

البتہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے چاہے تو اس کی طرح (اپنا حصہ) آزاد کردے اور ولاء[1] ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگی اور اگر چاہے تو نصف قیمت کے لیے غلام سے مشقت کروائے جب وہ (باقی رقم) ادا کردے تو آزاد ہو جائے گا اور ولاء دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگی اور اگر چاہے تو آزاد کرنے والے سے نصف قیمت بطور ضمان حاصل کرے جب وہ رقم ادا کردے تو غلام آزاد ہو جائے گا اور ضمان دینے والا غلام پر رجوع کرے اور اس سے اس سلسلے میں محنت مشقت کروائے اب اس کی ولاء آزاد کرنے والے کیلئے ہوگی اور اگر آزاد کرنے والا تنگ دست ہو تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کردے اور اگر چاہے تو نصف قیمت میں اس سے محنت مشقت کروائے ان میں سے جو عمل بھی کرے ولاء دونوں کے درمیان برابر ہوگی۔

انہوں نے اس سلسلے میں ابو بشر الرقی کی روایت سے استدلال

[1] یعنی اس آزاد کردہ غلام کے مرنے کے بعد وہ دونوں اس کے برابر وارث ہوں گے۔

بِشْرِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ لَنَا غُلَامٌ قَدْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ فَاَبْلٰى فِيْهَا وَكَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اُمِّيْ وَبَيْنَ اَخِي الْاَسْوَدِ فَاَرَادُوْا عِتْقَهٗ وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ صَغِيْرًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْاَسْوَدُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَعْتِقُوْا اَنْتُمْ فَاِذَا بَلَغَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاِنْ رَغِبَ فِيْمَا رَغِبْتُمْ اَعْتَقَ وَاِلَّا ضَمَّنَكُمْ۔

کیا ہے حضرت ابراہیم، حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمارا ایک غلام تھا جو قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوا اور اس نے وہاں بہادری کے جوہر دکھائے وہ، میرے، میری ماں اور میرے بھائی اسود کے درمیان مشترک تھا انہوں نے اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا میں ان دنوں چھوٹا تھا حضرت اسود نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا تم سب آزاد کردو حضرت عبدالرحمٰن کو بالغ ہونے کے بعد تمہاری طرح اس میں رغبت ہوئی تو آزاد کردیں گے ورنہ تم سے اپنے حصہ کی ضمان لے لیں گے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ اَنْ يُّعْتِقَ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْعَبْدِ الَّذِيْ قَدْ كَانَ دَخَلَهٗ عِتَاقُ اُمِّهٖ وَاَخِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ لَهٗ اَنْ يُّعْتِقَ بِلَا بَدَلٍ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَبْدَ بِاَدَاءِ قِيْمَةِ مَا بَقِيَ لَهٗ فِيْهِ حَتّٰى يَعْتِقَ بِاَدَاءِ ذٰلِكَ اِلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ اَنْ يُّعْتِقَ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْعَبْدِ فَضَمَّنَ الشَّرِيْكَ الْمُعْتِقَ رَجَعَ اِلٰى هٰذَا الْمُضَمَّنِ مِنْ هٰذَا الْعَبْدِ مِثْلَ مَا كَانَ الَّذِيْ ضَمَّنَهٗ فَوَجَبَ لَهٗ اَنْ يَّسْتَسْعِيَ الْعَبْدَ فِيْ قِيْمَةِ مَا كَانَ لِصَاحِبِهٖ فِيْهِ وَفِيْمَا كَانَ لِصَاحِبِهٖ اَنْ يَّسْتَسْعِيَهٗ فِيْهِ

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن کو بالغ ہونے کے بعد اس غلام کو آزاد کرنے کا حق تھا جسے اس کی ماں اور بھائی نے پہلے آزاد کردیا تھا تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ان کو کسی بدل کے بغیر آزاد کرنے کا حق تھا تو انہیں اس بات کا بھی حق تھا کہ وہ اپنے حصہ کی قیمت ادا کرکے غلام کو حاصل کرلے حتیٰ کہ وہ قیمت کی ادائیگی کے بعد آزاد ہوجائے گا تو جس نے آزاد نہیں کیا تھا اسے حق ہے کہ اپنا حصہ آزاد کرے اور پھر آزاد کرنے والے حصہ دار سے ضمان لے اور بہ ضمانت دینے والا اس مال کے لیے غلام کی طرف رجوع کرے گا جو اس نے بطور ضمان ادا کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ غلام سے اس قیمت کے مطابق محنت مشقت کروائے جو اس کے مالک کے لیے اس پر واجب ہے مالک کو قیمت ادا کرنے کے لیے اس غلام سے سعی کروانا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے لیکن پہلا قول جو حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا مذہب ہے ہمارے (امام طحاوی کے) نزدیک دونوں قولوں میں سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ وہ ان روایات کے موافق ہے جو ہم نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

فَهٰذَا مَذْهَبُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا لِمُوَافَقَتِهٖ لِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

بَابُ ۱۴ الرَّجُلِ يَمْلِكُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ هَلْ يُعْتَقُ عَلَيْهِ أَمْ لَا

کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہو جائے گا یا نہ

۴۳۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد (کے احسانات) کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ سُفْيَانَ هُوَ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت سفیان، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ مَلَكَ أَبَاهُ لَمْ يُعْتَقْ عَلَيْهِ حَتَّى يُعْتِقَهُ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُعْتَقُ عَلَيْهِ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَحْتَمِلُ مَا قَالُوا وَيَحْتَمِلُ فَيَشْتَرِيهِ فَيُعْتِقُهُ بِشِرَائِهِ هَذَا فِي الْكَلَامِ صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ حَتَّى يَتَّفِقَ هُوَ وَغَيْرُهُ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَعْنَى.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا مالک ہو جائے تو وہ (خود بخود) آزاد نہیں ہوتا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جونہی وہ اس کا مالک بنے گا، وہ آزاد ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ان حضرات نے فرمائی ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ وہ اسے خریدے اور خریدتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا کلام میں یہ (مفہوم) صحیح ہے اور اس حدیث سے یہ بات مراد لینا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ حدیث اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیگر احادیث اس معنی میں متفق ہو جائیں۔

۴۳۳۔ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْإِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْإِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ غِيَاثٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت اسد، حضرت حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُخَلَّدٍ الْإِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہو جاتا ہے۔

فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثَيْ سَمُرَةَ هٰذَيْنِ يُوْجِبُ أَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِمَا هُوَ ذُوالرَّحِمِ الْمَحْرَمِ وَأَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِمَا هُوَ ذُوالْمَحْرَمِ مِنَ الرَّحِمِ فَيَكُوْنُ مَعْنَاهُمَا لَمَّا جُمِعَ مَا فِيْهِمَا هُوَ مِثْلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ مَلَكَ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی ان دو روایتوں کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ ان روایات میں مذکور ذو رحم سے ذو رحم محرم مراد ہے[1] تو جب دونوں روایتوں کے مندرجات کو جمع کیا جائے تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی مثل ہوگا کہ جو شخص ذو رحم محرم کا مالک بن جائے تو وہ (مملوک

[1] ذو رحم محرم سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا قریبی رشتہ دار بھی ہو اور اس سے نکاح بھی جائز نہ ہو ۱۲ ہزاروی۔

ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

آزاد ہو جاتے گا۔

۴۳۷۔ وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مِنْ ذِي مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

(فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ)

اور مجھے (امام طحاوی کو) یہ بات پہنچی ہے کہ محمد بن بکر برسانی حضرت حماد بن سلمہ سے وہ حضرت عاصم احول سے وہ حضرت حسن سے اور وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی (ذو رحم محرم قریبی رشتہ دار) کا مالک بن جاتا تو وہ (مملوک) آزاد ہو جاتا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَتَابِعِيهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَا يُوَافِقُ هٰذَا أَيْضًا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام سے بھی اس کے موافق روایات مروی ہیں۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَ أَخِيهِ مَمْلُوكَتَهُ فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَرِقَّ أَوْلَادَهَا فَأَتَى ابْنُ أَخِيهِ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ عَمِّي زَوَّجَنِي وَلِيدَتَهُ وَإِنَّهَا وَلَدَتْ لِي أَوْلَادًا فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَرِقَّ وَلَدِي فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كَذَبَ لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت مستورد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی کا نکاح اپنے بھتیجے سے کیا اس کے ہاں کچھ بچے پیدا ہوئے اس نے اس کے بچوں کو بھی اپنا غلام بنانا چاہا تو اس کا بھتیجا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے میرا نکاح اپنی لونڈی سے کیا تھا اب میرے ہاں کچھ بچے پیدا ہوئے ہیں اور وہ (چچا) میرے بچوں کو بھی غلام بنانا چاہتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے اسے اس بات کا حق نہیں ہے۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عَمَّتَهُ أَوْ خَالَتَهُ أَوْ أَخَاهُ أَوْ أُخْتَهُ فَقَدْ عَتَقُوا وَإِنْ لَمْ يُعْتِقْهُمْ۔

حضرت عطاء بن ابو رباح سے مروی فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی پھوپھی، خالہ، بھائی یا بہن کا مالک ہو جائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ ان کو آزاد نہ کرے۔

۴۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَظُنُّهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا يَعْتِقُ اِلَّا الْوَالِدُ وَالْوَلَدُ۔

حضرت حجاج، حضرت عطاء، اور شعبی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابراہیم فرماتے ہیں (اس صورت میں) صرف باپ اور بیٹا آزاد ہوں گے۔

فَلَمَّا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا وَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ اَصْحَابِهِ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَمْ نَعْلَمْ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافًا عَنْ مِثْلِهِمْ وَجَبَ الْقَوْلُ بِمَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَتَرْكُ خِلَافِهِمْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو جب ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا احادیث روایت کی ہیں اور جو کچھ ہم نے صحابہ کرام اور تابعین سے روایت کیا وہ بھی ان کی موافق ہے اور ان جیسے کی طرف سے اختلاف بھی ہمارے علم میں نہیں تو ان کی روایات کے مطابق کرنا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا ضروری ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۹۵ الْمُكَاتَبِ مَتٰى يَعْتِقُ

مکاتب کب آزاد ہوتا ہے

۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا (مقتول) مکاتب (کے وارثوں) کو اتنا حصہ آزاد کی دیت کے مطابق دیا جائے جتنا اس نے (مال کتابت) ادا کیا ہے اور باقی مال غلام کی دیت کے مطابق دیا جائے۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرِ بْنِ حَسَّانَ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُكَاتَبٍ قُتِلَ بِدِيَةِ الْحُرِّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَيُقَامُ عَلَى الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوْكِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول مکاتب کے سلسلے میں اتنے حصے میں آزاد کی دیت کا فیصلہ کیا جتنا وہ آزاد ہو گیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں مکاتب پر مملوک والی حد قائم کی جائے۔

۴۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنِي الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب (کے ورثاء) کو دیت سے اتنا حصہ جتنا بدل کتابت وہ ادا کر چکا ہے، آزاد کی دیت کے مطابق دیا جائے اور جس قدر وہ غلام ہے، غلام کی دیت کے مطابق ادا کیا جائے۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُكَاتَبَ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْهِ حُكْمَ الْحُرِّ وَيَكُوْنُ حُكْمُ فِيْمَا لَمْ يُؤَدِّ حُكْمَ الْعَبْدِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتَبُ اِلَّا بِاَدَاءِ جَمِيْعِ الْكِتَابَةِ۔

۴۲۶- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ دِرْهَمٌ۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ۔

۴۲۷- فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ مکاتب نے جس قدر بدل کتابت ادا کیا اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا اور اس حصے میں اس کا حکم آزاد کی طرح ہوگا اور جس قدر بدل کتابت ادا نہیں کیا اس میں اس کا حکم غلام جیسا ہوگا۔ اس سلسلے میں انہوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مکاتب، تمام بدل کتابت ادا کرنے سے آزاد ہوتا ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب پر جب تک بدلِ کتابت کا ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہی ہے۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں اختلاف ہے۔ لہذا ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات کو دیکھا۔

حضرت معبد جہنی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی ہے۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ النِّصْفَ فَهُوَ غَرِيْمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب مکاتب نصف (بدل کتابت) ادا کردے تو وہ قرضدار ہے۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تُكَاتِبُوْنَ مُكَاتَبِيْنَ فَاَيُّهُمْ اَدَّى النِّصْفَ فَلَا رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ قَبْلَهٗ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم غلاموں سے مکاتبت (کا معاملہ) کرتے ہو تو ان میں سے جو نصف (بدل کتابت) ادا کر دے تو وہ غلامی کی طرف لوٹے گا۔

یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِهَبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ اَنَّهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَاكِ اَنْ لَّا تَسْتَحْيِيْ مِنِّيْ فَقَالَتْ مَا لَكَ فَقَالَ كَاتَبْتُ فَقَالَتْ اِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ۔

حضرت سالم سبلان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں آپ مجھ سے پردہ نہیں کرتیں انہوں نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میں نے کتابت کی ہے ام المومنین نے فرمایا جب تک تم پر کچھ بھی باقی ہے تم غلام ہو۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَشُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ ذنت اَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابَتِكَ قُلْتُ عَشَرَ اَوَاقٍ فَقَالَتْ اُدْخُلْ فَاِنَّكَ عَبْدٌ مَّا بَقِيَ عَلَيْكَ۔

حضرت میمون بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی تو انہوں نے فرمایا تم پر بدل کتابت سے کتنا باقی ہے میں نے عرض کیا دس اوقیہ[1] انہوں نے فرمایا داخل ہو سکتے ہو کیونکہ جب تک تم پر ایک درہم بھی باقی ہے، تم غلام ہو۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن میمون نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ

حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مکاتب (بدل کتابت کا) تہائی، چوتھائی ادا

---

[1] رطل کا بارہواں حصہ اوقیہ کہلاتا ہے تقریباً ڈیڑھ اونس کے برابر ہوتا ہے (المنجد)

ثُلُثًا اَوْ رُبُعًا فَهُوَ غَرِیْمٌ۔

کرے تو وہ قرض دار ہوتا ہے۔

۴۵۴- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا اَدَّی الْمُکَاتَبُ قِیْمَةَ رَقَبَتِهٖ فَهُوَ غَرِیْمٌ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مکاتب اپنی گردن کی قیمت ادا کر دے تو وہ قرض دار ہے۔

۴۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ وَشُرَیْحٌ یَقُوْلَانِ فِی الْمُکَاتَبِ اِذَا اَدَّی الثُّلُثَ فَهُوَ غَرِیْمٌ۔

حضرت جابر، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ اور حضرت شریح (رضی اللہ عنہم) مکاتب کے بارے میں فرماتے تھے کہ جب وہ تہائی حصہ ادا کر دے تو وہ قرض دار ہے۔

۴۵۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَلْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ کِتَابَتِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت سعید بن ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے۔

۴۵۷- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَلْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ کِتَابَتِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مکاتب پر جب تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے وہ غلام ہے۔

۴۵۸- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ کَانَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اَلْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِیَ عَلَیْهِ شَیْءٌ مِنْ کِتَابَتِهٖ وَکَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ شُرُوْطُهُمْ جَائِزَةٌ جَائِزَةٌ فِیْمَا بَیْنَهُمْ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی اس کے ذمہ باقی ہے۔

فَلَمَّا کَانُوْا قَدِ اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِكَ کَمَا ذَکَرْنَا وَکُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الْمُکَاتَبَ لَا یُعْتَقُ یُعْتَقُ بِعَقْدِ الْمُکَاتَبَةِ وَاِنَّمَا یُعْتَقُ لِحَالٍ ثَانِیَةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تِلْكَ الْحَالُ هِیَ اَدَاءُ جَمِیْعِ الْمُکَاتَبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِیَ اَدَاءُ بَعْضِ

تو جب اس سلسلے میں ان (صحابہ کرام) کا اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مکاتب محض عقد کتابت سے آزاد نہیں ہوتا وہ دوسری حالت میں آزاد ہوتا ہے تو بعض حضرات فرماتے ہیں یہ تمام بدل کتابت ادا کرنے والی حالت ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں یہ حالت بعض بدل کتابت ادا کرنے کی

الْمُكَاتَبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا
أَدّٰى مِنْ مَالِ الْمُكَاتَبَةِ فَثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ قَدْ
خَرَجَ مِنْ حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلٰى مَالٍ لِأَنَّ الْمُعْتَقَ
عَلٰى مَالٍ يُعْتَقُ بِالْقَوْلِ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ شَيْئًا
وَالْمُكَاتَبُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِإِجْمَاعِهِمْ عَلٰى مَا
ذَكَرْنَا۔

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْمُكَاتَبَ لَا يَسْتَحِقُّ
الْعِتَاقَ بِعَقْدِ الْمُكَاتَبَةِ فَإِنَّمَا يَسْتَحِقُّهُ بِحَالٍ
ثَانِيَةٍ نَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ وَفِي سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي
لَا تَجِبُ بِالْعُقُوْدِ وَإِنَّمَا تَجِبُ بِحَالٍ أُخْرٰى
بَعْدَهَا كَيْفَ حُكْمُهَا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ يَبِيْعُ الرَّجُلَ
الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَلَا تَجِبُ لِلْمُشْتَرِي قَبْضُ
الْعَبْدِ بِنَفْسِ الْعَقْدِ حَتّٰى يُؤَدِّيَ جَمِيْعَ الثَّمَنِ
وَلَا يَكُوْنُ لَهُ قَبْضُ بَعْضِ الْعَبْدِ بِأَدَائِهِ بَعْضَ
الثَّمَنِ وَكَذٰلِكَ الْأَشْيَاءُ الَّتِي هِيَ مَحْبُوْسَةٌ
بِغَيْرِهَا مِثْلُ الرَّهْنِ الْمَحْبُوْسِ بِالدَّيْنِ فَكُلٌّ
قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الرَّاهِنَ لَوْ قَضَى الْمُرْتَهِنَ
بَعْضَ الدَّيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّهْنَ أَوْ بَعْضَهُ
بِقَدْرِ مَا أَدّٰى مِنَ الدَّيْنِ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ
إِلَّا بِأَدَائِهِ جَمِيْعَ الدَّيْنِ فَكَانَ هٰذَا حُكْمَ الْأَشْيَاءِ
الَّتِي تُمْلَكُ بِأَشْيَاءَ إِذَا وَجَبَ احْتِبَاسُهَا فَإِنَّمَا
تُحْبَسُ حَتّٰى يُؤْخَذَ جَمِيْعُ مَا جُعِلَ بَدَلًا مِنْهَا فَلَمَّا
خَرَجَ الْمُكَاتَبُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ فِي حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلٰى
الْمَالِ الَّذِي يُعْتَقُ بِالْعَقْدِ لَا بِحَالٍ ثَانِيَةٍ وَثَبَتَ
أَنَّهُ فِي حُكْمِ مَنْ يُحْبَسُ لِأَدَاءِ شَيْءٍ ثَبَتَ أَنَّ
حُكْمَهُ فِي الْمُكَاتَبَةِ وَفِي احْتِبَاسِ الْمَوْلٰى إِيَّاهُ
كَحُكْمِ الْمَبِيْعِ فِي احْتِبَاسِ الْبَائِعِ إِيَّاهُ فَكَمَا كَانَ
الْمُشْتَرِي غَيْرَ قَادِرٍ عَلٰى أَخْذِهِ إِلَّا بَعْدَ أَدَاءِ
جَمِيْعِ الثَّمَنِ كَانَ كَذٰلِكَ الْمُكَاتَبُ أَيْضًا غَيْرَ

حالت ہے اور کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ جس قدر مالِ کتابت ادا
کیا اس کے مطابق آزاد ہوجائے گا تو ثابت ہوا کہ اس کا حکم وہ
نہیں جو مال کے بدلے میں آزاد ہونے والے کا ہے کیونکہ جس
کو مال کے بدلے آزاد کیا جائے وہ کچھ ادا کرنے سے پہلے
محض کلام سے آزاد ہوجائے گا جب کہ مکاتب کا بالاجماع یہ
حکم نہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

تو جب ثابت ہوا کہ مکاتب محض عقدِ کتابت سے آزادی
مستحق نہیں ہوتا بلکہ وہ دوسری حالت میں اس کا مستحق ہوتا ہے۔۔۔
نے اس سلسلے میں غور کیا اور ان تمام امور کو جو محض عقد سے لازم نہیں
ہوتے بلکہ اس کے بعد دوسری حالت میں لازم ہوتے ہیں کو بھی دیکھا کہ
ان کا حکم کیا ہے تو ہم نے دیکھا کہ ایک شخص اپنا غلام دوسرے شخص پر
ایک ہزار درہم کے بدلے میں بیچتا ہے تو محض عقد سے مشتری پر قبضہ
لازم نہیں ہوجاتا جب تک تمام قیمت ادا نہ کرے اور کچھ قیمت ادا
کرنے سے غلام کے بعض حصہ پر قبضہ نہیں کرسکتا اور وہ چیزیں جو
کسی وجہ سے قبضہ میں ہوں ان کا بھی یہی حکم ہے جیسے رہن، قرض
کی وجہ سے قبضہ میں ہے تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر رہن رکھنے
والا، ہر شخص کے قرض کا کچھ حصہ ادا کر دے اور رہن رکھی ہوئی چیز
واپس لینا چاہے یا جس قدر قرض ادا کیا اس کی مقدار واپس لینا
چاہے تو ایسا نہیں کرسکتا جب تک تمام قرض ادا کر دے تو ان اشیاء
کا حکم ہے جن کی ملکیت دوسری اشیاء کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے جب
ان کو روکنا ضروری ہو تو جب تک ان کا بدل مکمل طور پر نہ لیا جائے یہ
روکی جائیں گی پس جب مکاتب اس غلام کے حکم سے نکل گیا جس کو مال
کے بدلے میں آزاد کیا جاتا ہے کہ وہ محض عقد سے آزاد ہوجاتا ہے
دوسری حالت میں نہیں اور ثابت ہوا کہ وہ ان چیزوں کے حکم میں ہے
جن کو کسی چیز کی ادائیگی کے بدلے نہیں روکا جاتا ہے تو ثابت ہوا
کہ مکاتبت میں اور مالک کا اسے روکنے کے سلسلے میں اس کا
حکم اس بیع کی طرح ہے جسے بائع اپنے پاس روکتا ہے تو جس
طرح خریدنے والا تمام قیمت ادا کرنے کے بعد ہی اس کو لینے پر
قادر ہوتا ہے اسی طرح مکاتب بھی مالک کی ملک سے اپنی گردن

قَادِرٍ عَلٰى اَخْذِ شَيْءٍ مِّنْ رَقَبَتِهٖ مِنْ مَّلَكِ الْمَوْلٰى اِلَّا بِاَدَاۗءِ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا يُعْتَقُ مِنَ الْمُكَاتَبِ شَيْءٌ اِلَّا بِاَدَاۗءِ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

(غلامی) کا کچھ حصہ حاصل کرنے پر اس وقت تک قادر نہیں ہوتا جب تک تمام بدل کتابت ادا نہ کر دے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا جن کے نزدیک مکاتب کا کچھ حصہ بھی پورا بدل کتابت ادا کرنے کے بغیر آزاد نہیں ہوتا، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۹۶ الْاَمَةِ يَطَاُهَا مَوْلَاهَا ثُمَّ يَمُوْتُ وَقَدْ كَانَتْ جَاۗءَتْ بِوَلَدٍ فِيْ حَيَاتِهٖ هَلْ يَكُوْنُ اِبْنَهٗ وَتَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ اَمْ لَا

مولیٰ نے اپنی لونڈی سے جماع کیا اور اس کی زندگی میں اولاد پیدا ہوگئی تو کیا وہ اس کی اولاد اور لونڈی ام ولد کہلائے گی

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وعدہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا جب فتح مکہ کا سال ہوا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور فرمایا کہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا تھا اس پر عبد بن زمعہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے ان کے بستر پر پیدا ہوا وہ دونوں اپنا جھگڑا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا تھا عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے باپ کے فراش (بستر) پر پیدا ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارے لیے ہے پھر آپ نے فرمایا بچہ، صاحب فراش (جس کا نکاح ہوا لونڈی کا مالک ہو) کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے اس کے بعد آپ نے اس میں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے اس میں حضرت عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی تھی

اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لَمَّا رَاٰی بِهٖ مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ قَالَتْ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی۔

حضرت سودہ فرماتی ہیں کہ اس نے مرتے دم تک انہیں (حضرت سودہ کو) نہیں دیکھا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْاَمَةَ اِذَا وَطِیَهَا مَوْلَاهَا فَقَدْ لَزِمَهٗ كُلُّ وَلَدٍ یَجِیْءُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ اِدَّعَاهُ اَوْ لَمْ یَدَّعِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ فَاَلْحَقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِزَمْعَةَ لَا لِدَعْوَةِ ابْنِهٖ لِاَنَّ دَعْوَةَ الْاِبْنِ لِلنَّسَبِ لِغَیْرِهٖ مِنْ اَبِیْهِ غَیْرُ مَقْبُوْلَةٍ وَلٰكِنْ لِاَنَّ اُمَّهٗ كَانَتْ فِرَاشًا لِزَمْعَةَ بِوَطْئِهٖ اِیَّاهَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی مالک اپنی لونڈی سے وطی کرے تو اس کے بعد اس کی تمام اولاد اسی سے شمار ہوگی وہ اس کا دعویٰ کرے یا نہ کرے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارے لیے ہے پھر فرمایا کہ بچہ فراش والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمعہ سے ملایا لیکن اس کے بیٹے کے دعویٰ کی وجہ سے نہیں کیونکہ باپ کے غیر سے نسب کے لیے بیٹے کا دعویٰ غیر مقبول ہے اس الحاق کی وجہ یہ تھی کہ اس کی ماں زمعہ کی فراش تھی اور اس نے اس سے وطی کی تھی۔

۴۶۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ یَعْزِلُوْنَهُنَّ لَا تَاْتِیْنِیْ وَلِیْدَةٌ یَعْتَرِفُ سَیِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا قَدْ اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوْا اَوِ اتْرُكُوْا۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح بھی استدلال کیا ہے حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے وطی کرتے ہوئے عزل[1] کرتے ہیں میرے پاس جو بھی ایسی لونڈی آئی کہ اس کا مالک اس سے جماع کا دعویٰ کرے میں اس (لونڈی) کا بیٹا اس (مالک) سے ملادوں گا اب تم عزل کرو یا چھوڑ دو (تمہاری مرضی)

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ ثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ یَدَعُوْنَهُنَّ یَخْرُجْنَ

حضرت نافع، حضرت صفیہ بنت ابو عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ باہر نکلیں میرے پاس جو بھی ایسی

[1] جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت عورت سے الگ ہو جانا عزل کہلاتا ہے۔

لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا فَأَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ أَوْ أَمْسِكُوْهُنَّ۔

۴۶۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَطِئَ أَمَةً ثُمَّ ضَيَّعَهَا فَأَرْسَلَهَا تَخْرُجُ ثُمَّ وَلَدَتْ فَالْوَلَدُ مِنْهُ وَالضَّيْعَةُ عَلَيْهِ قَالَ نَافِعٌ فَهٰذَا قَضَاءُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا جَاءَتْ بِهِ هٰذِهِ الْأَمَةُ مِنْ وَلَدٍ فَلَا يَلْزَمُ مَوْلَاهَا إِلَّا أَنْ يُقِرَّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقِرَّ بِهِ لَمْ يَلْزَمْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَلَمْ يَقُلْ هُوَ أَخُوْكَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ هُوَ لَكَ أَيْ هُوَ مَمْلُوْكٌ لَكَ لِحَقِّ مَالِكٍ عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ وَلَمْ يَحْكُمْ فِيْ نَسَبِهِ بِشَيْءٍ۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ بِالْحِجَابِ مِنْهُ فَلَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ جَعَلَهُ ابْنَ زَمْعَةَ إِذًا لَمَا حَجَبَ بِنْتَ زَمْعَةَ مِنْهُ لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَأْمُرُ بِقَطْعِ الْأَرْحَامِ بَلْ كَانَ يَأْمُرُ بِصِلَتِهَا وَمِنْ صِلَتِهَا التَّزَاوُرُ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَأْمُرَهَا وَقَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَأْمُرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنْ تَأْذَنَ

لونڈی آئے گی جو اس بات کا اقرار کرے کہ اس کے مالک نے اس سے جماع کیا ہے میں اس کے بچے کو اس (مالک) کے ساتھ ملا دوں گا اب تم ان کو چھوڑو یا روکو (تمہاری مرضی)

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے لونڈی سے وطی کی پھر اسے ضائع کر دیا اور اسے باہر نکلنے کے لیے چھوڑ دیا پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ اسی (مالک) کا ہوگا اور اس کا نان نفقہ اسی کے ذمہ ہوگا حضرت نافع فرماتے ہیں یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فیصلہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ مالک کو لازم نہیں ہو گا البتہ یہ کہ وہ اس کا اقرار کرے اور اگر وہ اس کا اقرار کرنے سے پہلے مر جائے تو اسکو لازم نہیں ہوگا۔ پہلی حدیث میں ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد بن زمعہ سے فرمایا اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارے لیے ہے اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ تیرا بھائی ہے تو ہو سکتا ہے آپ کے ارشاد "وہ تیرے لیے ہے" سے مراد یہ ہو کہ وہ تمہارا مملوک ہے کیونکہ مالک کو قبضہ کی وجہ سے حق حاصل ہوتا ہے اور آپ نے اس کے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے زمعہ کا بیٹا قرار دیتے تو اس وقت حضرت سودہ بنت زمعہ ان سے پردہ نہ کرتیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے بلکہ صلہ رحمی کا حکم فرماتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھنا صلہ رحمی سے ہے تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ آپ اسے حضرت سودہ کا بھائی قرار دے کر اس سے پردے کا حکم دیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات جائز نہیں اور آپ سے یہ کیسے جائز ہو سکتی جب کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے تھے کہ وہ اپنے رضاعی چچا کو (اندر آنے کی) اجازت دیں پھر حضرت

لِعِتقِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ عَلَيْهَا ثُمَّ يَحْجُبُ سَوْدَةَ مِمَّنْ قَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا وَابْنَ أَبِيهَا.

سودہ اس سے پردہ کریں جسے آپ نے ان کا بھائی اور ان کے باپ کا بیٹا قرار دیا۔

وَلٰكِنْ وَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَكَمَ فِيهِ بِشَيْءٍ غَيْرِ الْيَدِ الَّتِي جَعَلَهُ بِهَا لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ وَلِسَائِرِ وَرَثَةِ زَمْعَةَ دُونَ سَعْدٍ۔

لیکن ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے صرف اس پر قبضہ کی وجہ سے اسے عبد بن زمعہ اور ان کے دیگر ورثاء کے لیے قرار دیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کیلئے قرار نہیں دیا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى قَوْلِهِ الَّذِي وَصَلَهُ بِهٰذَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے جو آپ نے متصلاً فرمایا کہ: "بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔"

قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ عَلَى التَّعْلِيمِ مِنْهُ لِسَعْدٍ أَيْ إِنَّكَ تَدَّعِي لِأَخِيكَ وَأَخُوكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ وَإِنَّمَا يَثْبُتُ النَّسَبُ مِنْهُ لَوْ كَانَ لَهُ فِرَاشٌ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ أَنْزَلَ فَهُوَ عَاهِرٌ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ آپ کی طرف سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تعلیم تھی یعنی (اے سعد!) تم اپنے بھائی کے لیے دعویٰ کر رہے ہو جبکہ ان کا فراش نہیں ہے[1] ان کا نسب تب ثابت ہوتا جب ان کا فراش ہوتا تو جب ان کا فراش نہیں تو وہ زانی قرار پائیں گے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔

۴۲۶۔ وَقَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنَى وَكَشَفَهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَأُهَا وَكَانَ يُظَنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلٰى فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَانَ يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ يُظَنُّ بِهَا فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ وَأَمَّا أَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ۔

اس معنی کو یہ حدیث واضح کرتی ہے حضرت یوسف بن زبیر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ جماع کرتے تھے اور ایک دوسرے شخص کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ اس نے اس سے جماع کیا ہے زمعہ کا انتقال ہو گیا اور وہ (لونڈی) حاملہ تھی اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا جو اس شخص کے مشابہ تھا جس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا (کہ اس نے اس سے جماع کیا ہے) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا وراثت تو اس کے لیے ہو گی لیکن تم اس سے پردہ کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ زَمْعَةَ كَانَ يَطَأُ تِلْكَ الْأَمَةَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَوْدَةَ لَيْسَ هُوَ لَكِ بِأَخٍ يَعْنِي ابْنَ الْمَوْطُوءَةِ فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَضَى فِي نَسَبِهِ عَلَى زَمْعَةَ بِشَيْءٍ وَأَنَّ وَطْءَ زَمْعَةَ لَمْ يَكُنْ

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت زمعہ اس لونڈی سے وطی کرتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہ تمہارا بھائی نہیں اس سے مراد اس عورت کا بیٹا ہے جس سے وطی کی گئی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ سے اس کے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اور آپ کے نزدیک زمعہ کی وطی اس بات کو واجب نہیں کرتی تھی کہ اس

[1] مطلب یہ ہے کہ جس لونڈی کا یہ بچہ ہے اگر وہ تمہارے بھائی کی لونڈی ہوتی تو وہ صاحب فراش کہلاتے جبکہ یہاں یہ بات نہیں۔

عِنْدَهُ بِمُوْجِبِ اَنَّ مَا جَاءَتْ بِهٖ تِلْكَ الْمَوْطُوْءَةُ مِنْ وَلَدٍ مِنْهُ ۔

لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ زمعہ کا ہی ہوگا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا الْمِيْرَاثُ فَلَهٗ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى قَضَائِهٖ بِنَسَبِهٖ ۔

اگر کوئی کہنے والے کہے کہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میراث اس کے لیے ہے اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے اس کے نسب کا فیصلہ فرمایا۔

قِيْلَ لَهٗ مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِاَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَدْ كَانَ ادَّعَاهُ وَزَعَمَ اَنَّهٗ ابْنُ اَبِيْهِ لِاَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ اَخْبَرَتْ فِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَازَعَهٗ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخِيْ ابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ سَوْدَةُ قَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَهُمَا وَارِثَا زَمْعَةَ فَكَانَا مُقِرَّيْنِ لَهٗ بِوُجُوْبِ الْمِيْرَاثِ مِمَّا تَرَكَ زَمْعَةُ فَجَازَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فِي الْمَالِ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا لَوْ لَمْ يُقِرَّا بِمَا اَقَرَّا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ ثُبُوْتُ نَسَبٍ يَجِبُ بِهٖ حُكْمٌ فَيَخْلٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّظَرِ اِلٰى سَوْدَةَ ۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری مذکورہ بات پر دلالت نہیں ہے کیونکہ عبد بن زمعہ نے اس کا دعویٰ کیا اور یہ خیال کیا کہ وہ اس کے باپ کا بیٹا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا، خبر دی کہ عبد بن زمعہ سے جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا جھگڑا ہوا تو عبد بن زمعہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے فراش پر پیدا ہوا تو ہو سکتا ہے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی قسم کی بات کہی ہو اور وہ دونوں زمعہ کے وارث تھے اور وہ دونوں حضرت زمعہ کے ترکہ میں وراثت کا اقرار کرتے تھے تو ان دونوں کا حضرت زمعہ کے مال میں وارث بننا جائز تھا جیسا کہ اقرار نہ کرنے کی صورت میں بھی وہ دونوں وارث بنتے تھے۔ لیکن اس سے نسب ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے لیے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنا جائز ہوتا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا كَانَ اَمْرُهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ لَمَّا كَانَ رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ نے حضرت سودہ کو پردہ کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ اس میں عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی تھی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے۔

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا لَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ لِاَنَّ وُجُوْدَ الشَّبَهِ لَا يَجِبُ بِهٖ ثُبُوْتُ نَسَبٍ وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهٖ انْتِفَاءُ نَسَبٍ ۔

تو اس کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ مشابہت کے پائے جانے سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی عدم مشابہت سے نسب کی نفی لازم آتی ہے۔

اَلَا تَرٰى اِلَى الرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ

کیا تم اس شخص کی طرف نہیں دیکھتے جس نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ اس نے

نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا فَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا اَوْرَقًا قَالَ مِمَّا تَرٰى ذٰلِكَ جَآءَهَا قَالَ مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهٗ۔

کچھ بتایا آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی مٹیالے رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا جی ہاں مٹیالے رنگ کا بھی ہے آپ نے فرمایا تمہارے خیال میں وہ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا کسی رگ نے اسے کھینچا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہو سکتا ہے یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ بَابِ اللِّعَانِ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِهٖ لِبُعْدِ شِبْهِهٖ مِنْهُ وَلَا مَنَعَهٗ مِنْ اِدْخَالِهٖ عَلٰى بَنَاتِهٖ وَحَرَمِهٖ بَلْ ضَرَبَ لَهٗ مَثَلًا اَعْلَمَهٗ بِهٖ اَنَّ الشِّبْهَ لَا يُوْجِبُ ثُبُوْتَ الْاَنْسَابِ وَاَنَّ عَدَمَهٗ لَا يُوْجِبُ بِهٖ اِنْتِفَآءَ الْاَنْسَابِ فَكَذٰلِكَ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ لَوْ كَانَ وَطْئُ زَمْعَةَ لِاُمِّهٖ يُوْجِبُ ثُبُوْتَ نَسَبِهٖ مِنْهُ اِذًا لَمَّا كَانَ لِبُعْدِ شِبْهِهٖ مِنْهُ مَعْنًى وَلَكَانَ نَسَبُهٗ مِنْهُ ثَابِتٌ وَّلَدَخَلَ عَلٰى بَنَاتِهٖ كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ غَيْرُهٗ مِنْ بَنِيْهِ۔

اس حدیث کو ہم نے اس کی سند کے ساتھ باب لعان میں ذکر کیا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ عدم مشابہت کی وجہ سے نسبت کی نفی کو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی اس کو اس کی بیٹوں اور دیگر مستورات کے پاس آنے سے روکا بلکہ ایک مثال بیان فرما کر اسے بتایا کہ محض مشابہت سے نسب ثابت نہیں ہوتے اور نہ ہی مشابہت نہ ہونے سے نسب کی نفی ہوتی ہے تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ اگر زمعہ نے اس کی ماں سے وطی کی ہے تو اس کا اس سے نسب ثابت ہوگا اور اس صورت میں عدم مشابہت کا کوئی مطلب نہیں ہوگا بلکہ اس کا نسب ہوگا اور اس کے دوسرے بیٹوں کی طرح یہ بھی اس کی بیٹیوں کے پاس جا سکتا ہے۔

۴۶۵ - وَاَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا فَاِنَّهٗ قَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں روایت کیا ہے تو حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۴۶۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْتِيْ جَارِيَةً لَّهٗ فَحَمَلَتْ فَقَالَ لَيْسَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَتَيْتُهَا اِتْيَانًا لَا اُرِيْدُ بِهِ الْوَلَدَ۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی ایک لونڈی کے پاس تشریف لے جاتے تھے اسے حمل ٹھہر گیا انہوں نے فرمایا یہ مجھ سے نہیں کیونکہ میں اس کے پاس اس طریقے پر جاتا تھا کہ بچہ مقصود نہ ہوتا تھا (یعنی عزل کرتا تھا)

۴۶۷ - حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ فَارِسِيَّةٍ

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ایک ایرانی لونڈی سے عزل کرتے تھے پھر بھی اسے حمل ہو گیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا میں نے تمہاری اولاد

فَحَمَلَتْ بِحَمْلٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أُرِيدُ وَلَدَكِ وَإِنَّمَا أَسْتَطِيبُ نَفْسَكِ فَجَلَدَهَا وَأَعْتَقَهَا وَأَعْتَقَ الْوَلَدَ۔

کا ارادہ نہیں کیا تھا میں تو صرف تمہیں خوش کرنا تھا پھر اسے کوڑے مارے اور آزاد کر دیا نیز بچے کو بھی آزاد کر دیا۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَأَعْتَقَهَا وَأَعْتَقَ وَلَدَهَا۔

حضرت ابوالزناد، حضرت خارجہ بن زید سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے آزاد کر دیا اور اس کے بچے کو بھی آزاد کیا۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَلَدَتْ جَارِيَةٌ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنِّي وَإِنِّي كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا۔

حضرت قتادہ، حضرت شعیب بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لونڈی نے بچہ جنا تو انہوں نے فرمایا یہ میرا نہیں میں تو اس سے عزل کرتا تھا۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ خَالَفَا عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذٰلِكَ فَقَدْ تَكَافَأَتْ أَقْوَالُهُمْ وَوَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيحًا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَقَرَّ بِأَنَّ هٰذَا وَلَدُهُ مِنْ زَوْجَتِهِ ثُمَّ نَفَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَنْتَفِ وَكَذٰلِكَ لَوِ ادَّعَى أَنَّ حَمْلَهَا مِنْهُ ثُمَّ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مِنْ ذٰلِكَ الْحَمْلِ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يَنْفِيَهُ بِلِعَانٍ وَلَا بِغَيْرِهِ لِأَنَّ نَسَبَهُ قَدْ ثَبَتَ مِنْهُ۔

تو یہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی اب صحابہ کرام کے اقوال برابر برابر ہو گئے اور ہماری لیے ضروری ہو گیا کہ غور و فکر کے ذریعے دونوں میں سے صحیح قول کو واضح کریں تو ہم نے دیکھا ایک شخص اقرار کرتا ہے کہ یہ اس کا بچہ ہے اس کی بیوی سے ہے اس کے بعد اس کی نفی کرتا ہے تو نفی نہ ہو گی اسی طرح اگر وہ دعوی کرے کہ عورت کا حمل اس سے ہے پھر اس حمل سے بچہ پیدا ہو تو لعان وغیرہ کے ذریعہ اس کی نفی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا نسب اس سے ثابت ہو گیا ہے۔

فَهٰذَا حُكْمُ مَا قَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الدَّعْوَةُ مِمَّا لَيْسَ لِمُدَّعِيهِ أَنْ يَنْفِيَهُ أَبَدًا وَلَوْ أَقَرَّ أَنَّهُ وَطِئَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ جَاءَتْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ لَكَانَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ أَنْ يُلَاعَنَ بَيْنَهُمَا وَيُخْرَجُ الْوَلَدُ مِنْ نَسَبِ الزَّوْجِ وَيُلْحَقُ بِأُمِّهِ فَلَمْ يَكُنْ إِقْرَارُهُ بِوَطْيٍ

تو یہ دعوی کی صورت میں حکم ہے کہ اب مدعی اس کی نفی نہیں کر سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے وطی کا اقرار کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ نفی کر دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان کے درمیان لعان ہو گا بچہ خاوند کے نسب سے نکل کر ماں کے ساتھ مل جائے گا تو بیوی کے ساتھ وطی کے اقرار

امْرَأَتِهِ يَجِبُ بِهِ ثُبُوْتُ نَسَبِهِ، مَا يَلِدُ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي حُكْمِ مَا قَدْ لَزِمَهُ مِمَّا لَيْسَ لَهُ نَفْيُهُ۔

فَلَمَّا كَانَ هٰذَا حُكْمَ الزَّوْجَاتِ كَانَ حُكْمُ الْإِمَاءِ أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ فَإِنْ أَقَرَّ رَجُلٌ بِوَلَدِ أَمَتِهِ أَنَّهُ مِنْهُ أَوْ أَقَرَّ وَهِيَ حَامِلٌ أَنَّ مَا فِي بَطْنِهَا مِنْهُ لَزِمَهُ وَلَمْ يَنْتَفِ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا وَإِنْ أَقَرَّ أَنَّهُ قَدْ وَطِئَهَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حُكْمِ إِقْرَارِهِ بِوَلَدِهَا أَنَّهُ مِنْهُ بَلْ يَكُوْنُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ وَإِنْ أَقَرَّ بِوَطْءِ أَمَتِهِ كَحُكْمِهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ أَقَرَّ بِوَطْئِهَا قِيَاسًا عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنَ الْحَرَائِرِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

سے نسب کا ثبوت ضروری نہ ہوا اور یہ اس کے حکم میں نہ ہوگا کہ ج[illegible] لازم ہوا اور اب اس کی نفی نہیں ہو سکتی۔

تو جب بیویوں کا حکم یہ ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ [illegible] لونڈیوں کا حکم بھی یہی ہو اگر کوئی شخص لونڈی کے بچے یا [illegible] اس کے حمل کے بارے میں اقرار کرے کہ وہ اس کا ہے تو وہ لازم [illegible] جائے گا اور اس کے بعد کبھی بھی اس سے نفی نہ ہوگی اور اگر وہ وطی ک[illegible] اقرار کرے تو اس بات کا اقرار نہ ہوگا کہ یہ بچہ اس کا ہے بلکہ ی[illegible] اس کے خلاف ہوگا اور وہ اس کی نفی کر سکتا ہے اور اگر وہ اپن[illegible] لونڈی سے وطی کا اقرار کرے تو یہ اقرار نہ کرنے کی طرح ہے [illegible] جیسا کہ ہم نے آزاد عورتوں کے سلسلے میں بیان کیا اور یہ تمام موقف [illegible] حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ [illegible] کا ہے۔

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور کفاروں کا بیان[1]

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُعْطٰى كُلُّ مِسْكِيْنٍ مِنَ الطَّعَامِ فِي الْكَفَّارَاتِ

٤٧٠ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَقَعْتُ بِاَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ لَهُ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا اَجِدُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ مَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ مَا اَجِدُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعَ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ اَعَلٰى اَحْوَجَ مِنِّيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ قَالَ فَكُلْهُ اَنْتَ وَاَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ۔

کفارہ میں ایک مسکین کو دیئے جانے والے کھانے کی مقدار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے (بارگاہ نبوی میں) عرض کیا یا رسول اللہ! میں، رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں آپ نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کی طاقت بھی نہیں پاتا، (حضرت ابوہریرہ) فرماتے ہیں اس کے بعد آپ کے پاس ایک ٹوکری لائی گئی جس میں تقریباً پندرہ صاع (صاع چار کلو کا ہوتا ہے) کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا یہ لو اور اسے صدقہ کرو اس نے عرض کیا، کیا اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ حاجت مند لوگوں پر؟ آپ نے فرمایا تم اور تمہارے گھر والے کھاؤ اور اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو نیز اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِطْعَامَ فِيْ كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ اِنَّمَا هُوَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ قسموں کے کفاروں میں ہر مسکین کے لیے ایک مُد کھانا ہے کیونکہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ

---

[1] ایمان، یمین کی جمع ہے جس کا لغوی معنی دایاں ہاتھ ہے اب یہ قسم کو کہا جاتا ہے کیونکہ اہل عرب جب ایک دوسرے کو قسم دیتے تو باہم دایاں ہاتھ پکڑتے نذور، نذر کی جمع ہے

أَمَرَ الرَّجُلَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا فَالَّذِي يُصِيبُ كُلَّ مِسْكِينٍ مِنْهُمْ مُدٌّ مُدٌّ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ ساٹھ مسکینوں کو پندرہ صاع کھانا دے تو ہر مسکین کو ایک ایک مُد ملے گا۔

فَالُوا وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِلَى مَا قُلْنَا.

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ قسموں کے کفارے سے متعلق صحابہ کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے جو ہم نے کہا

۴۷۱ - **فَذَكَرُوا** فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ كُلُّ مِسْكِينٍ مُدٌّ بَيْضَاءَ.

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ قسموں کے کفاروں کے بارے میں فرماتے تھے کہ یہ دس مسکینوں کا کھانا ہے ہر مسکین کے لیے ایک سفید مُد ہے۔

۴۷۲ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۷۳ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَفَّرَ يَمِينَهُ فَأَطْعَمَ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ بِالْمُدِّ الْأَصْغَرِ رَأَى أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِي عَنْهُ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ قسم کا کفارہ ادا کرتے تو چھوٹے مُد کے ساتھ دس مسکینوں کو کھانا دیتے ان کے خیال میں یہ کفایت کرتا تھا۔

۴۷۴ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَوَكَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ كِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَلَمْ يُؤَكِّدْهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جس نے (کسی کام پر) قسم کھائی پھر اسے پکا کیا اس کے بعد توڑ دیا تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور جس نے قسم کھائی اور اسے پکا نہیں کیا پھر توڑ دیا تو دس پر دس مسکینوں کھانا ہے ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مُد ہے۔

۴۷۵ - **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

(بقیہ حاشیہ) جس کا معنی وعدہ ہے اور شریعت میں کسی ایسی عبادت کو اپنے اوپر لازم کرنا جو پہلے سے لازم نہ ہو (حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ)

قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ يُجْزِئُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُجْزِئُ فِي الْإِطْعَامِ فِي كَفَّارَةِ الْأَيْمَانِ إِلَّا مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَيُجْزِئُ مِنَ التَّمْرِ صَاعٌ كَامِلٌ وَكَذَا مِنَ الشَّعِيْرِ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ حَاجَةَ الرَّجُلِ أَعْطَاهُ مَا أَعْطَاهُ مِنَ التَّمْرِ لِيَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْمَا وَجَبَ عَلَيْهِ لَا عَلَى أَنَّهُ جَمِيْعُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ كَالرَّجُلِ يَشْكُوْ إِلَى الرَّجُلِ ضُعْفَ حَالِهٖ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَيَقُوْلُ لَهٗ خُذْ هٰذِهِ الْعَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاقْضِ بِهَا دَيْنَكَ لَيْسَ عَلَى أَنَّهَا تَكُوْنُ قَضَاءً عَنْ جَمِيْعِ دَيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَلَى أَنْ تَكُوْنَ قَضَاءً بِمِقْدَارِهَا مِنْ دَيْنِهٖ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِقْدَارُ مَا يَجِبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي كَفَّارَةٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَهِيَ مَا يَجِبُ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ فِي الْإِحْرَامِ مِنْ أَذًى فَجَعَلَ ذٰلِكَ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

وہ فرماتے تھے کہ قسم کے کفارے میں ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مد کفایت کرتا ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت خلیل بن مرہ نے بتایا کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے بیان کیا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ قسموں کے کفارے میں ہر مسکین کو دو مُد کھانے سے کم دینا جائز نہیں جبکہ کھجوروں سے ایک کامل صاع جائز ہے (ضروری ہے) اسی طرح جو سے بھی۔

اس سلسلے میں پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی حاجت کو دیکھ کر اس کو کھجوروں کی وہ مقدار عطا فرمائی ہو تاکہ وہ اپنے اوپر واجب ہونے والے کفارے کے سلسلے میں مدد حاصل کر سکے یہ بات نہیں تھی کہ اس پر صرف یہی واجب تھا، یہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی کے پاس اپنی حالت کی کمزوری اور اس قرض کا ذکر کرتا ہے جو اس کے ذمہ ہے تو یہ کہتا ہے یہ دس درہم لو اور اس سے اپنا قرض ادا کرو، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر کل قرض کل درہم ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ قرض میں سے اپنی مقدار ادا کر دے۔

اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفاروں میں سے ایک کفارے میں واجب کھانے کی مقدار مروی ہے اور وہ احرام کی حالت میں کسی تکلیف کی وجہ سے سر منڈانے کی صورت میں واجب ہونے والا کفارہ ہے تو آپ نے ہر مسکین کے لیے گندم سے دو مُد مقرر فرمائے۔

حضرت عبدالرحمن بن اصبہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں مسجد میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "پس فدیہ ہے روزہ رکھنے سے یا صدقہ

فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ حُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَوْ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَلَكُمْ عَامَّةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْلِقَ رَأْسِي وَأَنْسُكَ نُسُكَةً أَوْ أَصُومَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ۔

۴۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا فِي سِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

۴۷۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ۔

۴۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّمْرَ۔

۴۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَا جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۴۸۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ

دینے یا قربانی سے" انہوں نے فرمایا یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے مجھے اٹھا کر بارگاہ نبوی میں لایا گیا۔ اور جوئیں میرے چہرے پر پھیلی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تمہیں اس قدر تکلیف پہنچے گی تو یہ خاص میرے بارے میں نازل ہوئی لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں سر منڈواؤں اور قربانی دوں یا تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو یوں کھانا کھلاؤں کہ ہر مسکین کے لیے نصف صاع گندم ہو۔

حضرت عبداللہ بن مغفل، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یوں فرمایا کہ ایک فرق وہ (تین صاع کا پیمانہ) چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

حضرت عامر شعبی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل بیان کیا البتہ انہوں نے فرمایا ہر مسکین کے لیے نصف صاع کھجوریں ہیں۔

حضرت ابولیلی، حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے کھجوروں کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت سفیان ثوری اور حضرت وھب دونوں حضرت ابو ایوب سے اور وہ حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالکریم جزری حضرت مجاہد

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبشر، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حمید بن قیس، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عون، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحیی بن جعدہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَنْسُكُ بِهٖ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی، حضرت کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ فرمایا کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا کہ میرے پاس قربانی دینے کے لیے کچھ نہیں

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ الَّتِي فِيهِ عَلَى مَا فِي الْأَحَادِيثِ الَّتِي قَبْلَهٗ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلی، حضرت کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس اضافہ کا ذکر نہیں جو گزشتہ احادیث میں ہے۔

فَكَانَ الَّذِي أَمَرَهٗ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِطْعَامِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ تَوَاتُرِهَا هُوَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَأَجْمَعُوْا عَلَى الْعَمَلِ بِذٰلِكَ فِي كَفَّارَةِ حَلْقِ الرَّأْسِ۔

وَجَاءَ عَنْهُ فِي إِطْعَامِ الْمَسَاكِيْنِ فِي الظِّهَارِ مِنَ التَّمْرِ

۴۸۹۔ **مَا حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا فَرْوَةُ عَنْ أَبِي الْمُغِيْرَةِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَوْلَةُ ابْنَةُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَخِيْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَانَ زَوْجَهَا حِيْنَ ظَاهَرَ مِنْهَا بِعَرْقٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَعَانَتْهُ هِيَ بِعَرْقٍ آخَرَ وَذٰلِكَ سِتُّوْنَ صَاعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَارْجِعِيْ إِلٰى زَوْجِكِ۔

فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ إِطْعَامُ كُلِّ مِسْكِيْنٍ فِي كُلِّ الْكَفَّارَاتِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَّمِنَ التَّمْرِ صَاعٌ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۹۰۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ إِنِّيْ أَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَ أَقْوَامًا ثُمَّ يَبْدُوْ لِيْ أَنْ أُعْطِيَهُمْ فَإِذَا رَأَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۴۹۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ

متواتر روایات کے مطابق آپ نے ان کو کھانا دینے کے سلسلے میں جو حکم فرمایا وہ ہر مسکین کے لیے نصف صاع گندم اور (محرم کے) سر منڈانے کے کفارے کے سلسلے میں اس پر اجماع ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفارہ ظہار میں مساکین کو کھجوریں کھلانے کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں۔

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبادہ بن ثابت کے بھتیجے حضرت مالک کی صاحبزادی حضرت خولہ (رضی اللہ عنہم) سے بیان کیا کہ جب ان کے خاوند نے ظہار کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ایک ٹوکرے کے ساتھ اور خود انہوں نے بھی ایک ٹوکرے کے ساتھ ان کی مدد کی اور یہ ساٹھ صاع تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ کرو اور (حضرت خولہ سے) فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے خاوند کی طرف لوٹ جاؤ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ تمام کفاروں میں اسی طرح ہو ہر مسکین کے لیے گندم سے نصف صاع اور کھجوروں سے ایک صاع ہو۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت یسار بن نمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ کچھ لوگوں کو عطا نہیں کروں گا پھر میرے لیے واضح ہوتا ہے کہ ان کو کچھ دوں جب میں ایسا کرنا چاہتا ہوں تو اپنی طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں ہر مسکین کو کھجوروں کا ایک صاع دیتا ہوں۔

حضرت ابو وائل، حضرت یسار بن نمیر سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعُ تَمْرٍ۔

البتہ انہوں نے فرمایا کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع یا کھجوروں کا ایک صاع ادیتا ہوں)

۴۹۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ يَسَارٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ، وَزَادَ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے سنا وہ حضرت یسار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا "یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو"۔

۴۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ يَسَارٍ مِثْلَهُ،۔

حضرت سفیان، حضرت منصور سے وہ حضرت ابو وائل سے اور وہ حضرت یسار (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں)

۴۹۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ يَسَارٍ مِثْلَهُ،۔

حضرت اعمش، حضرت ابو وائل سے اور وہ حضرت یسار سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے قسموں کے کفاروں کے بارے میں روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۹۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا گندم سے نصف صاع ہے۔

وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا فَهٰذَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَا الْاِطْعَامَ فِيْ كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ مِنْ حِنْطَةٍ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَمِنَ الشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ صَاعًا صَاعًا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ اِطْعَامٍ فِيْ كَفَّارَةٍ اَوْ غَيْرِهَا هٰذَا مِقْدَارُهُ عَلٰى مَا اُجْمِعَ مِنْ كَفَّارَةِ الْاَذٰى۔

یہ روایت، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے جو اس سے پہلے ان سے مروی ہے تو حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے قسموں کے کفاروں میں ہر مسکین کے لیے گندم سے دو، دو مد مقرر فرمایا جبکہ جو اور کھجوروں سے ایک ایک صاع مقرر کیا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں اسی طرح جہاں بھی کھانا کھلانا ہو کفارہ ہو یا غیر کفارہ اسکی یہی مقدار ہے جیسا کہ کم از کم کفارہ کے سلسلے میں اس پر اجماع ہے۔

وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِيْ كِتَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ مِنْ مِقْدَارِهَا وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ ۔

جو کچھ ہم نے صدقہ فطر کی کتاب میں اس کی مقدار بیان کی ہے اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا وہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے ۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ۔

یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے ۔

بَابُ ۱۹۸ الرَّجُلِ يَحْلِفُ اَنْ لَّا يُكَلِّمَ رَجُلًا شَهْرًا كَمْ عَدَدُ ذٰلِكَ الشَّهْرِ مِنَ الْاَيَّامِ

کسی سے مہینہ بھر کلام نہ کرنے کی قسم کھانا

۴۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا ۔

حضرت محمد بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے (یعنی تین بار ہاتھوں کے انگلیوں سے اشارہ کیا) اور تیسری بار ایک انگلی کو کم رکھا ۔

---

۴۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْقُوْبَ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اَبِي الضُّحٰى الشَّهْرَ فَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَقَالَ بَعْضُنَا ثَلٰثُوْنَ قَالَ اَبُو الضُّحٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ وَعِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ لَّهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ فَدَعَاهُ بِلَالٌ

حضرت ابویعقوب فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوالضحیٰ کے پاس مہینے کے بارے میں مذاکرہ کیا بعض حضرات کہنے لگے انتیس دن ہوتے ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا تیس دن ہیں حضرت ابوالضحیٰ نے فرمایا ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم نے ایک دن یوں صبح کی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے پاس ان کے گھر والے تھے (اتنے میں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (بالاخانے میں) حاضر ہو گئے سلام پیش کیا تو کسی نے جواب نہ دیا پھر سلام پیش کیا تو کسی نے جواب نہ دیا جب یہ حالت دیکھی تو واپس لوٹ گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا اور آپ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے عرض کیا کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ میں لے ان سے ایک

فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

مہینے کے لیے ایلاء کیا ہے (قریب نہ جانے کی قسم کھائی ہے) انتیس دن ٹھہرنے کے بعد آپ نیچے اترے اور ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے؟

۴۹۹ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَضَمَّ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے) فرمایا مہینہ اس طرح ہوتا ہے تیسری بار آپ نے انگوٹھے کو ساتھ ملا لیا (یعنی پہلی اور دوسری بار دس دس انگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا گویا انتیس دن کا اشارہ تھا

۵۰۰ - حَدَّثَنَا بَكْرٌ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن عمرو فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

---

۵۰۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے (عید کے چاند کو) دیکھو تو روزہ افطار کرو اور اگر چاند (بادلوں کی وجہ) چھپ جائے تو (مہینے کا) اندازہ کرو (تیس دن پورے کرو)

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا أَيْضًا آثَارًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

اس سلسلے میں ہم نے اسی کتاب میں اس سے پہلے بھی روایات ذکر کی ہیں۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَى مِنْ نِّسَائِهِ شَهْرًا فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

حضرت ابو الحکم سلمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینے کا ایلاء کیا پھر آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت ابو سلمہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت

صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا مہینہ (کبھی) انتیس دن کا ہوتا ہے۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْرَاحَ فَقِيْلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا۔

حضرت عکرمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام کے وقت آپ تشریف لائے عرض کیا گیا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ان کے پاس ایک مہینہ نہ جانے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا (یہ) مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا وَّكَانَ يَكُوْنُ فِي الْعُلُوِّ وَيَكُنَّ فِي السُّفْلِ فَنَزَلَ إِلَيْهِنَّ فِيْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّكَ مَكَثْتَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا هٰكَذَا بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَهٰكَذَا وَقَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ إِبْهَامَهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک مہینے تک چھوڑنے کی قسم کھائی اور آپ بالاخانے میں تھے اور وہ نچلی منزل میں تھیں انتیس دن بعد آپ ان کے پاس تشریف لائے تو ایک صحابی نے عرض کیا آپ انتیس راتیں ٹھہرے ہیں آپ نے انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا مہینہ اس طرح اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے تیسری بار انگوٹھے کو ملا لیا۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِہٖ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰلَیْتَ شَہْرًا فَقَالَ الشَّہْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، آپ انتیس دن بالاخانے میں ٹھہرے رہے پھر نیچے تشریف لائے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا (یہ) مہینہ انتیس دن کا ہے۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا حَلَفَ لَا یُکَلِّمُ رَجُلًا شَہْرًا فَکَلَّمَہٗ بَعْدَ مُضِیِّ تِسْعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا اَنَّہٗ لَا یَحْنَثُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ کَانَ حَلَفَ مَعَ رُؤْیَۃِ الْھِلَالِ فَھُوَ عَلٰی ذٰلِکَ الشَّہْرِ الَّذِیْ کَانَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا وَاِنْ کَانَ حَلَفَ فِیْ بَعْضِ شَہْرٍ فَیَمِیْنُہٗ عَلٰی ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّہْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا اَفَلَا تَرَاہُ قَدْ اَوْجَبَ عَلَیْھِمْ اِذَا غُمَّ ثَلٰثِیْنَ وَجَعَلَہٗ عَلَی الْکَمَالِ حَتّٰی یَرَوُا الْھِلَالَ ذٰلِکَ وَکَذٰلِکَ فَعَلَ اَیْضًا فِیْ شَعْبَانَ اَمَرَ بِالصَّوْمِ بَعْدَ مَا یُرٰی ھِلَالُ شَہْرِ رَمَضَانَ فَاِذَا اُغْمِیَ عَلَیْھِمْ لَمْ یَصُوْمُوْا وَکَانَ شَعْبَانُ عَلَی الثَّلَاثِیْنَ اِلَّا اَنْ یَّنْقَطِعَ ذٰلِکَ بِرُؤْیَۃِ الْھِلَالِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ غَیْرُ مَا فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے ایک مہینے تک کلام نہیں کرے گا پھر انتیس دن گزرنے کے بعد کلام کرے تو اسکی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اگر اس نے چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تھی تو وہ اس مہینے سے متعلق ہوگی وہ تیس دن کا ہو یا انتیس دن کا، اور اگر اس نے مہینے کے کچھ دن گزرنے پر قسم کھائی تھی تو اس کی قسم تیس دن کے لیے ہوگی۔

انہوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا جس کو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے (عید کے چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھنا ترک کر دو اگر وہ چھپ جائے تو تیس دن پورے کرو تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ چاند کے چھپ جانے کی صورت میں آپ نے تیس دن مقرر فرمائے اور اسے کامل مہینہ قرار دیا حتیٰ کہ وہ چاند دیکھ لیں اسی طرح شعبان کے سلسلے میں بھی کہا کہ ماہ رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جب وہ ان پر مخفی ہو تو روزہ نہ رکھیں اور شعبان تیس دن کا ہوگا مگر یہ کہ چاند دکھائی دینے کی وجہ سے یہ مدت کم ہو جائے۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی روایات کے علاوہ بھی (روایات) مروی ہیں۔

۵۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَهْجُرَنَا شَهْرًا فَدَخَلَ عَلَيْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَا شَهْرًا وَّإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ.

فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِنُقْصَانِ الشَّهْرِ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ حَلَفَ عَلَيْهِنَّ مَعَ غُرَّةِ الْهِلَالِ فَكَذٰلِكَ نَقُولُ وَقَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا۔

۵۰۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَوْلُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَا وَاللهِ مَا كَذٰلِكَ قَالَ أَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ فِي ذٰلِكَ إِنَّمَا قَالَ حِيْنَ هَجَرَنَا لَأَهْجُرَنَّكُنَّ شَهْرًا فَجَاءَ حَتّٰى ذَهَبَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ شَهْرًا وَّإِنَّمَا غِبْتَ عَنَّا تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّ شَهْرَنَا هٰذَا كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ يَمِيْنَهُ كَانَتْ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ۔

۵۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ زُمَيْلٍ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک ہمیں چھوڑے رکھنے کی قسم کھائی پھر انتیس دن بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم سے ایک مہینے تک کلام نہیں فرمائیں گے اور آپ نے انتیس دن پورے کیے آپ نے فرمایا یہ مہینہ پورا نہیں ہے۔

تو آپ نے بتایا کہ آپ نے مہینے کے کم ہونے کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے چاند دیکھتے ہی ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی ہم بھی یہی بات کہتے ہیں ۔اس سلسلے میں اس سے بھی زیادہ واضح روایات ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں صحابہ کرام کا قول کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اللہ کی قسم! آپ نے یوں نہیں فرمایا آپ نے جب ہمیں چھوڑا تو فرمایا میں تمہیں ایک مہینے تک چھوڑے رکھوں گا پھر انتیس راتیں گزرنے کے بعد آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ نے ایک مہینے کی قسم کھائی تھی جب کہ آپ ہم سے انتیس راتیں غائب رہے آپ نے فرمایا ہمارا یہ مہینہ انتیس راتوں کا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تھی اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات

ایلاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِہٖ وَاَنَّہٗ نَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَقَالَ اِنَّ الشَّھْرَ قَدْ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ۔

۵۱۱۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ھَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّھْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَیَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ۔

فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ اِنَّمَا یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ بِرُؤْیَۃِ الْھِلَالِ قَبْلَ الثَّلَاثِیْنَ فَقَدْ دَلَّتْ ھٰذِہِ الْاٰثَارُ لِمَا کَشَفَتْ عَمَّا ذَکَرْنَا۔

وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ۔

وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِیْ رَجُلٍ نَذَرَ اَنْ یَّصُوْمَ شَھْرًا قَالَ اِنِ ابْتَدَاَ لِرُؤْیَۃِ الْھِلَالِ صَامَ لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطَرَ لِرُؤْیَتِہٖ وَاِنِ ابْتَدَاَ فِیْ بَعْضِ الشَّھْرِ صَامَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۱۶ الرَّجُلِ یُوْجِبُ عَلٰی نَفْسِہٖ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ مَکَانٍ فَیُصَلِّیْ

ہے ایلاء کا ذکر کیا اور یہ کہ آپ انتیس دن بعد نیچے تشریف لائے اور فرمایا کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا تو جب تم اسے چاندکو) دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر عید کرو اگر وہ تم پر چھپ جائے تو گنتی پوری کرو۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ (مہینہ) تیس دن سے پہلے چاند نظر آنے کی صورت میں انتیس دن کا ہوتا ہے یہ روایات ہمارے بیان سے ظاہر ہونے والی بات پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

حضرت اشعث نے حضرت حسن سے ایک شخص کے بارے میں روایت کیا جس نے ایک مہینہ روزہ رکھنے کی نذر مانی آپ نے فرمایا اگر وہ چاند کے ساتھ ابتدا کرے تو چاند دیکھ کر شروع کرے اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دے اور مہینے کی درمیان شروع کرے تو تیس دن روزہ رکھے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

کسی معین جگہ میں نماز پڑھنے کی نذر مان کر دوسری جگہ نماز پڑھنے

فِی غَیرِہٖ

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِیُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ حَبِیْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَکَّۃَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ ھٰھُنَا فَاَعَادَھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَانَکَ اِذًا۔

کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اسی جگہ نماز پڑھ لو اس نے دو یا تین بار یہی سوال کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جیسے چاہو کرو

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الَّذِیْ نَذَرَ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ مَنْ جَعَلَ لِلّٰہِ عَلَیْہِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ غَیْرِہٖ اَجْزَاہُ ذٰلِکَ۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ اَبَا یُوْسُفَ قَدْ قَالَ فِیْ اِمْلَائِہٖ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَوْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْزَاہُ ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ صَلّٰی فِیْ مَوْضِعِ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اَوْجَبَ الصَّلٰوۃَ فِیْہِ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر ماننے والے کو حکم دیا کہ وہ اس کے علاوہ کسی جگہ نماز پڑھ لے، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانے تو کسی دوسرے مقام پر نماز پڑھنا کافی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے البتہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنی املاء میں فرمایا کہ جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی پھر مسجد حرام یا مسجد نبوی میں نماز پڑھی تو اس کے لیے یہ کفایت کرتی ہے کیونکہ اس نے ایسے مقام پر نماز پڑھی ہے جو اس جگہ سے افضل ہے جہاں نماز پڑھنے کو اس نے اپنے اوپر واجب کیا ہے۔ اور جو شخص مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی نذر مانے پھر بیت المقدس میں نماز پڑھے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز پڑھی ہے جس میں نماز

يُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَصَلّٰى فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ يُجْزِهِ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَلّٰى فِي مَكَانٍ لَيْسَ لِلصَّلٰوةِ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لِلصَّلٰوةِ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الصَّلٰوةَ فِيْهِ وَاحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

کی وہ فضیلت نہیں جو اس جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھنا اس نے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔
انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔

۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّبَذِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ـ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مقامات میں ایک ہزار نماز سے افضل ہے۔

۵۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيٌّ وَشُجَاعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا مَكِّيٌّ قَالَا ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۵۱۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي نَافِعٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ـ

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۱۹ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم

حَدَّثَنَا ابْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت موسیٰ بن عقبہ (راوی) فرماتے ہیں مجھ سے یہ حدیث ابو عبد اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت قزعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ قَالَ ثَنِي اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سلمان اغرؒ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو عبد اللہ اغرؒ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۲۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد بن عمرو، حضرت سلمان اغرؒ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطْوَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عبد اللہ بن سلمان، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد بن ہلال، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت یحیی بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا ذکر سنا انہوں نے فرمایا نہیں، البتہ مجھ سے حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بیان کرتے تھے انہوں نے اس (گزشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ الصَّلٰوةَ فِي مَسْجِدِهِ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي غَيْرِهِ بِأَلْفِ صَلٰوةٍ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ لَا فَضْلَ لِلصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِهِ أَوْ تَكُونَ الصَّلٰوةُ فِي أَحَدِهِمَا أَفْضَلَ مِنَ

حضرت ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں نماز کو مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل قرار دیا۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ مسجد نبوی میں پڑھی جانے والی نماز پر مسجد حرام کی نماز کو فضیلت نہ ہو یا ان میں سے ایک مسجد کی نماز دوسری مسجد میں پڑھی جانے والی نماز سے

الصَّلٰوۃَ فِی الْاٰخِرِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

افضل ہو، تو ہم نے اس سلسلے میں غور کیا۔

۵۲۹ - فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ حَبِیْبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوۃٌ فِیْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ فِیْ ھٰذَا۔

حضرت عطاء بن زبیر (یا عطاء بن ابوالزبیر) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے کیونکہ اس میں پڑھی جانے والی نماز اس (مسجد نبوی) کی ایک سو نمازوں سے افضل ہے۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنِیْ زِیَادُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ عَتِیْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ۔

حضرت سلیمان بن عتیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منبر پر سنا فرماتے تھے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل لیکن غیر مرفوع ذکر کیا (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے)

قَالَ سُفْیَانُ فَیَرَوْنَ اَنَّ الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا فِیْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا فَضْلُہٗ عَلَیْہِ بِمِائَۃِ صَلٰوۃٍ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں فقہاء کرام مسجد حرام میں نماز کو دیگر مساجد کی ایک لاکھ نمازوں کے برابر سمجھتے ہیں البتہ مسجد نبوی کی سو نمازوں کا درجہ اس کی ایک نماز کے برابر ہے۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ فَضْلُ الصَّلٰوۃِ فِیْ بَعْضِ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ عَلٰی بَعْضٍ عَلٰی مَا قَدْ ذُكِرَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ لَمْ یُجْزِ لِمَنْ اَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِہٖ صَلٰوۃً فِیْ شَیْءٍ مِنْھَا اِلَّا اَنْ یُصَلِّیَھَا حَیْثُ اَوْجَبَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں نماز دیگر مساجد کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے تو جب ان میں سے بعض مساجد کے مقابلے میں دیگر مساجد میں نماز کو فضیلت حاصل ہے جیسا کہ ان روایات میں ذکر کیا گیا تو وہ شخص جو اپنے اوپر نماز کو واجب کرتا ہے وہ صرف اسی جگہ جہاں کی اس نے نذر مانی ہے یا اس سے افضل جگہ

أَوْ فِيمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ مِنَ الْمَوَاضِعِ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ عَلَى أَهْلِ هَذَا الْقَوْلِ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلوٰةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلوٰةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ لَا عَلَى التَّنَفُّلِ۔

أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِهِ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ لَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَوْلُهُ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ خَيْرُ صَلوٰةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَقُومَ بِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هَذِهِ الْآثَارِ فَلَمَّا رُوِيَ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا كَانَ تَصْحِيحُ الْآثَارِ يُوجِبُ أَنَّ الصَّلوٰةَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي لَهَا الْفَضْلُ عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي الْبُيُوتِ هِيَ الصَّلوٰةُ الَّتِي هِيَ خِلَافُ هَذِهِ الصَّلوٰةِ وَهِيَ الْمَكْتُوبَةُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ أَبُو يُوسُفَ وَثَبَتَ أَنَّ مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ صَلوٰةً فِي مَكَانٍ فَصَلَّاهَا فِي غَيْرِهِ أَجْزَأَهُ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَالصَّلوٰةُ الَّتِي أَوْجَبَهَا قُرْبَةً حَيْثُ مَا كَانَتْ فَهِيَ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَوْطِنِ الَّذِي أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِيهِ هَلْ يَجِبُ

نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس قول والوں کے خلاف حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "میری اس مسجد میں ایک نماز دیگر مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے"۔ کا معنی یہ ہے کہ اس سے فرض نمازیں مراد ہیں نوافل مراد نہیں۔

کیا تم حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کے اس قول کو نہیں دیکھتے کہ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کا ارشاد گرامی کہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے سوائے فرائض کے، اور آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی جب آپ نے ارادہ فرمایا کہ رمضان المبارک میں ان کو نوافل پڑھائیں یہ بات ہم نے ان روایات کے ضمن میں دوسری جگہ بیان کی تو جب یہ روایات ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو روایات کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جس نماز کو گھر کی نمازوں پر فضیلت حاصل ہے وہ اس نماز کے خلاف ہے یعنی وہ فرض نماز ہے تو اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے استدلال کا فساد ثابت ہو گیا اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جو شخص کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر مانے پھر دوسری جگہ پڑھے تو اس کے لیے یہ جائز ہے روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم ایک شخص کو دیکھتے ہیں جب وہ کہتا ہے اللہ کے لیے مجھ پر مسجد حرام میں دو رکعتیں پڑھنا لازم ہے تو جس نماز کو اس نے بطور قرب (عبادت) لازم کیا وہ اس پر واجب ہو گئی جہاں بھی پڑھے پھر ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں جس جگہ نماز پڑھنے کی اس نے نذر مانی ہے تو کیا وہ اس پر اسی طرح واجب ہے جس طرح یہ مسجد

عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ تِلْكَ الصَّلٰوةَ اَمْ لَا فَرَاَيْنَاهُ لَوْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَلْبَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَاعَةً لَمْ يَجِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ اللَّبْثُ هُوَ لَوْ فَعَلَهُ قُرْبَةً فَكَانَ اللَّبْثُ وَاِنْ كَانَ قُرْبَةً لَا يَجِبُ بِاِيْجَابِ الرَّجُلِ اِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ كَانَ مَنْ اَوْجَبَ لِلّٰهِ عَلٰى نَفْسِهٖ صَلٰوةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اللَّبْثُ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حرام والی نماز) واجب ہے یا نہیں تو ہم نے اسے دیکھا کہ اگر اس نے کہا اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے کہ میں مسجد حرام میں ایک گھڑی ٹھہروں گا تو یہ اس پر واجب نہ ہوگا۔ اگرچہ یہ ٹھہرنا عبادت ہوتی اگر وہ ٹھہرتا تو (مسجد حرام میں) ٹھہرنا اگرچہ عبادت ہے لیکن آدمی کے اپنے واجب کرنے سے واجب نہیں ہوتی تو جب یہ بات یوں ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو جو شخص اپنے اوپر مسجد حرام میں نماز پڑھنا لازم کرے گا اس پر وہ نماز واجب ہو جائے گی اور اس نذر سے مسجد حرام میں ٹھہرنا واجب نہ ہوگا اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ

کسی شخص کا بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جانے کی نذر ماننا

۵۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ حُمَيْدَ الطَّوِيْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُهَادٰى بَيْنَ اِبْنَيْنِ لَهُ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ۔

حضرت یحیی بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت حمید طویل نے ان کو بتایا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے سے چل رہا تھا آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام نے بتایا اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے اور آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

۵۳۳ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت یحیی بن حمید، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ عَنْ دُخَيْنٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً فَاَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری بہن نے نذر مانی کہ وہ کعبہ شریف کی طرف ننگے پاؤں ننگے سر جاتے گی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اسے کیا ہوا صحابہ کرام نے بتایا کہ اس نے کعبہ شریف کی طرف ننگے پاؤں برہنہ سر جانے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا اسے کہو کہ سوار ہو اور دوپٹہ اوڑھے۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّحُجَّ مَاشِيًا اُمِرَ اَنْ يَّرْكَبَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرْكَبُ كَمَا جَاءَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاِنْ كَانَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ لِلّٰهِ عَلَيَّ مَعْنَى الْيَمِيْنِ فَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ لِاَنَّ مَعْنٰى لِلّٰهِ عَلَيَّ قَدْ يَكُوْنُ فِيْ مَعْنٰى وَاللّٰهِ لِاَنَّ النَّذْرَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الْيَمِيْنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فِي النَّذْرِ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ۔

فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے اسے سوار ہونے کو کہا جائے اور اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ سوار ہو جائے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اب اگر "اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے" کے الفاظ سے قسم مقصود تھی تو اس پر قسم کا کفارہ بھی لازم ہوگا کیونکہ "للہ علیّ" کے الفاظ بعض اوقات "واللہ" کے معنی میں (یعنی قسم کے لیے) آتے ہیں کیونکہ نذر اور قسم کا ایک ہی مطلب ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں احادیث مروی ہیں کہ نذر میں قسم کا کفارہ ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالتِ غصہ میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔ (یعنی اس نذر کو پورا نہ کرے بلکہ کفارہ دے)

۵۳۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَیْرِ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَلَمَۃَ الْمِنْقَرِیُّ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیُّ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن زبیر حنظلی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ ثَنَا عُبَادَۃُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبادہ بن عوام فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن زبیر نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیُّ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ اور حضرت عبدالوہاب بن عطاء دونوں نے بتایا کہ ہمیں محمد بن زبیر حنظلی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے خبر دی انہوں نے ایک شخص سے اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۵۴۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنِیْ أَبُوْ بَکْرِ بْنُ أَبِیْ أُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ عَتِیْقٍ وَمُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ الَّذِیْ کَانَ یَسْکُنُ الْیَمَامَۃَ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُخْبِرُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔

حضرت سلیمان بن ارقم، حضرت یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں جو یمامہ میں رہتے تھے انہوں نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے تھے ام المؤمنین نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ (کے کام) کی نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔

۵۴۱- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ کَعْبِ بْنِ

حضرت عقبہ بن عامر، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

آپ نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

---

۵۴۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بغیر نام لیے (مجہول) نذر مانے تو اس کا کفارہ، وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۵۴۳ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ اُخْتَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُقْبَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ اُخْتَكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔

انہوں نے اس سلسلے میں مزید ذکر کیا حضرت ابو عبدالرحمٰن حُبُلی حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی بہن نے ننگے پاؤں ننگے سر، کعبۃ اللہ کی طرف جانے کی نذر مانی، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عرض کی تو آپ نے فرمایا اپنی بہن سے کہو کہ وہ سوار ہو، دوپٹہ اوڑھے اور تین دن کا روزہ رکھے۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الرُّعَيْنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن زحر سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو سعید رعینی سے سنا وہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۵۴۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سعید یحصبی، حضرت عبد اللہ بن مالک سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَتِلْكَ الثَّلٰثَةُ الْاَيَّامِ اِنَّمَا كَانَتْ كَفَّارَةً لِيَمِيْنِهَا الَّتِيْ كَانَتْ بِهَا حَالِفَةً بِقَوْلِهَا لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَحُجَّ مَاشِيَةً۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ اس کی قسم کا کفارہ ہے جو یہ کہہ کر اٹھائی تھی کہ " اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر پیدل حج لازم ہے"۔

۵۴۶۔ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا لِتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهَا۔

اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بہن نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کے اپنے آپ کو تنگی میں مبتلا کرنے کی کوئی حاجت نہیں اسے چاہیے کہ سوار ہو کر حج کو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ اَيْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ نَاْمُرُ هٰذَا الَّذِيْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا اَنْ يَرْكَبَ وَيُكَفِّرَ يَمِيْنَهُ اِنْ كَانَ اَرَادَ يَمِيْنًا وَنَاْمُرُهُ مَعَ هٰذَا بِالْهَدْيِ۔

کچھ دوسرے حضرات نے بھی ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہو ہم اسے سوار ہونے اور اگر قسم کا ارادہ کیا تھا تو اس کا کفارہ دینے اور اس کے ساتھ اسے قربانی دینے کا بھی حکم دیتے ہیں۔

۵۴۷۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ اُخْتَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً نَاشِرَةً شَعْرَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتُهْدِ هَدْيًا۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ان کی بہن نے کعبۃ اللہ کی طرف ننگے پاؤں اور کھلے بالوں کے ساتھ جانے کی نذر مانی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے کہو کہ وہ سوار ہو اور دوپٹہ اوڑھے اور جانور کی قربانی دے۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری بہن نے کعبۃ اللہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسے کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کعبۃ اللہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذِهٖ؟ فَقَالُوْا نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً.

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِالْهَدْيِ لِمَكَانِ رُكُوْبِهَا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا يُوْجِبُ اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا اَنْ يَرْكَبَ اِنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ وَيُهْدِيْ هَدْيًا لِتَرْكِهِ الْمَشْيَ وَيُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ لِحِنْثِهٖ فِيْهَا وَبِهٰذَا كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَقُوْلُوْنَ.

وَاَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّ قَوْمًا قَالُوْا لَيْسَ الْمَشْيُ مِمَّا يُوْجِبُهُ نَذْرٌ لِاَنَّ فِيْهِ تَعَبًا لِلْبَدَنِ وَلَيْسَ الْمَاشِيْ فِيْ حَالِ مَشْيِهٖ فِيْ حُرْمَةِ اِحْرَامٍ فَلَمْ يُوْجِبُوْا عَلَيْهِ الْمَشْيَ وَلَا بَدَلًا مِنَ الْمَشْيِ.

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْحَجَّ فِيْهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَالْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ وَاَنَّ الطَّوَافَ مِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ الرَّجُلُ فِيْ حَالِ اِحْرَامِهٖ وَهُوَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ وَمِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ بَعْدَ اَنْ يَحِلَّ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَهُوَ طَوَافُ الصَّدَرِ وَكَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مِنْ اَسْبَابِ الْحَجِّ قَدْ اُرِيْدَ اَنْ يَفْعَلَهُ الرَّجُلُ مَاشِيًا وَكَانَ مَنْ فَعَلَهُ رَاكِبًا مُقَصِّرًا وَجُعِلَ عَلَيْهِ الدَّمُ هٰذَا اِذَا كَانَ فَعَلَهُ لَا مِنْ عِلَّةٍ وَاِنْ كَانَ فَعَلَهُ مِنْ عِلَّةٍ فَاِنَّ النَّاسَ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ دَمٌ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِاَنَّ الْعِلَلَ اِنَّمَا تُسْقِطُ الْاٰثَامَ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ وَلَا تُسْقِطُ الْكَفَّارَاتِ اَلَا تَرٰى اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَالَ وَلَا

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے اسے کہو کہ سوار ہو اور بدنہ (گائے یا اونٹ) کی قربانی دے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سوار ہونے کی وجہ سے قربانی کا حکم دیا تو ان تمام روایات کی تصحیح سے لازم آیا کہ جو شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے وہ اگر چاہے تو سوار ہو اور پیدل چلنے سے رکنے کی وجہ سے جانور کی قربانی دے اور قسم توڑنے کی وجہ سے اس کا کفارہ دے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد وابو یوسف رحمہم اللہ یہی بات فرماتے تھے۔

قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ پیدل چلنے کو لازم کر دینا نذر نہیں ہے کیونکہ اس میں بدن کو تھکاوٹ میں مبتلا کر دینا ہے اور پیدل چلنے والا اس حالت میں احرام کی حرمت میں نہیں ہوتا اس لیے وہ حضرات نہ تو اس کے لیے پیدل چلنا ضروری قرار دیتے م

ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حج میں بیت اللہ شریف کا طواف ہوتا ہے نیز عرفات اور مزدلفہ میں وقوف ہوتا ہے ایک طواف وہ ہے جسے آدمی احرام کی حالت میں کرتا ہے اور وہ طواف زیارت ہے ایک طواف وہ ہے جسے احرام سے نکلنے کے بعد کرتا ہے اور وہ طواف صدر ہے اور یہ تمام، اسباب حج میں ہیں بعض اوقات انسان ان امور کو پیدل چل کر کرنے کا ارادہ کرتا ہے اب اگر سواری کی حالت میں کرے تو وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہوتا ہے اور اس پر قربانی لازم ہوتی ہے یہ اس وقت ہے جب وہ کسی عذر کے بغیر ایسا کرے اور اگر وہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا کرے تو اس میں اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہیں ان قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں اس پر قربانی لازم ہے ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے کیونکہ بیماریاں (عذر) حرمات کی خلاف ورزی کے گناہ کو ساقط کرتی ہیں کفاروں کو ساقط نہیں کرتیں کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور سروں کو نہ منڈاؤ حتی کہ

تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ وَ
كَانَ حَلْقُ الرَّأْسِ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ فِي
إِحْرَامِهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ فَإِنْ حَلَقَهُ فَعَلَيْهِ الْإِثْمُ
وَالْكَفَّارَةُ وَإِنِ اضْطُرَّ إِلٰى حَلْقِهِ فَعَلَيْهِ
الْكَفَّارَةُ وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ فَكَانَ الْعُذْرُ يُسْقِطُ
بِهِ الْآثَامَ وَلَا يُسْقِطُ بِهِ الْكَفَّارَاتِ فَكَانَ
يَجِبُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الطَّوَافِ
بِالْبَيْتِ إِذَا كَانَ مَنْ طَافَهُ رَاكِبًا لِلزِّيَارَةِ
لَا مِنْ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَنْ
طَافَهُ مِنْ عُذْرٍ رَاكِبًا كَذٰلِكَ أَيْضًا فَهٰذَا
حُكْمُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ
زُفَرَ وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا
لَمْ يَجْعَلُوا عَلٰى مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ
الزِّيَارَةِ رَاكِبًا مِنْ عُذْرٍ شَيْئًا۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ
كَذٰلِكَ الْمَشْيُ لَمَّا رَأَيْنَاهُ قَدْ يَجِبُ بَعْدَ
فَرَاغِ الْإِحْرَامِ إِذْ كَانَ مِنْ أَسْبَابِهِ كَمَا
يَجِبُ فِي الْإِحْرَامِ كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْيُ الَّذِي
قَبْلَ الْإِحْرَامِ حُكْمُهُ
حُكْمُ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْإِحْرَامِ فَكَمَا
كَانَ عَلٰى تَارِكِ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْإِحْرَامِ
دَمٌ كَانَ عَلٰى تَارِكِ هٰذَا الْمَشْيِ الْوَاجِبِ
قَبْلَ الْإِحْرَامِ دَمٌ أَيْضًا وَذٰلِكَ وَاجِبٌ
عَلَيْهِ فِي حَالِ قُوَّتِهِ عَلَى الْمَشْيِ وَفِي حَالِ
عَجْزِهِ عَنْهُ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ
وَمُحَمَّدٍ أَيْضًا وَذٰلِكَ دَلِيلٌ لَنَا صَحِيحٌ
عَلٰى مَا بَيَّنَّاهُ مِنْ حُكْمِ الطَّوَافِ بِالْحَمْلِ
فِي حَالِ الْقُوَّةِ عَلَيْهِ أَوْ فِي حَالِ الْعَجْزِ عَنْهُ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ

قربانی کا جانور اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے اور مُحرم پر حالت احرام میں
کسی عذر کے بغیر سر منڈانا حرام ہے اور اگر وہ منڈائے تو اس پر گناہ اور
کفارہ ہے اور اگر وہ مجبوراً منڈائے تو اس پر صرف کفارہ ہے
گناہ نہیں تو عذر کے ساتھ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں کفارے ساقط
نہیں ہوتے تو قیاس کے مطابق بیت اللہ شریف کے
طواف کا حکم بھی اسی طرح لازم ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص
طواف زیارت کسی عذر کے بغیر سواری پر کرے تو
اس پر قربانی لازم ہو گی اور جو شخص عذر کی وجہ سے سواری
پر طواف زیارت کرے اس کا بھی یہی حکم ہے اس باب
میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام زفر رحمہ اللہ کے قول
کا قیاس بھی اسی طرح ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف
اور امام محمد رحمہم اللہ نے اس شخص پر کچھ بھی لازم نہیں کیا جو کسی
عذر کے بغیر سوار ہو کر طواف زیارت کرتا
ہے۔

تو جب قیاس سے وہ بات ثابت ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے
تو پیدل چلنے کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بعض اوقات
یہ احرام سے فراغت کے بعد واجب ہوتا ہے کیونکہ اس کے
اسباب (شرائط) میں سے ہے یہ اسی طرح ہے جس طرح احرام
کی حالت میں واجب ہوتا ہے اسی طرح جو پیدل چلنا احرام
سے پہلے ہے اور وہ اس کے اسباب میں سے ہے اس کا حکم بھی اس
چلنے کی طرح ہے جو احرام میں واجب ہوتا ہے تو جس طرح اس
شخص پر قربانی واجب ہے جو حالتِ احرام میں ضروری چلنے کو چھوڑ دے
اسی طرح حالتِ احرام سے پہلے ضروری چلنے کو چھوڑنے والے پر بھی قربانی
واجب ہو گی اور یہ قربانی چلنے پر قادر ہونے اور عاجز ہونے دونوں صورتوں
میں واجب ہو گی یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے
قول کے مطابق ہے اور یہ اس بات کی صحیح دلیل ہے جسے ہم نے طواف
کے ضمن میں بیان کیا کہ وہ قوت کی حالت میں یا عجز کی صورت میں
(دونوں صورتوں میں برابر ہے)

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اگر پیدل حج کی نذر ماننے والے پر

المشی بایجابہ علی نفسہ ان یحجہ ماشیا وکان ینبغی اذا رکب ان یکون فی معنی من لم یأت بما اوجب علی نفسہ فیکون علیہ ان یحجہ بعد ذلک ماشیا فیکون کمن قال للہ علی ان اصلی رکعتین قائما فصلاھما قاعدا۔

فمن الحجۃ عندنا علی قائل ھذا القول انا رأینا الصلوۃ المفروضات التی علینا ان نصلیھا قیاما لو صلیناھا قعودا لا لعذر وجب علینا اعادتھا وکنا فی حکم من لم یصلھا۔

وکان من حج منا حجۃ الاسلام التی یجب علینا المشی فی الطواف فیھا فطاف ذلک الطواف راکبا ثم رجع الی اھلہ لم یجعل فی حکم من لم یطف ولم یؤمر بالعود بل قد جعل فی حکم من طاف واجزاہ طوافہ ذلک الا انہ جعل علیہ دم لتقصیرہ فکذلک الصلوۃ الواجبۃ بالنذر والحج الواجب بالنذر ھما مقیسان علی الصلوۃ والحج الواجبین بایجاب اللہ عز وجل۔

فما کان من ذلک مما یجب بایجاب اللہ یکون المقصر فیہ فی حکم تارکہ کان کذلک ما وجب علیہ من ذلک الجنس بایجابہ ایاہ علی نفسہ فقصر فیہ یکون بتقصیرہ فیہ فی حکم تارکہ فعلیہ اعادتہ وما کان من ذلک مما یجب بایجاب اللہ علیہ مقصرا فیہ فلم یجب علیہ اعادتہ ولم یکن بذلک التقصیر فی حکم تارکہ

پیدل حج کرنا واجب ہے اور سوار ہونے کی صورت میں وہ اس بات پر عمل کرنے والا نہ ہوگا جسے اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے تو ضروری ہونا چاہیئے کہ بعد میں پیدل حج کرے اور وہ اس شخص کی طرح ہو جائے گا جو کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہیں پھر وہ بیٹھ کر پڑھتا ہے (یعنی لوٹانا ضروری ہے)

تو اس معترض کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو نمازیں کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہیں اگر ہم کسی عذر کے بغیر انہیں بیٹھ کر ادا کریں تو ہم پر ان کا لوٹانا واجب ہوگا اور ہم اس شخص کے حکم میں ہوں گے جس نے ان کو ادا نہیں کیا۔

اور ہم میں سے جو شخص فرض حج ادا کرتا ہے جس میں پیدل طواف کرنا ضروری ہے اور وہ سوار ہو کر طواف کرتا ہے پھر وہ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ آتا ہے تو اسے طواف نہ کرنے والے کے حکم میں قرار نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی واپس جانے کو کہا جائے گا بلکہ اسے اس شخص کے حکم میں شمار کیا جائے گا جس نے طواف کیا اور اس کا یہ طواف اس کے لیے کافی ہوا البتہ اس کوتاہی کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہوگی اسی طرح جو نماز اور حج نذر کی وجہ سے واجب ہوا اسے اس نماز اور حج پر قیاس کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرض کرنے سے لازم ہوتے۔

تو اس میں جو عبادت اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے لازم ہوئی اس میں کوتاہی کرنے والا چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اسی طرح جو اس عبادت کی جنس سے ہو جو اس نے خود اپنے اوپر لازم کی پھر اس میں کوتاہی کی تو اس کوتاہی کی وجہ سے وہ اسے چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اور اس پر اس (عبادت) کو لوٹانا واجب ہوگا۔ اور جو عبادت اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے واجب ہوئی اور اس نے اس میں کوتاہی کی اور وہ اس کوتاہی کی وجہ سے اسے چھوڑنے والا قرار نہیں پاتا تو اس جنس

كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِإِيْجَابِهِ إِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَصَّرَ فِيْهِ فَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ فَيَجِبُ إِعَادَتُهٗ وَلٰكِنَّهٗ فِيْ حُكْمِ فَاعِلِهٖ وَعَلَيْهِ لِتَقْصِيْرِهٖ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ أَشْكَالِهٖ مِنَ الدِّمَاءِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کی اس عبادت کا حکم بھی یہی ہو گا جس کو اس نے خود اپنے اوپر لازم کیا پھر اس میں کوتاہی کی تو وہ اس کوتاہی کی وجہ سے چھوڑنے والے کے حکم میں نہیں ہو گا اور اس پر لوٹانا واجب نہ ہو گا بلکہ وہ فاعل کے حکم میں ہو گا اور اس کوتاہی کی وجہ سے وہی قربانی لازم ہو گی جو اس جیسی عبادت میں کوتاہی کی وجہ سے لازم ہوتی ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْذُرُ وَهُوَ مُشْرِكٌ نَذْرًا ثُمَّ يُسْلِمُ

مشرک کا نذر ماننے کی بعد مسلمان ہونا

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أُرَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَذْرًا وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ فِ بِنَذْرِكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں (حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں) میرا خیال ہے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے دولتِ اسلام عطا فرمائی، آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوْبَ حَدَّثَهٗ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مقام جعرانہ میں سرکار

حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور ایک دن اعتکاف بیٹھو۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ شَيْئًا فِي حَالِ شِرْكِهِ مِنْ اِعْتِكَافٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ شَيْءٍ مِمَّا يُوْجِبُهُ الْمُسْلِمُوْنَ لِلّٰهِ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ

۵۵۲- وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص حالتِ شرک میں اپنے اوپر کوئی چیز مثلاً اعتکاف یا صدقہ یا ایسی کوئی چیز جو مسلمان اپنے اوپر لازم کرتے ہیں، لازم کر دے پھر مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر لازم ہوگی انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

۵۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ

حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت طلحہ بن عبد الملک

ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۵۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (گناہ) کی نذر مانے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

۵۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حرب بن شداد فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحیی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۸ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر اس چیز کی ہوتی ہے جس کے ذریعے رضائے خداوندی مطلوب ہو۔

قَالُوْا فَلَمَّا كَانَتِ النُّذُوْرُ إِنَّمَا تَجِبُ إِذَا كَانَتْ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهٖ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَجِبُ إِذَا كَانَتْ مَعَاصِيَ اللّٰهِ وَكَانَ الْكَافِرُ إِذَا قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ صِيَامٌ أَوْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اعْتِكَافٌ فَهُوَ لَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ مُتَقَرِّبًا إِلَى اللّٰهِ وَهُوَ فِيْ وَقْتِ مَا أَوْجَبَهٗ إِنَّمَا قَصَدَ بِهٖ إِلٰى رَبِّهِ الَّذِيْ يَعْبُدُهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ مَعْصِيَةٌ فَدَخَلَ ذٰلِكَ

تو جب نذر ان امور کے صورت میں واجب ہوتی ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو تو واجب نہیں ہوتی (اسی لیے) اگر کافر کہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر روزہ رکھنا واجب ہے یا کہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر اعتکاف ہے پھر وہ اسے بجالائے تو اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہ ہو گا۔ اور جس وقت اس نے اسے واجب کیا تو اس سے اپنا وہ رب مراد لیا جس کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتا ہے اور یہ گناہ ہے پس یہ سرکار دو عالم صلی اللہ

فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ فِ بِنَذْرِكَ لَيْسَ مِنْ طَرِيْقِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَلٰكِنْ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ سَمَحَ فِيْ حَالِ مَا نَذَرَهٗ اَنْ يَفْعَلَهٗ فَهُوَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَفْعَلَهُ الْاٰنَ عَلٰى اَنَّهٗ طَاعَةٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ اَمْرُهٗ بِهٖ خِلَافُ مَا اِذَا كَانَ اَوْجَبَهٗ هُوَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

علیہ وسلم کے اس قول میں داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمانا کہ اپنی نذر کو پورا کرو اس وجہ سے نہ ہو کہ وہ ان پر واجب تھی بلکہ جس وقت انہوں نے نذر مانی تھی اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی کی نافرمانی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اب پورا کرنے کا حکم دیا کیونکہ اب وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے تو آپ نے جس بات کا ان کو حکم دیا وہ اس کے خلاف ہے جسے انہوں نے اپنے اوپر واجب کیا تھا۔

یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کا بیان

بَابُ حَدِّ الْبِكْرِ فِي الزِّنَاءِ

کنوارے زانی کی سزا

۵۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ، کنواری کے ساتھ اور شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو کنوارے کو کوڑے لگائیں اور شہر بدر کیا جائے اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبَّقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ.

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ، کنواری عورت سے زنا کرے تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے اور شادی شدہ، شادی شدہ سے کرے تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ حضرت زید بن خالد جہنی اور حضرت شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِيْ قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۰۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ فرمائیں اس کے مخالف نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، کہا کہ اس نے ٹھیک کہا ہے ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ذریعے فیصلہ فرمائیں اور مجھے (بیان کرنے کی) اجازت دیں آپ نے فرمایا "کہو" اس نے کہا میرا بیٹا ان کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک خادم بطور فدیہ دیا پھر میں نے کچھ اہل علم حضرات سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کرنا ہے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا ایک سو بکریاں اور غلام تمہیں واپس دیا جائے گا تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا اور اے انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْبِكْرَ إِذَا زَنٰى فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ جَمِيْعًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا حَدُّ الْبِكْرِ إِذَا زَنٰى جَلْدُ مِائَةٍ وَلَا نَفْيَ عَلَيْهِ مَعَ الْجَلْدِ إِلَّا أَنْ يَرَى الْإِمَامُ أَنْ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہ موقف ہے کہ غیر شادی شدہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے ۲
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی غیر شادی شدہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں لیکن جلاوطن نہ کیا جائے البتہ اگر امام (حکمران) اس کے فسق کی وجہ سے جلاوطنی

يَنْفِيهِ لِلدَّعَارَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فَيَنْفِيهِ إِلَىٰ حَيْثُ أَحَبَّ كَمَا يَنْفِي الدُّعَّارَ فِيهِ وَغَيْرَ الزُّنَاةِ۔

کرنا چاہے تو جہاں چاہے جلا وطن کر دے جیسا کہ فساق اور غیر زانیوں کو جلا وطن کیا جاتا ہے۔

۵۶۳۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ فَقَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محصنہ لونڈی کے زنا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مار پھر زنا کرے تو بھی کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو حضرت مالک (راوی) فرماتے ہیں ابن شہاب نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے تیسری بار کے بعد یا چوتھی بار کے بعد بیچنے کے بارے میں فرمایا۔

۵۶۴۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ شِبْلِ بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَالِكٍ الْأَوْسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيدَةُ إِذَا زَنَتْ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ الْبَيْعَ وَأَخْبَرَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عبد اللہ بن مالک اوسی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے، آگے اس کی مثل فرمایا البتہ تیسری یا چوتھی بار بیع کا ذکر فرمایا اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کو حضرت زید بن خالد صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثل خبر دی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هٰذَا خَطَأٌ شِبْلٌ هٰذَا ابْنُ خُلَيْدٍ الْمُزَنِيُّ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ غلط ہے اور یہ شبل، خلید مزنی کے بیٹے ہیں۔

۵۶۵۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ هُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِبْلِ بْنِ خُلَيْدٍ الْمُزَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَالِكٍ الْأَوْسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت زہری، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن شبل بن خلید مزنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو خبر دی کہ ان کو حضرت عبد اللہ بن مالک اوسی نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو کوڑے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيدُ ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ.

لگاؤ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو اگرچہ ایک ضفیر کے بدلے ہو اور ضفیر، رسی کو کہتے ہیں۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ.

حضرت ابو ہریرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے بطور حد کوڑے لگائے اور اسے مزید جھڑک وغیرہ نہ کرے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی تیسری یا چوتھی بار فرمایا پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت سعید بن مقبری، اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ انہوں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِي أُسَامَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت سعید بن ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ.

حضرت عبد اللہ بن ابو بکر، حضرت عبادہ بن تمیم سے اور وہ اپنے چچا سے جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا، سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہی ہو۔

۵۷۰- حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۷۱- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ اَبِیْ فَرْوَۃَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ عُرْوَۃَ حَدَّثَہٗ اَنَّ عَمْرَۃَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْہُ اَنَّ عَائِشَۃَ حَدَّثَتْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے مروی ہے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۲- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَی التَّغْلَبِیِّ عَنْ اَبِیْ جُمَیْلَۃَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَمَۃٍ لَّھُمْ فَجَرَتْ فَاَرْسَلَنِیْ اِلَیْھَا فَقَالَ اذْھَبْ فَاَقِمْ عَلَیْھَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُّھَا لَمْ تَجُفَّ مِنْ دَمِھَا فَرَجَعْتُ فَقَالَ لِیْ فَرَغْتَ فَقُلْتُ وَجَدْتُّھَا لَمْ تَجُفَّ مِنْ دَمِھَا فَقَالَ اِذَا ھِیَ جَفَّتْ مِنْ دَمِھَا فَاجْلِدْھَا قَالَ عَلِیٌّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ایک لونڈی کے بارے میں بتایا جس نے زنا کیا تھا آپ نے مجھے اس کی طرف بھیجا اور فرمایا جاؤ اور اس پر حد قائم کردو فرماتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کا خون خشک نہ ہوا تھا میں واپس آپ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا "فارغ ہو گئے ہو" میں نے عرض کیا میں نے اسے یوں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا آپ نے فرمایا جوں ہی اس کا خون خشک ہو اسے کوڑے مارو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے غلاموں اور لونڈیوں پر حدود قائم کرو۔

قَالُوْا فَلَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَمَۃِ اِذَا زَنَتْ اَنْ تُجْلَدَ وَلَمْ یَاْمُرْ مَعَ الْجَلْدِ بِنَفْیٍ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَیْھِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ فَعَلِمْنَا بِذٰلِکَ اَنَّ مَا یَجِبُ عَلَی الْاِمَاءِ اِذَا زَنَیْنَ ھُوَ نِصْفُ مَا یَجِبُ

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کے بارے میں حکم فرمایا کہ جب زنا کی مرتکب ہو تو اسے کوڑے مارے جائیں اور کوڑوں کے ساتھ جلا وطنی کا حکم نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ان پر آزاد عورتوں کی سزا کا نصف ہے تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ لونڈیوں کے زنا کرنے کی صورت میں ان پر جو کچھ واجب

عَلَى الْحَرَائِرِ إِذَا زَنَيْنَ ثُمَّ ثَبَتَ أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْحُرَّةِ إِذَا زَنَتْ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَذَلِكَ دَلِيلٌ أَيْضًا أَنْ لَا تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي حَدِّ الزِّنَاءِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَفِي ذَلِكَ إِبْطَالُ النَّفْيِ عَنِ النِّسَاءِ فِي الزِّنَاءِ فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ اللَّاتِي غَيْرِ الْمُحْصَنَاتِ نَفْيٌ فِي الزِّنَاءِ انْتَفَى ذَلِكَ أَيْضًا عَنِ الرِّجَالِ وَكَانَ دَرْءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِمَاءِ فِيمَا ذَكَرْنَا كَانَ دَرْءًا عَنِ الْحَرَائِرِ وَفِي دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْحَرَائِرِ دَلِيلٌ عَلَى دَرْعِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْأَحْرَارِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ نَفْيَ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ مِثْلُ نِصْفِ مَا تُنْفَى الْحُرَّةُ وَقَالَ لَمْ يَنْفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيَ فِيمَا ذَكَرْتُمُوهُ عَنْهُ مِنْ جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا بِقَوْلِهِ ثُمَّ بِيعُوهَا فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ هَذَا الْقَائِلُ يُخَالِفُ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَخَرَجَ مِنْ أَقَاوِيلِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ بَلْ فِيمَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا دَلِيلٌ عَلَى أَنْ لَا نَفْيَ عَلَيْهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا

ہے وہ اس کا نصف ہے جو آزاد عورتوں پر واجب ہے جب وہ زنا کریں پھر ثابت ہوا کہ لونڈی کے زنا کرنے کی صورت میں جلا وطنی (کی سزا) نہیں ہے اسی طرح جب آزاد عورت زنا کی مرتکب ہو تو اس پر بھی جلا وطنی نہ ہوگی۔

اور ہم نے اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ عورت کو محرم کے بغیر تین دن کے سفر سے روکا گیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے پس یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ عورت زنا کی حد میں محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے اور اس میں زنا کی صورت میں عورتوں کی جلا وطنی کی نفی ہے تو جب زنا کی صورت میں غیر آزاد عورتوں سے جلا وطنی کی نفی ہوگئی تو مردوں سے بھی اس کی نفی ہوگئی اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے لونڈیوں سے دور کرنا آزاد عورتوں سے دور کرنا ہوگا اور آزاد عورتوں سے اس کا دور کرنا، آزاد مردوں سے بھی دور کرنے کی دلیل ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ لونڈی کے زنا کی صورت میں چھ مہینے جلا وطن کرنا آزاد عورت کی جلا وطنی کا نصف ہے اور وہ کہے کہ جو کچھ تم لونڈی کے زنا کے سلسلے میں کوڑے لگانے اور چوتھی مرتبہ اسے بیچنے کا ذکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اس میں آپ نے جلا وطنی کی نفی نہیں فرمائی۔ تو یہ معترض اہل علم کے ان تمام گزشتہ اقوال کی مخالفت کرنے والا اور ان سے باہر نکلنے والا ہوگا تو اسے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے لگائے پھر چوتھی بار کے بارے میں فرمایا کہ اسے بیچ دے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس پر جلا وطنی نہیں ہے کیونکہ آپ نے ان (صحابہ کرام) کو سکھایا

عِلْمُهُمْ فِیْ ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ بِإِمَائِهِمْ إِذَا زَنَيْنَ فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ يَقْصُرُ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ جَمِيْعِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِنَّ وَمُحَالٌ أَنْ يَأْمُرَ بِبَيْعِ مَنْ لَا يَقْدِرُ مُبْتَاعَهٗ عَلٰى قَبْضِهٖ مِنْ بَائِعِهٖ وَلَا تَصِلُ إِلٰى ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُضِیِّ سِتَّةِ أَشْهُرٍ.

کہ انہوں نے زنا کرنے والی لونڈیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے تو محال ہے کہ آپ ان پر واجب ہونے والی تمام سزا بیان نہ کریں اور یہ بھی محال ہے کہ آپ ایسی عورت کو بیچنے کا حکم دیں کہ اسے خریدنے والا اسے بائع سے اپنے قبضے میں لینے پر قادر نہ ہو اور وہ اس کے پاس چھ مہینے کے بعد پہنچے۔

وَيُقَالُ لَهٗ أَيْضًا قَدْ زَعَمْتَ أَنْتَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اُغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا جَلْدَ عَلَيْهَا مَعَ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ إِبْطَالُ الْجَلْدِ لَمْ يُذْكَرْ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ مُعَارِضًا لِمَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ فَإِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا تُنْكِرُ عَلٰى خَصْمِكَ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا عِنْدَهٗ دَلِيْلًا عَلٰى إِبْطَالِ النَّفْیِ عَلَى الْأَمَةِ فَإِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا عَلَى الْأَمَةِ فَإِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا فِی السُّكُوْتِ عَنْ نَفْیِ الْأَمَةِ لَيْسَ يَرْفَعُ النَّفْیَ عَنْهَا فِيْمَا ذَكَرْتَ أَنْتَ أَيْضًا فِی السُّكُوْتِ عَنِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ لَا يَرْفَعُ الْجَلْدَ عَنِ الثَّيِّبِ الزَّانِیْ مَعَ الرَّجْمِ وَمَا يَلْزَمُ خَصْمَكَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا شَیْءٌ إِلَّا لَزِمَكَ مِثْلُهٗ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

اور اسے یہ بھی کہا جائے گا کہ تمہارے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت انیس سے فرمانا کہ اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرو، اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے ساتھ اس پر کوڑے نہیں ہوں گے اگرچہ کوڑوں کی نفی اس حدیث میں مذکور نہیں ہے اور تم نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے کے خلاف کر دیا پس اگر تمہارے نزدیک یہ اس بات کی دلیل ہے جسے ہم نے ذکر کیا تو تم اپنے مخالف پر اعتراض نہیں کر سکتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی جب تم میں سے کسی ایک کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے اس کے نزدیک لونڈی سے جلاوطنی کی نفی کی دلیل ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ لونڈی کی جلاوطنی سے خاموشی اختیار کی گئی ہے، یہ (خاموشی) اس سے جلاوطنی کو نہیں اٹھاتی جیسا کہ تم نے ذکر کیا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کے ذکر سے سکوت شادی شدہ، زانی سے رجم کی سزا کے ساتھ کوڑے مارنے کی نفی نہیں کرتا تو جو کچھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارنے کے سلسلے میں تمہارے مخالف پر لازم ہوگا اس کی مثل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے تم پر بھی لازم ہوگا کہ آپ نے حضرت انیس سے فرمایا اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کرو۔

۵۷۵- وَيُقَالُ لَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْيِ فِي غَيْرِ الزِّنَاءِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَا أَرَاهُ سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً فَلَمْ يَكُنْ مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا مِنْ نَفْيِهِ الْقَاتِلَ سَنَةً دَلِيلًا عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَكَ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ حَدٌّ وَاجِبٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَى أَنَّهُ لِلدَّعَارَةِ لَا لِأَنَّهُ حَدٌّ فَمَا تُنْكِرُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَمَرَ بِهِ مِنْ نَفْيِ الزَّانِي عَلَى أَنَّهُ لِلدَّعَارَةِ لَا لِأَنَّهُ حَدٌّ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ۔

اور اسے یہ بھی کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زنا کے علاوہ بھی جلاوطنی کے سلسلے میں مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام نے اسے ایک سو کوڑے مارے اور جلاوطن کر دیا اور میرا خیال ہے کہ آپ نے مسلمانوں میں سے اس کا حصہ مٹا دیا اور اسے ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل کرنے والے کو جلاوطن کرنا ہمارے اور تمہارے (دونوں کے) نزدیک اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ یہ واجب حد ہے اسے چھوڑا نہیں جا سکتا بلکہ وہ محض نافرمانی (گناہ) کی بنا پر تھا حد ہونے کی وجہ سے نہیں تھا تو تم اس بات کا انکار نہیں کر سکتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زانی کو جلاوطن کرنے کا حکم دینا اس کے فسق کی وجہ سے تھا کوڑوں اور رجم کی طرح واجب حد ہونے کی وجہ سے نہیں۔

بَابُ ۲۰۳ حَدِّ الزَّانِي الْمُحْصَنِ مَا هُوَ

شادی شدہ زانی کی سزا

۵۷۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَحْصَنَ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا۔

تحقيق مسئله

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا هٰكَذَا حَدُّ الْمُحْصِنِ اِذَا زَنٰى اَلْجَلْدُ وَالرَّجْمُ جَمِيْعًا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ حَدُّ الرَّجْمِ دُوْنَ الْجَلْدِ۔

وَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَجَمَهٗ لَمَّا اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصِنٌ لِاَنَّ الْجَلْدَ الَّذِيْ كَانَ جَلَدَهٗ اِيَّاهُ لَيْسَ مِنْ حَدِّهٖ فِيْ شَيْءٍ لِاَنَّ حَدَّهٗ كَانَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَجَمَهٗ لِاَنَّ ذٰلِكَ الرَّجْمُ هُوَ حَدُّهٗ مَعَ الْجَلْدِ۔

وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا حِطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ حضرات فرماتے ہیں جب شادی شدہ زنا کرے تو اس کی یہی سزا ہے یعنی کوڑے مارنا اور رجم کرنا (دونوں) لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف رجم کیا جائے کوڑے نہ لگائے جائیں۔

وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے رجم کیا ہو کہ آپ کو اس کے شادی شدہ ہونے کے بارے میں بتایا گیا کیونکہ آپ نے اسے جو کوڑے مارے تھے وہ اس کی حد نہ تھی کیونکہ اس کی حد رجم تھی، کوڑے نہیں تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس لئے رجم کیا ہو کہ کوڑوں کے ساتھ ساتھ رجم بھی اس کی سزا ہے۔

پہلے قول والوں نے یوں بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (زانی عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے غیر شادی شدہ غیر شادی شدہ کے ساتھ (زنا کرے تو) کوڑے لگائے جائیں اور جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ، شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ نکال دیا ہے غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ کے ساتھ (مرتکب زنا) ہو تو سو کوڑے مارنا اور ایک سال کے لیے جلاوطن کرنا ہے اور شادی شدہ

اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

شادی شدہ کے ساتھ (مرتکب زنا) ہو تو ایک سو کوڑے مارنا اور رجم کرنا۔

قَالُوْا فَبِهٰذَا نَقُوْلُ نَرٰى أَنْ يُّجْلَدَ الْمُحْصِنُ ثُمَّ يُرْجَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی قول ہے ہمارا خیال ہے کہ شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں پھر اس کے بعد رجم کیا جائے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِهٖ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ بِرَجْمِ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ أَمَرَهُ أَنْ يَّغْدُوَ عَلَيْهَا وَيَرْجُمَهَا إِنِ اعْتَرَفَتْ وَلَمْ يَأْمُرْهُ أَنْ يَّجْلِدَهَا وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ الَّذِيْ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ إِنِّيْ سَأَلْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَعَهُ الْجَلْدَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس اسلمی کو حکم دیا کہ وہ اس عورت کو رجم کریں جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے پاس جائیں اور اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کریں۔ لیکن آپ نے ان کو کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ میں (امام طحاوی) نے یہ روایت اس کی سند سے پہلے باب میں ذکر کی ہے اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ جو شخص بارگاہ نبوی میں کھڑا ہوا اس نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے کئی اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی کو رجم کرنا ہے، اس کے ساتھ اس نے کوڑوں کا ذکر نہیں کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا انکار (رد) نہیں فرمایا۔

فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَلْدِ فِي الزِّنَاءِ الَّذِيْ كَانَ مِنْهَا هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کی تمام سزا جو زنا کی وجہ سے اس پر لازم ہوئی وہ صرف رجم ہے، کوڑے مارنا نہیں ہے۔

وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا فُعِلَ بِمَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو حضرت ماعز کے ساتھ کئے جانے والے عمل کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزًا وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو رجم کیا، انہوں نے کوڑے مارنے کا ذکر نہیں کیا۔

فَفِیْمَا ذَکَرْنَا مِنْ ذٰلِکَ مَا یَدُلُّ اَنَّ حَدَّ الْمُحْصَنِ هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ لَا کَانَ مَا فِیْهِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ اَوْلٰی مِمَّا فِیْهِ الرَّجْمُ خَاصَّةً ۔

قِیْلَ لَهٗ لِدَلَالَةٍ قَدْ دَلَّتْ عَلٰی نَسْخِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ وَهِیَ اِنَّا رَاَیْنَا اَصْلَ مَا کَانَ عَلَی الزَّانِیْ قَبْلَ اَنْ نُفَرِّقَ بَیْنَ حُکْمِهٖ اِذَا کَانَ مُحْصَنًا وَبَیْنَ حُکْمِهٖ اِذَا کَانَ غَیْرَ مُحْصَنٍ مَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ کِتَابِهٖ بِقَوْلِهٖ ۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْکُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِکُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۔

فَکَانَ هٰذَا هُوَ حَدَّ الزَّانِیَةِ اَنْ تُمْسَکَ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی تَمُوْتَ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۔

ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهٖ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا فَذَکَرَ مَا قَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ حَدِیْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَکَانَ ذٰلِکَ هُوَ السَّبِیْلُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا فَجَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِکَ السَّبِیْلَ عَلٰی مَا قَدْ بَیَّنَهٗ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ فِیْ ذٰلِکَ الْجَلْدَ وَالرَّجْمَ عَلَی الثَّیِّبِ وَالْجَلْدَ وَالنَّفْیَ عَلٰی غَیْرِ الثَّیِّبِ ۔

فَعَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِکَ الْقَوْلَ قَدْ کَانَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَاَنَّهٗ لَمْ یَتَقَدَّمْ نُزُوْلَ الْاٰیَةِ وُجُوْبُ الرَّجْمِ عَلَی الزَّانِیْ لِاَنَّ حَدَّهٗ عَلٰی مَا

تو اس سلسلے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شادی شدہ کی سزا (صرف) رجم ہے کوڑے مارنا نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس روایت میں رجم اور کوڑوں کا ذکر ہے وہ صرف رجم والی روایت سے اولیٰ کیوں نہیں۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا کے منسوخ ہونے پر دلالت موجود ہے وہ یہ کہ ہم زانی کی سزا کے سلسلے میں ایک ضابطہ دیکھتے ہیں اس سے پہلے کہ ہم شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کے حکم میں فرق کریں وہ ارشاد خداوندی ہے۔

اور تمہاری وہ عورتیں جو بے حیائی کا ارتکاب کریں ان کے خلاف اپنوں میں سے چار گواہ طلب کرو پس اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک دو حتیٰ کہ ان کو موت اٹھالے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنادے۔

تو زانیہ عورت کی یہ سزا تھی کہ اسے گھر میں روک دیا جائے حتی کہ وہ مر جائے یا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکالے۔

پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے یہ حکم منسوخ ہوگیا آپ نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ بنادیا ہے پھر آپ نے وہ بات ذکر فرمائی جو ہم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کی ہے اور یہی وہ سبیل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنادے" تو اللہ تعالیٰ نے یہ راستہ بنادیا جیسا کہ اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے بیان کیا اور اس سلسلے میں شادی شدہ پر کوڑے اور رجم اور غیر شادی شدہ پر کوڑے اور جلاوطنی کو مقرر فرمایا۔

تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس آیت کے نزول کے بعد کا ہے اور زانی پر رجم کا وجوب، نزول آیت پر مقدم نہیں ہے کیونکہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق گھروں میں روکنا تھا اور ارشاد خداوندی "یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنائے"

وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مِنَ الْحَبْسِ فِي الْبُيُوْتِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ قَوْلِهٖ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا وَبَيْنَ حَدِيْثِ عُبَادَةَ حُكْمٌ اٰخَرُ فَعَلِمْنَا اَنَّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاَنَّ حَدِيْثَ مَاعِزٍ الَّذِيْ سَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ عَنْ اِحْصَانِهٖ لِتَفْرِقَتِهٖ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ وَحَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ بَيْنَ حُكْمِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ فَجَعَلَ عَلَى الْبِكْرِ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى الثَّيِّبِ الرَّجْمَ مُتَاَخِّرٌ عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لَهٗ لِاَنَّ مَا تَاَخَّرَ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ فَلِهٰذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَحَدِيْثِ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ مَعَ مَا قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيْحِ۔

وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ كُلِّهَا اِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ وَّاحِدٌ۔

مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا اَنَّ السَّارِقَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لَا غَيْرُ وَالْقَاذِفَ عَلَيْهِ الْجَلْدُ لَا غَيْرُ۔ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الزَّانِي الْمُحْصَنُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ لَا غَيْرُ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ الرَّجْمُ الَّذِيْ قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ وَيَنْتَفِيْ عَنْهُ الْجَلْدُ الَّذِيْ لَمْ يُتَّفَقْ اَنَّهٗ عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ

اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت کے درمیان کوئی دوسرا حکم نہیں ہے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس آیت کے نزول کے بعد ہے اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ جن کے شادی شدہ ہونے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا تھا تاکہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی سزا میں تفریق فرمائیں، کی روایت اور حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باکرہ (غیر شادی شدہ) اور ثیبہ (شادی شدہ) کی سزا میں فرق کیا باکرہ کی سزا ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی اور ثیبہ پر رجم مقرر فرمایا، حضرت عبادہ کی روایت سے موخر ہے لہذا یہ اس کے لیے ناسخ ہوئی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم متاخر ہے وہ پہلے حکم کو منسوخ کرتا ہے پس جو کچھ ہم نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد کی حدیث نیز حضرت ماعز کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا ہے وہ حضرت عبادہ کی حدیث سے اولیٰ ہے پھر اسے صحیح قیاس سے بھی تقویت ملتی ہے۔

وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حرکات کو توڑنے کے سلسلے میں جن سزاؤں پر اتفاق ہے وہ ایک ہی سزا ہے۔

اس ضمن میں ہم دیکھتے ہیں کہ چور کی سزا صرف ہاتھ کاٹنا ہے اسکے علاوہ کچھ نہیں قاذف (الزام تراشی کرنیوالا) کی سزا صرف کوڑے ہیں اسکے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ شادی شدہ زانی کی سزا بھی صرف ایک ہی ہو اس کے علاوہ نہ ہو پس اس کی سزا صرف رجم ہو گی جس پر سب کا اتفاق ہے اور کوڑوں کی سزا جس پر اتفاق نہیں ہے اس کی نفی ہو گی۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا

يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مَنْسُوْخًا وَقَدْ عَمِلَ بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۸۰- فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهَا شَرَاحَةُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَرَدَّدَهَا حَتّٰى شَهِدَتْ عَلٰى نَفْسِهَا اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهَا فَجُلِدَتْ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ.

۵۸۱- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الرِّضْرَاضِ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَلَدَ شَرَاحَةَ ثُمَّ رَجَمَهَا.

۵۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتْهُ شَرَاحَةُ فَاَقَرَّتْ عِنْدَهٗ اَنَّهَا زَنَتْ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ فَلَعَلَّكِ غَضِبْتِ نَفْسَكِ قَالَتْ اَتَيْتُ طَائِعَةً غَيْرَ مُكْرَهَةٍ قَالَ فَاَخَّرَهَا حَتّٰى وَلَدَتْ وَفَطَمَتْ وَلَدَهَا ثُمَّ جَلَدَهَا الْحَدَّ

قول ہے۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس کا منسوخ ہونا کیسے جائز ہوگا جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا۔

اور وہ یوں ذکر کرے حضرت عبدالرحمن بن ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمدان (علاقے) سے شراحہ نامی ایک عورت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے اسے لوٹا دیا حتیٰ کہ اس نے اپنے نفس پر چار بار گواہی دی (اعتراف کیا) تو آپ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے پھر اسے رجم کیا گیا۔

حضرت یوسف بن عدی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوالاحوص نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت قتادہ بن رضراض بن اسعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے شراحہ کو کوڑے مارے پھر اسے رجم کیا۔

حضرت حبہ عوفی، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ان کے پاس شراحہ نامی عورت آئی اور اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا شاید تم اپنے نفس پر غضب ناک ہو کر آئی ہو، اس نے کہا میں خوشی سے آئی ہوں مجھ پر کسی نے جبر نہیں کیا راوی فرماتے ہیں آپ نے اس (کی سزا) کو مؤخر کیا حتیٰ کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور پھر اس بچے نے دودھ پینا چھوڑا تو آپ نے اس کے اقرار کے سبب اسے کوڑے لگائے

بِاِقْرَارِهَا ثُمَّ دَفَنَهَا فِي الرَّحْبَةِ إِلَى مَنْكِبِهَا ثُمَّ رَمَاهَا هُوَ اَوَّلُ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَلَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَرَاحَةَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا وَاِنْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْنَا فَاِنَّ غَيْرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ خِلَافُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۴۵۹۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ ثُمَّ الْاَشْجَعِيَّ اَخْبَرَهٗ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عُمَرَ مَقْدَمَهُ الشَّامَ بِالْجَابِيَةِ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ امْرَاَتِيْ زَنَتْ بِغُلَامِيْ فَهِيَ هٰذِهِ تَعْتَرِفُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَنِيْ فِيْ رَهْطٍ اِلَيْهَا نَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجِئْتُهَا فَاِذَا هِيَ جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ افْرُجْ فَاهَا الْيَوْمَ عَمَّا شِئْتَ فَسَاَلْتُهَا وَاَخْبَرْتُهَا بِالَّذِيْ قَالَ زَوْجُهَا فَقَالَتْ صَدَقَ فَبَلَّغْنَا ذٰلِكَ عُمَرَ فَاَمَرَ بِرَجْمِهَا۔

پھر اسے ایک کھلی جگہ میں (گڑھا کھود کر) کندھوں تک دبا دیا پھر سب سے پہلے آپ نے اسے (پتھر) مارا اس کے بعد فرمایا اسے مارو، پھر فرمایا میں نے اسے قرآن پاک کے مطابق کوڑے لگائے اور حدیث نبوی کے مطابق رجم کیا۔

حضرت سلمہ، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگائے اور جمعہ کے دن اسے رجم کیا اور فرمایا میں نے کتاب اللہ کے مطابق کوڑے لگائے اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں رجم کیا۔

اس (معترض) کو کہا جائے گا کہ اگرچہ یہ روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن دوسرے صحابہ کرام سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف مروی ہے۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو واقد لیثی نے ان کو بتایا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے تو جابیہ کے مقام پر ہم ان کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المؤمنین! میری عورت، میرے غلام کے ساتھ زنا کی مرتکب ہوئی ہے اور وہ اس بات کا اعتراف بھی کرتی ہے تو آپ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ اس کے پاس بھیجا کہ ہم اس سے اس سلسلے میں پوچھیں میں اس کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ ایک نوجوان لڑکی ہے میں نے کہا یا اللہ! آج اس کا منہ (زبان) کھول دے جو کچھ تو چاہے۔ پھر میں نے اس سے سوال کیا اور اس کے خاوند نے جو کچھ کہا تھا اسے بتایا اس نے کہا کہ اس نے سچ کہا ہے ہم نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچائی تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

۵۸۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَحْیٰی ابْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَکَرَ لَهٗ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ اِلَی امْرَاَتِهٖ لِیَسْاَلَهَا عَنْ ذٰلِکَ فَاَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَکَرَ لَهَا الَّذِیْ قَالَهٗ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَخْبَرَهَا اَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهٖ وَجَعَلَ یُلَقِّنُهَا اَشْبَاهَ ذٰلِکَ لِتَنْتَزِعَ فَاَبَتْ اَنْ تَنْتَزِعَ وَتَبَتَّتَتْ عَلَی الْاِعْتِرَافِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ۔

فَهٰذَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَجْلِدْهَا قَبْلَ رَجْمِهٖ اِیَّاهَا فَهٰذَا خِلَافُ مَا فَعَلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشَرَاحَةَ مِنْ جَلْدِهٖ اِیَّاهَا قَبْلَ رَجْمِهَا فَهٰذَا اَوْلَی الْفِعْلَیْنِ عِنْدَنَا لِمَا قَدْ ذَکَرْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام میں ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کو اس کی بیوی کے پاس بھیجا تاکہ اس سے اس سلسلے میں پوچھیں وہ اس کے پاس آئے تو وہاں کچھ عورتیں تھیں انہوں نے اس سے وہ بات ذکر کی جو اس کے خاوند نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تھی اور فرمایا کہ اس کی بات پر تمہاری گرفت ہو گی اور اس کو دوسری باتوں کی رغبت دی تاکہ وہ رجوع کر لے لیکن اس نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے اعتراف پر قائم رہی چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کی موجودگی میں اسے رجم سے پہلے کوڑے نہیں مارے پس یہ عمل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شراحہ سے متعلق فعل یعنی رجم سے پہلے کوڑے مارنے کے خلاف ہے ہمارے نزدیک دونوں فعلوں میں سے یہ اولیٰ ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

بَابُ ۲۴ الْاِعْتِرَافِ بِالزِّنَاءِ الَّذِیْ یَجِبُ بِهِ الْحَدُّ مَا هُوَ۔

جس اعترافِ زنا کے ساتھ حد واجب ہوتی ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَقَرَّ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً اُقِیْمَ عَلَیْهِ حَدُّ الزِّنَاءِ۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ مِنْ قَوْلِهٖ لِاُنَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اُغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالُوْا فَفِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب کوئی شخص زنا کا ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد قائم کی جائے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے انیس! اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرو۔ وہ حضرات فرماتے ہیں اس میں اس

عَلٰی اَنَّ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَّاحِدَةً يُوْجِبُ الْحَدَّ۔

بات کی دلیل ہے کہ زنا کا ایک بار اقرار حد کو واجب کرتا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ حَدُّ الزِّنَاءِ عَلَى الْمُعْتَرِفِ بِالزِّنَاءِ حَتّٰى يُقِرَّ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ حَدِيْثِ اُنَيْسٍ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قَدْ وَصَفْتُمْ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ زنا کے معترف پر اس وقت تک حد واجب نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے نفس کے خلاف چار بار اقرار نہ کرے وہ فرماتے ہیں تم نے جو حدیث انیس ذکر کی ہے اس میں تمہاری بات پر کوئی دلیل نہیں۔

وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُنَيْسٌ قَدْ كَانَ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِیْ يُوْجِبُ حَدَّ الزِّنَاءِ عَلَى الْمُعْتَرِفِ بِهٖ مَا هُوَ بِمَا اَعْلَمَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَاعِزٍ وَغَيْرِهٖ فَخَاطَبَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ بَعْدَمَا عَلِمَهٗ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِیْ يُوْجِبُ الْحَدَّ مَا هُوَ وَقَدْ جَاءَ غَيْرُ هٰذَا الْاَثَرِ مِنَ الْاٰثَارِ مَا قَدْ بَيَّنَ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَاءِ الَّذِیْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَى الْمُعْتَرِفِ مَا هُوَ۔

اور یہ اس لیے کہ ممکن ہے حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو اس اعتراف کا علم ہو چکا ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے اور وہ اس طرح کہ حضرت ماعز وغیرہ کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی خبر دی پھر اس علم کے بعد ان کو یہ خطاب فرمایا (اور اس وقت تک) ان کو علم ہو چکا تھا کہ کس قسم کا اعتراف حد کو واجب کرتا ہے اور اس روایت کے علاوہ روایات میں زنا کے اس اعتراف کا بیان ہے جس کے ذریعے معترف پر حد واجب ہوتی ہے۔

۵۸۸۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ مَاعِزًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

ان روایات میں سے ہے حضرت عبدالرحمن بن ابزی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو چار بار واپس بھیجا۔

۵۸۹۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمِقْدَامِ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک شخص آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا حضور علیہ السلام نے اسے چار بار واپس بھیج دیا پھر تشریف لائے اور ہمیں حکم دیا چنانچہ ہم نے ایک گڑھا کھودا

سَفَرٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَرَدَّهٗ اَرْبَعًا ثُمَّ نَزَلَ فَاَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهٗ حُفْرَةً لَيْسَتْ بِالطَّوِيْلَةِ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَارْتَحَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَسِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَمْ تَرَ اِلٰى صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهٗ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

جو زیادہ لمبا نہ تھا پھر آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین حالت میں تشریف لے گئے ہم چلے حتیٰ کہ ایک منزل پر اترے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! کیا تم نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اسے بخش دیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا۔

---

۵۹۰ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الزِّبْرِقَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم زبرقان اور ابوخالد احمر، حضرت حجاج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۵۹۱ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ اَتَيْتَ جَارِيَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَاَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز سے فرمایا تمہارے بارے میں جو خبر مجھے پہنچی ہے کیا وہ سچ ہے؟ انہوں نے عرض کیا آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے آل فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے انہوں نے اپنے خلاف چار بار اقرار کیا تو آپ کے حکم سے انہیں رجم کیا گیا۔

۵۹۲ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوغسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۳ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کو پکارا اور آپ کے سامنے بیان کیا کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا وہ ادھر سے ہٹ کر اس طرف ہو گیا جدھر

صلى الله عليه وسلم فتنحى لشقه الذي
فاعرض قبله فاخبره انه زنى و شهد
على نفسه اربع مرات فدعاه رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال هل بك جنون
قال لا قال فهل احصنت قال نعم فامر به
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرجم
بالمصلى فلما اذلقته الحجارة جمز حتى
ادرك بالحرة فقتل بها رجما۔

۵۹۴- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو
عامر وعثمان بن عمر قالا ثنا شعبة عن
سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال اتى
النبي صلى الله عليه وسلم رجل اشعر
قصير ذو عضلات فاقر له بالزناء
فاعرض عنه فاتاه من قبل وجهه الآخر
فاعرض عنه قال لا ادري مرتين او ثلاثا
فامر به فرجم قال فذكر ذلك لسعيد
بن جبير فقال رده اربع مرات۔

۵۹۵- حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال
ثنا وهب قال ثنا شعبة فذكر باسناده
مثله قال رده مرتين۔

فقال قائل ففي هذا انه حد بعد
اقراره اقل من اربع مرات۔

۵۹۶- قيل له في هذا الحديث علة
وذلك ان ربيعا المؤذن حدثنا قال ثنا
اسد بن موسى قال ثنا اسرائيل عن
سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن
ابن عباس قال اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ماعز بن مالك فاعترف
مرتين فقال اذهبوا به ثم ردوه فاعترف

آپ نے رخ کیا تھا اور بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے
خلاف چار بار گواہی دی (اعتراف کیا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ اس نے
کہا نہیں فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو اس نے کہا ہاں تو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عیدگاہ میں
رجم کرنے کا حکم فرمایا جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ
نکلا حتیٰ کہ پتھریلی زمین میں پکڑا گیا اور رجم کے طور
پر ہلاک کیا گیا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ایک
شخص آیا جس کے بال زیادہ قد چھوٹا اور جسم موٹا
تھا اس نے زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر
لیا وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر منہ پھیر
لیا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں دو مرتبہ ایسے
ہوا یا تین مرتبہ پھر آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا راوی فرماتے
ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بات ذکر
کی گئی تو انہوں نے فرمایا آپ نے چار بار واپس لوٹایا۔

حضرت وھب سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے
حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل
ذکر کیا وہ فرماتے ہیں آپ نے اسے دو بار رد کیا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس حدیث میں ہے کہ آپ نے
چار بار سے کم اقرار کے بعد اسے حد لگائی۔

اس سلسلے میں اسے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کچھ
خرابی ہے کیونکہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس
(رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں
حضرت ماعز کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں لایا گیا انہوں نے دو بار اعتراف کیا تو آپ نے فرمایا
اسے لے جاؤ پھر واپس لاؤ پھر انہوں نے دو بار
اعتراف کیا حتیٰ کہ چار بار اعتراف ہو گیا تو رسول

مَرَّتَيْنِ حَتّٰى اِعْتَرَفَ اَرْبَعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَقَرَّ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَهَبُوْا بِهٖ ثُمَّ رَدُّوْهُ فَاَقَرَّ مَرَّتَيْنِ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَضَرَ الْمَرَّتَيْنِ الْاٰخِرَتَيْنِ وَلَمْ يَحْضُرْ مَا كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَحَضَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْاِقْرَارَ كُلَّهٗ وَكَذٰلِكَ مَنْ وَافَقَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ اَرْبَعًا۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاکر رجم کرو۔

اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے (حضرت ماعز نے) دو بار اعتراف کیا پھرا نہیں لے گئے پھر واپس لائے اور دو بار اقرار کیا تو ہو سکتا ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بعد والے دو بار اقرار کے وقت موجود ہوں پہلے موجود نہ ہوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تمام اقراروں کے وقت موجود ہوں جس ... چار بار اقرار کے سلسلے میں ان کی موافقت کی ہے اسکے بارے میں یہی بات ہے

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هَضَّاضٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ زَنٰى فَاَتٰى هَزَّالًا فَاَقَرَّ لَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَقَالَ لَهٗ هَزَّالٌ اِيْتِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكَ قُرْاٰنٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماعز بن مالک نے زنا کا ارتکاب کیا پھر وہ ھزال کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا حضرت ھزال نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کو خبر دو اس سے پہلے کہ تمہارے بارے میں قران پاک (کا کوئی حکم) نازل ہو وہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے رُخ انور پھیر لیا حتیٰ کہ انہوں نے چار بار یہ بات کہی تو آپ کے حکم سے ان کو رجم کیا گیا۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنْ اَسْلَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ بِاَنَّهٗ زَنٰى وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے چہرہ انور پھیر لیا وہ اس طرف ہٹ گیا جدھر آپ نے اعراض فرمایا تھا اور بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے نفس کے خلاف چار بار گواہی دی (اقرار کیا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا کیا تم پاگل تو نہیں، عرض کیا نہیں فرمایا

وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى۔

کیا تم شادی شدہ ہو عرض کیا جی ہاں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے عیدگاہ میں رجم کیا گیا۔

---

۵۹۹ - **حَدَّثَنَا** فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْغَنَوِيُّ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ اَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَسَاَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ تَرَوْنَ بِهٖ بَاْسًا اَوْ تُنْكِرُوْنَ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ اَيْضًا عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرْنِيْ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَسَاَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهٗ كَمَا قَالُوْا لَهٗ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى مَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ بن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا جسے ماعز بن مالک کہا جاتا تھا اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں نے زنا کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں آپ نے فرمایا لوٹ جاؤ جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر حاضر ہوا اور آپ کے پاس زنا اعتراف کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جاؤ پھر آپ نے کسی کو اس کی قوم کی طرف بھیجا جس نے ان سے پوچھا کہ ماعز بن مالک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کیا تم اس میں کچھ تکلیف دیکھتے ہو یا اس کی عقل میں کچھ فتور سمجھتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس میں کوئی تکلیف نہیں دیکھتے اور نہ ہی اس کی عقل میں کچھ خرابی دیکھتے ہیں پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور زنا کا اعتراف کیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پاک کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے استفسار کیا تو انہوں نے وہی پہلے والی بات کہی کہ ہم اس میں کوئی خرابی یا عقل میں فتور نہیں دیکھتے پھر چوتھی بار حضور علیہ السلام کی حضرت میں حاضر ہوا اور زنا کا اعتراف کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا اور اس کو سینے تک اس میں رکھا گیا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اسے رجم کریں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے

فَحُفِرَتْ لَهٗ حُفْرَةٌ فَجُعِلَ فِيْهَا اِلٰى صَدْرِهٖ ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّرْجُمُوْهُ قَالَ بُرَيْدَةُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بَيْنَنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِيْ رَحْلِهٖ بَعْدَ اعْتِرَافِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَطْلُبْهُ وَاِنَّمَا رَجَمَهٗ عِنْدَ الرَّابِعَةِ۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْجُمْهُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَّلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلٰثًا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ ثُمَّ رَجَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِقْرَارِهٖ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْاِقْرَارَ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَى الْمُقِرِّ هُوَ اِقْرَارُهٗ بِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَمَنْ اَقَرَّ كَذٰلِكَ حُدَّ وَمَنْ اَقَرَّ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحَدَّ وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْمَعْنٰى مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ بُرَيْدَةَ مِمَّا كَانَ يَقُوْلُهٗ هُوَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ فَهْدٍ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ شَرَاحَةَ فَرَدَّهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

بَابُ ۲۰۵ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

۶۰۰ - **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

ہیں ہم صحابہ کرام باہم گفتگو کرتے تھے کہ اگر تین بار اقرار کے بعد حضرت ماعز اپنی منزل میں بیٹھے رہتے تو آپ ان کو نہ بلاتے آپ نے ان کو چوتھے اقرار کے وقت رجم کیا۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک، دو اور تین بار کے اقرار پر رجم نہ کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس اقرار کے ساتھ حد واجب نہیں ہوتی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی بار اقرار کے بعد ان کو رجم کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ زنا کا وہ اقرار جس سے اقرار کرنے والے پر حد واجب ہوتی ہے وہ چار بار کا اقرار ہے پس جس نے اس طرح اقرار کیا اسے حد لگائی جائے اور جو اس سے کم بار اقرار کرے اسے حد نہ لگائی جائے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جو معنی مذکور ہے حضرت بریدہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سلسلے میں یہی بات کہتے ہیں جسے ہم نے حضرت فہد کی حدیث میں ذکر کیا وہ حضرت ابونعیم سے اور وہ حضرت بشر بن مہاجر سے روایت کرتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کے سلسلے میں اسی پر عمل کیا اور اسے چار بار واپس کیا۔

بیوی کی لونڈی سے زنا کرنا

حضرت قتادہ، حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ مِثْلُهَا۔

زنا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس شخص نے اسے مجبور کیا تھا تو وہ آزاد ہے اور اس (مالکہ) کے لیے اس کی مثل (لونڈی) ہوگی اور اگر اس کی مرضی شامل تھی تو اس مرد پر اس کی مثل ہے (اور وہ لونڈی اس مرد کی ہو جائے گی)

۶۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ قَبِيْصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَمْ يُقِمْ عَلَيْهِ حَدًّا۔

حضرت قاسم بن سلام بن مسکین فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت قبیصہ بن حریث انصاری نے بیان کیا انہوں نے حضرت سلمہ بن محبق سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ آپ نے اس پر حد نافذ نہیں فرمائی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا هٰذَا هُوَ الْحُكْمُ فِيْمَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ هٰذَا وَقَالُوْا قَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا یہی حکم ہے جیسا کہ حضرت ابو سلمہ کی اس حدیث میں ہے وہ (حضرات) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی پر عمل کیا۔

۶۰۲- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمِّهٖ ابْنِ حَيَّانَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَقَالَ كَيْفَ صَنَعْتَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَللهُ اَكْبَرُ اِنْ كُنْتَ اسْتَكْرَهْتَهَا فَاَعْتِقْهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْكَ فَاَعْتِقْ وَعَلَيْكَ مِثْلُهَا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت منصور اپنے چچا ابن حیان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے انہوں نے فرمایا تو نے کیسے کیا؟
اس نے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ اکبر" اگر تو اسے ناپسند کرتا تھا تو اسے آزاد کر دے اور اگر اس نے تمہاری بات مانی تھی تو اسے آزاد کر اور تجھ پر اس کی مثل لونڈی لازم ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

فَقَالُوْا بَلْ نَرٰى عَلَيْهِ الرَّجْمَ اِنْ كَانَ مُحْصِنًا وَالْجَلْدَ اِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصِنٍ۔

فرمایا کہ ہمارے خیال کے مطابق اسے رجم کیا جائے اگر وہ شادی شدہ ہے اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے کوڑے لگائے جائیں۔

۶۰۳ - وَكَانَ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِىْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَتَتِ امْرَاَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ اَمَا اِنَّ عِنْدِىْ فِىْ ذٰلِكَ خَبَرًا ثَابِتًا اَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ اَذِنْتِ لَهٗ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَاِنْ كُنْتِ لَمْ تَاْذَنِىْ لَهٗ رَجَمْتُهٗ۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ابوبشر، حضرت حبیب بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا تو اس کی بیوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان کو (اس بات کی) خبر دی انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں میرے پاس ایک حدیث ہے جو ثابت ہے اور میں نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اگر تم نے اسے اجازت دی تھی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا اور اگر تم نے اسے اجازت نہیں دی تھی تو میں اسے رجم کروں گا۔

---

۶۰۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِىُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ فَحَدَّثَنَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّهَا رُفِعَتْ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے وطی کی تو انہوں نے حضرت حبیب بن لیساف سے روایت کرتے ہوئے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس نے اس کو اجازت دی تھی تو میں ایسے (مرد کو) سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس نے اس (مرد) کو اجازت نہیں دی تھی تو میں اسے رجم کروں گا۔

فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خِلَافُ مَا فِى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِيْهِ اِنَّهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ اَذِنَتْ لَهٗ رُجِمَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَاِنْ كُنْتِ اَذِنْتِ لَهٗ جَلَدْنَاهُ مِائَةً فَتِلْكَ الْمِائَةُ عِنْدَنَا تَعْزِيْرٌ كَاَنَّهٗ دَرَاَ عَنْهُ الْحَدَّ بِوَطْئِهٖ بِالشُّبْهَةِ وَعَزَّرَهٗ بِرُكُوْبِهٖ مَا لَا يَحِلُّ لَهٗ۔

اس حدیث میں پہلی حدیث کے خلاف بیان ہے کیونکہ اس میں یہ ہے کہ اگر تو نے اسے اجازت نہیں دی تھی تو اسے رجم کیا جائے گا اور ان کا یہ قول کہ اگر تو نے اسے اجازت دی تھی تو ہم اسے کوڑے ماریں گے تو ہمارے نزدیک یہ سو کوڑے تعزیر ہے گویا انہوں نے وطی بالشبہ کی وجہ سے اس سے حد کو ساقط کر دیا اور حرام جگہ سواری کی وجہ سے اسے سزا دی۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَيَجُوْزُ التَّعْزِيْرُ بِمِائَةٍ قِيْلَ لَهُ نَعَمْ قَدْ عَزَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ فِيْ حَدِيْثٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فِيْ بَابِ حَدِّ الْبِكْرِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرَ النُّعْمَانُ عِنْدَنَا نَسَخَهُ لِمَا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس سے سو کوڑوں کے ساتھ تعزیر ثابت ہوئی اسے کہا جائے گا کہ ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعزیر سو کوڑے مارے ہیں ہم نے اسی کتاب میں باکرہ (غیر شادی شدہ) عورت کی سزا کے سلسلے میں اس شخص کے بارے میں مروی حدیث میں ذکر کیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کیا تو جو کچھ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہمارے نزدیک وہ حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کو منسوخ کرتا ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ يُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ بِاَفْعَالٍ فِيْ اَمْوَالٍ وَيُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ فِيْ اَبْدَانٍ بِاسْتِهْلَاكِ اَمْوَالٍ۔

اور یہ اس لیے کہ آغاز اسلام میں بعض گناہوں کی مالی سزا واجب ہوتی اور مال کو ہلاک کرنے کی صورت میں جسمانی سزا لازم ہوتی تھی۔

۶۰۵- مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَانِعِ الزَّكٰوةِ إِنَّا اٰخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ عُقُوْبَةً لَهُ لِمَا قَدْ صَنَعَ۔

اسی سے ہے جو ہم نے بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہونے کے باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے بارے میں قول نقل کیا جو زکوٰۃ نہیں دیتا تھا کہ آپ نے فرمایا ہم اس سے زکوٰۃ لیں گے اور اس کے مال کا کچھ حصہ اس کے اس جرم کی سزا کے طور پر وصول کیے۔

۶۰۶- وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَحْسِبُهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ الْمَكْتُوْمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

اسی ضمن میں وہ روایت ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپائے ہوئے (محفوظ) اونٹ کو گم کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اس کا تاوان بھی ہوگا اور اس کے ساتھ اس کی مثل (مزید) ہوگا۔

۶۰۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ اَتٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ پہاڑ میں محفوظ جانور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا جانوروں (کی چوری) میں ہاتھ کاٹنا نہیں البتہ جیسے باڑہ پناہ دے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں اس کی دو مثل

ثَمَنَهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا مَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

تاوان ہے اور بطور سزا کوڑے الگ ہیں عرض کیا یا رسول اللہ! لٹکے ہوئے پھل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا وہ بھی اور اس کے ساتھ اس کی مثل بھی نیز سزا بھی ہوگی اور لٹکے ہوئے پھلوں میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے مگر جس کو سٹور میں رکھا جائے پس جو پھل سٹور سے لیا جائے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں دوگنا تاوان ہے اور بطور سزا مارنا ہے۔

فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ جَارِيَةً فِيمَا ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَى مَا ذُكِرَ فِيهَا حَتّٰى نُسِخَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيمِ الرِّبٰو فَعَادَ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِمَّنْ أَخَذَ شَيْئًا إِلَّا مِثْلَ مَا أَخَذَ وَإِنَّ الْعُقُوبَاتِ لَا تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ الَّتِي هِيَ غَيْرُ أَمْوَالٍ فَحَدِيثُ سَلَمَةَ عِنْدَنَا كَانَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ فَكَانَ الْحُكْمُ عَلَى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ مُسْتَكْرِهًا لَهَا عَلَيْهِ أَنْ تُعْتَقَ عُقُوبَةً لَهُ فِي فِعْلِهِ وَيَغْرَمُ مِثْلَهَا لِامْرَأَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ أَلْزَمَهَا جَارِيَةً زَانِيَةً وَأَلْزَمَهُ مَكَانَهَا جَارِيَةً طَاهِرَةً وَلَمْ يُعْتِقْ هِيَ بِطَوَاعِيَتِهَا إِيَّاهُ وَفَرَّقَ فِي ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا إِذَا كَانَتْ مُطَاوِعَةً لَهُ وَبَيْنَهُمَا إِذَا كَانَتْ مُسْتَكْرَهَةً ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَرُدَّتِ الْأُمُورُ إِلَى أَنْ لَا يُعَاقَبَ أَحَدٌ بِانْتِهَاكِ حُرْمَةٍ لَمْ يَأْخُذْ فِيهَا مَالًا بِأَنْ يَغْرَمَ مَالًا وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةُ الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَى سَائِرِ الزُّنَاةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ وَنُسِخَ مَا رَوٰى سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبَّقِ وَأَمَّا

تو یہ سزائیں جن کا ان روایات میں ذکر کیا گیا جاری رہیں حتیٰ کہ سود کے حرام ہونے سے یہ منسوخ ہوگئیں اور حکم اس بات کی طرف لوٹ گیا کہ جس نے کوئی چیز چوری کی ہو اس سے اس چیز کی مثل لی جائے اور غیر مالی حرمات کو توڑنے میں مالی سزا واجب نہ ہوگی پس ہمارے نزدیک حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ابتدائی دور سے متعلق ہے اس وقت جو اپنی بیوی کی لونڈی کو مجبور کر کے اس سے زنا کرتا تو اس پر بطور سزا لازم ہوتا کہ وہ اس کو آزاد کرے اور اپنی بیوی کو اس کی مثل لونڈی بطور تاوان دے اور اگر اس عورت کی مرضی شامل ہوتی تو (حاکم) زانیہ لونڈی اس کی مالکہ کے حوالے کر دیتا اور اس کی جگہ خاوند پر ایک پاکیزہ لونڈی لازم کر دیتا اور وہ (لونڈی) اس مرد کی بات ماننے کی وجہ سے آزاد نہ ہوتی اور اس سلسلے میں ان دونوں کے حکم میں فرق ہوتا یعنی اگر اس لونڈی کی مرضی شامل ہوتی (تو اور حکم ہوتا) اور اگر وہ ناپسند کرتی (تو دوسرا حکم ہوتا) پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور بات اس طرف لوٹ گئی کہ کسی ایسی حرمت کو توڑنے پر جس میں اس نے مال نہیں لیا مالی تاوان کے ساتھ سزا نہ دی جائے اور اس پر صرف وہی سزا لازم ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمام زنا کاروں پر واجب کی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت نعمان کی روایت ثابت اور حضرت سلمہ بن محبق کی روایت منسوخ ہوگئی۔ اور وہ جو انہوں

مَا ذَكَرُوْا مِنْ فِعْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَذْهَبِهٖ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى سَلَمَةُ فَقَدْ خَالَفَهٗ فِيْهِ غَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فعل ذکر کیا کہ وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے۔ تو اس سلسلے میں دیگر صحابہ کرام نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۶۰۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ لَا اُوْتٰى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ اِلَّا رَجَمْتُهٗ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرنے والا جو شخص بھی لایا جائے گا میں اسے رجم کروں گا۔

۶۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا عَلٰى سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ فَاَتٰى حَمْزَةُ بِمَالٍ لِيُصَدِّقَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اَدِّيْ صَدَقَةَ مَالِ مَوْلَاكِ وَاِذَا الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ لَهٗ بَلْ اَنْتَ اَدِّ صَدَقَةَ مَالِ ابْنِكَ فَسَاَلَ حَمْزَةُ عَنْ اَمْرِهِمَا وَقَوْلِهِمَا فَاُخْبِرَ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ زَوْجُ تِلْكَ الْمَرْاَةِ وَاَنَّهٗ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهَا فَوَلَدَتْ وَلَدًا فَاَعْتَقَتْهُ امْرَاَتُهٗ قَالُوْا فَهٰذَا الْمَالُ لِابْنِهٖ مِنْ جَارِيَتِهَا فَقَالَ حَمْزَةُ لَاَرْجُمَنَّكَ بِاَحْجَارِكَ فَقِيْلَ لَهٗ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّ اَمْرَهٗ قَدْ رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِائَةً وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ الرَّجْمَ فَاَخَذَ مِنْهُ بِالرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلَهٗ عَمَّا ذَكَرَ مِنْ جَلْدِ

حضرت محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت سعد بن ہذیم کے پاس زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا حضرت حمزہ مال لے کر آئے تاکہ صدقہ دیں تو دیکھا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا کہ اپنے غلام کے مال کا صدقہ دو اور عورت اس سے کہہ رہی تھی بلکہ تم اپنے بیٹے کے مال کا صدقہ دو حضرت حمزہ نے ان دونوں کے معاملہ اور گفتگو کے بارے میں پوچھا تو ان کو بتایا گیا کہ یہ شخص اس عورت کا خاوند ہے اور اس نے اس (عورت) کی لونڈی سے زنا کیا ہے اس سے ایک بچہ پیدا ہوا جسے اس کی بیوی نے آزاد کر دیا ان لوگوں نے بتایا کہ یہ مال اس شخص کے اس بچے کا ہے جو لونڈی سے پیدا ہوا حضرت حمزہ نے فرمایا میں تجھے تیرے ہی پتھروں سے رجم کروں گا آپ کو بتایا گیا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے اس کا معاملہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے ایک سو کوڑے مارے تھے اور اس کے لیے رجم کی سزا تجویز نہ فرمائی حضرت حمزہ نے اس شخص کا ضامن لیا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِيَّاهُ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ الرَّجْمَ فَصَدَّقَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ وَقَالَ اِنَّمَا دَرَاَ عَنْهُ الرَّجْمَ اِنَّهُ عَذَرَهُ بِالْجَاهِلِيَّةِ۔

٦١٠ - **فَهٰذَا** حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰى اَنَّ عَلٰى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ الرَّجْمَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَانَ عُمَرُ رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ حِيْنَ كَفَلَ الرَّجُلَ حَتّٰى يَجِيْءَ اَمْرُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَا رَوَاهُ النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦١١ - **ثُمَّ** مَا فِيْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ اَيْضًا مِنْ جَلْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ مِائَةَ جَلْدَةٍ تَعْزِيْرًا بِحَضْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا رَوَى النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلْدِ الزَّانِيْ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ مِائَةً اَنَّهُ اَرَادَ بِذٰلِكَ التَّعْزِيْرَ اَيْضًا فَقَدْ وَافَقَ كُلُّ مَا فِيْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ هٰذَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦١٢ - **وَاَمَّا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عَلِمَ الْحُكْمَ الْاَوَّلَ الَّذِيْ رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ يَعْلَمْ مَا نَسَخَهُ مِمَّا رَوَاهُ النُّعْمَانُ وَعَلِمَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَحَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالُوْا بِهِ وَقَدْ

اور ان کوڑوں کے بارے میں پوچھا جن کا ذکر کیا گیا تھا اور رجم کو مناسب نہ سمجھا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ جاہلیت کے عذر کی وجہ سے اس سے رجم کی سزا کو ساقط کیا گیا۔

تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں جن کے خیال میں بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کی سزا رجم ہے اور جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہوں نے اس پر ایک ضامن بنایا نے حتیٰ کہ اس پر حد کے نفاذ کے سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حکم معلوم ہو گیا تو آپ نے اس بات کا انکار نہ فرمایا تو یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے موافق ہو گئی۔

پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس شخص کو سو کوڑے مارنے کا ذکر ہے یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں بطور تعزیر مارے گئے تو یہ بھی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پر دلالت کرتی ہے کہ بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کو آپ کا سو کوڑے مارنا تعزیر کے طور پر تھا تو حضرت حمزہ کی اس روایت میں جو کچھ ہے وہ سب حضرت نعمان کی اس روایت کے موافق ہے جو انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو ان کو پہلا حکم صحیح ہے جیسے حضرت سلمہ بن محبق نے روایت کیا، معلوم تھا لیکن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس کا منسوخ ہونا معلوم نہ تھا اس بات کا علم حضرت عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کو ہوا اور انہوں نے اس کا قول کیا حضرت

أَنْكَرَ عَلِيٌّ عَلَى عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذَا قَضَاءَهُ بِمَا قَدْ نُسِخَ۔

٦١٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ذُكِرَ لِعَلِيٍّ شَأْنُ الرَّجُلِ الَّذِي أَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَامْرَأَتُهُ قَدْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ أَتَانِي صَاحِبُ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ لَرَضَخْتُ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ فَلَمْ يَدْرِ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مَا حَدَثَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِذٰلِكَ وَأَخْبَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَعَلَّقَ فِي ذٰلِكَ بِأَمْرٍ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ۔

وَقَدْ خَالَفَ عَلْقَمَةُ فِي ذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا وَمَالَ إِلَى قَوْلِ مَنْ خَالَفَهُ عَلَى أَنَّهُ أَعْلَمُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

٦١٤- **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَتَى جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ مَا أُبَالِي إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةَ امْرَأَةٍ عَوْسَجَةٍ۔

٦١٥- **فَهٰذَا** عَلْقَمَةُ رَحِمَهُ اللهُ وَهُوَ أَجَلُّ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَعْلَمُهُمْ قَدْ تَرَكَ قَوْلَ عَبْدِ اللهِ فِي ذٰلِكَ مَعَ جَلَالَةِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ وَصَارَ إِلَى غَيْرِهِ وَذٰلِكَ عِنْدَنَا

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے منسوخ حکم کے ساتھ فیصلے کرنے پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا رد کیا۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس شخص کا معاملہ ذکر کیا، گیا جو اپنی بیوی کے ہمراہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا تو آپ نے اس کے لیے حد تجویز نہ فرمائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے پاس آتے تو میں پتھروں کے ساتھ ان کا سر کچل دیتا حضرت ابن مسعود کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا کہ بعد میں کیا ہوا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بتایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں اس حکم کو اپنایا جو پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا لیکن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہوسکا۔

اس سلسلے میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے اور ان کے مخالفین کے قول کی طرف، مائل ہو گئے حالانکہ وہ ان (حضرت ابن مسعود) کے فاضل شاگردوں میں سے تھے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تم اس سے زنا کرو یا عوسجہ کی بیوی کی لونڈی سے، (یعنی کسی بھی لونڈی سے جماع زنا ہے)

یہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جلیل القدر اور فاضل شاگردوں میں سے ہیں انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیا اور دوسروں کا قول اختیار کیا باوجودیکہ ان کے نزدیک آپ کی جلالت علمی مسلمہ تھی ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

لِثُبُوْتِ نَسْخِ مَا كَانَ ذَهَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ حُدَّ اِلَّا اَنْ يَّدَّعِيَ شُبْهَةً مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ اَوْ تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَيُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ وَيُعَزَّرُ وَيَجِبُ عَلَيْهِ الْعُقْرُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

نے جو بات اختیار کی تھی ان (حضرت علقمہ) کے نزدیک اس کا نسخ ثابت تھا، ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے اسے حد لگائی جائے البتہ یہ کہ وہ شبہ کا دعویٰ کرے مثلاً وہ کہے کہ میں نے اسے اپنے لیے حلال خیال کیا یا بیوی نے اسے میرے لیے حلال قرار دیا تو اس سے حد دور کر دی جائے گی اور اسے تعزیر ہو گی نیز مہر لازم ہو گا یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۰۶ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ اَوْ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِّنْهُ دَخَلَ بِهَا

باپ کی بیوی یا محرم عورت سے نکاح کر کے جماع کرنا

۶۱۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيْتُ خَالِيْ وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهٖ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ اَوْ اَقْتُلَهٗ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری ملاقات اپنے ماموں سے ہوئی اور ان کے پاس ایک ایک جھنڈا تھا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف بھیجا ہے جو اپنے باپ کے (انتقال کے) بعد اس کی بیوی سے نکاح کرتا ہے کہ میں اس کی گردن مار دوں یا اسے قتل کر دوں۔

۶۱۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ هُوَ ابْنُ مَنَازِلَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ بِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيُّ مَعَهُ اللِّوَاءُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اٰتِيْهِ بِرَاْسِهٖ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے پاس سے میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار اسلمی گزرے ان کے پاس جھنڈا تھا، پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا البتہ یہ بھی فرمایا کہ میں اس کا سر آپ کے پاس لاؤں۔

۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ قَالَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے پاس سے حضرت حارث بن

هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِيَ الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَهُ لِوَاءٌ قَدْ عَقَدَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَعَثَكَ قَالَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ۔

عمرو گزرے اور ان کے پاس جھنڈا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا تھا میں نے پوچھا آپ کو کس کی طرف بھیجا ہے انہوں نے فرمایا اس شخص کی طرف جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا کہ میں اس کی گردن ماردوں۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ هُوَ ابْنُ مَنَازِلٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص بن غیاث، حضرت اشعث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَلَّتْ اِبِلٌ لِّيْ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهَا فَاِذَا الْخَيْلُ قَدْ اَقْبَلَتْ فَلَمَّا رَاٰى اَهْلُ الْمَاءِ الْخَيْلَ انْضَمُّوْا اِلَيَّ وَجَاءُوْا اِلٰى خِبَاءٍ مِّنَ الْاَخْبِيَةِ فَاسْتَخْرَجُوْا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوْا عُنُقَهٗ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ اَعْرَسَ بِامْرَاَةِ اَبِيْهِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرا ایک اونٹ گم ہو گیا میں اس کی تلاش میں نکلا تو گھڑسواروں کے ایک دستے کو آتے ہوتے دیکھا پانی والوں نے سواروں کو دیکھا تو میری طرف آ گئے وہ لوگ ان خیموں میں سے ایک خیمے میں چلے گئے اور وہاں سے ایک شخص کو نکال کر اس کی گردن ماردی اور کہا کہ اس شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف (ان لوگوں کو) بھیجا اور (انہوں نے) اسے قتل کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِّنْهُ وَهُوَ عَالِمٌ بِحُرْمَتِهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ بِهَا اَنَّ حُكْمَهٗ حُكْمُ الزَّانِيْ وَاَنَّهٗ يُقَامُ عَلَيْهِمَا حَدُّ الزِّنَاءِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص کسی ذومحرم سے نکاح کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس پر حرام ہے پھر اس سے جماع بھی کرے تو اس کا وہی حکم ہے جو زانی کا ہے اس پر زنا کی حد رجم یا کوڑے لگائے جائیں ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ و امام محمد بھی شامل ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ فِيْ هٰذَا حَدُّ الزِّنَاءِ وَلٰكِنْ يَجِبُ فِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَالْعُقُوْبَةُ الْبَلِيْغَةُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص پر حد زنا واجب نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر اور پہنچنے والی (سخت) سزا ہوگی۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ اسی بات کے قائلین میں سے ہیں۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ۔

حضرت ابونعیم فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان سے سنا وہ اس شخص کے بارے میں جو کسی ذو محرم سے نکاح کرتا اور پھر اس سے جماع کرتا ہے، فرما رہے تھے کہ اس پر حد نہیں ہے۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا عَلَيْهِمَا بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ فِيْ تِلْكَ الْاٰثَارِ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلَهٗ بِالْقَتْلِ وَلَيْسَ فِيْهَا ذِكْرُ الرَّجْمِ وَلَا ذِكْرُ اِقَامَةِ الْحَدِّ۔

مخالفین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کا حکم دیا لیکن اس میں رجم کا ذکر نہیں نہ ہی حد کا ذکر ہے!

وَقَدْ اَجْمَعُوْا جَمِيْعًا اَنَّ فَاعِلَ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَتْلٌ اِنَّمَا يَجِبُ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُّوْجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ الرَّجْمُ اِنْ كَانَ مُحْصِنًا۔

اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ایسی حرکت کرنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ جو لوگ اس پر حد لازم کرتے ہیں ان کے نزدیک اگر وہ شادی شدہ ہے تو رجم ہوگا۔

فَلَمَّا لَمْ يَاْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّسُوْلَ بِالرَّجْمِ وَاِنَّمَا اَمَرَهٗ بِالْقَتْلِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَتْلَ لَيْسَ بِحَدِّ الزِّنَاءِ وَلٰكِنَّهٗ لِمَعْنًى خِلَافِ ذٰلِكَ

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کا حکم نہیں دیا بلکہ قتل کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ قتل حدِ زنا نہیں بلکہ یہ اس کے خلاف مفہوم کے لیے ہے وہ یہ کہ نکاح کرنے والے نے اسے حلال سمجھ کر کیا جیسا کہ وہ دورِ جاہلیت میں کرتے تھے اس طرح وہ مرتد ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے تو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ اس نکاح کرنے والے کے بارے میں اسی طرح فرماتے تھے کہ اگر وہ اسے حلال سمجھ کر کرتا ہے تو اسے قتل کیا جائے۔ تو جب اس حدیث میں ایسی بات نہیں ہے جو حضرت امام اعظم اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ کی بات کی نفی کرتی ہو تو ان کے خلاف کوئی دلیل نہ ہوگی کیونکہ محض تاویل سے ان کا مخالف ان سے اولیٰ نہیں ہو سکتا۔

وَهُوَ اَنَّ ذٰلِكَ الْمُتَزَوِّجَ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْلَالِ كَمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ مُرْتَدًّا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّفْعَلَ بِهٖ مَا يُفْعَلُ بِالْمُرْتَدِّ وَهٰكَذَا كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا الْمُتَزَوِّجِ اِذَا كَانَ اَتٰى فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْلَالِ اَنَّهٗ يُقْتَلُ فَاِذَا كَانَ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَنْفِيْ مَا يَقُوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ عَلَيْهِمَا لِاَنَّ مُخَالِفَهُمَا لَيْسَ بِالتَّاْوِيْلِ اَوْلٰى مِنْهُمَا۔

وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِأَبِي بُرْدَةَ الرَّايَةَ وَلَمْ تَكُنِ الرَّايَاتُ تُعْقَدُ إِلَّا لِمَنْ أُمِرَ بِالْمُحَارَبَةِ وَالْمَبْعُوثُ عَلَى إِقَامَةِ حَدِّ الزِّنَاءِ غَيْرُ مَأْمُورٍ بِالْمُحَارَبَةِ۔

نے اس شخص کو ایسے آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا لیکن حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ اس نے اس سے جماع بھی کیا تو جب اس کے نکاح کرنے کی وجہ سے ہی اسے سزا دینا مقصود تھی یعنی قتل کرنا۔

وَفِي الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُ بَعَثَهُ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ بِهَا فَإِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْعُقُوبَةُ وَهِيَ الْقَتْلُ مَقْصُودًا بِهَا إِلَى الْمُتَزَوِّجِ لِتَزَوُّجِهِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهَا عُقُوبَةٌ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْعَقْدِ لَا بِالدُّخُولِ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَالْعَاقِدُ مُسْتَحِلٌّ لِذٰلِكَ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سزا صرف عقد سے واجب ہوتی دخول کی وجہ سے نہیں اور یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب عقد کرنے والا اسے حلال سمجھتا ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهُوَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَدَخَلَ بِهَا۔

اگر کوئی کہے کہ ہمارے نزدیک یہ سزا اس لیے تھی کہ اس نے نکاح کیا اور جماع بھی کیا۔

قِيلَ لَهُ وَهُوَ عِنْدَ مُخَالِفِكَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَاسْتَحَلَّ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہارے مخالف کے نزدیک یہ اس لیے تھی کہ اس نے حلال سمجھ کر نکاح کیا۔

فَإِنْ قَالَ لَيْسَ لِلْاِسْتِحْلَالِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيثِ۔

اگر وہ کہے کہ حدیث میں حلال سمجھنے کا ذکر نہیں ہے۔

قِيلَ لَهُ وَلَا لِلدُّخُولِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيثِ فَإِنْ جَازَ أَنْ تَحْمِلَ مَعْنَى الْحَدِيثِ عَلَى دُخُولٍ غَيْرِ مَذْكُورٍ فِي الْحَدِيثِ جَازَ لِخَصْمِكَ أَنْ يَحْمِلَهُ عَلَى الْاِسْتِحْلَالِ غَيْرِ مَذْكُورٍ فِي الْحَدِيثِ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حدیث میں جماع کا ذکر بھی نہیں تو اگر یہ بات جائز ہے کہ حدیث میں ذکر نہ ہونے کے باوجود اسے جماع پر محمول کیا جائے تو تمہارے مخالف کے نزدیک حدیث میں مذکور نہ ہونے کے باوجود اسے حلال سمجھنے پر محمول کرنا جائز ہوگا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ حُرُوفٌ زَائِدٌ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأَوَّلِ۔

اس سلسلے میں پہلی روایات سے کچھ زائد بھی مروی ہے۔

۶۲۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيَ خَالَهُ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ

حضرت یزید بن براء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ماموں سے ملے ان کے پاس جھنڈا تھا فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کہاں جارہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص

بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ نَکَحَ اِمْرَاَۃَ اَبِیْہِ اَنْ اَقْتُلَہٗ وَ اٰخُذَ مَالَہٗ۔

۶۲۴۔ وَقَدْ رُوِیَ نَحْوُ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنِ الْبَرَاءِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاؤدَ وَفَھْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَرْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مَنَازِلَ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ کَرِیْمَۃَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَدَّ مُعَاوِیَۃَ اِلٰی رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَاَۃِ اَبِیْہِ اَنْ یَّضْرِبَ عُنُقَہٗ وَ یُخَمِّسَ مَالَہٗ۔

فَلَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ بِاَخْذِ مَالِ الْمُتَزَوِّجِ وَتَخْمِیْسِہٖ دَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ الْمُتَزَوِّجَ کَانَ بِتَزَوُّجِہٖ مُرْتَدًّا مُحَارِبًا فَوَجَبَ اَنْ یُّقْتَلَ لِرِدَّتِہٖ وَکَانَ مَالُہٗ کَمَالِ الْحَرْبِیِّیْنَ لِاَنَّ الْمُرْتَدَّ الَّذِیْ لَمْ یُحَارِبْ کُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ فِیْ اَخْذِ مَالِہٖ عَلٰی خِلَافِ التَّخْمِیْسِ فَقَالَ قَوْمٌ وَھُمْ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَاَصْحَابُہٗ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِھِمْ مَالُہٗ لِوَرَثَتِہٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَالَ مُخَالِفُھُمْ مَالُہٗ کُلُّہٗ فَیْءٌ وَلَا تَخْمِیْسَ فِیْہِ لِاَنَّہٗ لَمْ یُوْجَفْ عَلَیْہِ خَیْلٌ وَّلَا رِکَابٌ۔

فَفِیْ تَخْمِیْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَالَ الْمُتَزَوِّجِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ قَدْ کَانَتْ مِنْہُ الرِّدَّۃُ وَالْمُحَارَبَۃُ جَمِیْعًا فَانْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَسُفْیَانَ رَحِمَھُمَا اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ

کو قتل کرنے اور اس کا مال لینے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔

اس قسم کی روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ (مذکور) کے دادا کو ایسے شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا تاکہ ان کی گردن مار دیں اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے آئیں۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو حدیثوں میں اس نکاح کرنے والے کا مال لینے اور اس کا پانچواں حصہ وصول کرنے کا حکم دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ نکاح کرنے والا اس نکاح کی وجہ سے مرتد محارب ہو گیا تو مرتد ہونے کی وجہ سے اس کا قتل واجب ہوا اور اس کا مال حربیوں کے مال کی طرح ہوا کیونکہ مرتد غیر محارب کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اس کا مال پانچویں حصے کے خلاف لیا جائے گا حضرت امام ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب اور جو ان کے موقف کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کیلئے ہوگا جبکہ ان کے مخالفین کہتے ہیں کہ اس کا تمام مال فیئ ہوگا اور اس میں پانچواں حصہ نہ ہوگا کیونکہ اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے۔

اس نکاح کرنے والے کے مال سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ لینا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مرتد بھی تھا اور محارب بھی، تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ اس حدیث میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ کے

الحَدِیْثِ حُجَّۃٌ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَیْنَا ذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا لَا یَثْبُتُ فَكَانَ یَنْبَغِیْ اِذَا لَمْ یَثْبُتْ اَنْ یَكُوْنَ فِیْ حُكْمِ مَا لَمْ یَنْعَقِدْ فَیَكُوْنُ الْوَاطِیُٔ عَلَیْهِ كَالْوَاطِیِٔ لَا عَلٰی نِكَاحٍ فَیُحَدُّ۔

قِیْلَ لَهٗ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلِمَ كَانَ فِیْ سُؤَالِكَ اِیَّانَا مَا ذَكَرْتَ ذِكْرَ التَّزْوِیْجِ كَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ تَقُوْلَ رَجُلٌ زَنٰی بِذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَاِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ كَانَ جَوَابُنَا لَكَ اَنْ نَقُوْلَ عَلَیْهِ الْحَدُّ وَاِنْ اَطْلَقْتَ اِسْمَ التَّزَوُّجِ وَسَمَّیْتَ بِذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا وَاِنْ لَمْ یَكُنْ ثَابِتًا فَلَا حَدَّ عَلٰی وَاطِیٍٔ عَلٰی نِكَاحٍ جَائِزٍ وَلَا فَاسِدٍ۔

۶۲۵۔ وَقَدْ رَاَیْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَضٰی فِی الْمُتَزَوِّجِ فِی الْعِدَّۃِ الَّتِیْ لَا یَثْبُتُ فِیْهَا نِكَاحُ الْوَاطِیِٔ عَلٰی ذٰلِكَ مَا یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَذْهَبِكَ۔

۶۲۶۔ وَذٰلِكَ اَنَّ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَۃَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ طُلَیْحَۃَ نَكَحَتْ فِیْ عِدَّتِهَا فَاُتِیَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَضَرَبَهَا بِالْمِخْفَقَۃِ وَضَرَبَ زَوْجَهَا وَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَقَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَكَحَتْ فِیْ عِدَّتِهَا فُرِّقَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا الَّذِیْ نَكَحَتْ ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِیَّۃَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْاٰخَرِ اِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ لَمْ یَنْكِحْهَا اَبَدًا وَاِنْ لَمْ یَكُنْ دَخَلَ بِهَا

[illegible]

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

خلاف دلیل ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں یہ نکاح ثابت نہیں ہوتا تو چاہیے کہ ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس نکاح کے حکم میں ہو جو منعقد ہی نہیں ہوتا لہذا اس صورت میں وطی کرنے والا ایسا ہو گا جو نکاح کے بغیر وطی کرتا ہے پس اسے حد لگائی جائے۔

تو تمہارے سوال میں تزویج کا ذکر کیوں آیا اس طرح کہنا چاہیے تھا کہ کسی شخص نے ذو محرم سے زنا کیا، اگر تم یہ بات کہتے تو ہم تمہیں یوں جواب دیتے کہ اس پر حد ہوگی اور اگر تم اس پر لفظ نکاح کا اطلاق کرو گے اور اسے نکاح قرار دو گے تو اگرچہ وہ ثابت نہ ہو نکاح کرنے والے پر حد نہیں ہوتی چاہے نکاح جائز ہو یا فاسد۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عدت کے دوران جس میں وطی کرنے والے کا نکاح ثابت نہیں ہوتا نکاح کرنے والے کے خلاف ایسا فیصلہ دیا جو تمہارے مذہب کے خلاف ہے۔

حضرت سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت طلیحہ نے عدت کے دوران نکاح کیا تو اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا آپ نے اسے چند ہلکے دُرے لگائے اس کے خاوند کو مارا اور ان کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا جو عورت عدت کے دوران نکاح کرے تو اس کے اور اس خاوند کے درمیان جس نے اس نے نکاح کیا، تفریق کر دی جائے پھر وہ پہلے خاوند سے باقی عدت گزارے اس کے بعد دوسرے خاوند سے عدت گزارے اگر اس (دوسرے) نے جماع کیا ہو۔ پھر اس سے کبھی بھی نکاح نہ کرے اور اگر اس (دوسرے خاوند) نے جماع نہیں کیا تو پہلے کی عدت مکمل کر لے اور دوسرا پیغام نکاح دینے والوں میں سے ایک ہو گا۔

حضرت یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۶۲۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَضَرَبَهُمَا دُونَ الْحَدِّ وَجَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا قَالَ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا جَعَلْتُهُمَا مَعَ الْخُطَّابِ۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ ضَرَبَ الْمَرْأَةَ وَالزَّوْجَ الْمُتَزَوِّجَ فِي الْعِدَّةِ بِالْمُخَفَّفَةِ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَّضْرِبَهُمَا وَهُمَا جَاهِلَانِ بِتَحْرِيمِ مَا فَعَلَا لِأَنَّهُ كَانَ أَعْرَفَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُّعَاقِبَ مَنْ لَّمْ تَقُمْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَمَّا ضَرَبَهُمَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ كَانَتْ قَامَتْ عَلَيْهِمَا بِالتَّحْرِيمِ قَبْلَ أَنْ يَّفْعَلَا ثُمَّ هُوَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يُقِمْ عَلَيْهِمَا الْحَدَّ وَقَدْ حَضَرَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَعُوهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفُوهُ فِيهِ فَهٰذَا دَلِيلٌ صَحِيحٌ أَنَّ عَقْدَ النِّكَاحِ إِذَا كَانَ وَإِنْ كَانَ لَا يَثْبُتُ وَجَبَ لَهُ حُكْمُ النِّكَاحِ فِي وُجُوبِ الْمَهْرِ بِالدُّخُولِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ وَفِي الْعِدَّةِ مِنْهُ وَفِي ثُبُوتِ النَّسَبِ وَمَا كَانَ يُوجِبُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فَمُسْتَحِيلٌ أَنْ يَّجِبَ فِيهِ حَدٌّ لِأَنَّ الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ هُوَ الزِّنَاءُ لَا يُوجِبُ ثُبُوتَ نَسَبٍ وَّلَا مَهْرٍ وَّلَا عِدَّةٍ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ هٰذَا الَّذِي

کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک یہ مسئلہ پہنچا تو آپ نے اسے حد سے کم مار ماری عورت کو مہر کی مستحق قرار دیا دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا یہ دونوں کبھی بھی اکٹھے نہ ہوں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کریں تو میں انہیں دیگر منگنی کا پیغام دینے والوں کے ساتھ ملاتا ہوں (یعنی ر. ایک دوسرے کو پیغام نکاح دے سکتے ہیں)

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اور جس شخص نے اس کی عدت کے دوران نکاح کیا ہلکے دُرے لگائے تو یہ بات محال ہے کہ آپ ان کو اس صورت میں دُرے لگائیں جب وہ اس فعل کے حرام ہونے سے لاعلم ہوں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ پہچان رکھتے تھے اور اس بات سے ڈرتے تھے کہ کسی کو دلیل قائم ہونے کے بغیر سزا دیں۔ تو جب آپ نے ان کو سزا دی تو معلوم ہوا کہ اس فعل سے پہلے ان دونوں پر حرمت کی دلیل قائم ہو چکی تھی پھر آپ نے ان پر حد قائم نہیں فرمائی اور اس وقت صحابہ کرام بھی موجود تھے انہوں نے بھی آپ کی اتباع کی اور مخالفت نہیں فرمائی تو یہ صحیح دلیل ہے کہ عقد نکاح پائے جانے کے بعد چاہے وہ ثابت نہ بھی ہو اس کے لیے نکاح کا حکم ہی ہوگا یعنی نکاح کے بعد جماع کی صورت میں مہر واجب ہوگا عدت واجب ہوگی اور نسب ثابت ہوگا تو جس عمل سے یہ مذکورہ چیزیں ثابت ہو رہی ہیں اس میں حد کا واجب ہونا محال ہے کیونکہ حد تو زنا سے واجب ہوتی ہے اور اس سے نسب، مہر اور عدت ثابت نہیں ہوتی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے ذو محرم سے

ذَكَرْتَ مِنْ وَطْيِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِي وَصَفْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ زِنَاءً فَهُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَاءِ فَأَحْرَى أَنْ يَجِبَ فِيهِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَاءِ۔

نکاح کے سلسلے میں ذکر کیا تو اگرچہ یہ زنا نہیں لیکن زنا سے زیادہ بُرا ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ جو کچھ زنا کی صورت میں واجب ہوتا ہے اس میں بھی وہی واجب ہو۔

قِيلَ لَهُ قَدْ أَخْرَجْتَهُ بِقَوْلِكَ هٰذَا مِنْ أَنْ يَكُونَ زِنَاءً وَزَعَمْتَ أَنَّهُ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَاءِ وَلَيْسَ مَا كَانَ مِثْلَ الزِّنَاءِ أَوْ مَا كَانَ أَعْظَمَ مِنَ الزِّنَاءِ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَةِ يَجِبُ فِي انْتِهَاكِهَا مِنَ الْعُقُوبَاتِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَاءِ لِأَنَّ الْعُقُوبَاتِ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيفِ لَا مِنْ جِهَةِ الْقِيَاسِ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے اپنے قول سے اسے زنا سے نکال دیا اور تمہارے خیال میں یہ زنا سے زیادہ بُرا ہے لیکن وہ حرام امور جن کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی ہے ان میں سے کوئی عمل زنا کی مثل ہو یا اس سے بڑا، اس کی وہ سزا نہیں جو زنا کی ہے کیونکہ سزائیں توقیفی ہوتی ہیں (جو کچھ شریعت سے معلوم ہوا) قیاس سے ثابت نہیں ہوتیں۔

أَلَا تَرَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ كَمَا حَرَّمَ الْخَمْرَ وَقَدْ جَعَلَ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ حَدًّا لَمْ يَجْعَلْ مِثْلَهُ عَلَى آكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَلَا عَلَى آكِلِ لَحْمِ الْمَيْتَةِ وَإِنْ كَانَ تَحْرِيمُ مَا أَتَى بِهِ كَتَحْرِيمِ مَا أَتَى ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ جَلْدَ ثَمَانِينَ وَسُقُوطَ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَإِلْزَامَ اسْمِ الْفِسْقِ وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ فِيمَنْ رَمَى رَجُلًا بِالْكُفْرِ وَالْكُفْرُ فِي نَفْسِهِ أَعْظَمُ وَأَغْلَظُ مِنَ الْقَذْفِ فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ قَدْ جُعِلَتْ فِي أَشْيَاءَ خَاصَّةً وَلَمْ يُجْعَلْ فِي أَمْثَالِهَا وَلَا فِي أَشْيَاءَ هِيَ أَعْظَمُ مِنْهَا وَأَغْلَظُ فَكَذٰلِكَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْحَدِّ فِي الزِّنَاءِ لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ وَاجِبًا فِيمَا هُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَاءِ فَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالَى۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کو اسی طرح حرام قرار دیا جس طرح شراب کو حرام قرار دیا اور شراب نوشی کرنے والے پر وہ حد مقرر فرمائی جو خنزیر کا گوشت کھانے والے پر نہیں اور نہ ہی مردار کھانے والے کے لیے وہ سزا ہے اگرچہ اس عمل کی حرمت بھی اس کی حرمت کی طرح ہے اسی طرح کسی پاکدامن پر زنا کے الزام کی سزا اللہ تعالیٰ نے اَسّی کوڑے مقرر فرمائے، اس کی شہادت غیر مقبول ٹھہرائی اور اس کا نام فاسق رکھا جبکہ کسی کو کافر کہنے والے کی یہ سزا نہیں حالانکہ ذاتی طور پر کفر، قذف (الزام تراشی) سے بڑا گناہ ہے اور زیادہ بُرا ہے تو بعض امور میں خاص سزائیں رکھی گئیں جو ان جیسے دوسرے امور میں نہیں اور نہ ہی ان سے بڑے اور زیادہ برے گناہوں میں ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زنا کے سلسلے میں جو حد مقرر فرمائی ہے وہ زنا سے زیادہ بُرے عمل میں واجب نہ ہوگی یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کا مسلک ہے۔

باب ۲۰۷ حدِّ الخمر

شراب نوشی کی سزا

۶۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَیْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِیِّ اَبِیْ سَاسَانَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ اَرْبَعِیْنَ وَاَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ وَکَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِیْنَ وَکُلٌّ سُنَّةٌ۔

۶۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الدَّانَاجِ قَالَ ثَنَا حُضَیْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِیُّ قَالَ شَهِدْتُّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَقَدْ اُتِیَ بِالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَقَدْ صَلّٰی بِاَهْلِ الْکُوْفَةِ الصُّبْحَ اَرْبَعًا وَقَالَ اَزِیْدُکُمْ قَالَ فَشَهِدَ عَلَیْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ رَاٰهُ یَشْرَبُهَا وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ رَاٰهُ یَتَقَیَّؤُهَا قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَمْ یَتَقَیَّاْهَا حَتّٰی شَرِبَهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِیٌّ لِابْنِهِ الْحَسَنِ اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ قَالَ فَقَالَ الْحَسَنُ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مکمل کرتے ہوئے اسّی کوڑے مارے اور یہ سب سنّت ہے۔

حضرت حضین بن منذر رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ولید بن عقبہ کو لایا گیا تھا انہوں نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعات پڑھائیں اور کہا کہ میں تمہارے لیے زیادہ کرتا ہوں راوی فرماتے ہیں ان کے خلاف حمران اور ایک دوسرے شخص نے گواہی دی فرماتے ہیں ایک نے گواہی دی کہ اس نے انہیں شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے قے کرتے ہوئے دیکھا ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے کے بغیر تو قے نہیں ہوگی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کریں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کیجیے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس کی مشقت اس کے سپرد کیجیے جو اس کی راحت حاصل کر رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ چونکہ خلافت کا منصب بنو امیہ کے پاس ہے لہٰذا حد

وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَعَلَ يَجْلِدُهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ۔

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْحَدَّ الَّذِي يَجِبُ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ هٰذَا أَرْبَعُونَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَادَّعَوْا فَسَادَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَنْكَرُوا أَنْ يَكُونَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ وَيَدْفَعُهُ۔

۶۳۱۔ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ ابْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدْنَاهُ فَمَاتَ وَدَيْنَاهُ لِأَنَّهُ شَيْءٌ صَنَعْنَاهُ۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا حَدَدْتُ أَحَدًا حَدًّا فَمَاتَ فِيهِ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي شَيْئًا إِلَّا الْخَمْرَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيهَا شَيْئًا۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُخْبِرُ

وہ ہی نافذ کریں [1] پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کیجئے، انہوں نے کوڑا لیا اور مارنے لگے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گنتے جاتے تھے حتیٰ کہ چالیس تک پہنچے پھر فرمایا رک جاؤ اس کے بعد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے اور یہ دونوں طریقے سنّت ہیں اور یہی بات مجھے پسند ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ شراب پینے والے کی حد یہ چالیس کوڑے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان سے اختلاف کیا ہے وہ اس حدیث کے فاسد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں نیز وہ اس بات کا بھی انکار کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کچھ فرمایا ہے کیونکہ ان سے وہ بات مروی ہے جو اس کے خلاف ہے اور اس کا رد کرتی ہے۔

حضرت عمیر بن سعید نخعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو شخص شراب پیئے پھر ہم اسے کوڑے ماریں اور وہ مرجائے تو ہم اس کی دیت ادا کریں گے کیونکہ یہ عمل ہم نے کیا ہے۔

حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے کسی شخص کو حد نہیں ماری جس سے وہ مر گیا تو میں اپنے دل میں کچھ (غم) محسوس کروں سوائے شراب کے، کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی طریقہ مقرر نہیں (سنّت نہیں)

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ اس بات پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن ... ناراضگی کا اظہار فرمایا ...

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ سَنَّ فِيْ شُرْبِ الْخَمْرِ حَدًّا۔

شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی طریقہ جاری نہیں فرمایا۔

ثُمَّ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ شَارِبِ الْخَمْرِ تَعْلِيْ خِلَافِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَيْضًا مِّنْ اِخْتِيَارِهِ الْاَرْبَعِيْنَ عَلَى الثَّمَانِيْنَ۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے شراب پینے والے کے سلسلے میں اس پہلی حدیث کے خلاف روایت منقول ہے جس (پہلی حدیث) میں آپ نے اسّی کوڑوں پر چالیس کو ترجیح دی تھی۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِالنَّجَاشِيِّ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ اِلَى السِّجْنِ ثُمَّ اَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبَهُ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ لِاِفْطَارِكَ فِيْ رَمَضَانَ وَجُرْاَتِكَ عَلَى اللّٰهِ۔

حضرت عطاء بن ابی مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نجاشی لایا گیا جس نے رمضان المبارک کے مہینے میں شراب پی تھی آپ نے اسے اسّی کوڑے لگائے پھر اسے قید خانے میں ڈالنے کا حکم دیا دوسرے دن اسے نکالا تو بیس کوڑے لگائے پھر فرمایا میں نے تمہیں یہ بیس کوڑے اس لیے لگائے ہیں کہ تم نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کی۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو مصعب اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان المبارک کے مہینے میں شراب پی، اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهٗ وَبَرَةُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِ الصِّدِّيْقَ كَانَ يَجْلِدُ فِي الشَّرَابِ اَرْبَعِيْنَ وَكَانَ عُمَرُ يَجْلِدُ فِيْهَا اَرْبَعِيْنَ قَالَ فَبَعَثَنِيْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ خَالِدًا بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ قَالَ فِيْمَ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَحَاقَرُوا الْعُقُوْبَةَ

حضرت ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمٰن ابن عوف نے ان سے بیان کیا کہ کلب قبیلے کا ایک شخص جسے وبرہ کہا جاتا تھا اس نے ان کو بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے مارتے تھے وہ فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا میں نے حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المومنین! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے انہوں نے پوچھا "کس سلسلے میں؟" میں نے عرض کیا لوگ سزا سے ڈرتے ہیں اور شراب نوشی میں مبتلا ہو گئے ہیں آپ کی اس سلسلے میں کیا رائے ہے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارد گرد والوں سے پوچھا تمہاری کیا رائے

وَانْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ فَمَا تَرٰى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ مَا تَرَوْنَ فَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَرٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَقَبِلَ ذٰلِكَ عُمَرُ فَكَانَ خَالِدٌ اَوَّلَ مَنْ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَاسًا بَعْدَهُ۔

۶۳۶ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِنِ اللَّيْثِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ عَلِيًّا وَّطَلْحَةَ وَزُبَيْرًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَهُمْ مُتَّكِئُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ فِيْ كَلَامِ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ اِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى اِفْتَرٰى وَعَلَى الْمُفْتَرِيْ ثَمَانُوْنَ وَتَابَعَهُ اَصْحَابُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ضَرَبَ اَمْثَالَ الْحُدُوْدِ كَيْفَ هِيَ ثُمَّ اسْتَخْرَجَ مِنْهَا حَدًّا بِرَاْيِهٖ فَجَعَلَهُ كَحَدِّ الْمُفْتَرِيْ وَلَوْ كَانَ عِنْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَغْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اِذًا لَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ اَخْذَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْاِسْتِنْبَاطِ وَضَرْبِ الْاَمْثَالِ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُقْبَلَ بَعْدَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا يُخَالِفُ هٰذَا۔

۶۳۸ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المومنین! ہمارے خیال میں اَسّی کوڑے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے قبول فرمایا تو سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے لگائے پھر اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو کوڑے لگائے۔

حضرت روح بن عبادہ نے حضرت اسامہ بن زید لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا (کہ راوی فرماتے ہیں) پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ، اور حضرت زبیر اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کو پایا اور وہ سب مسجد میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے، پھر انہوں نے اسکی مثل ذکر کیا جو حضرت یونس کی روایت (حدیث) میں مذکور ہے البتہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰؓ کے کلام میں یہ اضافہ کیا کہ جب کسی کو نشہ آتا ہے تو وہ بیہودہ بکتا ہے اور جب بیہودہ بکتا ہے تو جھوٹ بکتا ہے اور جو کسی پر جھوٹ بولتا ہے (الزام لگاتا ہے) اسکی سزا اسی کوڑے ہے ان کے شاگردوں نے

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے حدود کی مثالیں دیں کہ وہ کیسے ہیں پھر انہوں نے اپنی رائے سے (اس) حد کا حکم نکالا اور اسے جھوٹا الزام لگانے والے کی سزا کی طرح قرار دیا اور اگر ان کے پاس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی مقرر سزا ہوتی ہے تو ان کو اس (رائے) کی ضرورت نہ ہوتی اور اگر ان کے شاگردوں کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی بات ہوتی تو وہ ان کے اجتہاد اور دیگر حدود کی روشنی میں اس سزا کے تقرر کے سلسلے میں ان کا رد کرتے تو جو کچھ ہم نے ان سے اور ان کے شاگردوں سے نقل کیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی بات نہ تھی تو کیسے جائز ہوگا کہ اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف کوئی بات قبول کی جائے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِبَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ الْخَمْرَ وَعَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَالُوْا هِيَ حَلَالٌ وَّتَاَوَّلُوْا لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا الْاٰيَةَ فَكَتَبَ فِيْهِمْ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنِ ابْعَثْ بِهِمْ اِلَيَّ قَبْلَ اَنْ يُّفْسِدُوْا مَنْ قِبَلَكَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ اسْتَشَارَ فِيْهِمُ النَّاسَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَرٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وَشَرَعُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمْ وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا الْحَسَنِ قَالَ اَرٰى اَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ فَاِنْ تَابُوْا ضَرَبْتَهُمْ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ لِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَاِنْ لَّمْ يَتُوْبُوْا ضَرَبْتَ اَعْنَاقَهُمْ فَاِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وَشَرَعُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوْا فَضَرَبَهُمْ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ۔

۶۳۹ - فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا سَاَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ حَدِّهِمْ اَجَابَهُ اَنَّهُ ثَمَانُوْنَ وَلَمْ يَقُلْ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ اَرْبَعِيْنَ وَاِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ ثَمَانِيْنَ۔

فَهٰذَا يَنْفِيْ مَا فِيْ حَدِيْثِ الدَّانَاجِ مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَرْبَعِيْنَ وَمِنِ اخْتِيَارِهٖ هُوَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی ان دنوں وہاں یزید بن ابوسفیان کی حکمرانی تھی وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ حلال ہے اور انہوں نے اس آیت کی تاویل کی "ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں پر اس کے چکھنے پر کوئی حرج نہیں جب کہ وہ ڈریں" انہوں (یزید بن ابوسفیان) نے ان کا معاملہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے پہلے کہ وہ تمہاری طرف فساد پھیلائیں انہیں میرے پاس بھیجو جب وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ــ تو آپ نے ان کے بارے میں صحابہ کرام سے مشورہ کیا انہوں نے عرض کیا اے امیر المومنین! انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور اپنے دین میں ایسی بات جاری کی جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی انکی گردنیں اڑادیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش رہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن! آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ان سے توبہ کا مطالبہ کریں اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کو شراب نوشی پر اسی اسی کوڑے لگائیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کی گردنیں ماردیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور اپنے دین میں وہ بات جاری کی جس کی اللہ تعالیٰ نے ان کو اجازت نہیں دی چنانچہ انہوں نے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا اور انہوں نے توبہ کی پھر آپ نے ان کو اسی

تو اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی عنہ سے ان کی حد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اسی کوڑے ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو چالیس کوڑے لگائیں اور اگر چاہیں تو اسی کوڑے لگائیں۔

تو یہ اس بات کی نفی کرتی ہے جو داناج (ابن داناج) کی روایت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس کوڑوں کے بارے میں مذکور ہے اور یہ کہ آپ نے بعد میں اسے اختیار کیا۔

۶۴۰- وَقَدْ رُوِیَ اَنَّ السَّوْطَ الَّذِیْ ضُرِبَ بِهِ الْوَلِیْدُ کَانَ لَهٗ طَرَفَانِ فَکَانَتِ الضَّرْبَةُ ضَرْبَتَیْنِ۔

یہ بھی مروی ہے کہ ولید کو جس کوڑے سے مارا گیا تھا اس کی دو شاخیں تھیں تو ایک مار، دو ماروں کی جگہ تھی۔

۶۴۱- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ عَلِیًّا جَلَدَ الْوَلِیْدَ اَرْبَعِیْنَ بِسَوْطٍ لَهٗ طَرَفَانِ۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ولید کو دو شاخوں والے کوڑے سے چالیس کوڑے مارے۔

۶۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ ثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَلِیًّا جَلَدَ الْوَلِیْدَ بْنَ عُقْبَةَ بِسَوْطٍ لَهٗ ذَنَبَانِ اَرْبَعِیْنَ جَلْدَةً فِی الْخَمْرِ قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارے جس کی دو شاخیں تھیں وہ فرماتے ہیں یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ ہے۔

۶۴۳- فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ضَرَبَهٗ ثَمَانِیْنَ لِاَنَّ کُلَّ سَوْطٍ مِّنْ تِلْكَ الْاَسْوَاطِ سَوْطَانِ فَاسْتَحَالَ اَیْضًا اَنْ یَّکُوْنَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ الْاَرْبَعِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الثَّمَانِیْنَ ثُمَّ یَجْلِدُ هُوَ ثَمَانِیْنَ فَهٰذَا دَلِیْلٌ اَیْضًا عَلٰی فَسَادِ حَدِیْثِ الدَّانَاجِ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو اسّی کوڑے مارے کیونکہ ان میں سے ہر کوڑا دو کے قائم مقام تھا تو محال ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائیں کہ مجھے اسّی کے مقابلے میں چالیس کوڑے پسند ہیں پھر وہ اسّی کوڑے ماریں یہ بھی حدیث دا ناج کے فساد کی دلیل ہے۔

وَقَدْ رَوٰی اٰخَرُوْنَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ کُلِّهٖ۔

دوسرے حضرات نے بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

۶۴۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ وَعُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْهِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَلَدَ

حضرت محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو شراب نوشی پر اسّی کوڑے مارے البتہ صالح (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ آپ نے

رَجُلًا فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَلَدَ رَجُلًا مِنْ بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا أَيْضًا فَاسِدٌ لَا يَثْبُتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيدٌ مِنْ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يَسُنَّ فِي الْخَمْرِ حَدًّا وَإِنَّهُمْ جَعَلُوهُ ثَمَانِينَ بِالتَّمْثِيلِ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَلَا يَجُوزُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَكُونَ يَحْتَاجُ فِي اسْتِخْرَاجِ حَدِّ الْخَمْرِ مِنْ ذٰلِكَ وَعِنْدَهُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْصُدُ فِي حَدِّ الشَّارِبِ إِلَى عَدَدٍ مِنَ الضَّرْبِ مَعْلُومٍ حَتّٰى لَقَدْ بَيَّنَ فِي بَعْضِ مَا رُوِيَ عَنْهُ نَفْيَ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يَسُنَّ فِيهِ حَدًّا۔

۶۴۵- **فَمِمَّا** رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّجَالِ يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ

بنو حارث بن خزرج کے ایک شخص کو کوڑے مارے۔

ہمارے نزدیک یہ روایت بھی فاسد ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ حضرت سعید نے ان سے روایت کیا (اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے) کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپ نے شراب نوشی کی حد کا کوئی طریقہ نہیں چھوڑا اور صحابہ کرام نے (دوسری حدود کی) مثال سے اسّی کوڑے مقرر فرمائے جیسا کہ ہم نے اسی باب میں ان سے روایت ذکر کی اور ہمارے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ شراب نوشی کی حد کے لیے اجتہاد کے محتاج نہ ہوتے اگر ان کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی وہ بات ہوتی جو اس حدیث میں ہے۔

متواتر روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کی سزا کے سلسلے میں کوڑے مارنے کی ایک معلوم تعداد کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ بعض روایات میں اس کی نفی کا بیان ہے جیسے ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور اس کی حد مقرر نہیں فرمائی۔

اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ غزوہ حنین کے دن کچھ لوگوں کے درمیان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی منزل تلاش کر رہے تھے آپ اسی حالت میں تھے کہ ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے مارو، تو ان میں سے بعض نے اسے جوتوں کے

لِلنَّاسِ اِضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ يُرِيْدُ الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ۔

ساتھ مارا بعض نے لاٹھی سے مارا اور کچھ نے کھجور کی تر شاخ (میتخہ) کے ساتھ مارا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس کے چہرے پر ماری۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَزْهَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْاَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَاُتِيَ بِسَكْرَانٍ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَضَرَبُوْهُ بِمَا كَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ حَثَّى عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ اُتِيَ اَبُوْ بَكْرٍ بِسَكْرَانٍ فَتَوَخَّى الَّذِيْ كَانَ مِنْ ضَرْبِهِمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهٗ اَرْبَعِيْنَ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر زہری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے غزوۂ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لوگوں کے درمیان حضرت خالد بن ولید کے منزل کے بارے میں پوچھ رہے تھے کہ ایک نشے والا لایا گیا آپ نے اپنے قریب والے حضرات کو حکم دیا تو انہوں نے جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا اس سے اسے مارا پھر آپ نے اس پر مٹی پھینکی پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (کے دور خلافت میں ان) کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے اس شخص کو بلانے کا قصد کیا جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان (شراب نوشوں) کو مارا تھا پھر اسے چالیس کوڑے مارے۔

۶۲۷۔ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اِنَّمَا كَانَ ضَرَبَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْهُ لِضَرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَقَّفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ بِعَيْنِهٖ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے مارنے پر غور فکر کر کے چالیس کوڑے مارے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سلسلے میں کسی معین مقدار سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ التَّيَّاحِ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا اَشْرَبُ نَبِيْذَ الْجَرِّ بَعْدَ اِذَا اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَشْوَانٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

حضرت ابو وداک، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا اس وقت سے میں گھڑے میں بنایا گیا نبیذ (جوس) نہیں پیتا، اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے شراب نہیں پی میں نے کدو کے برتن

شَرِبْتُ خَمْرًا اِنَّمَا شَرِبْتُ نَبِيْذَ تَمْرٍ وَّزَبِيْبٍ فِيْ دُبَّآءٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُهِزَ بِالْاَيْدِيْ وَخُفِقَ بِالنِّعَالِ۔

میں کھجور اور کشمش کا جوس پیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اسے ہاتھوں اور جوتوں سے زدو کوب کیا گیا۔

۶۴۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ اِضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِيَدِهٖ وَبِثَوْبِهٖ وَبِنَعْلِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا آپ نے فرمایا اسے مارو تو ان میں سے کسی نے ہاتھ سے کسی نے اپنے کپڑے سے اور کسی نے اپنے جوتے کے ساتھ اسے مارا۔

---

۶۵۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

---

۶۵۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا اِلَيْهِ فَقَامَ النَّاسُ فَضَرَبُوْهُمْ بِنِعَالِهِمْ۔

حضرت عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوۂ حنین کے دن ایک شراب نوشی کو بارگاہ نبوی میں لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اس کی طرف اٹھو لوگ کھڑے ہوئے، اور اسے اپنے جوتوں کے ساتھ مارا۔

---

۶۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ الْاَسَدِ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُتِيَ بِالنُّعْمَانِ اِلَى النَّبِيِّ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نعمان کو نشہ کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَكْرَانُ قَالَ فَشَقَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةً شَدِيْدَةً قَالَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوْهُ قَالَ فَضَرَبُوْهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ قَالَ عُقْبَةُ كُنْتُ فِيْمَنْ ضَرَبَهُ.

علیہ وسلم پر یہ بات نہایت گراں گزری فرماتے ہیں پھر آپ نے گھر میں موجود افراد کو حکم دیا کہ اسے ماریں تو انہوں نے جوتوں اور کھجور کی شاخوں کے ساتھ اسے مارا حضرت عقبہ فرماتے ہیں میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا۔

۶۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِالنُّعْمَانِ أَوْ ابْنِ النُّعْمَانِ.

حضرت سلیمان بن حرب فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ نعمان تھا یا ابن نعمان۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت عفان فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَقِّفْهُمْ فِي حَدِّ الْخَمْرِ عَلَى ضَرْبٍ مَعْلُوْمٍ كَمَا وَقَّفَهُمْ فِي حَدِّ الزِّنَاءِ لِغَيْرِ الْمُحْصِنِ وَفِي حَدِّ الْقَذْفِ.

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں معلوم تعداد میں مارنے سے آگاہ نہیں فرمایا جیسا کہ غیر شادی شدہ زانی کی حد اور قذف (الزام تراشی) کی حد کے بارے میں آگاہ فرمایا۔

۶۵۵ - فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِيْنَ أَرْبَعِيْنَ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا.

اگر کوئی کہنے والا کہے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں چالیس چالیس جوتے مارے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کو ایک کوڑا قرار دیا۔

۶۵۶ - قِيْلَ لَهُ قَدْ صَدَقْتَ قَدْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ أَوْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا تم نے ٹھیک کہا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

لیکن اس حدیث میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے اس مارنے سے اسی کوڑوں کا قصد فرمایا تھا ہو سکتا ہے

وَسَلَّمَ فَقَصَدَ بِذٰلِكَ الضَّرْبِ إِلٰى ثَمَانِيْنَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ قَصَدَ إِلٰى ضَرْبٍ غَيْرِ مَعْلُوْمٍ فَضَرَبَ النَّاسُ فَكَانَ ضَرْبُهُمْ فِيْ جُمْلَتِهِ ثَمَانِيْنَ فَتَوَخّٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذٰلِكَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُّوْقِفَ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ فَجَعَلَ مَكَانَ كُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا۔

آپ نے غیر معلوم ضرب کا ارادہ کیا ہو پھر لوگوں نے مارا تو وہ اسّی تک پہنچ گئیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک معلوم مقدار سے واقف کرنا چاہا تو ایک جوتے کی جگہ ایک کوڑا رکھ لیا۔

---

۶۵۷ - وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوْ بَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهٗ كَأَخَفِّ الْحُدُوْدِ وَتَجْعَلَ فِيْهِ ثَمَانِيْنَ فَلَوْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّ مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ تَوْقِيْفًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ أَنَّهٗ ثَمَانُوْنَ إِذًا لَّمَا احْتَاجَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى شُوْرٰى وَلٰكِنَّهٗ إِنَّمَا شَاوَرَ لِيَسْتَنْبِطُوْا وَقْتًا مَّعْلُوْمًا فِيْ ذٰلِكَ لَا يُجَاوِزُهٗ إِلٰى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا يَنْقُصُهٗ إِلٰى أَقَلَّ مِنْهُ۔

اس بات پر یہ روایت بھی دلیل ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے مار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حکمران بنے تو صحابہ کرام کو بلا کر پوچھا شراب (کی سزا) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرا خیال ہے کہ آپ اسے سب سے کم حد کی طرح قرار دیں اور اس میں اسّی کوڑے مقرر فرمائیں۔

تو اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوتا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صحابہ کرام کو شراب کی حد سے آگاہ کرنا ہے کہ وہ اسی کوڑے ہیں تو آپ کو (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو) مشورے کی ضرورت نہ ہوتی لیکن آپ نے اس لیے مشورہ کیا تاکہ اس سلسلے میں ایک معین تعداد معلوم کر سکیں کہ نہ تو اس سے زیادہ کی طرف تجاوز کریں اور نہ ہی اس میں کمی کر سکیں۔

۶۵۸ - وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت شعبہ اور حضرت ہمام دونوں حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ کے حکم سے اسے دو شاخوں کے ساتھ

وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ صَنَعَ اَبُوْبَكْرٍ مِّثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اِسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ التَّوْقِيْفَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ عَلٰى جَلْدٍ مَّعْلُوْمٍ اِنَّمَا كَانَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّمَا وَقَفُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ ثَمَانِيْنَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّدَعَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلَ بِخِلَافِهٖ لِاَنَّ اِجْمَاعَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةٌ اِذَا كَانَ بَرِيْئًا مِّنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ وَهُوَ كَنَقْلِهِمُ الْحَدِيْثَ الْبَرِيْءَ مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ فَكَمَا كَانَ نَقْلُهُمُ الَّذِيْ نَقَلُوْهُ جَمِيْعًا حُجَّةً لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ خِلَافُهٗ فَكَذٰلِكَ رَاْيُهُمُ الَّذِيْ رَاَوْهُ جَمِيْعًا حُجَّةٌ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ خِلَافُهٗ۔

٦٥٩۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذَ بِيَدِ ابْنٍ لَّهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ هٰذَا رِيْحَ الشَّرَابِ وَاِنِّيْ سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ سَكِرَ جَلَدْنَاهُ قَالَ السَّائِبُ فَرَاَيْتُ عُمَرَ جَلَدَ ابْنَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ۔

٦٦٠۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ

تقریباً چالیس بار مارا گیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی عمل کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین ! سب سے ہلکی حد اسّی کوڑے ہیں چنانچہ آپ نے اسی طرح کیا۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں کوڑوں کی معلوم تعداد پر واقفیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی اور اس سلسلے میں انہیں جس تعداد پر آگاہی ہوئی وہ اسّی کوڑے ہیں ان میں سے کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی لہٰذا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ اسے چھوڑ کر اس کے خلاف قول کرے کیونکہ صحابہ کرام کا اجماع حجت ہے جبکہ وہ وہم اور لغزش سے پاک ہو جیسا کہ ان کا کسی ایسی حدیث کو نقل کرنا جو وہم اور لغزش سے پاک ہو، تو جس طرح ان سب کی نقل کردہ حدیث حجت ہے کسی کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں اسی طرح ان سے مروی ان کی مشترکہ رائے بھی حجت ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس کے خلاف عمل کرے۔

حضرت ربیعہ بن سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو اپنے ایک بیٹے کا ہاتھ پکڑا پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں نے اس سے شراب کی بو پائی ہے اور میں اس کے بارے میں پوچھوں گا اگر اسے نشہ آیا تو ہم اسے کوڑے لگائیں گے حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس کے بعد آپ نے اپنے بیٹے کو اسی کوڑوں کی سزا دی۔

حضرت زہری فرماتے ہیں ہم سے حضرت سائب

قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا السَّائِبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَهٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهُ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ایسا ہوا اور کسی نے بھی مخالفت نہیں کی لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے آپ کی اتباع کی۔

۶۶۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِي التَّوْقِيْفِ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ اَنَّهُ ثَمَانُوْنَ حَدِيْثٌ اِنْ كَانَ ثَابِتًا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شراب کی حد اسّی کوڑے ہونے کے بارے میں آگاہی سے متعلق حدیث مروی ہے بشرطیکہ وہ حدیث ثابت ہو۔

وَهُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ بِسَقَةَ خَمْرٍ فَاجْلِدُوْهُ ثَمَانِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اسے اسّی کوڑے مارو۔

فَهٰذَا الَّذِيْ وَجَدْنَا فِيْهِ التَّوْقِيْفَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَهُوَ ثَمَانُوْنَ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ ثَابِتًا فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ الثَّمَانُوْنَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ اِجْمَاعِهِمْ عَلَى الثَّمَانِيْنَ وَمِنِ اسْتِنْبَاطِهِمْ اِيَّاهَا مِنْ اَخَفِّ الْحُدُوْدِ فَذٰلِكَ مِنْ اِجْمَاعِهِمْ بَعْدَ مَا كَانَ خِلَافُهُ كَاِجْمَاعِهِمْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَتَكْبِيْرَاتِ الْجَنَائِزِ وَقَدْ كَانَ خِلَافُهُ فَكَمَا لَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهُمْ فِيْ تَرْكِ بَيْعِ اُمَّهَاتِ

یہ وہ روایت ہے جس سے ہم نے شراب نوشی کی سزا اسّی کوڑے ہونے کے بارے میں آگاہی حاصل کی اگر یہ ثابت ہو تو اس سے اسّی کوڑے ثابت ہوں گے اور اگر یہ ثابت نہ ہو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسّی کوڑوں پر اجماع ثابت ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا نیز انہوں نے کم از کم حد کو سامنے رکھ کر اجتہاد کیا تو یہ ان کا اجماع ہے جب کہ پہلے اس کے خلاف حکم تھا جیسا کہ انہوں نے ام ولد لونڈیوں کے بیچنے اور نماز جنازہ کی تکبیرات پر اجماع کیا جب کہ پہلے اس کے خلاف تھا تو جس طرح ام ولد لونڈیوں کی خرید و فروخت چھوڑنے میں ان کی مخالفت جائز نہیں اسی

الْاَوْلَادِ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهُمْ فِيْ تَوْقِيْتِهِمُ الثَّمَانِيْنَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۲۰۸ مَنْ سَكِرَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ مَا حَدُّهٗ

۶۶۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ شَرِبُوْا خَمْرًا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِنْ شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِنْ شَرِبُوْا عِنْدَ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُمْ۔

۶۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مَعْبَدِ الْقَاصِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۶۶۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ائْتُوْنِيْ بِرَجُلٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ لَمْ اَقْتُلْهُ فَاَنَا كَذَّابٌ۔

۶۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ

طرح شراب کی حد کے سلسلے میں اسّی کوڑے مقرر کرنے میں بھی ان کی مخالفت جائز نہیں یہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

جسے چار بار نشہ آئے اس کی سزا

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو پھر اگر شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو پھر چوتھی بار پئیں تو انہیں قتل کر دو۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ جدلی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں راوی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس آدمی پر تین بار حد قائم ہوئی ہو اسے میرے پاس لاؤ اگر میں اسے قتل نہ کروں تو میں جھوٹا ہوں۔

حضرت شہر بن حوشب، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو۔

لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا قول نقل نہیں کیا۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَالزَّهْرَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت خالد بن جریر، حضرت جریر سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَنَّ أَبَا سُلَيْمَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا رِمْثَةَ الْبَلَوِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ ثُمَّ شَرِبَ الثَّانِيَةَ فَأَتَوْا بِهِ فَضَرَبَهُ ثُمَّ شَرِبَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَدْرِي قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَأَمَرَ بِهِ فَجُعِلَ عَلَى الْعَجَلِ ثُمَّ ضَرَبَ عُنُقَهُ۔

حضرت ابن ہبیرہ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابوسلیمان نے ان سے بیان کیا کہ ابورمثہ بلوی نے ان کو بتایا کہ ایک شخص نے شراب پی لوگ اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو آپ نے اسے حد لگائی پھر دوسری بار شراب پی تو وہ اسے لائے آپ نے اسے مارا پھر شراب نوشی کی تو وہ اسے بارگاہ نبوی میں لائے راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں انہوں نے (ابورمثہ بلوی نے) تیسری یا چوتھی دفعہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے ہر رکھ کر اس کی گردن اڑادی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوهَا وَزَعَمُوا أَنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَحَدُّهُ الْقَتْلُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا اور ان پر عمل کرتے ہوئے خیال کیا کہ جو شخص چار بار شراب پیئے اس کی حد قتل ہے۔

خَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی

حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ كَحَدِّهِ فِي الْأُولٰى۔

۶۶۹ - وَاحْتَجُّوْا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَبِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَالَ يَزِيْدُ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُمْ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ عَلٰى لِمَ تَقْتُلُوْنِيْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمُفَارِقُ دِيْنَهُ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ۔

مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ چوتھی بار بھی اس کی وہی حد ہے جو پہلی بار ہے

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے فرمایا مجھے کیوں شہید کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی مسلمان آدمی کا خون بہانا تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے الگ ہونے والا۔

---

۶۷۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۶۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَأَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شیبان، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۶۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا

مختلف طرق سے حضرت اعمش سے مروی ہے انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت سلیمان (راوی) فرماتے ہیں میں

اَبُوْ اُمَیَّۃَ اَیْضًا قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ قَالَ ثَنَا زَائِدَۃُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ قَالَ سُلَیْمَانُ فَحَدَّثْتُ بِہٖ اِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

نے یہ بات حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت اسود نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ دَخَلَ الْاَشْتَرُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اَرَدْتَّ قَتْلَ ابْنِ اُخْتِیْ فَقَالَ لَقَدْ حَرَصَ عَلٰی قَتْلِیْ وَ حَرَصْتُ عَلٰی قَتْلِہٖ فَقَالَتْ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَتْ مِثْلَہٗ۔

حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اشتر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین نے فرمایا تو نے اپنے بھانجے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس نے مجھے قتل کرنے کی حرص کی اور میں نے انہیں قتل کرنے کی خواہش کی ام المومنین نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذِہِ الْاٰثَارُ الَّتِیْ ذَکَرْنَا تُعَارِضُ الْاٰثَارَ الْاُوَلَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعَ فِیْ هٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنْ یَّحِلَّ الدَّمُ بِاِحْدَی الثَّلَاثِ الْخِصَالِ الْمَذْکُوْرَۃِ فِیْهَا غَیْرَ اَنَّہٗ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ تَکُوْنَ هٰذِہِ الْاٰثَارُ الَّتِیْ ذَکَرْنَا نَاسِخَۃً لِلْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ هَلْ نَجِدُ شَیْئًا مِّنَ الْاٰثَارِ یَدُلُّ عَلَیْہِ۔

یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں پہلی روایات کے خلاف ہے کیونکہ ان روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مذکورہ امور سے علاوہ خون کے حلال ہونے کو منع فرمایا البتہ یہ احتمال ہے کہ یہ روایات پہلی روایات کے لیے ناسخ ہوں تو ہم نے غور کیا کہ ہم اس بات پر دلالت کے لیے کوئی روایت پاتے ہیں۔

۶۷۵۔ فَاِذَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْہُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْہُ

تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر دوبارہ پیئے تو پھر کوڑے مارو اس کے بعد پیئے تو پھر کوڑے مارو، پھر اگر پیئے تو کوڑے مارو، راوی فرماتے ہیں اس سے کوڑے مارنا ثابت ہوا اور قتل کرنا موقوف

ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ قَالَ فَثَبَتَ الْجَلْدُ وَدُرِئَ الْقَتْلُ۔

ہوا۔

---

٦٧٦ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ إِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَأُتِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ عَنِ النَّاسِ۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت محمد بن منکدر نے ان سے بیان کیا کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کے بارے میں فرمایا اگر شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو تین بار ایسا کرو پھر چوتھی بار کے بارے میں فرمایا اسے قتل کر دو، پھر ایک شخص جس نے شراب پی تھی تین بار لایا گیا تو آپ نے اسے کوڑے مارے پھر چوتھی بار لایا گیا تو بھی کوڑے مارے اور لوگوں سے قتل کو اٹھا دیا۔

٦٧٧ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت قبیصہ بن ذویب کعبی نے ان سے بیان کیا کہ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے پھر انہوں نے حرف بحرف اس کی مثل بیان کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقَتْلَ بِشُرْبِ الْخَمْرِ فِي الرَّابِعَةِ مَنْسُوْخٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ چوتھی بار شراب پینے کی وجہ سے قتل کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ روایات کے طریقے پر اس بات کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے۔

ثُمَّ عُدْنَا إِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ مَا هُوَ فَرَأَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الَّتِيْ تَجِبُ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ مُخْتَلِفَةً فَمِنْهَا حَدُّ الزِّنَاءِ وَهُوَ الْجَلْدُ فِيْ غَيْرِ الْإِحْصَانِ فَكَانَ مَنْ زَنٰى وَهُوَ غَيْرُ مُحْصِنٍ فَحُدَّ ثُمَّ زَنٰى ثَانِيَةً كَانَ حَدُّهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ كَذٰلِكَ حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ لَا يَتَغَيَّرُ عَنْ حَدِّهِ فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ وَكَانَ مَنْ سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَحَدُّهُ قَطْعُ الْيَدِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَانِيَةً فَحَدُّهُ قَطْعُ الرِّجْلِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَالِثَةً فَفِيْ

پھر ہم نے اس سلسلے میں قیاس کی طرف رجوع کیا تاکہ معلوم کر سکیں کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ حرمات کو توڑنے کی سزائیں مختلف ہیں ان میں سے ایک زنا کی حد ہے اور وہ غیر شادی شدہ کو سو کوڑے مارنا ہے تو جو غیر شادی شدہ زنا کا ارتکاب کرے اور اسے حد لگائی جائے پھر وہ دوسری بار زنا کرے تو اس کی سزا اسی طرح ہو گی پھر چوتھی بار بھی اس کی حد یہی ہو گی پہلی بار والی سزا (حد) تبدیل نہیں ہو گی۔ اسی طرح جو شخص ایسی چوری کرے جس میں ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے تو اس کی حد، ہاتھ کاٹنا ہے پھر اگر وہ دوسری بار چوری کرے تو اس کی سزا پاؤں کاٹنا ہے پھر تیسری بار چوری

حُكْمِهِ اِخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ يُقْطَعُ يَدُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ فَهٰذِهٖ حُقُوْقُ اللّٰهِ الَّتِيْ تَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ الْاَنْفُسِ۔

وَاَمَّا حُدُوْدُ اللّٰهِ الَّتِيْ تَجِبُ فِي الْاَنْفُسِ وَهِيَ الْقَتْلُ فِي الرِّدَّةِ وَالرَّجْمُ فِي الزِّنَاءِ اِذَا كَانَ الزَّانِيْ مُحْصِنًا فَكَانَ مَنْ زَنٰى مِمَّنْ قَدْ اَحْصَنَ رُجِمَ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ يَزْنِيَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَكَانَ مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ قُتِلَ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ يَرْتَدَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

کرے تو اس کے حکم میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں (اس کا ہاتھ) نہ کاٹا جائے، یہ وہ حقوق ہیں جو نفس سے کم جنایات میں اور جو حقوق (سزائیں) نفس کے سلسلے میں واجب ہیں

یعنی مرتد ہونے کی صورت میں قتل کرنا، زنا کی صورت میں رجم کرنا جب کہ زانی شادی شدہ ہو، تو جو شادی شدہ زنا کرے اسے رجم کیا جائے گا اور اس کا انتظار نہیں کیا جائے گا کہ وہ چار بار زنا کرے اور جو شخص اس(لام سے) پھر جائے اسے قتل کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہیں (کیا جائے) گا کہ وہ چار بار مرتد ہو۔

وَاَمَّا حُقُوْقُ الْاٰدَمِيِّيْنَ فَمِنْهَا اَيْضًا مَا يَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ فَمِنْ ذٰلِكَ حَدُّ الْقَذْفِ فَكَانَ مَنْ قَذَفَ مَرَّاتٍ فَحُكْمُهٗ فِيْمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِكُلِّ مَرَّةٍ مِّنْهَا فَهُوَ حُكْمٌ وَّاحِدٌ لَّا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَخْتَلِفُ مَا يَجِبُ فِيْ قَذْفِهٖ اِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِقَذْفِهٖ اِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَكَانَتِ الْحُدُوْدُ لَا يَتَغَيَّرُ فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ وَحُكْمُهَا كُلُّهَا حُكْمٌ وَّاحِدٌ فَمَا كَانَ مِنْهَا جَلْدٌ فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ فَحُكْمُهٗ كَذٰلِكَ اَبَدًا وَمَا كَانَ مِنْهَا قَتْلٌ قُتِلَ الَّذِيْ وَجَبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْفِعْلُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ يَتَكَرَّرَ فِعْلُهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

جہاں تک انسانوں کے حقوق کا تعلق ہے تو ان میں سے بھی بعض نفس سے کم میں واجب ہیں ان میں سے حد قذف ہے تو جو آدمی کسی بے گناہ پر کئی بار الزام لگائے تو ہر بار ایک ہی حکم ہو گا اس میں تبدیلی نہ ہو گی چوتھی بار قذف سے واجب ہونے والی سزا اور پہلی بار قذف سے واجب ہونے والی سزا ایک دوسرے سے مختلف نہ ہو گی تو شرعی احکام کی خلاف ورزی پر سزاؤں میں تبدیلی نہیں ہوتی ان کا ایک ہی حکم ہوتا تو جسے پہلی بار (جرم پر) کوڑے لگائے جائیں اسے (اس جرم پر) ہمیشہ کوڑے ہی لگائے جائیں گے اور جس کی سزا قتل ہے اسے اس کے جرم کی پاداش میں پہلی بار ہی قتل کیا جائے گا اور چار بار فعل کے پائے جانے کا انتظار نہیں کیا جائے گا

فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مَرَّةً فَحَدُّهُ الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ كَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا عُقُوْبَتُهٗ فِيْ شُرْبِهٖ اِيَّاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا كُلَّمَا شَرِبَهَا الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ وَلَا يَزِيْدُ عُقُوْبَتَهٗ بِتَكَرُّرِ اَفْعَالِهٖ كَمَا لَمْ يَزِدْ عُقُوْبَةُ مَنْ وَّصَفْنَا

تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا اور جو شخص ایک بار شراب پیئے اس کی سزا کوڑے ہیں قتل نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کی سزا ہمیشہ یہی ہو جب بھی شراب پیئے اس کو کوڑے مارے جائیں قتل نہ کیا جائے اور تکرار فعل سے سزا میں اضافہ نہ ہو جیسا کہ ان لوگوں کی سزا میں تکرار فعل سے اضافہ نہیں ہوتا جن

بِتَكَوُّسِ اَفْعَالِهِ فَهٰذَا الَّذِیْ وَصَفْنَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۔

کا ہم نے ذکر کیا تو یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِیْ یُقْطَعُ فِیْهِ السَّارِقُ

کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے

۶۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِیُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی۔

۶۷۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۰ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت مالک بن انس، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت یونس فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابن وہب نے خبر دی کہ حضرت مالک نے ان سے بیان کیا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حَجَفَةً ثَمَنُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ فَقَطَعَهٗ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے تین درہم مالیت کی ڈھال چوری کی تھی تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹا۔

تَحقِیقِ مَسْئَلَہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ حَجَفَةٍ قِيْمَتُهَا ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ فِيْهَا اَنَّهٗ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۳۔ فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا صَالِحٌ اَبُوْ وَاقِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

فَعَلِمْنَا بِهٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّفَهُمْ عِنْدَ قَطْعِهٖ فِي الْمِجَنِّ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قِيْمَتُهٗ اَقَلُّ مِنْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ السَّارِقَ يُقْطَعُ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ الَّذِيْ قَدَّرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَهُوَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَوْهُ مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْمَا يُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا۔

۶۸۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کے مطابق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی لیکن اس میں یہ بات نہیں کہ اس سے کم قیمت والی چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو یوں مروی ہے)

حضرت عامر بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر ڈھال کی قیمت میں

تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹتے وقت ان کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ ڈھال کی قیمت سے کم قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

تو ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ چور کا ہاتھ صرف اس مقدار پر کاٹا جائے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ڈھال کی قیمت کے سلسلے میں مقرر فرمائی اور وہ تین درہم ہیں اس سے کم میں نہ کاٹا جائے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ چور کا ہاتھ صرف اس چیز کی چوری پر کاٹا جائے جو دس درہم کے برابر ہو یا اس سے زیادہ قیمت والی ہو۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ڈھال (کی

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قِيْمَةُ الْمِجَنِّ الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

چوری) پر ہاتھ کاٹا اس کی قیمت دس درہم تھی۔

٦٨٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن اسحٰق، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔

٦٨٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ الْحَبَشِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى مَا يُقْطَعُ فِيْهِ السَّارِقُ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَكَانَ يُقَوَّمُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارًا۔

حضرت ایمن حبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم از کم جس چیز (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے وہ ڈھال کی قیمت ہے وہ فرماتے ہیں اور ان دنوں اس کی قیمت ایک دینار ہوتی تھی۔

٦٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ حَجَفَةٍ وَقُوِّمَتْ يَوْمَئِذٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

حضرت ایمن بن ام ایمن، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت (کے برابر چوری) پر کاٹا جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم ہوتی تھی۔

فَلَمَّا اخْتُلِفَ فِيْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتِيْطَ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمْ يُقْطَعْ اِلَّا فِيْمَا قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ فِيْهِ وَفَاءً بِقِيْمَةِ الْمِجَنِّ الَّتِيْ جَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِقْدَارًا لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهَا وَهِيَ عَشَرَةٌ

تو جب اس ڈھال کی قیمت میں اختلاف ہے جس کی چوری پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تو اس میں احتیاط برتی جائے اور صرف اسی صورت میں ہاتھ کاٹا جائے جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں اس ڈھال کی قیمت پوری ہو جاتی ہے جسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدار قرار دیا اور اس سے کم پر نہ کاٹا جائے اور وہ

دَرَاهِمَ۔

(مقدار) دس درہم ہیں۔

وَقَدْ ذَهَبَ آخَرُوْنَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ إِلَّا فِي أَرْبَعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

کچھ دوسرے حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ دینار کی چوتھائی یا اس سے زائد مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔

۶۸۸ - وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ الدِّيْنَارِ فَصَاعِدًا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

قِيْلَ لَهُمْ لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً أَيْضًا عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ إِلَّا فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ لِأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّمَا أَخْبَرَتْ عَمَّا قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِأَنَّهَا قَوَّمَتْ مَا قُطِعَ فِيْهِ فَكَانَتْ قِيْمَتُهُ عِنْدَهَا رُبْعَ دِيْنَارٍ فَجَعَلَتْ ذٰلِكَ مِقْدَارَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْهِ۔

ان سے کہا جائے گا کہ یہ (روایت) بھی ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں ہے جو کم ازکم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کے قائل ہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس چیز کی خبر دی جس کی چوری پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تو ممکن ہے یہ اس بنیاد پر ہوگا کہ انہوں نے (حضرت ام المومنین نے) اس چیز کی قیمت لگائی جس پر ہاتھ کاٹا گیا تو ان کے نزدیک اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ تھا پس انہوں نے اسی کو وہ مقدار قرار دیا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا۔

۶۸۹ - وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

ان حضرات نے یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت عروہ اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا زیادہ (کی چوری) پر کاٹا جائے۔

فَقَالُوْا هٰذَا إِخْبَارٌ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا عَنْهَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ مِنْ قَطْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا إِنَّمَا أَخَذَتْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ

وہ حضرات فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی طرف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی خبر دینا ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ہم نے پہلی حدیث میں جو کچھ ان سے نقل کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر ہاتھ کاٹا ام المومنین نے اس بات کو اس لئے اختیار کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا وَقَفَهَا عَلَيْهِ عَلَى مَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا مِنْ جِهَةِ تَقْوِيْمِهَا لِمَا كَانَ قَطَعَ فِيْهِ ۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهَا

فَقَدْ رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ إِخْبَارًا مِنْهَا عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَنْ قَوْلِهِ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عِنْدَكُمْ لَا يُقَارِبُ بْنَ عُيَيْنَةَ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِمَا رَوَى وَتَدَعُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ ۔

قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ۔

۶۹۰ - فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٰذَا وَأَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ مَخْرَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ حَرْفًا وَأَنَّ مَا رَوَى عَنْهُ مُرْسَلٌ وَأَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ ۔

۶۹۱ - فِيْمَا يَذْكُرُوْنَ مِمَّا يَنْفُوْنَ بِهِ سَمَاعَ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ خَالِهِ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ مَخْرَمَةَ بْنَ بُكَيْرٍ هَلْ سَمِعْتَ

نے ان کو اس بات سے آگاہ فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے اس وجہ سے نہیں کہ جس چیز پر ہاتھ کاٹا تھا ام المومنین نے خود اس کی قیمت لگائی ۔

ان لوگوں کو کہا جائے گا کہ یہ اسی طرح ہوگا جس طرح تم نے ذکر کیا بشرطیکہ اس سلسلے میں ام المومنین سے مروی روایات میں اختلاف نہ ہو

ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث روایت کی ہے جسے ہم نے اس سے پچھلی فصل میں ذکر کیا اس میں ام المومنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی خبر دی ہے قول کی نہیں، اور تمہارے نزدیک یونس بن یزید، ابن عیینہ کا ہم پلہ نہیں تو کس طرح تم اس (یونس بن یزید) کی روایت سے استدلال کرتے ہو اور ابن عیینہ کی روایت کو چھوڑ دیتے ہو۔

وہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے جس طرح اسے یونس بن یزید نے روایت کیا۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت مخرمہ اپنے والد سے وہ حضرت سلیمان بن یسار سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ چور کا ہاتھ چار دیناروں یا اس سے زائد (کی چوری) میں ہی کاٹا جائے (کم پر نہ کاٹا جائے)

انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ تم اس حدیث سے کس طرح استدلال کرتے ہو حالانکہ تمہارے اپنے خیال کے مطابق مخرمہ نے اپنے باپ سے ایک حرف بھی نہیں سنا لہٰذا ان کی روایت مرسل ہے اور تم مرسل روایت سے استدلال نہیں کرتے ۔

حضرت مخرمہ کو اپنے والد سے سماعت حاصل نہ ہونے کے بارے میں وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت ابن ابی مریم اپنے ماموں حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مخرمہ بن بکیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے والد سے کچھ سنا

مِنْ اَبِيْكَ شَيْئًا فَقَالَ لَا۔

ہے تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

۶۹۲۔ قَالُوْا فَاِنَّهٗ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرَةَ كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْهَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَيْضًا۔

یہ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت عمرہ سے یحییٰ بن سعید نے بھی اسی طرح روایت کی ہے جس طرح اسے حضرت یونس بن یزید نے حضرت زہری سے اور انہوں نے حضرت ام المومنین سے روایت کیا

۶۹۳۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ چار دینار یا اس سے زائد (مال کی چوری) پر کاٹا جائے۔

قِيْلَ لَهُمْ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيٰى مَنْ هُوَ اَثْبَتُ مِنْ اَبَانٍ فَاَوْقَفَهٗ عَلٰى عَائِشَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہیں کہا جائے گا کہ اس حدیث کو حضرت ابان سے بھی زیادہ بااعتماد راوی نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچایا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید سے اور انہوں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہ تو زیادہ عرصہ گزرا اور نہ میں بھولی ہوں چار دیناروں اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا اَرْبَعَةٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَرْفَعُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَرُزَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَيْلِيُّ وَيَحْيٰى وَعَبْدُ رَبِّهٖ اِبْنَا سَعِيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ اَحْفَظُهُمْ كُلُّهُمْ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى مَا قَدْ دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ مَا نَسِيْتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ الْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے چار آدمیوں نے بیان کیا وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں (وہ چار حضرات یہ ہیں) حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت زریق بن حکیم ایلی، حضرت سعید کے دو فرزند حضرت یحییٰ اور عبد ربہ، حضرت زہری ان سب سے زیادہ حافظ والے ہیں مگر حضرت یحییٰ کی روایت میں ایک ایسا لفظ ہے جو اس حدیث کے مرفوع ہونے پر دلالت کرتا ہے وہ یہ کہ نہ میں بھولی ہوں اور نہ زیادہ عرصہ گزرا چار دیناروں اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا

أنس بن عياض عن يحيى بن سعيد قال حدثتني عمرة أنها سمعت عائشة تقول القطع في ربع دينار فصاعدا۔

فكان أصل حديث يحيى عن عمرة هو ما ذكرنا مما رواه عنه أهل الحفظ والإتقان مالك وابن عيينة لا كما رواه أبان بن يزيد فقد عاد حديث يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها إلى نفسها إما لتقويمها ما قد خولف في تقويمه وإما لتوقيتها ما قد خولف في توقيته ولم يثبت فيه عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء۔

وأما ما استدل به ابن عيينة على أن حديث عائشة رضي الله تعالى عنها مما رواه يحيى بن سعيد عن عمرة عنها مرفوع بقولها ما طال علي ولا نسيت **فإن** ذلك عندنا لا دلالة فيه على ما ذكر وقد يجوز أن يكون معناها في ذلك ما طال علي ولا نسيت ما قطع فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم مما كانت قيمته عندها ربع دينار وقيمته عند غيرها أكثر من ذلك فيعود معنى حديثها هذا إلى معنى ما قد روينا عنها قبل ذلك من ذكرها ما كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقطع فيه ومن تقويمها إياه بربع دينار۔

فإن قالوا فقد رواه أبو بكر بن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها مثل ما رواه أبان بن يزيد

نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ چار دینار اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

تو حضرت یحیی کی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے اصل روایت وہ ہے جسے ہم نے ذکر کیا اسے ان سے حضرت مالک، اور ابن عیینہ جیسے حفظ واعتماد والے حضرات نے روایت کیا یہ ابان بن یزید کی روایت کی طرح نہیں تو حضرت یحیی بن سعید کی بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ان کی ذات کی طرف لوٹ آتی یا تو اس چیز کی قیمت لگانے میں جس کی قیمت میں اختلاف کیا گیا (یعنی ڈھال کی قیمت) یا اس مقدار کے مقرر کرنے میں جس کے تقرر میں اختلاف کیا گیا اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ثابت نہیں (یعنی یہ حدیث مرفوع نہیں)

جہاں تک حضرت ابن عیینہ کے اس استدلال کا تعلق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عمرہ اور ان سے حضرت یحیی بن سعید کی روایت مرفوع ہے کیونکہ ام المومنین نے فرمایا نہ تو زیادہ وقت گزرا اور نہ ہی میں بھولی۔

تو ہمارے نزدیک اس میں اس مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار قیمت کی چیز (چوری کرنے) پر ہاتھ کاٹا اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور نہ ہی وہ بھولیں۔ ان کے نزدیک اس کی قیمت دینار کا چوتھائی تھی جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس کی قیمت زیادہ تھی تو اس حدیث کا مفہوم اس حدیث کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا جسے ہم نے اس سے پہلے ان (ام المومنین) سے روایت کیا اور اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے اور انہوں نے اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ لگائی۔

اگر وہ کہیں کہ ابوبکر بن عمرو بن حزم نے بواسطہ حضرت عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا جو ابان بن یزید نے بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

عنہا سے روایت کیا۔

۶۹۷۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ ثَنِيْ اِبْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں ابن الہاد، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا چور کے ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا اس زائد (کی چوری) کے علاوہ نہ کاٹے جائیں۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن ہاد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن اسحاق، حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ قَدْ رُوِيَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلٰى اُصُوْلِكُمْ اَنْ تُعَارِضُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ وَلَا مَا رَوٰى يَحْيٰى وَعَبْدُ رَبِّهِ ابْنَا سَعِيْدٍ لِاَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنَ الْاِتْقَانِ وَلَا مِنَ الْحِفْظِ مَا لِوَاحِدٍ مِّنْ هٰؤُلَاءِ وَلَا لِمَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جیسے تم نے ذکر کیا اسی طرح مروی ہے لیکن تم اس حدیث کو حضرت زہری کی روایت اور حضرت سعید کے دونوں بیٹوں حضرت یحیی اور حضرت عبدربہ کی روایت کے مقابلے میں پیش نہیں کر سکتے کیونکہ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو وہ حفظ و اعتماد حاصل نہیں ہے جو ان حضرات میں سے کسی ایک کو حاصل ہے نیز جن حضرات نے یہ حدیث حضرت ابوبکر بن محمد سے روایت

أَيْضًا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عِنْدَكُمْ مِنَ الْإِتْقَانِ لِلرِّوَايَةِ وَالْحِفْظِ مَا لِمَنْ رَوَى حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ وَيَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ ابْنَيْ سَعِيدٍ عَنْهُمْ۔

کی اور وہ ابن ہاد اور محمد بن اسحٰق ہیں تمہارے نزدیک یہ حضرات حفظ و اعتماد میں ان حضرات کے ہم پلہ نہیں ہیں جنہوں نے حضرت زہری، یحییٰ بن سعید اور عبد ربہ بن سعید کی حدیث روایت کی ہے۔

۷۰۱۔ وَقَدْ خَالَفَ أَيْضًا أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ فِيمَا رَوَى عَنْ عَمْرَةَ مِنْ هٰذَا ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ۔

نیز حضرت ابوبکر بن محمد کے بیٹے حضرت عبداللہ بن ابوبکر نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے سلسلے میں ان کی (باپ کی) مخالفت کی ہے۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاتھ کاٹنا، دینار کے چوتھائی اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہے۔

وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا زُرَيْقُ بْنُ حَكِيمٍ فَرَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَيَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهِ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ كَثْرَةِ الرُّوَاةِ فَإِنَّ مَنْ رَوَى حَدِيثَ عَمْرَةَ عَنْهَا بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَكْثَرُ عَدَدًا وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِتْقَانِ فِي الرِّوَايَةِ وَالْحِفْظِ فَإِنَّ لِمَنْ رَوَى حَدِيثَ عَمْرَةَ عَنْهَا مِنْ يَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ مِنَ الْإِتْقَانِ فِي الرِّوَايَةِ وَالضَّبْطِ لَهَا مَا لَيْسَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ۔

اس سلسلے میں حضرت زریق بن حکیم نے بھی ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے حضرت عمرہ سے اس کی مثل روایت کیا جو حضرت عبداللہ بن ابوبکر، یحییٰ، اور عبد ربہ نے ان (حضرت عمرہ) سے روایت کیا (امام طحاوی) فرماتے ہیں اگر یہ حکم روایات کی کثرت کے اعتبار سے اختیار کیا جائے تو حضرت عمرہ کی حدیث جن حضرات نے حضرت ابوبکر بن محمد کی روایت کے خلاف روایت کی ہے ان کی تعداد زیادہ ہے اور اگر راویوں کے حفظ و اعتماد کا اعتبار کیا جائے تو حضرت یحییٰ اور عبد ربہ وغیرہ جنہوں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے انہیں حفظ و اعتماد میں وہ مقام حاصل ہے جو حضرت ابوبکر بن محمد کو حاصل نہیں ہے۔

فَإِنْ قَالُوا قَدْ رَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ۔

اگر وہ کہیں کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوبکر بن محمد کی روایت کی مثل روایت کیا ہے۔

۷۰۳۔ فَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں حضرت جعفر بن ربیعہ، حضرت علاء بن اسود بن حارثہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور کثیر بن خنیس سے روایت کرتے ہیں کہ ہاتھ کاٹنے کے سلسلے میں ان کا اختلاف ہوا

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَثِيْرِ بْنِ خُنَيْسٍ اَنَّهُمْ تَنَازَعُوْا فِی الْقَطْعِ فَدَخَلُوْا عَلٰی عَمْرَةَ يَسْاَلُوْنَهَا فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ۔

تو وہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے کہ ان سے پوچھیں، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھے حصے (یا زائد) میں ہاتھ کاٹنا ہے۔

قِيْلَ لَهُمْ اَمَّا اَبُوْ سَلَمَةَ فَلَا نَعْلَمُ لِجَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَا نَعْلَمُهٗ لَقِيَهٗ اَصْلًا فَكَيْفَ يَجُوْزُ لَكُمْ اَنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا عَلٰی مُخَالِفِكُمْ وَتُعَارِضُوْا بِهٖ مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا۔

ان حضرات کو کہا جائے گا کہ ہمارے علم کے مطابق جعفر بن ربیعہ کو ابو سلمہ سے سماعت حاصل نہیں اور نہ ہی انہوں نے ان سے ملاقات کی ہے تو تمہارے لیے کیسے جائز ہوگا کہ اپنے مخالف کے خلاف اس قسم کی روایت سے استدلال کرو اور اس کے ساتھ ان حضرات کی روایت کا مقابلہ کرو جن کا ہم نے ذکر کیا کہ انہوں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا

وَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِیِّ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

اور اگر وہ اس سلسلے میں حضرت زہری کی روایت سے استدلال کریں حضرت سفیان، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے مجھے حضرت عمرہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھائی اور اس سے زیادہ (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے

۷۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقُ اِذَا سَرَقَ رُبُعَ دِيْنَارٍ قُطِعَ۔

حجاج بن منہال، حضرت سفیان سے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چور دینار کا چوتھائی حصہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۷۰۶ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ الْيَدُ فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت ابراہیم بن سعد، حضرت زہری سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھے حصے یا زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے۔

قِيْلَ لَهُمْ قَدْ رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ

انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم نے یہ حدیث

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِمَّا مَعْنَاهُ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ الدِّيْنَارِ فَصَاعِدًا۔

فَلَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ عَنْ غَيْرِهِ عَمْرَةَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَلَمْ يَجِبِ الْحُجَّةُ بِشَيْءٍ مِّنْهُ اِذْ كَانَ بَعْضُهُ يَنْفِيْ بَعْضًا وَرَجَعْنَا اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ فَاَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ كُلَّ سَارِقٍ وَاَنَّهُ اِنَّمَا عَنٰى بِهٖ خَاصًّا مِّنَ السُّرَّاقِ لِمِقْدَارٍ مِّنَ الْمَالِ مَعْلُوْمٍ فَلَا يَدْخُلُ فِيْمَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنٰى بِهٖ خَاصًّا اِلَّا مَا قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنَاهُ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ عَنٰى سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ سَارِقِ مَا هُوَ دُوْنَهَا فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ مِمَّنْ عَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ فَلَمْ يَجُزْ لَنَا لَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَنْ نَّشْهَدَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهُ عَنٰى مَا لَمْ يُجْمِعُوْا اَنَّهُ عَنَاهُ وَجَازَ لَنَا اَنْ نَّشْهَدَ فِيْمَا اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَنَاهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ عَنَاهُ فَجَعَلْنَا سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ فَمَا فَوْقَهَا دَاخِلًا فِي الْاٰيَةِ فَقَطَعْنَاهُ بِهَا وَجَعَلْنَا سَارِقَ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ خَارِجًا مِّنَ الْاٰيَةِ فَلَمْ نَقْطَعْهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَ

اسی باب میں بواسطہ ابن عیینہ، حضرت ابن زہری سے لفظاً اور معناً اس کے خلاف روایت کی ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار کی چوتھائی اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

تو جب حضرت زہری کی روایت میں اضطراب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور دوسرے حضرات نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف روایت کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا تو یہ تمام بحث ختم ہوگئی اور ان روایات میں سے کسی کے ساتھ بھی استدلال لازم نہ ہوا کیونکہ بعض، بعض کی نفی کرتی ہیں اور ہم نے قرآن پاک میں ارشاد خداوندی کی طرف رجوع کیا وہ یہ ہے "چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹو یہ ان کے عمل کا بدلہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے" اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا چور مراد نہیں لیا بلکہ ایک خاص معلوم مقدار کی چوری کرنے والے لوگ مراد ہیں لہٰذا ان کے اس اجماع میں کہ یہاں خاص چور مراد ہیں یہی لوگ داخل ہوں گے جن پر اجماع ہے اور اس بات پر بھی ان کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس درہم کی چوری کرنے والا مراد لیا ہے اس سے کم قیمت کا مال چوری کرنے والے کے بارے میں ان کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں وہ ان میں شامل نہیں تو جب اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ بغیر اجماع فقہاء کے ہم انہیں اللہ تعالیٰ کی مراد میں شامل کرنے کی گواہی دیں اور یہ بات جائز ہے کہ جس پر ان کا اجماع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مراد ہیں، ان کے مراد خداوندی ہونے پر ہم گواہی دیں پس ہم نے دس درہم اور اس سے زائد (قیمت کا) مال چوری کرنے والے کو آیت میں شامل کیا اور اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لگایا اور دس درہم سے کم مال کے چور کو آیت سے خارج کرتے ہوئے اس کا ہاتھ نہیں کاٹیں گے یہ حضرت

مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ دِيْنَارٍ أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ قَوْلُ عَطَاءٍ عَلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

بَابُ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ الَّتِيْ تُوْجِبُ الْقَطْعَ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ هٰذَا سَرَقَ فَقَالَ مَا إِخَالُهُ سَرَقَ فَقَالَ السَّارِقُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوْا بِهِ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ ائْتُوْنِيْ بِهِ فَقُطِعَ ثُمَّ حُسِمَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَالَ تُبْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ تُبْتُ إِلَى اللهِ فَقَالَ تَابَ اللهُ عَلَيْكَ.

حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

یہی بات ابن مسعود، حضرت عطاء اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

حضرت قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم (کی چوری) پر ہی ہاتھ کاٹا جائے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء کا قول بھی حضرت عمرو بن شعیب کے قول کی طرح ہے کہ دس درہموں سے کم (مال کی چوری) پر ہاتھ نہ کاٹا جائے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنہار کے لیے ہیں۔

چوری کا اقرار جس سے ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا میں اسے چوری کرنے والا گمان نہیں کرتا۔ چور نے کہا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! میں نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اس کا ہاتھ کاٹو پھر اسے کھولتے ہوئے تیل میں داغو اس کے بعد میرے پاس لاؤ۔[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے لے جایا گیا ہاتھ کاٹنے اور داغنے کے بعد پھر اسے لایا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اس نے کہا میں نے بارگاہ خداوندی میں توبہ کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی۔

حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان رضی اللہ عنہ

---

[1] ہاتھ کاٹنے کے بعد کھولتے ہوئے تیل میں اس کو ڈالنے سے خون بند ہو جاتا ہے۔

ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت یزید بن خصیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ خُصَيْفَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ یزید بن خصیفہ نے انہیں بتایا انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَرَقْتُ جَمَلًا لِبَنِيْ فُلَانٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا فَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ قَالَ ثَعْلَبَةُ اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ قُطِعَتْ يَدُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ طَهَّرَنِيْ مِمَّا اَرَادَ اَنْ يُدْخِلَ جَسَدِي النَّارَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بنو فلاں کا اونٹ چوری کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا انہوں نے عرض کیا ہمارا اونٹ گم ہو گیا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت ثعلبہ فرماتے ہیں میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو وہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم کو جہنم میں داخل ہونے سے پاک کر دیا (بچا لیا)

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الرَّجُلَ إِذَا اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ مَرَّةً وَّاحِدَةً قُطِعَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَمِنْهُمْ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوْا لَا تُقْطَعُ حَتّٰی یُقِرَّ مَرَّتَیْنِ۔

۴۷۱۴- **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ الزُّبَیْرِیُّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الْمُنْذِرِ مَوْلٰی اَبِیْ ذَرٍّ عَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ اِعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَّلَمْ یُوْجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ ثُمَّ جِیْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَقْطَعْهُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً حَتّٰی اَقَرَّ ثَانِیَةً فَهٰذَا اَوْلٰی مِنْ حَدِیْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِیْهِ زِیَادَةً عَلٰی مَا فِی الْاَوَّلِ۔

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص چور کرنے کا ایک بار اقرار کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے انہوں اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے ح امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ بھی اسی مسلک والوں میں شامل

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضر امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں وہ فرماتے جب تک دو بار اقرار نہ کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابو ا مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا جس نے (چوری کا) اعتراف کیا لیکن اس کے پاس سامان نہ پایا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہو اس نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار اس پر یہی بات لوٹائی اس نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ (میں نے چوری کی ہے) تو آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر اسے لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کہو "میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں" اس نے کہا "میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں پھر آپ نے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک بار اقرار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا حتیٰ کہ اس نے دوبارہ اقرار کیا پس یہ حدیث پہلی حدیث سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں پہلی کی نسبت اضافہ ہے۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَحَدُهُمَا قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ فَوَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ قَامَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَا أَنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعًا وَلَمْ يَرْجُمْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَخْرَجَ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْإِقْرَارِ بِحُقُوقِ الْآدَمِيِّينَ الَّتِي يُقْبَلُ فِيهَا الْإِقْرَارُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَرَدَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ غَيْرَ مَقْبُولَةٍ إِلَّا مِنْ أَرْبَعَةٍ فَكَذٰلِكَ جَعَلَ الْإِقْرَارَ بِهِ لَا يُوجِبُ الْحَدَّ إِلَّا بِإِقْرَارِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ أَيْضًا كَذٰلِكَ يُرَدُّ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا فَلَمَّا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ لَا تَجُوزُ إِلَّا مِنِ اثْنَيْنِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِهَا لَا يُقْبَلُ إِلَّا مَرَّتَيْنِ۔

وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ جَمِيعًا قَدْ رَوَوْا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَا لَمَّا هَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خَلَّيْتُمْ سَبِيلَهُ۔

فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنَّ رُجُوعَهُ مَقْبُولٌ وَاسْتَعْمَلُوا ذٰلِكَ فِي سَائِرِ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلُوا مَنْ أَقَرَّ بِهَا ثُمَّ رَجَعَ قُبِلَ رُجُوعُهُ وَلَمْ يَسْتَعْمِلُوا ذٰلِكَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَائِرِ الْعِبَادِ فَكَذٰلِكَ نَسْتَعْمِلُ الْإِقْرَارَ فِي السَّرِقَةِ فَيُقْبَلُ بَعْدَ مَا يُقْبَلُ مِثْلُهُ مِنْ بَيِّنَةٍ

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو منسوخ کیا ہو جب اس بات کا احتمال ہے تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم نے زنا کا اقرار کرنے والے کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو یوں پایا کہ آپ نے اسے چار بار واپس کیا اور ایک بار اقرار کرنے پر اسے رجم نہیں فرمایا اور اسے ان انسانی حقوق سے جن میں ایک بار کا اقرار مقبول ہوتا ہے خارج کر دیا اور اس اقرار کے حکم کو گواہی کے حکم کی طرف لوٹا دیا تو جس طرح اس کے خلاف چار سے کم گواہوں کی گواہی مقبول نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا کہ جب تک چار بار اقرار نہ ہو حد واجب نہ ہوگی تو اس سے ثابت ہوا کہ چوری کے اقرار کو بھی اسی کی گواہی کی طرف لوٹایا جائے گا تو جس طرح اس کے خلاف دو سے کم کی گواہی قبول نہیں اسی طرح اقرار بھی دو بار ہوگا تب قبول کیا جائے گا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان سب لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زنا کا اقرار کرنے والے کے بارے میں روایت کیا کہ جب وہ بھاگ کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا راستہ چھوڑ کیوں نہ دیا۔

تو اس کا مطلب یہ ہے ان کے نزدیک اس کا رجوع مقبول ہے اور انہوں نے تمام حدود میں اس پر عمل کیا نیز انہوں نے کہا کہ جو شخص اقرار کرکے رجوع کرے تو اس کا رجوع قبول کیا جائے گا انہوں نے اس بات کو باقی حدود کو چھوڑ کر صرف زنا کے ساتھ خاص نہیں کیا تو اسی طرح جیسے زنا کے اقرار میں وہی تعداد معتبر ہے جو گواہی کے لیے قبول کی جاتی ہے تو تمام

أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ الْإِقْرَارُ بِسَائِرِ حُدُودِ اللهِ إِلَّا بَعْدَ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهَا مِنَ الْبَيِّنَةِ۔

فَأَدْخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ فِي هٰذَا عَلَى أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ لَا يُقْطَعُ فِي السَّرِقَةِ حَتَّى يُقِرَّ بِهَا سَارِقُهَا مَرَّتَيْنِ لَكَانَ إِذَا أَقَرَّ أَوَّلَ مَرَّةٍ صَارَ مَا أَقَرَّ بِهِ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْقَطْعُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ السَّارِقُ لَا يُقْطَعُ فِيمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِأَخْذِهِ إِيَّاهُ دَيْنًا۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِأَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ لَزِمَ ذٰلِكَ أَبَا يُوسُفَ فِي السَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُهُ فِي الزِّنَاءِ أَيْضًا إِذَا كَانَ الزَّانِي فِي قَوْلِهِمْ لَا يُحَدُّ فِيمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيهِ مَهْرٌ كَمَا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَوْ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ عَلَى أَبِي يُوسُفَ يَجِبُ بِهَا فَسَادُ قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ فِي الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُ ذٰلِكَ فِي الْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا أَقَرَّ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ حَدٌّ وَقَدْ أَقَرَّ بِوَطْيٍ لَا يُحَدُّ فِيهِ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ فَوَجَبَ عَلَيْهِ مَهْرٌ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُحَدَّ فِي وَطْيٍ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيهِ مَهْرٌ فَإِذَا كَانَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللهُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ فَكَذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ۔

حدود میں اسی طرح اتنی بار کا اقرار مقبول ہوگا جتنی گواہی ضروری ہے۔

اس سلسلے میں حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر چور کا ہاتھ اس وقت تک نہ کاٹا جائے جب تک وہ دو بار اقرار نہ کرے تو جب وہ پہلی بار اقرار کرے گا تو یہ مال اس پر قرض ہو جائے گا اور اس کے بعد اس کا ہاتھ کاٹنا جائز نہ ہوگا کیونکہ جو چیز اس کے لینے سے اس پر قرض ہو گئی اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حق میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر یہ بات چوری کے سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر لازم آتی ہے تو زنا کے سلسلے میں اسی قسم کی بات حضرت امام محمد رحمہ اللہ پر بھی لازم آئے گی۔ کیونکہ جب زانی پر مہر لازم ہوگا تو اس صورت میں بالاتفاق حد واجب نہ ہوگی جس طرح چور پر مال کے قرض ہو جانے کی صورت میں اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جاتا پس اگر اس علت کی وجہ سے جس سے حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف استدلال کیا ہے، چوری کے اقرار کے سلسلے میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کا فساد لازم آتا ہے تو زنا کے اقرار کے سلسلے میں حضرت امام محمد رحمہ اللہ پر بھی یہی بات لازم ہوگی کیونکہ جب اس نے ایک بار زنا کا اقرار کیا تو حد واجب نہ ہوگی اور وہ ایسی وطی کا اقرار کر چکا ہے جس کی وجہ سے حد واجب نہیں ہوئی پس اس پر مہر لازم ہوگا اب جس وطی سے مہر واجب ہو گیا اس کی وجہ سے حد واجب نہ ہو گی تو جب زنا کے اقرار کی صورت میں یہ بات (ایک بار اقرار سے حد کا ساقط ہونا) امام محمد کے خلاف حجت نہیں تو چوری کے اقرار کے سلسلہ میں یہ بات امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف بھی حجت نہیں ہوگی۔

وَقَدْ رَدَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي أَقَرَّ عِنْدَهُ بِالسَّرِقَةِ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس شخص کو جس نے آپ کے پاس چوری کا اقرار کیا دو بار لوٹا دیا (یعنی دو بار اقرار کرایا)

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا أَقَرَّ عِنْدَهُ بِسَرِقَةٍ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ قَدْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ شَهَادَتَيْنِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَعُلِّقَتْهَا فِي عُنُقِهِ. أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَدَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا فِي عَدَدِ الشُّهُودِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِحُدُودِ اللهِ كُلِّهَا لَا يُقْبَلُ فِي ذٰلِكَ الْأَبِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ مِنَ الشُّهُودِ عَلَيْهَا۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک شخص نے چوری کا دو بار اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اپنے نفس کے خلاف دو بار گواہی دی ہے راوی فرماتے ہیں پھر آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چوری کے اقرار کے سلسلے میں گنتی کا حکم گواہی کے حکم کی طرف لوٹا دیا اللہ تعالیٰ کی تمام حدود میں اسی طرح ہوگا اور اتنی بار کا اقرار ہی قبول ہوگا جتنے لوگوں کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔

۲۱ بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فَلَا يَرُدُّهُ هَلْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ قَطْعٌ أَمْ لَا

ادھار لئے ہوئے زیورات واپس نہ کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ وَلَا تَرُدُّهُ قَالَ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت معمر سے مروی ہے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت زیورات ادھار کے طور پر لیتی اور پھر واپس نہ کرتی اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک مخزومیہ عورت بطور ادھار سامان لیتی اور اس کا انکار کر دیتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس کے گھر والے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے (سفارش کے لیے) گفتگو کی حضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ أُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ أَلَا أَرَاكَ تُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَ يَدَ الْمَخْزُومِيَّةِ.

اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ نے فرمایا اے اسامہ! کیا میں نہیں دیکھتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا تو آپ نے مخزومیہ عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔

تَحْقِيقُ مَسْئَلَة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنِ اسْتَعَارَ شَيْئًا فَجَحَدَهُ وَجَبَ أَنْ تُقْطَعَ فِيهِ وَكَانَ عِنْدَهُمْ بِذَلِكَ فِي مَعْنَى السَّارِقِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُقْطَعُ وَيُضَمَّنُ.

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَدْ رَوَاهُ مَعْمَرٌ كَمَا ذَكَرُوا وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ فَزَادَ فِيهِ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْأَةَ الَّتِي كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فَلَا تَرُدُّهُ سَرَقَتْ فَقَطَعَهَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَرِقَتِهَا.

۷۱۷- فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص کوئی چیز ادھار کے طور پر لے پھر اس کا انکار کر دے تو اس کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور ان کے نزدیک یہ چور کے معنیٰ میں ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے البتہ اس کا تاوان لیا جائے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو حضرت معمر نے روایت کیا جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ کچھ دوسرے حضرات نے بھی اضافہ کے ساتھ روایت کیا کہ جو عورت زیورات ادھار لے کر واپس نہیں دیتی تھی اس نے چوری کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا۔

اس سلسلے یوں مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عہد رسالت میں فتح مکہ کے زمانے میں ایک عورت نے چوری کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ

زَمَنَ الْفَتْحِ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقْطَعَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

۷۱۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْقَطْعَ كَانَ بِخِلَافِ الْمُسْتَعَارِ الْمَجْحُوْدِ۔

۷۱۹- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدْفَعُ الْقَطْعَ فِي الْخِيَانَةِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

وسلم سے بات چیت کی تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہوگیا اور فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے بخشش طلب کیجئے جب شام کا وقت ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جیسا کہ اس کے لائق ہے پھر فرمایا اما بعد! تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر حضرت فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا پھر اس چوری کرنے والی عورت کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ قریش کو ایک چوری کرنے والی مخزومیہ عورت کے معاملے نے پریشان کیا تو انہوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بات کرنے کی کسے جرأت ہو سکتی ہے تو (بعض نے جواباً) کہا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون شخص اس بات کی جرأت کر سکتا ہے؟ پھر انہوں نے (راوی نے) اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا گیا جو بطور ادھار لی گئی اور پھر اس کا انکار کر دیا گیا۔

خیانت کی صورت میں ہاتھ نہ کاٹنے کے بارے میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنے والے مال اُچکنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ۔

والے اور لوٹنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۲۰. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَلْخِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مکی بن ابراہیم بلخی فرماتے ہیں ہم سے ابن جریج نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مغیرہ بن مسلم حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ الْخَائِنُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّارِقِ وَاَحْكَمَتِ السُّنَّةُ اَمْرَ السَّارِقِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ اَنَّهٗ الَّذِيْ سَرَقَ مِقْدَارًا مِّنَ الْمَالِ مَعْلُوْمًا مِّنْ حِرْزٍ وَكَانَ الْمُسْتَعِيْرُ اَخَذَ الْمَالَ الْمُسْتَعَارَ مِنْ غَيْرِ حِرْزٍ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ بِعَدَمِ الْحِرْزِ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِمَّا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو جب خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور چور کے درمیان فرق کیا اور محکم سنت سے ثابت ہے کہ جس چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اس سے وہ چور مراد ہے جو مال کی ایک معلوم مقدار کسی کی حفاظت سے چوری کرے جبکہ ادھار لینے والے نے ادھار مال محفوظ مقام سے حاصل نہیں کیا تو چونکہ وہ مال محفوظ نہ تھا لہٰذا اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا تو روایات کے معانی کی تصحیح کے سلسلے میں یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ سَرِقَةِ الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ

پھل اور شگوفہ کی چوری

۲۲. حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِّنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهٗ فِيْ حَائِطِ سَيِّدِهٖ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهٗ فَوَجَدَهٗ فَاسْتَعْدٰى عَلٰى

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے کسی شخص کے باغ سے کھجور کی شاخ چوری کر کے اپنے مالک کے باغ میں گاڑ دی شاخ کا مالک اپنی شاخ تلاش کرتے ہوئے نکلا اور اس غلام کو پا لیا وہ اسے مروان بن حکم کے پاس لے گیا مروان نے غلام کو قید خانے میں ڈال دیا اور اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج کے پاس چلا گیا انہوں نے

العبد عند مروان بن الحکم فسجن العبد وأراد قطع یدہ فانطلق سید العبد الی رافع بن خدیج فاخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فقال الرجل ان مروان بن الحکم اخذ غلامی وھو یرید قطع یدہ وانا احب ان تمشی معی الیہ فتخبرہ بالذی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمشی معہ رافع حتی اتی مروان فقال اخذت عبدا لھذا فقال نعم قال ما انت صانع بہ قال اردت قطع یدہ فقال لہ رافع انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فامر مروان بالعبد فارسل۔

۲۳۷ - حدثنا اسمعیل بن یحیی المزنی قال ثنا محمد بن ادریس الشافعی عن سفیان بن عیینۃ عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی ابن حبان عن عمہ واسع بن حبان ان عبدا سرق ودیا من حائط رجل فجاء بہ فغرسہ فی مکان اخر فاتی بہ مروان فاراد ان یقطعہ فشھد رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا قطع فی ثمر ولا کثر۔

قال ابوجعفر فذھب قوم الی انہ لا یقطع فی شیء من الثمر ولا من الکثر سواء عندھم اخذ من حائط صاحبہ او منزلہ بعد ما قطعہ واحرزہ فیہ وقالوا لا قطع ایضا فی جرید النخل ولا فی خشبہ لان رافعا لم یسأل عن قیمۃ ما کان فی الودی ثمۃ

بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں (کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اس شخص نے عرض کیا کہ مروان بن حکم نے میرے غلام کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس کے پاس جائیں اور جو کچھ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے بتائیں چنانچہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ تشریف لے گئے مروان کے پاس پہنچے تو فرمایا تم نے اس کا غلام پکڑا ہوا ہے اس نے کہا "جی ہاں" فرمایا اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ اس نے کہا میں اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہوں حضرت رافع نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے چنانچہ مروان کے حکم پر غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

حضرت محمد بن یحیی بن حبان، اپنے چچا حضرت واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام نے کسی شخص کے باغ سے شاخ چوری کر کے دوسری جگہ گاڑ دی وہ شخص (مالک) مروان کے پاس آیا مروان نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ پھلوں اور شگوفوں کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے چاہے وہ کسی کے باغ سے چوری کرے یا اس کے گھر سے جبکہ اس نے کاٹ کر گھر میں محفوظ کر لیا ہو وہ فرماتے ہیں کھجور کی شاخ اور لکڑی میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے کیونکہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے نہ تو اس مسروقہ

الْمَسْرُوْقَةِ مِنَ الْجَرِيْدِ وَلَا عَنْ قِيْمَةِ جِذْعِهَا وَدَرَءَ الْقَطْعَ عَنِ السَّارِقِ فِيْ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِيْ كَثَرٍ وَّهُوَ الْجُمَّارُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا قَطْعَ فِي الْجُمَّارِ وَلَا فِيْمَا يَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الْجَرِيْدِ وَالْخَشَبِ وَالثَّمَرِ **وَمِمَّنْ** قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَكَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ وَهُوَ عَلَى الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ الْمَأْخُوْذَيْنِ مِنَ الْحَوَائِطِ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِحِرْزٍ لِّمَا فِيْهَا فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ أُحْرِزَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ سَائِرِ الْأَمْوَالِ وَيَجِبُ الْقَطْعُ عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ الَّذِيْ يَجِبُ الْقَطْعُ فِيْهِ۔

۲۴،۷۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ لَا قَطْعَ فِيْهِ إِلَّا مَا آوَاهُ الْجَرِيْنُ بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلِهٖ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

۲۵،۷۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

شاخ کی قیمت پوچھی اور نہ ہی تنے کی قیمت ، او
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد
گرامی کے سبب حد کو دور کر دیا کہ شگوفے کی چوری پ
ہاتھ کاٹنا نہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ کھجور کے گو
میں ہاتھ کاٹنا نہیں اسی طرح شاخ، لکڑی اور پھل میں بھی ہا
کاٹنا نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات ک
قائلین میں ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہو
فرمایا کہ یہ جو کچھ انہوں نے بواسطہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ، نب
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ پھل اور شگوفے (گود
کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں تو اس سے مراد وہ ہے جو با
سے چوری کیا جائے اور وہ حفاظت میں نہیں ہوتا لیکن جس
محفوظ کر لیا گیا تو اس کا حکم باقی تمام مالوں جیسا ہوگا او
جس مقدار پر ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے اتنی
مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹنا لازم ہو
گا۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلا
کیا ہے جو ہم نے اسی کتابت کے کسی دوسرے باب میں روایت
کی ہے کہ جب لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ
نے فرمایا کہ ہاتھ اسی میں کاٹا جائے گا جس کو سٹور جگہ دے اور
وہ وہاں کی قیمت کو پہنچ جائے اس میں ہاتھ کاٹنا ہوگا اور جو
مال ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں اس کے برابر تاوان ہے
اور بطور سزا چند کوڑے ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے
دادا سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسروق

وَسَلَّمَ فِي الثِّمَارِ الْمَسْرُوقَةِ بَيْنَ مَا آوَاهُ الْجَرِينُ مِنْهَا وَبَيْنَ مَا لَمْ يُؤْوِهِ، وَكَانَ فِي شَجَرِهِ، فَجَعَلَ فِيمَا آوَاهُ الْجَرِينُ مِنْهَا الْقَطْعَ وَفِيمَا لَمْ يُؤْوِهِ الْجَرِينُ الْغُرْمَ وَالنَّكَالَ فَتَصْحِيحُ هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا رَوَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ أَنْ يُجْعَلَ مَا رَوٰى رَافِعٌ هُوَ عَلٰى مَا كَانَ فِي الْحَوَائِطِ الَّتِي لَمْ يُحْرَزْ مَا فِيهَا عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِمَّا زَادَ عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ رَافِعٍ فَهُوَ خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ رَافِعٍ فَفِي ذٰلِكَ الْقَطْعُ وَلَا قَطْعَ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ يَسْتَوِي هٰذَانِ الْأَثَرَانِ وَلَا يَتَضَادَّانِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پھلوں کے سلسلے میں سٹور میں محفوظ اور غیر محفوظ جو درخت کے اوپر ہے میں فرق کیا جو سٹور میں محفوظ ہے اس کی چوری پر ہاتھ کاٹنا لازم قرار دیا اور جو محفوظ نہیں اس میں تاوان اور سزا کا حکم فرمایا تو اس حدیث اور جو کچھ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ پھلوں اور گودے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں دونوں کو یوں صحیح قرار دیا جا سکتا ہے کہ حضرت رافع کی حدیث سے وہ پھل مراد ہوں جو باغوں کے اندر ہیں اور محفوظ نہیں کئے گئے جیسا کہ حضرت رافع کی روایت سے زائد الفاظ ہیں جو حضرت رافع کی روایت کے خلاف ہیں (یعنی محفوظ پھل کا بھی ذکر ہے) اور اس پر ہاتھ کاٹنا ہے اور اس کے علاوہ پر ہاتھ کاٹنا نہیں لہٰذا یہ دونوں روایتیں برابر ہو گئیں اور ان میں اختلاف نہیں ہو گا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

كِتَابُ الْجِنَايَاتِ

جنایات کا بیان

بَابٌ ۲۱: مَا يَجِبُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَجِرَاحِ الْعَمْدِ

۴۷۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقْتَلَ وَإِمَّا أَنْ يُؤَدَّى وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ مَا يَجِبُ فِي النَّفْسِ خَاصَّةً.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ

جان بوجھ کر قتل یا زخمی کرنے کی سزا

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو حضرت ہذیل نے بنولیث کے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے بدلے میں جسے دور جاہلیت میں قتل کیا گیا تھا، قتل کر دیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا آپ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا جس کا کوئی عزیز قتل کیا جائے تو وہ دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرلے یا تو اسے قتل کرنے کا مطالبہ) کرے یا خون بہا لے۔ (اس حدیث کو محمد بن عبد اللہ اور ابو بکرہ دونوں نے روایت کیا لیکن) الفاظ حضرت محمد بن عبد اللہ کے ہیں حضرت ابو بکرہ نے اپنی روایت میں فرمایا کہ خزاعہ نے بنولیث کا ایک شخص قتل کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں وہ بات مذکورہ ہے جو صرف قتل نفس پر واجب ہوتی ہے۔

بواسطہ حضرت ابوشریح خزاعی بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

۴۲۷ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنِي سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِيْ قَتِيْلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ وَبَيْنَ أَنْ يَقْتُلُوْا ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا ۔

۴۲۸ – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُصِيْبَ بِدَمٍ أَوْ بِخَبْلٍ يَعْنِيْ بِالْخَبْلِ الْجِرَاحَ فَوَلِيُّهُ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدٰى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَقْتَصَّ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا ۔

۴۲۹ – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ

وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سعید مقبری فرماتے ہیں میں نے حضرت شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا سنو! تم خزاعہ کے گروہ نے ہذیل قبیلہ کے اس شخص کو قتل کیا اور میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا میری اس گفتگو کے بعد جس کا کوئی شخص قتل ہو گیا تو اس مقتول کے گھر والے دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کر سکتے ہیں دیت وصول کریں یا (اس قاتل کو) قتل کریں۔

دوسرے طرق سے بھی بواسطہ حضرت شریح خزاعی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نفس سے کم جنایت کے بارے میں اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سفیان بن ابو العوجاء، حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قتل ہو جائے یا اسے زخم پہنچے (خبل سے مراد زخم ہے) تو اس کے ولی کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے معاف کر دے یا بدلہ لے یا دیت وصول کرے اگر وہ کوئی چوتھی بات اختیار کرے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی روک دو) اور اگر وہ ان (تین) میں سے ایک بات قبول کرنے کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔

ایک دوسرے طریقے سے بھی حضرت ابو شریح، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ حُكْمَ الْجِرَاحِ الْعَمَدِ كَحُكْمِ الْقَتْلِ الْعَمَدِ فِيْمَا يَجِبُ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَتَلَ عَمَدًا فَوَلِيُّهُ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ أَوْ يَقْتَصَّ رَضِيَ بِذٰلِكَ الْقَاتِلُ أَوْ لَمْ يَرْضَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ إِلَّا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ۔

۷۳۰۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ قَوْلَهُ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى وَيَجُوْزُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ إِنْ أُعْطِيَهَا كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ خُذْ بِدَيْنِكَ إِنْ شِئْتَ دَرَاهِمَ وَإِنْ شِئْتَ دَنَانِيْرَ وَإِنْ شِئْتَ عُرُوْضًا وَّلَيْسَ يُرَادُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ يَأْخُذُ ذٰلِكَ رَضِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ بِذٰلِكَ أَوْ كَرِهَ وَلٰكِنْ يُّرَادُ إِبَاحَةُ ذٰلِكَ لَهُ إِنْ أُعْطِيَهُ۔

۷۳۱۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَمَا حَاجَتُهُمْ إِلَى ذِكْرِ هٰذَا قِيْلَ لَهُ لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْقِصَاصُ فِي بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ دِيَةٌ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ عُفِيَ

تو اس حدیث میں ہے کہ جان بوجھ کر زخمی کرنے کا حکم جان بوجھ کر قتل کرنے کے حکم جیسا ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں قصاص یا دیت واجب ہوتی ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کیا گیا تو اس کے ولی کو اختیار ہے معاف کر دے، یا دیت وصول کرے یا قصاص لے قاتل اس پر راضی ہو یا نہ انہوں نے اس (مندرجہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی وہ فرماتے ہیں کہ قاتل کی مرضی کے بغیر وہ دیت نہیں لے سکتا۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ارشاد گرامی "یا وہ دیت لے" سے وہ بات بھی مراد ہو سکتی ہے جو پہلے قول والوں نے کہی ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے لیے دیت لینا جائز ہے اگر اس کو دی جائے جیسے کسی شخص کو کہا جائے اپنے قرض کے بدلے اگر چاہو تو درہم لو، چاہو تو دینار لو اور اگر چاہو تو سامان لو، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ (قرض خواہ) یہ چیز ضرور لے قرض دار اس پر راضی ہو یا اسے ناپسند کرے بلکہ اس سے محض جواز مراد ہے کہ اگر اسے دیا جائے تو وہ لے سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان کو یہ بات ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو اسے کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا۔ دیت نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے بارے میں فرمایا "تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کیا گیا آزاد، آزاد کے بدلے" (آخر تک) پھر فرمایا پس جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے (آخر تک) تو جان بوجھ کر قتل کرنے کی صورت

لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ وَالْعَفْوُ فِي اَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمَدِ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَبِّكُمْ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

۷۳۳۔ فَاَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ دِيَةٌ اَيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا عَلَيْهِمْ اَنْ يَاْخُذُوْا دِيَةً اَوْ يَتَعَرَّضُوْا بِالدَّمِ بَدَلًا اَوْ يَتْرُكُوْهُ حَتّٰى يَسْفِكُوْهُ وَاَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلَيْهِمْ فَخَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَنَسَخَ ذٰلِكَ الْحُكْمَ بِقَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ مَعْنَاهُ اِذَا وَجَبَ الْاَدَاءُ وَسَنُبَيِّنُ مَا قِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۷۳۴۔ فَبَيَّنَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى هٰذَا الْجِهَةِ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ وَلِيٌّ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ اَلَّتِيْ اُبِيْحَتْ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَجَعَلَ لَهُمْ اَخْذَهَا اِذَا اُعْطُوْهَا هٰذَا وَجْهٌ يَحْتَمِلُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ اِذَا كَانَ حَدِيْثٌ مِثْلَ هٰذَا يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ مُتَكَافِئَيْنِ اَنْ يَعْطِفَهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ اِلَّا بِدَلِيْلٍ مِنْ غَيْرِهٖ يَدُلُّ اَنَّ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا عَطَفَهٗ عَلَيْهِ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ

میں معافی یہ ہے کہ دیت قبول کرے، یہ تمہارے رب کی طرف سے پہلی امتوں کی نسبت (تم پر) آسانی ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں دیت نہیں تھی یعنی ان پر حرام تھا کہ وہ دیت لیں یا اس کی وجہ سے قصاص چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ خون بہائیں (یعنی خون بہانا ضروری تھا) یہ بات ان لوگوں پر فرض تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی فرمائی اور اپنے اس ارشاد سے کہ جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے تو اچھے طریقے سے (دیت کا) تقاضا کرنا ہے اور عمدہ طریقے سے ادا کرنا ہے، اس پہلے حکم کو منسوخ کر دیا، عمدگی کے ساتھ ادائیگی کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کا ادا کرنا واجب ہو اس سلسلے میں جو گفتگو کی گئی ہے اسے ہم اسی باب میں اس کے مناسب مقام پر بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو اس جہت سے بھی بیان فرمایا آپ نے فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے تو اسے اختیار ہے قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت وصول کرے جو اس امت کے لیے حلال کی گئی تو جب انہیں دیت دی جائے تو ان کے لیے اس کا لینا جائز ہے۔

اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ جب کسی حدیث میں اس طرح کی دو مساوی باتوں کا احتمال ہو تو وہ ایک کو چھوڑ کر دوسری پر محمول کرے البتہ اس پر کوئی دوسری دلیل پائی جائے جو اس معنی کے مراد ہونے پر دلالت کرتی ہو تو وہی معنی مراد لیں گے۔

تو ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا ہم کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو ان میں سے ایک مفہوم پر دلالت کرے تو پہلے قول والے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف

شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ الاٰیة۔

فَاَخْبَرَ عَزَّوَجَلَّ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اَنَّ لِلْوَلِیِّ اَنْ یَّعْفُوَا وَیَتَّبِعَ الْقَاتِلَ بِاِحْسَانٍ فَاسْتَدَلُّوْا بِذٰلِكَ اَنَّ لِلْوَلِیِّ اِذَا عَفَا اَنْ یَّاْخُذَ الدِّیَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ اِشْتَرَطَ ذٰلِكَ عَلَیْهِ فِیْ عَفْوِهٖ عَنْهُ۔

قِیْلَ لَهُمْ مَّا فِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی مَا ذَكَرْتُمْ وَقَدْ یَحْتَمِلُ ذٰلِكَ وُجُوْهًا اَحَدُهَا مَا وَصَفْتُمْ وَیَحْتَمِلُ اَیْضًا فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ عَلَی الْجِهَةِ الَّتِیْ قُلْنَا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ اَنْ یُّعْفٰی عَنْهُ عَلٰی مَا یُؤْخَذُ مِنْهُ وَقَدْ یَحْتَمِلُ اَیْضًا اَنْ یَّكُوْنَ ذٰلِكَ فِی الدَّمِ الَّذِیْ یَكُوْنُ بَیْنَ جَمَاعَةٍ فَیَعْفُوْا اَحَدُهُمْ فَیَتَّبِعُ الْبَاقُوْنَ الْقَاتِلَ بِحِصَصِهِمْ مِنَ الدِّیَةِ بِالْمَعْرُوْفِ وَیُؤَدِّیْ ذٰلِكَ اِلَیْهِمْ بِاِحْسَانٍ۔

هٰذِهٖ تَاْوِیْلَاتٌ قَدْ تَاَوَّلَتِ الْعُلَمَآءُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَلَیْهَا فَلَا حُجَّةَ فِیْهَا لِبَعْضٍ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا بِدَلِیْلٍ اٰخَرَ فِیْ اٰیَةٍ اُخْرٰی مُتَّفَقٌ عَلٰی تَاْوِیْلِهَا اَوْ سُنَّةٍ اَوْ اِجْمَاعٍ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ شُرَیْحٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِالْخِیَارِ بَیْنَ اَنْ یَّعْفُوَ اَوْ یَقْتَصَّ اَوْ یَاْخُذَ الدِّیَةَ فَجَعَلَ عَفْوَهٗ غَیْرَ اَخْذِهِ الدِّیَةَ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا عَفَا فَلَا دِیَةَ لَهٗ وَاِذَا كَانَ لَا دِیَةَ لَهٗ اِذَا عَفَا عَنِ الدَّمِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِیْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الدَّمُ وَاِنْ اَخَذَهٗ

کیا جائے تو اچھے طریقے سے تقاضا کرنا ہے اور نیکی کی ساتھ ادا کرنا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے"۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا کہ ولی کو معاف کرنے اور قاتل سے اچھے طریقے سے مطالبہ کرنے کا حق ہے انہوں نے اس سے استدلال کیا کہ ولی جب معاف کرے گا تو وہ قاتل سے دیت لے سکتا ہے اگرچہ اس کے معاف کرتے وقت یہ شرط نہ رکھی گئی ہو۔

ان کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا ہے اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں اور اس میں کئی باتوں کا احتمال ہے جن میں سے ایک وہ ہے جس کا تم نے قول کیا ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جس کو اپنے بھائی طرف سے کچھ معاف کیا جائے" سے وہ بات مراد ہو جو ہم کہہ رہے ہیں کہ وہ قاتل کی مرضی سے (قصاص) معاف کرکے اس کے بدلے میں (دیت) وصول کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ آیت اس خون کے بارے میں ہو جو ایک جماعت کے درمیان مشترک ہوتا ہے کہ اگر ان میں سے ایک معاف کردے تو باقی حضرات قاتل سے اپنے اپنے حصے کی دیت اچھے طریقے سے طلب کریں اور وہ بھی ان کو اچھے طریقے سے دے۔

یہ وہ معانی ہیں جو اس آیت کے سلسلے میں علماء کرام نے بیان کئے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے خلاف حجت نہیں جب تک کسی دوسری آیت میں دلیل نہ ہو جس کے معنی پر سب متفق ہوں یا سنّت سے یا اجماع سے دلیل پائی جائے حضرت شریح کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے کہ وہ معاف کردے یا قصاص لے یا دیت وصول کرے تو آپ نے معاف کرنے اور دیت (ادا کرنے) کو ایک دوسرے کا غیر قرار دیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جب وہ معاف کردے تو دیت نہ ہو گی اور جب خون معاف کرنے کی صورت میں دیت لازم نہ ہوئی تو اس سے ثابت ہوا کہ جو چیز واجب وہ قصاص ہے اور دیت کا لینا قصاص کے بدل کے طور پر جائز قرار دیا گیا اور جو چیزیں بدل ہوتی ہیں

الدية التي أبيحت له هو بمعنى أخذها بدلاً من القتل والأبدال من الأشياء لم يجب فيها إلا برضا من يجب عليه ورضا من يجب له فإذا ثبت ذلك في القتل ثبت ما ذكرنا وانتفى ما قال المخالف لنا۔

ولما لم يكن فيما احتج به أهل المقالة الأولى لقولهم ما يدل عليه نظرنا هل للآخرين من خبر يدل على ما قالوا۔

۷۳۵۔ فإذا أبو بكرة وإبراهيم بن مرزوق قد حدثانا قالا ثنا عبد الله بن بكر السهمي ح وحدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال ثنا حميد الطويل عن أنس بن مالك بن النضر أن عمته الربيع لطمت جارية فكسرت ثنيتها فطلبوا إليهم العفو فأبوا والأرش فأبوا إلا القصاص فاختصموا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالقصاص فقال أنس بن النضر يا رسول الله أتكسر ثنية الربيع لا والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أنس كتاب الله القصاص فرضي القوم فعفوا وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره يزيد بعضهم على بعض۔

فلما كان الحكم الذي حكم به رسول الله صلى الله عليه وسلم على

وہ ہماری معلومات کے مطابق ان لوگوں کی مرضی سے واجب ہوتی ہیں جن کے لیے وہ واجب ہوتی ہیں تو جب قصاص کے سلسلے میں یہ بات ثابت ہو گئی تو جو کچھ ہم نے کہا وہ بھی ثابت ہو گیا اور ہمارے مخالف کی بات کی نفی ہو گئی۔

تو جب پہلے قول والوں کے لیے بات پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے دیکھا کہ کیا دوسرے قول کے لیے کوئی ایسی روایت ہے جو ان کی بات پر دلالت کرے۔

تو حضرت انس بن مالک بن نضر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی ربیع نے اپنی لونڈی کو تھپڑ مار کر اس کے اگلے دانت توڑ دیئے انہوں نے (ربیع کے خاندان والوں نے) ان (لونڈی کے ورثا) سے معافی مانگی تو انہوں نے انکار کر دیا تاوان قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا صرف قصاص کا مطالبہ کیا وہ لوگ اپنا مقدمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا حضرت انس بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ حضرت ربیع کے دانت توڑیں گے نہیں یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے، چنانچہ وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو وہ اسے پورا کرتا ہے بعض راویوں نے کچھ زائد الفاظ نقل کئے ہیں۔

تو جس عورت کے دانت توڑے گئے تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ربیع سے اس کے قصاص

الرُّبَيِّعِ لِلْمَنْزُوْعَةِ ثَنِيَّتُهَا هُوَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يُخَيِّرْهَا بَيْنَ الْقِصَاصِ وَاَخْذِ الدِّيَةِ وَحَاجَّ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ حِيْنَ اَبٰى ذٰلِكَ فَقَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَعَفَا الْقَوْمُ فَلَمْ يَقْضِ لَهُمْ بِالدِّيَةِ **ثَبَتَ** بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِيْ يَجِبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِي الْعَمْدِ هُوَ الْقِصَاصُ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ يَجِبُ لِلْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ الْخِيَارُ بَيْنَ الْقِصَاصِ وَبَيْنَ الْعَفْوِ مِمَّا يَاْخُذُ بِهِ الْجَانِيْ اِذًا لَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْلَمَهَا بِمَا لَهَا اَنْ تَخْتَارَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ حَاكِمًا لَوْ تَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فِيْ شَيْءٍ يَجِبُ لَهٗ فِيْهِ اَحَدُ شَيْئَيْنِ فَثَبَتَ عِنْدَهٗ حَقُّهٗ اَنَّهٗ لَا يَحْكُمُ لَهٗ بِاَحَدِ الشَّيْئَيْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ وَاِنَّمَا يَحْكُمُ لَهٗ بِاَنْ يَّخْتَارَ مَا اَحَبَّ مِنْ كَذَا اَوْ مِنْ كَذَا فَاِنْ تَعَدّٰى ذٰلِكَ فَقَدْ قَصَّرَ عَنْ فَهْمِ الْحُكْمِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْكَمُ الْحُكَمَاءِ فَلَمَّا حَكَمَ بِالْقِصَاصِ وَاَخْبَرَ اَنَّهٗ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِيْ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَيْرُهٗ۔

فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَجَبَ اَنْ يُّعْطَفَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ اَبِيْ شُرَيْحٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَيُجْعَلُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَّعْفُوَ

کا فیصلہ فرمایا اور اسے قصاص اور دیت لینے کے درمیان اختیار نہیں دیا حضرت انس بن نضر نے انکار کرتے ہوئے اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا اے انس اللہ تعالیٰ کی کتاب میں قصاص کا حکم دیا گیا ہے تو قوم نے معاف کر دیا اور ان کے دیت کا فیصلہ نہ ہوا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جان بوجھ کر قتل کی صورت میں قرآن پاک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف قصاص ثابت ہے کیونکہ جسے نقصان پہنچایا گیا اگر اسے قصاص اور معاف کرنے کا اختیار ہوتا کہ وہ اس کے بدلے میں جرم کرنے والے سے کچھ لے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اختیار دیتے اور انہیں بتا دیتے کہ انہیں کیا کیا چیز اختیار کرنے کا حق ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص حاکم کے پاس ایسا مقدمہ لے جائے جس میں اس کے لیے دو چیزوں میں سے ایک واجب ہوتی ہے تو حاکم کے ہاں اس کا یہ حق ثابت ہوگا کہ وہ (حاکم) کسی ایک چیز کے ساتھ فیصلہ کرے اور دوسری کو چھوڑ دے بلکہ وہ اس کے لیے یوں فیصلہ کرے گا کہ فلاں فلاں چیزوں میں ہے جسے پسند کرے اختیار کرے پھر اگر وہ زیادتی کرتا ہے تو گویا اس نے فیصلے کی سمجھ میں کوتاہی کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر حاکم ہیں تو جب آپ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا اور بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اس قسم کی صورت میں صرف قصاص ہوتا ہے کچھ اور نہیں۔

تو جب یہ حدیث ثابت ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو حضرت ابو شریح اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی احادیث کو بھی اس کے مطابق کرنا ضروری ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قول میں معاف کرنے، قصاص لینے یا دیت لینے کے درمیان اختیار کا

وَبَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ عَلَى الرِّضَاءِ مِنَ الْجَانِيْ بِغُرْمِ الدِّيَةِ حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ وَمَعْنٰى حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

ذکر ہے وہ مجرم کی رضامندی پر موقوف ہے کہ وہ بطور تاوان دیت ادا کرے تاکہ ان دونوں حدیثوں اور حضرت انس بن نضر کے حدیث کے معانی ایک جیسے ہو جائیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ النَّظَرَ يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَذٰلِكَ اَنَّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَسْتَحْيُوْا اَنْفُسَهُمْ فَاِذَا قَالَ الَّذِيْ لَهُ سَفْكُ الدَّمِ قَدْ رَضِيْتُ بِاَخْذِ الدِّيَةِ وَتَرْكِ سَفْكِ الدَّمِ وَجَبَ عَلَى الْقَاتِلِ اِسْتِحْيَاءُ نَفْسِهِ فَاِذَا وَجَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ مَالِهِ وَاِنْ كَرِهَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ قیاس پہلے قول والوں کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ لوگوں پر اپنے آپ کو زندہ رکھنا لازم ہے تو جب وہ شخص جس کو خون بہانے (بدلہ لینے) کا حق ہے، کہے کہ میں دیت لینا اور خون نہ بہانا پسند کرتا ہوں تو قاتل پر اپنے نفس کو زندہ رکھنا واجب ہوگا اور جب یہ واجب ہے تو اس سے دیت لی جائے گی اگرچہ وہ ناپسند کرے۔

فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ عَلَى النَّاسِ اِسْتِحْيَاءَ اَنْفُسِهِمْ كَمَا ذَكَرْتَ بِالدِّيَةِ وَبِمَا جَاوَزَ الدِّيَةَ وَجَمِيْعِ مَا يَمْلِكُوْنَ وَقَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْوَلِيَّ لَوْ قَالَ لِلْقَاتِلِ قَدْ رَضِيْتُ اَنْ اٰخُذَ دَارَكَ هٰذِهٖ عَلٰى اَنْ لَّا اَقْتُلَكَ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَسْلِيْمُ ذٰلِكَ لَهٗ وَحَقْنُ دَمِ نَفْسِهٖ فَاِنْ اَبٰى لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ بِاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ ذٰلِكَ كَرْهًا فَيُدْفَعُ اِلَى الْوَلِيِّ۔

تو اس سلسلے میں اس شخص کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یقیناً لوگوں پر اپنی جانیں بچانا واجب ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے وہ دیت کے ساتھ ہو اس کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ بلکہ اپنی تمام مملوک کے ساتھ ہی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء نے اس بات پر اجماع کیا کہ اگر ولی، قاتل سے کہے کہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ تمہارا یہ مکان لے لوں اور تجھے قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ اور اس قاتل کے درمیان اس شخص پر لازم ہوگا کہ وہ مکان دے کر اپنی جان بچائے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس (قاتل) پر زبردستی نہیں کی جائے گی اور اس کی مرضی کے خلاف مکان لے کر ولی کو نہیں دیا جائے گا۔

فَكَذٰلِكَ الدِّيَةُ اِذَا طَلَبَهَا الْوَلِيُّ فَاِنَّهٗ يَجِبُ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ اَنْ يَسْتَحْيِيَ نَفْسَهٗ بِهَا وَاِنْ اَبٰى ذٰلِكَ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ كَرْهًا۔

اسی طرح دیت کا مسئلہ ہے کہ جب (مقتول کا) ولی اس کا مطالبہ کرے تو دیانۃً قاتل پر واجب ہے کہ وہ ادا کرکے اپنے نفس کو بچائے لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس پر زبردستی نہیں کی جائے گی اور اس کی مرضی کے خلاف وصول نہیں کی جائے گی۔

ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى

پھر ہم پہلے قول والوں کی اس بات کی طرف لوٹتے ہیں

فِي قَوْلِهِمْ اَنَّ لِلْوَلِيِّ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ وَاِنْ كَرِهَ ذٰلِكَ الْجَانِيْ۔

فَنَقُوْلُ لَهُمْ لَيْسَ يَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وُجُوْهٍ ثَلٰثَةٍ **اِمَّا** اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الَّذِيْ لَهٗ عَلَى الْقَاتِلِ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَاِذَا عَفَا عَنِ الْقِصَاصِ فَاَبْطَلَهٗ بِعَفْوِهٖ كَانَ لَهٗ اَخْذُ الدِّيَةِ **وَاِمَّا** اَنْ يَّكُوْنَ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الْقِصَاصُ خَاصَّةً وَّلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِّنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ **وَاِمَّا** اَنْ يَّكُوْنَ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ اَحَدُ اَمْرَيْنِ اِمَّا الْقِصَاصُ وَاِمَّا الدِّيَةُ يَخْتَارُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَآءَ لَيْسَ يَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ الْوُجُوْهِ۔

کہ ولی کو دیت لینے کا حق ہے چاہے مجرم کو یہ ناپسند ہو۔

تو ہم کہتے ہیں کہ یہ تین صورتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہیں یا تو یہ اس لیے ہوگا کہ قاتل پر قصاص اور دیت دونوں لازم ہیں پس جب اس نے قصاص معاف کر دیا تو معافی کی وجہ سے اسے باطل کر دیا تو اب اسے دیت لینے کا حق ہوگا یا صرف قصاص واجب ہوگا اور وہ قصاص کے عوض دیت لے سکتا ہے یا دونوں میں — ایک چیز واجب ہے قصاص ہوگا یا دیت، ان میں سے جو چاہے اختیار کرے لہذا یہ ان صورتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہ ہوگا۔

فَاِنْ قُلْتُمُ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَهٰذَا فَاسِدٌ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوْجِبْ عَلٰى اَحَدٍ فَعَلَ فِعْلًا اَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَلَمْ يُوْجِبِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اَحَدٍ بِفِعْلِهٖ يَفْعَلُهٗ اَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوَجَبَ اَنْ يُّقْتَلَ وَيَاْخُذَ الدِّيَةَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهٗ بَعْدَ قَتْلِهٖ اَخْذُ الدِّيَةِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الَّذِيْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ خِلَافُ مَا قُلْتُمْ **وَاِنْ قُلْتُمْ** اِنَّ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الْقِصَاصُ وَلٰكِنْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِّنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ فَاِنَّا لَا نَجِدُ حَقًّا لِرَجُلٍ يَّكُوْنُ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ بِهٖ بَدَلًا بِغَيْرِ رِضَآءِ مَنْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْحَقُّ

پس اگر تم کہو کہ قصاص اور دیت دونوں واجب ہیں تو یہ بات فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی فعل کے مرتکب پر اس کے فعل سے زائد واجب نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے اس سلسلے میں ان پر فرض کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے" تو اللہ تعالیٰ نے کسی جرم کرنے والے پر اس کے جرم سے زائد واجب نہیں کیا اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو واجب ہوگا کہ وہ قتل بھی کرے اور دیت بھی لے تو جب قتل کرنے کے بعد دیت لینا نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو کچھ واجب ہے وہ تمہارے قول کے خلاف ہے — اور اگر تم کہو کہ واجب تو صرف قصاص ہے لیکن وہ اس کے عوض دیت لے سکتا ہے تو ہم یہ صورت نہیں پاتے کہ کوئی صاحب حق اس شخص کی مرضی کے خلاف جس کے ذمہ حق ہے اس کا بدل وصول کرے پس یہ معنیٰ بھی باطل ہو

فبطل هذا المعنى ايضا وان قلتم ان الذي وجب له هو احد امرين اما القصاص واما الدية يأخذ منهما ما احب ولم يجب له ان يأخذ واحدا منهما دون الآخر فانه ينبغي اذا عفا عن احدهما بعينه ان لا يجوز عفوه لان حقه ان لم يكن هو المعفو عنه بعينه فيكون له ابطاله انما كان له ان يختاره فيكون هو حقه او يختار غيره فيكون هو حقه فاذا عفا عن احدهما قبل اختياره اياه وقبل وجوبه له بعينه فعفوه باطل۔

گیا۔ اور اگر تم کہو کہ دو چیزوں میں سے ایک واجب ہے قصاص ہوگا یا دیت، جو کچھ پسند کرے لے لیکن اس کے لیے ضروری نہیں کہ ان میں سے کسی ایک ہی کو لے دوسری نہیں لے سکتا اس کے لیے مناسب ہے کہ جب دونوں میں کسی ایک معین کو معاف کر دیا تو یہ معاف کرنا جائز نہ ہو کیونکہ جو کچھ اس نے معاف کیا یہ معین طور پر اس کا حق نہ تھا لہذا وہ اس کو باطل کر سکتا ہے اسے اس بات کا حق تھا کہ وہ اسے اختیار کرے اس طرح وہ اس کا حق ہو جاتا یا دوسری کو اختیار کرے پس وہ اس کا حق ہو جاتا لہذا جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے اور بعینہ اس کے واجب ہونے سے پہلے دوسرے حق کو معاف کر دے تو یہ معاف کرنا باطل ہوگا۔

الا ترى ان رجلا لو جرح ابوه عمدا فعفا عن جارح ابيه ثم مات ابوه من تلك الجراحة ولا وارث له غيره ان عفوه باطل لانه انما عفا قبل وجوب المعفو عنه له۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو جان بوجھ کر زخمی کر دے اور وہ اپنے باپ کو زخمی کرنے والے شخص کو معاف کر دے پھر اس کا باپ اسی زخم کی وجہ سے مر جائے اور اس (لڑکے) کے علاوہ کوئی دوسرا وارث بھی نہ ہو تو اس کا معاف کرنا باطل ہوگا کیونکہ اس نے معاف کرنے کا حق ملنے سے پہلے معاف کر دیا۔

فلما كان ما ذكرنا كذلك وكان العفو من القاتل قبل اختياره القصاص او الدية جائزا ثبت بذلك ان القصاص قد كان وجب له بعينه قبل عفوه عنه ولولا وجوبه له اذا لما كان له ابطاله بعفوه كما لم يجز عفو الابن عن دم ابيه قبل وجوبه له۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کا معاملہ اس طرح ہے اور قصاص یا دیت لینے سے پہلے قاتل کو معاف کرنا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ معاف کرنے سے پہلے صرف قصاص واجب تھا اور اگر وہ واجب نہ ہوتا تو وہ معافی کے ذریعے اسے باطل نہ کر سکتا جیسے بیٹا اپنے باپ کا خون اس وقت تک معاف نہیں کر سکتا جب تک وہ اس کے لیے واجب نہ ہو۔

ففي ثبوت ما ذكرنا وانتفاء هذه الوجوه التي وصفنا ما يدل ان الواجب على القاتل عمدا او الجارح عمدا هو القصاص لا غير ذلك من دية ولا غيرها الا ان يصطلحا هو ان كان حيا او وارثه ان كان ميتا والذي وجب ذلك

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثبوت اور ان تین وجوہ کی نفی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والے یا جان بوجھ کر زخمی کرنے والے پر صرف قصاص واجب ہے کوئی دوسری چیز یعنی دیت وغیرہ لازم نہیں البتہ زندہ ہونے کی صورت میں قاتل خود اور اس کے مرنے کی صورت میں اس کے ورثا کسی چیز پر

عَلَيْهِ عَلٰى شَيْءٍ فَيَكُوْنُ الصُّلْحُ جَائِزًا عَلٰى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ اَوْ غَيْرِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

صلح کر لیں تو وہ چیز واجب ہو گی اور دیت یا کسی دوسری چیز پر صلح جائز ہو گی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۲۱۴ الرَّجُلِ يَقْتُلُ رَجُلًا كَيْفَ يُقْتَلُ

کوئی شخص کسی کو قتل کرے تو اس کو کیسے قتل کیا جائے

۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ صَبِيٍّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَضَّ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک بچے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچلا جائے۔

تَحْقِيْقُ مَسْئَلَةٍ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا يُقْتَلُ كُلُّ قَاتِلٍ بِمَا قَتَلَ بِهٖ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ قَوَدٌ لَمْ يُقْتَلْ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔

وَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَيْتُمُوْهُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْقَاتِلَ يَجِبُ قَتْلُهٗ لِلّٰهِ اِذْ كَانَ اِنَّمَا قَتَلَ عَلٰى مَالٍ قَدْ بُيِّنَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے اور انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر قاتل کو اسی چیز کے ساتھ قتل کیا جائے جس کے ساتھ اس نے قتل کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص پر قصاص واجب ہو اسے صرف تلوار سے قتل کیا جائے۔

وہ فرماتے ہیں یہ حدیث جو تم نے روایت کی ہے اس میں احتمال ہے کہ نبی اکرم کے خیال میں اس کا قتل اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہو کیونکہ اس نے مال لینے کے لیے اس (بچے کو) کو قتل کیا تھا بعض احادیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُوْدِيٌّ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک یہودی نے ایک بچی پر زیادتی کی اس کے زیورات اتار لیے اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اس (بچی) کے گھر والے اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے وہ آخری سانس

عَلٰى جَارِيَةٍ فَاَخَذَ اَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَاْسَهَا فَاَتٰى بِهَا اَهْلُهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْ اٰخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ اُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ اَفُلَانٌ لِغَيْرِ الَّذِيْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ لَا فَقَالَ لِرَجُلٍ اٰخَرَ غَيْرِ الَّذِيْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَاَشَارَتْ اَيْ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۳۸۔ فَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دَمَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيِّ قَدْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ دَمُ قَاطِعِ الطَّرِيْقِ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَكَانَ لَهٗ اَنْ يَّقْتُلَ كَيْفَ شَاءَ بِسَيْفٍ اَوْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَالْمُثْلَةُ حِيْنَئِذٍ مُبَاحَةٌ فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِيِّيْنَ۔

۳۹۔ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ ثَمَانِيَةُ رَهْطٍ مِّنْ عُكْلٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذَوْدٍ لَّهٗ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا اِرْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ الْاِبِلِ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ

سے رہی تھی اور بالکل خاموش تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس نے قتل کیا ہے کیا فلاں نے ؟ قاتل کے غیر کے بارے میں پوچھا، اس نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ نہیں پھر ایک دوسرے شخص کے بارے میں، جو قاتل نہیں تھا پوچھا، تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا کہ نہیں، آپ نے قاتل کے بارے پوچھا کہ فلاں نے ؟ تو اس نے اشارہ کیا یعنی ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کا خون بہانا اللہ تعالیٰ کے لیے واجب قرار دیا جیسا کہ ڈاکوؤں کا خون اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہوتا ہے تو آپ کے لیے جائز تھا کہ جیسے چاہیں تلوار سے یا کسی دوسری طرح اسے قتل کر دیں اور ان دنوں مُثلہ (شکل بگاڑنا) جائز تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی مدینہ طیبہ آئے انہیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے اونٹوں کے پاس بھیج دیا انہوں نے ان کا دودھ پیا جب ٹھیک ہو گئے تو اسلام سے پھر گئے اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ لوگوں کو) ان کے پیچھے بھیجا انہوں نے ان کو پکڑ کر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ هُمْ مِّنْ عُكْلٍ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ .

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا .

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ حَيٍّ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ فَاَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ قَالَ فَوَقَعَ الْمُوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ فَلَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَخَرَجْنَا اِلَى الْاِبِلِ فَكُنَّا فِيْهَا يَعْنِيْ قَالَ نَعَمْ اُخْرُجُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهَا قَالَ فَخَرَجُوْا فَقَتَلُوْا اَحَدَ الرَّاعِيَيْنِ وَذَهَبُوْا بِالْاِبِلِ قَالَ وَجَآءَ الْاٰخَرُ وَقَدْ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ قَتَلُوْا صَاحِبِيْ وَذَهَبُوْا بِالْاِبِلِ

سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ آیت کریمہ "بے شک ان لوگوں کا بدلہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ قبیلہ عکل کے لوگ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں ۔

حضرت عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں (لوہے کی) گرم سلائیاں پھیریں اور ان کو (اسی حالت میں) چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے ۔

حضرت معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام لائے اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی راوی فرماتے ہیں پھر انہیں برسام کی بیماری لاحق ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں اگر آپ اجازت فرمائیں تو ہم اونٹوں کی طرف چلے جائیں اور وہاں رہیں آپ نے فرمایا ہاں جاؤ اور وہاں رہو فرماتے ہیں وہ چلے گئے پھر انہوں نے ایک چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے فرماتے ہیں دوسرا چرواہا بچ کر نکل آیا اس نے عرض کیا کہ انہوں نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے گئے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقریباً بیس نوجوان انصار تھے آپ نے ان

قَالَ وَعِنْدَهُ شُبَّانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَرِیْبٌ مِّنْ عِشْرِیْنَ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمُ الشُّبَّانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا فَقَصَّ اٰثَارَهُمْ فَاَتٰی بِهِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْیُنَهُمْ۔

جوانوں کو ان کے پیچھے بھیجا اور ان کے ساتھ ایک کھوجی کو بھیجا وہ ان کے نشانات کے مطابق چلا چنانچہ ان کو پکڑ کر لایا تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیں پھیر دیں۔

فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِیِّیْنَ مَا فَعَلَ بِهِمْ مِّنْ هٰذَا اَفَلَمَّا حَلَّ لَهٗ مِنْ سَفْكِ دِمَآئِهِمْ فَكَانَ لَهٗ اَنْ یَّقْتُلَهُمْ كَیْفَ اَحَبَّ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ تَمْثِیْلًا بِهِمْ لِاَنَّ الْمُثْلَةَ كَانَتْ حِیْنَئِذٍ مُّبَاحَةً ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَنَهٰی عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَهَا فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ فَعَلَ بِالْیَهُوْدِیِّ مَا فَعَلَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بَعْدَ نَسْخِ الْمُثْلَةِ وَیَحْتَمِلُ اَیْضًا اَنْ یَّكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرَ مَا وَجَبَ عَلَی الْیَهُوْدِیِّ مِنْ ذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَلٰكِنَّهٗ رَاٰهُ وَاجِبًا لِاَوْلِیَاءِ الْجَارِیَةِ فَقَتَلَهٗ لَهُمْ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کے ساتھ یہ سلوک کیا تو جب آپ کے لیے ان کا خون بہانا جائز تھا تو آپ جیسے چاہتے ان کو قتل کرتے اگرچہ ان کو مُثلہ بنانا ہوتا کیونکہ ان دنوں مثلہ بنانا جائز تھا پھر اس کے بعد منسوخ ہو گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اب کسی شخص کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے ساتھ یہ معاملہ اسی وجہ سے کیا ہو پھر مُثلہ کے منسوخ کے بعد یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے خیال میں یہودی پر یہ قتل اللہ تعالیٰ کے حق کے سبب واجب نہ ہوا بلکہ آپ کے علم میں یہ لونڈی کے ورثا کیلئے واجب ہوا تھا تو آپ نے انکے حق کے طور پر اسے قتل کر دیا۔

فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّكُوْنَ قَتَلَهٗ كَمَا فَعَلَ لِاَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الَّذِیْ كَانَ وَجَبَ عَلَیْهِ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے اسے اسی طرح قتل کیا جیسے اس نے کیا تھا کیونکہ اس پر یہی واجب تھا۔

وَاحْتَمَلَ اَنْ یَّكُوْنَ الَّذِیْ كَانَ وَجَبَ عَلَیْهِ هُوَ سَفْكُ الدَّمِ بِاَیِّ شَیْءٍ مِّمَّا شَاءَ الْوَلِیُّ یَسْفِكُهٗ بِهٖ فَاخْتَارُوا الرَّضْخَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ محض اس کا خون بہانا واجب ہو اور ولی کو اختیار ہو جس چیز کے ساتھ چاہے بہائے تو انہوں نے کچلنا پسند کیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاطر ایسا کیا۔

هٰذِهٖ وُجُوْهٌ یَحْتَمِلُهَا هٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَا دَلَالَةَ مَعَنَا یَدُلُّنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بَعْضَهَا دُوْنَ بَعْضٍ۔

اس حدیث میں ان وجوہ کا احتمال ہے اور ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں جو اس بات پر دلالت کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک طریقے کو چھوڑ کر دوسرا اختیار فرمایا۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَتَلَ ذٰلِكَ الْیَهُوْدِیَّ بِخِلَافِ مَا

آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے یہودی کو اس طریقے کے خلاف قتل کیا جس طریقے سے اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔

كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ.

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا اَبُوْيَعْلٰى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ ثَنَا اَبُوْصَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ وَكَانَ ثِقَةً وَّدَفَعَ بِهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ رَضَخَ رَاْسَ جَارِيَةٍ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى قُتِلَ.

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی شخص نے ایک بچی کے سر کو اس کے زیورات کے لیے جو اس نے پہنے ہوئے تھے، کچل دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو پتھر مارے جائیں یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَتَلَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيَّ رَجْمًا بِقَتْلِهِ الْجَارِيَةَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ وَفِيْمَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْاٰثَارِ وَهُوَ رَضَخَهُ رَاْسَهَا وَالرَّجْمُ قَدْ يُصِيْبُ الرَّاْسَ وَغَيْرَ الرَّاْسِ فَقَدْ قَتَلَهُ بِغَيْرِ مَا كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ فَعَلَ كَانَ حَلَالًا يَوْمَئِذٍ ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْمُثْلَةِ.

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو بچی کے قتل کے سبب پتھر مار کر ہلاک کیا جیسا کہ ہم نے یہ واقعہ گزشتہ حدیث اور اس سے پہلے کی روایات میں ذکر کیا کہ اس نے اس بچی کے سر کو کچلا تھا اور رجم کبھی سر پہ ہوتا ہے اور کبھی دوسری جگہ، تو آپ نے اس صورت کے خلاف اسے قتل کیا جس انداز میں اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ ان دنوں جائز تھا پھر مُثلہ کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی منسوخ ہو گیا۔

۴۴۵۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَسْخِ الْمُثْلَةِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْمُجَثَّمَةُ الشَّاةُ تُرْمٰى بِالنَّبْلِ حَتّٰى تُقْتَلَ.

مُثلہ کے منسوخ ہونے کے بارے میں ایک روایت

حضرت ابن جریج سے مروی ہے وہ حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ بکری کو تیر سے مارا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ

الْعَدَانِیُّ قَالَا اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ذی رُوح چیز کو نشانہ نہ بناؤ (یعنی باندھ کر نشانہ نہ بناؤ)

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت شعبہ نے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وَسِمَاكٍ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عاصم احول اور حضرت سماک حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں ان میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سماک، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنِی الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَوْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِدَجَاجَةٍ قَدْ نُصِبَتْ تُرْمٰی فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی اَنْ یُّمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ۔

حضرت منہال بن عمرو، حضرت سعید بن جبیر یا حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرغی کے پاس سے گزرے جسے کھڑا کر کے تیر مارے جارہے تھے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جانوروں کو کھڑا کر کے (باندھ کر) نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنِیْ عَمِّیْ وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ اَنَّ بُکَیْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَهُمَا عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ یَعْلٰی اَنَّهٗ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابو یعلی سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید (رضی اللہ عنہم) کے ہمراہ جہاد کیا تو دشمن کی طرف سے چار عجمی کافر لائے گئے حضرت عبدالرحمن کے حکم سے انہیں مشکیں باندھ کر تیروں سے قتل کیا گیا یہ بات حضرت ابوایوب

ابْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُتِلُوْا صَبْرًا بِالنَّبْلِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَّا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ۔

انصاری رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ باندھ کر قتل کرنے سے منع فرماتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے باندھ کر قتل نہ کرتا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے چار غلام آزاد کئے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسحٰق، حضرت بکر سے روایت کرتے انہوں نے ... سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ وَلَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَّا صَبَرْتُهَا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا حضرت ابوایوب فرماتے ہیں اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے باندھ کر ہلاک نہ کرتا۔

۷۵۲، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔

حضرت حسن، حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دیتے ہوئے صدقہ کا حکم دیتے اور مُثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۷۵۳، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةً إِلَّا أَمَرَنَا فِيْهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا فِيْهَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اکثر خطبوں میں صدقہ کا حکم دیتے اور مُثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۷۵۴، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا قَامَ فِيْنَا يَخْطُبُ إِلَّا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ

ایک دوسرے طریق سے حضرت حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ہر خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم دیتے اور مُثلہ سے منع فرماتے۔

۷۵۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو کھڑا کر کے ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔

۷۵۶ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

---

۷۵۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُنَيِّ ابْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنُ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اہلِ ایمان، بہترین طریقے پر قتل کرنے والے ہیں[1]

---

۷۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا عَنْ هُنَيٍّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَسْخُ الْمُثْلَةِ بَعْدَ اَنْ كَانَتْ مُبَاحَةً عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ لَمْ يَدْخُلْ مَا اخْتَلَفْنَا نَحْنُ وَاَنْتُمْ فِيْهِ مِنَ الْقِصَاصِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔

قِيْلَ لَهٗ لَيْسَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يُرَادُ

ان روایات سے ثابت ہوا کہ مُثلہ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے جب کہ پہلے یہ جائز تھا جیسا کہ عرنیہ والوں کی حدیث میں ہم نے روایت کیا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ قصاص کے سلسلے میں جو کچھ ہمارے اور تمہارے میں اختلاف ہے وہ اس میں داخل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور اگر تم بدلہ لو تو اس کی مثل بدلہ لو جیسی تمہیں تکلیف دی گئی"۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس آیت

---

[1] یعنی جہاں قتل کرنا ضروری ہو وہاں اذیت دینے کی بجائے آسانی کے ساتھ قتل کرتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

بِهَا هٰذَا الْمَعْنٰى اِنَّمَا اُرِيْدُ بِهَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ وَمُثِّلَ بِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ ظَفِرْتُ بِهِمْ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ نَصْبِرُ۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَا ثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى حَمْزَةَ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ فَنَظَرَ اِلٰى اَمْرٍ لَمْ يَنْظُرْ قَطُّ اِلٰى اَمْرٍ اَوْجَعَ لِقَلْبِهٖ مِنْهُ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَوَصُوْلًا لِلرَّحِمِ فَعُوْلًا لِلْخَيْرَاتِ وَلَوْلَا حُزْنٌ مِنْ بَعْدِكَ لَسَرَّنِيْ اَنْ اَدَعَكَ حَتّٰى تُحْشَرَ مِنْ اَفْوَاجٍ شَتّٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بَعْدُ بِخَوَاتِيْمِ

سے یہ معنیٰ مراد نہیں بلکہ اس سے وہ مفہوم مراد ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور اسے حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے ان کا مُثلہ کیا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے ان پر کامیابی حاصل ہوگئی تو ان میں سے ستر آدمیوں کو مُثلہ بنا دوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "اگر تم ان سے بدلہ لو تو اس کی مثل لو جو اذیت انہوں نے تمہیں پہنچائی اور اگر تم صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے" اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہم صبر کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ نے ایک ایسا معاملہ دیکھا کہ اس سے زیادہ آپ کے دل کو دکھ دینے والا واقعہ کبھی نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ صلہ رحمی کرنے والے بہت زیادہ نیکیاں کرنے والے تھے اگر آپ کے بعد غم کا خیال نہ ہوتا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ آپ کو چھوڑ دیتا حتیٰ کہ آپ (جانوروں کے) مختلف جوڑوں میں سے اٹھائے جاتے اللہ کی قسم! میں آپ کی جگہ ان کے ستر آدمیوں کو مُثلہ بناؤں گا ابھی آپ اپنی جگہ کھڑے ہی تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام سورۂ نحل

سُوْرَةِ النَّحْلِ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ فَصَبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ

کی آخری آیات لے کر اترے وان عاقبتم (آخر تک) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر فرمایا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔

فَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِىْ هٰذَا الْمَعْنٰى لَا فِى الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْتَ۔

تو یہ آیت اس مفہوم کے لیے نازل ہوئی اس بات کے لیے نہیں جس کا تم نے ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تلوار کے بغیر قصاص نہ لیا جائے۔

۷۶۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔

حضرت جابر، حضرت ابو عازب سے اور وہ حضرت نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلوار کے بغیر قصاص نہ لیا جائے۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الْقَوَدَ لِكُلِّ قَتِيْلٍ مَا كَانَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مقتول کسی قسم کا بھی ہو اس کا قصاص تلوار سے لیا جائے۔

وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی آئی ہیں جو اس مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۶۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِجِرَاحٍ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَاْنُوْا بِهَا سَنَةً۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ زخمی لوگ لائے گئے تو آپ نے فرمایا ایک سال تک (ان زخموں کے ٹھیک ہونے کی) انتظار کرو

۷۶۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مَهْدِىُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْتَقَادُ مِنَ الْجُرْحِ حَتّٰى يَبْرَاَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا زخموں کی وجہ سے قصاص نہ لیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔

فَلَوْ كَانَ يُفْعَلُ بِالْجَانِي كَمَا فَعَلَ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لَمْ يَكُنْ لِلِاسْتِينَاءِ مَعْنًى لِأَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْقَاطِعِ قَطْعُ يَدِهِ إِنْ كَانَتْ جِنَايَتُهُ قَطْعًا بَرَءَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ أَوْ مَاتَ۔

اگر مجرم کے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو اس نے کیا ہے جیسا کہ پہلے قول والے کہتے ہیں تو سال کی مہلت دینے کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ ضرور کاٹنا ہے اگر اس کا جرم ہاتھ کاٹنا ہے مظلوم ٹھیک ہو یا مر جائے

فَلَمَّا ثَبَتَ الِاسْتِينَاءُ لِيُنْظَرَ مَا تَئُولُ عَلَيْهِ الْجِنَايَةُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقِصَاصُ هُوَ مَا تَئُولُ إِلَيْهِ الْجِنَايَةُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ۔

تو جب ایک سال تک انتظار کیا جاتا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ جرم کا انجام کیا ہونا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ قصاص اسی صورت میں واجب ہو گا جس میں جنایت انجام کو پہنچے کسی اور صورت میں نہیں۔

فَإِنْ طَعَنَ طَاعِنٌ فِي يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَأَنْكَرَ عَلَيْنَا الِاحْتِجَاجَ بِحَدِيثِهِ فَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ قَدْ ذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

اگر کوئی طعن کرنے والا یحیی بن ابو انیسہ (حدیث ۲۱۲ کے ایک راوی) پر طعن کرے اور ان کی روایت سے استدلال کا انکار کرے تو (اس کا جواب یہ ہے کہ) علی بن مدینی، حضرت یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ (یحیی بن انیسہ) حضرت زہری کی محمد بن اسحٰق سے روایت میں مجھے زیادہ پسند ہیں۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَالْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں احسان کو لازمی قرار دیا پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِأَنْ يُحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَأَنْ يُرِيحُوا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُمْ ذَبْحَهُ مِنَ الْأَنْعَامِ فَمَا أَحَلَّ لَهُمْ قَتْلَهُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَهُوَ أَحْرَى أَنْ يُفْعَلَ بِهِ ذٰلِكَ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اچھے طریقے سے قتل کریں اور جن جانوروں کو ذبح کرنا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال کیا ہے انہیں آرام پہنچائیں پس جن انسانوں کو قتل کرنا ان کے لیے جائز قرار دیا ان سے یہ سلوک کرنا زیادہ مناسب ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لَا يُسْتَأْنَى بُرْءُ الْجِرَاحِ وَخَالَفَ مَا ذَكَرْنَا فِي ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ فَكَفَى بِهِ جَهْلًا فِي خِلَافِهِ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَعَلَى ذٰلِكَ فَإِنَّا نُفْسِدُ قَوْلَهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ۔

وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا رَجُلًا لَوْ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ خَطَأً فَبَرَأَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ الْيَدِ وَلَوْ مَاتَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ النَّفْسِ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْيَدِ شَيْءٌ وَدَخَلَ مَا كَانَ يَجِبُ فِي الْيَدِ فِيمَا وَجَبَ فِي النَّفْسِ فَصَارَ الْجَانِي كَمَنْ قَتَلَ وَلَيْسَ كَمَنْ قَطَعَ وَصَارَتِ الْيَدُ لَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ إِلَّا وَالنَّفْسُ قَائِمَةٌ وَلَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ إِذَا كَانَتِ النَّفْسُ تَالِفَةً فَصَارَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ يَكُونُ كَذٰلِكَ إِذَا قَطَعَ يَدَهُ عَمْدًا فَإِنْ بَرَءَ فَالْحُكْمُ لِلْيَدِ وَفِيهَا الْقَوَدُ وَإِنْ مَاتَ مِنْهَا فَالْحُكْمُ لِلنَّفْسِ وَفِيهَا الْقِصَاصُ لَا فِي الْيَدِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْخَطَاءِ۔

وَيَدْخُلُ أَيْضًا عَلَى مَنْ يَقُولُ إِنَّ الْجَانِيَ يُقْتَلُ كَمَا قَتَلَ أَنْ يَقُولَ إِذَا رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ أَنْ يُنْصَبَ الرَّامِي فَيُرْمِيهِ حَتَّى يَقْتُلَهُ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوحِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصْبَرَ أَحَدٌ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يُقْتَلُ قَتْلًا لَا يَكُونُ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ النَّهْيِ۔

أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَكَحَ رَجُلًا فَقَتَلَهُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَجِبُ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَفْعَلَ بِالْقَاتِلِ كَمَا فَعَلَ وَلٰكِنْ يَجِبُ لَهُ أَنْ

اگر کوئی شخص کہے کہ زخم کے ٹھیک ہونے کی انتظار نہیں کی جائے گی اور وہ ان روایات کی مخالفت کرے جو ہم نے ذکر کی ہیں تو اس کی جہالت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ متقدمین علماء کی مخالفت کرتا ہے اس کے باوجود ہم اس کے قول کو قیاس کے طور پر فاسد قرار دیتے ہیں۔

اور وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی شخص غلطی سے کسی دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ دے اور وہ ٹھیک ہو جائے تو اس پر ہاتھ کی دیت واجب ہوتی ہے اور اگر وہ اس وجہ سے مر جائے تو اس پر ایک جان کی دیت واجب ہوتی ہے اور ہاتھ کے سلسلے میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا اور ہاتھ کے سلسلے میں واجب ہونے والی سزا نفس کی جنایت میں واجب ہونے والی سزا میں داخل ہو جاتی ہے اور جرم کرنے والا قاتل کی طرح ہوتا ہے ہاتھ کاٹنے والے کی طرح نہیں ہوتا ہاتھ کا حکم اس صورت میں واجب ہوتا جب نفس باقی ہو اور اگر اس کی جان ضائع ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم واجب نہیں ہوتا تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب وہ جان بوجھ کر ہاتھ کاٹے تو اسی طرح حکم ہو اگر وہ ٹھیک ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم ہوگا اور اس میں بدلہ ہوگا اور اگر وہ مر جائے تو نفس کا حکم ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا ہاتھ کا بدلہ نہ ہوگا خطا کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

جو شخص کہتا ہے کہ قاتل کو اسی طرح قتل کیا جائے جیسے اس نے قتل کیا اس پر یہ اعتراض بھی ہوتا ہے کہ وہ کہے کہ اگر اس نے تیر سے ہلاک کیا تو اس تیر مارنے والے کو کھڑا کر کے تیر مارے یہاں تک کہ اسے ہلاک کر دے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جاندار چیز کو کھڑا کر کے مارنے سے منع فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کی وجہ سے اسے کھڑا کرنا صحیح نہیں بلکہ جس طریقے سے ممانعت نہ ہو اس طریقے پر قتل کیا جائے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی مرد سے بدفعلی کرے اور اس کے سبب سے اسے ہلاک کر دے تو ولی کو اس بات کا حق نہیں کہ قاتل کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے جو اس نے کیا بلکہ اسے محض

يَقْتُلَهُ لِاَنَّ نِكَاحَهُ اِيَّاهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَكَذٰلِكَ صَبْرُهُ اِيَّاهُ فِيْمَا وَصَفْنَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ لَهُ قَتْلَهُ كَمَا يُقْتَلُ مَنْ حَلَّ دَمُهُ بِرِدَّةٍ اَوْ بِغَيْرِهَا هٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لَا يُوْجِبُ الْقَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِحَجَرٍ وَسَنُبَيِّنُ قَوْلَهُ هٰذَا وَالْحُجَّةَ لَهُ فِيْ بَابِ شِبْهِ الْعَمَدِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

قتل کرنے کا حق ہے کیونکہ اس کے ساتھ بدفعلی کرنا بھی حرام ہے اسی طرح اسے باندھ کر ہلاک کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا البتہ اسے قتل کرنے کا حق ہے جیسے اس شخص کو قتل کیا جاتا ہے جس کا خون مرتد ہونے یا کسی اور وجہ سے مباح ہو جاتا ہے قیاس یہی ہے اور یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے پتھر کے ساتھ ہلاک کیا اس پر بدلہ واجب نہیں ہم آپ کے اس قول اور دلیل کو عنقریب شبہ عمد کے باب میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ ۲۱۵ شِبْهِ الْعَمَدِ الَّذِيْ لَا قَوَدَ فِيْهِ مَا هُوَ

شبہ عمد جس میں قصاص نہیں

۷۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ قَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوْسِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَأِ الْعَمَدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

حضرت عقبہ بن اوس سدوسی، ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا تو آپ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا سنو! شبہ عمد کا مقتول وہ ہے جو کوڑے، لاٹھی اور پتھر سے قتل ہو جائے اس میں دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِعَصًا اَوْ حَجَرٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ

أَبُوْحَنِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ أَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا فَقَالُوْا إِذَا كَانَتِ الْخَشَبَةُ مِثْلُهَا يَقْتُلُ فَعَلَى الْقَاتِلِ بِهَا الْقِصَاصُ وَذٰلِكَ عَمْدٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلُهَا لَا يَقْتُلُ فَفِيْ ذٰلِكَ الدِّيَةُ وَذٰلِكَ شِبْهُ الْعَمْدِ.

وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْنَا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ قَتِيْلَ خَطَاءِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قَالُوْا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ ذٰلِكَ الْعَصَا الَّتِيْ لَا تَقْتُلُ مِثْلُهَا الَّتِيْ هِيَ كَالسَّوْطِ الَّذِيْ لَا يَقْتُلُ مِثْلُهُ فَإِنْ كَانَ أَرَادَ بِذٰلِكَ فَهُوَ الَّذِيْ قُلْنَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ ذٰلِكَ وَأَرَادَ مَا قُلْتُمْ أَنْتُمْ فَقَدْ تَرَكْنَا الْحَدِيْثَ وَخَالَفْنَاهُ فَنَحْنُ بَعْدُ لَمْ تُثْبِتْ خِلَافَنَا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ إِذْ كُنَّا نَقُوْلُ إِنَّ مِنَ الْعَصَا مَا إِذَا قُتِلَ بِهِ لَمْ يَجِبْ بِهِ عَلَى الْقَاتِلِ قَوَدٌ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَوْلٰى مِمَّا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِأَنَّ مَا حَمَلْنَاهُ عَلَيْهِ لَا يُضَادُّ حَدِيْثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِيْجَابِهِ الْقَوَدَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ الَّذِيْ رَضَخَ رَأْسَ الْجَارِيَةِ بِحَجَرٍ وَمَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى يُضَادُّ ذٰلِكَ وَيَنْفِيْهِ وَلِأَنْ يُحْمَلَ الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا يُوَافِقُ بَعْضُهُ

اللہ بھی اسی بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر لکڑی ایسی ہو کہ وہ ہلاک کر دیتی ہے تو اس میں قاتل پر قصاص ہے اور یہ قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) ہے اور اگر اس جیسی لکڑی ہلاک نہیں کرتی تو اس میں دیت ہے اور یہ شبہ عمد ہے (یعنی عمد کے مشابہ ہے)

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "سنو! شبہ عمد، کوڑے، عصا اور پتھر سے قتل کرنا ہے اور اس میں ایک سو اونٹ (دیت) ہے" سے استدلال کیا ہے تو اس میں ان کے موقف پر دلیل نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ لاٹھی مراد لی ہو جو ہلاک نہیں کرتی اور وہ اس کوڑے کی طرح ہے جس سے ہلاکت واقع نہیں ہوتی اگر آپ کی یہی مراد ہے تو اس سے ہماری بات ثابت ہوگئی اور اگر آپ کی مراد یہ نہیں بلکہ وہ بات مراد ہے جو تم نے کہی ہے تو ہم نے حدیث کو چھوڑ دیا اور اس کی مخالفت کی لیکن ہم نے ابھی تک اس حدیث کے خلاف ثابت نہیں کیا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ کچھ لاٹھیاں اس قسم کی ہیں کہ ان سے ہلاکت کے سبب قاتل پر قصاص واجب نہیں ہوتا اور یہ معنیٰ جس پر ہم نے اس حدیث کو محمول کیا اس معنیٰ سے بہتر ہے جو پہلے قول والوں کی مراد ہے کیونکہ ہم نے اس حدیث سے جو مفہوم لیا ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس یہودی پر قصاص واجب قرار دیا جس نے ایک بچی کا سر پتھر سے کچل دیا تھا پہلے قول والوں نے اس سے جو معنیٰ لیا ہے وہ اس روایت کے خلاف ہے اور اس کی نفی کرتا ہے اور حدیث کا وہ مفہوم لینا جس سے روایات ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں اس معنیٰ پر محمول کرنے

بَعْضًا اَوْلٰی مِنْ اَنْ یُّحْمَلَ عَلٰی مَا یُضَادُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

سے بہتر ہے جس سے بعض کا بعض سے تضاد ثابت ہو۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَنْتَ قَدْ قُلْتَ اِنَّ حَدِیْثَ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ فِی الْبَابِ الْاَوَّلِ فَکَیْفَ اَثْبَتَّ الْعَمَلَ بِهٖ هٰهُنَا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے پچھلے باب میں کہا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت منسوخ ہے تو کس طرح تم نے یہاں اس پر عمل کو ثابت کیا۔

قِیْلَ لَهٗ لَمْ نَقُلْ اِنَّ حَدِیْثَ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ مِّنْ جِهَةِ مَا ذَکَرْتَ وَقَدْ ثَبَتَ وُجُوْبُ الْقَوَدِ وَالْقَتْلِ بِالْحَجَرِ فِیْ حَدِیْثِ اَنَسٍ وَاِنَّمَا قُلْتُ اِنَّ الْقِصَاصَ بِالْحَجَرِ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ مَنْسُوْخًا لِّمَا قَدْ ذَکَرْتُ مِنَ الْحُجَّةِ فِیْ ذٰلِكَ فَحَدِیْثُ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ اِیْجَابِ الْقَوَدِ عِنْدَنَا غَیْرُ مَنْسُوْخٍ وَفِیْ کَیْفِیَّةِ الْقَوَدِ الْوَاجِبِ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَنْسُوْخًا عَلٰی مَا فَسَّرْنَا وَبَیَّنَّا فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس جہت سے منسوخ ہے جو تم نے ذکر کی ہے جب کہ اس روایت سے قصاص اور پتھر سے ہلاک کرنے کا وجوب ثابت ہو رہا ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ ممکن ہے پتھر کے ساتھ قصاص منسوخ ہو چکا ہو جیسا کہ اس سلسلے میں میں نے دلیل ذکر کی ہے تو ہمارے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت قصاص کے وجوب کے سلسلے میں منسوخ نہیں ہے البتہ واجب قصاص کے طریقے کے سلسلے میں منسوخ ہونے کا احتمال ہے جیسا کہ ہم نے گزشتہ باب میں وضاحت سے بیان کیا۔

فَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ الْقَتْلَ بِالْحَجَرِ لَا یُوْجِبُ الْقَوَدَ فِیْ دَفْعِ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَا اَوْجَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَتْلِ فِیْ ذٰلِكَ حَقًّا لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلْیَهُوْدِیَّ کَقَاطِعِ الطَّرِیْقِ الَّذِیْ یَکُوْنُ مَا وَجَبَ عَلَیْهِ حَدًّا مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ فَاِنَّ قَاطِعَ الطَّرِیْقِ اِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا وَجَبَ عَلَیْهِ الْقَتْلُ فِیْ قَوْلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ لَا قَوَدَ عَلٰی مَنْ قَتَلَ بِعَصًا وَّقَدْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَهْلِ النَّظَرِ۔

تو جن لوگوں کے نزدیک پتھر کے ساتھ قتل کرنے سے قصاص لازم نہیں ہوتا ان کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں حقِ خداوندی کے طور پر قصاص کو لازم کیا ہو اور یہودی کو اس ڈاکو کی طرح قرار دیا جس پر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے حد لازم ہوتی ہے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ڈاکو جب پتھر یا لاٹھی سے کسی کو ہلاک کرے تو اس شخص کے نزدیک بھی جو کہتا ہے کہ لاٹھی کے ساتھ قتل کی صورت میں قصاص واجب نہیں ہوتا، اس (ڈاکو) کا قتل واجب ہوگا۔ مجتہدین کی ایک جماعت نے یہی قول کہا ہے

وَقَدْ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْخَنَّاقِ اَنَّ عَلَيْهِ الدِّيَةَ وَاَنَّهُ لَا يُقْتَلُ اِلَّا اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَيُقْتَلُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ ۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الْيَهُوْدِيَّ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَنَّهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ عَلٰى قَاطِعِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُلُّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ فَقَتَلَ بِعَصًا اَوْ حَجَرٍ اَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الْمِصْرِ يَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْمَا فَعَلَ حُكْمُ قَاطِعِ الطَّرِيْقِ وَكَذٰلِكَ الْخَنَّاقُ الَّذِيْ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ اَنَّهُ يُقْتَلُ ۔

وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ فِي الْقِيَاسِ عَلٰى قَوْلِهِ اَنْ يَكُوْنَ يَجِبُ عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً وَاحِدَةً الْقَتْلُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ اِذَا فَعَلَهُ مِرَارًا لِاَنَّا رَاَيْنَا الْحُدُوْدَ يُوْجِبُهَا انْتِهَاكُ الْحُرْمَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَا يَجِبُ عَلٰى مَنِ انْتَهَكَ تِلْكَ الْحُرْمَةَ ثَانِيَةً اِلَّا مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِهَا فِي الْبَدْءِ ۔

فَكَانَ النَّظَرُ فِيْمَا وَصَفْنَا اَنْ يَكُوْنَ الْجَانِي الْخَنَّاقُ كَذٰلِكَ اَيْضًا وَاَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهُ فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ هُوَ حُكْمُهُ فِيْ اٰخِرِ مَرَّةٍ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مَا يَرْدَعُهُمْ اَنْ يَكُوْنَ

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے گلا گھونٹ کر مارنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اس پر دیت ہو گی اور جب تک وہ کئی بار ایسا نہ کرے اسے قتل نہیں کیا جائے اس کے بعد اسے بطور حد قتل کیا جائے گا۔

تو ممکن ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو اس لیے قتل کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا قتل واجب ہو گیا تھا جیسا کہ ڈاکو کا قتل واجب ہوتا ہے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص، ڈاکہ ڈالے اور لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرے یا شہر کے اندر یہ کام کرے تو اس کا حکم ڈاکو کے حکم جیسا ہو گا اسی طرح جو کئی بار گلا گھونٹ کر ہلاک کرے تو اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

ان کے قول پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جو شخص ایک بار ایسا کرے اس کا قتل واجب ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے حد قرار پائے جیسا کہ بار بار کرنے سے قتل واجب ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بار حرمت کو توڑنے سے حدود لازم ہو جاتی ہیں پھر دوسری بار جب حرمت کو توڑا جاتا ہے تو وہی چیز لازم ہوتی ہے جو پہلی بار توڑنے سے لازم ہوئی تھی۔

تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ گلا گھونٹنے والے کا حکم بھی یہی ہو اور جو حکم پہلی بار سے لازم ہو دوسری بار ایسا کرنے سے بھی وہی حکم ہونا چاہیے اس باب میں قیاس یہی ہے اور ہماری بات کے ثابت ہونے کی صورت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث

فِي حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَجَرٍ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ.

کا اس شخص کے خلاف حجت ہونا بھی ختم ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ جس نے کسی شخص کو پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيْضًا فِي قَوْلِهِ هَذَا مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى الْحَجَرَ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل یہ روایت بھی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ھذیل قبیلے کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اسے اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا دونوں کو قتل کر دیا وہ لوگ جھگڑا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے بچے (حمل) کی دیت ایک غلام لڑکا یا لڑکی ہے اور عورت کی دیت اس دوسری عورت کے خاندان پر ڈال دی اس (مقتولہ) کے بچے اور دیگر رشتہ داروں کو اس کا دارث قرار دیا حضرت حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کی دیت کیسے دوں جس نے پیا نہ کھایا نہ بات کی اور نہ ہی کوئی آواز نکالی اس قسم کا خون باطل ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مسجع کلام کی وجہ سے فرمایا یہ تو کاہنوں (نجومیوں) کے بھائیوں سے ہے۔

۷۶۷- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى فِي مَا بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ وَالْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَغْرَمُ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت نے دوسری کو خیمہ کے ڈنڈے سے مارا جس سے وہ ہلاک ہو گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان والوں پر دیت لازم فرمائی اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا (اور ہلاک ہو گیا) اس کے لیے ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کی دیت دوں جس نے کھایا نہ پیا، چیخا اور نہ آواز نکالی اس قسم کا خون باطل ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس نے دیہاتیوں

وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ۔

کی طرح مسجع کلام کیا۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید بن نضلہ ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَالُوْا فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلِ الْمَرْأَةَ الْقَاتِلَةَ بِالْحَجَرِ وَلَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَعَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ يُقْتَلُ مِثْلُهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِخَشَبَةٍ وَإِنْ كَانَ مِثْلُهَا يُقْتَلُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ عورت کو پتھر سے یا خیمے کے ڈنڈے سے قتل نہیں کیا حالانکہ خیمے کا ڈنڈا ان چیزوں میں سے ہے جن سے قتل کیا جا سکتا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو آدمی لکڑی سے قتل کیا جائے اس کا قصاص نہیں اگرچہ اس کی مثل لکڑی سے قتل کیا جاتا ہو۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ فَقَدْ رَوٰى حَمَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ هٰذَا۔

اس سلسلے مخالفین حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حمل بن مالک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

۷۶۹۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ إِنِّيْ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ وَإِنَّ إِحْدَاهُمَا ضَرَبَتِ الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (پیٹ کے بچے) کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا؟ تو حضرت حمل بن مالک نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں دو عورتوں کے درمیان تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کا کیل مارا جس سے وہ اور اس کے پیٹ کا بچہ ہلاک ہو گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے بارے میں ایک غلام (یا لونڈی) کا اور اس قاتلہ کو مقتولہ کی جگہ قتل کا فیصلہ فرمایا۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت

ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَأَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا.

فَهٰذَا حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ الْمَرْأَةَ بِالَّتِي قَتَلَتْهَا بِالْمِسْطَحِ فَقَدْ خَالَفَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيمَا رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهِ بِالدِّيَةِ فِي ذٰلِكَ فَقَدْ تَكَافَأَتِ الْأَخْبَارُ فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا تَكَافَأَتْ وَاخْتَلَفَتْ وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيحًا.

فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيدَةٍ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ وَهُوَ آثِمٌ فِي ذٰلِكَ وَلَا كَفَّارَةَ فِي قَوْلِ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ وَإِذَا قَتَلَهُ خَطَأً فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ وَالْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ فَكَانَتِ الْكَفَّارَةُ تَجِبُ حَيْثُ يَرْتَفِعُ الْإِثْمُ وَتَرْتَفِعُ الْكَفَّارَةُ حَيْثُ يَجِبُ الْإِثْمُ وَرَأَيْنَا شِبْهَ الْعَمْدِ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الدِّيَةَ فِيهِ وَأَنَّ الْكَفَّارَةَ فِيهِ وَاجِبَةٌ وَاخْتَلَفُوا فِي كَيْفِيَّتِهَا مَا هِيَ فَقَالَ قَائِلُونَ هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ سِلَاحٍ وَقَالَ آخَرُونَ هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ الَّذِي لَا يُرَى أَنَّهُ يَقْتُلُهُ كَأَنَّهُ يَتَعَمَّدُ ضَرْبَ رَجُلٍ

طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے ان کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ اس (قاتلہ) کو اس (مقتولہ) کی جگہ قتل کیا جائے۔

تو یہ حضرت حمل بن مالک جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو قتل کیا جس نے دوسری عورت کو ہلاک کیا تھا تو انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کی اس روایت کی مخالفت کی جس میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نقل کیا کہ آپ نے دیت لازم فرمائی تو (اس طرح) روایات باہم برابر ہوگئیں جب روایات باہم مقابل و برابر ہوئیں تو غور و فکر ضروری ہو گیا تاکہ ہم دونوں میں سے صحیح قول نکال سکیں۔

پس ہم نے اس سلسلے میں قیاس کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا وہ یہ کہ جو شخص کسی کو جان بوجھ کر لوہے (کے اوزار) سے قتل کر دے اس پر قصاص ہے اور وہ گناہ گار بھی ہوگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس پر کفارہ نہیں اور اگر وہ غلطی سے قتل کرے تو اس کے خاندان پر دیت لازم ہوگی اور اس پر کفارہ ہوگا گناہ نہیں ہوگا تو کفارہ وہاں لازم ہوگا جہاں گناہ اٹھ جائے اور کفارہ وہاں اٹھ جائے گا جہاں گناہ لازم ہوگا پھر ہم نے شبہ عمد کو دیکھا تو سب کا اتفاق ہے کہ اس میں دیت ہے اور کفارہ بھی واجب ہے البتہ اس کی (شبہ عمد کی) تعریف میں اختلاف ہے کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو جان بوجھ کر کسی ہتھیار کے بغیر قتل کر دے (تو یہ شبہ عمد ہے) دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کسی کا کسی کو ایسی چیز کے ساتھ ہلاک کرنا کہ اس کے خیال میں وہ اس سے ہلاک نہیں ہوگا گویا وہ کسی شخص کو قصداً کوڑا یا کوئی دوسری ایسی چیز مارتا ہے جس کی مثل

بِسَوْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ لَا يُقْتَلُ مِثْلُهُ فَيَمُوْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا شِبْهُ الْعَمْدِ عِنْدَهُمْ فَاِنْ كَرَّرَ عَلَيْهِ الضَّرْبَ بِالسَّوْطِ مِرَارًا حَتّٰى كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ يَقْتُلُ مِثْلُهُ كَانَ ذٰلِكَ عَمْدًا وَّوَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ الْقَوَدُ وَكُلُّ مَنْ جَعَلَ مِنْهُمْ شِبْهَ الْعَمْدِ عَلٰى جِنْسٍ مِّنْ هٰذَيْنِ الْجِنْسَيْنِ اَوْجَبَ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ وَقَدْ رَاَيْنَا الْكَفَّارَةَ فِيْمَا قَدْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ تَجِبُ حَيْثُ لَا يَجِبُ الْاِثْمُ وَتَنْتَفِيْ حَيْثُ يَكُوْنُ الْاِثْمُ وَكَانَ الْقَاتِلُ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا اَوْ مِثْلِ ذٰلِكَ يَقْتُلُ عَلَيْهِ اِثْمُ النَّفْسِ وَهُوَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ كَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيْدَةٍ وَكَانَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِسَوْطٍ لَيْسَ مِثْلُهُ يَقْتُلُ غَيْرَ اٰثِمٍ اِثْمَ الْقَتْلِ وَلٰكِنَّهُ اٰثِمٌ اِثْمَ الضَّرْبِ فَكَانَ اِسْمُ الْقَتْلِ فِيْ هٰذَا عَنْهُ مَرْفُوْعًا لِاَنَّهُ لَمْ يُرِدْهُ وَاِثْمُ الضَّرْبِ عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ لِاَنَّهُ قَصَدَهُ وَاَرَادَهُ۔

فَكَانَ النَّظَرُ اَنْ يَكُوْنَ شِبْهُ الْعَمْدِ الَّذِيْ قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ فِيْهِ كَفَّارَةً فِي النَّفْسِ هُوَ مَا لَا اِثْمَ فِيْهِ وَهُوَ الْقَتْلُ بِمَا لَيْسَ مِثْلُهُ يُقْتَلُ الَّذِيْ يَتَعَمَّدُ بِهِ الضَّرْبَ وَلَا يُرَادُ بِهِ تَلَفُ النَّفْسِ فَيَاْتِيْ ذٰلِكَ عَلٰى تَلَفِ النَّفْسِ۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ

سے ہلاکت واقع نہیں ہوتی، پھر وہ اس سے مرجاتا ہے ان کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اگر بار بار کوڑے مارے حتی کہ وہ اس چیز کی طرح ہو جائے جس سے قتل کیا جاتا ہے تو یہ عمداً قتل ہوجائے گا اور اس پر قصاص لازم ہوگا تو ان میں سے جس نے بھی شبہ عمد کو ان دو جنسوں میں سے ایک جنس کے مطابق قرار دیا ہے انہوں نے کفارہ لازم قرار دیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں گروہوں کے کفارہ وہاں واجب ہوتا ہے جہاں گناہ نہیں ہوتا اور جہاں گناہ ہوتا ہے وہاں کفارے کی نفی ہو جاتی ہے اور جو شخص پتھر یا لاٹھی یا اس کی مثل کسی چیز سے قتل کرے اس پر گناہ ہو گا اور وہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے، جیسے کوئی شخص کسی کو لوہے (کے اوزار) سے قتل کرے اور جو شخص کسی کو کوڑے کے ساتھ قتل کرے کہ اس کی مثل کے ساتھ قتل نہیں کیا جاتا تو اس پر قتل کا گناہ نہیں ہوگا البتہ مارنے کا گناہ ہو گا گویا اس سے قتل کا گناہ اٹھا لیا گیا کیونکہ اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا تھا اور مارنے کا گناہ لکھ دیا جائے گا کیونکہ اس نے اس کا ارادہ اور قصد کیا تھا۔

تو قیاس یہ ہے کہ شبہ عمد جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں کفارہ نفس ہے یہ وہ ہے جس میں گناہ نہیں اور وہ ایسی چیز کے ساتھ قتل کرنا ہے جس سے عام طور پر قتل نہیں کیا جاتا اس سے مارنے کا ارادہ کیا جاتا ہے لیکن نفس کی ہلاکت مقصد نہیں ہوتا لیکن اس سے نفس کی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔

اس سے اس بات کے قائلین کا موقف ثابت ہوگیا اور یہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی

ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اسی طرح مروی ہے۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَرَكِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْجُشَمِيُّ عَنْ جُرْوَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَضْرِبُ اَخَاهُ مِثْلَ آكِلَةِ اللَّحْمِ قَالَ الْحَجَّاجُ يَعْنِي الْعَصَا ثُمَّ يَقُوْلُ لَا قَوَدَ عَلَيَّ لَا اُوْتِيَ بِاَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَقَدْتُهُ۔

حضرت جروہ بن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو مارنے کا ارادہ کرتا ہے اور اسے گوشت کھانے والی چیز سے مارتا ہے حجاج کہتے ہیں (اس سے) لاٹھی مراد ہے پھر کہتا ہے کہ مجھ پر قصاص نہیں میرے پاس اس حرکت کا مرتکب جو شخص بھی لایا گیا میں اس سے قصاص لوں گا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شِبْهُ الْعَمْدِ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ الثَّقِيْلِ وَلَيْسَ فِيْهِمَا قَوَدٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

حضرت عاصم بن ضمرہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شبہ عمد، لاٹھی اور بھاری پتھر سے مارنا ہے اور ان دونوں صورتوں میں قصاص نہیں اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۲۱۶ شِبْهِ الْعَمْدِ هَلْ يَكُوْنُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ كَمَا يَكُوْنُ فِي النَّفْسِ

کیا نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوتا ہے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ لَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّفْسَ قَدْ يَكُوْنُ فِيْهَا شِبْهُ عَمْدٍ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْاٰثَارَ الَّتِيْ قَدْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ فِيْهَا اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَاءِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص کہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ کبھی قتل نفس میں شبہ عمد بھی ہوتا ہے تو نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوگا۔ اور وہ اس سلسلے میں ان روایات کا ذکر کرے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ جن میں آپ نے فرمایا سنو! شبہ عمد کا مقتول وہ ہے جو کوڑے، لاٹھی اور پتھر سے مارا گیا اس میں سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ

خِلْقَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْسِ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ بِإِسْنَادِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ فِي خَبَرِ الرُّبَيِّعِ أَنَّهَا لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ۔

وَقَدْ رَأَيْنَا اللَّطْمَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَى النَّفْسِ لَمْ يَجِبْ فِيهَا قَوَدٌ وَرَأَيْنَاهَا فِيمَا دُونَ النَّفْسِ قَدْ أَوْجَبَتِ الْقَوَدَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فِي النَّفْسِ شِبْهَ عَمْدٍ أَنَّهُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ عَمْدٌ عَلَى تَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ عِنْدَ مَوْتِهِ إِنْ مُتُّ فَفُلَانٌ قَتَلَنِي

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ رَوَيْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَ الْجَارِيَةَ الَّتِي رُضِخَ رَأْسُهَا مَنْ رَضَخَ رَأْسَكِ أَفُلَانٌ هُوَ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضْخِ رَأْسِهِ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَلَّدُوهُ وَقَالُوا مَنِ ادَّعَى

اونٹنیاں ہوں۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل نفس کے بارے میں وہی بات مروی ہے جو اس حدیث میں ہے لیکن نفس سے کم (یعنی اعضاء) میں اس کے خلاف مروی ہے اور وہ روایت ہم نے اس کتاب کے شروع میں حضرت ربیع کے واقعہ میں نقل کی ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی کو تھپڑ مار کر اس کے اگلے دانت توڑ دیئے وہ لوگ اپنا مقدمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر تھپڑ مارنے سے نفس کی ہلاکت واقع ہو تو اس صورت میں قصاص لازم نہیں ہوتا اور نفس سے کم میں قصاص واجب ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو عمل نفس کے بارے میں شبہ عمد قرار پاتا ہے وہ نفس کے علاوہ میں عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) بن جاتا ہے ان روایات کی تصحیح سے یہی ثابت ہوتا ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

کوئی شخص مرتے وقت کہے کہ اگر میں مر گیا تو فلاں نے مجھے قتل کیا ہے

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب کے شروع میں روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس لڑکی سے پوچھا جس کا سر کچلا گیا تھا کہ کس نے تمہارا سر کچلا کیا فلاں شخص نے؟ تو اس نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلنے کا حکم دیا۔

ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کا دعویٰ کرتے ہوتے فرمایا کہ جس نے موت کی حالت میں دعویٰ کیا کہ اسے

۷۷۸ - وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ عَامِلًا لِابْنِ الزُّبَيْرِ عَلَى الطَّائِفِ فَكَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا فِىْ بَيْتٍ تَحْرُزَانِ حَرِيْرًا لَّهُمَا فَاَصَابَتْ اِحْدٰهُمَا يَدَ صَاحِبَتِهَا بِالْاِشْفٰى فَجَرَحَتْهَا فَخَرَجَتْ وَهِىَ تَدْمِىْ وَفِى الْحُجْرَةِ حُدَّاثٌ فَقَالَتْ اَصَابَتْنِىْ فَاَنْكَرَتْ ذٰلِكَ الْاُخْرٰى فَكَتَبْتُ فِىْ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ اِلَىَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ فَادْعُهَا فَاقْرَأْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَيْهَا اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلْاٰيَةَ فَقَرَاْتُ عَلَيْهَا الْاٰيَةَ فَاعْتَرَفَتْ قَالَ نَافِعٌ فَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَرَّهُ۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ رَدَّ حُكْمَهَا فِىْ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ سَائِرِ مَا يَدَّعِى النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

باب ۲۱۸ الْمُؤْمِنِ يَقْتُلُ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا

۷۸۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے علاقے میں حاکم تھا میں نے حضرت ابن عبا[س] رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دو عورتوں کا مقدمہ لکھ بھیجا کہ وہ دونوں ایک گھر میں ریشم (کا کپڑا) سی رہی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کے ہاتھ میں سوئی چبھو[ئی] اور اسے زخمی کر دیا وہ باہر نکلی اور خون بہہ رہا تھا حجر[ے میں] کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے اس نے کہا اس عورت نے مجھے زخمی کیا ہے دوسری نے انکار کیا تو میں نے یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا انہوں نے مجھے لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ پر قسم کا فیصلہ فرمایا اور اگر لوگوں کو محض ان کے دعووں پر دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے تم اسے بلا کر اس کے سامنے یہ آیت پڑھو "بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں" (یعنی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں) فرماتے ہیں میں نے اس کے سامنے آیت پڑھی تو اس نے اعتراف کر لیا۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ اس پر خوش ہوئے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس (زخمی کرنے) کا حکم ان تمام باتوں کے حکم کی طرف لوٹا دیا جن کا لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔

کوئی مومن کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرے

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا قَتَلَ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُقْتَلُ بِهٖ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ الَّذِيْ حَكَاهُ اَبُوْ جُحَيْفَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مُنْفَرِدًا وَلَوْ كَانَ لَا احْتَمَلَ مَا قَالُوْا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مَوْصُوْلًا بِغَيْرِهٖ۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا كَانَ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِّنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ

قرآن پاک کے علاوہ بھی کوئی علم ہے انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس صحیفے میں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے بدلے میں اسے قتل نہ کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے اس کے بدلے میں قتل کیا جائے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا جو کلام حضرت ابوجحیفہ نے نقل کیا ہے صرف یہی کلام نہیں اگر صرف یہی کلام ہوتا تو ان کے قول کا احتمال تھا لیکن اس کے ساتھ کچھ اور کلام بھی ملا ہوا ہے۔

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اور حضرت اشتر (حارث بن مالک) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کوئی وعدہ لیا ہے جو عام لوگوں سے نہ لیا ہو انہوں نے فرمایا "نہیں" البتہ جو کچھ میری اس کتاب میں ہے پھر انہوں نے اپنی تلوار کی میان سے ایک کتاب نکالی جس میں لکھا تھا کہ مومنوں کے خون باہم برابر ہیں اور ان کے عہد (کو پورا کرنے) کے لیے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہے وہ دوسروں کے خلاف ایک قوت ہیں کسی

تَنکَافَأُ دِمَآؤُهُمْ وَیَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور نہ کسی معاہدہ والے کو معاہدے دوران قتل کیا جائے جس نے دین میں کوئی (ایسی) نئی بات نکالی (جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں) تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور جس نے کوئی (بری) بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے[1]

فَهٰذَا هُوَ حَدِیْثُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِتَمَامِهٖ وَالَّذِیْ فِیْهِ مِنْ نَفْیِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ بِالْکَافِرِ هُوَ قَوْلُهٗ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ فَاسْتَحَالَ اَنْ یَکُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰی مَا حَمَلَهٗ عَلَیْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی لِاَنَّهٗ لَوْ کَانَ مَعْنَاهُ عَلٰی مَا ذَکَرُوْا لَکَانَ ذٰلِكَ لَحْنًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْعَدُ النَّاسِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَکَانَ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذِیْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مکمل حدیث یہ ہے اس میں جو مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کرنے کا ذکر ہے تو وہ یہ قول ہے کہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے اور کسی معاہدہ والے کو معاہدے کے دوران قتل نہ کیا جائے تو اس کا وہ معنیٰ جو پہلے قول والوں نے لیا ہے محال ہے، کیونکہ اگر وہ معنیٰ ہوتا جو انہوں نے ذکر کیا ہے تو یہ غلط بات ہوتی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور رہنے والے ہیں اور مفہوم یہ ہوتا کہ کسی مومن کو کافر اور کسی معاہدہ والے کے بدلے میں اس کے معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

فَلَمَّا لَمْ یَکُنْ لَفْظُهٗ کَذٰلِكَ وَاِنَّمَا هُوَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّ ذَا الْعَهْدِ هُوَ الْمَعْنِیُّ بِالْقِصَاصِ فَصَارَ ذٰلِكَ کَقَوْلِهٖ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ بِکَافِرٍ۔

تو جب اس کے الفاظ یوں نہیں ہیں بلکہ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ کسی معاہدہ والے کو اس کے معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ قصاص سے عہد والے (ذمی) ہی مراد ہیں اب یہ قول یوں ہوگا کہ کسی مومن اور عہد والے (ذمی) کو اس کے عہد میں کسی کافر (غیر ذمی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ ذَا الْعَهْدِ کَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْکَافِرَ الَّذِیْ مَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ هُوَ الْکَافِرُ الَّذِیْ لَا عَهْدَ لَهٗ فَهٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یُقْتَلُ بِالْکَافِرِ الْحَرْبِیِّ وَاَنَّ ذَا الْعَهْدِ الْکَافِرَ الَّذِیْ قَدْ صَارَ لَهٗ ذِمَّةٌ لَا یُقْتَلُ بِهٖ اَیْضًا۔

اور ہمیں یہ بات معلوم ہے کہ معاہدہ والا بھی کافر ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کافر کے بدلے میں مومن کے قتل سے منع فرمایا اس سے وہ کافر مراد ہے جس سے معاہدہ نہیں اور اس کے بارے میں ایمان والوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ حربی کافر کے بدلے میں مومن کو قتل نہ کیا جائے اور وہ کافر جس سے معاہدہ ہے اور وہ ذمی قرار پایا اسے بھی حربی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

---

[1] بدعتی اس شخص کو کہتے ہیں جو دین میں ایسی بات نکالے جس کی دین میں کوئی اصل نہیں یا اس سے سنت کا ترک لازم آتا ہے ہر نئی چیز بدعت نہیں (ہزاروی)

وَقَدْ نَجِدُ مِثْلَ هٰذَا كَثِيْرًا فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ وَّاللّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ وَ

فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مُرَادُهٗ فِيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ فَقَدَّمَ وَاَخَّرَ فَالْكَافِرُ الَّذِيْ مُنِعَ اَنْ يُّقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَافِرُ غَيْرُ الْمُعَاهِدِ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَوْلُهٗ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ فَانْقَطَعَ الْكَلَامُ ثُمَّ قَالَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ كَلَامًا مُسْتَانِفًا اَيْ وَلَا يُقْتَلُ الْمُعَاهِدُ فِيْ عَهْدِهٖ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَيْهِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا جَرٰى فِي الدِّمَآءِ الْمَسْفُوْكِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ لِاَنَّهٗ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَآؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ فَاِنَّمَا اَجْرَى الْكَلَامَ عَلَى الدِّمَآءِ الَّتِيْ تُؤْخَذُ قِصَاصًا وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى حُرْمَةِ دَمٍ بِعَهْدٍ فَيُحْمَلُ الْحَدِيْثُ عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهٌ۔

وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُهٗ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ صَحِيْحٍ

(حاشیہ، ہاتھ سے لکھا ہوا: واللائی یئسن من المحیض واللائی لم یحضن ان ارتبتم فعدتہن ثلثۃ اشہر فقدم واخر)

اور ہم اس قسم کی بات (عبارت میں تقدم و تاخر) قرآن پاک میں بکثرت پاتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو جائیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو

اسی طرح آپ کا ارشاد ہے کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے اور نہ کسی ذمہ والے کو اس کے عہد کے دوران قتل کیا جائے۔ آپ کی مراد یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کسی مومن اور کسی ذمی کو اس کے عہد کے دوران کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے تو عبارت میں تقدم و تاخر ہے پس جس کافر کے بدلے میں مومن کو قتل کرنے سے منع کیا گیا اس سے وہ کافر مراد ہے جس سے کوئی عہد و پیمان نہیں۔

اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کا ارشاد گرامی "اور نہ کسی معاہد کو اس کے معاہدہ کے دوران" کا مفہوم یہ ہوگا کہ آپ نے "مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے" فرمانے کے بعد کلام توڑ دیا پھر نئے سرے سے کلام فرمایا کہ کسی معاہدہ والے کو اس کے عہد کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

تو اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث اس خون کے بارے میں ہے جو کسی کے بدلے میں بہایا جائے کیونکہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کو اپنے غیر پر قوت و غلبہ حاصل ہے اور ان کے عہد کو پورا کرنے کے لیے ان کا ادنیٰ بھی کوشش کرے پھر فرمایا کوئی مومن کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی معاہد والا اپنے معاہدے کے دوران قتل کیا جائے تو یہ کلام اس خون کے بارے میں ہے جو قصاص کے طور پر بہایا جائے اور معاہدے کی وجہ سے خون کی حرمت کے بارے میں یہ کلام جاری نہیں ہوا لہٰذا اس حدیث کو اسی پر محمول کیا جائے گا یہ ایک دلیل ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح سند کے ساتھ کسی دوسرے صحابی سے بھی مروی ہے لہٰذا وہ اس کی "تاویل" کو زیادہ جانتے ہیں لہٰذا اگر یہ تمہارے

فَهُوَ كَانَ اَعْلَمُ بِتَاوِيْلِهٖ وَتَاوِيْلُهٗ فِيْهِ
اِذْ كَانَ مُحْتَمِلًا عِنْدَكُمْ يَحْتَمِلُ هٰذَيْنِ
الْمَعْنَيَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْتُمْ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ
مَعْنَاهُ فِى الْحَقِيْقَةِ هُوَ مَا تَاَوَّلَهٗ عَلَيْهِ۔

۸۲۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ دَاؤُدَ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِى اللَّيْثُ
قَالَ ثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ
اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حِيْنَ قُتِلَ عُمَرُ مَرَرْتُ
عَلٰى اَبِىْ لُؤْلُؤَةَ وَمَعَهٗ هُرْمُزَانُ فَلَمَّا بَغَتُّهُمْ
ثَارُوْا فَسَقَطَ مِنْ بَيْنِهِمْ خَنْجَرٌ لَهٗ رَاْسَانِ
مُمْسِكَةٌ فِىْ وَسَطِهٖ قَالَ قُلْتُ فَانْظُرُوْا لَعَلَّهُ
الْخَنْجَرُ الَّذِىْ قُتِلَ بِهٖ عُمَرُ فَنَظَرُوْا فَاِذَا
هُوَ الْخَنْجَرُ الَّذِىْ وَصَفَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَانْطَلَقَ
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ وَمَعَهُ السَّيْفُ حَتّٰى دَعَا الْهُرْمُزَانَ
فَلَمَّا خَرَجَ اِلَيْهِ قَالَ انْطَلِقْ حَتّٰى تَنْظُرَ
اِلٰى فَرَسٍ لِّىْ ثُمَّ تَاَخَّرَ عَنْهُ اِذَا مَضٰى بَيْنَ
يَدَيْهِ عَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ السَّيْفِ
قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَدَعَوْتُ
حُفَيْنَةَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا مِّنْ نَّصَارٰى الْحِيْرَةِ
فَلَمَّا خَرَجَ اِلَىَّ عَلَوْتُهٗ بِالسَّيْفِ فَصَلَّتُّ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَتَلَ
ابْنَةَ اَبِىْ لُؤْلُؤَةَ صَغِيْرَةً تَدَّعِى الْاِسْلَامَ
فَلَمَّا اسْتَخْلَفَ عُثْمَانُ دَعَا الْمُهَاجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارَ فَقَالَ اَشِيْرُوْا عَلَىَّ فِىْ قَتْلِ
هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِىْ فَتَقَ فِى الدِّيْنِ مَا فَتَقَ
فَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ فِيْهِ عَلٰى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ
يَامُرُوْنَهٗ بِالشِّدَّةِ عَلَيْهِ وَيَحُثُّوْنَ عُثْمَانَ

نزدیک کسی بات کا احتمال رکھتی ہے تو ان دو معنوں کا احتمال ہو گ
جو تم نے ذکر کئے ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حقیق
میں اس کا معنیٰ وہی ہو گا جو انہوں نے (حضرت علی المرتض
بیان کیا۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبدال
بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت ع
رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو میں ابو لؤہ کے پاس سے گزرا اور
اس کے ساتھ ہرمزان تھا جب میں نے ان پر اچانک حملہ کیا تو
وہ بھاگ نکلے اور ان کا خنجر گر پڑا جس کے دو سرے تھے اور
دستہ درمیان میں تھا فرماتے ہیں میں نے کہا دیکھو شاید یہ وہی
خنجر ہے جس کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا
انہوں نے دیکھا تو یہ وہی خنجر تھا جس کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰ
رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی تو تلوار لے کر
چل پڑے حتیٰ کہ انہوں نے ہرمزان کو پکارا جب وہ ان کی طرف
نکلا تو فرمایا چلو جا کر میرا گھوڑا دیکھو جب وہ آگے چلنے لگا تو
آپ پیچھے ہٹ گئے اور اس پر تلوار بلند کی اس نے تلوار لگتے
دیکھی تو کلمہ طیبہ پڑھا حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں میں نے
حفینہ کو بلایا اور وہ دونوں مقام حیرہ کے عیسائی تھے جب وہ میری
طرف آیا تو میں نے اس پر تلوار اٹھائی جو اس کی دونوں آنکھوں
کے درمیان لگی پھر حضرت عبید اللہ چلے گئے اور انہوں نے ابو لؤلؤہ
کی چھوٹی بیٹی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتی تھی، قتل کر دیا حضرت عثمان
غنی رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے مہاجرین
و انصار کو بلا کر فرمایا مجھے اس شخص کے قتل کے بارے میں مشورہ
دو جس نے دین میں انتشار پھیلایا مہاجرین نے ایک بات پر اتفاق
کر لیا کہ وہ ان پر سختی کریں اور وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
کو ان (حضرت عبید اللہ) کے قتل پر ابھارنے لگے اور بڑی فوج
حضرت عبید اللہ کے ساتھ تھی وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے حفینہ

عَلَىٰ قَتْلِهِ وَكَانَ فَوْجُ النَّاسِ الْأَعْظَمُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ لِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانَ أَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ ثُمَّ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ أَعْفَاكَ اللّٰهُ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ بَعْدَ مَا قَدْ بُوْيِعْتَ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى النَّاسِ سُلْطَانٌ فَأَعْرَضَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ خُطْبَةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَوَدَى الرَّجُلَيْنِ وَالْجَارِيَةَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ حُفَيْنَةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ وَضَرَبَ الْهُرْمُزَانَ وَهُوَ كَافِرٌ ثُمَّ كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَشَارَ الْمُهَاجِرُوْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَلَىٰ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ فِيْهِمْ فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ يُرَادُ بِهِ غَيْرُ الْحَرْبِيِّ ثُمَّ يُشِيْرُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ عَلَىٰ عُثْمَانَ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِكَافِرٍ ذِمِّيٍّ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ هُوَ عَلَىٰ مَا ذَكَرْنَا مِنْ إِرَادَتِهِ الْكَافِرَ الَّذِيْ لَا ذِمَّةَ لَهُ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ بِنْتًا لِأَبِيْ لُؤْلُؤَةَ صَغِيْرَةً تَدَّعِي الْإِسْلَامَ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا اسْتَحَلُّوْا سَفْكَ دَمِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَا لَا بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانَ۔

قِيْلَ لَهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلَىٰ أَنَّهُ أَرَادَ قَتْلَهُ بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانَ

اور ہرمزان کو دور کر دیا اب اس سلسلے میں اختلاف ہوا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المومنین! اس واقعہ کے آپ کی بیعت کے بعد واقع ہونے سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا یہ تو آپ کی حکمرانی سے پہلے کا ہے چنانچہ انہوں نے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اعراض فرمایا اور صحابہ کرام حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے خطبے کے باعث چلے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دو مردوں اور لڑکی کی دیت ادا کی۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حفینہ کو قتل کیا اور وہ مشرک تھا اور ہرمزان کو مارا اور وہ کافر تھا پھر وہ اسلام لایا تو مہاجرین نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان میں موجود تھے تو محال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے سے غیر حربی کافر مراد ہو پھر مہاجرین جن میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک ذمی کافر کے بدلے میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دیتے ہیں تو اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا کہ آپ کی مراد غیر ذمی کافر ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ابو لؤلؤہ کی چھوٹی بیٹی کو قتل کیا اور وہ اسلام کا دعویٰ کرتی تھی تو جائز ہے کہ انہوں نے اس کی وجہ سے حضرت عبید اللہ کا خون بہانا جائز قرار دیا ہو ان دو مردوں کی وجہ سے نہیں۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ انہوں نے حفینہ اور ہرمزان

وَهُوَ قَوْلُهُمْ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَهُ بِغَيْرِهِمَا وَيَقُوْلُ النَّاسُ لَهُ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ ثُمَّ لَا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ قَتْلَهُ بِهٰذَيْنِ اِنَّمَا اَرَدْتُّ قَتْلَهُ بِالْجَارِيَةِ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ قَتْلَهُ بِهِمَا وَالْجَارِيَةِ۔

کے قتل کی وجہ سے انکو قتل کرنا چاہا تھا اور یہ ان لوگوں کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو (رحمت سے) دور کر دیا تو محال ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان دونوں کے غیر کی وجہ سے انکو قتل کرنے کا ارادہ فرمائیں جبکہ لوگ یہ کہہ رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو دفع کر دیا پھر وہ فرمائیں کہ میں نے ان دونوں کی وجہ سے ان کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میں نے اس لڑکی کے قتل کی وجہ سے یہ ارادہ کیا تو آپ نے ان دونوں اور اس لڑکی کے قتل کے باعث ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا

اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فَكَثُرَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَرَادَ قَتْلَهُ بِمَنْ قَتَلَ وَفِيْهِمُ الْهُرْمُزَانُ وَجُفَيْنَةُ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا صَحَّحَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثٍ عَلَى الْاَوَّلِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فَانْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ تَدْفَعُ اَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ فرماتے ہیں اس میں اختلاف زیادہ ہو گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ نے ان کو ان لوگوں کے بدلے قتل کرنے کا ارادہ فرمایا جنہوں نے قتل کیا تھا اور ان (مقتولین) میں ہرمزان اور حفینہ بھی تھے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس حدیث کا صحیح مفہوم ثابت ہو گیا کہ اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس بات کی نفی ہو گئی کہ یہ حدیث ذمی کے بدلے مسلمان کے قتل کے خلاف دلیل بن سکے۔

وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَشَدَّهُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا۔

ایک دوسری حدیث اس کی موافق اور مؤید ہے اگرچہ وہ منقطع ہے۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ قَتَلَ مُعَاهِدًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاَمَرَ بِهِ فَضُرِبَ عُنُقُهُ قَالَ اَنَا اَوْلٰى مَنْ وَفٰى بِذِمَّتِهِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مسلمان مرد کو لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا آپ کے حکم سے اس کی گردن ماری گئی اور آپ نے فرمایا کہ اس کے عہد کو پورا کرنے کی زیادہ ذمہ داری میری ہے۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن ابو حمید مدنی، حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

وَالنَّظَرُ عِنْدَنَا شَاهِدٌ لِّذٰلِكَ اَيْضًا وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الْحَرْبِيَّ دَمُهُ حَلَالٌ وَمَالُهُ حَلَالٌ فَاِذَا

ہمارے نزدیک قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں حربی کافر کا خون حلال ہے اور اس کا

صَارَ ذِمِّيًّا حُرِّمَ دَمُهُ وَمَالُهُ كَحُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ وَمَالِ الْمُسْلِمِ ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ سَرَقَ مِنْ مَالِ الذِّمِّيِّ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ قُطِعَ كَمَا يُقْطَعُ فِي مَالِ الْمُسْلِمِ فَلَمَّا كَانَتِ الْعُقُوبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْمَالِ الَّذِي قَدْ حُرِّمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوبَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْمَالِ الَّذِي حُرِّمَ بِالْإِسْلَامِ كَانَ يَجِيءُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ تَكُونَ الْعُقُوبَةُ فِي الدَّمِ الَّذِي قَدْ حُرِّمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوبَةِ فِي الَّذِي قَدْ حُرِّمَ بِالْإِسْلَامِ.

مال بھی حلال ہے جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو اس کا خون اور مال اسی طرح حرام ہو جاتے ہیں جس طرح مسلمان کے خون اور مال کی حرمت ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس (چور) کا ہاتھ اسی طرح کاٹا جائے گا جس طرح مسلمان کے مال میں کاٹا جاتا ہے جب ذمی کے مال کی حرمت توڑنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کے مال کی حرمت توڑنے میں واجب ہوتی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ذمی کے خون کی حرمت توڑنے والے کو بھی وہی سزا ملے جو مسلمان کا خون بہانے والے کو ملتی ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعُقُوبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الْأَمْوَالِ قَدْ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعُقُوبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الدَّمِ وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْعَبْدَ يَسْرِقُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ فَلَا يُقْطَعُ وَيَقْتُلُ مَوْلَاهُ فَيُقْتَلُ فَفُرِّقَ بَيْنَ ذٰلِكَ فَمَا تُنْكِرُونَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَدْ فُرِّقَ بَيْنَ مَا يَجِبُ فِي انْتِهَاكِ مَالِ الذِّمِّيِّ وَدَمِهِ.

اگر کوئی معترض کہے کہ ہم دیکھتے ہیں مال کی حرمت توڑنے کی سزا اور خون کی حرمت توڑنے کی سزا میں فرق ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی غلام اپنے مالک کے مال سے چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور اگر وہ اپنے مالک کو قتل کرے تو اسے (قصاص میں) قتل کیا جاتا ہے پس دونوں میں فرق ہے تو تم اس بات کا بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ذمی کے مال کی حرمت توڑنے اور اس کا خون بہانے کی سزا میں فرق ہے

قِيلَ لَهُ هٰذَا الَّذِي ذَكَرْتَ قَدْ زَادَ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ تَوْكِيدًا لِأَنَّكَ ذَكَرْتَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْعَبْدَ لَا يُقْطَعُ فِي مَالِ مَوْلَاهُ وَأَنَّهُ يُقْتَلُ بِمَوْلَاهُ وَبِعَبِيدِ مَوْلَاهُ فَمَا وَصَفْتَ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْتَ فَقَدْ خَفَّفُوا أَمْرَ الْمَالِ وَوَكَّدُوا أَمْرَ الدَّمِ فَأَوْجَبُوا الْعُقُوبَةَ فِي الدَّمِ حَيْثُ لَمْ يُوجِبُوهَا بِالْمَالِ فَلَمَّا ثَبَتَ تَوْكِيدُ أَمْرِ الدَّمِ وَتَخْفِيفُ أَمْرِ الْمَالِ ثُمَّ رَأَيْنَا مَالَ الذِّمِّيِّ يَجِبُ فِي انْتِهَاكِهِ عَلَى الْمُسْلِمِ

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ جو کچھ تم نے ذکر کیا یہ ہمارے مذہب کی تاکید کو بڑھاتا ہے کیونکہ تم نے اس بات پر اجماع کا ذکر کیا کہ مالک کا مال چوری کرنے پر غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن اس کو قتل کرنے کی صورت میں اسے قتل کیا جاتا ہے اسی طرح اگر مالک کے غلاموں کو قتل کرے تو بھی قتل کیا جاتا ہے تو جو کچھ تم نے ذکر کیا اس کے مطابق انہوں نے مال کے معاملے میں آسانی اور خون کے معاملے میں سختی رکھی ہے چنانچہ انہوں نے قتل کی صورت میں سزا واجب قرار دی جب کہ چوری کے سلسلے میں اسے واجب قرار نہیں دیا۔ تو جب خون کے معاملے کی تاکید اور مالی معاملے کی آسانی ثابت ہوگئی پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ذمی کا مال چوری کرنے پر

مِنَ الْعُقُوْبَةِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ اِنْتِهَاكِ مَالِ الْمُسْلِمِ كَانَ دَمُهُ اَحْرٰى اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهٖ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فِيْ اِنْتِهَاكِ حُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ۔

بھی مسلمان کے لیے وہ سزا ہے جو مسلمان کا مال چوری کرنے پر اسے دی جاتی ہے تو یہ بات زیادہ لائق ہے کہ ذمی کو قتل کرنے کی صورت میں اسے وہی سزا دی جائے جو قتل مسلم پر دی جاتی ہے۔

وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذِمِّيًّا لَوْ قَتَلَ ذِمِّيًّا ثُمَّ اَسْلَمَ الْقَاتِلُ اَنَّهٗ يُقْتَلُ بِالذِّمِّيِّ الَّذِيْ قَتَلَهٗ فِيْ حَالِ كُفْرِهٖ وَلَا يُبْطِلُ ذٰلِكَ اِسْلَامُهٗ۔

اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی ذمی کسی ذمی کو قتل کرے پھر قاتل اسلام قبول کرلے تو اسے اس ذمی کے قصاص میں قتل کیا جائے گا جسے اس نے حالت کفر میں قتل کیا تھا اور اس کا اسلام لانا اس سزا کو باطل

فَلَمَّا رَاَيْنَا الْاِسْلَامَ الطَّارِئَ عَلَى الْقَتْلِ لَا يُبْطِلُ الْقَتْلَ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَالِ الْكُفْرِ وَكَانَتِ الْحُدُوْدُ تَمَامُهَا اَحَدُهَا وَلَا يُوْجَدُ عَلٰى حَالٍ لَا يَجِبُ فِي الْبَدْءِ مَعَ تِلْكَ الْحَالِ۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قتل کے بعد کا اسلام حالت کفر میں جانے والے قتل کو باطل نہیں کرتا اور تمام حدود ایک جیسی ہیں حد ایسی حالت میں نہیں پائی جاتی کہ وہ شروع میں واجب نہ ہو۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ قَتَلَ رَجُلًا وَّالْمَقْتُوْلُ مُرْتَدٌّ اَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاَنَّهٗ لَوْ جَرَحَهٗ وَهُوَ مُسْلِمٌ ثُمَّ ارْتَدَّ عِيَاذًا بِاللّٰهِ فَمَاتَ لَمْ يُقْتَلْ فَصَارَتْ رِدَّتُهُ الَّتِيْ تَقَدَّمَتِ الْجِنَايَةَ وَالَّتِيْ طَرَاَتْ عَلَيْهَا فِيْ دَرْءِ الْقَتْلِ سَوَاءً۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو قتل کردے اور مقتول مرتد ہو تو اس (قاتل) پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور وہ کسی مسلمان کو زخمی کرے پھر وہ (معاذ اللہ) مرتد ہو کر مرجائے تو اس (زخمی کرنے والے) کو قتل نہیں کیا جائے گا تو اس کا جنایت سے پہلے مرتد ہونا اور بعد میں مرتد ہونا دونوں قتل (قصاص) کو ساقط کرنے میں برابر ہیں

فَكَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ اَنْ يَكُوْنَ الْقَاتِلُ قَبْلَ جِنَايَتِهٖ وَبَعْدَ جِنَايَتِهٖ سَوَاءً وَلَمَّا كَانَ اِسْلَامُهٗ بَعْدَ جِنَايَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُقْتَلَ بِهَا لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ كَانَ كَذٰلِكَ اِسْلَامُهُ الْمُتَقَدِّمُ لِجِنَايَتِهٖ لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جرم کرنے سے پہلے اور بعد میں قاتل کا ایک ہی حکم ہو تو جب جنایت کے بعد اور قصاص سے پہلے اس کا مسلمان ہونا اس سے قصاص کو ساقط نہیں کرتا تو اسی طرح جنایت سے پہلے کا اسلام بھی قصاص کو ساقط نہیں کرتا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

۷۸۵- وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ

حضرت عبدالملک بن بیسرہ، حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک مسلمان نے ایک شخص (ایک نسخہ کے مطابق ایک کافر) کو قتل کیا اس کا بھائی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِّنَ الْعِبَادِ فَذَهَبَ أَخُوهُ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُقْتَلَ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ أُقْتُلْ جُبَيْرُ فَيَقُولُ حَتَّى يَجِيءَ الْغَيْظُ قَالَ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُودِى وَلَا يُقْتَلَ۔

٤٨٦۔ **فَهٰذَا** عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَأَى أَيْضًا أَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ وَكَتَبَ بِهِ إِلَى عَامِلِهِ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَهٰذَا عِنْدَنَا مِنْهُمْ عَلَى الْمُتَابَعَةِ مِنْهُمْ لَهُ عَلَى ذٰلِكَ وَكِتَابُهُ بَعْدَ هٰذَا لَا يُقْتَلُ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُبِيحَ دَمَهُ لِمَا كَانَ مِنْ وُقُوفِهِ عَنْ قَتْلٍ وَجَعَلَ ذٰلِكَ شُبْهَةً مَنَعَهُ بِهَا مِنَ الْقَتْلِ وَجَعَلَ لَهُ مَا يُجْعَلُ فِي الْقَتْلِ الْعَمْدِ الَّذِي قَدْ خُلَّهُ شُبْهَةٌ وَهُوَ الدِّيَةُ۔

٤٨٧۔ **وَقَدْ** قَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا قَتَلَ الذِّمِّيَّ قَتْلَ غِيلَةٍ عَلَى مَالِهِ أَنَّهُ يُقْتَلُ بِهِ فَإِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَهُمْ خَارِجًا مِّنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ فَمَا تُنْكِرُونَ عَلَى مُخَالِفِكُمْ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الذِّمِّيُّ الْمُعَاهَدُ خَارِجًا مِّنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَشْتَرِطْ مِنَ الْكُفَّارِ أَحَدًا فَكَمَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ الْكُفَّارِ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ كَانَ لِمُخَالِفِهِمْ أَنْ يُخْرِجَ أَيْضًا مَنْ وَجَبَتْ ذِمَّتُهُ۔

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے لکھا کہ اس (قاتل) کو قتل کیا جائے صحابہ کرام نے فرمایا اے جبیر! اسے قتل کرو انہوں نے فرمایا ٹھہرو مجھے غصہ آنے دو راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اسکی دیت دی جائے اور (قاتل کو)

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کے نزدیک مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے اور انہوں نے یہ بات صحابہ کرام کی موجودگی میں اپنے عامل کو لکھی لیکن ان میں سے کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا تو ہمارے نزدیک یہ صحابہ کرام کی طرف سے ان کی متابعت تھی اور اس کے بعد ان کا لکھنا کہ قتل نہ کیا جائے تو ہو سکتا ہے انہوں نے قتل کی کیفیت سے آگاہ ہونے کے بعد اس کا قتل مباح نہ سمجھا ہو اور اس قتل کو "قتل شبہ" قرار دیا ہو جس بنیاد پر آپ قتل سے رک گئے اور انہوں نے وہی سزا دی جو قتلِ عمد میں شبہ پیدا ہونے کی صورت میں واجب ہے اور وہ دیت ہے۔

اہل مدینہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی ذمی کو اس کا مال لینے کے لیے دھوکے سے قتل کر ڈالے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے تو جب ان کے نزدیک یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے خارج ہے کہ "مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے" تو تم اپنے مخالفین کی اس بات پر اعتراض نہیں کر سکتے کہ ذمی جس کے ساتھ معاہدہ ہے وہ آپ کے اس قول سے کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے، خارج ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی کافر کے ساتھ مشروط نہیں فرمایا تو جس طرح انہوں نے اس حکم سے اس کافر کو خارج کر دیا جس کا مال چھیننے کا ارادہ کیا گیا تو ان کے مخالفین کو بھی اس بات کا حق ہے کہ ان لوگوں کو خارج کر دیں جن کے ساتھ عہد نبھانا واجب ہے (یعنی ذمی کو)

باب ۲۱۹ القسامة هل تكون على ساكني الدار الموجود فيها القتيل أو على مالكها

۷۸۸- حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن يحيى بن سعيد سمع بشير بن يسار عن سهل بن أبي حثمة قال وجد عبد الله بن سهل قتيلا في قليب من قلب خيبر فجاء أخوه عبد الرحمن بن سهل وعماه حويصة ومحيصة ابنا مسعود إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب عبد الرحمن ليتكلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم الكبر الكبر فتكلم أحد عميه إما حويصة وإما محيصة تكلم الكبير منهما قال يا رسول الله إنا وجدنا عبد الله بن سهل قتيلا في قليب من قلب خيبر وذكر عداوة يهود لهم قال أتبرئكم يهود بخمسين يمينا أنهم لم يقتلوه قال قلت وكيف نرضى بأيمانهم وهم مشركون قال فيقسم منكم خمسون أنهم قتلوه قالوا كيف نقسم على ما لم نر فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده.

۷۸۹- حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار أنه أخبره أن عبد الله بن سهل الأنصاري ومحيصة بن مسعود خرجا إلى خيبر فتفرقا في حوائجهما

باب جس گھر میں مقتول پایا گیا اس میں رہنے والے کو قسم دی جائے یا اس کے مالک کو

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن سہل خیبر کے ایک کنویں میں مقتول پائے گئے تو ان کے بھائی عبد الرحمٰن بن سہل اور ان کے دو چچا حضرت حویصہ اور محیّصہ جو حضرت مسعود کے بیٹے تھے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبد الرحمٰن بات کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا بڑے کو بات کرنے دو پس ان کے ایک چچا حضرت حویصہ یا حضرت محیّصہ نے یعنی ان میں سے جو بڑے تھے انہوں نے بات کی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے حضرت عبد اللہ بن سہل کو خیبر کے ایک کنویں میں مقتول پایا انہوں نے اپنے ساتھ یہودیوں کی دشمن کا بھی ذکر کیا آپ نے فرمایا کیا یہودی پچاس قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے قتل نہیں کیا تو تم دست بردار ہو جاؤ گے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہم ان کی قسموں پر کیسے راضی ہوں گے جب کہ وہ مشرک ہیں آپ نے فرمایا پھر تمہارے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے انہوں نے عرض کیا ہم نے جو کچھ دیکھا نہیں اس پر کیسے قسم کھائیں اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت بشیر بن یسار نے انہیں خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن سہل انصاری اور حضرت محیصہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) خیبر کی طرف گئے اور اپنی اپنی ضرورتوں کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے حضرت عبد اللہ بن سہل شہید کر دیئے گئے حضرت

فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَبَلَغَ مُحَيِّصَةَ فَأَتَى هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهِ مِنْ أَخِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرَا شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ خَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُقْبَلُ أَيْمَانُ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ

محیصہ کو پتہ چلا تو وہ خود، ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالرحمٰن نے اپنے بھائی کے سلسلے میں بات کرنا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو (دو بار فرمایا) چنانچہ حضرت حویصہ اور محیصہ نے بات کی اور حضرت عبداللہ بن سہل کا واقعہ عرض کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کر اپنے قاتل یا (فرمایا) اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بن جاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو وہاں موجود نہیں تھے اور نہ ہی ہم واقعہ کے گواہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہودیوں کی پچاس قسموں پر تم دست بردار ہو سکتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کافر لوگوں کی قسموں قبول کریں حضرت مالک فرماتے ہیں حضرت یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ حضرت بشیر کے خیال میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا فرمائی۔

۷۹۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوا عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ الْبَيِّنَةَ عَلَى مَنْ قَتَلَ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ وَكَرِهَ

حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جن کو سہل بن ابو حثمہ کہا جاتا تھا انہوں نے ان کو بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر کی طرف گئے اور وہاں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر انہوں نے اپنے ایک آدمی کو وہاں مقتول پایا تو جن لوگوں کے ہاں اسے پایا تھا انہیں کہنے لگے کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نے قتل کیا نہ ہمیں قاتل کا علم ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خیبر کی طرف گئے تو ہم نے وہاں اپنے ایک آدمی کو مقتول پایا رسول اکرم نے فرمایا تم میں سے بڑا بات کرے پھر ان سے فرمایا قاتل کے خلاف گواہ لاؤ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس گواہ نہیں فرمایا اگر وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں تو قبول کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبْطُلَ دَمُہٗ فَوَدَاہُ بِمِائَۃٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ۔

نے اس کے خون کا باطل ہونا ناپسند کرتے ہوئے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ دیت ادا فرمائی۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ رِجَالٌ مِّنْ کُبَرَآءِ قَوْمِہٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَھْلٍ وَّ مُحَیِّصَۃَ خَرَجَا اِلٰی خَیْبَرَ مِنْ جُھْدٍ اَصَابَھُمْ فَاُتِیَ مُحَیِّصَۃُ فَاَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَھْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِیْ فَقِیْرٍ اَوْ عَیْنٍ فَاَتٰی یَھُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰہِ قَتَلْتُمُوْہُ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا قَتَلْنَاہُ فَاَقْبَلَ حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی قَوْمِہٖ فَذَکَرَ لَھُمْ ذٰلِکَ ثُمَّ اَقْبَلَ ھُوَ وَاَخُوْہُ حُوَیِّصَۃُ وَھُوَ اَکْبَرُ مِنْہُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَھْلٍ فَذَھَبَ مُحَیِّصَۃُ لِیَتَکَلَّمَ وَھُوَ الَّذِیْ کَانَ بِخَیْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمُحَیِّصَۃَ کَبِّرْ کَبِّرْ یُرِیْدُ السِّنَّ فَتَکَلَّمَ حُوَیِّصَۃُ قَبْلُ ثُمَّ تَکَلَّمَ مُحَیِّصَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ یَّدُوْا صَاحِبَکُمْ وَاِمَّا اَنْ یُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَکَتَبَ اِلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ فَکَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰہِ مَا قَتَلْنَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحُوَیِّصَۃَ وَمُحَیِّصَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ اَفَتَحْلِفُ لَکُمْ یَھُوْدُ قَالُوْا لَیْسُوْا بِمُسْلِمِیْنَ فَوَدَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن ابو حثمہ فرماتے ہیں انہیں اپنی قوم کے بڑوں میں سے ایک نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور محیصہ اس تکلیف کی وجہ سے جو انہیں پہنچی تھی، خیبر کی طرف نکلے پھر حضرت محیصہ نے آکر بتایا کہ حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کرکے ایک کنوئیں یا چشمے میں ڈال دیا گیا۔ وہ یہودیوں کے پاس آئے اور فرمایا اللہ کی قسم! تم نے انہیں قتل کیا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا پھر وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور انہیں واقعہ بتایا پھر وہ اور ان کے بڑے بھائی حضرت حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت محیصہ نے بات کرنا چاہی اور وہی خیبر گئے تھے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو آپ کی مراد عمر میں بڑا ہونا تھا چنانچہ حضرت حویصہ نے بات کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ (یہودی) تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ان کو لکھا تو انہوں نے (جواباً) لکھا اللہ کی قسم! ہم نے ان کو قتل نہیں کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ، حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بنتے ہو انہوں نے عرض کیا وہ تو مسلمان نہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا فرمائی اور ان کی طرف ایک سو اونٹیاں بھیجیں حتیٰ کہ انہیں

مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ۔

قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ خَيْبَرَ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ لِأَنَّهُمْ افْتَتَحُوْهَا وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ عُمَّالَهُمْ فِيْهَا فَلَمَّا وُجِدَ فِيْهَا هٰذَا الْقَتِيْلُ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَسَامَةَ فِيْهِ عَلَى الْيَهُوْدِ السُّكَّانِ لَا عَلَى الْمَالِكِيْنَ قَالَ فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ كُلُّ قَتِيْلٍ وُجِدَ فِيْ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ فِيْهَا سَاكِنٌ مُسْتَأْجِرٌ أَوْ مُسْتَعِيْرٌ فَالْقَسَامَةُ فِيْ ذٰلِكَ وَالدِّيَةُ عَلَى السَّاكِنِ لَا عَلٰى رَبِّهَا الْمَالِكِ۔

وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لَهُمَا عَلٰى أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَتِيْلَ لَمْ يُذْكَرْ لَنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ وُجِدَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتُتِحَتْ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُصِيْبَ فِيْهَا بَعْدَ مَا افْتُتِحَتْ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُصِيْبَ فِيْ حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِهَا فَإِنْ كَانَ مَوْجُوْدًا فِيْ حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا قَبْلَ أَنْ تُفْتَتَحَ فَلَا حُجَّةَ لِأَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا يَدُلُّ

ان کے گھر داخل کیا گیا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ خیبر مسلمانوں کا تھا کیونکہ انہوں نے اسے فتح کیا تھا اور یہودی وہاں ان کی طرف سے عامل تھے تو جب مقتول وہاں پایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں قسم، وہاں رہائش پذیر یہودیوں پر ڈالی مالکوں (مسلمانوں) پر نہیں وہ فرماتے ہیں ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جو مقتول کسی ایسے مکان یا زمین میں پایا جائے جہاں کے رہائشی اجرت کے طور پر یا عاریتاً وہاں رہتے ہوں تو اس سلسلے میں قسم اور دیت وہاں کے رہنے والوں پر ہو گی اس کے مالک پر نہیں۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں دیت اور قسم مالک پر ہو گی وہاں رہنے والوں پر نہیں۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف ان دونوں کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ وہ مقتول فتح خیبر کے بعد وہاں سے ملا یا اس سے پہلے، ہو سکتا ہے وہ فتح کے بعد وہاں پایا گیا ہو تو اس صورت میں وہی حکم ہو گا جو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس حالت میں پایا گیا ہو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان صلح تھی تو اب اگر فتح سے پہلے حالتِ صلح میں مقتول پایا گیا تو اس حدیث میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کوئی دلیل نہیں حضرت ابو لیلیٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن کی روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ یہ زمانہ صلح تھا اور وہ یوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

اَنَّهَا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ صُلْحًا وَّ ذٰلِكَ اَنَّهُ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ وَّلَا يُقَالُ هٰذَا اِلَّا لِمَنْ كَانَ فِيْ اَمَانٍ وَّعَهْدٍ فِيْ دَارٍ هِيَ صُلْحٌ بَيْنَ اَهْلِهَا وَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

وسلم نے انصار سے فرمایا کہ یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کی اجازت دیں اور یہ بات انہی لوگوں کو کہی جاتی ہے جو امان اور معاہدے کے تحت ایسی جگہ رہتے ہوں جہاں کے رہنے والوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو۔

وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے اپنی حدیث میں اسے بیان کیا ہے۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَاَهْلُهَا يَهُوْدُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِيْ شُرْبِهٖ مَقْتُوْلًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَشٰى اَخُو الْمَقْتُوْلِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَكَيْفَ قُتِلَ فَزَعَمَ بَشِيْرُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ اَدْرَكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَتِيْلِكُمْ اَوْ صَاحِبِكُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا قَالَ اَفَتُبَرِّئُكُمْ

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا دونوں دور نبوت میں خیبر کی طرف نکلے ان دونوں کی ان لوگوں کے ساتھ صلح تھی اور وہاں یہودی رہتے تھے یہ دونوں اپنی اپنی ضرورت کے لیے الگ الگ ہو گئے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا اور وہ ایک چشمے میں مقتول پائے گئے ان کے ساتھی نے ان کو دفن کر دیا پھر وہ مدینہ طیبہ آئے ان (مقتول) کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن سہل حضرت محیصہ اور حویصہ (تینوں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سہل کا واقعہ ذکر کیا اور بتایا کہ وہ کیسے قتل ہوئے حضرت بشیر بن یسار بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں جن سے ان کی ملاقات ہوئی کہ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے مقتول یا (فرمایا) اپنے ساتھی کے ساتھ خون کے مستحق بننا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم وہاں حاضر نہ تھے آپ نے فرمایا کیا یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے برأت حاصل کریں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کریں حضرت

يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بَشِيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ۔

بشیر بن یسار کا خیال ہے کہ اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کی دیت ادا فرمائی۔

فَبَيَّنَ لَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّهَا كَانَتْ فِيْ وَقْتِ وُجُوْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فِيْهَا قَتِيْلًا دَارُ صُلْحٍ وَمُهَادَنَةٍ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّلْزَمَ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدًا شَيْءٌ مِّمَّا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمَا اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ فَتْحَ خَيْبَرَ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

تو یہ حدیث بتاتی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن سہل وہاں مقتول پائے گئے ان دنوں وہ صلح کا گھر تھا تو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے خلاف حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل ہے جو کچھ لازم آتا تھا اس سے اس کی نفی ہو گئی کیونکہ خیبر اس کے بعد فتح ہوا تھا۔

قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا اَيْضًا وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الدَّارَ الْمُسْتَاجَرَةَ وَالْمُسْتَعَارَةَ فِيْ يَدِ مُسْتَاجِرِهَا وَمُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا اَلَا تَرٰى اَنَّهُمَا وَرَبَّهَا لَوِ اخْتَلَفَا فِيْ ثَوْبٍ وُجِدَ فِيْهَا اَنَّ الْقَوْلَ فِيْهِ قَوْلُهُمَا لَا قَوْلُ رَبِّ الدَّارِ فَكَذٰلِكَ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنَ الْقَتْلٰى فَهُمْ مَوْجُوْدُوْنَ فِيْهَا وَهِيَ فِيْ يَدِ مُسْتَاجِرِهَا وَيَدِ مُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا فَمَا وَجَبَ بِذٰلِكَ مِنْ قَسَامَةٍ وَدِيَةٍ فَهِيَ عَلٰى مَنْ هِيَ فِيْ يَدِهٖ لَا عَلٰى مَنْ لَيْسَتْ فِيْ يَدِهٖ وَاِنْ كَانَ مِلْكُهَا لَهٗ۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیاس بھی ہماری بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں جو گھر اجرت پر یا بطور ادھار لیا گیا ہو وہ کرایہ دار یا ادھار لینے والے کے پاس ہوتا ہے مالک کے پاس نہیں ہوتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ دونوں اور مالکِ مکان کسی کپڑے میں جھگڑ پڑیں جو وہاں پایا گیا تو ان دونوں کا قول کا اعتبار ہو گا مالک مکان کا نہیں اسی طرح وہاں جو مقتول پائے جائیں گے اور وہ گھر کرایہ دار یا ادھار والے کے قبضہ میں ہو مالک کے قبضہ میں نہ ہو تو اب جو قسم اور دیت لازم ہو گی تو وہ ان پر لازم ہو گی جن کے قبضہ میں مکان ہے اس پر نہیں جس کا قبضہ نہیں ہے اگرچہ وہ اس کی ملک میں ہے۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ رَاَيْتُ اِجْمَاعَهُمْ قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْقَسَامَةَ تَجِبُ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا وَامْرَاَتَهٗ لَوْ كَانَتْ فِيْ اَيْدِيْهِمَا دَارٌ يَسْكُنَانِهَا وَهِيَ لِلزَّوْجِ فَوُجِدَ فِيْهَا

اس سلسلے میں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے فرماتے ہیں میں نے اس بات پر علماء کا اجماع دیکھا ہے کہ قسم، مالک پر واجب ہو گی، رہائشی پر نہیں وہ اس طرح کہ اگر ایک مکان خاوند اور اس کی بیوی کے پاس ہو اور وہ خاوند کا ہو پھر وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسم اور دیت صرف خاوند کے رشتہ داروں پر ہو گی عورت

قَتِيلٌ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَةِ الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَيْدِيَهُمَا عَلَيْهَا وَأَنَّ مَا وُجِدَ فِيهَا مِنْ ثِيَابٍ فَلَيْسَ أَحَدُهُمَا أَوْلَى بِهِ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا لِمَعْنًى لَيْسَ مِنْ قِبَلِ الْمِلْكِ وَالْيَدِ فِي شَيْءٍ فَلَوْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ يُحْكَمُ بِهَا عَلَى مَنِ الدَّارُ فِي يَدِهِ لَحُكِمَ بِهَا عَلَى الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ جَمِيعًا لِأَنَّ الدَّارَ فِي أَيْدِيهِمَا وَلِأَنَّهُمَا سَكَنَاهَا فَلَمَّا كَانَ مَا يَجِبُ فِي ذٰلِكَ عَلَى الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمَرْأَةِ إِذْ هُوَ الْمَالِكُ لَهَا كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ فِي كُلِّ الْمَوَاضِعِ الْمَوْجُوْدِ فِيهَا الْقَتْلَى عَلَى مَالِكِهَا لَا عَلَى سَاكِنِهَا۔

کے رشتہ داروں پر نہیں ہوگی، حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ مکان ان دونوں کے قبضے میں ہے اور اگر وہاں کپڑا پایا جائے تو ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت زیادہ مستحق نہیں ہوگا البتہ یہ کہ کوئی چیز اس کی ملک اور قبضے میں ہو (تو اس کا استحقاق ہوگا) پس اگر قسم اس شخص پر ڈالی جاتی جس کے قبضہ میں مکان ہے تو عورت اور مرد دونوں پر ڈالی جاتی کیونکہ مکان ان دونوں کے قبضے میں ہے۔ دونوں وہاں رہائش پذیر ہیں تو جب اس صورت میں جو کچھ واجب ہوتا ہے وہ صرف خاوند پر واجب ہوتا ہے عورت پر نہیں کیونکہ وہی مالک ہے تو جہاں بھی مقتول پایا جائے، قسم اور دیت مالک پر ہوگی وہاں کے رہنے والوں پر نہیں۔

بَابُ ۲۲ الْقَسَامَةِ كَيْفَ هِيَ

باب ۲۲: قسم کیسے لی جائے

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْقَتِيلِ الْمَوْجُوْدِ فِي مَحَلَّةِ قَوْمٍ كَيْفَ الْقَسَامَةُ الْوَاجِبَةُ فِيهِ فَقَالَ قَوْمٌ يَحْلِفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوْا اُسْتُحْلِفَ الْمُدَّعُوْنَ وَاسْتَحَقُّوْا مَا ادَّعَوْا۔

۳۷۹- وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ۔

وَقَالَ آخَرُوْنَ يُسْتَحْلَفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا حَلَفُوْا غَرِمُوا الدِّيَةَ۔

وَقَالُوْا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَتَحْلِفُوْنَ وَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کسی قوم کے محلے میں مقتول پایا جائے تو وہاں اس قسم کی کیا صورت ہوگی جو واجب ہو چکی ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ جن کے خلاف دعویٰ ہے وہ قسم کھائیں کہ اللہ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کردیں تو مدعی حضرات سے قسم لی جائے۔ وہ اپنے دعویٰ کے مستحق ہوں گے۔ انہوں نے اس سلسلے میں حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے گزشتہ باب میں ذکر کیا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے ہی قسم لی جائے جن کے خلاف دعویٰ ہے جب وہ قسم کھالیں تو تاوان ادا کریں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا کہ کیا تم قسم کھا کر اپنے مقتول کے مستحق بنتے ہو یہ بطور

تَسْتَحِقُّوْنَ اَنَّمَا کَانَ عَلَى التَّنْكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ كَأَنَّهٗ قَالَ اَتَدَّعُوْنَ وَتَاْخُذُوْنَ۔

وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ اَفَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَقَالُوْا كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ اَيْ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَاِنْ كَانُوْا كُفَّارًا فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَدَّعُوْنَ عَلَيْهِمْ غَيْرُ اَيْمَانِهِمْ وَكَمَا لَا يُقْبَلُ مِنْكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ اَيْمَانُكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ بِهَا كَذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَى الْيَهُوْدِ بِدَعْوَاكُمْ عَلَيْهِمْ غَيْرُ اَيْمَانِهِمْ۔

انکار تھا گویا آپ نے فرمایا کہ کیا تم صرف دعویٰ کر کے لے لوگے۔

اور یہ اس طرح ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ذریعے تم سے برأت حاصل کر لیں کہ وہ کہیں اللہ کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا تو انہوں نے عرض کیا ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اس کے مستحق بنتے ہو؟ یعنی یہودی اگرچہ کافر ہیں لیکن ان کے خلاف دعویٰ میں تم صرف ان کو قسم دے سکتے ہو تو باوجود تمہارے مسلمان ہونے کے جس طرح تم صرف قسم سے دیت کے مستحق نہیں ہو سکتے یہودیوں کے خلاف تمہارے دعویٰ سے بھی سوائے قسموں کے ان پر کچھ واجب نہیں ہوتا۔

۷۹۴۔ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاوِيْلِ مَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمٌ وَسِيَّمَا مِثْلُ مُحَيِّصَةَ وَقَدْ كَانَ حَيًّا يَوْمَئِذٍ وَسَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ وَلَا يُخْبِرُوْنَهٗ بِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ لَيْسَ هٰكَذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا عَلَى الْيَهُوْدِ۔

اس دعویٰ کی صحت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ ہے جو آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا اور ان میں سے کسی نے بھی ان پر اعتراض نہیں کیا اور یہ بات محال ہے کہ انصار کو اس بات کا علم ہو بالخصوص حضرت محیصہ جیسے لوگ جو ان دنوں زندہ تھے اور سہل بن ابوحثمہ بھی موجود تھے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر نہ دیں اور انہیں یہ بات نہ کہیں کہ فیصلہ یوں نہیں ہے بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے خلاف ہمارے حق میں فیصلہ دیا۔

۷۹۵۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ اَنَّهٗ قَالَ لِعُمَرَ اَمَا تَدْفَعُ اَمْوَالُنَا اَيْمَانَنَا وَلَا اَيْمَانُنَا عَنْ اَمْوَالِنَا قَالَ لَا وَعَقَلَهٗ۔

اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت حارث بن ازمع فرماتے ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا ہمارے مال، ہماری قسموں کو دور نہیں کرتے اور کیا ہماری قسمیں ہمارے مالوں کی وجہ سے دفع نہیں ہوتیں آپ نے فرمایا نہیں اور آپ نے ان پر دیت لازم کر دی۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ

حضرت حارث بن ازمع فرماتے ہیں قبیلہ وداعہ اور ایک

الضَّرِیْرُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْقَسَامَۃِ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْھِمْ۔

وسلم نے مدعیٰ علیہم پر قسامت کا فیصلہ فرمایا۔

فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الْقَسَامَۃَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْھِمْ لَا عَلَی الْمُدَّعِیْنَ عَلٰی مَا بَیَّنَ الزُّھْرِیُّ فِیْ حَدِیْثِہٖ ھٰذَا وَاِنَّمَا کَانَ اُخِذَ الْقَسَامَۃُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ ھٰذَا مِمَّا اَخَذَہٗ عَنْھُمْ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان لوگوں کو قسم دی جائے گی جن کے خلاف دعویٰ ہے دعویٰ کرنے والوں کو نہیں حضرت زہری نے اس روایت میں اسی طرح بیان کیا ہے اور قسامت کا حکم حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سلیمان بن یسار سے حاصل کیا گیا انہوں نے کچھ سے لیا تو امام زہری نے یہ ان صحابہ کرام سے لیا۔

وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِکَ مَا رَوَیْنَاہُ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِمَّا فَعَلَہٗ وَحَکَمَ بِہٖ بِحَضْرَۃِ سَائِرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْھُمْ فَلَمْ یُنْکِرْہُ عَلَیْہِ مِنْھُمْ مُنْکِرٌ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اور یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل اور اس حکم کے بھی موافق ہے جسے ہم نے روایت کیا اور انہوں نے یہ فیصلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں کیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی آپ پر اعتراض نہیں کیا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲ مَا اَصَابَتِ الْبَھَائِمُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ

باب ۲۲ رات اور دن میں جانوروں کا کھیتوں کو کھا جانا

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ حَرَامِ ابْنِ مُحَیِّصَۃَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَۃً لِّرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فِیْہِ فَقَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَھْلِ الْحَائِطِ بِحِفْظِھَا بِالنَّھَارِ وَعَلٰی اَھْلِ الْمَوَاشِیْ مَا اَفْسَدَتْ مَوَاشِیْھِمْ بِاللَّیْلِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے انصار میں سے ایک شخص کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوگئی اور اس نے اسے خراب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والے دن کو اپنے باغ کی حفاظت کریں اور جانوروں والے اس کا تاوان دیں گے جو رات کے وقت ان کے جانور نقصان کریں۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ مُحَیِّصَۃَ اَنَّ نَاقَۃً لِّلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِّرَجُلٍ فَاَفْسَدَتْ فِیْہِ فَقَضٰی

حضرت حرام بن سعید بن محیصہ فرماتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل ہو گئی اور اس نے اسے خراب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَمَانٌ عَلٰى اَهْلِهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَا اَصَابَتِ الْبَهَائِمُ نَهَارًا فَلَا ضَمَانَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْهِ وَمَا اَصَابَتْ لَيْلًا ضَمِنَ اَرْبَابُ تِلْكَ الْبَهَائِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا ضَمَانَ عَلٰى اَرْبَابِ الْمَوَاشِيْ فِيْمَا اَصَابَتْ مَوَاشِيْهِمْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً۔

۸۰۵ - **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّائِمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ۔

۸۰۶ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ۔

۸۰۷ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ لَهُ السَّائِلُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَعَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَعَهُ فَهُوَ مَعَهُ۔

۸۰۸ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والے دن کو اس کی حفاظت کریں اور جو کچھ رات کے وقت جانور اجاڑیں ان کے مالک اس کے ضامن ہوں گے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جس چیز کو جانور دن کے وقت نقصان پہنچائیں اس کی کسی پر ضمان (تاوان) نہیں اور جسے رات کے وقت نقصان پہنچائیں تو جانوروں کے مالکوں پر انکی ضمان ہوگی ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر جانور کھلے چھوڑے ہوئے ہوں تو وہ دن کے وقت (کسی کھیتی کو) نقصان پہنچائیں یا رات کو، ان کے مالکوں پر تاوان نہیں ہوگا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر چرنے والے جانوروں کا تاوان معاف ہے اور (معدنیات کی) کان (میں گرنے والے) کا تاوان معاف ہے [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانوروں (کے نقصان) کا تاوان معاف ہے اور کان کا تاوان معاف ہے۔

حضرت زہری حضرت سعید سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت زہری سے پوچھا اے ابو محمد! حضرت سعید کے ساتھ ابو سلمہ بھی ہیں تو انہوں نے فرمایا اگر وہ ان کے ساتھ ہیں، تو ان کے ساتھ ہیں (یعنی اس حدیث کی روایت دونوں نے کی ہے)

حضرت ابن المسیب اور حضرت عبید اللہ بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ باہر چرنے والے جانور کسی کی کھیتی اجاڑ دیں تو جانور کے مالک ... [illegible]

وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۸۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت عبدالوہاب بن عطا فرماتے ہیں: حضرت محمد بن عمرو نے خبر دی انہوں نے سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۸۱۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مِثْلَهُ.

حضرت عبدالرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعًا (یعنی حضور علیہ السلام سے) روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَتِ الْعَجْمَاءُ جُبَارًا وَالْجُبَارُ هُوَ الْهَدَرُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِمَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تاوان معاف فرمایا جسے جانور نقصان پہنچائیں لفظ جبار کا معنیٰ باطل کرنے (معاف کرنے) کے ہیں تو جو کچھ حضرت ابن محیصہ

لَا يَكُونُ بِمِثْلِهِ عِنْدَ الْمُحْتَجِّ بِهِ عَلَيْنَا حُجَّةٌ وَإِنْ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ قَدْ وَصَلَهُ فَإِنَّ مَالِكًا وَالْأَثْبَاتَ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ قَدْ قَطَعُوهُ وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْحُكْمَ الْمَذْكُورَ فِيهِ مَأْخُوذٌ مِنْ حُكْمِ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ الْغَنَمُ فَحَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحُكْمِ حَتّٰى أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ هٰذِهِ الشَّرِيعَةَ فَنَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا۔

فَمِمَّا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ مَا فِي حَدِيثِ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ مِنْ قَوْلِهِ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ وَعَلٰى أَهْلِ الزَّرْعِ حِفْظَ زَرْعِهِمْ بِالنَّهَارِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاشِيَةَ إِذَا

كَانَ عَلٰى رَبِّهَا حِفْظُهَا مَضْمُونًا مَا أَصَابَتْ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا حِفْظُهَا غَيْرَ مَضْمُونٍ مَا أَصَابَتْ فِي ذٰلِكَ ضَمَانٌ فَأَوْجَبَ فِي ذٰلِكَ ضَمَانَ مَا أَصَابَ الْمُنْفَلِتَةُ بِاللَّيْلِ إِذْ كَانَ عَلٰى صَاحِبِهَا حِفْظُهَا ثُمَّ قَالَ فِي حَدِيثِ الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَكَانَتْ مَا أَصَابَتْ فِي انْفِلَاتِهَا جُبَارًا فَصَارَتْ لَوْ هَدَمَتْ حَائِطًا وَقَتَلَتْ رَجُلًا لَمْ يَضْمَنْ صَاحِبُهَا شَيْئًا وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ حِفْظُهَا حَتّٰى لَا تَنْفَلِتَ إِذَا كَانَتْ مِمَّا يُخَافُ عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا۔

فَلَمَّا لَمْ يُرَاعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کی روایت کے حوالے سے پہلے بیان ہوا اسے اس حدیث نے منسوخ کردیا اور اگر وہ حدیث منقطع ہے تو اس سے استدلال کرنے والا اسے ہمارے خلاف دلیل نہیں بنا سکتا اگرچہ امام اوزاعی نے اسے متصل بیان کیا ہے لیکن امام مالک اور ان کے معتبر شاگردوں نے اسے منقطع روایت کیا ہے اس کے باوجود اس میں مذکور حکم حضرت سلیمان علیہ السلام کے فیصلے سے لیا گیا ہے جو انہوں نے اس کھیت کے بارے میں فرمایا جسے کسی کا ریوڑ چر گیا تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی قسم کا فیصلہ فرمایا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے یہ شریعت

اس بات پر حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات دلالت کرتی ہیں کہ یہ حدیث حضرت حرام بن محیصہ کی حدیث کے بعد ہے وہ (ابن محیصہ) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جانوروں کے مالکوں پر رات کے وقت انکی حفاظت ضروری ہے اور کھیتی والوں پر دن کے وقت کھیتی کی حفاظت لازمی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو اس صورت میں قابلِ تاوان قرار دیا جب ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم ہو اور اگر ان پر ان کی حفاظت ضروری نہ ہو تو نقصان ناقابلِ تاوان ہوگا۔ تو آپ نے رات کے وقت کھلے رہنے والے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو قابلِ تاوان قرار دیا کیونکہ ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم قرار دی پھر دوسری حدیث میں فرمایا کہ جانوروں کا پہنچایا ہوا نقصان معاف ہے اور اب ان کے کھلے رہنے کی صورت میں نقصان معاف ہوگا لہٰذا اب اگر وہ باغ اجاڑ دیں یا کسی شخص کو ہلاک کر دیں تو ان کے مالک کسی چیز کے ضامن نہیں ہوں گے اگرچہ ان پر ان کی حفاظت ضروری تھی کہ وہ کھلنے نہ پائیں جب ان سے اس قسم کا خوف ہو۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وُجُوْبَ حِفْظِهَا عَلَيْهِ وَرَاعِيْ اِنْفِلَاتِهَا فَلَمْ يَضْمِنْهُ فِيْهَا شَيْئًا مِمَّا اَصَابَتْ رَجَعَ الْاَمْرُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى اسْتِوَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا اَصَابَتْ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا اِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلٰى رَبِّهَا فِيْهِ وَاِنْ كَانَ هُوَ سَيَّبَهَا فَاَصَابَتْ شَيْئًا فِيْ فَوْرِهَا اَوْ فِيْ سَيْبِهَا ضَمِنَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا۔

اس حدیث میں ان کی حفاظت کی رعایت نہیں فرمائی بلکہ ان ان کے کھلے رہنے کی رعایت فرماتی کہ وہ کسی نقصان کے ذمہ دار نہیں ہوں گے تو اس سلسلے میں رات اور دن کا معاملہ ایک جیسا ہو گیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جانور کھلے ہوں تو رات کو نقصان پہنچائیں یا دن کو، ان کے مالکوں پر کوئی تاوان نہیں ہوگا اور اگر مالک نے خود چھوڑا اور وہ اسی وقت یا بعد میں کھلے رہنے کی صورت میں کچھ کھا گئے تو مالک اس تمام کا تاوان بھرے گا۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اور ان روایات کو اس معنیٰ پر محمول کرنا جیسا کہ ہم نے بیان کیا، بہتر ہے۔

بَابُ ۲۲ غُرَّةِ الْجَنِيْنِ الْمَحْكُوْمِ بِهَا فِيْهِ لِمَنْ هِيَ

جنین کے بدلے میں لازم کیا گیا غلام کس کا ہوگا

۸۱۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ھذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مارا تو اس کا حمل گر گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی (دینے کا) فیصلہ فرمایا۔

۸۱۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ لِحْيَانٍ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَاَنَّ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی ایک عورت کے جنین کے بارے میں جو مردہ گر گیا تھا ایک غلام (یا لونڈی) کا فیصلہ فرمایا جس عورت کے خلاف فیصلہ دیا وہ بھی مر گئی تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور خاوند کے لیے ہو گی اور اس کی دیت (قاتلہ کے) رشتہ داروں پر ہو گی۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے

بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ الْعَقْلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا يَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ غُرَّةٌ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ۔

۸۱۹ - **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ اَوْ بِحَجَرٍ فَاَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الَّذِيْ يُخَاصِمُ كَيْفَ يُعْقَلُ اَوْ كَيْفَ يُوْدٰى مَنْ لَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ غُرَّةً وَجَعَلَ عَلٰى قَوْمِهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْغُرَّةَ الْوَاجِبَةَ فِي الْجَنِيْنِ اِنَّمَا تَجِبُ لِاُمِّ الْجَنِيْنِ لَمْ يُعْلَمْ اَنَّهُ كَانَ حَيًّا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الضَّرْبَةِ بِاُمِّهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ تِلْكَ الْغُرَّةُ الْمَحْكُوْمُ بِهَا لِلْجَنِيْنِ ثُمَّ يَرِثُهَا مَنْ كَانَ يَرِثُهُ لَوْ كَانَ حَيًّا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضٰى عَلَى الْمَحْكُوْمِ عَلَيْهِ بِالْغُرَّةِ قَالَ كَيْفَ يُعْقَلُ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنین کے بارے میں غلام یا لونڈی (دینے) کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف دیت (کی ادائیگی) کا فیصلہ فرمایا تھا اس نے کہا جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اس کا خون معاف ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں جیسی باتیں کرتا ہے اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی یا پتھر مارا یہ معاملہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا جھگڑا کرنے والے نے کہا اس کی دیت کیسے ہو گی یا کیسے ادا کی جائے جو چیخا نہ چلایا اور نہ اس نے کچھ کھایا پیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اعراب (دیہاتی شعراء) کی طرح شعر گوئی کرتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور اسے اس عورت (مارنے والی) کی قوم پر ڈال دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جنین کے سلسلے میں جو غلام واجب ہوگا وہ جنین کی ماں کے لیے ہوگا کیونکہ معلوم نہیں کہ ماں کو مارتے وقت جنین زندہ تھا یا نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس غلام کا فیصلہ کیا گیا وہ جنین (بچے) کا ہوگا پھر وہ لوگ اس کے وارث ہوں گے جو اس (بچے) کے زندہ ہونے کی صورت میں وارث ہوتے۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ ہے جو ہم نے ان روایات کے ضمن میں ذکر کی کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام دینے کا فیصلہ فرمایا تو اس نے کہا اس کی دیت کیسے دی جائے جس نے کھایا نہ پیا اور نہ بات چیت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے اور اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَلَمْ يَقُلْ لِلَّذِي سَجَعَ ذٰلِكَ السَّجْعَ اِنَّمَا حَكَمْتُ بِهٰذَا لِلْجِنَايَةِ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا فِي الْجَنِيْنِ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ الْمَضْرُوْبَةَ مَاتَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الضَّرْبَةِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالدِّيَةِ مَعَ قَضَائِهِ بِالْغُرَّةِ فَلَوْ كَانَتِ الْغُرَّةُ لِلْمَرْاَةِ الْمَقْتُوْلَةِ اِذًا لَمَا قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ وَلَكَانَ حُكْمُهَا حُكْمَ امْرَاَةٍ فَمَاتَتْ مِنْ ضَرْبِهَا فَعَلَيْهَا دِيَتُهَا وَلَا يَجِبُ عَلَيْهَا لِلضَّرْبَةِ اَرْشٌ۔

فَلَمَّا حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ دِيَةِ الْمَرْاَةِ بِالْغُرَّةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْغُرَّةَ دِيَةٌ لِلْجَنِيْنِ لَا لَهَا فَهِيَ مَوْرُوْثَةٌ عَنِ الْجَنِيْنِ كَمَا يُوْرَثُ مَالُهُ لَوْ كَانَ حَيًّا فَمَاتَ اِتِّبَاعًا لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کا فیے ملانے والے (شاعری کرنے والے) سے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے یہ حکم اس لیے دیا کہ عورت کو نقصان پہنچایا گیا ہے جنین کی وجہ سے یہ حکم نہیں۔

اور اس بات پر وہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں جو ہم نے اس کتاب میں اس سے پہلے ذکر کی ہیں کہ اس مار کے بعد مضروبہ عورت مرگئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے فیصلہ کے ساتھ ساتھ دیت کا فیصلہ بھی فرمایا اگر وہ اس مقتولہ عورت کا ہوتا تو آپ غلام کا فیصلہ نہ فرماتے اور اس کا حال اس عورت کے حال جیسا ہوتا جسے دوسری عورت مارے اور وہ اس کی ضرب سے مرجائے تو اس (قاتلہ) پر اس کی دیت ہوتی ہے اور مارنے کی وجہ سے کوئی تاوان نہیں ہوتا۔

توجب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت کے باوجود، غلام کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو ثابت ہوا کہ غلام جنین کی دیت ہے اس عورت کی نہیں وہ اس بچے سے اسی طرح وارث ہوگی جس طرح اس کے زندہ ہونے (اور پھر مرجانے) کی صورت میں اس کی وارث ہوتی اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کی اتباع ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۲

كِتَابُ السِّيَرِ

جہاد کے احکام

بَابُ ۲۲۳ الْإِمَامِ يُرِيْدُ قِتَالَ أَهْلِ الْحَرْبِ هَلْ عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ أَنْ يَّدْعُوَهُمْ أَمْ لَا

مسلم حکمران حربی کفار سے لڑنا چاہے تو کیا پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا لازمی ہے

۸۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ قَالَ لَهٗ إِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلٰى إِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوْكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلٰى دَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ أَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَلَهُمْ مَا لَهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

حضرت ابن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چھوٹے لشکر پر کسی کو امیر بناتے تو اس سے فرماتے جب تم اپنے دشمنوں مشرکین کے مقابل جاؤ تو انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ (آپ نے لفظ خلال یا خصال فرمایا دونوں ہم معنیٰ ہیں) وہ ان میں سے جو بات مان لیں تم ان سے قبول کرو اور ہاتھ روک لو، انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو ان سے قبول کرو اور ہاتھ روک لو، پھر ان کو اپنے علاقے سے مسلمانوں کے ملک کی طرف جانے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان پر وہی کچھ لازم ہوگا جو مہاجرین پر ہے اور انہیں وہ کچھ حاصل ہوگا جو مہاجرین کو حاصل ہے اور اگر وہ (وہاں جانے سے) انکار کر دیں تو وہ اعرابی مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جاری ہوگا جو مومنوں پر جاری ہوتا ہے لیکن ان کے لیے غنیمت اور فے میں کوئی حصہ نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں اور اگر وہ اسلام لانے سے انکار کر دیں۔

وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

تو انہیں جزیہ دینے کا حکم دیں اگر مان جائیں تو ان سے قبول کر لو اور ان سے ہاتھ روک دو اور اگر انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد چاہو اور ان سے لڑو، حضرت علقمہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات مقاتل بن حیان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن سے روایت کرتے ہوئے بیان کی انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُقَاتِلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْصَمٍ۔

حضرت ابو حذیفہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن انہوں نے حضرت علقمہ کی حضرت مقاتل سے روایت کا ذکر نہیں کیا۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ أَبُو صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت فہد ابو صالح اور روح بن فرج دونوں سند سے لیث بن سعد سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے جریر بن حازم نے بیان کیا انہوں نے حضرت شعبہ بن حجاج سے انہوں نے علقمہ بن مرثد حضرمی سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى خَيْبَرَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خیبر کی طرف بھیجا اور ان کو جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ میں ان سے لڑوں حتیٰ کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے طریقے پر جاؤ حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں اترو پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور انہیں بتاؤ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق واجب ہے اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ایک کو بھی ہدایت دے تو تمہارے

۸۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ عَنْ ابْنِ أَخِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى قَوْمٍ يُقَاتِلُهُمْ ثُمَّ بَعَثَ فِي أَثَرِهِ يَدْعُوهُ وَقَالَ لَهُ لَا تَأْتِهِ مِنْ خَلْفِهِ وَأْتِهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ لَا يُقَاتِلَهُمْ حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ۔

حضرت عمر بن ذر، حضرت انس بن مالک کے بھتیجے سے اور وہ اپنے چچا (حضرت انس بن مالک) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف جہاد کے لیے بھیجا پھر ان کے پیچھے کسی کو بلانے کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ ان کے پیچھے کی طرف سے نہیں بلکہ سامنے کی طرف سے آنا راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جب تک ان (کفار) کو دعوتِ اسلام نہ دیں، ان سے لڑائی نہ کریں۔

۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم کو دعوت اسلام دینے سے پہلے ان سے لڑائی نہیں کی۔

۸۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيسَى ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن ابو نجیح نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حجاج، حضرت ابن ابی نجیح سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۸- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص بن غیاث، حجاج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ وَأَهْلَ السَّرَايَا إِذَا أَرَادُوا قِتَالَ الْعَدُوِّ أَدْعُوهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ إِلَى مِثْلِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ امام اور لشکر والے جب دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو اس سے پہلے ان کو ان باتوں کی طرف بلائیں جو ہم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ

بُرَيْدَةَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَقَالُوا إِنْ قَاتَلَهُمُ الْإِمَامُ أَوْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ سَرَايَاهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الدُّعَاءِ فَقَدْ أَسَاءُوا فِي ذٰلِكَ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِقِتَالِهِمْ وَالْغَارَةِ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يُدْعَوْا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

علیہ وسلم سے روایت کی ہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں اگر امام یا لشکر والوں میں سے کوئی ایک انکو دعوت اسلام دیئے بغیر لڑے گا تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے لڑنے اور ان پر لوٹ مار کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس سے پہلے ان کو دعوتِ اسلام نہ دیں۔

۸۲۹۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغِرْ عَلٰى أُبْنٰى صَبَاحًا ثُمَّ حَرِّقْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم اُبنیٰ والوں پر صبح کے وقت حملہ کرو اور (ان کے باغوں وغیرہ کو) جلا دو۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُ عَلَى الْعَدُوِّ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَسْتَمِعُ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ۔

محمد بن حجاج، محمد بن خزیمہ، ابن ابی داؤد اور ابن مرزوق (چاروں) سے مروی ہے چاروں اپنی اپنی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دشمن پر صبح کے وقت حملہ آور ہونے اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ آور ہونے کا حکم فرماتے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زاذان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

إِسْحَاقَ قَالَ ثَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ
أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ فَنَزَلْنَا
خَيْبَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْنَا
مَعَهُ فَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ
قَدَمَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَنَا
عُمَّالُ خَيْبَرَ قَدْ أَخْرَجُوْا مَسَاحِيَهُمْ وَمُكَاتِلَهُمْ
فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَيْشَ
قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَأَدْبَرُوْا هِرَابًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَللهُ أَكْبَرُ
خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ
صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

۸۳۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ
بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ
مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ
بْنِ مَكِيْثٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَالِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اللَّيْثِيَّ فِيْ
سَرِيَّةٍ كُنْتُ فِيْهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ
عَلَى ابْنِ الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيْدِ قَالَ فَرَاحَتِ الْمَاشِيَةُ
مِنْ إِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ فَلَمَّا احْتَلَبُوْا وَعَطَنُوْا
وَاطْمَأَنُّوْا نِيَامًا شَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ فَقَتَلْنَا
وَاسْتَقْنَا النَّعَمَ.

۸۳۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا
أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلٰى صَاحِبٍ
لِيْ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ حَتّٰى أَتَيْنَا نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ
اللَّيْثِيَّ فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ حَدِّثْ هٰذَيْنِ حَدِيْثَكَ

وسلم جب کسی قوم سے جہاد فرمانا چاہتے تو صبح تک حملہ آور نہ
ہوتے (صبح کے وقت) اگر اذان سنتے تو رک جاتے اور اگر
اذان نہ سنتے تو حملہ آور ہوتے ہم خیبر میں اترے جب صبح ہوئی
اور آپ نے اذان نہ سنی تو آپ سوار ہوتے اور ہم بھی آپ
کے ہمراہ سوار ہو گئے میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ
کے پیچھے سوار ہوا میرے قدم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کے مبارک قدم سے لگتے تھے خیبر کے محنت
کش ہمارے سامنے آئے وہ اپنے ٹوکرے اور کدالیں
لے کر نکلے تھے جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم اور لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم لشکر کے ہمراہ آئے ہیں اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے فرمایا خیبر خراب ہو گیا بلاشبہ
جب ہم کسی قوم کی زمین پر اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔

حضرت جندب بن مکیث الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب
بن عبد اللہ لیثی کو ایک چھوٹے لشکر میں
بھیجا میں بھی ان میں تھا آپ نے حکم دیا کہ
مقام کدید میں ابن ملوح پر لوٹ مار کریں
راوی فرماتے ہیں شام کو جب ان کے اونٹ
اور بکریاں واپس آئیں انہوں نے ان کا
دودھ دوہا اور انہیں بٹھا دیا پھر اطمینان
سے سو گئے تو ہم نے ان پر چاروں طرف
سے حملہ کیا اور ان کو قتل کر کے ان کے جانور
ہانک لائے۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
ہیں ابو العالیہ میرے اور میرے ایک ساتھی کے پاس آئے
تو ہم ان کے ساتھ چلے حتیٰ کہ نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ
عنہ کے پاس گئے ابو العالیہ نے کہا ان دونوں سے اپنی
حدیث بیان کریں انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت عقبہ بن

قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ فَشَذَّ رَجُلٌ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ السَّرِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا أَرَدْنَا مِنْهُ مَا فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْغَارَةِ۔

مالک لیثی نے بیان کیا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا اس نے ایک قوم پر حملہ کیا ایک شخص حملہ آور ہوا تو لشکر میں سے ایک شخص اس کے پیچھے ہو لیا، پھر انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی جس کا ہم نے ان سے ارادہ کیا تھا اور اس میں حملہ آور ہونے کا ذکر تھا۔

۸۳۵- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَشَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم مشرکین کے قریب ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کیا۔

۸۳۶- **فَفِي** هٰذِهِ الْآثَارِ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ وَالْغَارَةُ لَا تَكُونُ وَقَدْ تَقَدَّمَهَا الدُّعَاءُ وَالْإِنْذَارُ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ مِمَّا رَوَيْنَا نَاسِخًا لِلْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

تو ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کا حکم فرمایا اور لوٹ مار اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک اس سے پہلے دعوت اسلام اور ڈرانا نہ ہو، تو اس بات کا احتمال ہے کہ جو دو باتیں ہم نے روایت کی ہیں ان میں سے ایک دوسری کے لیے ناسخ ہو لہٰذا ہم نے اس سلسلے میں غور کیا۔

۸۳۷- **فَإِذَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ قَالُوا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ أَغَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

تو یزید بن سنان، ابو بکرہ اور ابن مرزوق اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عون نے فرمایا کہ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو لکھ کر لڑائی سے پہلے دعوتِ اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آغازِ اسلام میں تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا اور وہ دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے ان کے جانور پانی پر تھے آپ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور دوسروں کو قیدی بنایا اس دن حضرت جویریہ بنت حارث (حضور علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ) آپ کو حاصل ہوئیں حضرت نافع فرماتے ہیں مجھ سے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں تھے۔

۸۳۸- **وَإِذَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت

قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ مِثْلَهُ۔

بشر بن عمر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے، ابن عون سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

وَرَاذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ قَدْ كُنَّا نَغْزُوْ فَنَدْعُوْ وَلَا نَدْعُوْا

حضرت سلیمان تیمی، حضرت ابو عثمان النہدی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دونوں باتیں تھیں بعض اوقات ہم جہاد کرتے تو ان کو دعوتِ اسلام دیتے اور بعض اوقات اسلام کی طرف نہ بلاتے۔

وَرَاذَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا فَنَدْعُوْ وَلَا نَدْعُوْ

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی سے خبر دی کہ ہم جہاد کرتے ہوئے کبھی دعوتِ اسلام دیتے اور کبھی نہ دیتے۔

وَرَاذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى الرُّوْمِ دَعْوَةٌ لِاَنَّهُمْ قَدْ دُعُوْا۔

حضرت مبارک بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت حسن فرماتے تھے کہ رومیوں کو دعوتِ اسلام ہو چکی ہے۔

وَرَاذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُدْعَوْا فَقَالَ قَدْ عَلِمَتِ الرُّوْمُ عَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ وَقَدْ عَلِمَتِ الدَّيْلَمُ عَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ

حضرت ابو حمزہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں مشرکین کو دعوت دینی چاہیے انہوں نے فرمایا کہ رومیوں کو معلوم ہے کہ ان سے کس بات پر لڑائی کی جاتی ہے اور دیلمیوں کو بھی پتہ ہے کہ ان سے لڑائی کس وجہ سے کی جاتی ہے۔

وَرَاذَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دُعَاءِ الدَّيْلَمِ فَقَالَ قَدْ عَلِمُوْا مَا الدُّعَاءُ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے دیلمیوں کو دعوتِ اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا انہیں معلوم ہے کہ دعوتِ اسلام کیا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَبَيَّنَ مَا رَوَيْنَا مِنْ هٰذَا اَنَّ الدُّعَاءَ اِنَّمَا كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ لِاَنَّ النَّاسَ حِيْنَئِذٍ لَمْ تَكُنِ الدَّعْوَةُ بَلَغَتْهُمْ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ عَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِالدُّعَاءِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ تَبْلِيْغًا لَهُمْ وَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس سے واضح ہو گیا کہ یہ دعوت اسلام کے شروع میں تھی کیونکہ ان دنوں ان تک دعوت نہیں پہنچی تھی اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان سے جنگ کیوں کی جاتی ہے لہذا دعوت کا حکم دیا گیا تاکہ ان کو تبلیغ ہو جائے اور ان کو خبردار کیا جائے

اِعْلَامًا اِيَّاهُمْ مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمَرَ بِالْغَارَةِ عَلٰى اٰخَرِيْنَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ اِلَّا لِمَعْنًى لَمْ يَحْتَاجُوْا مَعَهُ اِلَى الدُّعَاءِ لِاَنَّهُمْ قَدْ عَلِمُوْا مَا يُدْعَوْنَ اِلَيْهِ لَوْ دُعُوْا وَمَا لَوْ اَجَابُوْا اِلَيْهِ لَمْ يُقَاتَلُوْا فَلَا مَعْنٰى لِلدُّعَاءِ وَهٰكَذَا كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ قَوْمٍ قَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاَرَادَ الْاِمَامُ قِتَالَهُمْ فَلَهُ اَنْ يُّغِيْرَ عَلَيْهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْعُوَهُمْ وَكُلُّ قَوْمٍ لَمْ تَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ فَلَا يَنْبَغِيْ قِتَالُهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمُ الْمَعْنَى الَّذِيْ عَلَيْهِ يُقَاتَلُوْنَ وَالْمَعْنَى الَّذِيْ اِلَيْهِ يُدْعَوْنَ۔

کہ ان سے لڑائی کا باعث کیا ہے پھر دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا تو اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ دعوت کے محتاج نہیں تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ انہیں کس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے اور یہ کہ اگر ان کو دعوت دینے کا کوئی مطلب نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اسی طرح فرماتے ہیں کہ سب قوم تک دعوت اسلام پہنچ چکی اب اگر حکمران ان سے لڑائی کرنا چاہے تو وہ ان پر حملہ کرسکتا ہے اور اس پر لازم نہیں کہ ان کو دعوت اسلام دے اور جن لوگوں تک دعوت نہیں پہنچی ان سے لڑنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ ان سے لڑائی کی کیا وجہ ہے اور انہیں کس بات کی طرف بلایا جاتا ہے۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الْاِسْلَامِ اَيُسْتَتَابُ اَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ اِنِ اسْتَتَابَ الْاِمَامُ الْمُرْتَدَّ فَهُوَ اَحْسَنُ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ۔

وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا يُسْتَتَابُ وَجَعَلُوْا حُكْمَهُ كَحُكْمِ الْحَرْبِيِّيْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ بُلُوْغِ الدَّعْوَةِ اِيَّاهُمْ وَمِنْ تَقْصِيْرِهَا عَنْهُمْ۔

وَقَالُوْا اِنَّمَا يَجِبُ الْاِسْتِتَابَةُ لِمَنْ خَرَجَ عَنِ الْاِسْلَامِ لَا عَنْ بَصِيْرَةٍ مِنْهُ بِهٖ فَاَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ عَلٰى بَصِيْرَةٍ فَاِنَّهُ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ وَهٰذَا قَوْلٌ قَالَ بِهٖ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ كِتَابِ الْاِمْلَاءِ قَالَ اَقْتُلُهُ وَلَا اَسْتَتِيْبُهُ اِلَّا اَنَّهُ اِنْ بَدَرَنِيْ بِالتَّوْبَةِ خَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ وَوَكَلْتُ اَمْرَهُ اِلَى اللّٰهِ۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ

اسلام سے پھر جانے والے (مرتد) کے بارے میں فقہاء نے کلام کیا کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے یا نہ؟ ایک جماعت کہتی ہے اگر حکمران، مرتد سے توبہ کا مطالبہ کرے تو اچھا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو قتل کر دے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے انہوں نے اس کا حکم، حربی کافروں کے حکم جیسا قرار دیا ہے جس طرح ہم نے ان کو دعوت اسلام دینے اور نہ دینے کے بارے میں بیان کیا۔

وہ حضرات فرماتے اس شخص سے توبہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے جس نے اسلام سے عدم واقفیت کی وجہ سے اسے چھوڑا لیکن جس نے اسلام سے واقف ہونے ہوئے اسے چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کیا اسے قتل کیا جائے اور توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے حضرت امام ابویوسف نے یہ بات "کتاب الاملاء" میں فرمائی ہے وہ فرماتے ہیں میں تو اسے قتل کروں گا اور توبہ کا مطالبہ نہیں کروں گا البتہ یہ کہ وہ قتل سے پہلے توبہ کرلے تو اس کا راستہ چھوڑ دوں گا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دوں گا۔

سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام ابویوسف

أَبِيهِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّ وَفِي تَرْكِهَا اخْتِلَافٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۹ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا تُسْتَرَ بَعَثَنِي أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَا فَعَلَ حُجَيْنَةُ وَأَصْحَابُهُ وَكَانُوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فَأَخَذْتُ بِهِ فِي حَدِيثٍ آخَرَ فَقَالَ مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْبِكْرِيُّونَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا مَعَهُمْ بِالْمُشْرِكِينَ فَقُتِلُوا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَكُونَ أَخَذْتُهُمْ سِلْمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ سَبِيلُهُمْ لَوْ أَخَذْتَهُمْ سِلْمًا إِلَّا الْقَتْلَ قَوْمٌ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَوْ أَخَذْتُهُمْ سِلْمًا لَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْبَابَ الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ فَإِنْ رَجَعُوا وَإِلَّا اسْتَوْدَعْتُهُمُ السِّجْنَ۔

۸۴۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أُخِذَ بِالْكُوفَةِ رِجَالٌ يُفْشُونَ حَدِيثَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ فَكُتِبَ فِيهِمْ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَتَبَ عُثْمَانُ أَنْ اعْرِضْ عَلَيْهِمْ دِينَ الْحَقِّ وَشَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَمَنْ قَبِلَهَا وَتَبَرَّأَ مِنْ مُسَيْلِمَةَ فَلَا تَقْتُلْهُ وَمَنْ لَزِمَ دِينَ مُسَيْلِمَةَ فَاقْتُلْهُ

رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ بات بیان کی۔

مرتد سے توبہ کا مطالبہ کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے اختلاف مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب ہم نے مقام تستر فتح کیا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا حجینہ اور اس کے ساتھیوں نے کیا کیا وہ لوگ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملے تھے مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا، پھر میں نے ایک دوسری بات شروع کر دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا بکریوں کی جماعت کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا امیر المومنین! وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملے تو انہیں قتل کر دیا گیا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ان کو زندہ پکڑتا تو میرے لئے ان باتوں سے بہتر ہوتا (حضرت انس فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا امیر المومنین! اگر آپ ان کو زندہ بھی پکڑتے تو قتل ہی کا حکم دیتے وہ لوگ مرتد ہوئے اور مشرکین کے ساتھ مل گئے انہوں نے فرمایا اگر میں انہیں زندہ سلامت پکڑتا تو میں ان پر وہ دروازہ پیش کرتا جس سے وہ نکلے تھے اگر وہ لوٹ آتے تو ٹھیک، ورنہ میں انہیں قید خانے کے حوالے کر دیتا۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے گئے جو مسیلمہ کذاب کی (جھوٹی) باتیں پھیلا رہے تھے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (جواباً) لکھا کہ ان پر دین حق اور کلمہ شہادت پیش کرو جو قبول کرے اور مسیلمہ سے دست بردار ہو جائے اسے قتل نہ کرو اور جو مسیلمہ کے (جھوٹے) دین کو اختیار کئے رکھے اسے قتل کر دو چنانچہ بعض لوگوں نے دین اسلام قبول کیا تو انہیں چھوڑ دیا گیا اور کچھ لوگوں نے مسیلمہ کے دین کو اپنائے رکھا تو انہیں قتل

قَبْلَهَا رِجَالٌ مِّنْهُمْ فَتَرَكُوْا وَلَزِمَ دِيْنَ مُسَيْلَمَةَ رِجَالٌ فَقُتِلُوْا۔

۸۴۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ سَعْدٌ وَاَبُوْ مُوْسٰى تُسْتَرَ اَرْسَلَ اَبُوْ مُوْسٰى رَسُوْلًا اِلٰى عُمَرَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى الرَّسُوْلِ فَقَالَ هَلْ كَانَتْ عِنْدَكُمْ مُغْرِبَةُ خَبَرٍ قَالَ نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخَذْنَا رَجُلًا مِّنَ الْعَرَبِ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالَ عُمَرُ فَمَا صَنَعْتُمْ بِهٖ قَالَ قَدَّمْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اَفَلَا اَدْخَلْتُمُوْهُ بَيْتًا ثُمَّ طَيَّنْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَمَيْتُمْ اِلَيْهِ بِرَغِيْفٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ اَوْ يُرَاجِعَ اَمْرَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰمُرْ وَلَمْ اَشْهَدْ وَلَمْ اَرْضَ اِذْ بَلَغَنِيْ۔

۸۴۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ مِّنْ قِبَلِ اَبِيْ مُوْسٰى ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۸۴۳- فَهٰذَا سَعْدٌ وَاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَسْتَتِيْبَاهُ وَاَحَبَّ عُمَرُ اَنْ يُّسْتَتَابَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَرْجُوْ لَهُ التَّوْبَةَ وَلَمْ يُوْجِبْ عَلَيْهِمْ بِقَتْلِهِمْ شَيْئًا لِاَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا لَهُمْ اَنْ يَّرُدَّهُ فَيَفْعَلُوْهُ وَاِنْ خَالَفَ رَاْيَ اِمَامِهِمْ۔

۸۴۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

کر دیا گیا۔

حضرت یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے تُستر کا علاقہ فتح کیا تو حضرت ابوموسیٰ نے ایک قاصد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، پھر وہ ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قاصد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی صاف خبر ہے اس نے عرض کیا جی ہاں اے امیر المؤمنین! ہم نے عرب کے ایک ایسے شخص کو پکڑا جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا ہم اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر ڈالا حضرت فاروق اعظم نے فرمایا کیا تم نے اسکو کسی کوٹھڑی میں بند نہ کیا کہ اس کی لپائی کر کے بند کر دیتے پھر تین دن اسکی طرف ایک روٹی پھینکتے شاید وہ توبہ کر لیتا یا اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کرتا یا اللہ! میں نے نہ اس کا حکم دیا نہ میں وہاں موجود تھا اور نہ ہی میں اس پر راضی ہوا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبد القاری اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی آیا، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت سعد اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بات کو پسند فرمایا کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جاتا تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا عمل اس سے توبہ کی امید پر تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کی وجہ سے ان لوگوں پر کچھ بھی واجب نہیں کیا کیونکہ انہوں نے جو کچھ مناسب سمجھا، کیا اگرچہ انہوں نے امیر کی رائے کے خلاف کیا۔

حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ابن مغیر سعدی نے مجھ سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں صبح کے وقت اپنے گھوڑے کی تلاش میں نکلا تو میں بنو حنیفہ کی مساجد میں سے ایک مسجد کے پاس سے

قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ مُعَيْزِ السَّعْدِيِّ قَالَ خَرَجْتُ اَطْلُبُ فَرَسًا لِّيْ بِالسَّحَرِ فَمَرَرْتُ عَلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ بَنِيْ حَنِيْفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ اَمْرَهُمْ فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَاَخَذُوْهُمْ فَجِيْءَ بِهِمْ اِلَيْهِ فَتَابُوْا وَرَجَعُوْا عَمَّا قَالُوْا وَقَالُوْا لَا نَعُوْدُ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُمْ وَقَدَّمَ رَجُلًا مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ النَّوَّاحَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّاسُ اَخَذْتَ قَوْمًا فِيْ اَمْرٍ وَّاحِدٍ فَخَلَّيْتَ سَبِيْلَ بَعْضِهِمْ وَقَتَلْتَ بَعْضَهُمْ فَقَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَرَجُلٌ مَّعَهٗ يُقَالُ لَهٗ حَجَرُ بْنُ وَثَالٍ وَّافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُمَا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَّفْدًا لَّقَتَلْتُكُمَا فَلِذٰلِكَ قَتَلْتُ هٰذَا۔

گزرا میں نے سنا کہ وہ لوگ مسیلمہ کے رسول ہونے کی گواہی دے رہے ہیں فرماتے ہیں میں واپس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کا معاملہ ذکر کیا انہوں نے کوتوال کو بھیجا جو انہیں پکڑ لایا ان لوگوں نے توبہ کی اور اپنے قول سے رجوع کیا اور کہا کہ ہم آئندہ ایسا نہیں کہیں گے چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص آیا جس کو عبداللہ بن نواحہ کہا جاتا تھا آپ نے اس کی گردن ماردی لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ایک ہی معاملہ میں لوگوں کو پکڑا پھر بعض کو چھوڑ دیا اور بعض کو قتل کر دیا انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابن نواحہ اور اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص جس کا نام حجر بن وثال تھا، مسیلمہ کی طرف سے بطور وفد آئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، اگر میں کسی وفد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا (حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں) اسی لیے میں نے اس شخص کو قتل کیا۔

۸۴۵۔ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ قَتَلَ ابْنَ النَّوَّاحَةِ وَلَمْ يَقْبَلْ تَوْبَتَهٗ اِذْ عَلِمَ اَنَّ هٰكَذَا خُلُقُهٗ يُظْهِرُ التَّوْبَةَ اِذَا ظُفِرَ بِهٖ ثُمَّ يَعُوْدُ اِلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ اِذَا خُلِّيَ۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ابن نواحہ کو قتل کیا اور اس کی توبہ قبول نہیں فرمائی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اس کی یہ عادت ہے جب اس پر قابو پایا جائے تو توبہ ظاہر کرتا ہے پھر جب چھوڑ دیا جائے تو اپنے پہلے خیالات ونظریات کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ عَلِيًّا بَعَثَهٗ اِلٰى اَهْلِ النَّهْرِ وَانِ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثًا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو نہروان والوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان لوگوں کو تین بار دعوتِ اسلام دی۔

٨٤٧ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلِيٌّ حَتَّى نَزَلَ بِذِي قَارٍ فَأَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ فَأَبْطَؤُا عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ عَمَّارٌ فَخَرَجُوا قَالَ زَيْدٌ فَكُنْتُ فِيمَنْ خَرَجَ مَعَهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَأَصْحَابِهِمْ وَدَعَاهُمْ حَتَّى بَدَؤُهُ فَقَاتَلَهُمْ.

٨٤٨ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَنَصَّرَ فَأُتِيَ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ وَجَدْتُ دِينَهُمْ خَيْرًا مِنْ دِينِكُمْ فَقَالَ لَهُ مَا تَقُولُ فِي عِيسَى قَالَ هُوَ رَبِّي أَوْ هُوَ رَبُّ عَلِيٍّ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَتَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ كُنْتُ لَمُسْتَتِيبَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا.

٨٤٩ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ قَوْمًا ارْتَدُّوا وَكَانُوا نَصَارَى فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَعْقِلَ بْنَ قَيْسٍ التَّيْمِيَّ فَقَالَ لَهُمْ إِذَا حَكَكْتُ رَأْسِي فَاقْتُلُوا الْمُقَاتِلَةَ وَاسْبُوا الذُّرِّيَّةَ فَأَتَى عَلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فَقَالُوا كُنَّا قَوْمًا نَصَارَى فَخُيِّرْنَا بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَبَيْنَ دِينِنَا فَاخْتَرْنَا الْإِسْلَامَ ثُمَّ رَأَيْنَا أَنْ لَا دِينَ أَفْضَلُ مِنْ دِينِنَا الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَصَارَى فَحَكَّ

حضرت زید بن وھب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے حتیٰ کہ مقام ذی قار میں اترے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کوفہ والوں کی طرف بھیجا انہوں نے آنے میں دیر کر دی پھر ان لوگوں کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بلایا تو وہ باہر آئے حضرت زید فرماتے ہیں میں بھی ان باہر آنے والوں میں سے تھا فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ ... حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور ان کے ساتھیوں سے درگزر فرمایا اور ... والوں) کو بلایا یہاں تک کہ جب وہ سامنے آئے تو آپ نے ان سے لڑائی ...

حضرت جابر، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عیسائی اسلام لایا پھر عیسائی بن گیا اسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا اس بات پر تجھے کس چیز نے ابھارا اس نے کہا میں نے ان کے دین کو آپ کے دین سے بہتر پایا انہوں نے پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا وہ میرے رب ہیں یا (کہا کہ) وہ حضرت علی کے رب ہیں آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو تو اسے لوگوں نے قتل کیا اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اس سے تین بار توبہ کا مطالبہ کرتا (تو اچھا تھا) پھر آپ نے آیت کریمہ پڑھی (ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوتے پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر کفر میں بڑھ گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی

حضرت ابوطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں کچھ لوگ مرتد ہو کر عیسائی بن گئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف حضرت معقل بن قیس تیمی کو بھیجا انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ جب میں سر کھجلاؤں تو تم لڑنے والوں کو قتل کرنا اور بچوں کو قیدی بنا لینا چنانچہ وہ ان کی ایک جماعت کے پاس آئے اور پوچھا تم کس دین پر ہو؟ انہوں نے کہا ہم عیسائی تھے ہمیں اسلام اور اپنے دین کے درمیان اختیار دیا گیا تو ہم نے اسلام کو اختیار کیا پھر ہم نے دیکھا کہ جس دین پر ہم تھے اس سے کوئی دین افضل نہیں تو ہم عیسائی ہو گئے انہوں نے سر کھجلایا تو لڑنے والوں کو قتل کر دیا گیا اور بچوں کو قیدی بنایا گیا۔ حضرت عمار فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوشیبہ نے بتایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ان لوگوں کے بچے لائے گئے تو آپ نے فرمایا کون

دارهم فقتلت المقاتلة وسبيت الذرية قال عمار فأخبرني أبو شيبة أن عليا أتي بذراريهم فقال من يشتريهم مني فقام مصقلة بن هبيرة الشيباني فاشتراهم من علي بمائة ألف فأتاه بخمسين ألفا فقال علي إني لا أقبل المال إلا كاملا فدفن المال في داره وأعتقهم ولحق بمعاوية فنفذ على عتقهم۔

ہے جو مجھ سے ان کو خریدے؟ اس پر مسقلہ بن ہبیرہ شیبانی کھڑے ہوئے اور ان کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک لاکھ (درہموں) کے بدلے خریدا اور پچاس ہزار دیئے حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا میں پورا مال لوں گا (یہ سن کر) اس نے مال کو اپنے گھر میں دفن کیا ان بچوں کو آزاد کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گیا انہوں نے ان کی آزادی کو برقرار رکھا۔

باب ۲۲۴ ما يكون الرجل به مسلما

باب۔ انسان کس بات کے ساتھ مسلمان ہوتا ہے

۸۵۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير عن أبيه قال سمعت النعمان يحدث عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن عبيد الله بن عدي بن الخيار عن المقداد بن عمرو قال قلت يا رسول الله أرأيت إن اختلفت أنا ورجل من المشركين ضربتين فضربني فأبان يدي ثم قال لا إله إلا الله أقتله أم أتركه قال بل اتركه قلت وقد أبان يدي قال نعم فإن قتلته فأنت مثله قبل أن يقولها وهو بمنزلتك قبل أن تقتله۔

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتلایئے اگر میرے اور کسی مشرک کے درمیان دو ضربوں کا تبادلہ ہو جائے وہ مجھے مارے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر کلمہ طیبہ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا تم اسے چھوڑ دو میں نے عرض کیا اس نے میرا ہاتھ جدا کر دیا آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اگر تو اسے قتل کرے گا تو ایسا ہو جائے گا جیسے وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا اور وہ تمہاری اس حالت کی طرح ہو جائے گا جو اسے قتل کرنے سے پہلے تھی۔

۸۵۱۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا عبد الله بن بكر قال ثنا حاتم بن أبي صغيرة عن النعمان بن عمرو بن أوس أخبره أن أباه أوسا قال إنا لقعود عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصفة وهو يقص علينا ويذكرنا إذ أتاه رجل فساره فقال اذهبوا فاقتلوه فلما ولى الرجل دعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أما تشهد أن لا إله إلا الله فقال

حضرت حاتم بن ابو صغیرہ، حضرت نعمان بن عمرو بن اوس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو بتایا کہ حضرت اوس نے فرمایا ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صفہ (چبوترے) پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ہمیں واقعات سنا کر نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اس نے سرگوشی کی آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور قتل کر دو جب وہ شخص واپس پھرا تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کیا تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہو؟ اس شخص نے کہا جی ہاں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا راستہ چھوڑ دو مجھے حکم دیا گیا کہ میں

الرَّجُلُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ يَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔

لوگوں (کفار) سے لڑوں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر ان کے خون اور مال حرام ہوں گے البتہ اسلام کے حق ہیں (مواخذہ ہوگا)

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھیں جس نے لا الہ الا اللہ (آخر تک) کہا اس کا مال اور جان مجھ سے محفوظ ہو گئے مگر اس کے حق کے ساتھ (اسلامی احکام نافذ ہوں گے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر اور حضرت ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عجلان فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ صَارَ بِهَا مُسْلِمًا لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ.

۸۵۸- وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهُمْ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يُقَاتِلُ قَوْمًا لَا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا وَحَّدَ اللّٰهَ عَلِمَ بِذٰلِكَ تَرْكَهُ لِمَا قُوْتِلَ عَلَيْهِ وَ خُرُوْجَهُ مِنْهُ وَلَمْ يَعْلَمْ دُخُوْلَهُ فِي الْاِسْلَامِ اَوْ فِيْ بَعْضِ الْمِلَلِ الَّتِيْ تُوَحِّدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَكْفُرُ بِجَحْدِهَا رُسُلَهُ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ يَكْفُرُ بِهَا اَهْلُهَا مَعَ تَوْحِيْدِهِمْ لِلّٰهِ فَكَانَ حُكْمُ هٰؤُلَاءِ اَنْ لَّا يُقَاتَلُوْا اِذَا وَقَعَتْ هٰذِهِ الشُّبْهَةُ حَتّٰى تَقُوْمَ الْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ يُقَاتِلُهُمْ بِوُجُوْبِ قِتَالِهِمْ فَلِهٰذَا كَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِتَالِ مَنْ كَانَ يُقَاتِلُ بِقَوْلِهِمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاَمَّا مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ يَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَجْحَدُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسُوْا بِاِقْرَارِهِمْ بِتَوْحِيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِيْنَ اِنْ كَانُوْا جَاحِدِيْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِمَ بِذٰلِكَ خُرُوْجُهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ وَلَمْ يُعْلَمْ بِهِ دُخُوْلُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنُوْا انْتَحَلُوْا قَوْلَ مَنْ يَّقُوْلُ اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا وہ اس کلمہ کے ساتھ مسلمان ہو گیا اس کے حقوق وہی ہیں جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں اور اسکی ذمہ داری بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ہے انہوں نے اس سلسلے ۲ میں ان مذکورہ بالا احادیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی حجت نہیں کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے جہاد کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کو ایک نہیں مانتے تھے تو جب ان میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل ہو جاتا تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ جس وجہ سے اس سے لڑائی کی جاتی ہے اس نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے باہر آگیا ہے لیکن اس سے اس کا اسلام میں یا کسی ایسے دین میں آنا معلوم نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانتے ہیں لیکن اس کے رسولوں کا انکار کرنے کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی ایسی بات کے سبب سے وہ کافر ہیں جس کے سبب آدمی باوجود موحد ہونے کے کافر ہو جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کا حکم یہ ہے کہ شبہ کی وجہ سے ان سے لڑائی نہ کی جائے یہاں تک کہ ان سے لڑنے والے کے لیے ان سے جہاد کے وجوب پر دلیل قائم ہو جائے اس لیے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں سے جہاد کرتے ان کے لا الہ الا اللہ پڑھنے پر رک جاتے لیکن ان کے علاوہ یہودی وغیرہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں لہٰذا وہ اقرار توحید کے باوجود مسلمان نہیں کہلاتے کیونکہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں جب وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کریں تو اس سے ان کا یہودیت سے نکلنا معلوم ہو جائے گا لیکن اسلام میں داخل ہونا معلوم نہ ہوگا کیونکہ ممکن وہ محمد رسول اللہ" پڑھنے والے کے قول کو خاص عرب کے لیے قرار دیتے ہوں (یعنی آپ صرف عربوں کے لیے رسول ہیں۔

الْعَرَبِ خَاصَّةً۔

۸۵۹ - وَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى خَيْبَرَ وَأَهْلُهَا يَهُوْدُ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ حِيْنَ وَجَّهَهُ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا أُقَاتِلُ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أَبَاحَ لَهُ قِتَالَهُمْ وَإِنْ شَهِدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى يَشْهَدُوْا مَعَ ذٰلِكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لِأَنَّهُمْ قَوْمٌ كَانُوْا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ وَلَا يُقِرُّوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِقِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا أَمَرَ بِقِتَالِهِمْ عَلَيْهِ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ كَمَا أَمَرَ بِقِتَالِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا قُوْتِلُوْا عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيْ إِقْرَارِ الْيَهُوْدِ أَيْضًا بِأَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَجِبُ أَنْ يَكُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَرْكِ قِتَالِهِمْ إِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ لِأَنَّهٗ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجا اور وہاں کے رہنے والے یہودی تھے تو آپ نے فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجتے ہوئے جھنڈا عنایت فرمایا تو ارشاد فرمایا چلو اور ادھر اُدھر نہ دیکھنا حتیٰ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے وہ کچھ دور تک چلے پھر ٹھہر گئے اور ادھر اُدھر نہ دیکھا بلکہ آواز دی یا رسول اللہ! میں کس بات پر لڑائی کروں؟ آپ نے فرمایا ان سے لڑو حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے تم سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچا لیا مگر اس (اسلام) کے حق کے ساتھ (مواخذہ ہوگا) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لڑنا جائز قرار دیا اگرچہ وہ توحید خداوندی کی گواہی دیں جب تک اس کے ساتھ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کیونکہ وہ لوگ توحید خداوندی کو مانتے ہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار نہیں کرتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جہاد کا حکم دیا یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ جس وجہ سے ان سے لڑا جاتا ہے انہوں نے اسے یعنی یہودیت کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ بت پرستوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ انہوں نے اس بات کو چھوڑ دیا جس کے باعث ان سے جہاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارے میں یہودیوں کے اقرار سے بھی ان کا مسلمان ہونا لازم نہیں آتا لیکن حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ جب وہ کلمہ کہیں تو ان سے لڑائی ترک کی جائے کیونکہ ہو سکتا ہے اس سے

قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنُوْا اَرَادُوْا بِهِ الْاِسْلَامَ اَوْ غَيْرَ الْاِسْلَامِ فَاَمَرَ بِالْكَفِّ عَنْ قِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا اَرَادُوْا بِذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْنَا فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ حُكْمِ مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَقَدْ اَتَى الْيَهُوْدُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرُّوْا بِنُبُوَّتِهٖ وَلَمْ يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ عَلٰى اِبَائِهِمُ الدُّخُوْلَ فِي الْاِسْلَامِ اِذْ لَمْ يَكُوْنُوْا عِنْدَهٗ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ مُسْلِمِيْنَ۔

۸۶۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ حَتّٰى نَسْاَلَ هٰذَا النَّبِيَّ فَقَالَ لَهُ الْاٰخَرُ لَا تَقُلْ لَهٗ نَبِيٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ سَمِعَهَا صَارَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْئٍ اِلَى السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَهٗ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا اَنْ لَا يَزَالَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخْشٰى اِنِ اتَّبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ۔

انہوں نے اسلام کا ارادہ کیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسلام کا ارادہ نہ ہو تو آپ نے ترکِ جہاد کا حکم دیا یہاں تک کہ معلوم ہو جائے ان کا ارادہ کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے عرب کے مشرکین کے بارے میں ذکر کیا، اور یہودی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی نبوت کا اقرار کیا اور وہ اسلام میں داخل نہ ہوئے لیکن ان کے اسلام میں داخل ہونے سے انکار پر آپ نے ان سے لڑائی نہیں کی حالانکہ آپ کے نزدیک وہ اس اقرار کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم بن مرزوق، حضرت ابو بکرہ، حضرت ابو بشر رقی اور حضرت ابن ابی داؤد اپنی اپنی سند سے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ اس نبی سے سوال کریں دوسرے نے کہا لفظ نبی نہ کہو کیونکہ اگر اس نے سن لیا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی خوش ہو جائیں گے) پھر وہ آپ کے پاس آیا اور اس آیت کے بارے میں پوچھا (ترجمہ) "ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو (۹) نشانیاں عطا کیں"، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ان سے مراد یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور کسی نفس کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا، ناحق قتل نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی بے گناہ کو حکمران کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کرے، کسی بے گناہ پر زنا کا الزام نہ لگاؤ لڑائی سے نہ بھاگو اور بالخصوص اے یہودیو! تم ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو، راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے میری اتباع سے روکا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی رہے اور ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی پیروی کریں تو ہمیں یہود قتل کر دیں گے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْیَهُوْدَ قَدْ کَانُوْا اَقَرُّوْا بِنُبُوَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ تَوْحِیْدِهِمْ لِلّٰهِ فَلَمْ یُقَاتِلْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یُقِرُّوْا بِجَمِیْعِ مَا یُقِرُّ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ مُسْلِمِیْنَ وَثَبَتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا بِالْمَعَانِیْ الَّتِیْ تَدُلُّ عَلَی الدُّخُوْلِ فِی الْاِسْلَامِ وَتَرْكِ سَائِرِ الْمِلَلِ ۔

۸۶۱ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ ۔

۸۶۲ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَکَلُوْا ذَبِیْحَتَنَا حَرُمَتْ عَلَیْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَیْهِمْ ۔

۸۶۳ - قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ مَا ذُکِرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ یَحْرُمُ بِهٖ دِمَاءُ الْکُفَّارِ وَیَصِیْرُوْنَ بِهٖ مُسْلِمِیْنَ لِاَنَّ ذٰلِكَ هُوَ تَرْكُ مِلَلِ الْکُفْرِ کُلِّهَا وَجَحْدُهَا وَالْمَعْنَی الْاَوَّلُ مِنْ تَوْحِیْدِ اللّٰهِ خَاصَّةً هُوَ الْمَعْنَی الَّذِیْ نَکُفُّ بِهٖ عَنِ الْقِتَالِ حَتّٰی نَعْلَمَ مَا اَرَادَ بِهٖ قَائِلُهُ الْاِسْلَامَ اَوْ غَیْرَهُ حَتّٰی تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ فَلَا یَکُوْنُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق ان یہودیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا اور وہ توحید خداوندی کو بھی مانتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نہیں لڑتے تھے تاکہ وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں جن کا مسلمان اقرار کرتے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ اپنے اس قول سے مسلمان نہیں ہوئے تھے اور ثابت ہوا کہ ان امور کی وجہ سے معتبر ہوگا جو اسلام میں داخلے پر دلالت کرتے ہیں نیز وہ تمام ادیان [illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (کفار سے) لڑوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جب وہ توحید و رسالت کی گواہی دے دیں اور ہماری (طرح) نمازیں پڑھیں ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کریں ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے مگر اس (دین) کے حق کے ساتھ (پکڑ ہوگی) ان کے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جو کچھ مذکور ہے وہ اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے جس کے باعث کفار کے خون حرام ہو جاتے ہیں اور اس عمل کے ذریعے وہ مسلمان ہو جاتے ہیں کیونکہ اس طرح تمام ادیان کو چھوڑنا اور ان کا انکار پایا جاتا ہے پہلی بات یعنی صرف توحید خداوندی، وہ عقیدہ ہے جس کے باعث ہم ان کے ساتھ لڑنے سے رک جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ کلمہ کہنے والا اسلام کا ارادہ کرتا ہے یا کسی اور بات کا، (اہم یہ بات اس لیے کہتے ہیں) تاکہ ان روایات کا مفہوم صحیح ہو اور ان کے

الْكَافِرُ مُسْلِمًا مَحْكُومًا لَهُ وَعَلَيْهِ بِحُكْمِ الْإِسْلَامِ حَتَّى يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَيَجْحَدُ كُلَّ دِينٍ سِوَى الْإِسْلَامِ وَيَتَخَلَّى مِنْهُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَتْرُكُوا مَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى۔

درمیان تضاد ثابت نہ ہو اور کافر پر اسلام کا حکم اس وقت تک نہیں لگایا جا سکتا جب تک وہ توحید و رسالت کی گواہی دے کر اسلام کے سوا تمام دینوں کا انکار نہ کر دے اور ان سے الگ نہ ہو جائے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت ابو مالک سعید بن طارق بن اشیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ وہ "لا الٰہ الا اللہ" پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی پوجا کرتے ہیں اسے چھوڑ دیں جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے مگر دین کا حق (حدود وغیرہ) باقی ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

۸۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا آيَةُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا كَانَ جَوَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ لَمَّا سَأَلَهُ عَنْ آيَةِ الْإِسْلَامِ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ التَّخَلِّي هُوَ تَرْكُ كُلِّ الْأَدْيَانِ إِلَى اللّٰهِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ مَنْ لَمْ يَتَخَلَّ مِمَّا سِوَى الْإِسْلَامِ لَمْ يُعْلَمْ بِذٰلِكَ دُخُولُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کی نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم کہو "میں اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام لایا (دوسرے) تمام ادیان سے الگ ہو جاؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو مشرکین سے جدا ہو کر مسلمانوں کے ساتھ مل جاؤ، تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی نشانی پوچھنے پر معاویہ بن حیدہ کو یہ جواب دیا کہ کہو میں اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام لایا، پھر الگ ہو جاؤ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور مشرکوں سے الگ ہو کر مسلمانوں کے ساتھ جا ملو، اور علیحدگی کا مطلب تمام (باطل) ادیان کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جانا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام کے علاوہ ادیان سے الگ نہیں ہوتا تو اس سے اس کا اسلام میں داخل ہونا معلوم نہیں ہوتا۔

بَابُ ۲۲۵ بُلُوْغُ الصَّبِيِّ بِدُوْنِ الْاِحْتِلَامِ فَيَكُوْنُ بِهٖ فِيْ مَعْنَى الْبَالِغِيْنَ فِيْ سُهْمَانِ الرِّجَالِ وَفِيْ حِلِّ قَتْلِهٖ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اِنْ كَانَ حَرْبِيًّا

باب ۔ احتلام کے بغیر بچے کا بالغ ہونا کہ وہ مردوں کے دو حصے لے سکے اور حربی ہونے کی صورت میں دارالحرب میں اس کو قتل کیا جا سکے۔

۸۶۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ حَكَمَ عَلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى وَاَنْ يُّقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيْهِمْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ حَكَمَ بِهٖ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ۔

حضرت عامر بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جو اُسترا استعمال کر سکتا ہو (زیر ناف صاف کرنے کی طرف اشارہ ہے) اسے قتل کیا جائے ان کے مال تقسیم کئے جائیں اور ان کی اولاد کو قیدی بنایا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے سات آسمان کے اُوپر فرمایا:

۸۶۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّدُوْهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَلَمْ يَرَوُا الْمُوْسٰى جَرَتْ عَلٰى شَعْرِهٖ يُرِيْدُ عَانَتَهٗ فَتَرَكُوْهُ مِنَ الْقَتْلِ۔

حضرت مجاہد، بنو قریظہ کے ایک شخص عطیہ سے نقل کرتے ہیں اس نے ان کو بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے قریظہ کے دن (لڑائی کی طرف اشارہ ہے) ان کو برہنہ کیا تو دیکھا کہ ان کے زیر ناف بالوں پر اُسترا پھرا ہوا نہیں تھا تو انہوں نے اسے قتل نہ کیا۔

۸۶۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا يَوْمَ حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُّقْتَلَ مُقَاتِلُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيْهِمْ فَشَكُّوْا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ نَابِتَ الشَّعْرِ فَهَا اَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔

حضرت عطیہ قرظی کہتے ہیں جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ کیا تو ان دنوں میں لڑکا تھا انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا جائے اور بچوں کو قیدی بنایا جائے لوگوں نے میرے بارے میں شکایت کی تو انہوں نے میرے بال اُگے ہوئے نہ پائے تو اب میں تمہارے درمیان ہوں (یعنی قتل سے بچ گیا)

۸۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

حضرت عبید اللہ بن عمرو، عبدالملک بن عمیر سے اور وہ حضرت عطیہ سے اس کی مثل روایت کرتے

عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ مِثْلَهُ۔

ہیں۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے عطیہ قرظی نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن ابی نجیح اور حضرت مجاہد سے وہ عطیہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد کہتے ہیں مجھے حضرت عبدالملک بن عمیر نے خبر دی وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عطیہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبْنَاءُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ احْتَلَمَ أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ۔

حضرت ربیع موذن، محمد بن خزیمہ اور احمد بن داؤد اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں، حضرت کثیر بن سائب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے قریظہ کے بیٹوں نے بیان کیا کہ قریظہ کے دن انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو جسے احتلام آتا تھا یا اس کے زیرناف بال اُگ آئے تھے اسے قتل کیا گیا اور جس کو احتلام نہیں آتا تھا یا اس کے زیرناف بال نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا لَا يُحْكَمُ لِأَحَدٍ بِالْبُلُوغِ إِلَّا بِالِاحْتِلَامِ أَوْ بِإِنْبَاتِ عَانَتِهِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آثار کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ بالغ ہونے کا حکم اسی پر لگایا جائے جس کو احتلام آتا ہو یا اسکے زیرناف بال اُگ گئے ہوں۔

ذَكَرُوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أُمَرَاءِ

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت اسلم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو لکھا کہ ان پر جزیہ نافذ کریں جو اُسترا

الْاَجْنَادِ اَنْ لَا تَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ اِلَّا عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى۔

استعمال کرتے ہوں۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب اور حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے وہ حضرت اسلم سے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَحْسِبُهٗ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ اُتِيَ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ فَقَالَ انْظُرُوْا اَخْضَرَّ مِيْزَرُهٗ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَخْضَرَّ فَاقْطَعُوْهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَخْضَرَّ فَلَا تَقْطَعُوْهُ۔

حضرت ابو حصین، حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (حضرت ابو... فرماتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی آپ نے فرمایا دیکھو اس کے زیر ناف سبز ہو چکی ہے (یعنی بال اُگ آتے ہیں) اگر سبز ہو گئی ہے تو اس کا ہاتھ کاٹو اور اگر سبز نہیں تو نہ کاٹو۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ اَنَّ تَمِيْمَ بْنَ فَرْعٍ الْفَهْرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ فَتَحُوا الْاِسْكَنْدَرِيَّةَ فِي الْمَرَّةِ الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يَقْسِمْ لِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنَ الْفَيْءِ شَيْئًا وَقَالَ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ حَتّٰى كَادَ يَكُوْنُ بَيْنَ قَوْمِيْ وَبَيْنَ نَاسٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِيْ ذٰلِكَ ثَائِرَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ فِيْكُمْ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُمْ فَسَاَلُوْا اَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِيَّ وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا انْظُرُوْا فَاِنْ كَانَ قَدْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ فَاقْسِمُوْا لَهٗ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيَّ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاِذَا اَنَا قَدْ اَنْبَتُّ فَقَسَمَ لِيْ۔

حضرت حرملہ بن عمران تجیبی فرماتے ہیں کہ تمیم بن فرع فہری نے ان سے بیان کیا کہ وہ اس لشکر میں تھے جس نے دوسری بار اسکندریہ کو فتح کیا تھا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مال فے میں سے مجھے حصہ نہ دیا اور فرمایا یہ لڑکا ہے اور اسے احتلام نہیں ہوا حتی کہ قریب تھا کہ اس سلسلے میں میری قوم اور قریش کے کچھ لوگوں کے درمیان خون ریزی ہو جاتی کچھ لوگوں نے کہا کہ تمہارے درمیان بعض صحابہ کرام موجود ہیں ان سے پوچھو، انہوں نے ابونضرہ غفاری اور عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہما سے پوچھا یہ دونوں صحابی تھے انہوں نے فرمایا دیکھو اگر بال اُگ آئے ہیں تو انہیں حصہ دو وہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے مجھے دیکھا تو بال اُگے ہوئے تھے چنانچہ مجھے بھی حصہ دیا گیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ يَكُوْنُ الْبُلُوْغُ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ وَبِمَعْنًى ثَالِثٍ وَهُوَ اَنْ يَّمُرَّ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی وہ فرماتے ہیں کہ بلوغت کے لیے ان دو کے علاوہ ایک تیسرا سبب بھی ہے وہ یہ کہ

على الصبي خمس عشر سنة فلا يحتلم ولا ينبت فهو أيضا بذلك في حكم البالغين.

٨٧٧- واحتجوا في ذلك بما حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا أبو معاوية الضرير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت على النبي صلى الله عليه وسلم يوم أحد وأنا ابن أربع عشرة سنة فلم يجزني في المقاتلة وعرضت عليه يوم الخندق وأنا ابن خمس عشرة سنة فأجازني في المقاتلة قال نافع فحدثت عمر بن عبد العزيز بهذا الحديث فقال هذا أشبه للحد بين الذراري والمقاتل فأمر أمراء الأجناد أن يفرض لمن كان في أقل من خمس عشرة سنة في الذرية ومن كان في خمس عشرة سنة في المقاتلة.

٨٧٨- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا أبي عن يعقوب بن إبراهيم أبي يوسف عن عبيد الله فذكر بإسناده مثله.

٨٧٩- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابن المبارك عن عبيد الله فذكر بإسناده مثله ولم يذكر ما فيه من قول نافع فحدثت بذلك عمر بن عبد العزيز إلى آخر الحديث.

٨٨٠- قالوا فلما أجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن عمر لخمس عشرة سنة ورده لما دونها ثبت بذلك أن حكم ابن خمس عشرة سنة حكم البالغين في أحكامه كلها وأن حكم من كان سنه دونها حكم غير البالغين في أحكامه كلها

بچے پر پندرہ سال گزر جائیں اور اسے احتلام نہ ہو اور نہ ہی اس کے بال اگیں تو وہ بھی بالغوں کے حکم میں ہوگا۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوۂ احد کے دن مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میں چودہ سال کا تھا تو آپ نے مجھے جہاد کی اجازت نہ دی اور غزوۂ خندق کے موقعہ پر جب کہ میں پندرہ سال کا تھا مجھے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے لڑنے کی اجازت دے دی حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا بچوں اور لڑنے والوں کے درمیان یہ حد زیادہ مناسب ہے چنانچہ انہوں نے امراء لشکر کو حکم دیا کہ پندرہ سال سے کم عمر والوں کو بچے شمار کیا جائے اور پندرہ سال والوں کو مجاہدین میں شامل کیا جائے۔

حضرت یعقوب بن ابراہیم (یعنی) امام ابویوسف رحمہ اللہ حضرت عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن مبارک، حضرت عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں حضرت نافع کا قول کہ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی (آخر تک) ذکر نہیں کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پندرہ سال کی عمر میں اجازت دی اور کم عمر میں روک دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ تمام احکام میں پندرہ سالہ لڑکا بالغوں کی طرح ہے اور اس سے کم عمر والا نابالغوں کے حکم میں سے ہے البتہ یہ کہ پہلی دو وجوہ

إِلَّا مَنْ ظَهَرَ بُلُوغُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى مِّنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ۔

سے اس کا بلوغ ظاہر ہو جائے

۴۸۱- قَالُوْا وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْمَعْنٰى أَخْذُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَتَأْوِيْلُهُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَجَمَاعَةٍ مِّنْ أَصْحَابِنَا غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ كَانَ لَا يَرَى الْإِنْبَاتَ دَلِيْلًا عَلَى الْبُلُوْغِ وَغَيْرَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى مَنْ مَّرَّتْ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَّلَمْ يَحْتَلِمْ وَلَمْ يُنْبِتْ فِيْ مَعْنَى الْمُحْتَلِمِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَيْهِ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً فِيْمَا حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ۔

یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور اس کی تاویل کرنا اسے مزید قوت دیتا ہے یہ، حضرت امام ابو یوسف اور ہمارے اصحاب (احناف) کی ایک جماعت کا قول ہے۔ حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بالوں کے اُگنے کو بالغ ہونے کی دلیل نہیں سمجھتے، اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جو بچہ پندرہ سال کا ہو جائے اور اسے احتلام نہ آئے اور نہ اس کے زیر ناف بال اُگیں وہ اسے بالغوں کے حکم میں نہیں سمجھتے حتیٰ کہ وہ انیس سال کا ہو جائے سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام محمد بن حسن سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۸۲- وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا خِلَافُ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يُوْسُفَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَنَةً فَقَدْ صَارَ بِذٰلِكَ فِيْ أَحْكَامِ الرِّجَالِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا عَنْهُ جَمِيْعًا فِيْ هَاتَيْنِ الرِّوَايَتَيْنِ فِي الْجَارِيَةِ أَنَّهَا إِذَا مَرَّتْ عَلَيْهَا سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً أَنَّهَا تَكُوْنُ بِذٰلِكَ كَالَّتِيْ حَاضَتْ وَكَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَجْعَلُ الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ سَوَآءً فِيْ مُرُوْرِ الْخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً عَلَيْهِمَا وَيَجْعَلُهُمَا بِذٰلِكَ فِيْ حُكْمِ الْبَالِغِيْنَ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَذْهَبُ فِي الْغُلَامِ إِلٰى قَوْلِ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَفِي الْجَارِيَةِ إِلٰى قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

حضرت احمد بن ابو عمران فرماتے ہیں محمد بن سماعہ نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب بچہ اٹھارہ سال کا ہو جائے تو وہ مردوں کے احکام کا پابند ہو جاتا ہے امام ابو حنیفہ کا تمام فقہاء کرام نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ان دو روایتوں میں لڑکی کا فرق نہیں کیا جب وہ سترہ سال کی ہو جائے تو وہ حیض والی عورت کی طرح ہو جاتی ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پندرہ سال گزرنے کے سلسلے لڑکے، لڑکی کو برابر قرار دیتے ہیں اور اس صورت میں دونوں کو بالغوں کے حکم میں سمجھتے ہیں حضرت امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے معاملے میں حضرت امام ابو یوسف کے قول کو اپناتے ہیں جب کہ لڑکی کے سلسلے میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلٰى أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے خلاف حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر

فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْسَ لِأَنَّهُ غَيْرُ بَالِغٍ وَلَكِنْ لِمَا رَأَى مِنْ ضُعْفِهِ وَأَجَازَهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْسَ لِأَنَّهُ بَالِغٌ لَكِنْ لِمَا رَأَى مِنْ جَلَدِهِ وَقُوَّتِهِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ كَمْ سِنُّهُ فِي الْحَالَيْنِ جَمِيعًا وَقَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا أَيْضًا۔

۸۸۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ أُمَّهُ كَانَتِ امْرَأَةً جَمِيلَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَذَهَبَتْ بِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ صَبِيٌّ وَكَثُرَ خُطَّابُهَا فَجَعَلَتْ تَقُولُ أَلَا أَتَزَوَّجُ إِلَّا مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي بِابْنِي هَذَا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغِلْمَانِ الْأَنْصَارِ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهُ كَأَنَّهُ اسْتَضْعَفَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ فَرَضْتَ لِصَبِيٍّ وَلَمْ تَفْرِضْ لِي أَنَا أَصْرَعُهُ قَالَ صَارِعْهُ فَصَرَعْتُهُ فَفَرَضَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ لَمَّا صَارَعَ الْأَنْصَارِيَّ فَصَرَعَهُ لَا لِأَنَّهُ قَدْ بَلَغَ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ أَيْضًا مَا فَعَلَ فِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَجَازَهُ حِينَ أَجَازَهُ لِقُوَّتِهِ لَا لِبُلُوغِهِ وَرَدَّهُ حِينَ رَدَّهُ لِضُعْفِهِ لَا لِعَدَمِ بُلُوغِهِ فَانْتَفَى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لِأَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لِاحْتِمَالِهِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ لِأَنَّ أَبَا

رضی اللہ عنہا کی حدیث میں حضور علیہ السلام کا ان کو چودہ سال کی عمر میں واپس کرنا اس لیے نہ تھا کہ وہ بالغ نہیں بلکہ ہو سکتا ہے ان میں کمزوری ملاحظہ فرمائی ہو اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان میں مضبوطی اور قوت دیکھ کر اجازت دی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حالتوں میں ان کی عمر معلوم نہ کی ہو حضرت سمرہ بن جندب کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے اور وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ قبیلہ بنو فزارہ کی ایک خوبصورت خاتون تھیں وہ انہیں لے کر مدینہ طیبہ گئیں اس وقت وہ بچے تھے ان کی والدہ کو نکاح کے لیے بہت سے پیغام آئے تو وہ یہی کہتی تھیں میں اس سے نکاح کروں گی جو میرے اس بچے کی پرورش کرے گا تو ایک شخص نے اس شرط کو تسلیم کرتے ہوئے ان سے نکاح کر لیا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں کے لیے وظیفہ مقرر فرمایا اور ان کے لیے مقرر نہ کیا گویا انہیں کمزور سمجھا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فلاں بچے کا وظیفہ مقرر فرمایا اور میرے لیے مقرر نہیں کیا میں اس کو پچھاڑ سکتا ہوں آپ نے فرمایا اسے پچھاڑو میں نے اس بچے کو پچھاڑ دیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے وظیفہ بھی مقرر فرما دیا تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا وظیفہ اس وقت مقرر فرمایا جب انصاری بچے سے کشتی میں انہوں نے اسے پچھاڑ دیا اس لیے نہیں کہ وہ بالغ ہو چکے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں بھی اسی بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کو اجازت دی تو قوت کی وجہ سے اجازت دی بالغ ہونے کی وجہ سے نہیں، اور جب ان کو واپس لوٹایا تو کمزوری کی وجہ سے واپس کیا، عدم بلوغ کی وجہ سے نہیں، تو ہماری مذکورہ گفتگو سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے لیے اس حدیث کے دلیل بننے کی نفی ہو گئی کیونکہ اس میں اس بات کا احتمال ہے جو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ نے فرمائی ہے کیونکہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ

حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَا يُنْكِرُ اَنْ يُّفْرَضَ لِلصِّبْيَانِ اِذَا كَانُوْا يَحْتَمِلُوْنَ الْقِتَالَ وَيَحْضُرُوْنَ الْحَرْبَ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ بَالِغِيْنَ ـ

اس بات سے انکار نہیں فرماتے کہ جب بچے لڑنے کے قابل ہو جائیں اور لڑائی میں شریک ہوں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے اگرچہ وہ بالغ نہ ہوں۔

۸۸۴ - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ـ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں جو کچھ خود ان سے مروی ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کی خلاف مروی ہے۔

---

۸۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ عَرَضَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَجَازَنَا يَوْمَ اُحُدٍ ـ

حضرت ابو اسحٰق ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بدر کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سامنے بلایا پھر ہمیں چھوٹا قرار دیا اور جنگ احد کے دن اجازت دے دی۔

۸۸۶ - قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ ابْنَ عُمَرَ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَخَالَفَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ الَّذَيْنِ ذَهَبَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلٰى اَحَدِهِمَا وَاَبُوْ يُوْسُفَ اِلَى الْاٰخَرِ مِنْهُمَا قَوْلًا صَحِيْحًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا اللهَ قَدْ جَعَلَ عِدَّةَ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَجَعَلَ عِدَّتَهَا اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ مِنْ صِغَرٍ اَوْ كِبَرٍ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ فَجَعَلَ بَدَلًا مِّنْ حَيْضَةٍ شَهْرًا وَقَدْ تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ تَحِيْضُ فِيْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَفِيْ اٰخِرِهٖ فَيَجْتَمِعُ لَهَا فِيْ شَهْرٍ وَّاحِدٍ حَيْضَتَانِ وَقَدْ تَكُوْنُ بَيْنَ حَيْضَتَيْهَا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اُحد کے دن چودہ سال کی عمر میں (لڑنے کی) اجازت دے دی یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں مروی بات کے خلاف ہے تو جب یہ حدیث کسی ایک فریق کی دوسرے کے خلاف دلیل نہ ہو سکی تو ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم تلاش کیا تاکہ ہم ان دو قولوں میں سے صحیح قول کو واضح کریں جن میں سے ایک کو امام اعظم رحمہ اللہ نے اور دوسرے کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنایا ہے تو ہم نے اس پر غور کرتے ہوئے دیکھا کہ اگر عورت کو حیض آتا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عدت تین قروء (حیض) مقرر فرمائی ہے اور اگر کم عمری یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے مقرر فرمائی تو حیض کی جگہ مہینے کو رکھا بعض اوقات عورت کو مہینے کے شروع اور آخر میں حیض آتا ہے اس طرح ایک مہینے میں دو حیض جمع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اس کے دو حیضوں کے درمیان دو مہینے یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں تو

شُهُورٍ وَالْأَكْثَرُ فَجَعَلَ الْخَلَفَ فِي الْحَيْضَةِ عَلَى أَغْلَبِ أُمُورِ النِّسَاءِ لِأَنَّ أَكْثَرَهُنَّ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ حَيْضَةً وَاحِدَةً فَلَمَّا كَانَ كَذٰلِكَ وَكَانَ الْاِحْتِلَامُ يَجِبُ بِهِ لِلصَّبِيِّ حُكْمُ الْبَالِغِيْنَ فَإِذَا عُدِمَ الْاِحْتِلَامُ وَأُجْمِعَ أَنَّ هُنَاكَ خَلَفًا مِنْهُ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَقَالَ آخَرُوْنَ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ السِّنِيْنَ جُعِلَ ذٰلِكَ الْخَلَفُ عَلَى أَغْلَبِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْاِحْتِلَامُ فَهُوَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لِأَنَّ أَكْثَرَ الْاِحْتِلَامِ احْتِلَامُ الصِّبْيَانِ وَحَيْضُ النِّسَاءِ فِي هٰذَا الْمِقْدَارِ يَكُوْنُ وَلَا يُجْعَلُ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا عَلَى أَكْثَرَ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا يَكُوْنُ فِي الْخَاصِّ وَلَا نَعْتَبِرُ حُكْمَ الْخَاصِّ فِي ذٰلِكَ وَلٰكِنْ نَعْتَبِرُ أَمْرَ الْعَامِّ كَمَا لَمْ نَعْتَبِرْ أَمْرَ الْخَاصِّ فِيْمَا جُعِلَ خَلَفًا فِي الْحَيْضِ وَاعْتُبِرَ أَمْرُ الْعَامِّ فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ الصَّحِيْحِ فِي هٰذَا الْبَابِ كُلِّهِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِالنَّظَرِ لَا بِالْأَثَرِ وَانْتَفٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي هٰذَا نَحْوٌ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الَّذِيْ رَوَاهُ أَبُوْ يُوْسُفَ عَنْهُ۔

۴۸۶ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ أَيْ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَمِثْلُهَا فِيْ سُوْرَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ۔

عام عورتوں کے اعتبار سے حیض کا نائب مقرر فرمایا (یعنی تین مہینے) کیونکہ عام عورتوں کو ہر مہینے میں ایک حیض آتا ہے جب یہ معاملہ اس طرح ہے تو ہم دیکھتے ہیں احتلام سے بچے کے لیے بالغوں کا حکم واجب ہو جاتا ہے اور جب احتلام نہ ہو تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کا کوئی نائب ہے تو ایک جماعت نے کہا کہ وہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جانا ہے دوسروں نے فرمایا کہ وہ اس سے کچھ زیادہ ہے تو عام طور پر جس عمر میں احتلام ہوتا ہے اور وہ پندرہ سال کی عمر ہے تو اس اعتبار سے نائب مقرر کیا گیا کیونکہ عام طور پر بچوں کو احتلام اور بچیوں کو حیض اسی عمر میں آتا ہے اس سے کم یا زیادہ عمر کو مقرر نہیں کیا کیونکہ وہ خاص حالات میں ہوتا ہے اور اس سلسلے میں ہم خاص کا حکم معتبر نہیں مانتے بلکہ عام کے حکم کا اعتبار کرتے ہیں جس طرح حیض کے مسئلے میں عمومی حالات کا اعتبار کر کے نائب (تین ماہ) مقرر کیا گیا تو اس بات میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول صحیح قیاس سے ثابت ہو گیا حدیث سے ثابت نہ ہوا اور حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کے مذہب کی نفی ہو گئی۔

اس سلسلے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول کی طرح مروی ہے جو حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

حضرت عطاء بن دینار، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں "اور یتیموں کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اچھے طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں" یعنی اٹھارہ سال کے ہو جائیں سورۃ بنی اسرائیل میں بھی اسی طرح ہے۔

باب ۲۲۶ مَا نُهِىَ عَنْ قَتْلِهِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

باب۔ دارالحرب میں عورتوں اور بچوں کے قتل سے ممانعت

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُهُمْ۔

حضرت قتادہ، حضرت عکرمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کو خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے ان کو لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قتل نہیں کرتے تھا۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ هَلْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَا حَاضِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ اَحَدًا۔

حضرت یزید بن ہرمز فرماتے ہیں نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھ کر پوچھا کہ کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کرتے تھے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِىُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکروں کو بھیجتے وقت فرماتے بچوں کو قتل نہ کرنا۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِىُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْتُ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فِىْ بَعْضِ الْمَغَازِىْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایک جنگ کے موقع پر ایک مقتولہ عورت کو پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کا

ابن عمر۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ذکر نہیں کیا۔

حضرت جویریہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

حضرت مالک بن انس اور دوسرے حضرات، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ حِيْنَ بَعَثَ اِلَى ابْنِ اَبِي الْحُقَيْقِ۔

حضرت ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو ابن ابی حقیق کی طرف بھیجا تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الَّذِيْنَ قَتَلُوا ابْنَ اَبِي الْحُقَيْقِ حِيْنَ خَرَجُوْا اِلَيْهِ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسْوَانِ۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنہوں نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا جب وہ اس (ابن ابی حقیق) کی طرف نکلے تو بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً قَالَ لَهُمْ لَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا امْرَاَةً۔

حضرت علقمہ بن مرثد، حضرت ابن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو ان سے فرماتے کہ کسی بچے اور عورت کو قتل نہ کرنا۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

حضرت ابن مرزوق اور حضرت ابو البشر رقی اپنی اپنی سند سے حضرت سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب

مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا كَانَ مِمَّا يُوْصِيْهِمْ بِهٖ اَنْ لَّا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هُشَيْمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

کوئی لشکر بھیجتے تو ان کو ایک وصیت یہ بھی فرماتے کہ کسی بچے کو قتل نہ کرنا حضرت ابوبشر رقی اپنی روایت میں فرماتے ہیں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت مقاتل بن حیان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث مسلم بن ہشیم نے نعمان بن مقرن کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کی۔

۸۹۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ كَانَ مِمَّا يُوْصِيْهِ بِهٖ اَنْ لَّا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا۔

حضرت فہد اور حضرت روح بن فرج اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے ایک نصیحت یہ بھی کرتے کہ کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔

---

۸۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ هُمَا لِمَنْ غَلَبَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ دونوں (عورتیں اور بچے) غالب ہونے والوں کو حاصل ہوں گے۔

---

۹۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهٖ رِبَاحِ ابْنِ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ

حضرت مرقع بن صیفی اپنے دادا حضرت رباح بن حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں گئے حضرت خالد بن ولید لشکر کے اگلے حصے پر مقرر تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

غَزَاهَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ حَتّٰى لَحِقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ فَانْفَرَجُوْا عَنِ امْرَاَةٍ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا مَقْتُوْلَةً فَبَعَثَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَنْهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ۔

اونٹنی پر سواران سے جا ملے صحابہ کرام ایک مقتولہ کو دیکھ رہے تھے انہوں نے راستہ دے دیا آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا جس میں ان کو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِي الْمُرَقَّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهٖ رَبَاحِ بْنِ رَبِيْعٍ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا ذُرِّيَّةً وَّلَا عَسِيْفًا۔

حضرت ابوالزناد فرماتے ہیں مجھے مرقع بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ بچوں اور غلاموں (مزدوروں) کو قتل نہ کرو۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن منصور فرماتے ہیں ہم سے حضرت مغیرہ نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِامْرَاَةٍ لَهَا خَلْقٌ وَّقَدِ اجْتَمَعُوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا جَآءَ اَفْرَجُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ ثُمَّ اَتْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا اَنْ لَّا تَقْتُلَ امْرَاَةً وَّلَا عَسِيْفًا۔

حضرت عبداللہ بن ذکوان، حضرت مرقع بن صیفی سے وہ حضرت حنظلہ کاتب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ آپ ایک عورت کے پاس سے گزرے جس پر لوگ جمع تھے جب آپ تشریف لائے تو وہ پیچھے ہٹ گئے آپ نے فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی پھر آپ نے حضرت خالد بن ولید کو پیغام بھیجا کہ کسی عورت اور کسی غلام (خادم وغیرہ) کو قتل نہ کرنا۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت فریابی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ قَتْلُ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دارالحرب میں

عَلٰی حَالٍ وَاَنَّہٗ لَا یَحِلُّ اَنْ یُّقْصَدَ اِلٰی قَتْلِ غَیْرِھِمْ اِذَا کَانَ لَا یُؤْمَنُ فِیْ ذٰلِکَ تَلَفُھُمْ مِنْ ذٰلِکَ اِنَّ اَھْلَ الْحَرْبِ اِذَا تَتَرَّسُوْا بِصِبْیَانِھِمْ فَکَانَ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَمْیَھُمْ اِلَّا بِاِصَابَۃِ صِبْیَانِھِمْ فَحَرَامٌ عَلَیْھِمْ رَمْیُھُمْ فِیْ قَوْلِ ھٰؤُلَاءِ وَکَذٰلِکَ اِنْ تَحَصَّنُوْا بِحِصْنٍ وَجَعَلُوْا فِیْہِ الْوِلْدَانَ فَحَرَامٌ عَلَیْنَا رَمْیُ ذٰلِکَ الْحِصْنِ عَلَیْھِمْ اِذَا کُنَّا نَخَافُ مِنْ ذٰلِکَ اِصَابَۃَ صِبْیَانِھِمْ وَنِسَاءِھِمْ وَاحْتَجُّوْا بِالْاٰثَارِ الَّتِیْ رَوَیْنَاھَا فِیْ صَدْرِ ھٰذَا الْبَابِ۔

وَوَافَقَھُمْ اٰخَرُوْنَ عَلٰی صِحَّۃِ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ وَعَلٰی تَوَاتُرِھَا وَقَالُوْا وَقَعَ النَّھْیُ فِیْ ذٰلِکَ اِلَی الْقَصْدِ اِلٰی قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فَاَمَّا عَلٰی طَلَبِ قَتْلِ غَیْرِھِمْ مِمَّنْ لَا یُوْصَلُ اِلٰی ذٰلِکَ مِنْہُ اِلَّا بِتَلَفِ صِبْیَانِھِمْ وَنِسَاءِھِمْ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِکَ۔

۹۰۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُتْبَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَھْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یُبَیَّتُوْنَ لَیْلًا فَیُصَابُ مِنْ نِسَاءِھِمْ وَصِبْیَانِھِمْ فَقَالَ ھُمْ مِنْھُمْ۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْطَاَتْ خَیْلُنَا اَوْلَادًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمْ مِنْ اٰبَاءِھِمْ۔

کسی عورت اور بچے کو کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں اور ان کے علاوہ لوگوں کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کرنا صحیح نہیں جب ان کے ضائع ہونے کا ڈر ہو مثلاً جب لڑائی لڑنے والے اپنے بچوں کو ڈھال بنائیں (آگے کر دیں) اور مسلمان ان (بچوں اور عورتوں) پر تیر اندازی کئے بغیر اہل حرب پر تیر نہ برسا سکتے ہوں تو ان پر تیر برسانا حرام ہے اسی طرح اگر وہ قلعے میں بند ہو جائیں اور اس میں بچوں کو رکھیں تو اس قلعے میں ان پر تیر اندازی کرنا بھی حرام ہے جبکہ ہمیں ڈر ہو کہ یہ تیر ان کے بچوں اور عورتوں تک پہنچیں گے۔ ان حضرات نے ان روایات سے استدلال کیا ہے جنہیں ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

دوسرے حضرات نے ان روایات کی صحت اور تواتر پر ان سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنے کی ممانعت ہے البتہ اس صورت میں ان بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا جائز ہے جب دوسروں کو قتل کرنا مقصود ہو لیکن ان کو قتل کئے بغیر ان تک نہ پہنچ سکیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشرکین کے بارے میں پوچھا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوتے ہیں پھر ان کی عورتیں اور بچے پکڑے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ ان میں سے ہیں۔

ایک دوسری سند سے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھوڑوں نے مشرکین کے بچوں کو روند دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے باپ دادا میں سے ہیں۔

٩٠٧- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الدَّارُ مِنْ دُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ نُغَمِّتُهَا فِي الْغَارَةِ فَنُصِيْبُ الْوِلْدَانَ تَحْتَ بُطُوْنِ الْخَيْلِ وَلَا نَشْعُرُ فَقَالَ اِنَّهُمْ مِنْهُمْ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا لَمْ يَنْهَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَارَةِ وَقَدْ كَانُوْا يُصِيْبُوْنَ فِيْهَا الْوِلْدَانَ وَالنِّسَاءَ الَّذِيْنَ يَحْرُمُ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اَبَاحَ فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِمَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ حَظَرَ مَا حَظَرَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَاَنَّ مَا حَظَرَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هُوَ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِي اَبَاحَ هُوَ الْقَصْدُ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنْ كَانَ فِي ذٰلِكَ تَلَفُ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يَحِلُّ الْقَصْدُ اِلٰى تَلَفِهِمْ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَتَضَادَّ۔

وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ وَاَغَارَ عَلَى الْاٰخَرِيْنَ فِي اٰثَارٍ عِدَّةٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي بَابِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يُحِيْطُ بِهٖ عِلْمُنَا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُؤْمَنُ مِنْ تَلَفِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسَاءِ فِي ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ اَبَاحَ

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت صعب بن جثامہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوٹ مار میں مشرکین کا کوئی گھر فتح کرتے ہیں اور ان کے بچے ہمارے گھوڑوں کے پاؤں تلے روندے جاتے ہیں جب کہ ہمیں پتہ نہیں چلتا آپ نے فرمایا وہ ان میں سے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار سے منع نہیں فرمایا اور اس میں ان کے بچوں اور عورتوں تک بھی پہنچتے تھے جن کو ارادتاً قتل کرنا حرام ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان روایات میں جواز کا سبب وہ نہیں ہے جو ان کے قتل کی حرمت کا باعث ہے اور وہ گزشتہ روایات میں مذکور ہے پہلی روایات میں جو ممانعت ہے وہ ان عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنا ہے اور جواز کی صورت یہ ہے کہ مشرکین کو قتل کرنے کا ارادہ کیا جائے اگرچہ اس میں وہ لوگ ہلاک ہو جائیں جن کو قصداً ہلاک کرنا جائز نہیں اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی تمام احادیث صحیح قرار پائیں گی اور ان کے درمیان تضاد نہیں ہوگا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن پر حملہ آور ہونے کی اجازت دی اور آپ نے ان لوگوں پر حملہ کیا جیسا کہ ہم نے "جہاد سے پہلے اسلام کی دعوت" کے باب میں متعدد روایات ذکر کی ہیں۔ اور جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ نے ان کو منع نہیں فرمایا حالانکہ آپ جانتے تھے کہ اس صورت میں ان کے بچے اور عورتیں ہلاکت سے بچ نہیں سکتے لیکن اس کے باوجود آپ نے ان کو اجازت

ذٰلِكَ لَهُمْ لِاَنَّ قَصْدَهُمْ كَانَ اِلٰى غَيْرِ تَلَفِهِمْ. فَهٰذَا يُوَافِقُ الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْتُ مِمَّا فِىْ حَدِيْثِ الصَّعْبِ وَالنَّظْرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا.

دی کیونکہ ان کا ارادہ ان کو ہلاک کرنا نہ تھا۔

یہ تاویل اس معنی کے موافق ہے جو میں نے (امام طحاوی نے) حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کی اور قیاس بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔

۹۰۸ - وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الَّذِىْ عَضَّ ذِرَاعَهُ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الْعَاضِّ اَنَّهُ اَبْطَلَ ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْاٰثَارُ فِىْ ذٰلِكَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں روایت آئی ہے جس کا بازو کسی نے کاٹا تو اس نے اپنا بازو باہر نکالا جس سے (بازو کاٹنے والے) کے اگلے دانت ٹوٹ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا معاوضہ معاف کر دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر روایات مروی ہیں

۹۰۹ - فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِىُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَمَّيْهِ سَلَمَةَ بْنِ اُمَيَّةَ وَيَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَبَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيْضَ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاْتِىْ يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهُمَا فَاَبْطَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان اپنے دو چچوں سلمہ بن امیہ اور یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے گئے ہمارے ساتھ ہمارا ایک ساتھی بھی تھا وہ ایک مسلمان شخص سے لڑ پڑا تو اس شخص نے اس کا بازو کاٹا اس نے اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت نکل آئے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دیت کا مطالبہ کرنے لگا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کے پاس جا کر اونٹ کی طرح اسے کاٹتا ہے پھر آکر دیت کا مطالبہ کرتا ہے ان دونوں کے لیے دیت نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا معاوضہ باطل کر دیا۔

---

۹۱۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ حَدَّثَهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَانَ لِىْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءٌ حَسِبْتُ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ نے ان سے بیان کیا وہ حضرت یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے پاس ایک مزدور تھا اس نے ایک آدمی سے لڑائی کی تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کاٹ دیا اس نے اپنی انگلی کھینچی تو اس (کاٹنے والے کے) سامنے کے دانت گر گئے وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے دانتوں کا معاوضہ باطل قرار دیا حضرت عطاء فرماتے ہیں میرا خیال حضرت صفوان نے فرمایا کہ

عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیَدَعُ یَدَہٗ فِیْ فِیْکَ فَتَقْضَمُھَا کَقَضْمِ الْجَمَلِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چباتے۔

۹۱۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ کَقَضْمِ الْبَکْرِ۔

حضرت حکم، حضرت مجاہد سے اور وہ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ جوان اُونٹ کی طرح چبا لیتا۔

۹۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَہٗ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتَا الَّذِیْ عَضَّہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ یَدَ اَخِیْکَ کَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَھَا۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کا بازو دانتوں سے کاٹا اس نے اپنا بازو کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت گر گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ارادہ تھا کہ اپنے بھائی کا ہاتھ چبا لیتے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے آپ نے اس کا معاوضہ باطل قرار دیا۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا کَانَ الْمَعْضُوْضُ نَزْعُ یَدِہٖ وَاِنْ کَانَ فِیْ ذٰلِکَ تَلَفُ ثَنَایَا غَیْرِہٖ وَکَانَ حَرَامًا عَلَیْہِ الْقَصْدُ اِلٰی نَزْعِ ثَنَایَا غَیْرِہٖ بِغَیْرِ اِخْرَاجِ یَدِہٖ مِنْ فِیْہِ وَلَمْ یَکُنِ الْقَصْدُ فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی غَیْرِ التَّلَفِ کَالْقَصْدِ اِلَی التَّلَفِ فِی الْاِثْمِ وَلَا فِیْ وُجُوْبِ الْعَقْلِ کَانَ کَذٰلِکَ کُلُّ مَنْ لَّہٗ اَخْذُ شَیْءٍ وَّفِیْ اَخْذِہٖ اِیَّاہُ تَلَفُ غَیْرِہٖ مِمَّا یَحْرُمُ عَلَیْہِ الْقَصْدُ اِلٰی تَلَفِہٖ کَانَ لَہُ الْقَصْدُ اِلٰی اَخْذِ مَالِہٖ اَخْذُہٗ مِنْ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ فِیْہِ تَلَفُ مَا یَحْرُمُ عَلَیْہِ الْقَصْدُ اِلٰی تَلَفِہٖ فَکَذٰلِکَ الْعَدُوُّ قَدْ جُعِلَ لَنَا قِتَالُھُمْ وَحُرِّمَ عَلَیْنَا قَتْلُ نِسَائِھِمْ وَوِلْدَانِھِمْ فَحَرَامٌ عَلَیْنَا الْقَصْدُ اِلٰی مَا نُھِیْنَا عَنْہُ مِنْ ذٰلِکَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا جب اس نے اپنا ہاتھ نکالا اگرچہ اس میں دوسرے آدمی کے دانت ضائع ہوئے اور اس کے منہ سے ہاتھ نکالے بغیر دانتوں کو نکالنے کا قصد کرنا بھی حرام تھا اور اس سلسلے میں دانت ضائع کرنے کا ارادہ نہ کرنا اور اس کا ارادہ کرنا گناہ اور دیت کے اعتبار سے برابر نہیں، تو اسی طرح ہر وہ شخص جس کو کسی چیز کے لینے کا اختیار ہو اور اس کے لینے میں دوسرے کا ایسا نقصان ہوتا ہو جس کا قصد کرنا حرام ہے تو پھر بھی وہ شخص اپنی چیز لے سکتا ہے اگرچہ اس میں وہ چیز ضائع ہو رہی ہو جس کو قصداً ضائع کرنا حرام ہے یہی معاملہ دشمنوں کا ہے کہ ہمیں ان سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا ہم پر حرام ہے پس جس بات سے ہمیں روکا گیا ہے اس کا ارادہ کرنا حرام ہے لیکن جو کچھ ہمارے لیے جائز ہے اس کا ارادہ کرنا جائز

وَحَلَالٌ لَنَا الْقَصْدُ إِلَى مَا أُبِيحَ لَنَا وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا قَدْ حُرِّمَ عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِمْ وَلَا ضَمَانَ عَلَيْنَا فِي ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

ہے اگرچہ اس میں وہ چیز ضائع ہوتی ہے جس کو ضائع کرنا حرام ہے لہٰذا اس سلسلے میں ہم پر کوئی تاوان نہیں ہوگا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ هَلْ يُقْتَلُ فِي دَارِ الْحَرْبِ أَمْ لَا

باب۔ بہت بوڑھے شخص کو دار الحرب میں قتل کر سکتے ہیں یا نہ؟

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ.

حضرت ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے بنو عامر کی سربراہی میں ایک لشکر اوطاس کی طرف بھیجا درید بن صمہ کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا تو درید قتل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ فِي الْحَرْبِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِأَنَّ دُرَيْدًا قَدْ كَانَ حِينَئِذٍ فِي حَالِ مَنْ لَا يُقَاتِلُ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ لڑائی میں بہت بوڑھے شخص کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور ان دنوں درید لڑائی لڑنے کی حالت میں نہیں تھا (بہت بوڑھا تھا)

۹۱۵۔ وَرَوَوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ وَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ أَوْطَاسٍ فَأَدْرَكَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ رَبِيعُ بْنُ رَفِيعٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ جَمَلِهِ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ امْرَأَةٌ فَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ قَالَ مَاذَا تُرِيدُ مِنِّي قَالَ أَقْتُلُكَ ثُمَّ ضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ قَالَ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا قَالَ بِئْسَمَا سَلَّحَتْكَ أُمُّكَ خُذْ سَيْفِي هٰذَا مِنْ مُؤَخَّرِ رَحْلِي ثُمَّ اضْرِبْ وَارْفَعْ عَنِ

انہوں نے اس سلسلے میں مزید روایت کیا ہے حضرت محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف لشکر بھیجا تو ربیع بن رفیع نے درید بن صمہ کو پایا انہوں نے اس کے اونٹ کی لگام پکڑ لی ان کا خیال تھا کہ وہ کوئی عورت ہے دیکھا تو ایک بہت بوڑھا شخص تھا اس نے کہا آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا میں تجھے قتل کروں گا پھر اسے تلوار ماری لیکن اس نے کوئی کام نہ کیا درید نے کہا تمہاری ماں نے تمہیں ہتھیار پکڑنے کا کیا ہی برا طریقہ سکھایا میرے کجاوے کی پچھلی جانب سے میری تلوار لے کر مارو لیکن ہڈیوں اور دماغ سے دور رکھنا میں

الْعِظَامِ وَارْتَفَعَ عَنِ الدِّمَاءِ فَإِنِّي كَذٰلِكَ كُنْتُ أَقْتُلُ الرِّجَالَ.

قَالُوا فَلَمَّا قُتِلَ دُرَيْدٌ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَانٍ لَا يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْخَ الْفَانِيَ يُقْتَلُ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَأَنَّ حُكْمَهُ حُكْمُ الشُّبَّانِ لَا حُكْمُ النِّسْوَانِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي قَتْلُ الشُّيُوخِ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ كَالنِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ.

۹۱۶ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا كَبِيرًا.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْمَنْعُ مِنْ قَتْلِ الشُّيُوخِ.

۹۱۷ - وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ مُرَقِّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ أُبِيحَ قَتْلُهُ هُوَ الَّذِي يُقَاتِلُ وَلٰكِنْ لَمَّا رُوِيَ حَدِيثُ دُرَيْدٍ هٰكَذَا وَهٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الْأُخَرُ وَجَبَ أَنْ تُصَحَّحَ وَلَا يَدْفَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَالنَّهْيُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الشُّيُوخِ فِي دَارِ الْحَرْبِ ثَابِتٌ فِي الشُّيُوخِ الَّذِينَ لَا مَعُونَةَ لَهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْحَرْبِ مِنْ قِتَالٍ وَلَا رَأْيٍ وَحَدِيثُ دُرَيْدٍ

بھی لوگوں کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب درید کو قتل کیا گیا اور وہ بہت بوڑھا شخص تھا اپنا دفاع نہیں کر سکتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ناپسند نہ فرمایا پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ دارالحرب میں بوڑھوں کو قتل کیا جا سکتا ہے اور ان کا حکم وہی ہے جو نوجوانوں کا ہے عورتوں والا حکم نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دارالحرب میں بوڑھوں کو قتل کرنا جائز نہیں اور وہ اس سلسلے میں عورتوں اور بچوں کی طرح ہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے کسی بوڑھے شخص کو قتل نہ کرنا۔

تو اس حدیث میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت ہے۔

مرقع بن صیفی کی روایت میں ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اسی کو قتل کرنا جائز ہے جو لڑتا ہے لیکن جب درید کے سلسلے میں روایت اور دوسری روایات مروی ہیں تو ان کی تصحیح ضروری ہے تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کو رد نہ کریں پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دارالحرب میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت ان بوڑھوں کے بارے میں ثابت ہے جو لڑائی میں حصہ لے کر یا اپنی رائے وغیرہ سے لشکر کی معاونت نہیں کرتے اور درید والی روایت ایسے بوڑھوں سے متعلق ہے جو لڑائی میں معاونت کرتے

عَلَى الشُّيُوْخِ الَّذِيْ لَهُمْ مَعُوْنَةٌ فِي الْحَرْبِ كَمَا كَانَ لِدُرَيْدٍ فَلَا بَأْسَ بِقَتْلِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا يُقَاتِلُوْنَ لِأَنَّ تِلْكَ الْمَعُوْنَةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ مِنْهُمْ أَشَدُّ مِنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْقِتَالِ وَلَعَلَّ الْقِتَالَ لَا يَلْتَئِمُ لِمَنْ يُّقَاتِلُ إِلَّا بِهَا فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ قُتِلُوْا۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ رَبَاحٍ أَخِيْ حَنْظَلَةَ فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُوْلَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ أَيْ فَلَا تُقْتَلُ فَإِنَّهَا لَا تُقَاتِلُ فَإِذَا قَاتَلَتْ قُتِلَتْ وَارْتَفَعَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ لَهَا مُنِعَ مِنْ قَتْلِهَا وَفِيْ قَتْلِهِمْ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ أَيْضًا ذَاتَ تَدْبِيْرٍ فِي الْحَرْبِ كَالشَّيْخِ الْكَبِيْرِ ذِي الرَّأْيِ فِيْ أُمُوْرِ الْحَرْبِ۔

فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا هُوَ الَّذِيْ يُوْجِبُهٗ تَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَصْحَابِ الصَّوَامِعِ۔

۹۱۸- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ۔

فَلَمَّا جَرَتْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى تَرْكِ قَتْلِ أَصْحَابِ الصَّوَامِعِ الَّذِيْنَ حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ عَنِ النَّاسِ

ہیں جیسا کہ درید کرتا تھا پس ان کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ لڑتے نہ ہوں کیونکہ ان سے جو معاونت حاصل ہوتی ہے وہ لڑائی سے بھی زیادہ شدید ہوتی ہے۔ کیونکہ لڑنے والے کی لڑائی ایسی مدد سے ہی تو درست ہوتی ہے۔

جب صورتِ حال یہ ہے تو انہیں قتل جائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس بات پر دلیل جو حنظلہ کے بھائی رباح کی روایت میں منقول ہے آپ نے مقتولہ عورت کے بارے میں فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی یعنی اس کو قتل نہ کیا جاتا کیونکہ یہ لڑتی نہیں تھی جب وہ لڑے تو اسے قتل کیا جائے کیونکہ جس وجہ سے اس کو قتل کرنا منع تھا وہ ختم ہو گئی اور اس مذکورہ علت کی وجہ ان کا درید بن صمہ کو قتل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عورت لڑائی کی تدبیر بتانے والی ہو تو اسے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسے لڑائی کے امور میں ماہرانہ رائے دینے والے بوڑھے کو قتل معانیٔ روایات کی تصحیح ہے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے جسے ہم نے ذکر کیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت گاہوں میں عبادت کرنے والوں کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکروں کو بھیجتے تو فرماتے عبادت کے لیے گوشہ نشینوں کو قتل نہ کرنا۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جاری ہے کہ وہ لوگ جو دوسروں سے الگ ہو کر عبادت گاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کی کنارہ کشی کی وجہ سے مسلمان بے خوف ہو جاتے ہیں

وَانْقَطَعُوْا عَنْهُمْ وَاٰمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ اٰمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهِ مِنِ امْرَاَةٍ اَوْ شَيْخٍ فَانٍ صَبِيٍّ كَذٰلِكَ اَيْضًا لَا يُقْتَلُوْنَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان جس شخص سے بھی اس کی علیحدگی کی وجہ سے بے خوف ہو جائیں وہ عورت ہو، بہت بوڑھا آدمی ہو یا بچہ ہو، ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ اس باب کا یہی بیان ہے حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا یہی قول ہے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے قول کا قیاس بھی یہی ہے۔

باب ۲۲۸ الرَّجُلِ يَقْتُلُ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ هَلْ يَكُوْنُ لَهٗ سَلَبُهٗ اَمْ لَا

باب۔ جو شخص دار الحرب میں کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان اس کو ملے گا یا نہیں

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ۔

حضرت صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کا) سامان، قاتل کے لیے قرار دیا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَدَبَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَتَلَهٗ فَجَعَلَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے لڑائی کی دعوت دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اس کی طرف نکلے اور اسے قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے قرار دیا۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے اور وہ حضرت خالد بن ولید اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کے) سامان کا قاتل کے لیے فیصلہ فرمایا

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ

حضرت عوف بن مالک اشجعی سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوۂ موتہ کے دن میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ

نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَوْمَ مُوْتَةَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ قَالَ بَلٰى۔

۹۲۳۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ اَبَا قَتَادَةَ سَلَبَ قَتِيْلٍ قَتَلَهُ۔

۹۲۴۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً حَتّٰى قَطَعْتُ حَبْلَ الدِّرْعِ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً حَتّٰى وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ

نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے مال و اسباب میں پانچواں حصہ نہیں رکھا انہوں نے فرمایا ہاں میں جانتا ہوں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس مقتول کا مال بطور نفل (اضافی طور پر) دیا جسے انہوں نے قتل کیا تھا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے غلام، ابو محمد، ان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے جب ہم آمنے سامنے ہوئے تو مسلمانوں نے حملہ کیا فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ مشرکین میں سے ایک شخص، ایک مسلمان پر حملہ آور ہوا میں اس کی طرف پھرا حتی کہ اس کے پیچھے سے آیا اور اس کی گردن پر تلوار ماری حتی کہ اس کی زرہ کی زنجیر کاٹ دی وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ سے اچھی طرح چمٹ گیا میں نے اس سے موت کی بو پائی پھر اسے موت آ گئی تو اس نے مجھے چھوڑ دیا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا جیسے خدا کا حکم ہے پھر لوگ واپس لوٹ گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی شخص کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس گواہ موجود ہوں تو اس کا سامان اس (قاتل) کے لیے ہوگا فرماتے ہیں میں اٹھا اور کہا میری گواہی کون دے گا؟ پھر بیٹھ گیا پھر دوسری بار کہا تیسری بار بھی یہی بات کہی میں پھر کھڑا ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو قتادہ! کیا بات ہے میں نے سارا واقعہ سنا دیا قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ سچ کہتے ہیں اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے یا رسول اللہ! انہیں میری طرف سے راضی کر دیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِىْ فَارْضِهِ مِنِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَاَعْطَانِيْهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِىْ بَنِىْ سَلِمَةَ فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِى الْاِسْلَامِ۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَفَّلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ وَدِرْعَهُ فَبَاعَهُ بِخَمْسِ اَوَاقٍ۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا فَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَقَتَلْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ ثُمَّ جِئْتُ بِجَمَلِهٖ اَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ فَقَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ

نے فرمایا نہیں خدا کی قسم، حضور ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑا اور اس کا سامان تمہیں دے دیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے وہ سامان مجھے دے دیا میں نے زرہ بیچ کر اس سے بنو سلمہ میں کھجوریں خرید لیں اور یہ پہلا مال تھا جو اسلام میں مجھے ملا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے ایک مشرک کو قتل کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا سامان اور زرع بطور نفل عطا فرمائی چنانچہ انہوں نے وہ زرہ پانچ اوقیہ (سونے) کے بدلے بیچ دی (ایک اوقیہ ڈیڑھ اونس کا ہوتا ہے)۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے دن فرمایا جس نے کسی شخص کو قتل کیا تو اس کا سامان اس کے لیے ہوگا چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کر کے ان کا سامان حاصل کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوازن قبیلے کے خلاف جہاد کیا تو میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا پھر اس کا اونٹ لے آیا جس پر اس کا کجاوہ اور دیگر سامان تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے آپ نے فرمایا اس شخص کو کس نے قتل کیا ہے ان سب نے کہا حضرت ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا اس کا سارا سامان ان کے لیے ہے۔

اَجْمَعُ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ اُطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَسَبَقْتُهُمْ اِلَيْهِ فَقَتَلْتُهٗ وَاَخَذْتُ سَلَبَهٗ فَنَفَلَنِيْ اِيَّاهُ۔

حضرت ابن سلمہ بن اکوع، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس آیا آپ صحابہ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تو وہ کھسک گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے تلاش کر کے قتل کر دو حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں میں سب سے پہلے اس تک پہنچا قتل کیا اور اس کا سامان لے آیا تو حضور علیہ السلام نے وہ سامان مجھے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ فَلَهٗ سَلَبُهٗ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَكُوْنُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْاِمَامُ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَاِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لِيُحَرِّضَ النَّاسَ عَلَى الْقِتَالِ فِيْ وَقْتٍ يَحْتَاجُ فِيْهِ اِلٰى تَحْرِيْضِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ لَّمْ يَقُلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَمَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَسَلَبُهٗ غَنِيْمَةٌ وَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْغَنَائِمِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص دار الحرب میں کسی کو قتل کرے تو اس کا سارا سامان اسی کا ہوگا اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک امام یہ نہ کہے کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہے اس کا سامان اس کے لیے ہے، اس وقت تک سامان قاتل کے لیے نہیں ہوگا اور اگر وہ ترغیب کی ضرورت کے پیش نظر لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینے کے لیے یہ الفاظ کہے تو اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ یہ الفاظ نہ کہے تو جو آدمی کسی کو قتل کرے اس کا سامان غنیمت قرار پائے گا اور اس کا حکم وہی ہوگا جو مال غنیمت کا ہوتا ہے۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا اَنَّ قَوْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِقَوْلٍ كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ جَعَلَ بِهٖ سَلَبَ كُلِّ مَقْتُوْلٍ لِمَنْ قَتَلَهٗ وَكَذٰلِكَ مَا ذُكِرَ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

پہلے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے اس کے جواب میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما کا قول کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال و اسباب کا فیصلہ قاتل کے حق میں فرمایا تو ہو سکتا ہے اس کا مطلب وہی ہو جس کا پہلے ذکر ہوا کہ ہر مقتول کا سامان اس کے قاتل کو ملے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان (بعد والی) روایات میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل کو دیا اس کا یہ دوسرا مفہوم ہو۔

٩٢٩ - وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ السَّلَبَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ غُلَامَيْنِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ أَنِّي بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ أَتَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَتَرَجَّلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمُ الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ أَمَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا قَالَ فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالْآخَرُ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لَهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنَّكُمَا قَتَلْتُمَاهُ ثُمَّ قَضَى بِالسَّلَبِ لِأَحَدِهِمَا دُونَ الْآخَرِ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ أَنَّ السَّلَبَ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهِ إِيَّاهُ لَكَانَ قَدْ وَجَبَ سَلَبُهُ لَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ

اس بات پر کہ مقتول کا سامان قاتل کو دینا ضروری نہیں یہ روایات دلالت کرتی ہیں حضرت صالح بن ابراہیم اپنے باپ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوۂ بدر کے دن دو نوعمر لڑکوں کے درمیان کھڑا تھا میں چاہتا تھا کہ ان کی بجائے کسی زیادہ بہادر کے درمیان ہوتا ان دونوں میں سے ایک نے مجھے اشارہ کر کے پوچھا کہ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں میں نے کہا اے بھتیجے! تمہارا اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ ہم سے جس نے جلدی مرنا ہو، مر جائے (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں) مجھے اس کی بات پر تعجب ہوا تو دوسرے نے مجھے اشارہ کرتے ہوئے وہی بات کہی زیادہ وقت نہ گزرا کہ میری نظر ابوجہل پر پڑی وہ لوگوں کے درمیان ٹہل رہا تھا میں نے کہا کیا تم دیکھ رہے ہو تمہارا مطلوب جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے یہی ہے وہ دونوں جلدی جلدی اس کی طرف بڑھے اور اپنی تلواروں سے مارتے ہوئے قتل کر دیا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا آپ نے فرمایا تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے تو ان میں ہر ایک نے کہا میں نے اسے قتل کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلواروں کو دیکھا تو فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور آپ نے اس کے سامان کا فیصلہ حضرت معاذ بن عمرو بن جموع کے حق میں کیا اور یہ دونوں حضرت معاذ بن عمرو بن ؟

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے پھر ان میں سے ایک کے لیے سامان کا فیصلہ فرمایا دوسرے کے لیے نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر قاتل کو قتل کرنے کی وجہ سے سامان دینا واجب ہوتا تو ان دونوں کے لیے واجب

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْتَزِعُہٗ مِنْ اَحَدِھِمَا فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الْاٰخَرِ۔

اَلَا تَرٰی اَنَّ الْاِمَامَ لَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَقَتَلَ رَجُلَانِ قَتِیْلًا اِنَّ سَلَبَہٗ لَھُمَا نِصْفَیْنِ وَاِنَّہٗ لَیْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّحْرِمَہٗ اَحَدَھُمَا وَیَدْفَعَہٗ اِلَی الْاٰخَرِ لِاَنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا لَہٗ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ مَا لِصَاحِبِہٖ وَھُمَا اَوْلٰی بِہٖ مِنَ الْاِمَامِ۔

فَلَمَّا کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَلَبِ اَبِیْ جَھْلٍ اَنْ یَّجْعَلَہٗ لِاَحَدِ قَاتِلَیْہِ دُوْنَ الْاٰخَرِ دَلَّ ذٰلِکَ اَنَّہٗ کَانَ اَوْلٰی بِہٖ مِنْھُمَا لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ قَالَ یَوْمَئِذٍ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَہٗ سَلَبُہٗ۔

۹۳۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ مُوْسٰی عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی بَدْرٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَلَمَّا ھَزَمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِتَّبَعَتْھُمْ طَائِفَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُوْنَھُمْ وَاَحْدَقَتْ طَائِفَۃٌ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَۃٌ بِالْعَسْکَرِ وَالنَّھْبِ فَلَمَّا نَفَی اللّٰہُ الْعَدُوَّ وَرَجَعَ الَّذِیْنَ طَلَبُوْھُمْ قَالُوْا لَنَا النَّفَلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاھُمُ اللّٰہُ وَھَزَمَھُمْ وَقَالَ الَّذِیْنَ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ مِنَّا بَلْ ھُوَ لَنَا نَحْنُ اَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ

ہوتا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک سے لے کر دوسرے کو نہ دیتے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر امام اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو مقتول کا سامان اسے ملے گا پھر دو آدمی کسی کو قتل کریں تو دونوں کو نصف نصف ملے گا اور امام ایک کو محروم کر کے سارا سامان دوسرے کو نہیں دے سکتا کیونکہ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے برابر حق ہے اور وہ اس میں امام سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔

تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق تھا کہ ابو جہل کا سامان اس کے ایک قاتل کو عطا فرمائیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کی نسبت زیادہ اختیار تھا کیونکہ آپ نے اس دن یہ اعلان نہیں فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس کا سامان اسے ہی ملے گا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے تو آپ کا دشمنوں سے مقابلہ ہوا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا دیا تو مسلمانوں کا ایک گروہ انہیں قتل کرنے کے لیے ان کے پیچھے گیا ایک جماعت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد (آپ کی حفاظت کر رہی) تھی اور ایک جماعت ان (کفار) کے لشکر کو قابو کرنے اور غنیمت حاصل کرنے میں مصروف تھی جب دشمن بھاگ گئے اور ان کے پیچھے جانے والے واپس لوٹ آئے تو انہوں نے کہا غنیمت ہمارے لیے ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے ان کو دور کیا اور بھگایا اور جو لوگ حضور علیہ السلام کی حفاظت کر رہے تھے انہوں نے کہا تم، ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے بلکہ وہ ہمارے لیے ہے کیونکہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے کہ کہیں دشمن دھوکے سے آپ پر حملہ نہ کر دے اور جن لوگوں نے دشمن کے لشکر کو قابو کیا اور مال حاصل کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم لوگ ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے ہم نے اسے اکٹھا کیا اور

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنَالُ مِنْهُ الْعَدُوُّ غِرَّةً وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ وَاللهِ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ بِهٖ مِنَّا نَحْنُ حَوَيْنَاهُ وَاسْتَوْلَيْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَقَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَضِّلْ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ تَوَلَّوُا الْقَتْلَ عَلَى الْاٰخَرِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ سَلَبَ الْمَقْتُوْلِ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهٖ صَاحِبَهٗ اِلَّا بِجَعْلِ الْاِمَامِ اِيَّاهُ لَهٗ عَلٰى مَا فِيْهِ صَلَاحُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ۔

٩٣١ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقَيْنٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَنِ الْمَغْنَمُ قَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ وَهٰؤُلَاءِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ فَقُلْتُ فَهَلْ اَحَدٌ اَحَقُّ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَغْنَمِ مِنْ اَحَدٍ قَالَ لَا حَتَّى السَّهْمِ يَاْخُذُهٗ اَحَدُكُمْ مِنْ جَنْبِهٖ فَلَيْسَ هُوَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَخِيْهِ۔

٩٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بُلْقَيْنٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ

قبضے میں رکھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی، "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں۔ (آخر تک آیت)

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مال غنیمت برابر تقسیم فرما دیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں قتل کرنے والوں کو دوسروں پر کوئی فضیلت نہ دی اس سے ثابت ہوا کہ مقتول کا سامان، قاتل کے لیے صرف قتل کی وجہ سے واجب نہیں البتہ اگر امام مسلمانوں کی بہتری کے لیے ان کو جہاد کی ترغیب دیتے ہوئے اسے مال دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، بلقین (ایک جگہ کا نام) کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ وادیٔ قریٰ میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالِ غنیمت کس کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور (بقیہ) چار حصے ان (مجاہدین) کے لیے ہیں میں نے پوچھا کیا مالِ غنیمت میں کسی شخص کا دوسرے کی نسبت زیادہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص مقتول کے جسم سے تیر نکالے تو اپنے دوسرے بھائی کی نسبت کا بھی زیادہ حقدار نہیں ہے۔

حضرت خالد حذاء، حضرت عبد اللہ بن شقیق سے وہ بلقین کے ایک شخص سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْغَنِیْمَۃَ خُمُسًا مِّنْھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی وَاَرْبَعَۃَ اَخْمَاسٍ لِاَصْحَابِہٖ وَبَیَّنَ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ جَنْبِہٖ فَنَزَعَہٗ لَمْ یَکُنْ اَحَقَّ بِہٖ مِنْ اَخِیْہِ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ کُلَّ مَا تَوَلَّاہُ الرَّجُلُ فِی الْقِتَالِ وَکُلَّ مَا تَوَلّٰی غَیْرُہٗ مِمَّنْ ھُوَ حَاضِرُ الْقِتَالِ اَنَّھُمَا فِیْہِ سَوَآءٌ۔

فَاِنْ قَالَ قَآئِلٌ اِنَّ الَّذِیْ ذَکَرْتُمُوْہُ مِنْ سَلَبِ اَبِیْ جَھْلٍ وَمِمَّا ذَکَرْتُمُوْہُ فِیْ حَدِیْثِ عُبَادَۃَ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ فِیْ یَوْمِ بَدْرٍ قَبْلَ اَنْ یُّجْعَلَ الْاَسْلَابُ لِلْقَاتِلِیْنَ ثُمَّ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ الْاَسْلَابَ لِلْقَاتِلِیْنَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَنَسَخَ ذٰلِکَ مَا تَقَدَّمَہٗ۔

قِیْلَ لَہٗ مَا دَلَّ مَا ذَکَرْتَ عَلٰی نَسْخِ شَیْءٍ مِّمَّا تَقَدَّمَہٗ لِاَنَّ ذٰلِکَ الْقَوْلَ الَّذِیْ کَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ اَرَادَ بِہٖ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فِیْ تِلْکَ الْحَرْبِ لَا غَیْرِ ذٰلِکَ کَمَا قَالَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ مَنْ اَلْقٰی سَلَاحَہٗ فَھُوَ اٰمِنٌ فَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ عَلٰی کُلِّ مَنْ اَلْقٰی سَلَاحَہٗ فِیْ غَیْرِ تِلْکَ الْحَرْبِ۔

وَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ حُکْمَ مَا کَانَ قَبْلَ حُنَیْنٍ اَنَّ الْاَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِیْنَ ثُمَّ حَدَثَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ ھٰذَا الْقَوْلُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ نَاسِخًا لِّمَا تَقَدَّمَ وَاحْتَمَلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَاسِخًا لَّہٗ لَمْ نَجْعَلْہُ نَاسِخًا حَتّٰی نَعْلَمَ ذٰلِکَ یَقِیْنًا۔

۹۳۳۔ وَمِمَّا قَدْ دَلَّ اَیْضًا عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ

دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور باقی چار حصے صحابہ کرام کے لیے مقرر فرماتے اور اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی (کافر کے) پہلو میں تیر مارے پھر اسے نکالے تو تنہا اس کا حق دار نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انسان جنگ میں جو کچھ حاصل کرتا ہے اور جو کچھ اس کا غیر حاصل کرتا ہے جو لڑائی کے وقت موجود ہے یہ دونوں اس (تمام مال) میں برابر ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے ابوجہل کے مال کا (ذکر کیا) اور جو کچھ تم نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا وہ بدر کے دن کا واقعہ ہے اور یہ قتل کرنے والوں کے لیے حصہ مقرر کرنے سے پہلے کی بات ہے پھر غزوہ حنین کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کا سامان قتل کرنے والوں کے لیے مقرر فرمایا آپ نے فرمایا جو شخص کسی کو قتل کرے اس کا سازوسامان اس (قاتل) کے لیے ہوگا۔ لہٰذا اس سے پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ پہلے حکم کے نسخ پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ غزوہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس نے اس لڑائی میں کسی کو قتل کیا، اس کے علاوہ مراد نہ ہو جس طرح آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امن حاصل ہوگا تو اس سے کسی دوسری لڑائی میں ہتھیار ڈالنا مراد نہیں۔

پس جب ثابت ہوگیا کہ غزوہ حنین سے پہلے مقتول کا اسلاب قاتل کے لیے نہیں ہوتا تھا پھر حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سامنے آیا تو اب اس بات کا احتمال ہے کہ یہ حکم، پہلے حکم کے لیے ناسخ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ناسخ نہ ہو تو جب تک ہمیں یقین کے ساتھ معلوم نہ ہو ہم اسے ناسخ قرار نہیں دیں گے۔

اس کے ناسخ نہ ہونے پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

الْقَوْلَ لَيْسَ بِنَاسِخٍ لِمَا كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْحُكْمِ
اَنَّ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ
عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الْبَرَاءَ
ابْنَ مَالِكٍ اَخَا اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَارَزَ مَرْزُبَانَ
الضَّرَادَةِ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً فَكَسَرَ الْقَرَبُوْسَ وَ
خَلَصَتْ اِلَيْهِ فَقَتَلَهُ فَقُوِّمَ سَلَبُهُ ثَلَاثِيْنَ
اَلْفًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ غَدَا عَلَيْنَا عُمَرُ
فَقَالَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ
وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا وَلَا اَرَانَا
اِلَّا خَامِسِيْهِ فَقَوَّمْنَاهُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا
فَدَفَعْنَا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سِتَّةَ
اٰلَافٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ
اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ ثُمَّ خَمَّسَ سَلَبَ
الْبَرَاءِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُخَمِّسُوْنَ
وَلَهُمْ اَنْ يُخَمِّسُوْا وَاَنَّ الْاَسْلَابَ لَا يَجِبُ
لِلْقَاتِلِيْنَ دُوْنَ اَهْلِ الْعَسْكَرِ وَقَدْ حَضَرَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَلَمْ
يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلٰى كُلِّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا
فِيْ تِلْكَ الْحَرْبِ خَاصَّةً۔

۹۳۴۔ **وَقَدْ** كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَضَرَ ذٰلِكَ
اَيْضًا بِحُنَيْنٍ وَقَضٰى لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَسْلَابِ الْقَتْلٰى
الَّذِيْنَ قَتَلَهُمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ
مُوْجِبًا بِخِلَافِ مَا اَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فِيْ سَلَبِ الْمَرْزُبَانِ۔

۹۳۵۔ **وَقَدْ** كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَاضِرًا ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ رَسُوْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بھائی
براء بن مالک کی ضرارہ کے حاکم سے لڑائی ہوئی تو انہوں نے اسے
نیزہ مارا جو اس کی زین کا پچھلا حصہ توڑ کر اس شخص تک پہنچ گیا
جس سے وہ ہلاک ہو گیا اس کے سامان کی قیمت تیس ہزار لگائی
جب ہم نے صبح کی نماز پڑھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف
لائے اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم سامان کا خمس
نہیں لیتے اور حضرت براء نے جو سامان حاصل کیا وہ بہت زیادہ
مال ہے اور ہم اس کا صرف ایک خمس لیں گے راوی فرماتے ہیں ہم
نے اس مال کی قیمت لگائی تو وہ تیس ہزار کا تھا چنانچہ ہم نے
چھ ہزار، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیئے، تو حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مقتول کے ساز و سامان کا خمس نہیں لیتے پھر
حضرت براء رضی اللہ عنہ کے سامان کا خمس لے لیا تو یہ اس بات کی دلیل
ہے کہ وہ خمس لیتے نہیں تھے لیکن لے سکتے تھے نیز یہ کہ وہ سامان لشکر
کو چھوڑ کر صرف قاتلوں کو دینا واجب نہیں اور (یہ بات بھی ہے کہ)
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حنین کے دن سرکار دو
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے وقت
موجود تھے جب آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی
کو قتل کیا تو اس کا سامان اس قاتل کے لیے
ہوگا تو ان کے نزدیک یہ ارشاد گرامی صرف
اسی لڑائی کے ساتھ خاص نہ تھا۔

اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی حنین کی جنگ میں
موجود تھے اور انہوں نے جن لوگوں کو قتل کیا تھا سرکار دو
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامان کا ان کے
حق میں فیصلہ فرمایا اور آپ کے نزدیک یہ ضروری
نہ تھا بخلاف اس کے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ مرزبان کے مال میں فیصلہ فرمایا۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ غزوہ حنین
کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ وَمِنْ عُمَرَ فِي يَوْمِ الْبَرَاءِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلٰى مَارَاٰى عُمَرُ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَمْ يَجْعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ عَلَى النَّسْخِ لِلْحُكْمِ الْمُتَقَدِّمِ لِذٰلِكَ۔

۹۳۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ مَكْحُوْلًا اَيُخَمَّسُ السَّلَبُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْبَرَاءَ ابْنَ مَالِكٍ بَارَزَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَاءِ فَارِسَ فَقَتَلَهٗ فَاَخَذَ الْبَرَاءُ سَلَبَهٗ فَكَتَبَ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلَى الْاَمِيْرِ اَنِ اقْبِضْ اِلَيْكَ خُمُسَهٗ وَادْفَعْ اِلَيْهِ مَا بَقِيَ فَقَبَضَ الْاَمِيْرُ خُمُسَهٗ۔

فَهٰذَا مَكْحُوْلٌ قَدْ ذَهَبَ اَيْضًا فِي الْاَسْلَابِ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

۹۳۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْفَرَسُ مِنَ النَّفَلِ ثُمَّ عَادَ لِمَسْاَلَتِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ اَلْاَنْفَالُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ مَا هِيَ قَالَ الْقَاسِمُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهٗ حَتّٰى كَادَ يُحْرِجُهٗ۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ والے واقعہ کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے اور ان کے نزدیک بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ خیال اس (حضور علیہ السلام کے قول) کے خلاف تھا۔ تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ حنین والے دن کے قول کو بدر والے حکم کے لیے ناسخ قرار نہیں دیا۔

حضرت یحییٰ بن حمزہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان نے بیان کیا ان کو ان کے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت مکحول سے پوچھا کیا مقتول کے سامان سے پانچواں حصہ آجائیگا انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایران کے ایک بڑے آدمی سے لڑائی ہوئی تو انہوں نے اسے قتل کر کے اس کا سامان لے لیا پھر اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے امیر لشکر کو لکھا کہ پانچواں حصہ لے لیں اور باقی انکو دے دیں چنانچہ امیر نے پانچویں حصے پر قبضہ کر لیا۔

تو یہ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے مقتول کے اسباب کے سلسلے میں وہی مذہب اختیار کیا جو ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا گھوڑا مال غنیمت سے ہے اس نے اپنا سوال دہرایا تو حضرت ابن عباس نے وہی بات فرمائی پھر اس شخص نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جس انفال کا ذکر کیا وہ کیا ہے حضرت قاسم فرماتے ہیں وہ مسلسل سوال کرتا رہا حتی کہ قریب تھا آپ سے ہم نکال دیتے۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے ایک آدمی کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا تو انہوں

الْاَنْفَالِ فَقَالَ السَّلَبُ وَالْفَرَسُ مِنَ الْاَنْفَالِ۔

۹۳۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَرَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا بِشْرُ ابْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَاَلَهٗ عَنِ السَّلَبِ فَقَالَ السَّلَبُ مِنَ النَّفْلِ وَفِي النَّفْلِ الْخُمُسُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَ فِي السَّلَبِ الْخُمُسَ وَجَعَلَهٗ مِنَ الْاَنْفَالِ وَقَدْ كَانَ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ تَسْلِيْمِهٖ اِلَى الزُّبَيْرِ سَلَبَ الْقَتِيْلِ الَّذِيْ كَانَ قَتَلَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْسُوْخًا وَاَنَّ مَا قَضٰى بِهٖ مِنْ سَلَبِ الْقَتِيْلِ الَّذِيْ قَتَلَهُ الزُّبَيْرُ اِنَّمَا كَانَ لِقَوْلٍ كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهُ اَوْ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاِمَامَ لَوْ بَعَثَ سَرِيَّةً وَهُوَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَتَخَلَّفَ هُوَ وَسَائِرُ الْعَسْكَرِ عَنِ الْمُضِيِّ مَعَهَا فَغَنِمَتْ تِلْكَ السَّرِيَّةُ غَنِيْمَةً كَانَتْ تِلْكَ الْغَنِيْمَةُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ اَهْلِ الْعَسْكَرِ وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا تَوَلَّوْا مَعَهُمْ قِتَالًا وَلَا تَكُوْنُ هٰذِهِ السَّرِيَّةُ اَوْلٰى بِمَا غَنِمَتْ مِنْ سَائِرِ اَهْلِ الْعَسْكَرِ وَاِنْ كَانَتْ قَاتَلَتْ حَتّٰى

نے فرمایا مقتول کا سامان اور گھوڑا مال غنیمت ہے۔

حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عراق کی جانب سے ایک آدمی آیا اس نے مقتول کے سامان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ سامان مال غنیمت میں سے ہے اور غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی مقتول کے سامان میں پانچویں حصے کے قائل ہیں اور وہ اسے مال غنیمت سے قرار دیتے ہیں حالانکہ انہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا، معلوم تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے مقتول کا سامان انہیں عطا فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ بدر کا عمل جس کا ذکر ہو چکا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک منسوخ نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے مقتول کا سامان انہیں دیا تو اس کی وجہ آپ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو پہلے گزر چکا یا کسی اور وجہ سے عطا فرمایا۔

روایات کی تصحیح معانی کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا۔

اور غور و فکر (قیاس) کے اعتبار سے اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اگر امام کوئی لشکر بھیجے اور وہ دار الحرب میں ہو امام اور باقی لشکر اس چھوٹے لشکر کے ساتھ نہ جائیں پھر وہ چھوٹا لشکر مال غنیمت لے کر آئے تو یہ غنیمت ان کے اور باقی تمام لشکر کے درمیان تقسیم ہو گی اگرچہ وہ ان کے ساتھ لڑائی میں شریک نہ تھے اور یہ چھوٹا لشکر دوسروں کی نسبت مال غنیمت کا زیادہ حقدار نہ ہوگا اگرچہ جنگ انہوں نے لڑی اور اسی کی وجہ سے غنیمت حاصل ہوئی اور اگر امام اس لشکر کو بھیجتے ہوئے غنیمت میں سے پانچواں حصہ ان کے لیے مقرر کر

كَانَ عَنْ قِتَالِهَا مَا غَنِمَتْ وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ نَفَلَ تِلْكَ السَّرِيَّةَ لَمَّا بَعَثَهَا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمَتْ كَانَ ذٰلِكَ لَهَا عَلٰى مَا نَفَلَهَا إِيَّاهُ الْإِمَامُ وَكَانَ مَا بَقِيَ مِمَّا غَنِمَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فَكَانَتِ السَّرِيَّةُ الْمَبْعُوثَةُ لَا تَسْتَحِقُّ مِمَّا غَنِمَتْ دُوْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا مَا خَصَّهَا بِهِ الْإِمَامُ دُوْنَهُمْ۔

دے تو ان کو وہ ملے گا جو امام نے ان کے لیے مقرر کیا اور باقی مال ان کے اور باقی لشکر کے درمیان تقسیم ہوگا لہذا یہ لشکر باقی لشکر سے الگ صرف اتنے مال کا مستحق ہوگا جو امام نے ان کے لیے مخصوص کیا ہے۔

فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ لَا يَسْتَحِقُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَيْئًا مِمَّا تَوَلّٰى أَخْذَهُ مِنْ أَسْلَابِ الْقَتْلٰى وَغَيْرِهَا إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ سَائِرُ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ نَفَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ لَهُ بِتَنْفِيْلِ الْإِمَامِ لَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ دارالحرب میں جتنا لشکر ہے ان میں سے کوئی بھی اس سامان کا مستحق نہیں ہوگا جو اس نے مقتولین کے سامان وغیرہ سے حاصل کیا بلکہ وہ باقی لشکر کی طرح استحقاق رکھتا ہے البتہ یہ کہ امام اس کے لیے اس میں سے کچھ مقرر فرمادے لہذا یہ اسے امام کے مقرر کرنے سے ملے گا کسی اور وجہ سے نہیں، اس باب میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب بھی یہی ہے۔

۹۴۰۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَوْفٍ قَالَ الْوَلِيْدُ وَحَدَّثَنِيْ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفٍ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ مَدَدِيًّا رَافَقَهُمْ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَأَنَّ رُوْمِيًّا كَانَ يَشُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَيُغْرِيْ بِهِمْ فَتَلَطَّفَ لَهُ ذٰلِكَ الْمَدَدِيُّ فَقَعَدَ لَهُ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا مَرَّ بِهِ عَرْقَبَ فَرَسَهُ وَخَرَّ الرُّوْمِيُّ لِقَفَاهُ فَعَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَأَقْبَلَ بِفَرَسِهِ وَسَيْفِهِ وَسَرْجِهِ وَلِجَامِهِ وَمِنْطَقَتِهِ وَسِلَاحِهِ كُلُّ ذٰلِكَ مُذَهَّبٌ بِالذَّهَبِ وَالْجَوْهَرِ إِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَأَخَذَ مِنْهُ

حضرت خالد بن معدان، حضرت جبیر سے اور وہ حضرت عوف (ابن مالک) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ موتہ کے موقع پر ایک لشکری ان کے ساتھ ہوگیا ایک رومی مسلمانوں پر حملہ کرتا اور ان کا پیچھا کرتا تھا اس لشکری نے اس رومی کے ساتھ نرمی کا رویہ اختیار کیا اور اسکی تاک میں ایک چٹان کے نیچے بیٹھ گیا جب وہ وہاں سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے رومی اپنی گدی کے بل گر پڑا لشکری نے اس پر تلوار بلند کی اور اسے قتل کر دیا پھر وہ اس کا گھوڑا، تلوار، زین، لگام، کمربند اور اسلحہ لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا یہ تمام سامان سونے اور جواہرات سے مرصع تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس سے کچھ مال لے لیا اور باقی اسے دے دیا راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت خالد بن ولید سے کہا یہ کیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو مقتول کا تمام

خَالِدٌ طَائِفَةً وَنَفَّلَهُ بَقِيَّتَهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ مَا هٰذَا أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الْقَاتِلَ السَّلَبَ كُلَّهُ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوْفٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ خَبَرَهُ فَدَعَاهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْمَدَدِيِّ بَقِيَّةَ سَلَبِهِ فَوَلّٰى خَالِدٌ لِيَدْفَعَ سَلَبَهُ فَقُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا خَالِدُ أَوَلَمْ أَفِ لَكَ بِمَا وَعَدْتُكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا أُمَرَائِي لَكُمْ صِفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ۔

سامان دیا ہے انہوں نے کہا ہاں میں جانتا ہوں لیکن میرے خیال میں یہ بہت زیادہ مال ہے وہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں تمہاری بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منوا کر دوں گا حضرت عوف فرماتے ہیں جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ تک یہ بات پہنچا دی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بلا کر فرمایا لشکری کا باقی مال بھی اسے دے دو حضرت خالد وہ مال دینے کے لیے واپس لوٹے تو میں نے کہا اے خالد! تمہارا کیا خیال ہے کیا میں نے تم سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا اے خالد! اسے نہ دینا اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم میرے مقرر کردہ امیروں کو چھوڑ دو گے تمہارے لیے عمدہ چیزیں اور ان کے لیے خراب مال ہو۔

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أَمَرَ خَالِدًا أَنْ يَدْفَعَ بَقِيَّةَ السَّلَبِ إِلَى الْمَدَدِيِّ فَلَمَّا تَكَلَّمَ عَوْفٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا أَنْ لَا يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَبَ لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا لِلْمَدَدِيِّ بِقَتْلِهِ الَّذِي كَانَ ذٰلِكَ السَّلَبُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لَهُ بِذٰلِكَ إِذًا لَمَا مَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامٍ كَانَ مِنْ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ خَالِدًا أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ وَلَهُ دَفْعُهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَنْعِهِ مِنْهُ وَلَهُ مَنْعُهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِأَبِي طَلْحَةَ فِي حَدِيثِ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْأَسْلَابَ وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا عَظِيمًا

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ باقی مال لشکری کو دے دیں پھر جب حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے مال نہ دیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سامان قتل کی وجہ سے لشکری کے لیے واجب نہیں ہوا تھا کیونکہ اگر وہ قتل کی وجہ سے واجب ہوتا تو کسی دوسرے شخص کی گفتگو کے باعث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہ روکتے لیکن آپ نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مال دے دیں تو آپ کو دینے کا حق تھا اور پھر منع فرما دیا تو آپ کو روکنے کا حق بھی تھا جس طرح حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہم نے اسے اس باب میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم پانچواں حصہ نہیں لیتے لیکن حضرت براء کو جو سامان ملا وہ بہت بڑا مال ہے اور ہم اس کا پانچواں حصہ لیں گے چنانچہ آپ نے خمس لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ مقتول کے مال سے خمس نہیں لیتے تھے لیکن انہیں خمس لینے کا اختیار ہے ان کا خمس نہ لینا اس

وَلَا اَرَانَا اِلَّا خَامِسِيْهِ قَالَ فَخَمَّسَهُ فَاَخْبَرَ عُمَرُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُخَمِّسُوْنَ الْاَسْلَابَ وَلَهُمْ اَنْ يُّخَمِّسُوْهَا وَاِنَّ تَرْكَهُمْ تَخْمِيْسَهَا اِنَّمَا كَانَ بِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ لَا لِاَنَّ الْاَسْلَابَ قَدْ وَجَبَتْ لِلْقَاتِلِيْنَ كَمَا تَجِبُ لَهُمْ سِهَامُهُمْ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَكَذٰلِكَ مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ اَمْرِهٖ خَالِدًا بِمَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَمِنْ نَهْيِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَمَّا نَهَاهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَمَرَهٗ بِمَا لَهٗ اَنْ يَّاْمُرَ بِهٖ وَنَهَاهُ عَمَّا لَهٗ اَنْ يَّنْهَاهُ عَنْهُ وَفِيْمَا ذَكَرْنَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ اَنَّ السَّلَبَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ

اختیار کی وجہ سے تھا اس لیے نہیں کہ وہ قتل کرنے والوں کے لیے واجب ہو گیا جیسا کہ ان کے لیے غنیمت سے حصہ واجب ہو جاتا ہے اسی طرح حضرت عوف کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا کہ حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا پھر منع فرما دیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اس کا حکم دینے اور منع کرنے دونوں باتوں کا اختیار رکھتے تھے جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں اس بات کی صحیح دلیل پائی جاتی ہے اس وجہ سے قاتلین کے لیے سامان واجب نہیں ہوتا۔

---

۹۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ وَجَلَسَتِ الشُّيُوْخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ جَاءَتِ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفَلَهُمْ فَقَالَ الشُّيُوْخُ لَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْنَا فَاِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ وَلَوِ انْهَزَمْتُمْ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ يَقُوْلُ اَطِيْعُوْنِيْ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كَمَا رَاَيْتُمْ عَاقِبَةَ اَمْرِيْ حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَاَنْتُمْ كَارِهُوْنَ فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوَآءِ بِمَا قَسَمَ.

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غزوہ بدر کا دن تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح کیا اس کے لیے ایسا ایسا ہے پس نوجوان مرد چلے گئے اور عمر رسیدہ حضرات جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے جب مال غنیمت آیا تو نوجوان اپنا اضافی حصہ مانگنے لگے بزرگوں نے کہا کہ تمہیں ہم پر ترجیح نہیں ہے ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اگر تمہیں شکست ہوتی تو ہم تمہارے لیے جا در کا کام دیتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی، آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں (آخر تک) آپ نے اسے پڑھا حتیٰ کہ جب آپ یہاں تک پہنچے ”جیسا کہ آپ کا رب آپ کو آپ کے خانۂ اقدس سے حق کے ساتھ باہر لایا اور ایک گروہ ناپسند کرتا تھا“ آپ نے فرمایا اس معاملے میں میری اطاعت کرو جیسا کہ تم میرے کام کا نتیجہ دیکھ رہے جب تم نکلے تو بد دل تھے، پھر آپ نے مال غنیمت برابر برابر تقسیم فرمایا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الشُّبَّانَ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْاَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لِمَا مَنَعَهُمْ مِنْهَا وَلَا اَعْطَاهُمْ اَسْلَابَ مَنِ اسْتَاثَرُوْا بِقَتْلِهٖ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ۔

تو اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو اس حصے سے روک دیا جو ان کے لیے مقرر فرمایا تھا پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ مقتولین کا سامان، قاتلوں کے لیے واجب نہیں ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ان کو اس سے منع نہ فرماتے اور جنہوں نے قتل کیا تھا سامان کے ساتھ ان کو ترجیح دیتے دوسروں کو جو پیچھے رہ گئے تھے وہ مال نہ دیتے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا وَجْهُ مَنْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال ان کے لیے مقرر کیا تھا تو نہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

قِيْلَ لَهٗ لِاَنَّ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ فَاِنَّمَا كَانَ لِاَنْ يَّفْعَلُوْا مَا هُوَ صَلَاحٌ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَيْسَ مِنْ صَلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُهُمُ الرَّايَاتِ وَالْخُرُوْجُ عَنْهَا وَاِضَاعَةُ الْحَافِظِيْنَ لَهَا فَلَمَّا خَرَجُوْا عَنْ ذٰلِكَ كَانُوْا قَدْ خَرَجُوْا عَنِ الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهٖ يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فَمَنَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ آپ نے ان کے لیے وہ مال اس وجہ سے مقرر فرمایا کہ وہ ایسا عمل کریں جس میں مسلمانوں کی بھلائی ہے اور جھنڈوں کو چھوڑ دینا ان سے نکل جانا اور ان کی حفاظت کرنے والوں کو ضائع کر دینا مسلمانوں کی بھلائی نہیں ہے جب وہ اس عمل سے نکل گئے تو ان کے استحقاق کا سبب باقی نہ رہا لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ مال روک دیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۲۲۹ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى

باب۔ قرابت داروں کا حصہ

۹۴۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهِ اَثَرَ الرَّحٰى فِيْ يَدِهَا وَقَدْ بَلَغَهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ سَبْيٌ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهٗ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ فَاَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ پر چکی کے نشان کی شکایت کرنے لگیں انہیں خبر ملی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہیں اس لیے وہ خادم کا سوال کرنے حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی البتہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان کو بات بتائی، جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو اس بات کی خبر دی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر

قَالَ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَھَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ مَکَانَکُمَا فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ قَدَمَیْہِ عَلٰی صَدْرِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا تُکَبِّرَانِ اللّٰہَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ تَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا فَاِنَّہٗ خَیْرٌ لَّکُمَا

۹۴۳- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ لِفَاطِمَۃَ ذَاتَ یَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰہُ اَبَاکِ بِسَعَۃٍ وَّرَقِیْقٍ فَأْتِیْہِ فَاطْلُبِیْ مِنْہُ خَادِمًا فَاَتَتْہُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اُعْطِیْکُمَا وَاَدَعُ اَھْلَ الصُّفَّۃِ یَطْوُوْنَ بُطُوْنَھُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَیْھِمْ وَلٰکِنْ اَبِیْعُھَا وَاُنْفِقُ عَلَیْھِمْ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا عَلَّمَنِیْہِ جِبْرِیْلُ کَبِّرَا فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّسَبِّحَا عَشْرًا وَّاحْمَدَا عَشْرًا وَّاِذَا اَوَیْتُمَا اِلٰی فِرَاشِکُمَا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ مَا فِیْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ۔

۹۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِی الْفَضْلُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَکَمِ اَنَّ اُمَّہٗ حَدَّثَتْہُ اَنَّھَا ذَھَبَتْ ھِیَ وَاُمُّھَا حَتّٰی دَخَلَتْ عَلٰی فَاطِمَۃَ فَخَرَجْنَ جَمِیْعًا فَاَتَیْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ وَمَعَہٗ رَقِیْقٌ فَسَاَلْنَہٗ اَنْ یُّخْدِمَھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ

چلے گئے تھے ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو چنانچہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے سوال کیا ہے جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اک[بر] کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار ہی الحمد للہ پڑھو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے [ایک] دن حضرت خاتون جنت سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد ماجد کو بہت سا مال اور غلام عطا فرمائے ہیں پس ان کے پاس جا کر ایک خادم کا مطالبہ کرو حضرت خاتون جنت حاضر ہوئیں اور آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کی آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا (بھوک کی وجہ سے) ان کے پیٹ خالی ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں لیکن میں ان غلامو[ں] کو بیچ کر ان پر خرچ کروں گا کیا میں تمہیں تمہاری اس مطلوبہ چیز سے بہتر نہ بتاؤں حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے سکھایا ہے ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ پڑھا کرو اور جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو بھی پڑھو پھر حضرت سلیمان کی روایت (گذشتہ روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت فضل بن حسن بن عمرو بن حکم سے مروی ہے ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ان کی والدہ حضرت خاتون جنت کے پاس حاضر ہوئیں پھر وہ اکٹھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے اور آپ کے ساتھ کچھ غلام تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ایک غلام کا سوال کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامٰى أَهْلِ بَدْرٍ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ مَعْلُوْمٌ وَلَا حَظَّ لَهُمْ مِنْهُ خِلَافُ حَظِّ غَيْرِهِمْ قَالُوْا وَإِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مَا جَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَبِقَوْلِهِ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ بِحَالِ فَقْرِهِمْ وَحَاجَتِهِمْ فَأَدْخَلَهُمْ مَعَ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ فَكَمَا يُخْرِجُ الْفَقِيْرُ وَالْيَتِيْمُ وَالْمِسْكِيْنُ مِنْ ذٰلِكَ لِخُرُوْجِهِمْ مِنَ الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهِ اسْتَحَقُّوْا مَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ ذَوُوْا قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْمُوْمُوْنَ مَعَهُمْ إِنَّمَا كَانُوْا ضُمُّوْا مَعَهُمْ لِفَقْرِهِمْ فَإِذَا اسْتَغْنَوْا خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَوْ كَانَ لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَظٌّ لَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ إِذْ كَانَتْ أَقْرَبَهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا وَأَمَسَّهُمْ بِهِ رَحِمًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا حَظًّا فِي السَّبْيِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنْهُ خَادِمًا وَلٰكِنَّهُ وَكَلَهَا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّ مَا تَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا حُكْمُهَا فِيْهِ حُكْمُ الْمَسَاكِيْنِ فِيْمَا تَأْخُذُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَأَى أَنَّ تَرْكَهَا

فرمایا اہلِ بدر کے یتیم بچے تم سے سبقت لے گئے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے خمس (پانچویں حصہ) میں سے کوئی معلوم مقدار نہیں اور دوسروں کے حصے سے الگ کوئی حصہ نہیں وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے وہی حصہ مقرر فرمایا جسے اس نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا (ترجمہ) "اور جان لو کہ جو کچھ تم مال غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے"۔ اور اس ارشاد گرامی میں بیان کیا (ترجمہ) "جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بستیوں والوں کے مال سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے قرابت داروں یتیموں اور مسکینوں کے لیے ہے" اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ محتاج ہوں اور ان کو حاجت ہو تو ان (قرابت داروں) کو فقراء اور مساکین کے ساتھ شامل فرمایا پس جس طرح فقیر، یتیم اور مسکین اس حکم سے خارج ہو جاتے ہیں جب ان میں استحقاق کا سبب نہ پایا جائے اور وہ اس کے مستحق نہیں ہوں گے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار جن کو ان حضرات کے ساتھ ملایا گیا انہیں ان کی محتاجی کی وجہ سے ملایا گیا اور اگر وہ مالدار ہوں تو اس حکم سے خارج ہو جائیں گے۔ یہ حضرات مزید فرماتے ہیں اگر محض قرابت نبوی کی وجہ سے ان کا حصہ ہوتا تو حضرت خاتون جنت بھی ان میں سے ہوتیں کیونکہ وہ نسب کے اعتبار سے آپ کے زیادہ قریب اور رحم کے لیے زیادہ مستحق تھیں لیکن آپ نے ان کے لیے ان قیدیوں میں حصہ نہیں رکھا جن کا ہم نے ذکر کیا اور انہیں کوئی خادم عطا نہیں فرمایا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے حوالے کر دیا کیونکہ آپ اس میں سے جو کچھ حاصل کرتیں تو آپ صدقہ لینے کی وجہ سے مساکین میں ہوتیں تو آپ نے دیکھا کہ ان کا اس مطالبہ سے دست بردار ہونا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر، تسبیح اور تہلیل کی طرف متوجہ ہونا اس

ذٰلِكَ وَالْاِقْبَالَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْبِيْحِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ خَيْرٌ لَّهَا مِنْ ذٰلِكَ وَاَفْضَلُ۔

سے بہتر اور افضل ہے۔

۹۴۵ - **وَقَدْ** قَسَمَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعَ الْخُمُسِ فَلَمْ يَرَيَا لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَقًّا خِلَافَ حَقِّ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا هُوَ الْحُكْمُ عِنْدَهُمَا وَثَبَتَ اِذْ لَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمَا فِيْهِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رَاْيُهُمْ فِيْهِ اَيْضًا وَاِذَا ثَبَتَ الْاِجْمَاعُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَمِنْ جَمِيْعِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِهٖ وَوَجَبَ الْعَمَلُ بِهٖ وَتَرْكُ خِلَافِهٖ۔

ثُمَّ هٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا صَارَ الْاَمْرُ اِلَيْهِ حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے تمام خمس تقسیم کر دیا اور قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان کے لیے عام مسلمانوں کے حق سے الگ کوئی حق خیال نہ کیا اس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک بھی یہی حکم ہے اور جب کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی ان کی مخالفت کی تو ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کی رائے بھی یہی تھی پس جب حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع ہوا تو یہ قول ثابت ہو گیا اس پر عمل کرنا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہو گیا۔

پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو انہوں نے بھی لوگوں کو اسی بات کی ترغیب دی۔

۹۴۶ - **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ رَاَيْتَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ اُمُوْرِ النَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ سَلَكَ بِهٖ وَاللّٰهِ سَبِيْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ قُلْتُ وَكَيْفَ وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا كَانَ اَهْلُهٗ يَصْدُرُوْنَ اِلَّا عَنْ رَاْيِهٖ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهٗ قَالَ كَرِهَ وَاللّٰهِ اَنْ يُّدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

فَهٰذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ان حضرات نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو جعفر سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عراق کے حکمران بنے اور لوگوں کے معاملات آپ کے سپرد ہوئے تو آپ نے قرابت داروں کے حصے سے متعلق کیا عمل کیا انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! وہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے راستے پر چلے، وہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیسے ہوا حالانکہ تم فلاں فلاں بات کرتے ہو، انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! ان کے ساتھی تو ان کی بات مانتے ہیں میں نے پوچھا تو کس چیز نے انہیں روکا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان کے خلاف حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی مخالفت ۲ تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اسے

عَنْهُ قَدْ اَجْرَاهُ عَلٰی مَا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَجْرَيَاهُ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ رَاٰی ذٰلِكَ عَدْلًا وَلَوْ كَانَ رَاْيُهٗ خِلَافَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهٖ وَدِيْنِهٖ وَفَضْلِهٖ اِذًا لَرَدَّهٗ اِلٰی مَا رَاٰی۔

اسی طرح جاری رکھا جس طرح حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جاری تھا کیونکہ وہ اسے انصاف کے مطابق سمجھتے تھے اور اگر وہ اس کے خلاف رائے رکھتے تو اپنے علم و فضل اور دین کے پیش نظر اپنی رائے کی طرف لوٹا دیتے۔

۹۴۷- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ قَالَ اَمَّا قَوْلُهٗ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامِ اللّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسَاكِيْنِ۔

ان حضرات نے اس طرح بھی استدلال کیا ہے حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی (رضی اللہ عنہم) سے اللہ تعالیٰ کے قول (ترجمہ) "اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ ہے" تو یہ صرف تمہید ہے یعنی دنیا اور آخرت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے (پانچواں حصہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رشتہ دارو ں، یتیموں اور مساکین کے لیے ہے۔

وَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَوْمٌ مِّنْهُمْ سَهْمُ ذَوِی الْقُرْبٰی لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ وَقَالَ قَوْمٌ سَهْمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ ثُمَّ اَجْمَعُوْا رَاْيَهُمْ اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِی الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ ذٰلِكَ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا اَفَلَا تَرٰی اَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ اَجْمَعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَجَعَ اِلَی الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ الَّذِیْ تَكُوْنُ عُدَّةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ لِقِتَالِ عَدُوِّهِمْ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لِذَوِیْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَا مَنَعُوْا مِنْهُ وَلَمَا صَرَفُوْا اِلٰی غَيْرِهِمْ وَلَا خَفِیَ ذٰلِكَ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَعَ عِلْمِهٖ وَاَهْلِهٖ وَتَقَدُّمِهٖ فِيْهِمْ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام میں اختلاف ہوا ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ رشتہ داروں کا حق خلیفہ کی قرابت کی وجہ سے ہے بعض نے کہا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا حصہ، خلیفۂ وقت کے لیے ہوگا پھر ان کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کی تیاری پر صرف کریں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت میں یہی طریقہ رہا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ صحابہ کرام کا متفق علیہ فیصلہ ہے اور یہ حصہ ان گھوڑوں اور اسلحہ کی طرف لوٹتا ہے جسے دشمن کے مقابلے میں مسلمانوں نے تیار کیا اور اگر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے ہوتا تو وہ اسے نہ روکتے اور کسی دوسرے مصرف پر خرچ نہ کرتے اور یہ بات حضرت حسن بن محمد جیسے اہل علم اور ان میں سے مقدم شخص پر مخفی نہ رہتی۔

وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ جَوَابِهٖ لِنَجْدَةَ لَمَّا كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى۔

۹۴۸ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ لَنَا وَقَدْ كَانَ دَعَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِيُنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيَقْضِيَ عَنْهُ مَنْ غَارَ مِنَّا فَاَبَيْنَا اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَهٗ لَنَا كُلَّهٗ وَرَاَيْنَا اَنَّهٗ لَنَا۔

۹۴۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ وَفَرَضَ لَهُمْ فَكَتَبَ اِلَيْهِ وَاَنَا شَاهِدٌ كُنَّا نَرٰى اَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُخْبِرُ اَنَّ قَوْمَهُمْ اَبَوْا عَلَيْهِمْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمْ وَلَمْ يَظْلِمْ مَنْ اَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اُرِيْدَ فِيْ ذٰلِكَ بِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْحَاجَةِ فَهٰذِهٖ حُجَجُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نجدہ کو جواب دیتے ہوئے یہی بات فرمائی تھی جب اس نے آپ سے قرابت داروں کے حصہ سے متعلق مسئلہ پوچھنے کے لیے آپ کو لکھا تھا۔

یہ حضرات اس سلسلے میں ذکر کرتے ہیں حضرت ابن شہاب سے مروی ہے یزید بن ہرمز نے ان سے بیان کیا کہ یمامہ کے حکمران نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر قرابت داروں کے حصے کے بارے میں پوچھا تو حضرت ا[بن] عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو لکھا کہ یہ ہمارے لیے [ہے] عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تھا کہ اس سے وہ ہمارے خاندان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کریں اور ہمارے قرض داروں کے قرض اتار دیں تو ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ تمام مال ہمیں دیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں [کہ] وہ ہمارا حق ہے۔

حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر قرابت داروں کے اس حصے کے بارے میں پوچھا جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور ان کے لیے مقرر کیا تو انہوں نے ان کو لکھا اور میں بھی موجود تھا کہ ہمارا خیال تھا اس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے لیکن ہماری قوم نے (انہیں دینے سے) انکار کر دیا۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ان کی قوم نے اس بات سے انکار کر دیا کہ یہ حصہ ان کا ہو لیکن انہوں نے انکار کرنے والوں پر کوئی زیادتی نہیں کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے جو کچھ مراد ہے وہ وہی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا یعنی فقر اور محتاجی کی صورت میں ان کا ہے۔ یہ ان لوگوں کے دلائل ہیں جن کا موقف ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے خمس میں کوئی حصہ نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ بَعْدَهُ۔

وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ كَانَ لَهُمْ سَهْمٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَضَعَهُ فِيْمَنْ شَآءَ مِنْهُمْ۔

٩٥٠ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِيْ اُمَيَّةَ شَيْئًا وَبَنِيْ نَوْفَلٍ فَاَتَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللهُ بِكَ فَمَا بَالُنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ فَقَالَ اِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا الْاِسْلَامِ۔

قَالُوْا فَلَمَّا اَعْطٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ السَّهْمَ بَعْضَ الْقَرَابَةِ وَحَرَمَ مَنْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ كَقَرَابَتِهِمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اللهَ لَمْ يُرِدْ بِمَا جَعَلَ لِذَوِي الْقُرْبٰى كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ خَاصًّا مِنْهُمْ وَجَعَلَ الرَّاْيَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهُ فِيْمَنْ شَآءَ مِنْهُمْ وَاِذَا مَاتَ فَانْقَطَعَ رَاْيُهُ انْقَطَعَ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ جُعِلَ

اور آپ کے بعد ان کے لیے یہ حصہ نہیں تھا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ان کے لیے حصہ تھا اور وہ خمس کا خمس تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ ان میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا لیکن بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دیا (وہ فرماتے ہیں) میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ان بنو ہاشم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے فضیلت عطا فرمائی تو ہمارا اور بنو مطلب کا کیا حال ہے حالانکہ ہم اور وہ (بنو ہاشم) نسبی اعتبار سے ایک ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو مطلب دور جاہلیت اور دور اسلام (دونوں) میں مجھ سے جدا نہیں ہوئے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ بعض قرابت داروں کو عطا فرمایا اور کچھ لوگوں کو جو اسی درجے کی قرابت رکھتے تھے، محروم رکھا تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کے لیے جو حصہ مقرر فرمایا اس سے تمام قرابت دار مراد نہیں بعض خاص لوگ مراد ہیں اور یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صوابدید پر ہے ان میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور جب آپ کا وصال ہو گیا اور آپ کی رائے باقی نہ رہی تو ان (قرابت داروں) کا جو حصہ مقرر کیا گیا تھا، ختم ہو گیا جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے مال

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهٖ سَهْمَ الصَّفِيِّ فَكَانَ ذٰلِكَ مَا كَانَ حَيًّا يَخْتَارُ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْمَغْنَمِ مَا شَآءَ فَلَمَّا مَاتَ انْقَطَعَ ذٰلِكَ۔

غنیمت میں سے کچھ صاف حصہ رکھتے تھے اور یہ آپ کی (ظاہری) حیات تک تھا کہ آپ مال غنیمت میں سے جو چاہتے اختیار فرماتے جب آپ کا وصال ہوگیا تو یہ سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ ذَوُو الْقُرْبَى الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا جَعَلَ هُمْ بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُمْ مِنْ ذٰلِكَ بِجَعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ حِيْنَئِذٍ اَنْ يُعْطِيَ غَيْرَهُمْ مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَدْخُلُوْا فِي الْاٰيَةِ وَ اِنَّمَا دَخَلَ فِيْهَا مِنْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذَا الْاِخْتِلَافِ فَذَهَبَ كُلُّ فَرِيْقٍ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهٖ بِمَا وَصَفْنَا وَجَبَ اَنْ نَكْشِفَ كُلَّ قَوْلٍ مِنْهَا وَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُجَّةِ قَائِلِهٖ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَابْتَدَأْنَا بِقَوْلِ الَّذِيْ نَفٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ فِي الْاٰيَةِ شَيْءٌ بِحَقِّ الْقَرَابَةِ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا جُعِلَ لَهُمْ فِيْهَا مَا جُعِلَ لِحَاجَتِهِمْ وَ فَقْرِهِمْ كَمَا جُعِلَ لِلْمَسٰكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ فِيْهَا مَا جُعِلَ لِحَاجَتِهِمَا وَ فَقْرِهِمَا فَاِذَا ارْتَفَعَ الْفَقْرُ عَنْهُمْ جَمِيْعًا ارْتَفَعَتْ حُقُوْقُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى حِيْنَ قَسَمَهٗ فَاَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَعَمَّهُمْ

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جن قرابت داروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حصہ مقرر فرمایا وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور انہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر کیا تھا اور اس وقت آپ ان کے علاوہ یعنی بنوامیہ اور بنو نوفل کو نہیں دے سکتے تھے کیونکہ وہ آپ (کے حکم) میں داخل نہیں تھے بنو ہاشم اور بنو مطلب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خصوصی قرابت کے تحت داخل ہوئے تو جب فقہاء کرام کے درمیان اختلاف ہے تو ہر فریق نے وہ موقف اختیار کیا جو ہم نے ذکر کیا ہے اور اپنے قول پر وہ دلائل پیش کئے جو ہم نے بیان کئے ہیں تو ہم پر واجب ہے کہ ان میں سے ہر قول اور اس کی دلیل کو واضح کریں تا کہ ان اقوال میں سے صحیح قول نکال سکیں۔ چنانچہ ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو اس جماعت کے قول سے ابتداء کی جو آیت کریمہ میں قرابت داروں کے حصے کی نفی کرتی ہے انہوں نے حاجت اور محتاجی کے باعث ان کا حصہ قرار دیا جیسا کہ مسکینوں اور یتیموں کے لیے ان کی حاجت اور فقر کی وجہ سے حصہ مقرر کیا گیا جب ان سب کا فقر ختم ہو جائے گا تو اس سے ان کے حقوق بھی ختم ہو جائیں گے۔ تو ہم نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کے وقت قرابت داروں کا حصہ رکھا اور وہ تمام بنوہاشم اور بنو مطلب کو دیا اور ان میں مالدار بھی تھے اور فقیر بھی، اس سے ثابت ہوا کہ اگر ان کا حصہ فقر کی وجہ سے

بِذٰلِكَ جَمِيعًا وَقَدْ كَانَ فِيهِمُ الْغَنِيُّ وَالْفَقِيرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ هُوَ لِعِلَّةِ الْفَقْرِ لَا لِعِلَّةِ الْقَرَابَةِ إِذًا لَمَا دَخَلَ أَغْنِيَاؤُهُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ فِي مَا جَعَلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَلَقَصَدَ إِلَى الْفُقَرَاءِ مِنْهُمْ دُونَ الْأَغْنِيَاءِ فَأَعْطَاهُمْ كَمَا فَعَلَ فِي الْيَتَامَى فَلَمَّا أَدْخَلَ أَغْنِيَاءَهُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى أَعْيَانِ الْقَرَابَةِ لِعِلَّةِ قَرَابَتِهِمْ لَا لِعِلَّةِ فَقْرِهِمْ۔

۹۵۱ - **وَأَمَّا** مَا ذَكَرُوا مِنْ حَدِيثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَيْثُ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا مِنَ السَّبْيِ الَّذِي كَانَ قَدِمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ وَوَكَلَهَا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْبِيحِ فَهٰذَا لَيْسَ فِيهِ عِنْدَنَا دَلِيلٌ لَهُمْ عَلَى مَا ذَكَرُوا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهَا حِينَ سَأَلَتْهُ لَا حَقَّ لَكِ فِيهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَبَيَّنَ ذٰلِكَ لَهَا كَمَا بَيَّنَهُ لِلْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حِينَ سَأَلَاهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ لِيُصِيبَا مِنْهَا فَقَالَ لَهُمَا إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ لَمْ يُعْطِهَا الْخَادِمَ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قُسِمَ فَلَمَّا قُسِمَ أَعْطَاهَا حَقَّهَا مِنْ ذٰلِكَ وَأَعْطَى غَيْرَهَا أَيْضًا حَقَّهُ فَيَكُونُ تَرْكُهُ إِعْطَاءَهَا إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُقْسَمْ وَدَلَّهَا عَلَى تَسْبِيحِ اللّٰهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَهْلِيلِهِ الَّذِي يُرْجَى لَهَا بِهِ الْفَوْزُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَالزُّلْفَى عِنْدَهُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ

ہوتا، قرابت داری کی وجہ سے نہ ہوتا تو اس حصے میں ان کے فقراء کے ساتھ مالدار شریک نہ ہوتے اور صرف فقراء کا ارادہ کیا جاتا مالدار لوگوں کا حصہ نہ ہوتا اور آپ محتاجوں ہی کو دیتے جیسا کہ یتیم کے سلسلے میں کہا تو جب آپ نے ان کے فقراء میں مالداروں کو بھی داخل فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے اس کے ساتھ قرابت داروں کا ارادہ صرف ان کی قرابت کے سبب کیا ان کی محتاجی کی وجہ سے نہیں۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کی کہ جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان قیدیوں میں سے ایک غلام کی درخواست کی جو آپ کے پاس آئے تھے تو آپ نے خادم عنایت نہ فرمایا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تسبیح کی طرف متوجہ کیا تو ہمارے نزدیک اس میں ان کے موقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب انہوں نے سوال کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس میں تمہارا حق نہیں اگر یہ بات اسی طرح ہوتی تو آپ حضرت خاتون جنت سے بھی اسی طرح بیان فرماتے جیسے حضرت فضل بن عباس اور حضرت ربیعہ بن حارث کو فرمایا تھا جب انہوں نے صدقہ پر عامل مقرر ہونا چاہا تاکہ اس سے کچھ حاصل کریں تو آپ نے فرمایا یہ لوگوں کی میل ہے اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے لیے جائز نہیں۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس وقت اس لیے نہ دیا ہو کہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی جب تقسیم ہوئی تو آپ نے ان کو ان کا حق دے دیا اور دوسروں کو بھی ان کا حق عنایت فرمایا تو اس وقت نہ دینے کی وجہ عدم تقسیم تھی اور آپ نے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید اور تہلیل کا راستہ بتایا کہ آپ ان کلمات کے ذریعے ان کے لیے بارگاہ خداوندی سے کامیابی اور اس کے قرب کی امید رکھتے تھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کو تقسیم کے بعد غلام

أَخَذَهَا مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَسَمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي الْآثَارِ مَا يَدْفَعُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔

وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ إِنْ كَانَ مَنَعَهَا مِنْهُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ قَرَابَةً وَلٰكِنَّ أَقْرَبَ مِنَ الْقَرَابَةِ لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يُقَالُ هُوَ مِنْ قَرَابَةِ أَبِيْهِ إِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ لِمَنْ غَيْرُهُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُ۔

أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِيْنَ لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْأَقْرَبِيْنَ فَكَمَا كَانَ الْوَالِدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهٖ فَكَذٰلِكَ الْوَلَدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَالِدِهٖ۔

وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نَحْوًا مِمَّا ذَكَرْنَا فِيْ رَجُلٍ قَالَ قَدْ أَوْصَيْتُ بِثُلُثِ مَالِيْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ أَنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهٗ لَا يَدْخُلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ وَلَيْسُوْا بِقَرَابَةٍ وَاحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا۔

فَهٰذَا وَجْهٌ آخَرُ فَانْدَفَعَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ أَيْضًا بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا حُجَّةٌ فِيْ نَفْيِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى۔

۹۵۲- وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِمَا وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فَإِنَّ هٰذَا مِمَّا يَسَعُ فِيْهِ اجْتِهَادُ الرَّأْيِ فَرَأَيَاهُمَا ذٰلِكَ وَاجْتَهَدَا فَكَانَ مَا أَدَّاهُمَا إِلَيْهِ اجْتِهَادُهُمَا هُوَ مَا رَأَيَا فِيْ ذٰلِكَ فَحَكَمَا بِهٖ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ

عطا فرمایا ہو اور ہمیں روایات میں کوئی بات اس کے خلاف معلوم نہیں ہوتی۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر آپ نے ان کو غلام عطا نہیں فرمایا تو شاید اس لیے کہ ان کو قرابت حاصل نہ تھی بلکہ وہ تو قرابت سے بھی زیادہ قریبی تھیں کیونکہ اولاد کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ باپ کے رشتہ داروں سے ہے بلکہ یہ لفظ اولاد کے غیر کے استعمال ہوتا ہے کہ وہ اس کے زیادہ قریب ہے۔

کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف نہیں دیکھتے رب...
آپ فرما دیجیے جو کچھ تم اچھی چیز سے خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور زیادہ قریبی رشتہ داروں کے لیے ہے تو ماں باپ کو قرابت داروں کا غیر قرار دیا کیوں کہ وہ زیادہ قریبی لوگوں سے بھی زیادہ قریبی ہیں تو جس طرح انسان کی قرابت سے والد نکل جاتا ہے اسی طرح بیٹا بھی والد کی قرابت سے نکل جاتا ہے۔

حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے بھی اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں نے فلاں قرابت کی وجہ سے مال کے تیسرے حصے کی وصیت کی اس کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ قرابت سے بھی زیادہ قریبی ہیں، قرابت دار نہیں ہیں، وہی بات کہی ہے جو ہم نے ذکر کی اور انہوں نے اس سلسلے میں اسی آیت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے ذکر کیا۔

تو یہ ایک دوسری وجہ ہے پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس بنیاد پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے قرابت داروں کے حصہ کی نفی پر استدلال ختم ہو گیا۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا اور یہ کہ صحابہ کرام نے اس کا انکار نہیں کیا تو اس بات میں اجتہاد کی گنجائش تھی چنانچہ انہوں نے اس میں غور وفکر کیا اور اپنے اجتہاد کے مطابق فیصلہ کیا اور اسی پر کاربند رہے انہیں اس پر ثواب اور اجر ملے گا۔

اور ان حضرات کا یہ کہنا کہ صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا تو کسی کے لیے اس کا انکار کرنا کیسے جائز

عَلَيْهِمَا وَمِمَّا فِي ذٰلِكَ مُثَابَانِ مَأْجُوْرَانِ وَ أَمَّا
قَوْلُهُمْ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ يَجُوْزُ
أَنْ يُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ وَهُمَا إِمَامَانِ
عَدْلَانِ رَأَيَا رَأْيًا فَحَكَمَا بِهِ فَفَعَلَا فِي ذٰلِكَ
الَّذِي كُلِّفَا وَلٰكِنْ قَدْ رَأَى فِي ذَالِكَ غَيْرُهُمَا
مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِخِلَافِ مَا رَأَيَا فَلَمْ يُعَنِّفُوْهُمَا فِيْمَا حَكَمَا بِهِ
مِنْ ذٰلِكَ إِذْ كَانَ الرَّأْيُ فِي ذٰلِكَ وَاسِعًا وَ
الْاِجْتِهَادُ لِلنَّاسِ جَمِيْعًا فَأَدّٰى أَبَا بَكْرٍ وَ
عُمَرَ رَأْيُهُمَا فِي ذٰلِكَ إِلٰى مَا رَأَيَا وَحَكَمَا
وَأَدّٰى غَيْرَهُمَا مِمَّنْ خَالَفَهُمَا اِجْتِهَادُهُ فِي
ذٰلِكَ إِلٰى مَا رَاٰهُ وَكُلٌّ مَأْجُوْرٌ فِي اِجْتِهَادِهِ فِي
ذٰلِكَ مُثَابٌ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ الَّذِي عَلَيْهِ وَلَمْ
يُنْكِرْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَوْلَهُ لِأَنَّ مَا خَالَفَ
إِلَيْهِ وَهُوَ رَأْيٌ وَالَّذِي قَالَهُ مُخَالِفُهُ هُوَ رَأْيٌ
أَيْضًا وَلَا تَوْقِيْفَ مَعَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِقَوْلِهِ مِنْ
كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَلَا إِجْمَاعٍ.

ہو سکتا تھا جب کہ وہ دونوں عادل امام تھے ان کی ایک رائے
تھی جس پر انہوں نے فیصلہ کیا تو انہوں نے اس سلسلے میں وہی
کچھ کیا جس کا ان کو مکلف بنایا گیا تھا۔

البتہ دوسرے صحابہ کرام کی رائے ان کے خلاف تھی لیکن
انہوں نے ان پر سختی نہیں کی کیونکہ اس میں رائے کی گنجائش تھی
اور اجتہاد کی بھی سب کو اجازت تھی چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق
اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے ایک رائے اختیار
کی اور فیصلہ کیا لیکن ان مخالفین نے ایک دوسری رائے
اختیار کی جو ان کے اجتہاد کا تقاضا تھا اور یہ تمام حضرات
اپنے ہر اجتہاد کا اجر و ثواب پائیں گے انہوں نے
اپنی ذمہ داری کو پورا کیا لہذا انہوں نے ایک
دوسرے پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ اس کی
بھی ایک رائے ہے اور ان میں سے
کسی ایک کو بھی قرآن و سنت اور اجماع سے
صریح نص حاصل نہیں۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَا خُوْلِفَا فِيْمَا رَأَيَا مِنْ ذٰلِكَ
قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كُنَّا نَرٰى
أَنَّا نَحْنُ هُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ
رَأَوْا فِي ذٰلِكَ رَأْيًا أَبَاهُ عَلَيْهِمْ قَوْمُهُمْ وَأَنَّ
عُمَرَ دَعَاهُمْ إِلٰى أَنْ يُزَوِّجَ مِنْهُ أَيِّمَهُمْ وَيَكْسُوَ
مِنْهُ عَادِيَهُمْ قَالَ فَأَبَيْنَا عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ
لَنَا كُلَّهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا عَلٰى هٰذَا
الْقَوْلِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُمْ
لَمْ يَكُوْنُوْا رَجَعُوْا عَمَّا كَانُوْا رَأَوْا مِنْ ذٰلِكَ

اس بات کی دلیل کہ اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق اور
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی رائے کی مخالفت کی گئی حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے وہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے
تھے کہ ہم ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں
تو ہماری قوم نے اس بات کا انکار کیا۔ تو حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اس سلسلے میں ان کی قوم نے ان کی رائے کی
مخالفت کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو دعوت دی کہ وہ
اس حصے میں سے ان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کر دیں اور ان کے
بے لباس لوگوں کو لباس پہنائیں وہ فرماتے ہیں ہم نے صرف
اس بات کو تسلیم کیا کہ وہ تمام مال ہمیں عطا فرمائیں تو یہ اس بات
کی دلیل ہے کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر

لِرَأْيِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا رَأْيِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ
وَّعُمَرَ وَعِنْدَ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحُكْمِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي تَخْتَلِفُ
فِيهَا الَّتِي يَسَعُ فِيهَا اجْتِهَادُ الرَّأْيِ۔

۹۵۴- وَأَمَّا قَوْلُهُمْ ثُمَّ أَفْضَى الْأَمْرُ
إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِّنْ
ذٰلِكَ عَمَّا كَانَ وَضَعَهُ عَلَيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ
قَدْ كَانَ رَأْيُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مِثْلَ الَّذِي رَأَيَا
فَلَيْسَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرُوْا لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَقِيَ
فِي يَدِ عَلِيٍّ مِمَّا كَانَ وَقَعَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَّ
عُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لِأَنَّهُمَا لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ وَقَعَ
فِي أَيْدِيهِمَا أَنْفَذَاهُ فِي وُجُوْهِهِ الَّتِي رَأَيَاهَا
فِي ذٰلِكَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ أَفْضَى الْأَمْرُ
إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ
سَبَى أَحَدًا وَلَا ظَهَرَ عَلَى أَحَدٍ مِّنَ الْعَدُوِّ وَلَا
غَنِمَ غَنِيمَةً يَجِبُ فِيهَا خُمُسٌ لِلّٰهِ لِأَنَّهُ
إِنَّمَا كَانَ شُغْلُهُ فِي خِلَافَتِهِ كُلِّهَا بِقِتَالِ مَنْ
خَالَفَهُ مِمَّنْ لَا يُسْبَى وَلَا يُغْنَمُ وَإِنَّمَا يَحْتَجُّ
بِقَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ لَوْ سَبَى
وَغَنِمَ فَفَعَلَ فِي ذٰلِكَ مِثْلَ مَا كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ
وَّعُمَرُ فَعَلَا فِي الْأَخْمَاسِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَكُنْ
سَبْيٌ وَلَا غَنَمٌ فَلَا حُجَّةَ لِأَحَدٍ فِي تَغْيِيرِ مَا
كَانَ فُعِلَ قَبْلَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ بَقِيَ فِي
يَدِهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ غَنِمَهُ مَنْ قَبْلَهُ
فَحَرَّمَهُ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا كَانَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ
تَدُلُّ عَلَى مَذْهَبِهِ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ كَانَ لِأَنَّ

فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اسی بات پر قائم رہے اور انہوں
نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی رائے کی وجہ سے
اپنی رائے کو نہ چھوڑا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس
کا حکم حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک
ان اشیاء کی طرح تھا جن میں اختلاف کیا جاتا ہے اور ان میں اجتہاد کی گنجائش ہوتی ہے
ان کا یہ کہنا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت
میں اس طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو حضرت ابوبکر ص...
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا یہ حضرات ...
کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ ...
اللہ عنہ کی رائے بھی وہی تھی جو ان دونوں حضرات کی تھی لیکن یہ
بات اس طرح نہیں جس طرح انہوں نے ذکر کی ہے کیونکہ
جو کچھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پاس
تھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قبضے میں نہیں تھا کیونکہ جو کچھ
ان کو حاصل ہوا انہوں نے اپنی رائے کے مطابق جہاں مناسب سمجھا
خرچ کیا پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو
معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی کو قیدی بنایا یا کسی دشمن پر کامیابی حاصل کی
نہ انہوں نے ایسی غنیمت حاصل کی جس میں خمس واجب ہوتا ہے کیونکہ
ان کا تمام دور خلافت ان مخالفین کے خلاف لڑائی میں گزرا جن سے
نہ کوئی قیدی بنایا گیا اور نہ مال غنیمت حاصل ہوا حضرت علی المرتضیٰ
رضی اللہ عنہ کے قول کی ضرورت تو تب ہوتی جب انہوں نے
کسی کو قیدی بنایا ہوتا اور مال غنیمت حاصل کیا ہوتا اور آپ
اس میں وہ عمل کرتے جو حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہما نے خمس میں کیا۔ لیکن جب قیدی اور غلام نہ تھے
تو کوئی شخص اس بات کو دلیل نہیں بنا سکتا کہ پہلے سے جاری
عمل میں تبدیلی کی گئی۔ اگر ان کے پاس پہلے سے بچا ہوا مال غنیمت
میں سے کچھ مال ہوتا پھر وہ اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کے قرابت داروں پر حرام کرتے تو بھی یہ بات ان کے
مذہب کی دلیل نہ بنتی اور یہ کیسے دلیل بن سکتی ہے جب کہ یہ
مال ان تک اس وقت پہنچا جب پہلے امام کی طرف سے اسی حکم

ذٰلِكَ اِنَّمَا صَارَ اِلَيْهِ بَعْدَ مَا نَفَذَ فِيْهِ الْحُكْمُ مِنَ الْاِمَامِ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهٗ فَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِبْطَالُ ذٰلِكَ الْحُكْمِ وَاِنْ كَانَ هُوَ يَرٰى خِلَافَهٗ لِاَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ مِمَّا يَخْتَلِفُ فِيْهِ الْعُلَمَآءُ وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ مَا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيَاهُ فِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدْ خَالَفَهٗ لِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا نَرٰى اِنَّا نَحْنُ هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَهٰذِهٖ جَوَابَاتُ الْحُجَجِ الَّتِيْ احْتَجَّ بِهَا الَّذِيْنَ نَفَوْا سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَنْ يَّكُوْنَ وَاجِبًا لَهُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ حَيَاتِهٖ وَاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْفُقَرَآءِ فَبَطَلَ هٰذَا الْمَذْهَبُ فَثَبَتَ اَحَدُ الْمَذَاهِبِ الْاُخَرِ۔

نافذ ہوگیا اب انہیں اس کو باطل کرنے کا حق نہ تھا اگرچہ ان کی رائے اس کی خلاف بھی ہوتی لیکن اس حکم میں علماء کا اختلاف ہے اور اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی رائے کے موافق ہوتی تو یہاں مخالف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کے موافق کہتا کہ ہم اپنے آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار خیال کرتے تھے لیکن قوم نے اس سلسلے میں ہماری بات نہ مانی تو جو لوگ سرکار دو عالم کی حیات طیبہ اور وصال کے بعد آپ کے قرابت داروں کے حصہ کی نفی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ باقی فقراء کی طرح ہیں تو ان کے دلائل کے یہ جوابات ہیں پس یہ مذہب باطل ہوگیا اور دوسرے دو میں سے ایک مذہب ثابت ہوا۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِيْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ قَرَابَةَ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ سَهْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ هَلْ لِذٰلِكَ وَجْهٌ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فُضِّلَ بِسَهْمِ الصَّفِيِّ وَبِخُمُسِ الْخُمُسِ وَجُعِلَ لَهٗ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْغَنِيْمَةِ سَهْمٌ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ رَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ سَهْمَ الصَّفِيِّ لَيْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ حُكْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ حُكْمَهٗ فِيْ خُمُسِ الْخُمُسِ خِلَافُ حُكْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَهٗ فِيْمَا

تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس شخص کے قول کو دیکھیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے خلیفہ کے قرابت داروں کے لیے قرار دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خلیفہ کے لیے مقرر کیا کیا اس کی کوئی دلیل ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کو ایک صاف (خالص) حصے اور خمس کے پانچویں حصے کے ساتھ فضیلت حاصل تھی اس کے علاوہ مال غنیمت میں دوسرے مسلمانوں کی طرح آپ کا حصہ تھا پھر ہم دیکھتے ہیں اس بات پر سب متفق ہیں کہ جو خالص حصہ ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہ ملے گا اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے خلاف ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خمس کے پانچویں حصے کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے حکم کے خلاف ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے احکام

وَصَفْنَاهُ خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ وَثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ قَرَابَتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ قَرَابَةِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ فَثَبَتَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ مِنَ الْآخَرَيْنِ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَكَانَ سَهْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيًا لَهٗ مَا كَانَ حَيًّا إِلٰى أَنْ مَاتَ وَانْقَطَعَ بِمَوْتِهٖ وَكَانَ سَهْمُ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ وَقَالَ قَوْمٌ قَدِ انْقَطَعَ عَنْهُمْ بِمَوْتِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَمَعَ كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَلِذِي الْقُرْبٰى فَلَمْ يَخُصَّ أَحَدًا مِنْهُمْ دُوْنَ أَحَدٍ ثُمَّ قَسَمَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطٰى مِنْهُمْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً وَحَرَمَ بَنِيْ أُمَيَّةَ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ وَقَدْ كَانُوْا مَحْصُوْرِيْنَ مَعْدُوْدِيْنَ وَفِيْمَنْ أَعْطَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَفِيْمَنْ حَرَمَ كَذٰلِكَ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ السَّهْمَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ فِيْ أَيِّ قَرَابَتِهٖ شَاءَ فَصَارَ بِذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمَ سَهْمِهِ الَّذِيْ كَانَ يَصْطَفِيْ لِنَفْسِهٖ فَكَمَا

سے مختلف ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کی قرابت کا حکم بھی بعد والے حکمرانوں کی قرابت کے حکم سے مختلف ہے پس پچھلے دو قولوں میں سے ایک قول ثابت ہوا۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا ارشاد خداوندی ہے اور جان لو! جو کچھ تم مالِ غنیمت حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں مسافروں کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے تو جب تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی کے ساتھ) زندہ رہے آپ کا حصہ جاری رہا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور آپ کے وصال کے ساتھ ہی یہ حصہ منقطع ہو گیا اور یتیموں، مساکین اور مسافروں کا حصہ، آپ کی وفات کے بعد اسی طرح رہا جیسے پہلے تھا۔

پھر قرابت داروں کے حصے میں اختلاف ہوا ایک جماعت نے کہا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ان کو ملے گا جیسا کہ آپ کی حیات طیبہ میں ان کے لیے تھا جب کہ دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ آپ کے وصال کی وجہ سے وہ ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام رشتہ داروں کو "ولذی القربیٰ" میں جمع فرمایا اور ان میں سے کسی کو مخصوص نہیں کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ تقسیم فرمایا تو ان میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا جبکہ بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم رکھا حالانکہ وہ چند گنتی کے افراد تھے اور جن کو آپ نے عطا فرمایا ان میں مالدار بھی تھے اور محتاج بھی اور جن کو نہیں دیا ان کا بھی یہی حال تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ حصہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا پس آپ نے جس رشتہ دار کو دینا چاہا عطا فرمایا تو اس طرح اس کا حکم آپ کے اس حصے کی طرح ہو گیا جو خالصتاً آپ کے لیے تھا تو جس طرح آپ کی وفات سے وہ حصہ ختم ہو گیا آپ کے بعد کسی کے

كَانَ ذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ كَانَ هٰذَا اَيْضًا كَذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

لیے واجب نہیں اسی طرح آپ کے وصال سے یہ حصہ بھی اُٹھ گیا اور آپ کے بعد کسی کے لیے واجب نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ٢٣ النَّفَلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ قِتَالِ الْعَدُوِّ وَاِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ

دشمن کے ساتھ لڑائی سے فراغت اور مالِ غنیمت جمع کرنے کے بعد غنیمت لینے کا حکم

٩٥٥ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ فِيْ بَدَاْتِهٖ الرُّبُعَ وَفِيْ رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ لیتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ لَهٗ اَنْ يَّنْفُلَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا اَحَبَّ بَعْدَ اِحْرَازِهٖ اِيَّاهَا قَبْلَ اَنْ يَّقْسِمَهَا كَمَا كَانَ لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّنْفُلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ فَاَمَّا مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَلَا لِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ مَلَكَتْهُ الْمُقَاتِلَةُ فَلَا سَبِيْلَ لِلْاِمَامِ عَلَيْهِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُلُهٗ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ ثُلُثُ الْخُمُسِ بَعْدَ الرُّبُعِ الَّذِيْ نَفَلَهٗ كَانَ فِي الْبَدْاَةِ فَلَا يَخْرُجُ مِمَّا قُلْنَا۔

فَقَالَ لَهُمُ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّ الْحَدِيْثَ اِنَّمَا جَاءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِيْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے امام جس قدر چاہے لے سکتا ہے جیسا کہ اسے اس سے پہلے لینے کا حق ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے بعد وہ صرف پانچواں حصہ لے سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مال، جہاد کرنے والوں کی ملکیت ہے لہٰذا اس میں امام کا کوئی دخل نہیں وہ حضرات فرماتے ہیں کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ واپسی پر لیتے تھے وہ پانچویں حصے کا تہائی ہو اور پہلے چوتھا حصہ لیتے ہوں اور یہ ہمارے قول سے خارج نہیں۔

پہلے قول والے حضرات جواب دیتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے آپ شروع میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ لیتے تھے اور آپ

الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ وَكَمَا كَانَ الرُّبُعَ الَّذِي كَانَ الرُّبُعَ يَنْفُلُهُ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ قَبْلَ الْخُمُسِ فَكَذٰلِكَ الثُّلُثُ الَّذِي كَانَ يَنْفُلُهُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ أَيْضًا قَبْلَ الْخُمُسِ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الثُّلُثِ مَعْنًى۔

ابتداء میں جو چوتھا حصہ لیتے تھے وہ خمس سے پہلے ہوتا تھا اسی طرح جو تہائی حصہ آپ واپسی پر لیتے تھے وہ بھی خمس نکالنے سے پہلے ہوگا ورنہ تہائی حصے کے ذکر کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔

قِيلَ لَهُمْ بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيحٌ وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَذْكُورَ مِنْ نَفْلِهِ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ مِمَّا يَجُوزُ لَهُ النَّفْلُ مِنْهُ فَكَذٰلِكَ نَفْلُهُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ مِمَّا يَجُوزُ لَهُ النَّفْلُ مِنْهُ وَهُوَ الْخُمُسُ۔

ان سے کہا جائے گا کہ ایسا نہیں بلکہ اس کا صحیح مفہوم ہے وہ یہ کہ ابتداء میں جس چوتھے حصے کا ذکر ہے یہ اس مال ہے جس سے آپ کے لیے لینا جائز تھا اسی طرح واپسی پر تیسرا اس میں سے ہوگا جس سے آپ کے لیے لینا جائز تھا اور وہ خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

۹۵۶- **وَقَالَ** أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فَقَدْ رُوِيَ حَدِيثُ حَبِيبٍ هٰذَا بِلَفْظٍ يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ حضرت حبیب کی روایت ایسے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے جو ہماری اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی پر خمس کے بعد تیسرا حصہ لیتے تھے۔

۹۵۷- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں حصہ کے بعد تہائی حصہ لیتے تھے۔

۹۵۸- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْغَزْوِ الرُّبُعَ

ایک اور طریق سے حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے موقع پر خمس کے بعد چوتھا حصہ لیتے اور جب واپس لوٹتے تو خمس کا تیسرا حصہ لیتے تھے۔

بَعْدَ الْخُمُسِ وَيُنَفِّلُ إِذَا قَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

قَالُوْا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الثُّلُثَ الَّذِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپسی پر غنیمت کا جو تہائی حصہ لیتے تھے وہ خمس کے بعد کا تہائی ہوتا تھا۔

۹۵۹۔ **قِيْلَ** لَهُمْ قَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا بَادِيِيْنَ الرُّبُعَ وَيُنَفِّلُهُمْ إِذَا قَفَلُوا الثُّلُثَ۔

ان سے کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ابوامامہ باہلی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب وہ شروع میں نکلتے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چوتھا حصہ دیتے اور جب واپس لوٹتے تو تیسرا حصہ دیتے۔

قِيْلَ لَهُمْ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِي أَرْسَلَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ عَنْ مَكْحُوْلٍ أَنَّهُ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ۔

ان کو کہا جائے گا کہ اس حدیث میں بھی وہی احتمال ہے جو حبیب بن مسلمہ کی اس روایت میں احتمال ہے جسے مکحول سے اکثر لوگوں نے مرسل[1] روایت کیا ہے کہ آپ ابتداء میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی پر تہائی حصہ لیتے۔

وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَّكُوْنَ عُبَادَةُ عَنٰى بِقَوْلِهٖ وَيُنَفِّلُهُمْ إِذَا قَفَلُوا الثُّلُثَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى قُفُوْلٍ مِّنْ قِتَالٍ إِلٰى قِتَالٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ الثُّلُثُ الْمُنَفَّلُ هُوَ الثُّلُثُ قَبْلَ الْخُمُسِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ عِنْدَنَا أَيْضًا لِأَنَّهُ يُرْجٰى بِذٰلِكَ صَلَاحُ الْقَوْمِ وَتَحْرِيْضُهُمْ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْقِتَالُ قَدِ ارْتَفَعَ فَلَا يَجُوْزُ النَّفَلُ لِأَنَّهُ لَا مَنْفَعَةَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِي ذٰلِكَ۔

ہو سکتا ہے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول کہ آپ ان کو واپسی پر تیسرا حصہ دیتے، سے ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف لوٹنا مراد لیا ہو۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے اور غنیمت کا جو تہائی حصہ دیا گیا اس سے خمس سے پہلے کا تہائی مراد ہے تو ہمارے نزدیک یہ بات بھی جائز ہے کیونکہ اس سے قوم کی بہتری کی امید کی جا سکتی ہے اور انہیں دشمنوں سے لڑنے کی رغبت دی جاتی ہے لیکن جب لڑائی نہ ہو رہی ہو تو مال غنیمت میں سے دینا جائز نہیں کیونکہ اس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

---

[1] مرسل وہ حدیث ہوتی جہاں تابعی، صحابی کو چھوڑ کر براہ راست حضور علیہ السلام سے روایت کرے۔

۹۶۰- وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَا ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ عَلَيْهِمْ فَنَفَّلَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ امْرَاَةً مِّنْ فَزَارَةَ اَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبْتُهَا لَهٗ فَفَادٰی بِهَا اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم مشرکین کے قریب ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے ان پر اچانک حملہ کر دیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے قبیلۂ فزارہ کی ایک عورت بطور غنیمت عطا فرمائی جسے میں لوٹ مار سے لایا تھا میں اسے مدینہ طیبہ لایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہبہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ میں نے وہ عورت آپ کو ہبہ کر دی تو آپ نے کئی مسلمانوں کے بدلے میں اسے (اس کی قوم کو) دیا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ نَفَّلَ سَلَمَةَ قَبْلَ انْقِطَاعِ الْحَرْبِ اَوْ بَعْدَ انْقِطَاعِهَا فَلَا حُجَّةَ فِيْ ذٰلِكَ۔

دوسرے حضرات اس حدیث سے پہلے قول والوں کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لڑائی ختم ہونے سے پہلے وہ عورت انہیں دی یا اس کے بعد دی لہٰذا یہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی۔

۹۶۱- وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا ابْنُ عُمَرَ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَكَانَتْ غَنَائِمُهُمْ لِكُلِّ اِنْسَانٍ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنَفَّلَ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا سِوٰی ذٰلِكَ۔

انہوں نے اپنے مذہب پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس میں شامل تھے انہیں بہت سا مال غنیمت ملا چنانچہ ہر آدمی کو بارہ بارہ اونٹ ملے اس کے علاوہ بھی ان سب کو ایک ایک اونٹ ملا۔

۹۶۲- قَالُوْا فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ اَنَّهُمْ قَدْ نُفِّلُوْا بَعْدَ سِهَامِهِمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو بتاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حصے سے زائد ایک ایک اونٹ حاصل کیا اور سرکار دو عالم نے ان پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔

قِيْلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

ان سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی

مِنْ حُجَّةٍ وَ لَهُوَ إِلَى الْحُجَّةِ عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَى الْحُجَّةِ لَكُمْ لِأَنَّهُ فِيهِ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَ نَفَلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا۔

فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَا نَفَلُوا مِنْهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ غَيْرِ مَا كَانَتْ فِيهِ سُهْمَانُهُمْ وَهُوَ الْخُمُسُ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي النَّفْلِ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْآثَارِ مَا يَجِبُ بِهِ مَا قَالُوا أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْآثَارِ أَيْضًا فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ۔

۳۹۶۴- أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ لِلْمُقَاتِلَةِ لَا حُكْمَ لِلْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

دلیل نہیں بلکہ تمہارے حق میں ہونے کی بجائے اس کا تمہارے خلاف ہونا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس میں یوں ہے کہ بارہ بارہ اونٹ ان کے حصے میں آئے اور پھر بطور غنیمت ایک ایک اونٹ مزید ملا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے اس میں سے جو کچھ حاصل کیا وہ ان کے حصے یعنی خمس کے علاوہ تھا پس تمہارے لیے اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ زائد مال غیر خمس میں سے ہے۔

تو جب پہلے قول والوں کے لیے اپنے موقف پر پیش کردہ روایات میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ واجب ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دوسرے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کو دیکھیں چنانچہ ہم نے ان کو دیکھا حضرت ابوامامہ باہلی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن اونٹ کے پہلو سے اُون لی پھر فرمایا اے لوگو! جو کچھ اللہ تعالیٰ تمہیں غنیمت عطا فرمائے اس میں سے میرے لیے خمس کے علاوہ کچھ بھی حلال نہیں اور خمس بھی تمہاری طرف لوٹا دیا جاتا ہے لہٰذا تم سوتی اور دھاگہ ادا کر دو۔ یعنی اگر تمہارے پاس مال غنیمت میں سے اتنا بھی ہے تو جمع کرا دو) راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اور آپ نے فرمایا مالدار مومنوں کو چاہیے کہ کمزور (نادار) لوگوں کی طرف لوٹا دیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال غنیمت عطا فرمایا اس میں سے میرے لیے صرف خمس جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ غنیمت میں سے خمس کے علاوہ مجاہدین کے لیے ہے اس میں امام کا حکم جاری نہیں ہوتا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى ضَعِيْفِهِمْ اَىْ لَا يَفْضُلُ اَحَدٌ مِّنْ اَقْوِيَاۤءِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِمَّا اَفَاۤءَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ لِقُوَّتِهٖ عَلٰى ضَعِيْفِهِمْ لِضُعْفِهٖ وَيَسْتَوُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ وَاسْتَحَالَ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ مِنَ الْاَنْفَالِ مَا كَانَ يَكْرَهُ فَكَانَ النَّفَلُ الَّذِىْ لَيْسَ بِمَكْرُوْهٍ هُوَ النَّفَلُ فِى الْخُمُسِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَهٗ مِمَّا رَوَاهُ عُبَادَةُ عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ مِنَ الْخُمُسِ۔

وسلم نے مال غنیمت (لینا) ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ مالدار مسلمان کمزوروں کی طرف لوٹا دیں یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو مال غنیمت عطا فرمایا اس میں طاقت والوں کو ان کی طاقت کی وجہ سے کمزوروں پر ان کی کمزوری کے باعث کوئی فضیلت نہیں بلکہ اس سلسلے میں وہ سب برابر ہیں اور یہ بات بھی محال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے کے باوجود مال غنیمت میں سے لیتے ہوں پس جو مال لینا مکروہ نہ تھا وہ خمس میں سے تھا اس سے ثابت ہوا کہ اس حدیث میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے جس زائد مالِ غنیمت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا ہے وہ خمس میں سے تھا۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْمَذْهَبِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مذہب کی صحت پر دلالت کرنے والی حدیث بھی مروی ہے۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِى الْجُوَيْرِيَةِ عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السُّلَمِىِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفَلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ۔

حضرت معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نفل (زائد مال) خمس کے بعد ہی ہوتا ہے۔

وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَىْ حَتّٰى يُقْسَمَ الْخُمُسُ وَاِذَا قُسِمَ الْخُمُسُ انْفَرَدَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ وَهُوَ اَرْبَعَةُ اَخْمَاسٍ فَكَانَ ذٰلِكَ النَّفَلُ الَّذِىْ يُنَفِّلُهُ الْاِمَامُ مِنْ بَعْدِ اَنْ اُثِرَ بِهٖ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ لَا مِنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَخْمَاسِ الَّتِىْ هِىَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ۔

ہمارے نزدیک ان کے قول "خمس کے بعد" کا مطلب یہ ہے کہ خمس الگ کر دیا جائے جب (تقسیم کے بعد) خمس الگ ہو جائے گا تو مجاہدین کا حصہ میں چار خمس الگ ہو جائیں گے (اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے) تو اب جو نفل (زائد مال) امام لیتا تھا کہ اس میں اپنی مرضی سے کوئی راستہ اختیار کرے وہ اس خمس میں سے ہوتا تھا چار خمسوں میں سے نہیں جو مجاہدین کا حق ہے۔

۹۶۶- وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت ابن سیرین سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک ایک

عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَأَصَابُوا سَبْيًا فَأَرَادَ عُبَيْدُ اللهِ أَنْ يُعْطِيَ أَنَسًا مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ فَقَالَ أَنَسٌ لَا وَلَكِنْ اِقْسِمْ ثُمَّ أَعْطِنِي مِنَ الْخُمُسِ قَالَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ لَا إِلَّا مِنْ جَمِيعِ الْغَنَائِمِ فَأَبَى أَنَسٌ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَأَبَى عُبَيْدُ اللهِ أَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا۔

جنگ میں حضرت عبداللہ بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے انہیں کچھ قیدی ملے حضرت عبداللہ نے ارادہ کیا کہ تقسیم سے پہلے ان میں سے کچھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا، تم پہلے تقسم کرو پھر مجھے دو راوی فرماتے ہیں حضرت عبید اللہ نے فرمایا نہیں میں تو پورے مال غنیمت میں سے دوں گا لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لینے سے انکار کر دیا اور حضرت عبید اللہ نے خمس میں سے کچھ دینے سے انکار کیا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ۔

حضرت کہمس بن حسن، حضرت محمد بن سیرین سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَقْبَلِ النَّفَلَ إِلَّا مِنَ الْخُمُسِ۔

تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے خمس کے بغیر مال لینا پسند نہ فرمایا۔

۹۶۷- وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ فِي غَزْوَةِ الْمَغْرِبِ فَنَفَّلَ النَّاسَ وَمَعَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدُّوا ذٰلِكَ غَيْرَ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مغرب کی جنگ میں حضرت معاویہ بن خدیج کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں کو مالِ غنیمت دیا ہمارے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے تو حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی نے واپس نہ کیا۔

۹۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ النَّفَلِ فِي الْغَزْوِ فَقَالَ لَمْ أَرَ أَحَدًا صَنَعَهُ غَيْرَ ابْنِ خَدِيجٍ نَفَّلَنَا بِإِفْرِيقِيَّةَ النِّصْفَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَعَنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خالد بن ابو عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے جہاد میں نفل دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن خدیج رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا انہوں نے ہمیں افریقیہ میں خمس کے بعد نصف مال دیا اور ہمارے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اولین مہاجرین صحابہ کرام میں سے بہت سے

مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أُنَاسٌ كَثِيْرٌ فَأَبٰى جَبَلَةُ بْنُ عَمْرٍو أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا۔

۹۶۹۔ **فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ** فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوٰى جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو قَدْ قَبِلُوْا۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ صَدَقْتَ وَنَحْنُ فَلَمْ نُنْكِرْ أَنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَازَ لِلْإِمَامِ النَّفْلَ قَبْلَ الْخُمُسِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُجِزْهُ وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ مُخْتَلِفِيْنَ وَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِمَا رَوَيْنَا عَنْ أَنَسٍ وَجَبَلَةَ أَنَّهُمَا يُخْبِرَانِ قَوْلَنَا هٰذَا مَعَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۷۰۔ **فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ** فَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ هٰذَا۔

فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ بِشْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ فَقَتَلْتُهُ فَبَلَغَ سَلَبُهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَنَفَّلَنِيْهِ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ سَعْدٌ نَفَّلَهُ ذٰلِكَ وَالْقِتَالُ لَمْ يَرْتَفِعْ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَهٰذَا قَوْلُنَا أَيْضًا وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا نَفَّلَهُ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ فَإِنْ كَانَ جَعَلَهُ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَهٰذَا فِيْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ حُجَّةٌ إِذَا كَانَ قَدْ

حضرات تھے حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ لینے سے انکار کر دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث کے مطابق حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی صحابہ کرام نے نے اسے قبول کر لیا۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے ٹھیک کہا ہے ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اس میں صحابہ کرام کا اختلاف تھا بعض نے خمس نکالنے سے پہلے امام سے لیے کسی کو عطا کرنا جائز قرار دیا اور بعض کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے ہم تو صرف یہ بتانا چاہتے کہ دیگر صحابہ کرام جن کا ہم نے ذکر کیا، کے ساتھ ساتھ حضرت انس اور حضرت جبلہ رضی اللہ عنہما کی روایات بھی ہمارے قول کی خبر دیتی ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس سلسلے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت اسود بن قیس اپنی قوم کے ایک شخص جسے بشر بن علقمہ کہا جاتا تھا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے جنگ قادسیہ کے دن ایک شخص سے مقابلہ کیا تو اسے قتل کر دیا اس کا سامان بارہ ہزار کی قیمت کو پہنچا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وہ مال بطور نفل (زائد) مجھے عطا فرمایا

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جنگ ختم ہونے سے پہلے یہ مال دیا ہو اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم بھی اس کے قائل ہیں اور اگر انہوں نے جنگ ختم ہونے کے بعد دیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ وہ خمس میں سے ہو اور اگر انہوں نے غیر خمس میں سے دیا تو یہ بھی اختلافی بات ہے لہٰذا اس حدیث میں کسی فریق کے لیے بھی حجت نہ ہوگی اس میں اس مفہوم کا بھی احتمال ہے جو مخالف فریق

يحتمل ما قد صرفه اليه مخالفه.

وَوجب بعد ذلك ان نكشف وجه هذا الباب لنعلم كيف حكمه من طريق النظر فكان الاصل في ذلك ان الامام اذا قال في حال القتال من قتل قتيلا فله سلبه ان ذلك جائز ولو قال من قتل قتيلا فله كذا او كذا درهما كان ذلك جائزا ايضا ولو قال من قتل قتيلا فله عشر ما اصبنا لم يجز ذلك لان هذا لو جاز جاز ان تكون الغنيمة كلها للمقاتلين فيبطل حق الله تعالى فيها من الخمس فكان النفل لا يكون قبل القتال الا فيما اصابه المنفل بسيفه ولا يجوز فيما اصاب غيره الا ان يكون فيما حكمه حكم الاجارة فيجوز ذلك كما يجوز الاجارة كقوله من قتل قتيلا فله عشرة دراهم فذلك جائز.

فلما كان ما ذكرنا كذلك ولم يجز النفل الا فيما اصابه المنفل بسيفه او فيما جعل له لعمله ولم يجز ان ينفل مما اصابه غيره كان النظر على ذلك ان يكون بعد احراز الغنيمة احرى ان لا يجوز ان ينفل مما اصاب غيره ففسد بذلك قول من اجاز النفل بعد احراز الغنيمة ورجعنا الى حكم ما اصابه هو فكان ذلك قبل ان ينفله الامام اياه قد وجب حق الله تعالى في خمسه وحق المقاتلة في اربعة اخماسه فلو اجزنا النفل اذا كان حقهم قد بطل بعد وجوبه وانما يجوز النفل فيما يدخل في ملك المتنفل

کی مراد ہے۔

اب اس کے بعد واجب ہے کہ قیاس کے طور پر اس بات کا حل تلاش کیا جائے تو اس میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر امام جنگ کے دوران اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس (مقتول) کا سامان اسے ملے گا تو یہ جائز ہے اور اگر وہ کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اسے اتنے درہم ملیں گے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا مال غنیمت میں سے اس دسواں حصہ ملے گا تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مال غنیمت، مجاہدین کے لیے ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا حق یعنی خُمس باطل ہو جاتا لہذا لڑائی سے پہلے نفل اسی مال میں سے ہو گا جیسے نفل لینے والے نے اپنی تلوار کے ذریعے حاصل کیا یا اس کے عمل کی وجہ سے اس کے لیے مقرر کیا گیا جو کچھ دوسروں کو حاصل ہوا وہ اس کے لیے قرار نہیں دیا جائے گا

تو قیاس کے مطابق یہ بات زیادہ لائق ہے کہ غنیمت کا مال جمع کرنے کے بعد دوسروں کے حاصل کردہ مال میں سے دینا جائز نہ ہو، اس سے ان لوگوں کا قول فاسد ہو گیا جو غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز قرار دیتے ہیں لہذا یہ حکم اس چیز کی طرف لوٹ گیا جو اس نے خود حاصل کی ہے۔ تو امام کے اسے نفل دینے سے پہلے خمس میں امام کا اور چار خمسوں میں مجاہدین کا حق واجب تھا تو اگر ہم اسے دینا جائز قرار دیں تو ان کا حق واجب ہونے کے بعد باطل ہو جائے گا نفل صرف اس چیز میں ہو گا جو دشمن کی ملک سے نکل کر اس کی ملک میں آئی ہے اور جو اس سے پہلے دشمن کی ملک سے نکل کر (عام) مسلمانوں کی ملک میں آچکی ہو اس

مِنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ

وَ اَمَّا مَا قَدْ زَالَ عَنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ قَبْلَ ذٰلِكَ وَ صَارَ فِيْ مِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا نَفْلَ فِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نَفْلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ عَلٰى مَا قَدْ فَصَّلْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَ بَيَّنَّا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

میں نفل نہیں ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال ہے اس سے ثابت ہوا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل نہیں ہے جیسا کہ ہم نے یہ بات اس باب میں تفصیل کے ساتھ بیان کی ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۳۱ الْمَدَدِ يَقْدِمُوْنَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِتَالِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الْقِتَالُ قَبْلَ قُفُوْلِ الْعَسْكَرِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ اَمْ لَا

اختتام جنگ کے بعد لشکر کی واپسی سے پہلے مدد کے لیے آنے والوں کو غنیمت سے حصہ ملے گا یا نہیں

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَانَ سَعِيْدٍ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ اَبَانُ وَ اَصْحَابُهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا فَتَحْنَا وَ اِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ فَقَالَ اَبَانُ اِقْسِمْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَبَانُ اَتَيْتُ بِهَدَايَا وَفْدِ نَجْدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْلِسْ يَا اَبَانُ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عنبسہ بن سعید نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہے تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان سعید کی قیادت میں ایک لشکر مدینہ طیبہ سے نجد کی طرف بھیجا حضرت ابان اور ان کے ساتھی فتح خیبر کے بعد اسی مقام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے گھوڑوں کی لگامیں کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھیں حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی تقسیم فرمائیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! انہیں حصہ نہ دیجئے حضرت ابان نے عرض کیا میں نجد کے وفد کے تحائف لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابان! بیٹھ جاؤ اور آپ نے انہیں حصہ نہ دیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُسْهَمُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ اِلَّا لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مال غنیمت سے حصہ صرف ان لوگوں کو ملے گا جو اس واقعہ میں موجود ہوں

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُقْسَمُ لِكُلِّ مَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَلِمَنْ كَانَ غَائِبًا عَنْهَا فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَسْبَابِهَا فَمِنْ ذٰلِكَ مَنْ خَرَجَ يُرِيْدُهَا فَلَمْ يَلْحَقْ بِالْاِمَامِ حَتّٰى ذَهَبَ الْقِتَالُ غَيْرَ اَنَّهٗ لَحِقَ بِهٖ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ خُرُوْجِهٖ مِنْهَا قُسِمَ لَهٗ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مال غنیمت ان تمام لوگوں کے لیے تقسیم ہو گی جو جنگ میں حصہ لیں اور جو غائب ہوں یعنی اسباب جنگ میں ہوں ان میں وہ لوگ بھی ہوں جنہوں نے نکلنے کا ارادہ کیا لیکن امام کے ساتھ نہ مل سکے حتی کہ جنگ ختم ہو گئی البتہ وہ امام کے دارالحرب سے لوٹنے سے پہلے وہاں جا ملے تو انہیں حصہ دیا جائے گا۔

۹۷۳- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ هَانِیْ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهٗ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت حبیب بن ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے؟ انہوں نے فرمایا نہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی حاجت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے گئے ہیں چنانچہ آپ نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے علاوہ کسی (غائب) کو نہیں دیا۔

۹۷۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلٰى هُنَا۔

حضرت ابواسحٰق فزاری، حضرت کلیب بن وائل سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل یہاں تک ذکر کیا۔

۹۷۵- اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَرَبَ لِعُثْمَانَ فِیْ غَنَائِمِ بَدْرٍ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَحْضُرْهَا لِاَنَّهٗ كَانَ غَائِبًا فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ حَضَرَهَا فَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ غَابَ عَنْ وَقْعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بِاَهْلِ الْحَرْبِ بِشُغْلٍ يَشْغَلُهٗ بِهِ الْاِمَامُ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلَ اَنْ يَبْعَثَهٗ اِلٰى جَانِبٍ اٰخَرَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ لِقِتَالٍ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے بدر کی غنیمت میں سے حصہ مقرر فرمایا حالانکہ آپ وہاں موجود نہ تھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام میں غائب تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حاضرین کی طرح قرار دیا اسی طرح ہر وہ شخص جو کفار کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ سے غائب ہو کہ امام اسے مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول رکھے مثلاً دارالحرب کی کسی دوسری جانب دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی کے لیے بھیجے پھر اس شخص کے جانے کے بعد امام کو مالِ

قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ فَيُصِيْبُ الْاِمَامُ غَنِيْمَةً بَعْدَ مُفَارَقَةِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ اِيَّاهُ اَوْ يَبْعَثُ بِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ لِيَمُدَّهُ بِالسِّلَاحِ وَالرِّجَالِ فَلَا يَعُوْدُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اِلَى الْاِمَامِ حَتّٰى يَغْنَمَ غَنِيْمَةً فَهُوَ شَرِيْكٌ فِيْهَا وَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَكَذٰلِكَ مَنْ اَرَادَهَا فَرَدَّهُ الْاِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِشَيْءٍ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَعَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِيْ غَنَائِمِ بَدْرٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا اَسْهَمَ لَهُ كَمَا لَمْ يُسْهِمْ لِغَيْرِهٖ مِمَّنْ غَابَ عَنْهَا لِاَنَّ غَنَائِمَ بَدْرٍ لَوْ كَانَتْ وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَهَا دُوْنَ مَنْ غَابَ عَنْهَا اِذًا لَمَا ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَيْرِهِمْ فِيْهَا بِسَهْمٍ وَلٰكِنَّهَا وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ وَلِكُلِّ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ لَهَا فَصَرَفَهُ الْاِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِغَيْرِهَا مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ اَبَانًا اِلٰى نَجْدٍ قَبْلَ اَنْ يَتَهَيَّاَ خُرُوْجُهٗ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَوَجَّهَ اَبَانٌ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَثَ مِنْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ مَا حَدَثَ فَكَانَ مَا غَابَ فِيْهِ اَبَانٌ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ حُضُوْرِ خَيْبَرَ لَيْسَ هُوَ شُغْلًا شَغَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ عَنْ حُضُوْرِهَا بَعْدَ اِرَادَتِهٖ اِيَّاهُ فَيَكُوْنُ كَمَنْ حَضَرَهَا۔

غنیمت حاصل ہو یا ان لوگوں میں سے جو دارالحرب میں اس کے ساتھ ہوں، کسی کو دارالاسلام میں بھیجے تاکہ ہتھیاروں اور لشکر کے ذریعے مدد حاصل کرے پھر وہ شخص امام کے غنیمت حاصل کرنے تک واپس نہ آئے تو وہ اس میں شریک ہوگا اور وہ ان موجودہ لوگوں کی طرح ہوگا اسی طرح جو آدمی (جنگ میں جانے کا) ارادہ کرے لیکن اس کو واپس کر کے مسلمانوں کے کسی کام میں مصروف کر دے تو وہ بھی اس جنگ میں حاضر لوگوں کی طرح ہوگا

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارے نزدیک

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بدر کی غنیمت سے اسی وجہ سے حصہ دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کو حصہ نہ دیتے جس طرح حاضر نہ ہونے والوں کو حصہ نہیں دیا کیونکہ اگر بدر کا مال غنیمت صرف حاضر ہونے والوں کے لیے واجب ہوتا غیر حاضر صحابہ کرام کے لیے نہ ہوتا تو اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے غیر کے لیے حصہ مقرر نہ فرماتے لیکن یہ ان کے لیے بھی واجب ہوا جو اس غزوہ میں حاضر تھے اور ان لوگوں کے لیے بھی جنہوں نے اپنے آپ کو اس کے لیے پیش کیا لیکن امام نے ان کو واپس کر کے مسلمانوں کے کسی دوسرے کام میں مشغول کر دیا۔ اب وہ بھی حاضرین کی طرح حصہ دار ہوئے جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق ہے تو ہمارے خیال میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف جانے کی تیاری کرنے سے پہلے حضرت ابان کو نجد کی طرف بھیجا پھر آپ نے خیبر کی طرف جانے کا پروگرام بنایا۔ تو حضرت ابان رضی اللہ عنہ کا خیبر کی حاضری سے غائب ہونا اس بنیاد پر نہ تھا کہ انہوں نے ادھر جانے کا ارادہ کیا پھر حضور علیہ السلام نے ان کو کسی دوسری طرف مشغول کر دیا کہ اب انہیں حاضرین میں شمار کیا جائے۔

فهذان الحديثان أصلان فكل من أراد الخروج مع الإمام إلى قتال العدو فرده الإمام عن ذلك بأمر آخر من أمور المسلمين فتشاغل به حتى غنم الإمام غنيمة فهو كمن حضر مع الإمام يسهم له في الغنيمة كما يسهم لمن حضرها وكل شيء تشاغل به رجل من شغل نفسه أو شغل المسلمين مما كان دخوله فيه متقدما ثم حدث للإمام قتال العدو فتوجه له فغنم فلا حق لذلك الرجل في الغنيمة وهي بين من حضرها وبين من حكمه حكم الحاضر لها۔

واحتج أهل المقالة الأولى لقولهم أيضا بما حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن قيس بن مسلم قال سمعت طارق بن شهاب أن أهل البصرة غزوا نهاوند ومدهم أهل الكوفة فظفروا فأراد أهل البصرة أن لا يقسموا لأهل الكوفة وكان عمار على أهل الكوفة فقال رجل من بني عطارد أيها الأجدع تريد أن تشاركنا في غنائمنا فقال خير أذني سببت قال فكتب في ذلك إلى عمر فكتب عمر أن الغنيمة لمن شهد الوقعة۔

۹۷۷- قالوا فهذا عمر رضي الله عنه قد ذهب أيضا إلى أن الغنيمة لمن شهد الوقعة فقد وافق هذا قولنا۔

قيل لهم قد يجوز أن يكون نهاوند فتحت وصارت دار الإسلام وأحرزت الغنائم وقسمت قبل ورود أهل الكوفة

تو یہ دونوں حدیثیں اصل ہیں پس جو شخص جہاد کے لیے امام کے ہمراہ جانا چاہتا ہے لیکن امام اسے مسلمانوں کے کسی دوسرے کام کی وجہ سے واپس کر دیتا ہے وہ اس کام میں مشغول ہو جاتا ہے حتیٰ کہ امام مالِ غنیمت حاصل کر لیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو امام کے ساتھ حاضر ہوا اور اسے بھی شریک جنگ حضرات کی طرح حصہ ملے گا۔ اور وہ شخص جو ذاتی کام میں مصروف رہا یا مسلمانوں کے کام میں مصروف ہوا لیکن اس جنگ سے پہلے اس میں مصروف ہو گیا تھا پھر امام دشمن کی طرف جانے کا پروگرام بنا کر مقابلے میں گیا اور مالِ غنیمت حاصل کیا تو اس شخص کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ شرکاءِ جنگ اور ان لوگوں کے درمیان ہوگا جن کو حکماً شریک قرار دیا۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس طرح بھی استدلال کیا حضرت قیس بن مسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طارق بن شہاب سے سنا کہ بصرہ والوں نے نہاوند میں جنگ لڑی کوفہ والوں نے ان کی مدد کی پھر انہیں فتح ہو گئی بصرہ والوں نے ارادہ کیا کہ کوفہ والوں کو حصہ نہ دیں حضرت عمار کوفہ والوں کی قیادت کر رہے تھے بنو عطارد میں سے ایک شخص نے کہا، اے کان کٹے! کیا تم ہمارے ساتھ غنیمت میں شریک ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا میرے کان عنقریب اگ آئیں گے راوی فرماتے ہیں پھر انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے (جواباً) لکھا کہ جو لوگ جنگ میں شریک ہوں غنیمت (صرف) ان کو ملے گی

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کے نزدیک غنیمت صرف ان لوگوں کے لیے ہوگی جو جنگ میں شریک ہوئے۔ پس یہ بات ہمارے قول کے موافق ہے۔

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے نہاوند فتح ہو کر دارالاسلام بن گیا ہو اور مالِ غنیمت کو اکٹھا کر کے کوفہ والوں کے آنے سے پہلے اسے تقسیم کر دیا گیا ہو۔ اگر یہ بات اس طرح ہے

فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّا نَحْنُ نَقُولُ أَيْضًا إِنَّ الْغَنِيمَةَ فِي ذٰلِكَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَإِنْ كَانَ جَوَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَمَّا كَتَبَ بِهِ إِلَيْهِ إِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا السُّؤَالِ فَإِنَّا ذٰلِكَ مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ عَلَى أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ لَحِقُوا بِهِمْ قَبْلَ خُرُوجِهِمْ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ فَإِنَّ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ قَدْ كَانُوا طَلَبُوا أَنْ يُقْسَمَ لَهُمْ وَفِيهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَمَنْ كَانَ فِيهِمْ غَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مِمَّنْ يُكَافِأُ قَوْلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَوْلِهِمْ فَلَا يَكُونُ وَاحِدٌ مِنَ الْقَوْلَيْنِ أَوْلَى مِنَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ عَلَيْهِ إِمَّا مِنْ كِتَابٍ أَوْ مِنْ سُنَّةٍ وَإِمَّا مِنْ نَظَرٍ صَحِيحٍ

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اس صورت میں غنیمت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو اس واقعہ میں شریک ہوئے اور اگر اس حدیث میں مذکور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مکتوب اسی سوال کا جواب ہے تو اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں اور اگر بات یہ ہے کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد ان لوگوں کے دار شرک سے لوٹنے سے پہلے پہلے کوفہ والے وہاں پہنچ گئے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت ان لوگوں کے لیے ہو جنگ میں شریک ہوں تو یہ اس حدیث کا مفہوم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوفہ والوں نے اپنے حصے کا مطالبہ کیا تھا تو ان میں حضرت عمار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جن کا قول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے مساوی ہو جاتا ہے لہٰذا ان دونوں میں سے کوئی قول بھی اس وقت تک دوسرے قول سے بہتر قرار نہیں پاتا جب تک اسے قرآن پاک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحیح قیاس سے دلیل حاصل نہ ہو۔

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا السَّرَايَا الْمَبْعُوثَةَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْحَرْبِ أَنَّهُمْ فَاغْتَنَمُوا فَهُوَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَصْحَابِهِمْ وَسَوَاءٌ فِي ذٰلِكَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فِي تِلْكَ السَّرِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ لِأَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا بَذَلُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَا بَذَلَ الَّذِينَ أَسَرُوا فَلَمْ يُفَضَّلْ فِي ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ مَا لَقُوا مِنَ الْقِتَالِ مُخْتَلِفًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ بِمِثْلِ مَا بَذَلَ بِهِ نَفْسَهُ مَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ فَهُوَ فِي ذٰلِكَ كَمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ إِذَا كَانَ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ

پس ہم نے اس سلسلے میں غور و فکر کیا تو ان لشکروں کو دیکھا جو دار الحرب سے ہی دار الحرب کے کسی حصے کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ مال غنیمت لاتے ہیں تو وہ ان کے اور ان کے دیگر ساتھیوں کے درمیان برابر تقسیم ہوتا ہے اور اس سلسلے میں اس لشکر کے ساتھ جانے والے اور نہ جانے والے برابر ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے بھی اپنے آپ کو اسی طرح پیش کیا جس طرح جانے والوں نے پیش کیا لہٰذا ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل نہ ہوگی اگرچہ ان کی لڑائیاں مختلف ہیں تو اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو پیش کرتا ہے وہ اس کی مثل ہو جو شریک جنگ ہو کر اپنے آپ کو پیش کرتا ہے پس وہ اس سلسلے میں جنگ میں شریک ہونے کی طرح ہوگا بشرطیکہ وہ شرائط پائی جائیں جنہیں ہم نے اس باب میں ذکر

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۳۲ الْاَرْضِ تُفْتَحُ كَيْفَ يَنْبَغِي لِلْاِمَامِ اَنْ يَّفْعَلَ فِيْهَا

۹۷۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ بَيَانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى قَرْيَةٍ اِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

۹۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا فَتَحَ اَرْضًا عَنْوَةً وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يَّقْسِمَهَا كَمَا يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ وَلَيْسَ لَهٗ اِحْتِبَاسُهَا كَمَا لَيْسَ لَهٗ اِحْتِبَاسُ سَائِرِ الْغَنَائِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْاِمَامُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَآءَ خَمَّسَهَا وَقَسَمَ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهَا وَاِنْ شَآءَ تَرَكَهَا اَرْضَ خَرَاجٍ وَلَمْ يَقْسِمْهَا۔

۹۸۰- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ

کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

مفتوحہ زمین میں امام کیا طریق کار اختیار کرے

حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر بعد والے لوگوں کا خیال نہ ہو کہ ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر جو بستی بھی فتح فرماتا ہیں اسے تقسیم کر دیتا جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر امام کسی علاقے کو لڑائی کے ذریعے فتح کرے تو اس پر واجب ہے کہ اسے بھی مال غنیمت کی طرح تقسیم کر دے اسے یہ علاقہ روک رکھنے کا حق نہیں جیسا کہ وہ مال غنیمت کو روک نہیں سکتا۔ ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کا پانچواں حصہ لے اور باقی چار حصے تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو اسے خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دے اور تقسیم نہ کرے۔

حضرت ابن مبارک حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

عَلَیْهِمْ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

۹۸۱۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ثُمَّ أَرْسَلَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَاسَمَهُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو نصف حصہ پر دیا پھر حضرت ابن رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے اسے ا کے درمیان تقسیم کر دیا۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال خیبر والوں سے کھیتی کی پیداوار کے نصف پر معاملہ طے فرمایا

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاءَ اللهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر کو بطور غنیمت عطا فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح برقرار رکھا جس طرح وہ تھے اور اسے اپنے اور ان کے درمیان برابر رکھا پھر حضرت رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے اس کو اندازے سے تقسیم کیا۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن سابق فرماتے ہیں حضرت ابراہیم بن طہمان نے ہم سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَسَمَ خَيْبَرَ بِكَمَالِهَا وَلٰكِنَّهُ قَسَمَ طَائِفَةً مِنْهَا عَلَى مَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو مکمل طور پر تقسیم نہیں فرمایا تھا بلکہ اس کا ایک حصہ تقسیم فرمایا تھا جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث میں اس سے استدلال کیا اور ایک حصہ تقسیم کے

وَتَرَكَ طَائِفَةً مِنْهَا فَلَمْ يَقْسِمْهَا عَلٰى مَا
رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاُخَرِ وَالَّذِيْ
كَانَ قَسَمَ مِنْهَا هُوَ الشِّقُّ وَالْبُطَاةُ وَتَرَكَ
سَائِرَهَا فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّهٗ قَسَمَ وَلَهٗ
اَنْ يَقْسِمَ وَتَرَكَ وَلَهٗ اَنْ يَتْرُكَ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ هٰكَذَا حُكْمُ
الْاَرَضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِلْاِمَامِ فَيَقْسِمُهَا اِنْ
رَاٰى ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ كَمَا قَسَمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمَ
مِنْ خَيْبَرَ وَلَهٗ تَرْكُهَا اِنْ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحًا
لِلْمُسْلِمِيْنَ اَيْضًا كَمَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ مِنْ خَيْبَرَ يَفْعَلُ
ذٰلِكَ مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْهُ
لِصَلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ،

۹۸۵- وَقَدْ فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَرْضِ السَّوَادِ مِثْلَ ذٰلِكَ
اَيْضًا فَتَرَكَهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ اَرْضَ خَرَاجٍ
لِيَنْتَفِعَ بِهَا مَنْ يَجِيْءُ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْهُمْ
كَمَا يَنْتَفِعُ بِهَا مَنْ كَانَ فِيْ عَصْرِهٖ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ
يَكُوْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَفْعَلْ فِي السَّوَادِ
مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ مَا قُلْتُمْ وَلٰكِنَّ
الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا رَضُوْا بِذٰلِكَ وَالدَّلِيْلُ
عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا رَضُوْا بِذٰلِكَ اَنَّهٗ
جَعَلَ الْجِزْيَةَ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَلَمْ يَخْلُ
ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ
جَعَلَهَا عَلَيْهِمْ ضَرِيْبَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ لِاَنَّهُمْ

بغیر چھوڑ دیا جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر
رضی اللہ عنہم سے ان دوسری روایات میں مروی ہے اس میں سے
آپ نے شق اور لطاۃ بستیوں (یا قلعوں) کو تقسیم فرمایا اور باقی کو چھوڑ
دیا تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے تقسیم فرمایا تو اس کا آپ
کو اختیار تھا اور آپ نے کچھ حصہ چھوڑ دیا تو آپ اس بات کا بھی اختیار
رکھتے تھے۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جن زمینوں کو فتح کیا جائے ان
کے بارے میں امام کو اختیار ہوتا ہے اگر مسلمانوں کی بھلائی دیکھے
تو اسے تقسیم کر دے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے خیبر کا کچھ حصہ تقسیم فرمایا اور اگر تقسیم نہ کرنے میں
مسلمانوں کا فائدہ سمجھے تو تقسیم نہ کرے جیسا کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا کچھ حصہ
چھوڑ دیا غور و فکر کے بعد جو بات مسلمانوں
کے لیے بہتر ہو اس پر عمل کرے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کی
زمین میں یہی طریقہ اختیار فرمایا آپ نے
اسے مسلمانوں کے لیے خراجی زمین کے طور پر
چھوڑ دیا تاکہ بعد میں آنے والے لوگ بھی اس
سے اسی طرح نفع اٹھائیں جس طرح اس دور کے
مسلمانوں نے نفع اٹھایا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ ہو سکتا ہے حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ نے عراق کی سرزمین میں یہ عمل اس وجہ سے اختیار نہ کیا
جو تم نے بیان کی ہے بلکہ تمام مسلمانوں نے اسی بات پر رضامندی ظاہر کی ہو اور اس کی
رضامندی کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں پر جزیہ مقرر فرمایا تو یہ بات
دو حال سے خالی نہیں یا تو آپ نے ان پر مسلمانوں کے لیے جزیہ اس لیے
مقرر کیا کہ وہ ان کے غلام ہیں یا اس طرح مقرر کیا جیسے آزاد لوگوں
پر جزیہ مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے ان کی جانوں کی
حفاظت کی جائے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے ان کی عورتوں،

عَبِيْدٌ لَهُمْ اَوْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ كَمَا
يَجْعَلُ الْجِزْيَةَ عَلَى الْاَحْرَارِ لِيُحْقَنَ بِذٰلِكَ
دِمَاءُ هُمْ فَرَاَيْنَاهُ قَدْ اَهْمَلَ نِسَاءَ هُمْ
وَمَشَائِخَهُمْ وَاَهْلَ الزَّمَانَةِ مِنْهُمْ وَ
صِبْيَانَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا قَادِرِيْنَ عَلَى الْاِكْتِسَابِ
اَكْثَرَ مِمَّا يَقْدِرُ عَلَيْهِ بَعْضُ الْبَالِغِيْنَ فَلَمْ
يَجْعَلْ عَلٰى اَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
فَدَلَّ مَا بَقِيَ اِنَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اَوْجَبَ لَيْسَ
لِعِلَّةِ الْمِلْكِ وَلٰكِنَّهُ لِعِلَّةِ الذِّمَّةِ وَ قَبْلَ
ذٰلِكَ جَمِيْعُ مَا افْتَتَحَ تِلْكَ الْاَرْضَ اَخْذُهُمْ
ذٰلِكَ مِنْهُمْ دَلِيْلٌ عَلٰى اِجَارَتِهِمْ لِمَا كَانَ
عُمَرُ فَعَلَ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاهُ وَضَعَ عَلَى الْاَرْضِ
شَيْئًا مُخْتَلِفًا فَوَضَعَ عَلٰى جَرِيْبِ الْكَرْمِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا وَوَضَعَ
عَلٰى جَرِيْبِ الْحِنْطَةِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا وَاَهْمَلَ النَّخْلَ فَلَمْ يَاْخُذْ
مِنْهَا شَيْئًا فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا
اَنْ يَكُوْنَ مَلَكَ بِهِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ قَدْ ثَبَتَتْ
حُرْمَتُهُمْ بِثِمَارِ اَرْضِيْهِمْ وَالْاَرْضُ مِلْكٌ
لِلْمُسْلِمِيْنَ اَوْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ
كَمَا جَعَلَ الْخَرَاجَ عَلٰى رِقَابِهِمْ وَلَا يَجُوْزُ
اَنْ يَكُوْنَ الْخَرَاجُ يَجِبُ اِلَّا فِيْمَا مَلَكَهُ لِغَيْرِ
اَخْذِ الْخَرَاجِ فَاِنْ حَمَلْنَا ذٰلِكَ عَلَى
التَّمْلِيْكِ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِيَّاهُمْ
ثَمَرَ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ بِمَا جَعَلَ عَلَيْهِمْ مِمَّا
ذَكَرْنَا جَعَلَ فِعْلَهُ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا قَدْ نَهٰى
عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَيْعِ السِّنِيْنَ وَمِنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ
فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ
الْاَمْرَ عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّ تَمْلِيْكَهُ لَهُمُ الْاَرْضَ
الَّتِيْ اَوْجَبَ هٰذَا عَلَيْهِمْ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ

بوڑھوں، معذوروں (جو شل تھے) اوران کے بچوں کو چھوڑ د
(ان پر جزیہ مقرر نہیں کیا) اگرچہ وہ بعض بالغ لوگوں سے زیادہ کما
پر قادر تھے لیکن جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ان میں سے کسی پر کچھ
مقرر نہیں کیا اب یہ اس بات کی دلیل ہے کہ باقی لوگوں پر جو کچھ
واجب کیا وہ ان کی ملکیت کی وجہ سے نہیں بلکہ ذمی ہونے کی وج
سے تھا اور اس سے پہلے تمام مفتوحہ زمین کا ان سے لینا ان کے
اجارہ کی دلیل ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا
دیکھتے ہیں کہ انہوں نے زمین پر مختلف چیزیں مقرر
انگور کی زمین پر معین مقدار مقرر فرمائی گندم والی زمین پر بھی ای
معلوم مقدار مقرر کی، لیکن کھجور کو چھوڑ دیا اور اس سے کچھ بھی
نہ لیا۔ اب یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو یہ کہ جن لوگوں کی حرمت
ثابت ہوئی وہ اپنے پھلوں کے مالک ہوئے لیکن زمین مسلمانوں
کی ملک قرار پائی یا آپ نے ان پر اس طرح مقرر فرمایا جس طرح ان
پر خراج لازم کیا، اور جب تک خراج لیے بغیر مالک نہ ہو جائے
خراج واجب نہیں ہوتا اگر ہم اسے اس بات پر محمول
کریں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محصول کے بدلے
میں انہیں کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں کا مالک بنایا تھا
تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نہی میں داخل
ہو جائے گا کہ آپ نے کئی سالوں کی بیع اور جس چیز کا
مالک نہ ہو اس کی بیع سے منع فرمایا لیکن اس بات کا پایا جانا
محال ہے بلکہ ہمارے نزدیک بات یہ ہے کہ آپ نے ان کو
اس زمین کا مالک بنایا تھا جو پہلے اجرت پر دی تھیں کہ اب
یہ ان کی ملک خراجی ہو گی اور جو کچھ ان پر واجب ہوا اس کا یہی
حکم ہے سب لوگوں نے آپ کے اس فیصلے کو قبول کیا اور
آپ نے ان سے جو کچھ لیا تھا اس میں سے ان کو جو کچھ دیا
انہوں نے اسے لے لیا لہذا ان کا اسے قبول کرنا ان کی طرف
سے آپ کے اس فعل کی اجازت تھی

عَلٰی اَنْ یَکُوْنَ مِلْکُھُمْ لِذٰلِکَ مِلْکَ خَرَاجٍ فَھٰذَا حُکْمُہٗ فِیْمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ فِیْہِ وَقَبِلَ النَّاسُ جَمِیْعًا مِنْہُ ذٰلِکَ وَاَخَذُوْا مِنْہُ مَا اَعْطَاھُمْ مِمَّا اَخَذَ مِنْھُمْ فَکَانَ قُبُوْلُھُمْ لِذٰلِکَ اِجَازَۃً مِنْھُمْ لِفِعْلِہٖ۔

قَالُوْا فَلِھٰذَا جَعَلْنَا اَھْلَ السَّوَادِ مَالِکِیْنَ لِاَرْضِھِمْ وَجَعَلْنَاھُمْ اَحْرَارًا بِالْعِلَّۃِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَکُلُّ ھٰذَا اِنَّمَا کَانَ بِاِجَازَۃِ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ غَنِمُوْا تِلْکَ الْاَرْضَ وَلَوْ لَا ذٰلِکَ لَمَا جَازَ وَلَکَانُوْا عَلٰی مِلْکِھِمْ قَالُوْا کَذٰلِکَ نَقُوْلُ کُلُّ اَرْضٍ مُفْتَتَحَۃٍ عَنْوَۃً فَحُکْمُھَا اَنْ تُقْسَمَ کَمَا تُقْسَمُ الْاَمْوَالُ خُمُسُھَا لِلّٰہِ وَاَرْبَعَۃُ اَخْمَاسِھَا لِلَّذِیْنَ افْتَتَحُوْھَا لَیْسَ لِلْاِمَامِ مَنْعُھُمْ مِنْ ذٰلِکَ اِلَّا اَنْ تَطِیْبَ اَنْفُسُ الْقَوْمِ بِتَرْکِھَا کَمَا طَابَتْ اَنْفُسُ الَّذِیْنَ افْتَتَحُوا السَّوَادَ لِعُمَرَ بِمَا ذَکَرْنَا۔

فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِلْاٰخَرِیْنَ عَلَیْھِمْ اَنَّا نَعْلَمُ اَنَّ اَرْضَ السَّوَادِ لَوْ کَانَتْ کَمَا ذَکَرَ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لَکَانَ قَدْ وَجَبَ فِیْھَا خُمُسُ اللّٰہِ بَیْنَ اَھْلِہِ الَّذِیْنَ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَھُمْ وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّجْعَلَ ذٰلِکَ الْخُمُسَ وَلَا شَیْئًا مِنْہُ لِاَھْلِ الذِّمَّۃِ وَقَدْ کَانَ اَھْلُ السَّوَادِ الَّذِیْنَ اَقَرَّھُمْ عُمَرُ صَارُوْا اَھْلَ الذِّمَّۃِ وَقَدْ کَانَ السَّوَادُ بِاَسْرِہٖ فِیْ اَیْدِیْھِمْ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ مَا فَعَلَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ ذٰلِکَ کَانَ مِنْ جِھَۃٍ غَیْرِ الْجِھَۃِ الَّتِیْ ذَکَرُوْا وَھُوَ عَلٰی اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ وَجَبَ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ خُمُسٌ وَکَذٰلِکَ

یہ حضرات فرماتے ہیں ہم نے اسی لیے اہلِ سواد کو ان کی زمینوں کا مالک قرار دیا اور پہلے بیان کی گئی علت کے باعث ہم نے انہیں آزاد قرار دیا اور یہ سب کچھ اس قوم کی اجازت سے ہوا جنہوں نے اس زمین کو بطورِ غنیمت حاصل کیا اگر ان کی مرضی نہ ہوتی تو یہ جائز نہ ہوتا اور وہ زمین ان کی ملک بھی رہتی یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جو زمین لڑائی کے ذریعے فتح کی جائے اس کا حکم یہ ہے کہ اسے بھی دیگر مالوں کی طرح تقسیم کیا جائے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور چار حصے ان لوگوں کے لیے ہوں گے جنہوں نے اسے فتح کیا امام انکو روک نہیں سکتا البتہ یہ قوم خوشی سے اس کے چھوڑنے پر راضی ہو جائے جیسا کہ سواد کی زمین فتح کرنے والوں نے اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیلئے چھوڑ دیا تھا جس طرح ہم نے ذکر کیا۔

ان کے خلاف دوسرے لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں اگر سواد کی زمین اس طرح ہوتی جس طرح پہلے قول والوں نے کہا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے پانچواں حصہ واجب ہوتا جو اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کے درمیان ہوتا جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے قرار دیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ امام کے لیے پانچواں حصہ یا اس میں سے کوئی چیز ذمی لوگوں کو دینا جائز نہیں اور سواد کے جن لوگوں کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے برقرار رکھا وہ ذمی ہو چکے تھے اور سواد کا تمام علاقہ ان کے قبضہ میں تھا

تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس وجہ سے نہیں تھا جو ان حضرات نے ذکر کی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے خمس (یا پانچواں حصہ) واجب نہیں ہوا تھا اسی طرح جو کچھ ان کی گردنوں کے سلسلے میں کیا تو آپ نے ان پر احسان

مَا فَعَلَ فِیْ رِقَابِهِمْ فَمَنَّ عَلَیْهِمْ بِاَنْ اَقَرَّهُمْ فِیْ اَرْضِیْهِمْ وَنَفَی الرِّقَّ مِنْهُمْ وَ اَوْجَبَ الْخَرَاجَ عَلَیْهِمْ فِیْ رِقَابِهِمْ وَاَرْضِیْهِمْ فَمَلَکُوْا بِذٰلِکَ اَرْضِیْهِمْ وَانْتَفَی الرِّقُّ عَنْ رِقَابِهِمْ۔

فرمایا کہ انہیں ان کی زمینوں پر برقرار رکھا اور ان سے غلامی کو اُٹھا دیا اور ان کی گردنوں اور زمینوں پر خراج لازم کیا اس طرح وہ اپنی زمینوں کے مالک بن گئے اور ان کی گردنوں سے غلامی کو دور کیا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّفْعَلَ هٰذَا بِمَا افْتُتِحَ عَنْوَةً فَنَفٰی عَنْ اَهْلِهَا رِقَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَنْ اَرْضِیْهِمْ مِلْکَ الْمُسْلِمِیْنَ وَیُوْجِبُ ذٰلِکَ لِاَهْلِهَا وَیَضَعُ عَلَیْهِمْ مَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ وَضْعُهٗ مِنَ الْخَرَاجِ کَمَا فَعَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجَّ عُمَرُ بِذٰلِکَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ثُمَّ قَالَ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَاَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ الْاَنْصَارَ فَاَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاَدْخَلَ فِیْهَا جَمِیْعَ مَنْ یَّجِیْءُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ فَلِلْاِمَامِ اَنْ یَّفْعَلَ ذٰلِکَ وَیَضَعَهٗ حَیْثُ رَاٰی وَضْعَهٗ فِیْمَا سَمَّی اللّٰهُ فِیْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَ سُفْیَانُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔

اس سے ثابت ہوا کہ جس زمین کو امام نے لڑائی کے ذریعے فتح کیا وہ اس میں یہ عمل اختیار کر سکتا ہے وہ ان کو مسلمانوں کے غلام ہونے اور ان کی زمینوں کو مسلمانوں کی ملکیت ہونے سے بچا کر ان پر خراج مقرر کر سکتا ہے جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ایسا کیا اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ جو بستیوں والوں (کے مال) سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے پھر فرمایا مہاجر فقراء کے لیے ہے تو ان کو بھی ان میں داخل کیا، پھر فرمایا" اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ان کو گھر اور ایمان کا ٹھکانہ دیا اس سے انصار مراد ہیں چنانچہ ان کو بھی ان میں شامل کیا، پھر فرمایا" اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے" اس طرح ان کے بعد آنے والے تمام مومنوں کو بھی اس میں شامل کیا۔ تو امام کو اس بات کا حق ہے اور وہ ان لوگوں کو جن کا اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ذکر فرمایا جس کو مناسب سمجھے دے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت امام ابوجعفر اور حضرت سفیان رحمہا اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا اور یہی حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہا اللہ کا قول ہے۔

۹۸۶- فَاِنِ احْتَجَّ فِیْ ذٰلِکَ مُحْتَجٌّ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ

اگر اس سلسلے میں کوئی شخص اس روایت سے استدلال کرے حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں جب حضرت جریر بن عبداللہ اور عمار بن یاسر

بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ
لَمَّا وَفَدَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَمَّارُ بْنُ
یَاسِرٍ فِیْ اُنَاسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ قَالَ عُمَرُ لِجَرِیْرٍ یَا جَرِیْرُ وَاللّٰہِ
لَوْلَا اَنِّیْ قَاسِمٌ مَسْئُوْلٌ لَکُنْتُمْ عَلٰی مَا
قُسِمَتْ لَکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَرٰی اَنْ اَرُدَّہٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ
فَرَدَّہٗ وَکَانَ رُبُعَ السَّوَادِ لِبَجِیْلَۃَ فَاَخَذَہٗ
مِنْھُمْ وَاَعْطَاھُمْ ثَمَانِیْنَ دِیْنَارًا۔

۹۸۷۔ **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَھَانِیِّ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ
قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ قَدْ اَعْطٰی
بَجِیْلَۃَ رُبُعَ السَّوَادِ فَاَخَذْنَاہُ ثَلَاثَ
سِنِیْنَ فَوَفَدَ بَعْدَ ذٰلِکَ جَرِیْرٌ اِلٰی عُمَرَ وَ
مَعَہٗ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ لَوْلَا
اَنِّیْ قَاسِمٌ مَسْئُوْلٌ لَتَرَکْتُکُمْ عَلٰی مَا
کُنْتُ اَعْطَیْتُکُمْ فَاَرٰی اَنْ تَرُدُّوْہُ عَلَی
الْمُسْلِمِیْنَ فَفَعَلَ قَالَ فَاَجَازَنِیْ عُمَرُ
ثَمَانِیْنَ دِیْنَارًا۔

قَالُوْا فَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ عُمَرَ
قَدْ کَانَ قَسَمَ السَّوَادَ بَیْنَ النَّاسِ ثُمَّ
اَرْضَاھُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ بِمَا اَعْطَاھُمْ عَلٰی اَنْ
یَعُوْدَ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔

قِیْلَ لَہٗ مَا یَدُلُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ
ظَاھِرُہٗ عَلٰی مَا ذَکَرْتُمْ وَلٰکِنْ یَجُوْزُ اَنْ
یَکُوْنَ عُمَرُ فَعَلَ مِنْ ذٰلِکَ مَا فَعَلَ فِیْ طَائِفَۃٍ
مِّنَ السَّوَادِ فَجَعَلَھَا لِبَجِیْلَۃَ ثُمَّ اَخَذَ
ذٰلِکَ مِنْھُمْ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَوَّضَھُمْ مِنْھُمْ
عِوَضًا مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ فَکَانَتْ تِلْکَ
الطَّائِفَۃُ الَّتِیْ جَرٰی فِیْھَا ھٰذَا الْفِعْلُ

کچھ دوسرے مسلمانوں کے ہمراہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت
جریر سے فرمایا اے جریر! اللہ کی قسم! اگر میں ایسا قاسم نہ ہوتا
جس سے سوال ہوگا تو تم اسی پر قائم رہتے جو میں نے تمہارے
لیے تقسیم کیا لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ اسے مسلمانوں
کی طرف لوٹا دوں چنانچہ آپ نے اسے لوٹا دیا اور
سواد کا چوتھا حصہ بجیلہ والوں کے لیے تھا تو آپ نے
ان سے لے لیا اور ان کو اسی دینار دیئے۔

حضرت قیس بن جریر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ نے بجیلہ والوں کو سواد کا چوتھا حصہ عطا فرمایا پھر ہم نے
ان سے تین سال تک کے لیے رکھا اس کے بعد حضرت جریر،
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت
عمار بن یاسر بھی ان کے ہمراہ تھے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ
فرمایا اللہ کی قسم! اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا جس سے سوال
ہوگا تو میں تمہیں اسی چیز پر چھوڑ دیتا جو تمہیں دی ہے
لیکن میرا خیال ہے اسے مسلمانوں کی طرف لوٹا دو چنانچہ انہوں نے
اسی طرح کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے
اسی دینار (لینے) کی اجازت دی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت
کرتی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمین کو لوگوں
میں تقسیم فرمایا پھر ان کو عطیہ دے کر اسے مسلمانوں کی طرف
لوٹانے پر راضی کیا۔

تو اس (استدلال کرنے والے) شخص کو جواب دیا جائے گا کہ
اس حدیث کا ظاہر اس بات پر دلالت نہیں کرتا جسے تم نے ذکر کیا ہے لیکن ہو
سکتا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سواد کے
کسی ایک گروہ کے سلسلے میں کیا ہو اسے قبیلہ بجیلہ کے لیے
قرار دیا پھر ان سے مسلمانوں کے لیے لے کر ان کو مسلمانوں کے
مال سے عوضانہ عطا فرمایا تو یہ صرف ایک گروہ تھا جسے
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عوضانہ دے کر مسلمانوں

لِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَا عَوَّضَ عُمَرُ اَهْلَهَا مَا عَوَّضَهُمْ مِنْهَا مِنْ ذٰلِكَ وَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ السَّوَادِ فَعَلَى الْحُكْمِ الَّذِيْ قَدْ بَيَّنَّا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَتْ اَرْضُ السَّوَادِ اَرْضَ عُشْرٍ وَلَمْ يَكُنْ اَرْضَ خِرَاجٍ۔

کے لیے یہ عمل جاری کیا اور سواد کے باقی حصے کا وہی حکم ہے جیسے ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں بیان کیا ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی اور سواد کی زمین، عشری زمین ہوتی، خراجی نہ ہوتی۔

۹۸۸۔ فَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَجِيْلَةَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَتْ اِنَّ قَوْمِيْ رَضُوْا مِنْكَ مِنَ السَّوَادِ بِمَا لَمْ اَرْضَ وَلَسْتُ اَرْضٰى حَتّٰى تَمْلَاَ كَفِّيْ ذَهَبًا اَوْ جَمَلِيْ طَعَامًا اَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهَا عُمَرُ۔

اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں بجیلہ قبیلہ کی ایک عورت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یہ میری قوم سواد کی زمین کے سلسلے میں جس بات پر راضی ہوتی ہے میں اس پر راضی نہیں ہوں اور میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک میری ہتھیلی کو سونے سے یا میرے اونٹ کو غلہ سے نہ بھر دیں یا اس نے اسی قسم کا کلام کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔

۹۸۹۔ قِيْلَ لَهُمْ ذٰلِكَ اَيْضًا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلَى الْجُزْءِ الَّذِيْ كَانَ سَلَّمَهٗ عُمَرُ لِبَجِيْلَةَ فَمَلَكُوْهُ ثُمَّ اَرَادَ انْتِزَاعَهٗ مِنْهُمْ بِطِيْبِ اَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يُخْرِجْ حَقَّ تِلْكَ الْمَرْاَةِ مِنْهَا اِلَّا بِمَا طَابَتْ بِهٖ نَفْسُهَا فَاَعْطَاهَا عُمَرُ مَا طَلَبَتْ حَتّٰى رَضِيَتْ فَسَلَّمَتْ مَا كَانَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ كَمَا سَلَّمَ سَائِرُ قَوْمِهَا حُقُوْقَهُمْ فَهٰذَا عِنْدَنَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ كُلِّهٖ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَمِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ عَلٰى مَا بَيَّنَّا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

ان حضرات کو کہا جائے گا کہ یہ بات بھی ہمارے نزدیک صرف اس حصے سے متعلق ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بجیلہ کو عطا فرمایا تھا وہ اس کے مالک بن گئے پھر آپ نے ان کی مرضی سے اسے واپس لینے کا ارادہ کیا تو اس عورت کا حق اسی صورت میں ختم ہو سکتا تھا کہ وہ خوشی سے دیتی چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطالبہ کے مطابق اسے عنایت فرمایا یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئی اور اس نے بھی باقی قبیلے کی طرح جو کچھ ملا تھا آپ کے حوالے کر دیا ہمارے نزدیک روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے اور قیاس کے طور پر بھی اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت سفیان، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

۹۸۹۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَرْضِ مِصْرَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُوْنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مصر کی زمین کے بارے میں بھی اسی طرح مروی ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کی زمین کو فتح فرمایا تو انہوں نے اپنے ساتھ موجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیا کہ اس زمین کو ان لوگوں کے درمیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَرْضَ مِصْرَ جَمَعَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَشَارَهُمْ فِيْ قِسْمَةِ اَرْضِهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا كَمَا قَسَمَ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ وَكَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا اَوْ يُوْقِفُهَا حَتّٰى رَاجَعَ فِيْ ذٰلِكَ رَأْيَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فِيْهِمُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ اِلَيْكَ وَلَا اِلٰى عُمَرَ اِنَّمَا هِيَ اَرْضٌ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاَوْجَفْنَا عَلَيْهَا خَيْلَنَا وَرِجَالَنَا وَحَوَيْنَا مَا فِيْهَا فَمَا قِسْمَتُهَا بِاَحَقَّ مِنْ قِسْمَةِ اَمْوَالِهَا وَقَالَ نَفَرٌ مِّنْهُمْ لَا نَقْسِمُهَا حَتّٰى نُرَاجِعَ رَأْيَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهَا فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْتُبُوْا اِلٰى عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ وَيُخْبِرُوْهُ فِيْ كِتَابِهِمْ اِلَيْهِ بِمَقَالَتِهِمْ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ عُمَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ اِلَيَّ مَا كَانَ مِنْ اِجْمَاعِكُمْ عَلٰى اَنْ تَغْتَصِبُوْا عَطَايَا الْمُسْلِمِيْنَ وَمُؤَنَ مَنْ يَّغْزُوْ اَهْلَ الْعَدُوِّ وَاَهْلَ الْكُفْرِ وَاِنِّيْ اِنْ قَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ بَعْدَكُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَادَّةٌ يَقْوَوْنَ بِهٖ عَلٰى عَدُوِّكُمْ وَلَوْلَا مَا اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَدْفَعُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ مُّؤْنِهِمْ وَاُجْرِيْ عَلٰى ضُعَفَائِهِمْ وَاَهْلِ الدِّيْوَانِ مِنْهُمْ لَقَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ فَاَوْقِفُوْهَا فَيْئًا عَلٰى مَنْ بَقِيَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنْقَرِضَ اٰخِرُ عِصَابَةٍ تَغْزُوْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ فِيْ حُكْمِ الْاَرْضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ عَلٰى

تقسیم کیا جائے جو جنگ کے لیے حاضر ہوئے جیسے آپ نے ان کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم فرمایا اور جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ان لوگوں کے درمیان تقسیم فرمائی جو وہاں حاضر تھے یا اسے اسی طرح چھوڑ دیا جائے حتی کہ حضرت امیرالمومنین کی رائے معلوم کی جائے کچھ لوگوں نے جن میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بھی تھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ آپ کے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اختیار میں نہیں یہ وہ زمین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں فتح کیا ہم نے ان پر اپنے گھوڑے اور آدمی دوڑائے اور جو کچھ اس میں ہے اسے ہم نے قابو کیا لہٰذا آپ کا اسے تقسیم کرنا مال کی تقسیم سے زیادہ ضروری ہے بعض لوگوں نے کہا ہم اسے تقسیم نہیں کریں حتی کہ ہم حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع کریں چنانچہ وہ سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد مجھے تمہاری طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اس بات پر متفق ہو کہ تم مسلمانوں کے عطیات اور دشمن نیز کفار کے مقابلے میں لڑنے والوں کی محنت کو چھین لو اگر میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دوں تو تمہارے بعد والے مسلمانوں کے لیے کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہے گی جس کے ذریعے وہ تمہارے دشمن کے خلاف مضبوط ہو سکیں اگر تمہیں اللہ کی راہ میں برانگیختہ کرنا مسلمانوں سے ان کا بوجھ دور کرنا ان کے کمزوروں اور دیوان والوں پر اسے جاری کرنا نہ ہوتا تو میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا لہٰذا اسے باقی مسلمانوں کے لیے بطور غنیمت رکھو حتی کہ مسلمانوں کی آخری جماعت جنگ کرے ، والسلام علیکم

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں مفتوحہ زمینوں کے حکم پر دلالت پائی جاتی

مَا ذَكَرْنَا وَاَنَّ حُكْمَهَا خِلَافُ حُكْمِ مَا سِوَاهَا مِنْ سَائِرِ الْاَمْوَالِ الْمَغْنُوْمَةِ مِنَ الْعَدُوِّ۔

ہے جیساکہ ہم نے ذکر کیا نیز اس کا حکم ان باقی تمام مالوں سے الگ ہے جو دشمن سے غنیمت کے طور پر حاصل ہوئے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ قَسَمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَهَا فَذٰلِكَ يَنْفِيْ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ حُجَّةٌ لِّمَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ وَمَنْ تَابَعَهُمَا فِيْ اِيْقَافِ الْاَرْضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس حدیث میں صحابہ کرام سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو ان لوگوں کے درمیان تقسیم فرمایا جو وہاں حاضر تھے لہٰذا خیبر کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ان لوگوں کی دلیل کی نفی کرتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان اور ان کے متبعین کے مسلک پر چلتے ہیں کہ مفتوحہ زمینیں مسلمانوں کی ضرورت کے لیے چھوڑی جائیں۔

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ يُفَسِّرْ لَنَا فِيْهِ كُلَّ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَقَدْ جَاءَ غَيْرُهٗ فَبَيَّنَ لَنَا مَا كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ حدیث سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر سے متعلق پورے عمل کی وضاحت نہیں کرتی۔ دوسرے حضرات سے مروی روایات نے اس سلسلے میں وضاحت کی ہے۔

۹۹۰ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِّنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو دو برابر حصوں میں تقسیم فرمایا نصف حصہ اپنی ضروریات کے لیے رکھا اور باقی نصف مسلمانوں کے درمیان اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانُ مَا كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَاَنَّهٗ اَوْقَفَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَقَسَمَ نِصْفَهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَالَّذِيْ

تو اس حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر سے متعلق فیصلے کا بیان ہے کہ آپ نے اس کا نصف حصہ اپنی ضروریات کے لیے رکھا اور دوسرا نصف شریک ہونے والے مسلمانوں کے لیے رکھا جو حصہ وقف کیا (اپنے لیے رکھا)

كَانَ أَوْ قِنْعَةً مِنْهَا هُوَ الَّذِي كَانَ دَفَعَهُ إِلَى الْيَهُودِ مُزَارَعَةً عَلَى مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الَّذِينَ ذَكَرْنَاهُمَا وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى عُمَرُ قِسْمَتَهُ فِي خِلَافَتِهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ لَمَّا أَجْلَى الْيَهُودَ عَنْ خَيْبَرَ وَفِيمَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ تَقْوِيَةٌ لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَسُفْيَانُ فِي إِيقَافِ الْأَرَضِينَ وَتَرْكِ قِسْمَتِهَا إِذَا رَأَى الْإِمَامُ ذٰلِكَ۔

اسے یہودیوں کو مزارعت پر دیا جیسا کہ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات کے ضمن میں ہم نے ذکر کیا اور یہ وہی حصہ ہے کہ جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں یہودیوں کو جلاوطن کیا تو اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمایا یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان رحمہما اللہ کے مذہب کی تقویت ہے کہ اگر امام چاہے تو ان (مفتوحہ) زمینوں کو وقف کر دے اور تقسیم نہ کرے۔

باب ۲۳۳ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى الْقِتَالِ عَلَى دَابَّةٍ مِنَ الْمَغْنَمِ

مجبوراً غنیمت کے جانور پر سوار ہو کر لڑنا

۹۹۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ التُّجِيبِيِّ عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَامَ خَيْبَرَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذْ دَابَّةً مِنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبُهَا حَتَّى إِذَا أَنْقَصَهَا رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنَ الْمَغَانِمِ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ۔

حضرت رویفع بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مال غنیمت میں سے جانور لے کر اس پر سوار نہ ہو حتیٰ کہ اسے ناقص بنا کر مالِ غنیمت میں لوٹا دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے یہاں تک کہ اسے پرانا کر کے مالِ غنیمت میں لوٹا دے۔

۹۹۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيبِيِّ عَنْ حَنَشٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت رویفع بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْهُمُ الْأَوْزَاعِيُّ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ السِّلَاحَ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَيُقَاتِلُ بِهِ فِي مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ مَا

ایک جماعت جن میں امام اوزاعی بھی شامل ہیں اس بات کی طرف گئی ہے کہ مالِ غنیمت میں ہتھیار لے کر لڑائی کے دوران ان کے ذریعے لڑنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اسے ضرورت ہو

كَانَ إِلَى ذٰلِكَ مُحْتَاجًا وَلَا يَنْتَظِرُ بِرَدِّهٖ الْفَرَاغَ مِنَ الْحَرْبِ فَتَتَعَرَّضَهُ لِلْهَلَاكِ وَانْكِسَادِ الثَّمَنِ فِي طُوْلِ مَكْثِهٖ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

لیکن واپس لوٹانے کے لیے لڑائی کے ختم ہونے کا منتظر نہ رہے کہ دارالحرب میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ سے وہ (اسلحہ) ضائع ہو جائے یا اس کی قیمت کم ہو جائے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۹۹۳۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْمَا حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ السَّلَاحَ إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَيُقَاتِلُ بِهٖ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحَرْبِ ثُمَّ يَرُدَّهٗ فِي الْمَغْنَمِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے ان میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں حضرت سلیمان بن شعیب اپنے والد سے اور وہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان سب نے فرمایا کوئی شخص ضرورت کے تحت امام کی اجازت کے بغیر مال غنیمت میں سے اسلحہ لے کر شریک جنگ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن جب لڑائی سے فارغ ہو جائے تو مال غنیمت میں لوٹا دے۔

۹۹۴۔ **قَالَ** أَبُوْ يُوْسُفَ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا احْتَجَّ بِهِ الْأَوْزَاعِيُّ وَلِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَانٍ وَوُجُوْهٌ وَتَفْسِيْرٌ لَا يَفْهَمُهٗ وَلَا يُبْصِرُهٗ إِلَّا مَنْ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا عَلٰى مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ عَنْهُ غَنِيٌّ يَّبْقِيْ بِذٰلِكَ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَعَلٰى ثَوْبِهٖ أَوْ يَأْخُذُ ذٰلِكَ يُرِيْدُ بِهِ الْخِيَانَةَ فَأَمَّا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ لَيْسَ مَعَهٗ دَابَّةٌ وَّلَيْسَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضْلٌ يَّحْمِلُوْنَهٗ إِلَّا دَوَابُّ الْغَنِيْمَةِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّمْشِيَ فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُهٗ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَّرْكَبَهَا هٰذَا شَآءُوْا أَوْ كَرِهُوْا وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِي الثِّيَابِ وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِي السَّلَاحِ وَالْحَالُ أَبْيَنُ وَأَوْضَحُ۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث جس سے حضرت امام اوزاعی نے استدلال کیا ہے ہم تک پہنچی ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے کئی معانی و مطالب ہیں اور ایسی وضاحت ہے جسے وہی شخص جان سکتا ہے جو اس کی بصیرت رکھتا ہے جسے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو ہمارے نزدیک یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو ضرورت کے بغیر غنیمت سے جانور یا کپڑا لیتا ہے (اور اسے استعمال کرتا ہے) یا خیانت کے طور پر لیتا ہے لیکن وہ مسلمان شخص جس کے پاس دارالحرب میں کوئی جانور نہ ہو اور دوسرے مسلمانوں کے پاس غنیمت کے علاوہ کوئی زائد جانور نہ ہوں اور وہ پیدل بھی نہ چل سکتا ہو تو مسلمانوں کے لیے اسے چھوڑنا جائز نہیں اور اس پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں دیگر مسلمان پسند کریں یا ناپسند۔ کپڑے کا بھی یہی حکم ہے ہتھیار کا بھی یہی حال ہے بلکہ یہ حال تو بالکل واضح ہے۔

أَلَا تَرٰى أَنَّ قَوْمًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْ تَكَسَّرَتْ سُيُوْفُهُمْ أَوْ ذَهَبَتْ وَلَهُمْ غِنًى عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّهٗ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذُوْا سُيُوْفًا مِّنَ الْغَنِيْمَةِ فَيُقَاتِلُوْا بِهَا مَا دَامُوْا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَرَأَيْتَ وَلَوْ لَمْ يَحْتَاجُوْا إِلَيْهَا فِي

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مسلمان قوم کی تلواریں ٹوٹ جائیں یا ان کے پاس نہ رہیں اور مسلمانوں سے انہیں کچھ نہ مل سکے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مال غنیمت سے تلواریں لے کر ان کے ساتھ لڑیں جب تک وہ دارالحرب میں ہوں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ گھمسان کی جنگ میں ان (تلواروں) کے محتاج نہ ہوں اور اس کے دو دن بعد

مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ وَاحْتَاجُوْا اِلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ بَيْنَ اَغَارَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ اَيَقُوْمُوْنَ هٰكَذَا فِيْ وُجُوْهِ الْعَدُوِّ بِغَيْرِ سِلَاحٍ كَيْفَ يَصْنَعُوْنَ اَيَسْتَأْثِرُوْنَ هٰذَا الرَّاْىَ فِيْهِ تَوْهِيْنٌ لِمَكِيْدَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَيْفَ يَحِلُّ هٰذَا فِى الْمَعْمَعَةِ وَ يَحْرُمُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ان کی ضرورت محسوس کریں کہ دشمن ان پر اچانک حملہ کر دے تو وہ اسی طرح ہتھیاروں کے بغیر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے وہ کیا کریں گے کیا وہ اس رائے کو ترجیح دیں گے جس میں مسلمانوں کے طریقہ جنگ کی توہین ہو اور یہ کیسے ہو گا کہ وہ لڑائی کے دوران تو حلال ہو لیکن اس کے بعد حرام ہو۔

۹۹۵- وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا اِلٰى طَعَامٍ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْهُ حَاجَتَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم خیبر کے موقعہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم میں سے ایک غنیمت کے کھانے کی طرف آتا اور اس سے اپنی ضرورت کو پورا کرتا۔

فَاِذَا كَانَ الطَّعَامُ لَا بَاْسَ بِاَخْذِهٖ وَاَكْلِهٖ وَاسْتِهْلَاكِهٖ لِحَاجَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا لَا بَاْسَ بِاَخْذِ الدَّوَابِّ وَالسِّلَاحِ وَالثِّيَابِ وَاسْتِعْمَالِهَا لِحَاجَةٍ اِلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ الَّذِيْ اُرِيْدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى هٰذَا غَيْرَ مَا اُرِيْدَ بِهٖ مِنْ حَدِيْثِ رُوَيْفِعٍ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا اِنْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

تو جب کھانا حاصل کرنے اسے کھانے اور مسلمانوں کی ضرورت کے لیے خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں تو اسی طرح جانوروں، ہتھیاروں اور کپڑوں کو لے کر ضرورت کے تحت استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں (یہ مفہوم) اس لیے مراد لیا گیا) تاکہ حضرت ابن ابی اوفیٰ کی حدیث سے جو کچھ مراد ہے حضرت رویفع کی حدیث سے اس کے خلاف مفہوم مراد نہ لیا جائے اور وہ باہم متضاد نہ ہوں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ہم بھی اسے ہی اپناتے ہیں۔

بَابُ ۲۳۴ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَعِنْدَهٗ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ

جو شخص دار الحرب میں اسلام لائے اور اس کے پاس چار بیویاں ہوں۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الشَّامِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی دس بیویاں تھیں

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان میں سے چار کو رکھ لو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ قَدْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ اَنَّهُ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا فَيُمْسِكُهُنَّ وَيُفَارِقُ سَائِرَهُنَّ وَسَوَاءٌ عِنْدَهُمْ كَانَ تَزْوِيْجُهُ اِيَّاهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ایمان لائے اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں ہوں اس نے دارالحرب میں ان سے نکاح کیا ہو جب کہ وہ مشرک تھا تو ان میں سے چار کو اختیار کر کے اپنے پاس روک لے اور باقی کو جدا کر دے ان کے نزدیک برابر ہے کہ ان سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا ہو یا متفرق طور پر نکاح میں لایا ہو، اس بات کے قائلین میں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَّاحِدَةٍ فَنِكَاحُهُنَّ كُلُّهُنَّ بَاطِلٌ وَّيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ وَاِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ فَنِكَاحُ الْاَرْبَعِ الْاُوَلِ مِنْهُنَّ ثَابِتٌ وَّيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَائِرِهِنَّ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تھا تو ان سب کا نکاح باطل ہو جائے گا اب اس کے اور ان عورتوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اگر ان سے متفرق طور پر نکاح کیا تھا تو ان میں سے پہلی چار کا نکاح ثابت ہو جائے گا اور اس کے اور باقی بیویوں کے درمیان تفریق کر دی جائے۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہا اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

۹۹۷۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْقَطِعٌ لَيْسَ كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى وَاَصْحَابُهُ الْبَصْرِيُّوْنَ عَنْ مَعْمَرٍ اِنَّمَا اَصْلُهُ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ اَمْسِكْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَّفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ مندرجہ بالا حدیث منقطع ہے یہ ایسے نہیں جس طرح عبدالاعلی اور ان کے بصری ساتھیوں نے حضرت معمر سے روایت کی ہے اس کی اصل وہ ہے جو ہم (امام طحاوی) سے حضرت یونس نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ہمیں ابن وھب نے خبر دی کہ حضرت مالک نے حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے ایک آدمی سے جو اسلام لایا تھا، اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں تھیں فرمایا کہ ان میں سے چار کو روک لو اور باقی کو جدا کر دو۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَكِّيُّ

حضرت ابن عیینہ، حضرت معمر سے وہ حضرت ابن

قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

شہاب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرزاق، حضرت معمر سے وہ حضرت ابن شہاب سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَا يَدُلُّ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَخَذَهُ الزُّهْرِيُّ مِنْهُ۔

تو اس حدیث کی اصل یہ ہے جیسے حضرت مالک نے حضرت زہری سے روایت کیا اور جیسے حضرت عبدالرزاق اور ابن عیینہ نے حضرت معمر سے اور انہوں نے حضرت زہری سے روایت کیا۔
حضرت عقیل نے بھی حضرت زہری سے روایت کیا جو اس مقام پر دلالت کرتی ہے جہاں سے حضرت زہری سے یہ حدیث لی ہے۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ حِيْنَ أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔

حضرت عقیل حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عثمان بن محمد بن ابو سوید رضی اللہ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے اور ان کے پاس دس بیویاں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کو رکھ لو اور باقی کو جدا کر دو۔

۱۰۰۱۔ فَبَيَّنَ عُقَيْلٌ فِي هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَهُ عَمَّا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الزُّهْرِيُّ عِنْدَهُ فِي هٰذَا شَيْءٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ فَيَدَعُ الْحُجَّةَ بِهِ وَيَحْتَجُّ بِمَا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أُتِيَ مَعْمَرٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ عَنِ

تو حضرت عقیل نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ حدیث کہاں سے آئی ہے انہوں نے اسے اس شخص سے لیا ہے جس تک یہ روایت حضرت عثمان بن محمد سے پہنچی اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے تو یہ بات محال ہے کہ اس سلسلے میں حضرت زہری کے پاس بواسطہ حضرت سالم ان کے والد سے کوئی روایت ہو تو وہ اس سے استدلال کرنے کی بجائے اس روایت سے استدلال کریں جو ان تک بواسطہ حضرت عثمان بن محمد بن ابوسوید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی لیکن اس حدیث میں حضرت معمر آئے ہیں کیونکہ ان

الزُّهْرِيُّ فِي قِصَّةِ غَيْلَانَ حَدِيثَانِ هٰذَا أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ طَلَّقَ نِسَاءَهُ وَقَسَمَ مَالَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْتَجِعَ نِسَاءَهُ وَمَالَهُ وَقَالَ لَوْ مُتَّ عَلَىٰ ذٰلِكَ لَرَجَمْتُ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخْطَأَ مَعْمَرٌ فَجَعَلَ إِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ كَلَامُ عُمَرَ لِلْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَسَدَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ۔

ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ عَلَىٰ مَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَىٰ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمَا كَانَتْ أَيْضًا فِيهِ حُجَّةٌ عِنْدَنَا عَلَىٰ مَنْ ذَهَبَ إِلَىٰ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ لِأَنَّ تَزْوِيجَ غَيْلَانَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۱۰۰۲- **حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ زَادَ أَنَّهُ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

فَكَانَ تَزْوِيجُ غَيْلَانَ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدَهُ حِينَ أَسْلَمَ فِي وَقْتٍ كَانَ تَزَوُّجُ ذٰلِكَ الْعَدَدِ جَائِزًا وَالنِّكَاحُ عَلَيْهِ ثَابِتٌ وَلَمْ يَكُنْ لِلْوَاحِدَةِ حِينَئِذٍ مِنْ ثُبُوتِ النِّكَاحِ إِلَّا مَا لِلْعَاشِرَةِ مِثْلُهُ ثُمَّ أَحْدَثَ اللّٰهُ

کے پاس حضرت غیلان کے واقعہ سے متعلق حضرت زہری سے مروی دو حدیثیں تھیں ان میں سے ایک یہ (مندرجہ بالا) ہے اور دوسری حضرت سالم کے واسطے سے ان کے والد سے مروی ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی اور اپنا مال تقسیم کر دیا یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے حکم دیا کہ اپنی عورتوں اور مال کے سلسلے میں رجوع کرو اور فرمایا اگر تم اسی حالت میں مر جاؤ گے تو میں قبر کو سنگسار کروں گا جیسا کہ دورِ جاہلیت میں ابو رغال کی قبر کو سنگسار کیا گیا تو اس حدیث میں حضرت معمر سے خطا ہوئی انہوں نے اس حدیث کی سند کو بس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کلام تھا اس حدیث کی سند بنا دیا جس میں رسول[۲]

[۲] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام تھا تو اس طرح سند کے اعتبار سے یہ حدیث فاسد ہو گئی۔

پھر اگر وہ روایت ثابت بھی ہو جائے جو حضرت عبد الاعلیٰ نے نے بواسطہ معمر، حضرت زہری سے روایت کی ہے تو بھی اس میں ہمارے نزدیک حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مذہب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ غیلان کا نکاح دورِ جاہلیت میں ہوا تھا جسے اس حدیث میں حضرت سعید بن ابو عروبہ نے حضرت معمر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

حضرت سعید بن ابو عروبہ، حضرت معمر سے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں احمد بن داؤد کی روایت (ر۹۹۸) کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے ان (عورتوں) سے دورِ جاہلیت میں نکاح کیا تھا۔

تو غیلان کے اسلام لاتے وقت ان کی جو بیویاں تھیں ان سے انہوں نے اس وقت نکاح کیا تھا جب اتنی تعداد میں بیویوں کا ہونا جائز تھا اور ان کا نکاح ثابت تھا اس وقت ایک عورت سے نکاح کا ثبوت، دس عورتوں کے ثبوت جیسا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم ظاہر فرمایا اور وہ چار سے زیادہ بیویاں کا

عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا آخَرَ وَهُوَ تَحْرِيمُ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمًا طَارِيًا طَرَأَتْ بِهِ حُرْمَةٌ حَادِثَةٌ عَلَى نِكَاحِ غَيْلَانَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ أَنْ يُمْسِكَ مِنَ النِّسَاءِ الْعَدَدَ الَّذِي أَبَاحَهُ اللّٰهُ وَيُفَارِقَ مَا سِوَى ذٰلِكَ وَجَعَلَ كَرَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ فَحُكْمُهُ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَيَجْعَلُ ذٰلِكَ الطَّلَاقَ عَلَيْهَا وَيُمْسِكُ الْأُخْرَى وَكَذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُولَانِ فِي هٰذَا۔

فَأَمَّا مَنْ تَزَوَّجَ عَشْرَ نِسْوَةٍ بَعْدَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ مَا جَاوَزَ الْأَرْبَعَ فِي عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنَّهُ إِنَّمَا عَقَدَ النِّكَاحَ عَلَيْهِنَّ عَقْدًا فَاسِدًا فَلَا يَثْبُتُ لَهُ بِذٰلِكَ نِكَاحٌ۔

أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ تَزَوَّجَ ذَاتَ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ ثُمَّ أَسْلَمَ أَنَّهَا لَا تَقَرُّ تَحْتَهُ وَإِنْ كَانَ عَقْدُهُ لِذٰلِكَ كَانَ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا يُرَدُّ حُكْمُهُ فِيهِ إِلَى حُكْمِ نِكَاحَاتِ الْمُسْلِمِينَ فِيمَا يَعْقِدُونَ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا حُكْمُهُ فِي الْعَشْرِ نِسْوَةِ اللَّاتِي تَزَوَّجَهُنَّ وَهُوَ مُشْرِكٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ يُرَدُّ حُكْمُهُ فِي ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الْمُسْلِمِينَ فِي نِكَاحَاتِهِمْ فَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَنِكَاحُهُنَّ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ جَازَ نِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأُوَلِ مِنْهُنَّ وَبَطَلَ نِكَاحُ سَائِرِهِنَّ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ تَرَكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ قَوْلَهُمَا فِي شَيْءٍ قَالَاهُ فِي هٰذَا

حرام ہونا ہے لہٰذا حرمت کا یہ حکم حضرت غیلان کے نکاح پر طاری ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں میں سے اتنی تعداد کو رکھ لیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا اور باقی کو جدا کر دیں اور انہیں اس شخص کی طرح قرار دیا جس کی چار بیویاں ہوں پھر وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو (طلاق کے لیے) اختیار کرے اسے طلاق دے دے اور دوسری بیویوں کو رکھ لے اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ یہی فرماتے ہیں۔

لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عقد میں چار عورتوں سے زیادہ کے ساتھ نکاح کے حرام ہونے کے بعد دس عورتوں سے نکاح کرے تو اس نے ان سے فاسد عقد کیا ہے لہٰذا اس سے اس کا نکاح ثابت نہیں ہوگا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص دار الحرب میں حالتِ شرک میں کسی محرم رشتہ دار عورت سے نکاح کرے پھر وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کے نکاح میں نہیں رہے گی اگرچہ اس کا یہ نکاح دار الحرب میں اور حالتِ شرک میں ہوا جب اس صورت میں اس کا حکم مسلمان عورتوں سے نکاح کی طرف لوٹایا جاتا ہے جو دار الاسلام میں کیا جاتا ہے تو اس نے دار الحرب میں اور حالت شرک میں جن دس عورتوں سے نکاح کیا ہے اسے بھی مسلمانوں کے نکاح جیسا حکم دیا جائے گا اگر اس نے ایک عقد میں نکاح کیا تو ان کا نکاح باطل ہوگا اور اگر متفرق عقدوں میں کیا تو ان میں سے پہلی چار کا نکاح جائز ہوگا اور باقی کا نکاح باطل ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ نے اپنا قول چھوڑ دیا ہے اور وہ اس

المعنى وذلك انهما قالا في رجل من اهل الحرب سبي وله اربع نسوة وسبين معه ان نكاحهن كلهن قد فسد ويفرق بينه وبينهن قال فقد كان ينبغي على ما حملا عليه حديث غيلان ان يجعلا له ان يختار منهن اثنتين فيمسكهما ويفارق الاثنتين الباقيتين لان نكاح الاربع قد كان كله ثابتا صحيحا وانما طرأ الرق عليه فحرم عليه ما فوق الاثنتين كما انه لما طرأ حكم الله في تحريم ما فوق الاربع امر رسول الله صلى الله عليه وسلم غيلان باختيار اربع من نسائه وفراق سائرهن ۔

قيل له ما خرج ابو حنيفة وابو يوسف رحمهما الله بما ذكرت عن اصلهما ولكنهما ذهبا الى ما قد خفي عليك ۔

وذلك ان هذا كان تزوج الاربع في وقت ما تزوجهن بعد ما حرم على العبد تزوج ما فوق الاثنتين فاذا تزوج وهو حربي في دار الحرب ما فوق اثنتين ثم سبي وسبين معه رد حكمه في ذلك الى حكم تحريم قد كان قبل نكاحه فصار كانه تزوجهن في عقدة بعد ما صار رقيقا وهو في ذلك كرجل تزوج صبيتين صغيرتين فجاءت امرأة فارضعتهما معا فانهما تبينان منه جميعا ولا يؤمر بان يختار احدهما فيمسكها ويفارق الاخرى لان حرمة الرضاع طرأت عليه بعد نكاحه اياهما وكذلك الرق الطارئ على النكاح الذي وصفنا حكمه حكم هذا الرضاع

طرح کہ جو حربی قید ہو گیا اور اس کی چار بیویاں تھیں جو اس کے ساتھ ہی قید ہوئیں تو ان سب کا نکاح فاسد ہو جائے گا اب اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے) وہ (معترض) کہتا ہے کہ انہوں نے حدیث غیلان کو جس بات پر محمول کیا اس اعتبار سے مناسب ہے کہ وہ اسے ان میں سے دو عورتوں کو چننے کا اختیار دیں پس وہ انہیں روک لے اور باقی دو کو چھوڑ دے کیونکہ چاروں کا نکاح صحیح ثابت تھا اس پر غلامی طاری ہوتی جس سے دو عورتوں سے زائد حرام ہو گئیں جیسا کہ جب چار سے زائد عورتوں کی حرمت کا حکم طاری ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غیلان کو اپنی بیویوں میں سے چار کو اختیار کرنے اور باقی کو چھوڑنے کا حکم دیا ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا ہے اس کی وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما اللہ نے اپنے ضابطہ کو ترک نہیں کیا بلکہ انہوں نے وہ بات اختیار کی جو تم سے پوشیدہ ہے اور یہ اس لیے کہ جس وقت اس نے چار عورتوں سے نکاح کیا اس وقت غلام پر دو عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہو چکا تھا جب اس نے دار الحرب میں حربی ہونے کی حیثیت سے دو سے زائد عورتوں سے نکاح کیا پھر وہ قید ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ عورتیں بھی قیدی بن گئیں تو اس کا حکم اس تحریم کی طرف لوٹ گیا جو اس کے نکاح سے پہلے موجود تھی گویا اس نے غلام بننے کے بعد ایک عقد میں ان سے نکاح کیا اس سلسلے میں وہ اس شخص کی طرح ہو گا جس نے دو چھوٹی بچیوں سے نکاح کیا پھر کسی عورت نے آکر ان دونوں کو دودھ پلایا تو وہ دونوں اس سے جدا ہو جائیں گی اسے اس بات کا حکم نہیں دیا جائے گا کہ ان میں سے ایک کو اختیار کر کے روک لے اور دوسری کو جدا کر دے کیونکہ دودھ کی وجہ سے حرمت ان دونوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد طاری ہوئی ہے اسی طرح جو غلامی اس نکاح کے بعد طاری ہوئی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے تو اس کا حکم اس رضاعت جیسا ہو گا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اور یہ دونوں صورتیں اس صورت سے مختلف ہیں جو سرکار دو عالم

الَّذِي ذَكَرْنَا وَهُمَا جَمِيعًا مُفَارِقَانِ لِمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ لِأَنَّ غَيْلَانَ لَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ اللّٰهِ لِمَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ تَقَدَّمَتْ نِكَاحَهُ فَيَرُدُّ حُكْمُ نِكَاحِهِ إِلَيْهَا وَإِنَّمَا طَرَأَتِ الْحُرْمَةُ عَلَى نِكَاحِهِ بَعْدَ ثُبُوتِهِ كُلِّهِ فَرُدَّتْ حُرْمَةُ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمٍ حَادِثٍ بَعْدَ النِّكَاحِ فَوَجَبَ لَهُ بِذٰلِكَ الْخِيَارُ كَمَا يَجِبُ لَهُ فِي الطَّلَاقِ الَّذِي ذَكَرْنَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت غیلان کے نکاح سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کی حرمت نہیں آئی تھی کہ ان کے نکاح کا حکم اس کی طرف لوٹایا جاتا بلکہ نکاح کی حرمت اس وقت طاری ہوئی جب نکاح مکمل طور پر ثابت ہو چکا تھا لہٰذا اب جو کچھ ان پر حرام ہوگا اس کی نسبت نکاح کے بعد پیدا ہونے والے حکم کی طرف ہوگی لہٰذا اس سے ان کے لیے اختیار کا پایا جانا ضروری ہو گیا جیسا کہ اس طلاق میں اختیار واجب ہے جسے ہم نے بیان کیا۔

فَإِنِ احْتَجُّوا أَيْضًا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانِي نِسْوَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا۔

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کریں حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان میں سے چار کو اختیار کر لوں۔

۱۰۰- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ بَعْضِ وُلْدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت مغیرہ، حضرت حارث بن قیس کے کسی صاحبزادے سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِ غَيْلَانَ وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَهُ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا أَيِ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا فَتَزَوَّجْهُنَّ وَلَا دَلَالَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى وَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ۔

تو ان کو کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جیسے ہم نے حضرت غیلان والی حدیث کے ضمن میں بیان کیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان میں سے چار اختیار کرو، سے مراد یہ ہو کہ ان میں سے چار کو پسند کر کے ان سے نکاح کر لو، اور اس حدیث میں ان دونوں معنوں میں سے کسی پر بھی دلالت نہیں پائی جاتی۔

وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

اور اگر وہ اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کریں حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں دو

فَیرُوْزَ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِیْ اُخْتَانِ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طَلِّقْ اِحْدٰهُمَا۔

بہنیں تھیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔

۱۰۰۶- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ وَهْبِ الْجَیْشَانِیِّ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ فَیْرُوْزَ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِیْ اُخْتَانِ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ طَلِّقْ اَیَّتَهُمَا شِئْتَ۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی، ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں میں نے بارگاہ نبوی حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہو طلاق دے دو۔

قِیْلَ لَهُمْ هٰذَا یُوْجِبُ الْاِخْتِیَارَ کَمَا ذَکَرْتُمْ وَهُوَ اَوْضَحُ مِنْ حَدِیْثِ حَارِثِ بْنِ قَیْسٍ وَلٰکِنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَیَّرَهٗ لِاَنَّ نِکَاحَهٗ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَبْلَ تَحْرِیْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ فَیَکُوْنُ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ غَیْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا بَیَّنَّا فِیْ هٰذَا الْبَابِ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَبُوْیُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَفَسَدَ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَدْ ذَهَبَ اِلٰی مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَبُوْیُوْسُفَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ۔

تو ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ حدیث اختیار کو واجب کرتی ہے جیسا کہ تم نے کہا اور یہ روایت حضرت حارث بن قیس کی حدیث سے زیادہ واضح ہے لیکن ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار اس لیے دیا ہو کہ ان کا نکاح دورِ جاہلیت میں (یعنی) چار سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کے حرام ہونے سے پہلے ہوا لہٰذا اس حدیث کا مفہوم، حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم جیسا ہوا تو جو کچھ ہم نے اس باب میں بیان کیا اس سے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا مذہب ثابت ہوا اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا موقف فاسد ہو گیا حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ جس طرف گئے ہیں بعض متقدمین کا بھی یہی مسلک ہے۔

۱۰۰۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا بَکْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ یَاْخُذُ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَةَ وَالثَّالِثَةَ وَالرَّابِعَةَ۔

حضرت بکر بن خلف فرماتے ہیں ہم سے حضرت غندر یا عبدالاعلیٰ نے بیان کیا انہوں نے حضرت سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں پہلی دوسری تیسری اور چوتھی عورت کو رکھ لے۔

باب ۲۳۵ الْحَرْبِيَّةِ تُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ يَخْرُجُ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْلِمًا۔

کوئی حربیہ عورت دارالحرب اسلام لانے کے بعد دارالاسلام میں آجائے پھر اس کا خاوند مسلمان ہو کر آئے۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِينَ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو تین سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ أُمَّ حَكِيمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بَعْدَ أَشْهُرٍ أَوْ قَرِيبٍ مِنْ سَنَةٍ۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حکیم بنت حارث بن ہشام کو کچھ مہینوں یا سال کے قریب مدت کے بعد حضرت عکرمہ بن ابو جہل، رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَجَاءَتْنَا مُسْلِمَةً ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلَى حَالِهَا وَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی عورت دارالحرب میں اسلام لائے اور اسی حالت اسلام میں ہمارے پاس آجائے پھر اس کے بعد اس کا خاوند آئے اور وہ اسے حالت عدت میں پالے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہوگی اور اگر وہ عدت کے ختم ہونے تک اسے نہ پالے تو اب اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا وَخُرُوجُهَا عِنْدَهُمْ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ يَقْطَعُ الْعِصْمَةَ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَبَيْنَهُمَا مِنْهُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا دونوں صورتوں میں اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہا ان کے نزدیک دارالحرب سے نکلنے کی وجہ سے وہ عصمت ختم ہو گئی جو اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تھی اور وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔

۱۰۱۰۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ۔

کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابن العاص کی طرف نئے نکاح کے ساتھ لوٹایا۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص، حضرت داؤد سے اور وہ حضرت شعبی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوا فَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔

۱۰۱۲۔ وَقَدْ وَافَقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَلٰى ذٰلِكَ عَامِرَ الشَّعْبِيَّ مَعَ عِلْمِهِ بِمَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا قَدْ خَالَفَهُ لِمَعَانٍ سَنُبَيِّنُهَا فِي هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو نے اس سلسلے میں حضرت عامر شعبی کی موافقت کی ہے حالانکہ انہیں حضور علیہ السلام کے غزوات کا علم تھا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چند وجوہ سے اپنی مخالف روایت سے اولیٰ ہے ان وجوہ کو ہم انشاء اللہ اسی باب میں بیان کریں گے

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِنَّمَا فِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ رَدَّهَا إِلَيْهِ لِأَنَّهَا فِي الْعِدَّةِ وَلَا كَيْفَ كَانَ الْحُكْمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْمُشْرِكَةِ تُسْلِمُ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ أَيُبِينُهَا ذٰلِكَ مِنْهُ أَوْ يَكُونُ زَوْجَةً لَهُ عَلٰى حَالِهَا وَإِنَّمَا يَكُونُ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لَوْ كَانَ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ لِأَنَّهُ أَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان لوگوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابن العاص کی طرف لوٹانے کا جو ذکر ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو عدت کے باقی رہنے کی وجہ سے لوٹایا اور یہ بات (واضح) ہے کہ ان دنوں اس مشرکہ عورت کا حکم کیا تھا جو ایمان لائے اور اس کا خاوند مشرک ہی رہے کیا وہ اس سے جدا ہو جائے گی یا پہلے کی طرح اس کی بیوی ہی رہے گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت پہلے قول والوں کی دلیل اس وقت بنتی جب اس میں یہ بات ہوتی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابن العاص رضی اللہ عنہا کی طرف اس لیے لوٹایا کہ انہوں نے ان کو عدت میں پا لیا۔

فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَتَبَيَّنْ لَنَا الْعِلَّةُ الَّتِي لَهَا رَدَّهَا عَلَيْهِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ هِيَ

تو جب ہمارے لیے یہ بات واضح نہیں کہ آپ نے کس وجہ سے ان کو لوٹایا تو ہو سکتا ہے وہ عدت میں ہوں اور

الْعِدَّةِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ لِاَنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ
يَكُنْ حِيْنَئِذٍ يُبِيْنُهَا مِنْهُ وَلَا يُزِيْلُهَا عَنْ حُكْمِهَا
الْمُتَقَدِّمِ۔

۱۰۱۳- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ
بْنُ نَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مِنْ اَيْنَ
جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيْ زَيْنَبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ رَدَّهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ
عَلَى النِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ رَدَّهَا بِنِكَاحٍ
جَدِيْدٍ اَتَرٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
الْحَسَنِ لَمْ يَجِئْ اخْتِلَافُهُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ
وَلٰكِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ اَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا حَرَّمَ
اَنْ تَرْجِعَ الْمُؤْمِنَاتُ اِلَى الْكُفَّارِ فِيْ سُوْرَةِ
الْمُمْتَحِنَةِ بَعْدَ مَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا
فَعَلِمَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ثُمَّ رَاٰى اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَدَّ
زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بَعْدَ مَا كَانَ عَلِمَ
حُرْمَتَهَا عَلَيْهِ بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ
فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ اِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ
فَقَالَ رَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَلَمْ يَعْلَمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ حَتّٰى عَلِمَ
بِرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلٰى
اَبِي الْعَاصِ فَقَالَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ
لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بَيْنَ اِسْلَامِهِ وَاِسْلَامِهَا
فَسْخٌ لِلنِّكَاحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَمِنْ هٰهُنَا

اس وجہ سے لوٹانے کا امکان بھی ہے کہ
ان دونوں اسلام اسے جدا نہیں کرتا تھا اور
سابقہ حکم کو بھی اس سے زائل نہیں کرتا تھا۔

حضرت ابو توبہ بن ربیع نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد
بن حسن رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا
کے بارے میں اختلاف کہاں سے پیدا ہوا کہ بعض حضرات فرماتے
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابوالعاص کی
طرف پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا اور بعض حضرات فرماتے ہیں
کہ انہیں جدید نکاح کے ساتھ لوٹایا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ان
میں ہر گروہ وہی بات کہتا ہے جو اس نے سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کے
درمیان اختلاف اس وجہ سے نہیں آیا بلکہ اختلاف کی وجہ یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ممتحنہ میں مومنات کے کفار کی طرف
لوٹنے کو حرام قرار دیا جب کہ پہلے یہ عمل جائز اور حلال تھا حضرت
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم تھی پھر انہوں نے
دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو
حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹایا اس سے پہلے انہیں علم تھا کہ یہ
بات جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنات کے کفار کی طرف رجوع
کو حرام قرار دیا تو ان کے نزدیک یہ جدید نکاح کے ساتھ لوٹنا تھا لہٰذا
انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جدید نکاح کے
ساتھ لوٹایا جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا علم
نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنہ عورتوں کا کفار کی طرف لوٹنا
حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابوالعاص کی طرف
لوٹانے کا علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے پہلے
نکاح کے ساتھ لوٹایا کیونکہ ان کے نزدیک حضرت
ابوالعاص کے اسلام لانے اور حضرت زینب کے
اسلام کے درمیان (عدت میں) فسخ نہیں ہوا تھا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وجہ سے اختلاف

جَآءَ اِخْتِلَافُهُمْ لَا مِنْ اخْتِلَافٍ سَمِعُوْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِهٖ مَارَدَّ زَيْنَبَ بِهٖ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ النِّكَاحُ الْاَوَّلُ اَوِ النِّكَاحُ الْجَدِيْدُ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَّقَدْ اَحْسَنَ مُحَمَّدٌ فِيْ هٰذَا وَتَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الصَّحِيْحِ يُوْجِبُ صِحَّةَ مَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

۱۰۱۴- **وَالدَّلِيْلُ** عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِي النَّصْرَانِيَّةِ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَكُوْنُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ اَوِ الْيَهُوْدِيِّ فَتُسْلِمُ هِيَ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى۔

۱۰۱۵- **وَحَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلِ الْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى۔

۱۰۱۶- **اَفَيَجُوْزُ** اَنْ تَكُوْنَ النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَهٗ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَزَوْجُهَا نَصْرَانِيٌّ اَنَّهَا تَبِيْنُ مِنْهُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا اِسْلَامُهٗ اِلٰى اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ وَتَكُوْنُ الْحَرْبِيَّةُ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِكِتَابِيَّةٍ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ثُمَّ جَآءَتْنَا مُسْلِمَةً يُنْتَظَرُ بِهَا

پیدا ہوا اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے حضرت زینب کو ابوالعاص کی طرف لوٹانے کا ذکر سن کر کہا کہ آپ نے پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا یا جدید نکاح کے ساتھ واپس کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں کتنی اچھی بات فرمائی ہے اس صحیح بات کی بنیاد پر روایات کے معانی کی تصحیح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے قول کی صحت واجب...

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس نصرانیہ عورت کے بارے میں جو دارالاسلام میں اسلام لائی اور اس کا خاوند کافر ہے، اس بات کی دلیل ہے حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو نصرانی یا یہودی کے نکاح میں ہو اور اسلام قبول کرے کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے کیونکہ اسلام بلند ہے اور اس سے کوئی دین بلند نہیں ہے۔

حضرت عبدالکریم جزری، حضرت عکرمہ سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ اسلام بلند ہے اور اس سے کوئی دین بلند نہیں ہے۔

تو کیا یہ صحیح ہے کہ ان کے نزدیک یہ بات جائز ہے کہ نصرانیہ جب دارالاسلام میں مسلمان ہو جائے اور اس کا خاوند نصرانی ہو تو وہ جدا ہو جاتی ہے اور اس کے خاوند کے اسلام کا انتظار نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ اس عورت کی عدت ختم ہو جائے اور وہ حربیہ عورت جو کتابیہ نہ ہو وہ دارالحرب میں اسلام لانے کے بعد ہمارے پاس آجائے تو اس کے خاوند کو اس کے ساتھ

اِلْحَاقَ زَوْجِهَا بِهَا مُسْلِمًا فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ خُرُوْجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ هٰذَا مُحَالٌ لِاَنَّ اِسْلَامَهَا فِیْ دَارِ الْاِسْلَامِ اِذَا كَانَ یُبِیْنُهَا مِنْ زَوْجِهَا النَّصْرَانِیِّ الذِّمِّیِّ فَاِسْلَامُهَا فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَخُرُوْجُهَا اِلٰی دَارِ الْاِسْلَامِ وَتَرْكُهَا زَوْجَهَا الْمُشْرِكَ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ اَحْرٰی اَنْ یُبِیْنَهَا۔

ملانے کے لیے اس بات کا انتظار کیا جائے کہ عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ اسلام قبول کرے یہ بات محال ہے کیونکہ جب اس کا دارالاسلام میں اسلام قبول کرنا اسے اس کے نصرانی ذمی خاوند سے جدا کر دیتا ہے تو دارالحرب میں اس کا اسلام لانا اور پھر دارالاسلام کی طرف آجانا جب کہ وہ اپنے مشرک خاوند کو دارالحرب میں چھوڑ آئے اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ وہ اس سے جدا ہو جائے۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ یَرَی الْعِصْمَةَ مُنْقَطِعَةً بِاِسْلَامِ الْمَرْاَةِ لَا لِخُرُوْجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ وَاِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ اسْتَحَالَ اَنْ یَكُوْنَ تَرَكَ مَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهٗ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَدِّهٖ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ عَلَی النِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَصَارَ اِلٰی خِلَافِهٖ اِلَّا بَعْدَ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول سے ثابت ہوا کہ وہ عدت کے اسلام لانے کی وجہ سے عصمت کو منقطع سمجھتے تھے اس کی عدت ختم ہونے کی وجہ سے نہیں تو جب یہ بات ان کے قول سے ثابت ہوئی تو محال ہے کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو نکاح اول کے ساتھ حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹانے والے حکم کو چھوڑ دیں جو ان کے نزدیک ثابت ہے اور وہ اس کے خلاف کو اختیار کریں یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ان کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہو چکا ہو روایات کے طریقے پر اس بات کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے۔

وَاَمَّا النَّظَرُ فِیْ ذٰلِكَ فَاِنَّا رَاَیْنَا الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ فَقَدْ صَارَتْ اِلٰی حَالٍ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَسْتَاْنِفَ نِكَاحَهٗ عَلَیْهَا لِاَنَّهَا مُسْلِمَةٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اِلٰی مَا یَطْرَاُ عَلَی النِّكَاحِ مِمَّا لَا یَجُوْزُ مَعَهُ الْاِسْتِقْبَالُ لِلنِّكَاحِ كَیْفَ حُكْمُهٗ فَرَاَیْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْاَخَوَاتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً صَغِیْرَةً لَا رَضَاعَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا فَاَرْضَعَتْهَا اُمُّهٗ حَرُمَتْ عَلَیْهِ بِذٰلِكَ وَانْفَسَخَ النِّكَاحُ فَكَانَ الرَّضَاعُ الطَّارِئُ عَلَی النِّكَاحِ فِیْ حُكْمِ الرَّضَاعِ الْمُتَقَدِّمِ لِلنِّكَاحِ فِیْ اَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ یَطُوْلُ

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی عورت اسلام لاتی ہے اور اس کا خاوند کافر ہی رہتا ہے تو وہ ایسی حالت میں ہو جاتی ہے کہ اس آدمی کا اس سے نکاح جائز نہیں ہوتا کیونکہ وہ مسلمان ہے جب کہ وہ شخص کافر ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس حالت کا حکم معلوم کریں جو نکاح پر طاری ہوتی ہے اور وہ ایسی حالت ہے جس کی موجودگی میں نکاح کرے جن کے ساتھ اس کا رضاعی رشتہ نہ ہو پھر اس بچی کو اس مرد کی ماں دودھ پلائے تو اس سے وہ اس پر حرام ہو جائے گی اور نکاح ٹوٹ جائے گا اور نکاح پر طاری ہونے والی رضاعت نکاح سے پہلے پائی جانے والی رضاعت کی طرح ہوگی اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی اور کئی ایسے امور ہیں کہ اگر وہ نکاح سے پہلے ہوں یا نکاح پر طاری ہوں تو ان کا

الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا وَكَانَتْ ثَمَّةَ اَشْيَاءُ يَخْتَلِفُ فِيْهَا الْحُكْمُ إِذَا كَانَتْ مُتَقَدِّمَةً لِلنِّكَاحِ اَوْ طَرَأَتْ عَلَى النِّكَاحِ۔

مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ نِكَاحَ الْمَرْاَةِ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ الْعِدَّةَ مِنَ الْجِمَاعِ فِي النِّكَاحِ الْفَاسِدِ يَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ كَمَا يَمْنَعُ إِذَا كَانَتْ بِسَبَبِ نِكَاحٍ صَحِيْحٍ وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ لَوْ وُطِئَتْ بِشُبْهَةٍ وَّلَهَا زَوْجٌ فَوَجَبَتْ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ عِدَّةٌ لَمْ تَبِنْ بِذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَلَمْ يَجْعَلْ هٰذِهِ الْعِدَّةَ كَالْعِدَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِلنِّكَاحِ فَفُرِّقَ فِيْ هٰذَا بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبِلِ وَالْمُسْتَدْبِرِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِي الْمَرْاَةِ إِذَا اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ هَلْ تَبِيْنُ مِنْهُ بِذٰلِكَ وَيَكُوْنُ حُكْمُ مُسْتَقْبِلِ ذٰلِكَ وَمُسْتَدْبِرِهٖ سَوَاءً كَمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الرِّضَاعِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَوْلَا تَبِيْنُ مِنْهُ بِإِسْلَامِهَا فَلَا يَكُوْنُ حُكْمُ إِسْلَامِهَا الْحَادِثِ كَهُوَ إِذَا كَانَ قَبْلَ النِّكَاحِ كَالْعِدَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا الَّتِيْ فُرِّقَ بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبِلِ فِيْهَا وَحُكْمِ الْمُسْتَدْبِرِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْعِدَّةَ الطَّارِئَةَ عَلَى النِّكَاحِ لَا يَجِبُ فِيْهَا فُرْقَةٌ فِيْ حَالِ وُجُوْبِهَا وَلَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ الرِّضَاعُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا يَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ فِيْ حَالِ كَوْنِهٖ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا شَيْءٌ بَعْدَهٗ وَكَانَ الْإِسْلَامُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ فُرْقَةً تَجِبُ بِهٖ فَقَالَ قَوْمٌ تَجِبُ فِيْ وَقْتِ إِسْلَامِ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ آخَرُوْنَ لَا تَجِبُ الْفُرْقَةُ حَتّٰى تُعْرَضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ

حکم بدل جاتا ہے۔

ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت سے نکاح حرام قرار دیا جو اپنے خاوند کی عدت میں ہو اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح فاسد کے سبب کئے گئے جماع کی عدت بھی نکاح کرنے کو منع کرتی ہے جس طرح وہ نکاح صحیح کی وجہ سے (عدت کے دوران) منع ہے اور اگر کسی عورت سے وطی بالشبہ کی جائے اور اس کا خاوند بھی موجود ہو تو اس پر عدت واجب ہو گی لیکن وہ اپنے خاوند سے جدا نہ ہو گی اور یہ عدت اس عدت کی طرح نہ ہو گی جو نکاح سے پہلے پائی جاتی ہے تو اس میں مقدم و موخر کا فرق کیا جائے گا[1] تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس عورت کے بارے میں معلوم کریں جو اسلام لائی اور اس کا خاوند کافر ہے کیونکہ وہ اس وجہ سے اس سے جدا ہو جائے گی اور اس میں مقدم و موخر کا حکم ایک جیسا ہو گا جیسا کہ رضاعت کے سلسلے میں ذکر کیا یا اسلام کی وجہ سے اس سے جدا نہ ہو گی اور اس کے ابھی اسلام قبول کرنے کو نکاح سے پہلے والے اسلام کی طرح قرار نہیں دیا جائے جیسا کہ عدت کا مسئلہ ہم نے ذکر کیا کہ اس میں مقدم و موخر کا حکم مختلف ہے تو ہم نے اس میں غور کیا تو نکاح پر طاری ہونے والی عدت کو یوں پایا کہ جس وقت وہ عدت واجب ہے اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی ان کے درمیان تفریق واجب نہیں ہوتی اور جس رضاعت کا ہم نے ذکر کیا اس سے فرقت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے بعد کسی اور بات کی انتظار نہیں کی جاتی اور جو اسلام نکاح کے بعد آتا ہے اس کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اس سے جدائی واجب ہو جاتی ہے۔ تو ایک قوم کے نزدیک عورت کے اسلام لاتے ہی جدائی واجب ہو جاتی ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے جب کہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک خاوند پر اسلام پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کرے ان کے درمیان فرقت نہیں ہو گی اس وقت

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب نکاح کی موجودگی میں عدت گزارے تو وہ نکاح باقی رہے گا، یہ مقدم ہے اور عدت کے دوران نکاح کرنا چاہے تو جائز نہیں یہ موخر ہے ۱۲ ہزاروی

فَيَأْبَاهُ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ أَوْ تَخْتَارُهُ فَتَكُوْنُ امْرَأَتَهُ عَلَى حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ آخَرُوْنَ هِيَ امْرَأَتُهُ مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِ الْهِجْرَةِ وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَنَاْتِيْ اَسَانِيْدُ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ان کے درمیان تفریق کردی جائے گی یا وہ خاوند اسلام کو اختیار کرے تو وہ اسی طرح اس کی بیوی رہے گی یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اسے دار الحرب (دار الحرب) سے نکال نہ دے یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے ہم ان روایات کی اسناد اس باب کے آخر میں لائیں گے۔

فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ اِسْلَامَ الزَّوْجَةِ الطَّارِئَ عَلَى النِّكَاحِ يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَبَيْنَ زَوْجِهَا فِيْ حَالٍ مَّا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الرِّضَاعِ اَشْبَهُ مِنْهُ بِحُكْمِ الْعِدَّةِ فَلَمَّا كَانَ الرِّضَاعُ تَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ سَاعَةَ يَكُوْنُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ خُرُوْجُ الْمَرْاَةِ مِنْ عِدَّتِهَا كَانَ كَذٰلِكَ الْاِسْلَامُ۔

جب ثابت ہوگیا کہ عورت کا نکاح کے بعد اسلام لانا بیوی اور خاوند کے درمیان تفریق کو واجب کرتا ہے چاہے کوئی بھی حالت ہو تو ثابت ہوا کہ اس کا حکم، عدت کے حکم کی بجائے، رضاعت کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو جب رضاعت کی وجہ سے جدائی واجب ہوجاتی ہے جب بھی رضاعت پائی جائے اور عورت کے عدت سے نکلنے کا انتظار نہیں کیا جاتا تو اسلام لانے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ الْمَرْاَةَ تَبِيْنُ مِنْ زَوْجِهَا بِاِسْلَامِهَا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ كَانَتْ اَوْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يُخَالِفُوْنَ هٰذَا وَيَقُوْلُوْنَ فِي الْحَرْبِيَّةِ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ اَنَّهَا امْرَاَتُهُ مَا لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حِيَضٍ اَوْ تَخْرُجْ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ فَاَيُّ ذٰلِكَ كَانَتْ بَانَتْ بِهِ مِنْ زَوْجِهَا وَقَالُوْا كَانَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا اَنْ تَبِيْنَ مِنْ زَوْجِهَا بِاِسْلَامِهَا سَاعَةَ اَسْلَمَتْ وَقَالُوْا اِذَا اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ امْرَاَتُهُ عَلٰى حَالِهَا حَتّٰى يَعْرِضَ الْقَاضِيْ عَلٰى زَوْجِهَا الْاِسْلَامَ فَيُسْلِمَ فَتَبْقٰى تَحْتَهُ اَوْ يَاْبٰى فَيُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالُوْا كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ تَبِيْنَ مِنْهُ

قیاس کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے کہ عورت اسلام لاتے ہی خاوند سے جدا ہو جاتی ہے دار الاسلام میں ہو یا دار الحرب میں حضرت ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر حربیہ عورت، دار الحرب میں اسلام لائے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو جب تک اس عورت کو تین حیض نہ آئیں یا وہ دار الاسلام کی طرف نہ نکلے وہ اس کی بیوی ہی رہے گی ان دونوں میں سے کوئی بھی بات پائی جائے تو وہ خاوند سے جدا ہو جائے گی

یہ حضرات (امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے علاوہ) یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے کہ وہ عورت اسلام قبول کرتے ہی خاوند سے جدا ہو جائے وہ فرماتے ہیں جب وہ اسلام لائے اور اس کا خاوند دار الاسلام میں ہو تو وہ پہلے کی طرح اس کی بیوی رہے گی یہاں تک قاضی اس کے خاوند پر اسلام پیش کرے پس وہ اسلام لے آئے تو اس کی بیوی رہے گی یا وہ انکار کرے تو ان کے درمیان تفریق کردی جائے۔ یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے کہ وہ عورت اسلام لاتے ہی

بإسلامها ساعة أسلمت ولكنا قلدنا ما روي عن عمر رضي الله عنه۔

۱۰۱۷- **فذكروا** ما حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا أبو معاوية الضرير عن أبي إسحاق الشيباني عن السفاح عن داود بن كردوس قال كان رجل منا من بني تغلب نصراني تحته امرأة نصرانية فأسلمت فرفعت إلى عمر فقال له أسلم وإلا فرقت بينكما فقال له لم أدع هذا إلا استحياء من العرب أن يقولوا إنه أسلم على بضع امرأة قال ففرق عمر بينهما۔

۱۰۱۸- **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا هلال بن يحيى قال ثنا أبو يوسف قال ثنا أبو إسحاق الشيباني عن السفاح عن كردوس بن داود التغلبي عن عمر نحوه۔

۱۰۱۹- **فقلدوا** ما روي عن عمر رضي الله عنه في هذا الذي أسلمت امرأته في دار الإسلام وجعلوا الذي أسلمت امرأته في دار الحرب أجلا إن أسلم فيه وإلا وقعت الفرقة بينه وبين امرأته بدلا من العرض الذي كانوا يعرضونه عليه لو كان في دار الإسلام وهو العدة إلا أن تخرج المرأة قبل ذلك إلى دار الإسلام فينقطع الأجل بذلك ويجب به البينونة ونحن في هذا على ما روينا عن ابن عباس رضي الله عنه من وجوب البينونة بالإسلام ساعة يكون من المرأة۔

۱۰۲۰- **وأما** ما روي عن علي رضي الله عنه في ذلك فما حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا حماد بن سلمة

اسی وقت اس سے جدا ہو جائے لیکن ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا ہے۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت داؤد بن کردوس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم سے بنو تغلب کے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک نصرانی شخص کی نصرانیہ بیوی تھی وہ اسلام لے آئی تو یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اسلام قبول کرو ورنہ میں تم دونوں کے درمیان تفریق کر دوں گا اس نے کہا میں اس کو نہ چھوڑتا (یعنی اسلام قبول کرتا) لیکن مجھے عربوں سے شرم آتی ہے وہ کہیں گے یہ اپنی بیوی کی شرمگاہ کے لیے مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تفریق کر دی۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔

تو ان حضرات نے اس شخص کے سلسلے میں جس کی بیوی دارالاسلام میں مسلمان ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی تقلید کی اور جس کی بیوی دارالحرب میں اسلام لائی ایک وقت مقرر کیا کہ اگر وہ اس مدت میں اسلام لے آئے تو ٹھیک ہے ورنہ اس شخص کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ہو جائے گی اور یہ اس اسلام کا بدل ہے جو اس کے دارالاسلام میں ہونے کی صورت میں اس پر پیش کیا جاتا اور یہ وقت عدت کا گزرنا ہے البتہ یہ کہ عورت اس سے پہلے دارالاسلام کی طرف نکل جائے تو اس سے وہ مدت ختم ہو جائے گی اور ان کے درمیان تفریق واجب ہو گی اور ہم اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اپناتے ہیں کہ عورت جس وقت بھی اسلام لائے جدائی واجب ہو گی۔

اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک وہ دارالحرب

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ هُوَ اَحَقُّ بِنِكَاحِهَا مَا كَانَتْ فِي دَارِ هِجْرَتِهَا.

(دارالحرب) میں ہے اس کا خاوند اس کے ساتھ نکاح کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۰۲۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ فِي رَدِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلَى اَبِي الْعَاصِ اِنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوخٌ وَاخْتَلَفَا فِيمَا نَسَخَهُ.

حضرت زہری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابوالعاص (رضی اللہ عنہا) کی طرف لوٹانے کے سلسلے میں مروی ہے کہ یہ منسوخ ہے البتہ اس کے ناسخ کے سلسلے میں ان کا اختلاف ہے۔

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ اَبَا الْعَاصِ بْنَ رَبِيعَةَ اُخِذَ اَسِيرًا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ ابْنَتَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ الْفَرَائِضُ يَعْنِي ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا.

حضرت سفیان بن حسین، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالعاص بن ربیعہ بدر کے دن قیدی بنائے گئے انہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اپنی صاجزادی ان کے حوالے کردی حضرت زہری فرماتے ہیں کہ یہ بات یعنی حضور علیہ السلام کی صاجزادی کا ان کے خاوند کی طرف لوٹانا احکام فرائض (یعنی حرمت کے احکام) نازل ہونے سے پہلے تھا۔

۱۰۲۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ ابْنَتَهُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ سُورَةُ بَرَاءَةَ.

حضرت سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاجزادی کو حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹایا حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ سورۂ برأت کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

بَابُ الْفِدَاءِ ۲۳۶

فدیہ دینے کا بیان

۱۰۲۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ نَفَّلَنِي اَبُوبَكْرٍ امْرَاَةً مِّنْ فَزَارَةَ اَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَادٰى بِهَا اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے فزارہ قبیلہ کی ایک عورت بطور نفل (غنیمت) دی جسے میں (لڑائی کی) لوٹ مار سے لایا تھا میں اسے لے کر مدینہ طیبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھ سے بطور ہبہ طلب کر لیا چنانچہ آپ نے اس کے عوض کئی مسلمانوں کو چھڑایا۔

۱۰۲۵- حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَيْرُ

حضرت عمیر بن یونس، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے

بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَانُوا أُسَارَى بِمَكَّةَ۔

روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ وہ مسلمان مکہ مکرمہ میں قید تھے۔

١٠٢٦۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى بِرَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے ایک شخص کے عوض کچھ مسلمانوں کو چھوڑایا

١٠٢٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ۔

حضرت ابوالمطلب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعقیل کے ایک مشرک شخص کے بدلے دو مسلمانوں کو چھوڑا دیا۔

١٠٢٨۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَأَرَدْنَا نُفَادِي بِهِنَّ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا فَيَعْزِلُ عَنْهَا مَخَافَةَ أَنْ تَعْلَقَ مِنْهُ فَقَالَ افْعَلُوا مَا بَدَا لَكُمْ فَمَا يُقْضٰى مِنْ أَمْرٍ يَكُنْ وَإِنْ كَرِهْتُمْ۔

حضرت ابو وداک جبر بن نوف، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے کچھ لوگوں کو قیدی بنایا ہم نے ان کے ذریعے اپنے قیدیوں کو چھوڑانا چاہا تو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص کے پاس لونڈی ہو تو وہ اس سے بچے کی پیدائش کے ڈر سے عزل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو چاہو کرو جس کام کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا اگرچہ تم ناپسند کرو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُفْدَى مَا فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ مِنْ أُسَارَى الْمُسْلِمِينَ بِمَنْ قَدْ مَلَكَهُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مسلمانوں کو اہل حرب سے جو مرد یا عورتیں ہاتھ آئیں ان کو ان مسلمان قیدیوں کا فدیہ دینے میں کوئی حرج نہیں جو مشرکین کے قبضہ میں ہیں ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

وَكَرِهَ آخَرُوْنَ أَنْ يُّفَادٰى بِمَنْ قَدْ وَقَعَ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ لِأَنَّهٗ قَدْ صَارَتْ لَهٗ ذِمَّةٌ بِمِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ إِيَّاهُ فَمَكْرُوْهٌ أَنْ يُّرَدَّ حَرْبِيًّا بَعْدَ أَنْ كَانَ ذِمَّةً۔

وَقَالُوْا إِنَّمَا كَانَ الْفِدَاءُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْ وَقْتٍ كَانَ لَا بَأْسَ أَنْ يُّفَادٰى فِيْهِ بِمَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ فَيُرَدُّوْا إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى أَنْ يَّرُدُّوْا إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ أَسَرُوْا مِنْهُمْ كَمَا صَالَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ عَلٰى أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ إِلَيْهِ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا۔

۱۰۲۹- فَمِمَّا بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَسَرَتْ ثَقِيْفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوْثَقٌ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلٰى مَا احْتُبِسَ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْأَسِيْرُ إِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان لوگوں کو مسلمانوں کے فدیہ میں دینا ناپسند کیا ہے جو مسلمانوں کی ملک میں آچکے ہیں کیونکہ اب مسلمانوں کی ملک میں آنے کی وجہ سے وہ ذمی قرار پا چکے ہیں تو ذمی بننے کے بعد ان کو حربی بنانا مکروہ ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں جس فدیہ کا ذکر ہے وہ اس وقت کی بات ہے جب اہل حرب میں سے مسلمان ہونے والے کو بطور فدیہ مشرکین کی طرف لوٹایا جاتا تھا تاکہ وہ مسلمانوں میں سے قیدی بنائے گئے لوگوں کو مسلمانوں کی طرف واپس کریں جیسا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے اس بات پر مصالحت کی تھی کہ ان میں سے جو آپ کے پاس آئے گا اسے ان کی طرف لوٹا دیں گے اگرچہ وہ مسلمان ہو۔

جن روایت سے واضح ہوتا کہ بات اس طرح تھی ان میں سے ایک یہ ہے حضرت ابوالمہلب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قبیلہ ثقیف نے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں کو قیدی بنا لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنو عامر بن صعصعہ کے ایک شخص کو قید کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو وہ بندھا ہوا تھا آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا مجھے کیوں قید کیا گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے حلیفوں کے جرم میں، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے آواز دی آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو قیدی نے عرض کیا میں مسلمان ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ بات کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا تو مکمل طور پر فلاح پاتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے پکارا آپ متوجہ ہوئے تو اس نے کہا میں بھوکا ہوں آپ نے فرمایا میں تمہاری

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ اَيْضًا فَاَقْبَلَ فَقَالَ اِنِّىْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِذْ لَكَ حَاجَتَكَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَاهُ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ كَانَتْ ثَقِيْفٌ اَسَرَتْهُمَا۔

حاجت کو پورا کروں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دو آدمیوں کے عوض میں دیا جنہیں بنو ثقیف نے قیدی بنایا تھا۔

۱۰۳۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَآءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ عَقِيْلٍ اُسِرَ فَاُخِذَتِ الْعَضْبَآءُ مِنْهُ فَاَتٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلٰى مَا تَاْخُذُوْنِىْ وَتَاْخُذُوْنَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخُذُكَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَآئِكَ وَكَانَتْ ثَقِيْفٌ قَدْ اَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّىْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِىْ وَظَمْاٰنٌ فَاسْقِنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ حَاجَتُكَ ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ فُدِىَ بِرَجُلٍ وَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَضْبَآءَ لِرَحْلِهٖ۔

حضرت ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عضباء اونٹنی بنو عقیل کے ایک شخص کی تھی جسے قید کیا گیا تھا اس سے وہ اونٹنی لے لی گئی اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے کس بات پر پکڑا ہے اور اس اونٹنی کو بھی پکڑا جو سب حاجیوں سے آگے جانے والی تھی حالانکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں تمہارے حلیفوں کے جرم میں پکڑا ہے اور بنو ثقیف نے دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو قیدی بنا لیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار تھے اور آپ پر ایک دھاری دار چادر تھی اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیں پیاسا ہوں پانی پلائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری حاجت ہے پھر حضور علیہ السلام نے اس کے عوض ایک صحابی کو چھڑا لیا اور اونٹنی کو اپنی سواری کے لیے رکھ لیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مُفَسَّرٌ قَدْ اَخْبَرَ فِيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادٰى بِذٰلِكَ الْمَاسُوْرِ بَعْدَ اَنْ اَقَرَّ بِالْاِسْلَامِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ وَاَنَّهٗ لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّفْدِىَ مَنْ اُسِرَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِمَنْ فِىْ يَدَيْهِ مِنْ اُسَارٰى اَهْلِ الْحَرْبِ الَّذِيْنَ قَدْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں وضاحت ہے اس میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے اسلام کا اقرار کرنے کے باوجود اسے قیدی صحابی کے عوض کے طور پر دیا اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ منسوخ ہے اور امام کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ وہ اہل حرب میں سے حاصل ہونے والے ان قیدیوں جو مسلمان ہو جائیں، مسلمان قیدیوں کے عوض دے اور

اَسْلَمُوْا وَاَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ قَدْ نَسَخَ اَنْ يُّرَدَّ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ اِلَى الْكُفَّارِ۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی، "انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ" نے کسی مسلمان کو کفار کی طرف لوٹانے کے عمل کو منسوخ کر دیا۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِذٰلِكَ وَثَبَتَ اَنْ لَّا يُرَدَّ اِلَى الْكُفَّارِ مَنْ جَآءَنَا مِنْهُمْ بِذِمَّةٍ وَثَبَتَ اَنَّ الذِّمَّةَ تُحَرِّمُ مَا حَرَّمَهُ الْاِسْلَامُ مِنْ دِمَآءِ اَهْلِهَا وَاَمْوَالِهِمْ وَاَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْنَا مَنْعُ اَهْلِهَا مِنْ نَقْضِهَا وَالرُّجُوْعِ اِلٰى دَارِ الْحَرْبِ كَمَا يُمْنَعُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَقْضِ اِسْلَامِهِمْ وَالْخُرُوْجِ اِلٰى دَارِ الْحَرْبِ عَلٰى ذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ اَصَبْنَاهُ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ فَمَلَكْنَاهُ صَارَ بِمِلْكِنَا اِيَّاهُ ذِمَّةً لَّنَا وَاَعْتَقْنَاهُ لَمْ يَعُدْ حَرْبِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ لَنَا اَخْذُهُ بِاَدَآءِ الْجِزْيَةِ اِلَيْنَا كَمَا نَاْخُذُ بِسَآئِرِ ذِمَّتِنَا وَعَلَيْنَا حِفْظُهُ مِمَّا نَحْفَظُهُمْ مِنْهُ وَكَانَ حَرَامًا عَلَيْنَا اَنْ نُّفَادِيَ بِعَبِيْدِنَا الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ قَدْ وُلِدُوْا فِيْ دَارِنَا لِمَا قَدْ صَارَ لَهُمْ مِّنَ الذِّمَّةِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ هٰذَا الْحَرْبِيُّ اِذَا اَسَرْنَاهُ فَصَارَ ذِمَّةً لَّنَا وَقَعَ مِلْكُنَا عَلَيْهِ اَنْ يَّحْرُمَ عَلَيْنَا الْمُفَادَاةُ بِهٖ وَرَدُّهُ اِلٰى اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص ذمی بن کر ہمارے پاس آئے اسے کفار کی طرف نہ لوٹایا جائے اور ثابت ہوا کہ جس طرح اسلام کی وجہ سے خونوں اور مالوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح کسی سے عہد و پیمان (ذمہ) بھی ان چیزوں کو حرام کر دیتا ہے اور ہم پر واجب ہے کہ ہم اہل ذمہ کو اس (ذمہ) کے توڑنے اور انہیں دار الحرب کی طرف جانے سے روکیں جس طرح مسلمانوں کو اسلام کے چھوڑنے اور دار الحرب کی طرف جانے سے روکا جاتا ہے، اور جن اہل حرب کو ہم حاصل کریں اور ان کے مالک بن جائیں تو ہماری ملکیت کے باعث وہ ذمی ہو جاتے ہیں اور اگر ہم انہیں آزاد کریں تو اس کے بعد وہ حربی شمار نہیں ہوتے اور ہمارے لیے جائز ہے کہ ہم ان سے جزیہ لے کر اپنی طرف بلائیں جس طرح ہم تمام ذمی لوگوں کو اپنے ہاں لے لیتے ہیں اب ان تمام امور میں ان کی حفاظت ہمارے ذمہ ہوگی جن میں ہم ذمیوں کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ بات حرام ہے کہ جو کفار غلام ہمارے ملک میں پیدا ہوئے اور ذمی بن گئے ہم انہیں فدیہ میں دیں تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ حربی جسے ہم نے قید کیا اور وہ ہمارے ذمہ میں آ گیا اس کا بھی یہی حال ہونا چاہیے کہ اب اس میں ہماری ملک ثابت ہوگئی اسے فدیہ میں دینا اور مشرکین کے قبضہ میں دینا جائز نہیں یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يَمْلِكُوْنَهٗ اَمْ لَا

مشرکین نے مسلمانوں کے جس مال پر قبضہ کیا کیا وہ ان کی ملکیت بن جاتی ہے۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں غضباء اونٹنی تمام حاجیوں سے آگے جانے والی تھی مشرکین نے

عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِ فَأَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِهِ وَفِيهِ الْعَضْبَاءُ وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا يُرْسِلُونَ إِبِلَهُمْ أَفْنِيَتَهُمْ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَتِ الْمَرْأَةُ وَقَدْ نُوِّمُوا فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى إِذَا أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ فَرَكِبَتْهَا وَتَوَجَّهَتْ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَنَذَرَتْ لَئِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عُرِفَتِ النَّاقَةُ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِهَا أَوْ جَزَتْهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

مدینہ طیبہ کی چراگاہ میں لوٹ مار کر کے اسے (چراگاہ کے جانوروں کو) لے گئے اس میں غصباء بھی تھی انہوں نے مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قیدی بنا لیا ان کی عادت تھی کہ جب کسی جگہ اترتے تو اپنے اونٹوں کو ان کے میدانوں میں چھوڑ دیتے تھے۔ ایک رات وہ عورت کھڑی ہوئی اور وہ لوگ سو چکے تھے وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ شور مچاتا حتی کہ جب وہ غصباء کے پاس آئی تو گویا وہ ایک فرمانبردار اونٹنی کے پاس آئی، وہ اس سوار ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہو گئی اور نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کرے گی۔ جب وہ مدینہ طیبہ آئی تو اونٹنی پہچانی گئی چنانچہ صحابہ کرام اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اس نے آپ کو اپنی نذر کے بارے میں بتایا آپ نے فرمایا اگر تم یہ نذر پوری کرو تو تم نے برا بدلہ دیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور غیر مملوک چیز میں نذر پوری نہیں کی جاتی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ غَنِيمَةَ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ مَرْدُودٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَبَعْدَهَا لِأَنَّ أَهْلَ الْحَرْبِ فِي قَوْلِهِمْ لَا يَمْلِكُونَ أَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ بِأَخْذِهِمْ إِيَّاهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَةِ الَّتِي أَخَذَتِ الْعَضْبَاءَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ مَلَكَتْهَا بِأَخْذِهَا إِيَّاهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَأَنَّ أَهْلَ الْحَرْبِ لَمْ يَكُونُوا مَلَكُوهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس بات کی طرف گئی ہے کہ مسلمانوں کے مال میں سے جو کچھ اہل حرب سے بطور غنیمت حاصل ہوا سے تقسیم سے پہلے یا بعد (دونوں صورتوں میں) مسلمانوں کی طرف لوٹایا جائے گا کیونکہ ان حضرات کے قول کے مطابق حربی مسلمان جو حاصل کرتے ہیں اس کے مالک نہیں بنتے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عورت کو جس نے غصباء لی تھی یہ فرمانا کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں نذر پوری نہیں کی جاتی، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اسے اہل حرب سے لینے کے بعد مالک نہیں بنی تھیں اور اہل حرب کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کی ملکیت حاصل نہیں ہوئی تھی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا أَخَذَهُ أَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْرَزُوهُ فِي دَارِهِمْ فَقَدْ مَلَكُوهُ وَزَالَ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرکین، مسلمانوں کا جو مال حاصل کر کے اسے دار الحرب میں محفوظ کریں وہ اس کے مالک بن جاتے ہیں، اور اس سے

عَنْهُ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِذَا اَوْجَفَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَخَذُوْا مِنْهُمْ فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْسَمَ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَاِنْ جَاءَ بَعْدَ مَا قُسِمَ اَخَذَهٗ بِالْقِيْمَةِ۔

مسلمانوں کی ملکیت زائل ہو جاتی ہے پس جب مسلمان اس پر گھوڑے دوڑائیں (حملہ کریں) اور ان سے واپس لے لیں پھر تقسیم سے پہلے اس کا مالک آجائے تو کسی عوض کے بغیر حاصل کرے گا اور اگر تقسیم کے بعد آئے تو قیمت دے کر حاصل کرے گا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَ الْمَرْاَةُ النَّاقَةَ لِاَنَّهَا قَالَتْ ذٰلِكَ وَهِيَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَكُلُّ النَّاسِ يَقُوْلُ اِنَّ مَنْ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ فَلَمْ يَتَحَوَّلْ بِهٖ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ غَيْرُ مُحْرِزٍ لَهٗ وَغَيْرُ مَالِكٍ وَاِنَّ مِلْكَهٗ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهٖ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ غَنِمَهٗ وَمَلَكَهٗ فَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ الْمَرْاَةِ مَا قَالَ لِاَنَّهَا نَذَرَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَهَا لِاَنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهٗ لِاَنَّ نَذْرَهَا ذٰلِكَ كَانَ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَهَا۔

پہلی حدیث میں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "غیر مملوک چیز میں انسان کی نذر معتبر نہیں" عورت کے لیے اونٹنی کی ملکیت کے حصول سے پہلے کی بات ہے کیونکہ اس نے یہ بات دارالحرب میں کہی تھی اور سب لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص دارالحرب والوں سے کچھ لے اور اسے دارالاسلام کی طرف نہ لائے تو وہ اس کا محافظ اور مالک نہیں ہوگا اس چیز پر اس کی ملک واقع نہیں ہوگی جب تک اسے لے کر دارالاسلام کی طرف نہ نکلے جب وہ ایسا کرے گا تو وہ مالِ غنیمت ہوگا اور یہ شخص اس کا مالک بن جائے گا اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو کچھ فرمایا۔ کیونکہ اس نے مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر صحیح نہیں کیونکہ اس نے اس (اونٹنی) کی مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی۔

۱۰۳۲- فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ كَانُوْا مَلَكُوْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخْذِهِمْ اِيَّاهَا مِنْهُ اَمْ لَا وَلَا عَلٰى اَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ يَمْلِكُوْنَ مَا اَوْجَفُوْا عَلَيْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَيْضًا اَمْ لَا۔

اس حدیث کا یہ بیان ہے اور اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اونٹنی لینے کے بعد مشرکین کو اس کی ملکیت حاصل ہو گئی تھی یا نہیں اور نہ اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ اہلِ حرب مسلمانوں کے جس مال پر حملہ کریں تو انہیں اس کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے یا نہیں۔

۱۰۳۳- وَالَّذِيْ فِيْهِ الدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اس بات کی دلیل اس حدیث میں ہے حضرت سماک بن حرب، حضرت تمیم بن طرفہ طائی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے دشمن نے اس کا اونٹ لے لیا پھر ایک دوسر

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ لَهُ الْعَدُوُّ بَعِيْرًا فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَاءَ بِهِ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ فَخَاصَمَهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَهُ ثَمَنَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهِ وَهُوَ لَكَ وَاِلَّا فَهُوَ لَهُ۔

شخص نے اس سے خرید لیا وہ لے کر آیا تو مالک نے اپنا اونٹ پہچان لیا وہ اپنا مقدمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس شخص کو اس کی اتنی قیمت دے جس کے ساتھ اس نے اسے خریدا ہے اور یہ اونٹ تمہارا ہو گا ورنہ وہ اس کا ہو گا۔

۱۰۳۴۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت سفیان ثوری۔ حضرت سماک سے وہ تمیم بن طرفہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا هُوَ الَّذِي فِيْهِ وَجْهُ الْحُكْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ هُوَ **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

اس باب میں یہی حکم ہے جو بیان ہوا اور یہی بات متقدمین کی ایک جماعت سے مروی ہے۔

۱۰۳۵۔ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِيْمَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ قَالَ اِنْ اَدْرَكَهُ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ وَاِنْ جَرَتْ فِيْهِ السِّهَامُ فَلَا شَيْءَ لَهُ۔

ان سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے حضرت قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس چیز کے بارے میں جو مشرکین نے حاصل کیا تھا پھر مسلمانوں نے اسے لے لیا، اس کے بعد اس کے مالک نے اسے پہچان لیا۔ فرماتے ہیں اگر اس نے تقسیم سے پہلے اسے پالیا تو وہ اسی کی ہو گی اور اگر اس میں حصے جاری ہو گئے تو اس کے لیے کچھ نہ ہو گا۔

۱۰۳۶۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَاَبَا عُبَيْدَةَ قَالَا ذٰلِكَ۔

حضرت رجاء بن حیوہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات فرمائی۔

۱۰۳۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ۔

حضرت بکیر بن عبد اللہ بن اشج، حضرت سلیمان بن یسار سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ الشَّيْئَ لِلْمُسْلِمِينَ فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَدَرَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُّقْسَمَ فَهُوَ لَهُ وَإِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ بَعْدَ الْقِسْمَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَ بِهِ -

حضرت زائدہ بن قدامہ، حضرت لیث سے اور وہ حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب مسلمانوں کا مال مشرکین کے ہاتھ لگ جائے پھر مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور تقسیم سے پہلے اس کا مالک اس پر قادر ہو جائے تو وہ اسی کا ہوگا اور اگر تقسیم کے بعد اس پر قادر ہو، تو جس قیمت پر اس نے لیا تھا وہ قیمت ادا کرکے لینے کا زیادہ مستحق ہے۔

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ قُسِمَ -

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک غلام دشمن کی طرف بھاگ گیا اور مسلمانوں نے اس پر غلبہ حاصل کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا لیکن ابھی تک وہ تقسیم نہیں ہوا تھا۔

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ جَارِيَةً مِّنَ الْعَدُوِّ فَوَطِئَهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ الْمُسْلِمُ أَحَقُّ أَنْ يَّرُدَّ عَلَى أَخِيهِ بِالثَّمَنِ قَالَ فَإِنَّهَا قَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ فَقَالَ أَعْتِقْهَا قَضَاءَ الْأَمِيرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -

حضرت ایوب، حبیب اور ہشام، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دشمن سے ایک لونڈی خریدی اور اس سے وطی کی پھر اس سے بچہ پیدا ہوا تو اس کا مالک آیا اور اپنا مقدمہ حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس لے گیا راوی فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا مسلمانوں کے لیے مناسب ہے کہ اسے قیمت لے کر اپنے بھائی کی طرف لوٹا دے اس نے کہا اس سے بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے فرمایا اسے آزاد کردو اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَامِرٍ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُمْ قَالُوا فِيمَا أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ قَالُوا إِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُّقْسَمَ

حضرت ابراہیم اور حضرت عامر دونوں فرماتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ان سب نے فرمایا کہ مسلمانوں کا جو مال، مشرکین نے لے لیا پھر مسلمانوں نے اس پر قبضہ کرلیا تو اگر اس کا مالک تقسیم سے پہلے آ جائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔

فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَصَابُوْا فَرَسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمَقَاسِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَافِعٌ هُنَا قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمَقَاسِمُ اِلَّا اَنَّ الْحُكْمَ بَعْدَ مَا يَقَعُ الْمَقَاسِمُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا لے گئے پھر مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تقسیم سے پہلے وہ لے لیا حضرت نافع نے یہاں یہ ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے تقسیم سے پہلے لیا لیکن ان کے نزدیک تقسیم کے بعد اس کا حکم اس کے خلاف ہے۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مَا اَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَهُوَ جَائِزٌ۔

حضرت خلاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دشمن کسی چیز کو قابو کر لے تو اس کے بعد اسے خریدنا جائز ہے۔

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ قَالَا مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ فَهُوَ فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يُرَدُّ مِنْهُ شَيْءٌ۔

حضرت زہری اور حضرت حسن دونوں فرماتے ہیں جو چیز مشرکین کے قابو میں ہو وہ مسلمانوں کے لیے غنیمت ہے اس سے کچھ واپس نہ کیا جائے۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْاٰثَارَ قَدْ ثَبَتَ مِلْكُ الْمُشْرِكِيْنَ لِمَا اَحْرَزُوْا مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ الْحَسَنُ وَالزُّهْرِيُّ اِنَّ مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَدَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا سَبِيْلَ لِصَاحِبِهٖ عَلَيْهِ۔

تو یہ سب حضرات جن سے ہم نے یہ احادیث روایت کی ہیں اس چیز میں مشرکین کی ملک کو ثابت کرتے ہیں جو مشرکین نے مسلمانوں سے اپنے قبضے میں لی ہو لیکن اس سلسلے میں اختلاف یہ ہے حضرت حسن اور زہری فرماتے ہیں کہ مشرکین، مسلمانوں کے مال سے جو کچھ اپنے قابو میں کریں پھر اس کے بعد مسلمان اس پر قادر ہو جائیں تو اب اس کے مالک کا کوئی حق نہیں۔

وَقَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ شُرَيْحٌ وَمُجَاهِدٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَعَامِرٌ وَمَنْ تَقَدَّمَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَزَيْدٌ

لیکن اس سلسلے حضرت شریح حضرت مجاہد، ابراہیم، عامر اور ان سے مقدم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابو عبیدہ حضرت ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے ان دونوں (حضرت زہری اور حضرت حسن رحمہما اللہ)

ثَابِتٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَشَدَّ
مَا قَالُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ
تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ فَذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا ذَهَبْنَا
اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ النَّظَرُ مُخَالِفًا لِمَا ذَهَبَ
اِلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا
الْمُسْلِمِيْنَ يَسْبُوْنَ اَهْلَ الْحَرْبِ وَاَمْوَالَهُمْ
فَيَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَهُمْ كَمَا يَمْلِكُوْنَ رِقَابَهُمْ
وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا اَسَرُوا الْمُسْلِمِيْنَ
لَمْ يَمْلِكُوْا رِقَابَهُمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ
لَا يَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَيَكُوْنُ حُكْمُ اَمْوَالِ
الْمُسْلِمِيْنَ كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ كَمَا كَانَ حُكْمُ
اَمْوَالِ الْمُشْرِكِيْنَ كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ وَلٰكِنَّا
مَنَعْنَا مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَكَمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا حَكَمَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ
مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا حَكَمُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ
نَظَرْنَا اِلٰى مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ حُكْمِ مَا قَدَرَ
عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَخَذُوْهُ مِنْ اَيْدِي
الْمُشْرِكِيْنَ فَجَاءَ صَاحِبُهٗ بَعْدَ مَا قُسِمَ
هَلْ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَهٗ بِالْقِيْمَةِ كَمَا قَالَ بَعْضُ
مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَوْ لَا يَاْخُذُهٗ
بِقِيْمَةٍ وَلَا غَيْرِهَا كَمَا قَدْ قَالَ بَعْضُ مَنْ
رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ
فَرَاَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
حَكَمَ فِيْ مُشْتَرِي الْبَعِيْرِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ
اَنَّ لِصَاحِبِهٖ اَنْ يَاْخُذَهٗ مِنْهُ بِالثَّمَنِ وَكَانَ ذٰلِكَ الْبَعِيْرُ
قَدْ مَلَكَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنَ الْحَرْبِيِّيْنَ كَمَا
يَمْلِكُ الَّذِيْ يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا
يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنْهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ

کی مخالفت کی ہے انہوں نے اپنے قول کو سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے موکد کیا ہے جسے ہم نے
حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں روایت کیا ہے یہ اس
سے بہتر ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں اگرچہ قیاس ان دونوں فریقوں
کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں مسلمان، اہل حرب
(کفار) کو قیدی بناتے اور ان کے مال پر قبضہ کر کے ان کے مالوں
کے مالک بن جاتے ہیں جس طرح وہ ان کی گردنوں کے مالک ہوتے
ہیں اور مشرکین جب مسلمانوں کو قیدی بناتے ہیں تو وہ ان کی
گردنوں کے مالک نہیں بنتے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ وہ ان کے
مالوں کے مالک بھی نہ بنیں اور مسلمانوں کے مال کا حکم وہی ہو
جو ان کی گردنوں کا ہے جس طرح مشرکین کے مالوں کا حکم ان کی
گردنوں کے حکم جیسا ہے لیکن ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے حکم کی وجہ سے اسے
چھوڑ دیا تو جب اس سلسلے میں ان کا فیصلہ ثابت ہو گیا تو ہم نے
مختلف فیہ مسئلے میں غور کیا یعنی جب مسلمان اس پر قادر ہو کر مشرکین
کے ہاتھوں سے لے لیں اور پھر تقسیم کے بعد اس کا مالک آ جائے
تو وہ قیمت کے ساتھ لے سکتا ہے جیسا کہ ان بعض حضرات نے
فرمایا جن سے ہم نے اس باب میں روایت کیا ہے یا وہ
قیمت کے ساتھ اور قیمت کے بغیر کسی طرح نہیں لے سکتا
جس طرح بعض حضرات نے فرمایا اور ہم نے اس باب میں
اسے روایت کیا۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حرب سے اونٹ
خریدنے والے کے سلسلے میں فرمایا کہ اس کا مالک قیمتاً اسے
لے سکتا ہے حالانکہ حربی کفار سے اس اونٹ
کو خریدنے والا اس کا مالک بن چکا تھا
جس طرح غنیمت سے حصہ حاصل کرنے والا
اس حصے کا مالک بن جاتا ہے تو اس پر قیاس کا
تقاضا ہے کہ جب امام، مال غنیمت تقسیم کر دے
اور اس میں سے کوئی چیز کسی شخص کے قبضے میں آ جائے

يَكُوْنَ الْإِمَامُ إِذَا قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فَوَقَعَ شَيْءٌ مِنْهَا فِي يَدِ رَجُلٍ وَقَدْ كَانَ أَسَرَ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ آخَرَ أَنْ يَكُوْنَ الْمَأْسُوْرُ مِنْ يَدِهٖ كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُوْنَ لَهٗ أَخْذُ مَا كَانَ أُسِرَ مِنْ يَدِهٖ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْ سَهْمِهٖ بِقِيْمَتِهٖ كَمَا يَأْخُذُهٗ مِنْ يَدِ مُشْتَرِيْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا بِثَمَنِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

حالانکہ یہ دوسرے کے ہاتھ سے قبضے میں گئی تھی تو اس ماسور (مقبوضہ) چیز کا یہی حکم ہوا اور جو کچھ اس کے ہاتھ سے کسی کے قبضہ میں گئی تھی اب اس آدمی سے جس کے حصے میں آئی ہے قیمت دے کر لے سکتا ہے جس طرح وہ خریدنے والے کو قیمت دے کر لے سکتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۲۳۸ مِيْرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِمَنْ هُوَ

مرتد کی وراثت کسے ملے گی

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں حضرت یونس نے ابن شہاب سے نقل کرتے ہوئے مجھے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

حضرت عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُرْتَدَّ إِذَا قُتِلَ عَلٰى رِدَّتِهٖ أَوْ مَاتَ عَلَيْهَا كَانَ مَالُهٗ لِبَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مرتد جب حالتِ ارتداد میں قتل ہو جائے یا مر جائے تو اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جائے گا ان حضرات نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مِيْرَاثُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہوگا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ الَّذِي عَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيهِ أَيَّ كَافِرٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي لَهُ مِلَّةٌ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْكَافِرُ كُلَّ كُفْرٍ كَانَ مَا كَانَ مِلَّةً أَوْ غَيْرَ مِلَّةٍ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُصْرَفَ إِلَى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُونَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا هَلْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا أَرَادَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ

پہلے قول والوں کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کافر مراد لیا ہے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کون سا کافر ہے ہوسکتا ہے کہ یہ ایسا کافر ہو جس کا کسی ملت سے تعلق ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مطلق کافر مراد ہو چاہے اس کا کسی ملت سے تعلق ہو یا نہ تو جب اس بات کا احتمال ہے تو کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معین معنیٰ کی طرف پھیرنا جائز نہیں تو ہم نے دیکھا کہ کیا کوئی ایسی روایت ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر دلالت کرتی ہو۔

۱۰۴۸ - فَإِذَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

تو حضرت عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر کسی مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔

فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ أَرَادَ الْكَافِرَ ذَا الْمِلَّةِ فَلَمَّا رَأَيْنَا الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ وَرَأَيْنَاهُمْ مُجْمِعِينَ أَنَّ الْمُرْتَدِّينَ لَا يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِأَنَّ الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ مِيرَاثِهِمْ حُكْمُ مِيرَاثِ الْمُسْلِمِينَ۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت آئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے صاحب ملت کافر مراد لیا ہے جب ہم نے دیکھا کہ ارتداد (مرتد ہونا) کوئی دین نہیں اور ہم نے اسی بات پر اجماع بھی پایا کہ مرتد ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے کیونکہ ارتداد کوئی دین نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ ان کی وراثت کا حکم، مسلمانوں کی وراثت کے حکم جیسا ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتَ لَا تُوَرِّثُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَكَذٰلِكَ لَا تُوَرِّثُ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ۔

اگر کوئی کہنے والا یوں کہے کہ تم انہیں مسلمانوں کا وارث نہیں سمجھتے تو اسی طرح مسلمان بھی ان کے وارث نہیں ہوں گے۔

قِيلَ لَهُ مَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ لَكَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَنْ يَمْنَعُ الْمِيرَاثَ بِفِعْلٍ كَانَ مِنْهُ وَلَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ أَنْ

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عمل کی وجہ سے وراثت سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ اس کے مورث

يُوَرَّثُ۔

بننے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔

مِنْ ذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ وَرَاَيْنَا لَوْ جَرَحَ رَجُلًا جِرَاحَةً ثُمَّ مَاتَ الْجَارِحُ ثُمَّ مَاتَ الْمَجْرُوْحُ مِنَ الْجِرَاحَةِ وَالْجَارِحُ اَبُو الْمَجْرُوْحِ اَنَّهٗ يَرِثُهٗ فَقَدْ صَارَ الْمَقْتُوْلُ يَرِثُ مِمَّنْ قَتَلَهٗ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِمَّنْ قُتِلَ لِاَنَّ الْقَاتِلَ عُوْقِبَ بِقَتْلِهٖ فَمُنِعَ الْمِيْرَاثُ مِمَّنْ قَتَلَهٗ وَلَمْ يُمْنَعِ الْمَقْتُوْلُ مِنَ الْمِيْرَاثِ مِمَّنْ جَرَحَهُ الْجِرَاحَةَ الَّتِيْ قَتَلَتْهُ اِذَا كَانَ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا فَكَذٰلِكَ الْمُرْتَدُّ مُنِعَ مِنْ مِيْرَاثِ غَيْرِهٖ عُقُوْبَةً لِمَا اَتَاهُ وَلَمْ يُمْنَعْ غَيْرُهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ مِنْهُ اِذْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا يُعَاقَبُ عَلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ يُوَرِّثُ مِنَ الْمُرْتَدِّ وَرَثَتَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اسی سے یہ بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں قاتل مقتول کا وارث نہیں بنتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کو زخمی کرتا ہے پھر زخمی کرنے والا مرجاتا ہے پھر وہ زخمی شخص اس زخم کی وجہ سے مرجاتا ہے اور زخمی کرنے والا، اس زخمی کا باپ ہے تو وہ اس کا وارث بن جائے گا تو مقتول اپنے قاتل کا وارث بن جاتا ہے اور قاتل، مقتول کا وارث نہیں بنتا کیونکہ قاتل کو اس کے قتل کرنے کی سزا دی گئی اور یوں وہ مقتول کی وراثت سے محروم ہوگیا لیکن مقتول اس شخص کی وراثت سے محروم نہیں ہوتا جس نے اسے ایسا زخم لگایا جس زخم کی وجہ سے وہ مرگیا کیونکہ اس نے کوئی فعل نہیں کیا اسی طرح مرتد کو اس کے عمل کی سزا دیتے ہوئے دوسروں کی وراثت سے محروم رکھا جائے گا لیکن دوسروں کو اس کی وراثت سے محروم نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس (دوسرے) نے ایسا کام نہیں کیا جس کی اسے سزا دی جائے اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو مرتد کے مسلمان ورثا کو اس کی وراثت دینے کے قائل ہیں

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ اَيْضًا۔

اس سلسلے میں متقدمین کی ایک جماعت سے بھی روایات آئی ہیں۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَعَلَ مِيْرَاثَ الْمُسْتَوْرِدِ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت ابو عمرو شیبانی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مستورد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے قرار دی۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِلْمُسْتَوْرِدِ عَلٰى دِيْنِ مَنْ اَنْتَ قَالَ عَلٰى دِيْنِ عِيْسٰى قَالَ عَلِيٌّ وَاَنَا عَلٰى دِيْنِ عِيْسٰى فَمَنْ رَبُّكَ فَزَعَمَ الْقَوْمُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهٗ رَبُّهٗ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِمَالِهٖ۔

حضرت ابن عبید بن ابرص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے مستورد سے فرمایا تم کس کے دین پر ہو؟ اس نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر، آپ نے فرمایا میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہوں، (پھر پوچھا) تمہارا رب کون ہے؟ قوم کا خیال ہے کہ اس نے کہا وہی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اس کے رب ہیں تو آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو لیکن آپ نے اس کے مال کو نہ چھیڑا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب مرتد مرجائے تو اس کی اولاد اس کی وارث ہوتی ہے۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مِيرَاثُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس (مرتد) کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَقَالَ هُوَ لِأَهْلِهِ۔

حضرت موسیٰ بن ابوکثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرتد کی وراثت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ اس کے گھر والوں (ورثاء) کے لیے ہے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّينَ فَقَالَ نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُونَنَا۔

حضرت موسیٰ بن ابوکثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرتد لوگوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم ان کے وارث ہوں گے لیکن وہ ہمارے نہیں ہوں گے۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت موسیٰ بن ابوکثیر، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ الصَّبَّاحِ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

حضرت موسیٰ بن صباح حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ کبھی "موسیٰ بن صباح" فرماتے اور کبھی "ابن صباح" ذکر کرتے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُرْتَدِّ يَلْحَقُ بِدَارِ الْحَرْبِ قَالَ مَالُهُ بَيْنَ وَلَدِهِ مِنَ

حضرت اشعث، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پہلے ایسے مرتد کے بارے میں جو دارالحرب میں چلا جائے، نقل کرتے ہیں کہ قرآن پاک کے مطابق اس کا مال

الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ۔

۱۰۵۸۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ الْحَسَنَ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِوَارِثِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ۔

فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا قَدْ جَعَلُوْا مِيْرَاثَ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَشَدَّ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا قَدْ وَصَفْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُوْجِبُهُ النَّظَرُ۔

وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ اَيْضًا وَهِيَ اَنَّا رَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُرْتَدَّ قَبْلَ رِدَّتِهٖ مَحْظُوْرٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ ثُمَّ اِذَا ارْتَدَّ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْحَظْرَ الْمُتَقَدِّمَ قَدِ ارْتَفَعَ عَنْ دَمِهٖ وَصَارَ دَمُهٗ مُبَاحًا وَمَالُهٗ مَحْظُوْرٌ فِيْ حَالَةِ الرِّدَّةِ بِالْحَظْرِ الْمُتَقَدِّمِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْحَرْبِيِّيْنَ حُكْمُ دِمَائِهِمْ وَحُكْمُ اَمْوَالِهِمْ سَوَاءٌ قُتِلُوْا اَوْ لَمْ يُقْتَلُوْا فَلَمْ يَكُنِ الَّذِيْ يَحِلُّ بِهٖ اَمْوَالُهُمْ هُوَ الْقَتْلُ بَلْ كَانَ الْكُفْرُ وَكَانَ الْمُرْتَدُّ لَا يَحِلُّ مَالُهٗ بِكُفْرِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ مَالَهٗ لَا يَحِلُّ بِكُفْرِهٖ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ بِقَتْلِهٖ۔

وَقَدْ رَاَيْنَا اَمْوَالَ الْحَرْبِيِّيْنَ تَحِلُّ بِالْغَنَائِمِ فَتُمْلَكُ بِهَا وَرَاَيْنَا مَا وَقَعَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فِيْ دَارِنَا مَلَكْنَاهُ عَلَيْهِمْ وَغَنِمْنَاهُ بِالدَّارِ وَاِنْ لَمْ نَقْتُلْهُمْ فَلَمَّا كَانَ مَالُ الْمُرْتَدِّ غَيْرَ مَغْنُوْمٍ بِرِدَّتِهٖ كَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا غَيْرَ مَغْنُوْمٍ بِسَفْكِ دَمِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ مَالَهٗ لَا يَدْخُلُ فِيْ حُكْمِ الْغَنَائِمِ لَمْ يَخْلُ مِنْ اَحَدٍ

اس کی مسلمان اولاد کے درمیان تقسیم کیا جائے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب وہ اسلام سے پھر جائے تو اس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہوگی۔

تو یہ حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے مرتد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے قرار دیتے ہیں اور ان کے اس قول کو جو ہم نے اس باب میں بیان کیا اس بات سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے جو قیاس سے واجب ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر بھی دلیل پائی جاتی ہے وہ یوں کہ مرتد ہو جاتا ہے تو بالاتفاق اس کے خون کی وہ حرمت جو پہلے کی طرح محفوظ و محترم ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ حربی کفار کی جانوں اور مالوں کا حکم برابر ہوتا ہے وہ قتل کئے جائیں یا قتل نہ کئے جائیں ان کے مال قتل کی وجہ سے نہیں بلکہ کفر کی وجہ سے حلال ہوتے ہیں جب کے مرتد کا مال اس کے کفر کی وجہ سے حلال نہیں ہوتا تو جب ثابت ہو گیا کہ اس کا مال اس کے کفر کی وجہ سے حلال نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ وہ اس کے قتل سے بھی حلال نہیں ہوتا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اہل حرب کا مال غنیمت بن جانے کی وجہ سے حلال ہو جاتا ہے اور اس کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ان کا جو مال ہمارے ملک میں آجاتا ہے ہم اس کے مالک ہو جاتے ہیں اور اسے اپنے ملک میں غنیمت بنا لیتے ہیں اگرچہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے تو جب مرتد کا مال اس کے ارتداد کی وجہ سے مال غنیمت نہیں بنتا، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کا خون بہانے کے سبب سے بھی اس کا مال، غنیمت نہ بنے پس

وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَرِثَهُ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ أَوْ يَصِيْرُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ صَارَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مَا قُلْنَا وَإِنْ صَارَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ وَرِثَ الْمُسْلِمُوْنَ مُرْتَدًّا۔

فَلَمَّا كَانَ الْمُرْتَدُّ فِيْ حَالِ مَنْ يَرِثُهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَخْرُجْ بِرِدَّتِهِ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ هُمْ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ فِي الْإِسْلَامِ لَا غَيْرُهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَإِنَّمَا زَالَ مِلْكُ الْمُرْتَدِّ بِاللُّحُوْقِ بِدَارِ الْحَرْبِ لِخُرُوْجِهِ مِنْ دَارِنَا إِلَى دَارِ الْحَرْبِ عَلَى طَرِيْقِ الْاِسْتِحْقَاقِ مَعَ كَوْنِهِ مُقَاتِلًا لَنَا مُبَاحَ الدَّمِ فِيْ دَارِنَا بِدَلِيْلِ الْحَرْبِيِّ يَدْخُلُ إِلَيْنَا إِذَا عَادَ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ وَخَلَّفَ مَالًا هٰهُنَا لَمْ يَزَلْ عَنْهُ مِلْكُهُ مَعَ وُجُوْدِ هٰذَا وَلَمْ يَخْرُجْ مُسْتَحِقًّا لِأَنَّهُ فِيْ أَمَانِنَا إِلَى أَنْ يَدْخُلَ دَارَ الْحَرْبِ۔

جب ثابت ہوا کہ اس کا مال غنیمتوں کے حکم میں داخل نہیں ہے تو وہ دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو ان ورثا کو وراثت ملے گی جو اس کے حالتِ اسلام میں فوت ہونے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں یا عام مسلمانوں کے لیے ہو جائے گا اگر وہ اس کے مسلمان ورثاء کو ملے تو وہی بات ہے جو ہم نے کہی ہے اور اگر عام مسلمان اس کے وارث بن جائیں تو بھی مسلمان مرتد کے وارث ہو گئے۔

تو جب مرتد اس شخص کی طرح ہے جس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو حاصل ہوتی ہے اور وہ مرتد ہونے کی وجہ سے اس حکم سے خارج نہیں ہوتا تو اس کے ورثاء وہی لوگ ہوں گے جو اس صورت میں وارث ہو جاتے جب وہ حالتِ اسلام میں فوت ہوتا دوسرے لوگ وارث نہ ہوں گے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مرتد کے دار الحرب میں چلے جانے سے اس کی ملک اس لیے زائل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ بطور استحقاق ہمارے ملک سے نکل کر دار الحرب میں چلا گیا حالانکہ ہمارے ملک میں ہم سے لڑنے کی وجہ سے اس کا خون مباح تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی حربی کافر ہمارے ملک میں آئے پھر دار الحرب طرف لوٹ جائے اور یہاں مال چھوڑ جائے تو اس کے باوجود اس کی ملکیت زائل نہ ہوگی کیونکہ وہ دار الحرب کا مستحق ہو کر نہیں نکلا اس لیے کہ وہ دار الحرب میں داخل ہونے تک ہماری حفاظت میں ہے۔

بَابُ ۲۳۹ إِحْيَاءِ الْأَرْضِ الْمَيْتَةِ

غیر آباد زمین کو آباد کرنا

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی زمین کے گرد دیوار بنا لے وہ اسی کے لیے ہے (یعنی ایسی زمین جو کسی کی ملک بس نہ ہو)

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ثنا كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيى ارضا مواتا من ارض فهى له وليس لعرق ظالم حق.

جس نے کسی مردہ (بنجر) زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے پسینے کا کوئی حق نہیں۔

۱۰۶۱ - حدثنا ابن ابى داؤد قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع عن سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احاط على شئ فهو له.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی چیز (زمین) پر دیوار کھینچ لی وہ اسی کے لیے ہے۔

ائمہ احناف کا استدلال

قال ابو جعفر فذهب ذاهبون الى ان من احيى ارضا ميتة فهى له اذن له الامام فى ذلك او لم ياذن وجعلها له الامام او لم يجعلها له واحتجوا فى ذلك بهذه الآثار.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات اسی بات کی طرف گئے ہیں کہ جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہوگی اس سلسلے میں امام اسے اجازت دے یا نہ دے امام اسے اس شخص کے لیے مختص کرے یا نہ کرے، ان حضرات نے اس سلسلے میں ان آثار سے استدلال کیا ہے۔

وممن ذهب الى ذلك ابو يوسف ومحمد بن الحسن رحمة الله عليهما وقالوا لما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيى ارضا ميتة فهى له فقد جعل حكم احياء ذلك الى من احب فلا امر للامام فى ذلك وقالوا قد دلت على هذا ايضا شواهد النظر.

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہوگی تو آپ نے اسے آباد کرنے کا اختیار ہر شخص کو دیا جو اسے پسند کرے لہٰذا اس میں امام کا اختیار نہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس پر قیاس کے شواہد بھی دلالت کرتے ہیں۔

الا ترى ان الماء الذى فى البحار والانهار من اخذ منه شيئا ملكه باخذه اياه وان لم يامره الامام باخذه ويجعله له وكذلك الصيد من اصطاده فهو له ولا يحتاج فى ذلك الى اباحة من الامام ولا الى تمليك والامام فى ذلك وسائر الناس سواء قالوا فكذلك الارض الميتة التى لا ملك لاحد عليها فهى كالطير الذى ليس بمملوك فمن اخذ من ذلك شيئا فهو له باخذه اياه ولا يحتاج فى ذلك الى امر

کیا تم نہیں دیکھتے کہ سمندروں اور دریاؤں کے پانی سے اگر کوئی شخص کچھ پانی حاصل کرے تو وہ اس کے لینے سے مالک بن جاتا ہے اگرچہ امام نے اسے لینے کا حکم نہ دیا ہو اور نہ اس کے لیے قرار دیا ہو اسی طرح اگر کوئی شخص شکار کرتا ہے تو وہ اسی کا ہوتا ہے اور وہ اسی سلسلے میں امام کی طرف سے مباح قرار دینے اور مالک بنانے کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ اس سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہوتے ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ غیر مملوکہ بے آباد زمین کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ غیر مملوک پرندے کی طرح ہے کہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ محض اس کے پکڑنے سے اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں وہ امام کے حکم یا تملیک کا محتاج نہیں ہوتا جس طرح وہ

مِنَ الْإِمَامِ وَلَا إِلَى تَمْلِيْكِهِ كَمَا لَا يَحْتَاجُ إِلَى ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الْمَاءِ وَالصَّيْدِ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالُوْا لَا تَكُوْنُ الْأَرْضُ تُحْيٰى إِلَّا بِأَمْرِ الْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ لِمَنْ يُحْيِيْهَا وَجَعْلِهَا لَهُ وَقَالُوْا لَيْسَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِي هٰذَا الْبَابِ بِدَافِعٍ لِمَا قُلْنَا لِأَنَّ ذٰلِكَ الْإِحْيَاءَ الَّذِي جَعَلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضَ لِلَّذِي أَحْيَاهَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ لَمْ يُفَسَّرْ لَنَا مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ مَا فُعِلَ مِنْ ذٰلِكَ بِأَمْرِ الْإِمَامِ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ أَيْ مَنْ أَحْيَاهَا عَلٰى شَرَائِطِ الْإِحْيَاءِ فَهِيَ لَهُ وَمِنْ شَرَائِطِهِ تَحْظِيْرُهَا وَإِذْنُ الْإِمَامِ لَهُ فِيْهَا وَتَمْلِيْكُهُ إِيَّاهَا فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا هُوَ مَعْنَى الْحَدِيْثِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا تَأَوَّلَهُ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُقْطَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ أَنَّهُ أَرَادَ مَعْنًى إِلَّا بِالتَّوْقِيْفِ مِنْهُ أَوْ بِإِجْمَاعٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ أَنَّهُ أَرَادَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى.

فَنَظَرْنَا إِذْ لَمْ نَجِدْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةً لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ **قَالَ** سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی اور شکار کے سلسلے میں محتاج نہیں ہوتا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں وہ فرماتے ہیں زمین کو حکمران کے حکم سے آباد کیا جا سکتا ہے اور یہ اسی کے لیے ہوگی جو اسے آباد کرے اور حکمران اس زمین کو اس کے لیے قرار دے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ہماری بات کی نفی نہیں کرتا کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جس آباد کاری کی بنیاد پر اس زمین کو آباد کرنے والے کے لیے قرار دیا ہے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کیا ہے ہو سکتا ہے اس سے مراد وہ زمین ہو جو حکمران کے حکم سے آباد کی پس آپ کے ارشاد گرامی کہ "جس نے مردہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے" کا مطلب یہ ہوگا کہ جو آباد کرنے کی شرائط کے مطابق آباد کرے، اور اس کی شرائط میں سے اس کا کسی کے تصرف میں نہ ہونا، حکمران کی اجازت اور اس کا اس شخص کو مالک بنانا ہے تو ہو سکتا ہے حدیث کا یہی مفہوم ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کی تاویل کے مطابق ہو البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے اس سے فلاں معنیٰ مراد لیا ہے جب تک ہمیں آپ کی طرف سے آگاہی حاصل نہ ہو یا آپ کے بعد والوں کا اس بات پر اجماع نہ ہو کہ آپ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔

تو جب ہم اس حدیث میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دلیل نہیں پاتے تو ہم نے دوسری احادیث کو دیکھا کہ کیا ان میں اس بات پر دلالت کرنے والی کوئی بات ہے۔

تو حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی

يَقُوْلُ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

۱۰۶۳- **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ وَابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيْعَ وَقَالَ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

۱۰۶۴- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَالْحِمٰى مَا حُمِىَ مِنَ الْاَرْضِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ الْاَرَضِيْنَ اِلَى الْاَئِمَّةِ لَا اِلٰى غَيْرِهِمْ وَاَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ غَيْرُ حُكْمِ الصَّيْدِ۔

وَقَدْ بَيَّنَّا مَا يَحْتَمِلُهُ الْاَثَرُ الْاَوَّلُ فَكَانَ الْاَوْلٰى مِنَ الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَحْمِلَ وَجْهَهٗ عَلٰى مَا يُخَالِفُ هٰذَا الْاَثَرَ الثَّانِىَ

وَاَمَّا مَا يَدْخُلُ لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ فِىْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ النَّظَرِ مِمَّا يُفَرَّقُ بِهٖ بَيْنَ الْاَرْضِ الْمَوَاتِ وَبَيْنَ مَاءِ الْاَنْهَارِ وَالصَّيْدِ اِنَّا رَاَيْنَا الصَّيْدَ وَمَاءَ الْاَنْهَارِ لَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ تَمْلِيْكُ ذٰلِكَ اَحَدًا وَرَاَيْنَاهُ لَوْ مَلَّكَ رَجُلًا اَرْضًا مَيِّتَةً ثُمَّ مَلَّكَهَا لِرَجُلٍ اٰخَرَ جَازَ وَكَذٰلِكَ لَوِ احْتَاجَ الْاِمَامُ اِلٰى بَيْعِهَا فِىْ نَائِبَةٍ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَازَ بَيْعُهٗ لَهَا وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ

کے لیے چراگاہ نہیں۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع کو حرم قرار دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے چراگاہ نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چراگاہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے کوئی چراگاہ نہیں اور چراگاہ سے مراد وہ زمین ہے جسے محفوظ کیا گیا ہو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ زمینوں کا اختیار حکمرانوں کو حاصل ہے دوسروں کو نہیں اور اس کا حکم، شکار کے حکم کے خلاف ہے۔

پہلی روایت میں جس بات کا احتمال ہے ہم نے اسے بیان کر دیا اور سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ہم اسے اس بات پر محمول کریں

جو اس دوسری روایت کے خلاف نہ ہو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف اس سلسلے میں جو بات بطور قیاس پائی جاتی ہے کہ غیر آباد زمینوں اور نہروں کے پانی یا شکار کے درمیان فرق کیا جاتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ امام کے لیے کسی کو شکار یا نہروں کے پانی کا مالک بنانا جائز نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ کسی شخص کو مردہ زمین کا مالک بنائے پھر کسی دوسرے شخص کو اس کا مالک بنائے تو جائز ہے اسی طرح اگر امام مسلمانوں کے مفادات میں اسے بیچنے کی ضرورت محسوس کرے تو اس کے لیے بیچنا جائز ہے لیکن نہر کے

فِي مَاءِ نَهْرٍ وَلَا فِي صَيْدِ بَرٍّ وَلَا بَحْرٍ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْإِمَامِ فِي الْأَرَضِينَ وَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهَا إِلَيْهِ وَأَنَّهَا فِي يَدِهِ كَسَائِرِ الْأَمْوَالِ الَّتِي فِي يَدِهِ لِلْمُسْلِمِينَ لَا رَدَّ لَهَا بِعَيْنِهِمْ وَلَا يَمْلِكُهَا أَحَدٌ بِأَخْذِهِ إِيَّاهَا حَتَّى يَكُونَ الْإِمَامُ يُمَلِّكُهَا إِيَّاهُ عَلَى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَمَّا كَانَ الصَّيْدُ وَالْمَاءُ لَيْسَ إِلَى الْإِمَامِ بَيْعُهُمَا وَلَا تَمْلِيكُهُمَا أَحَدًا كَانَ الْإِمَامُ فِيهِمَا كَسَائِرِ النَّاسِ وَكَانَ مِلْكُهُمَا يَجِبُ بِأَخْذِهِمَا دُونَ الْإِمَامِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْآثَارِ وَالدَّلَائِلِ الَّتِي ذَكَرَ۔

۱۰۶۵- فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَيُونُسَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رِجَالًا كَانُوا يَتَحَجَّرُونَ مِنَ الْأَرْضِ۔

۱۰۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

قِيلَ لَهُ لَا حُجَّةَ لَكَ فِي هٰذَا وَمَعْنَى هٰذَا عِنْدَنَا عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ۔

۱۰۶۷- فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مُرَادَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هُوَ مَا ذَكَرْنَاهُ۔

۱۰۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ

پانی پر خشکی اور سمندر کے شکار کے سلسلے میں یہ بات جائز نہیں تو جب زمینوں کے سلسلے میں یہ اختیار حکمران کو حاصل ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان (زمینوں) کا حکم حکمران کے اختیار میں ہے اور یہ زمینیں اس کے قبضے میں مسلمانوں کے ان دیگر اموال کی طرح ہیں جو حکمران کے قبضے میں ہیں اسے معین طور پر کوئی رد نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی شخص اسے لے کر اس کا مالک بن سکتا ہے جب تک کہ حکمران مسلمانوں کی بھلائی دیکھتے ہوئے اسے اس کا مالک نہ بنا دے تو جب حکمران شکار اور پانی کو بیچ نہیں سکتا اور نہ ہی کسی کو ان کا مالک بنا سکتا ہے تو ان دونوں چیزوں کے معاملے میں حکمران دوسرے لوگوں کی طرح ہے اور ان دو چیزوں کو حاصل کرنے سے ان کی ملکیت واجب ہو جاتی ہے اس میں حکمران کا دخل نہیں ہوتا ہم نے روایات کا جو مفہوم بیان کیا اور جو دلائل ذکر کیے ہیں ان سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا

اگر کوئی شخص حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کے لیے ہے آپ نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ لوگ زمین کو (ارد گرد پتھر لگا کر) روک لیتے تھے۔

حضرت سفیان، حضرت زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اس (استدلال کرنے والے) شخص کو جواب دیا جائے گا کہ اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں اور ہمارے نزدیک اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے ضمن میں ذکر کیا جس میں آپ نے فرمایا جس نے بے آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے۔

اس حدیث کے علاوہ بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس حدیث سے وہی معنی مراد ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

حضرت محمد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں بصرہ والوں میں سے ایک شخص جسے ابوعبداللہ کہا جاتا تھا،

بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ اَرْضًا لَا تَضُرُّ بِاَحَدٍ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَيْسَتْ مِنْ اَرْضِ الْخَرَاجِ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْطَعَنِيْهَا اَتَّخِذُهَا قَضْبًا وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا فِيْ نَخِيْلِيْ فَافْعَلْ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ الْفَلَايَا بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ قَالَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اِنْ كَانَتْ حِمًى فَاَقْطِعْهَا اِيَّاهُ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ بصرہ کی سرزمین میں ایک جگہ ایسی ہے اگر آپ چاہیں تو اسے میرے لیے مختص کر دیں میں اس میں سبزی، زیتون اور کھجوریں لگا لوں گا تو یہ پہلا شخص تھا جس نے سرزمین بصرہ میں جنگل کو حاصل کیا راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اگر وہ جگہ چراگاہ ہے تو اسے اس شخص کے لیے مختص کر دیں۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ عُمَرَ لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ اَخْذَهَا وَلَا جَعَلَ لَهٗ مِلْكَهَا اِلَّا بِاِقْطَاعِ خَلِيْفَتِهٖ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِيَّاهَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ يَقُوْلُ لَهٗ وَمَا حَاجَتُكَ اِلٰى اِقْطَاعِيْ اِيَّاكَ لِاَنَّ لَكَ اَنْ تُحْيِيَهَا دُوْنِيْ وَتَعْمُرَهَا فَتَمْلِكَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِحْيَاءَ عِنْدَ عُمَرَ هُوَ مَا اَذِنَ الْاِمَامُ فِيْهِ لِلَّذِيْ يَتَوَلَّاهُ وَمَلَّكَهٗ اِيَّاهُ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے لیے اس کا لینا اور مالک بننا، خلیفہ کی تقسیم کے بغیر جائز قرار نہیں دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ فرماتے کہ میری تقسیم کی کیا ضرورت ہے کیونکہ تم میری اجازت کے بغیر بھی اسے زندہ اور آباد کر سکتے ہو پس تم اس کے مالک ہو، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ اسی کے لیے ہو گی جسے حکمران اس کا اختیار دے گا اور مالک بنائے گا۔

۱۰۶۹۔ **وَقَدْ** دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ۔

یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا زمین کی ملکیت ہمارے اختیار میں ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ رِقَابَ الْاَرْضِيْنَ كُلَّهَا اِلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّهَا لَا تَخْرُجُ مِنْ اَيْدِيْهِمْ اِلَّا بِاِخْرَاجِهِمْ اِيَّاهَا اِلٰى مَا رَاَوْا عَلٰى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ عِمَارَةِ بِلَادِهِمْ وَصَلَاحِهَا فَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام زمینوں کی ملکیت مسلمان حکمرانوں کو حاصل ہے ان کے ہاتھ سے یہ زمین اسی وقت نکلے گی جب وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی آبادکاری اور بہتری کے لیے مسلمانوں کے حوالے کریں یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴ اِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرانا

۱۰۷۰۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ اَبِيْ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر بطور تحفہ پیش کی گئی صحابہ کرام نے عرض کیا اگر ہم گھوڑی کو گدھے

بَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

سے جفتی کرائیں تو ہمارے لیے بھی اس کی طرح (خچر) ہو جائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم ہیں۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عثمان بن علقمہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثٍ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوسرے حضرات سے صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا مکمل وضو کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گھوڑی کو گدھے سے جفتی نہ کرنا

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَكَرِهُوْا إِنْزَاءَ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ وَحَرَّمُوْا ذٰلِكَ وَمَنَعُوْا مِنْهُ. وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا مکروہ جانتے ہیں انہوں نے حرام قرار دیا اور اس سے روکا ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا۔

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھے

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكْرُوْهًا لَكَانَ رُكُوْبُ الْبِغَالِ مَكْرُوْهًا لِأَنَّهٗ لَوْلَا رَغْبَةُ النَّاسِ فِي الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهِمْ إِيَّاهَا لَمَا أُنْزِيَتِ الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ کام ناپسند ہوتا تو خچر پر سوار ہونا بھی مکروہ ہوتا کیونکہ اگر لوگوں کو خچروں اور ان پر سواری کی رغبت نہ ہوتی تو گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی نہ کرایا جاتا

أَلَا تَرٰى أَنَّهٗ لَمَّا نَهٰى عَنْ إِخْصَاءِ

۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب انسانوں کو خصی کرنے سے منع

بَنِيْ اٰدَمَ كُرِهَ بِذٰلِكَ اِتِّخَاذُ الْخُصْيَانِ لِاَنَّ فِيْ اِتِّخَاذِهِمْ مَا يَحْمِلُ مِنْ تَخْصِيْصِهِمْ عَلٰى اِخْصَائِهِمْ لِاَنَّ النَّاسَ اِذَا تَحَامَوْا اِتِّخَاذَهُمْ لَمْ يَرْغَبْ اَهْلُ الْفِسْقِ فِيْ اِخْصَائِهِمْ۔

١٠٧٣- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيْ قَالَ ثَنَا عَفِيْفُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عِيْسَى الذَّهَبِيْ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِخَصِيٍّ فَكَرِهَ اَنْ يَّبْتَاعَهٗ وَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُعِيْنَ عَلَى الْاِخْصَاءِ فَكُلُّ شَيْءٍ فِيْ تَرْكِ كَسْبِهٖ تَرْكٌ لِبَعْضِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ لِمَعْصِيَتِهِمْ فَلَا يَنْبَغِيْ كَسْبُهٗ فَلَمَّا اُجْمِعَ عَلٰى اِبَاحَةِ اِتِّخَاذِ الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لَمْ يُرِدْ بِهِ التَّحْرِيْمَ وَلٰكِنَّهٗ اُرِيْدَ بِهٖ مَعْنًى اٰخَرَ۔

١٠٧٤- **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُكُوْبِ الْبِغَالِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيْ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

١٠٧٥- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

کیا گیا تو اس سے خصی لوگوں (غلاموں) کو حاصل کرنا مکروہ ہو گیا کیونکہ انہیں حاصل کرنے میں لوگوں کو خصی کرنے کی رغبت ہوتی اس لیے کہ جب لوگ انہیں حاصل کرنے سے پرہیز کریں تو فاسق و فاجر لوگ ان کو خصی کرنے میں رغبت نہیں کرتے۔

حضرت علاء بن عیسیٰ ذہبی فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خصی لایا گیا تو آپ نے اس کو خریدنا ناپ فرمایا اور ارشاد فرمایا میں خصی کرنے (کے عمل) پر مدد نہیں کرتا تو جس چیز کے کسب کو چھوڑنے سے بعض گناہگاروں کو چھوڑنا لازم آئے کا کسب مناسب نہیں تو جب خچریں رکھنے اور ان پر سواری کرنے پر اتفاق ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کرنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ آپ نے کسی دوسری بات کا ارادہ فرمایا۔

خچر پر سواری کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں سے یہ روایت بھی ہے حضرت ابو اسحٰق سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے ابو عمارہ! تم لوگ غزوۂ حنین کے دن بھاگ گئے تھے تو انہوں نے جواب دیا اللہ کی قسم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے بلکہ بعض جلد باز حضرات بھاگے تھے جنہیں ہوازن کے تیر لگے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی آپ فرما رہے تھے "میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔"

حضرت شعبہ، فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابو اسحٰق نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ مِثْلَهُ۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں حضرت ابواسحٰق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَةٍ لَهُ بَیْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِیُّ۔

حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں غزوۂ حنین کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے آپ سے جدا نہ ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سفید خچر پر سوار تھے جو حضرت فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو بطور ہدیہ پیش کی تھی۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِیْهِ نَحْوَهُ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے سنا وہ حضرت کثیر بن عباس سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل بیان کرتے تھے۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حُصَیْنٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهٖ۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوۂ حنین کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ اپنی خچر پر تھے۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے قربانی کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۂ عقبہ کے پاس دیکھا آپ اپنی خچر پر سوار تھے۔

وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ وَهُوَ رَاكِبٌ عَلٰى بَغْلَتِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن بشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ اپنی خچر پر سوار تھے۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَحُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ شَهْبَاءَ فَمَرَّ عَلٰى حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ فَاِذَا قَبْرٌ يُعَذَّبُ صَاحِبُهٗ فَحَاصَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ لَّا تُدَافِنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ يُسْمِعُكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر شہباء پر سوار تھے آپ بنو نجار کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک قبر تھی اور صاحب قبر کو عذاب ہو رہا تھا خچر اُچھلی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ تم (مُردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذابِ قبر سُنا دے۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا فَائِدَةٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْبَاءَ وَكَانَتْ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ۔

حضرت عبید اللہ بن علی بن ابو رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر شہباء کو دیکھا اور وہ حضرت علی بن حسین (حضرت امام زین العابدین) رضی اللہ عنہما کے پاس تھی۔

۱۰۸۴۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فِيْهِ فَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ۔

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا پھر انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی اس میں یہ بات بھی ہے کہ میں بھاگتا ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ اپنی خچر شہباء پر (سوار) تھے۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

حضرت اسلم بن ابو عمران ، حضرت عقبہ بن عامر رضی

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَسْلَمَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہوا پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ۔

تو خچر پر سواری کے جواز پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ احادیث مروی ہیں۔

۱۰۸۶۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِبَغْلَةٍ يَوْمَ الْأَضْحٰى فَرَكِبَهَا فَلَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتّٰى أَتَى الْجَبَّانَةَ۔

اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت حنش بن معتمر فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا قربانی کے دن آپ کے پاس خچر لائی گئی تو آپ اس پر سوار ہوئے اور صحراء تک مسلسل تکبیر کہتے رہے۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَغْلَتِهِ فَسَأَلَهُ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ هُوَ يَوْمُكَ هٰذَا خَلِّ سَبِيْلَهَا۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں نے حضرت یحییٰ بن جزار سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ قربانی کے دن اپنی سفید خچر پر نماز کے ارادے سے نکلے تو ایک شخص آیا جس نے آپ کی خچر کی لگام پکڑ کر حج اکبر کے دن سے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا وہ یہی دن ہے اس (خچر) کا راستہ چھوڑ دو۔

۱۰۸۸۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "یہ عمل وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں علم نہیں" کا کیا مطلب ہے۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنَاهُ أَنَّ الْخَيْلَ قَدْ جَاءَ فِي ارْتِبَاطِهَا وَاكْتِسَابِهَا وَعَلَفِهَا الْأَجْرُ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْبِغَالِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ علماء نے اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے کہ گھوڑے کے باندھنے، اسے حاصل کرنے اور اسے چارہ دینے میں ثواب ہے جب کہ خچر میں یہ بات نہیں ہے چنانچہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑی پر گھوڑا

اِنَّمَا يُنْزَاءُ فَرَسٌ عَلٰى فَرَسٍ حَتّٰى يَكُوْنَ عَنْهُمَا مَا فِيْهِ الْاَجْرُ وَ يَحْمِلُ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ فَيَكُوْنُ عَنْهُمَا بَغْلٌ لَا اَجْرَ فِيْهِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَيْ لِاَنَّهُمْ يَتْرُكُوْنَ بِذٰلِكَ اِنْتَاجَ مَا فِيْ اِرْتِبَاطِهِ الْاَجْرُ وَيُنْتِجُوْنَ مَا لَا اَجْرَ فِيْ اِرْتِبَاطِهِ۔

جست کرے اسے مال کرے تاکہ ان دونوں سے وہ چیز حاصل ہو جس میں ثواب ہے گھوڑی پر گدھے کی جست وہ لوگ کرواتے ہیں جو بے علم ہیں کیونکہ ان دونوں سے خچر پیدا ہوتی ہے جس میں کوئی ثواب نہیں وہ (اپنی لاعلمی کی وجہ سے) اس سے اُس بچے کا حصول چھوڑ دیتے ہیں جسے باندھنے میں ثواب ہے اور وہ ایسا جانور حاصل کرتے ہیں جسے باندھنے میں کوئی ثواب نہیں۔

۱۰۸۹۔ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوَابِ فِيْ اِرْتِبَاطِ الْخَيْلِ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْلِ فَقَالَ هِيَ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَوْ طَوَّلَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ خَصِيْبٍ اَوْ رَوْضَةٍ خَصِيْبَةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَعَدَدَ اَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَوِ انْقَطَعَ طِوَلُهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَتَبَ اللّٰهُ عَدَدَ اٰثَارِهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ مَرَّتْ بِنَهْرٍ عَجَّاجٍ لَا يُرِيْدُ السَّقْيَ بِهِ فَشَرِبَتْ مِنْهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ وَمَنِ ارْتَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَ ظُهُوْرِهَا كَانَتْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ وَ مَنِ ارْتَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَ نِوَاءً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كَانَتْ لَهُ وِزْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا فَالْحُمُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے باندھنے کے ثواب کے سلسلے میں روایات مروی ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ تین قسم کے لوگوں کیلئے ہیں ایک کیلئے اجر ہے دوسرے کیلئے پردہ ہے اور تیسرے کیلئے بوجھ ہے جو شخص اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے گھر میں باندھتا ہے اور اسے زیادہ عرصہ تک سرسبز و شاداب چراگاہ یا سرسبز باغ میں رکھتا ہے تو جس قدر وہ کھاتا ہے اور جس قدر وہ لید کرتا ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ زیادہ دیر نہ چرے بلکہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھے تو اس کے قدموں کے نشانات کے مطابق اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ٹھاٹیں مارتے دریا سے گزرے اور پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو لیکن وہ اس سے پی لے تو جس قدر اس نے پیا اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اس شخص کیلئے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو شخص اسے مالداری کے حصول اور (مانگنے سے) بچنے کے لیے باندھتا ہے پھر اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھلاتا وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بنے گا اور جو آدمی اسے تکبر ریاکاری اور مسلمانوں سے دشمنی کے لیے باندھتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے بوجھ ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں مجھ پر اس ایک آیت کے سوا کچھ نازل نہیں ہوا۔ جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے وہ اسے دیکھ لے گا (بدلہ پائے گا) اور جو آدمی ایک ذرہ کے برابر برائی کرے وہ (بھی) اسے دیکھے گا۔

۱۰۹۰- حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ اَیْضًا۔

حضرت بکیر، حضرت ابوصالح سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے بھلائی وابستہ ہے۔

۱۰۹۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۱۰۹۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۵- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ سَعِیْدَ الْمَقْبُرِیَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِیْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِ اللّٰهِ کَانَ شِبَعُهٗ وَرِیُّهٗ وَرَوْثُهٗ حَسَنَاتٍ فِیْ مِیْزَانِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا رکھتا ہے تو اس (گھوڑے) کا پیٹ بھر کر کھانا، سیراب ہونا اور اس کی لید، قیامت کے دن اس (شخص) کی نیکیوں میں شمار ہوں گے۔

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمَهْدِيِّ عَنْ اَبِي الْمُصَبِّحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَالنَّيْلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْاَوْتَارَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی اور ثواب رکھا گیا ہے ان کے گلے میں ہار ڈالو لیکن تانت کا ہار نہ ڈالو۔

۱۰۹۷۔ **حَدَّثَنَا** اَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک بھلائی ثواب اور غنیمت وابستہ ہے۔

۱۰۹۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت یزید بن زریع، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۰۹۹۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا كَبْشَةَ يُحَدِّثُ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَاَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت زیادہ بن نعیم سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے بھلائی وابستہ ہے ان کے مالک ان کی وجہ سے مشقت اٹھاتے ہیں اور ان پر خرچ کرنے والا صدقہ کرنے کے لیے ہاتھ پھیلانے والے کی طرح ہے۔

۱۱۰۰۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيسَ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں سے وابستہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہے؟ فرمایا قیامت تک ثواب اور مال غنیمت ملتا ہے

اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ ذٰلِكَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ وَالْاِبِلُ عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ ۔

گا ابن ادریس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اونٹ ، اپنے مالکوں کے لیے باعثِ عزت اور بکریاں برکت کا سبب ہیں ۔

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ وَقَفَ عَلَيْنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اَبَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔

حضرت فطر، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بارقی ہمارے پاس آکر ٹھہرے اور ہم ایک مجلس میں تھے انہوں نے ہم سے بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ سے سنا کہ قیامت تک ہمیشہ کے لیے گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھی گئی ہے ۔

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عیزار بن حریث ، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ ۔

حضرت جابر بن عامر ، حضرت عروہ بارقی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے لفظ اجر اور غنیمت کا اضافہ کیا ۔

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَفْطَسُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ نُفَيْلٍ السَّكُوْنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا ۔

حضرت سلمہ بن قیس سکوی (یا سکری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھی گئی ہے اور ان کے مالک ان پر مشقت برداشت کرتے رہیں گے ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ هَاشِمٍ بِالنَّهْيِ عَنْ اِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف بنو ہاشم کو گھوڑیوں پر گدھوں کی جست سے منع کرنے کا کیا مطلب ہے ۔

١١٠٥ - قِيْلَ لَهٗ لِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُرَجِّيْ هُوَ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَنْ لَّا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ قَالَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ صَدَقَ كَانَتِ الْخَيْلُ قَلِيْلَةً فِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَاَحَبَّ اَنْ تَكْثُرَ فِيْهِمْ فَبَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بِتَفْسِيْرِهٖ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ اخْتَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ يَّنْزُوْا حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ وَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيْمِ وَاِنَّمَا كَانَتِ الْعِلَّةُ قِلَّةَ الْخَيْلِ فِيْهِمْ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ وَكَثُرَتِ الْخَيْلُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ صَارُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَغَيْرِهِمْ وَفِي اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بِالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَتِهٖ اِيَّاهُ لِغَيْرِهِمْ وَلَمَّا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الثَّوَابِ وَالْاَجْرِ وَسُئِلَ عَنِ ارْتِبَاطِ الْحَمِيْرِ فَلَمْ يَجْعَلْ فِي ارْتِبَاطِهَا شَيْئًا وَالْبِغَالُ الَّتِيْ هِيَ خِلَافُ الْخَيْلِ مِثْلُهَا كَانَ مَنْ تَرَكَ اَنْ تُنْتِجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهٖ وَكَسْبِهٖ ثَوَابٌ وَانْتَجَ مَا لَا ثَوَابَ ارْتِبَاطِهٖ وَكَسْبِهٖ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ.

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں، وضو مکمل کریں اور گدھے سے گھوڑی کو جفتی نہ کریں حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے میں نے ان سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) سچ فرمایا ہے بنو ہاشم میں گھوڑے کم تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کثرت کو پسند فرمایا، تو حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر سے اس بات کو واضح کر دیا جس کے سبب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کو گدھوں سے گھوڑیوں کو جفتی کرنے سے منع فرمایا نیز یہ کہ یہ کام حرام نہیں ان کے پاس گھوڑوں کی قلت اس کا سبب تھا، جب یہ علت ختم ہوگئی اور ان کے پاس گھوڑے زیادہ ہوگئے تو وہ اس سلسلے میں دوسرے لوگوں کی طرح ہوگئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ان کو اس بات سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ دوسروں کے لیے یہ عمل جائز ہے تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے باندھنے میں اجر و ثواب کا ذکر فرمایا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور آپ سے گدھوں کے باندھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ان کے باندھنے میں کوئی ثواب نہ بتایا تو خچر میں جو گھوڑوں کے خلاف ہیں وہ بھی ان (گدھوں) کی مثل ہیں تو جو شخص جانوروں کے وہ بچے لینا چھوڑ دے جن کو باندھنے اور حاصل کرنے میں ثواب ہے اور وہ بچے حاصل کرے جن میں ثواب نہیں ہے تو وہ بے علم لوگوں میں سے ہے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اِبَاحَةُ نَتَاجِ الْبِغَالِ لِبَنِيْ هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ وَاِنْ كَانَ اِنْتَاجُ الْخَيْلِ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ -

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ بنو ہاشم اور ان کے غیر کے لیے خچریں پیدا کرنا جائز ہے اگرچہ گھوڑوں کے بچے حاصل کرنا اس سے افضل ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے -

۱۳

کِتَابُ وُجُوْهِ الْفَیْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ

فئ اور غنیمتوں کے خُمس کی اقسام کا بیان

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کیلئے ہے نیز ارشاد فرمایا اور جان لو! جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى هُوَ فِيْمَا صَالَحَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ اَهْلَ الشِّرْكِ مِنَ الْاَمْوَالِ وَفِيْمَا اَخَذُوْهُ مِنْهُمْ فِيْ جِزْيَةِ رِقَابِهِمْ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكَانَ مَا ذَكَرَهٗ فِي الْاٰيَةِ الثَّانِيَةِ هُوَ خُمُسُ مَا غَلَبُوْا عَلَيْهِ بِاَسْيَافِهِمْ وَمَا اَشْبَهَهٗ مِنَ الرِّكَازِ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جو کچھ ذکر فرمایا یہ مشرکین کے اس مال کے بارے میں ہے جس پر مسلمان، مشرکین سے صلح کریں اور وہ مال جو ان سے ان کی جانوں کے جزیہ کے طور پر حاصل کریں اور اسی قسم کے دوسرے مال سے متعلق ہے اور جو کچھ دوسری آیت میں ذکر فرمایا تو وہ اس مال کا پانچواں حصہ ہے جس پر انہوں نے اپنی تلواروں کے ذریعے غلبہ حاصل کیا یا وہ مال مدفون ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خمس قرار دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر احادیث مروی ہیں۔

۱۱۰۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدفون مال میں

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

خمس (پانچواں حصہ ہے)

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقَالَ لَہُ السَّائِلُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَمَعَہٗ اَبُوْ سَلَمَۃَ فَقَالَ اِنْ کَانَ مَعَہٗ فَھُوَ مَعَہٗ فَکَانَ حُکْمُ جَمِیْعِ الْفَیْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ حُکْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَکَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ تَاوِیْلِ قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اٰیَۃِ الْفَیْءِ فَلِلّٰہِ وَ فِی الْغَنِیْمَۃِ فَاَنَّ لِلّٰہِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ قَدْ وَجَبَ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِکَ سَھْمٌ فِی الْفَیْءِ وَ فِیْ خُمُسِ الْغَنِیْمَۃِ فَجُعِلَ ذٰلِکَ السَّھْمُ فِیْ نَفَقَۃِ الْکَعْبَۃِ۔

حضرت سفیان ،حضرت زہری سے وہ حضرت سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں کسی نے ان (حضرت سفیان) سے پوچھا اے ابومحمد! کیا ان کے ساتھ حضرت ابوسلمہ بھی تھے تو انہوں نے فرمایا اگر وہ ان کے ساتھ تھے تو تھے (ورنہ حضرت سعید بن مسیب تنہا بھی معتبر ہیں) تو تمام فیٔ اور غنیمتوں کے خمس کا ایک ہی حکم ہے پھر اس کے بعد محدثین نے آیت فیٔ میں "فللہ" اور آیت غنیمت میں "فان للہ" کی تاویل میں گفتگو کی ہے ان میں سے بعض نے فرمایا کہ فیٔ میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک حصہ واجب ہے اسی طرح غنیمت کے خمس میں بھی ، انہوں نے اس حصے کو کعبۃ اللہ پر خرچ کے لیے قرار دیا۔

۱۱۰۸ - وَرَوَوْا ذٰلِکَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ کَتَبَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنِیْ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرِ الرَّازِیِّ عَنِ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْغَنِیْمَۃِ فَیَضْرِبُ بِیَدِہٖ فَمَا وَقَعَ فِیْھَا مِنْ شَیْءٍ جَعَلَہٗ لِلْکَعْبَۃِ وَھُوَ سَھْمُ بَیْتِ اللّٰہِ ثُمَّ یَقْسِمُ مَا بَقِیَ عَلٰی خَمْسَۃٍ فَیَکُوْنُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَھْمٌ وَ لِذِی الْقُرْبٰی سَھْمٌ وَ لِلْیَتَامٰی سَھْمٌ وَلِلْمَسَاکِیْنِ سَھْمٌ وَلِابْنِ السَّبِیْلِ سَھْمٌ قَالَ وَالَّذِیْ جَعَلَہٗ لِلْکَعْبَۃِ ھُوَ السَّھْمُ الَّذِیْ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔

انہوں نے یہ بات حضرت ابوالعالیہ سے روایت کی ہے حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت لایا جاتا تو آپ اس میں ہاتھ ڈالتے جو کچھ اس میں آجاتا اسے کعبہ شریف کے لیے قرار دیتے اور وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہوتا پھر جو کچھ بچتا اسے پانچ حصوں میں تقسیم کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حصہ ہوتا آپ کے قرابت داروں کے لیے ایک حصہ ہوتا ، یتیموں کے لیے ایک حصہ ہوتا ، محتاجوں کے لیے ایک حصہ ہوتا اور مسافروں کے لیے ایک حصہ ہوتا ، وہ (حضرت ابوالعالیہ) فرماتے ہیں کعبہ شریف کے لیے وہی حصہ قرار دیتے جو اللہ تعالیٰ کا حصہ ہوتا۔

وَذَھَبَ اٰخَرُوْنَ اِلٰی مَا اَضَافَ اللّٰہُ جَلَّ ثَنَاؤُہٗ اِلٰی نَفْسِہٖ مِنْ ذٰلِکَ اَنَّہٗ مِفْتَاحُ

دوسرے حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اس میں سے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا تو وہ محض

كَلَامٍ اِفْتَتَحَ بِهِ مَا اَمَرَ مِنْ قِسْمَةِ الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ فِيْهِ قَالُوْا وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آغاز کلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ فئی اور غنیمتوں کے خمس کی تقسیم کے حکم کا آغاز کیا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۱۰۹۔ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تُقْسَمُ عَلٰى خَمْسَةِ اَخْمَاسٍ فَاَرْبَعَةٌ مِّنْهَا لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا وَخُمُسٌ وَّاحِدٌ يُّقْسَمُ عَلٰى اَرْبَعَةٍ فَرُبُعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِذِي الْقُرْبٰى يَعْنِيْ قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ فَهُوَ لِقَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا وَّالرُّبُعُ الثَّانِيْ لِلْيَتَامٰى وَالرُّبُعُ الثَّالِثُ لِلْمَسَاكِيْنِ وَالرُّبُعُ الرَّابِعُ لِابْنِ السَّبِيْلِ وَهُوَ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ الَّذِيْ يَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِيْنَ۔

انہوں نے یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں مال غنیمت کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا جاتا تھا ان میں سے ؂ حصے جہاد کرنے والوں کے لیے ہوتے پانچواں حصہ چار حصوں میں تقسیم ہوتا ایک حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نیز آپ کے قرابت داروں کے لیے ہوتا، دوسرا حصہ یتیموں کے لیے تیسرا حصہ محتاجوں کے لیے اور چوتھا حصہ مسافروں کے لیے ہوتا اور مسافروں سے وہ کمزور محتاج لوگ مراد ہیں جو مسلمانوں کے پاس آکر ٹھہرتے۔

وَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ مِفْتَاحُ كَلَامٍ وَاَنَّ قَوْلَهُ وَلِلرَّسُوْلِ يَجِبُ بِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهُ اِلٰى مَنْ ذَكَرَهُ فِيْ اٰيَةِ خُمُسِ الْغَنَائِمِ جَمِيْعًا۔

ایک دوسری جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی " فان للہ خمسہ" افتتاح کلام ہے اور "للرسول" کے الفاظ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حصہ واجب ہوتا ہے غنیمتوں کے خمس کے سلسلے میں جو کچھ انکی طرف مذکور ہے اس سے بھی یہی مراد ہے۔

۱۱۱۰۔ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

انہوں نے یہ بات حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثَنَا

لے فرمایا " فان للہ خمسہ" دنیا اور آخرت میں تمہید کلام الٰہی ہے (اس کے بعد) رسول اکرم

لے حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ۱۲

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ الْآيَةَ قَالَ أَمَّا قَوْلُهُ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ ثُمَّ أَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى أَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ ذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کا حصہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا کسی کہنے والے نے کہا کہ قرابت داروں کا حصہ خلیفہ کے قرابت داروں کے لیے ہے کسی نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا حصہ خلیفہ کے لیے ہے پھر اس بات پر وہ سب متفق ہو گئے کہ وہ ان دونوں حصوں کو جہاد کے لیے تیاری اور گھوڑوں پر خرچ کریں یہ بات حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور میں ہوئی۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْمَا يُقْسَمُ عَلَيْهِ الْفَيْءُ وَخُمُسُ الْغَنَائِمِ هٰذَا الْاِخْتِلَافَ فَقَالَ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ فِيْهِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهُمَا يُقْسَمَانِ عَلٰى سِتَّةِ أَسْهُمٍ وَجَعَلُوْا مَا أَضَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى نَفْسِهٖ مِنْ ذٰلِكَ يَجِبُ بِهٖ سَهْمٌ يُصْرَفُ فِي حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا ذَكَرُوْا هَلْ لَهٗ مَعْنًى أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْغَنِيْمَةَ قَدْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ سِوٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأُمَمِ ثُمَّ أَبَاحَهَا اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةً مِنْهُ إِيَّاهَا وَتَخْفِيْفًا مِنْهُ عَنْهَا وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ

جب اس سلسلے میں فقہاء کے درمیان مال فیٔ اور غنیمت کے خمس کی تقسیم پر اختلاف ہے اور ہر فریق نے وہ بات کہی ہے جو ہم نے ذکر کی تو ہم پر واجب ہے کہ اس سلسلے میں غور کریں تاکہ ان کے اقوال سے صحیح قول نکال سکیں پس ہم نے ان کے قول کا جائزہ لیا جو اسے چھ حصوں پر تقسیم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس حصے کی اپنی ذات کی طرف نسبت کی ہے اسے وہ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے، کہ کیا ان حضرات کے قول کا کوئی مفہوم ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ اس امت کے علاوہ دیگر امتوں پر غنیمت حرام تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی خصوصی رحمت اور آسانی پیدا کرنے کی خاطر اس امت کے لیے حلال قرار دیا اس سلسلے میں رسولِ

الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّؤُوْسِ قَبْلَنَا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تَنْزِلُ النَّارُ فَتَاْكُلُهَا فَنَزَلَتْ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِي الْكِتَابِ السَّابِقِ۔

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِقَوْمٍ سُوْدِ الرُّؤُوْسِ قَبْلَكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَتَاْكُلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَوَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ فَاخْتَلَفَ بِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ثُمَّ اِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِي الْاَنْفَالِ فَانْتَزَعَهَا اللّٰهُ مِنْهُمْ ثُمَّ جَعَلَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

۱۱۱۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مرو[ی] ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے پہلے کسی سیاہ سروں (بالوں) والی قوم کے لیے غنیمت حلال نہ تھی آسمان سے آگ اترتی اور مال غنیمت کو جلا دیتی پس آیت نازل ہو[ئی] کہ اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو پہلے کے مطابق تمہیں عذاب پہنچتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ بالوں والی قوم کے لیے مالِ غنیمت حلال نہ تھا آسمان سے آگ آکر اسے جلا دیتی تھی حتیٰ کہ بدر کا دن آیا اور مسلمان مالِ غنیمت میں پڑ گئے اور ان میں اختلاف ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے (فدیہ) لیا اس کے بدلے میں بہت بڑا عذاب ہوتا پس جو مالِ غنیمت حاصل کرو اسے حلال اور پاکیزہ سمجھتے ہوئے کھاؤ۔ پھر صحابہ کرام کے درمیان غنیمتوں کے بارے میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان سے لے لیا پھر اسے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرار دیا اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن سے مقابلہ کیا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا دیا تو مسلمانوں کا ایک گروہ ان کے پیچھے چلا اور ان کو قتل کرنے لگا جب کہ دوسرا گروہ رسول اکرم صلی اللہ

رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَدْرٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللہُ اتَّبَعَتْهُمْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُوْنَهُمْ وَاَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْکَرِ وَالنَّهْبِ فَلَمَّا نَفَی اللہُ الْعَدُوَّ وَرَجَعَ الَّذِیْنَ طَلَبُوْهُمْ قَالُوْا لَنَا النَّفَلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَزَمَهُمْ وَقَالَ الَّذِیْنَ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ مِنَّا نَحْنُ اَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنَالُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَی الْعَسْکَرِ وَالنَّهْبِ وَاللہِ مَا اَنْتُمْ اَحَقُّ بِهٖ مِنَّا نَحْنُ حَوَیْنَاهُ وَاسْتَوْلَیْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَقَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ۔

علیہ وسلم کی حفاظت کرتا تھا ایک گروہ لشکر پر غالب آیا اور ان کو لوٹنے لگا جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگایا اور ان کے پیچھے جانے والے واپس آگئے تو کہنے لگا مالِ غنیمت ہمارے لیے ہے کیونکہ ہم نے دشمن کا پیچھا کیا ہے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دور کیا اور بھگایا جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تاکہ دشمن دھوکے سے آپ پر حملہ آور نہ ہو اور جنہوں نے دشمن پر غلبہ پایا اور لوٹ مار کی تھی، کہنے لگے اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے ہم نے اسے گھیرے میں لیا اور حاصل کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے " غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں اگر تم مومن ہو" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا۔

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْاَشْجَعِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ عُبَادَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَسَمَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ فَوَاقٍ بَیْنَهُمْ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْمَعْنٰی۔

حضرت مکحول، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا البتہ یہ فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا اور قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" آخر تک ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ آیت دوسرے معنیٰ میں نازل ہوئی ہے۔

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ قَالَ فَاتَّهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ مِنْ دَابَّةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَهُوَ نَفْلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالدَّلِيْلُ عَلَى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ أَبِي بَكْرَةَ۔

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالملک بن سلیمان نے بیان کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آخر تک کے بارے میں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ مشرکین کا جو جانور لڑائی کے بغیر بھاگ کر مسلمانوں کی طرف آجائے یا اس قسم کی کوئی صورت ہو تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ۔ وہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت اس تاویل کی صحت پر دلالت کرتی ہے۔

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَنْ خَرَجَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ أَعْتَقَهُ فَكَانَ أَبُوْ بَكْرَةَ مِنْهُمْ فَهُوَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ طائف کے دن جو بھی حضور علیہ السلام کی طرف آگیا آپ نے اسے آزاد کر دیا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے تھے اور وہ آپ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْكُوْفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْتَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ مَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ فَكَانَ مِمَّنْ عُتِقَ يَوْمَئِذٍ أَبُوْ بَكْرَةَ وَغَيْرُهُ فَكَانُوْا مَوَالِيَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں طائف کے دن وہاں کا جو غلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اس دن آپ نے جن کو آزاد کیا ان میں حضرت ابو بکرہ اور دوسرے حضرات بھی تھے تو یہ حضرات آپ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْفَضْلِ

حضرت شعبی، ثقیف کے ایک مرد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضرت

بْنِ مُهَلْهَلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ ثَقِيْفٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فَاَبٰى عَلَيْنَا وَقَالَ هُوَ طَلِيْقُ اللّٰهِ وَطَلِيْقُ رَسُوْلِهٖ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْتَقَ اَبَا بَكْرَةَ وَمَنْ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ عِتْقًا صَارُوْا بِهٖ مَوَالِيَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مِلْكَهُمْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ قَبْلَ الْعِتَاقِ دُوْنَ سَائِرِ مَنْ كَانَ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَّهُمْ اِذَا اُخِذُوْا بِغَيْرِ قِتَالٍ كَمَا لَوْ لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّذٰلِكَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ اِنَّ تَاْوِيْلَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اُرِيْدَ بِهٖ مَعْنًى غَيْرُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ ۔

۱۱۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ وَجَلَسَ شُيُوْخٌ تَحْتَ الرَّايَاتِ فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ جَاءَ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفْلَهُمْ فَقَالَ الشُّيُوْخُ لَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْنَا فَاِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ وَلَوِ انْهَزَمْتُمْ كُنَّا رِدْءًا لَّكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف لوٹا دیں تو آپ نے انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا آزاد کردہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے آزاد شدہ ہے تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرہ اور طائف کی طرف سے آنے والے دوسرے غلاموں کو اس طرح آزاد کیا کہ اس سے وہ آپ کے موالی (آزاد کردہ غلام) بن گئے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کو آزاد کرنے سے پہلے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ملک حاصل ہو چکی تھی باقی مسلمانوں کی حاصل نہ تھی اور جب وہ لڑائی کے بغیر پکڑے جائیں جیسا کہ وہ مال جس پر گھوڑے اور سواریاں دوڑائی نہیں گئیں تو یہ صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں آپ کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو ان کی ملک حاصل نہیں ہوتی ایک جماعت کہتی ہے کہ اس آیت سے ان دو معنوں کے علاوہ مفہوم مراد لیا گیا ہے۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بدر کا دن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا ایسا کرے گا اس کے لیے اتنا اتنا اجر ہے پس نوجوان صحابہ کرام چلے گئے اور ضعیف العمر جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے جب غنیمت کا مال آیا تو نوجوانوں نے آکر اپنا زائد حصہ مانگنا شروع کیا بزرگوں نے کہا کہ تمہیں ہم پر ترجیح نہیں ہے ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اگر تمہیں شکست ہوتی تو ہم تمہارے لیے رکاوٹ (آڑ) بنے ہوئے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" آپ نے یہ آیت پڑھی یہاں تک کہ آپ اس مقام پر پہنچے "جیسا کہ آپ کا رب آپ کو گھر سے حق کے ساتھ باہر لایا اور بے شک ایک گروہ ناپسند کرتا تھا" آپ فرما رہے تھے کہ اس معاملے میں اطاعت کرو جیسا کہ تم میرے کام کا نتیجہ دیکھ رہے ہو کہ جب تم (گھروں سے) نکلے تو ناخوش تھے۔

تَكَارِهُوْنَ يَقُوْلُ اَطِيْعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كَمَا رَاَيْتُمْ عَاقِبَةَ اَمْرِيْ حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَاَنْتُمْ كَارِهُوْنَ فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَهٗ كُلَّهٗ بَيْنَهُمْ كَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَكَانَ مَا اَضَافَهُ اللّٰهُ اِلٰى نَفْسِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ الْفَرْضِ وَمَا اَضَافَهٗ اِلٰى رَسُوْلِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ التَّمْلِيْكِ. وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهٌ اٰخَرُ اَيْضًا.

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ اَتُجْعَلُ كَمَنْ لَّا غِنٰى لَهٗ اَوْ قَالَ اَوُجْعَلُ كَمَنْ لَا غِنٰى لَهٗ اَلشَّكُّ مِنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ وَنَزَلَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ اِبَاحَةُ الْغَنَائِمِ اِنَّمَا جُعِلَتْ فِيْ بَدْءِ تَحْلِيْلِهَا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَلَمْ يَكُنْ مَا اَضَافَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مِنْهَا اِلٰى نَفْسِهٖ عَلٰى اَنْ يُّصْرَفَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُصْرَفُ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَقِّ بِعَيْنِهٖ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّتَعَدّٰى اِلٰى غَيْرِهٖ وَيُصْرَفُ بِعَيْنِهَا اِلٰى سَهْمٍ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ مُقَسَّمَةً عَلٰى سَهْمَيْنِ مَصْرُوْفَةً فِيْ وَجْهَيْنِ بَلْ جُعِلَتْ كُلُّهَا

پس آپ نے ان کے درمیان برابر تقسیم فرمایا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جوں ہی اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" نازل فرمائی تو آپ نے تمام مال ان کے درمیان تقسیم فرما دیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا وہ فرض ہے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس کی نسبت کی وہ تملیک (مالک بنانے) کے طور پر۔

اس سلسلے میں ایک اور مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئی ہیں مجھے بدر کے دن ایک تلوار ملی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) یہ مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے جہاں سے لیا ہے وہاں ہی رکھ دیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے وہیں رکھو جہاں سے تم نے اسے لیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے وہاں ہی رکھیں جہاں سے لیا ہے کیا تجھے اس شخص کی طرح قرار دیا جائے جو مالدار نہیں یا فرمایا اسے اس کی طرح کر دیا جائے جسے مالداری حاصل نہیں (ابن مرزوق کو شک ہے) وہ فرماتے ہیں اس پر آیت کریمہ "اور آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" نازل ہوتی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان تمام روایات میں غنیمتوں کے حلال ہونے کا جو ذکر ہے تو وہ ابتداء میں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرار دیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کیا جائے وہ بعینہ اسی کے حق پر خرچ کیا جائے اور کسی دوسری طرف اس کا پھیرنا جائز نہ ہو، اور اسے بعینہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کی طرف پھیرا جائے اور اس کو دو حصوں پر تقسیم کرے دو جگہوں پر خرچ کیا جائے بلکہ یہ تمام مال ایک ہی مصرف پر خرچ کیا جائے گا وہ یہ

مُتَصَرِّفَةً فِي وَجْهٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ أَنْ جُعِلَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْتَأْثِرْ بِهَا عَلَى أَصْحَابِهِ وَلَمْ يَخُصَّ بِهَا بَعْضَهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ بَلْ عَمَّهُمْ بِهَا جَمِيْعًا وَسَوَّى بَيْنَهُمْ فِيْهَا وَلَمْ يُخْرِجْ مِنْهَا لِلّٰهِ خُمُسًا لِأَنَّ آيَةَ الْخُمُسِ فِي الْأَفْيَاءِ وَآيَةَ الْغَنَائِمِ لَمْ تَكُنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ فَفِيْمَا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْغَنَائِمِ وَهِيَ الَّتِي وَقَعَ فِي تَأْوِيْلِهَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا أَنْ لَا يَكُوْنَ مَا أَضَافَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْهَا إِلَى نَفْسِهِ مِنَ الْغَنَائِمِ يَجِبُ بِهِ لِلّٰهِ فِيْهَا سَهْمٌ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ السَّهْمُ خِلَافَ سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ مِنْهُ عَلَى أَنَّهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرْضٌ أَنْ تُقْسَمَ عَلَى مَا سَمَّاهُ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْغَنِيْمَةَ تُقْسَمُ عَلَى سِتَّةِ أَسْهُمٍ.

١١٢٢- ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا تُقْسَمُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ إِلَى مَا احْتَجُّوْا بِهِ فِي ذٰلِكَ مِنْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ وَإِنْ كَانَ خَبَرًا مُنْقَطِعًا لَا يَثْبُتُ مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْآثَارِ يَقُوْلُوْنَ إِنَّهُ صَحِيْحٌ وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَكُنْ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنَّمَا أَخَذَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَّعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

١١٢٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَهْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ

کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ قرار دیا جائے پھر آپ اس کے ساتھ نہ تو صحابہ کرام کو ترجیح دیں اور نہ بعض کو چھوڑ کر دوسرے بعض کے لیے اسے خاص کریں بلکہ ان سب کو عطا فرمائیں اور ان کے درمیان برابر تقسیم کریں اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کے لیے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے کیونکہ آیت خمس مال فئی کے بارے میں نازل ہوئی اور اس وقت تک آپ پر غنیمتوں کے بارے میں آیت نازل نہیں ہوئی تھی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب غنیمتوں والی آیت نازل ہوئی اور یہ وہ ہے جس کی تاویل میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے غنیمتوں سے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا اس سے اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا حصہ ثابت نہیں ہوتا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے خلاف ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا حصہ ان لوگوں پر تقسیم ہونا چاہیئے جن کا ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جن کے نزدیک غنیمت کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

پھر ہم نے ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کیا جن کے نزدیک اسے چار حصوں میں تقسیم کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا ہے اگرچہ یہ حدیث منقطع ہے اور اس قسم کی روایت ثابت نہیں ہوتی لیکن روایات کا علم رکھنے والی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ صحیح ہے اور علی بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اگرچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا لیکن انہوں نے یہ روایت حضرت مجاہد اور حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہا سے لی ہے۔

حضرت علی بن حسین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا فرماتے تھے اگر کوئی

ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَوْ أَنَّ رَجُلاً رَحَلَ إِلَى مِصْرَ فَانْصَرَفَ مِنْهَا بِكِتَابِ التَّأْوِيلِ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ مَا رَأَيْتُ رِحْلَتَهُ ذَهَبَتْ بَاطِلَةً فَوَجَدْنَا مَا أُضِيفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّحِيَّةُ فِي آيَةِ الْأَنْفَالِ قَدْ كَانَ عَلَى التَّمْلِيكِ لَا عَلَى مَا سِوَاهُ فَقَدْ كَانَ فِي هَذَا حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ تُغْنِينَا عَنِ الِاحْتِجَاجِ بِمَا سِوَاهَا عَلَى أَهْلِ هَذَا الْقَوْلِ وَلَكِنَّا نُرِيدُ فِي الِاحْتِجَاجِ عَلَيْهِمْ فَنَقُولُ قَدْ وَجَدْنَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَضَافَ إِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنَ الْفَيْءِ فِي غَيْرِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ إِيَّاهُ مَا أَضَافَهُ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ.

شخص مصر جاکر معاویہ بن صالح کی "کتاب التاویل" لے آئے تو میں اس کے اس سفر کو بے فائدہ نہیں سمجھتا پس ہم نے یوں پایا کہ آیت انفال میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے وہ محض تملیک کے لیے ہے کوئی دوسرا مفہوم نہیں اس میں قطعی دلیل ہے جو ہمیں کسی دوسری دلیل کے ساتھ ان لوگوں کے خلاف استدلال سے بے نیاز کر دیتی ہے لیکن ہم ان کے خلاف مزید دلیل پیش کرنا چاہتے ہیں پس ہم کہتے کہ جن دو آیتوں کا ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے ان کے علاوہ آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے فیٔ کا کچھ حصہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے اس سے مراد بھی "تملیک" ہے ارشاد خداوندی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کفار سے بطور فیٔ عطا فرمایا تو تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ النَّصْرِيِّ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِينَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمْ ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ هَذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الرَّجُلِ وَهُمَا حِينَئِذٍ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الْقَوْمُ

حضرت مالک بن اوس نصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا کہ آپ کی قوم کے کچھ خاندان مدینہ طیبہ میں آئے ہیں اور ہم نے انہیں عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے لہٰذا آپ ان میں تقسیم فرمائیں (فرماتے ہیں) ہم اسی حالت میں تھے کہ آپ کا دربان یرفاء آگیا اس نے کہا حضرت عثمان، عبد الرحمٰن بن سعد، زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا انہیں اجازت دو پھر ہم کچھ دیر ٹھہرے تو اس (دربان) نے کہا حضرت عباس اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو حضرت عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور فرمایا اے امیر المؤمنین میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کیجیے وہ دونوں اسی وقت بنو نضیر سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونے والے مال فیٔ میں جھگڑ رہے تھے، حاضرین نے کہا اے امیر المؤمنین

اِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهٖ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ اِنَّ اللّٰهَ خَصَّ نَبِيَّهٗ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ غَيْرَهٗ فَقَالَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى اَهْلِهٖ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى اَهْلِهٖ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مَجْمَعَ مَالِ اللّٰهِ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ هُوَ عَلٰى تَمْلِيْكِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ لَيْسَ عَلٰى مِفْتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَجِبُ لَهٗ بِهٖ مِلْكٌ فَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ اِلَيْهِ اَيْضًا فِيْ اٰيَةِ الْفَيْءِ وَفِيْ اٰيَةِ الْغَنِيْمَةِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ هُوَ عَلَى التَّمْلِيْكِ مِنْهُ لَهٗ لَيْسَ عَلٰى اِفْتِتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَجِبُ لَهٗ بِهٖ مِلْكٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْفَيْءَ وَالْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ قَدْ كَانَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفَانِ فِيْ خَمْسَةِ اَوْجُهٍ لَا فِيْ اَكْثَرَ مِنْهَا وَلَا فِيْمَا دُوْنَهَا۔

ان کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے راحت پہنچائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری (انبیاء کرام) کی وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے ان سب نے کہا (ہاں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے پھر آپ نے ان دونوں حضرات سے یہی بات فرمائی ہے تو انہوں نے بھی جواباً "ہاں" فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس مال فئی کے بارے میں خبر دوں گا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چیز کے ساتھ خاص فرمایا وہ کسی اور کو نہیں دی ارشاد خداوندی ہے "جو مال اللہ تعالیٰ نے ان کفار سے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دلایا تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مال تمہارے علاوہ کسی کے لیے اٹھا نہیں رکھا اور نہ ہی تم پر کسی کو ترجیح دی ہے آپ نے وہ مال تم لوگوں میں تقسیم کر دیا اور پھیلا دیا حتیٰ کہ اس سے یہ مال باقی رہ گیا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں پر سال بھر خرچ فرماتے تھے پھر باقی مال کو اللہ تعالیٰ کا مال قرار دے کر جمع فرماتے کیا تم نے انہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی "جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کفار سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دلایا یہ اس فئی کے بارے ہیں جس کی ملکیت صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی دوسرے لوگوں کو نہیں، اور یہ افتتاح کلام کے لیے نہیں کہ اس کے ساتھ ملک واجب نہ ہو اسی طرح آیت فئی اور آیت غنیمت جو ہم نے پہلے ذکر کی ہیں ان میں بھی آپ کی طرف نسبت تملیک کے طور پر ہے ایسے افتتاح کلام کے طور پر نہیں جس کے سبب آپ کے لیے اس کی ملک واجب نہیں ہوتی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ فئی اور غنیمتوں کا خمس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پانچ مصارف پر صرف ہوتے تھے نہ اس سے زیادہ پر اور نہ کم پر۔

١١٢٥ - وَقَدْ كَتَبَ إِلَيَّ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُحَدِّثُنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ الْغَنَائِمَ تُجْزَأُ خَمْسَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ تُسْهَمُ عَلَيْهِمْ فَمَا أَصَابَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ لَا يَتَخَيَّرُ۔

اور حضرت علی بن عبد العزیز نے مجھے (امام طحاوی کو) لکھا وہ اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ غنیمتیں پانچ حصوں میں تقسیم ہوتی تھیں پھر ان میں سے ہر ایک کو حصہ ملتا تھا جو کچھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا وہ آپ ہی کے لیے ہوتا کسی اور کے لیے جمع نہ کیا جاتا۔

١١٢٦ - ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبِي وَسَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ عَنْهُمَا۔

پھر مجھ (امام طحاوی) سے یہی حدیث یحییٰ بن عثمان نے بیان کی وہ فرماتے ہیں میرے والد اور سعید بن عفیر نے ہم سے بیان کیا۔ پھر انہوں نے ان دونوں کی سند اور متن کے ساتھ ذکر کیا

١١٢٧ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَمَا أَصَابَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ وَيُقْسَمُ الْبَقِيَّةُ بَيْنَهُمْ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ۔

حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں ہمیں ابن لہیعہ نے خبر دیتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ ہی کے لیے ہوتا اور باقی ماندہ ان حضرات میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ یہی بات حضرت یحییٰ بن جزار اور عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے۔

١١٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يَقُوْلُ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ۔

حضرت موسیٰ بن ابو عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن جزار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ، خُمس کا خُمس (یا پانچویں حصہ کا پانچواں حصہ) ہوتا تھا۔

١١٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ خُمُسُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخُمُسُ الرَّسُوْلِ وَاحِدٌ ثُمَّ تَكَلَّمُوْا فِيْ تَأْوِيْلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِذِي الْقُرْبٰى مِنْهُمْ۔

حضرت عبد الملک بن ابو سلیمان، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پانچواں حصہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ ایک ہی چیز ہے۔ پھر محدثین نے ارشاد خداوندی "اور ان میں سے قرابت داروں کے لیے" کے مفہوم سے متعلق گفتگو کی ہے۔

۱۱۳۰- فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ الَّذِيْنَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ لَا مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَمِنْ خُمُسِ الْغَنَائِمِ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْهَا بَدَلًا مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان میں سے بعض نے فرمایا کہ اس سے بنو ہاشم مراد ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ حرام کیا ہے ان کے علاوہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے قرابت دار مراد نہیں ہیں ان (بنو ہاشم) کے لیے اللہ تعالیٰ نے مال فئی اور غنیمتوں کے خمس سے حصہ مقرر فرمایا یہ اس صدقہ کا بدلہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام فرمایا، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب مراد ہیں ان کے علاوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے رشتہ دار مراد نہیں ہیں۔

۱۱۳۱- وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ قُرَيْشٌ كُلُّهَا الَّذِيْنَ يَجْمَعُهُ وَاِيَّاهُمْ اَقْصٰى اٰبَائِهٖ مِنْ قُرَيْشٍ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ يُقَادُ بِهٖ مِنْ قِبَلِ اُمَّهَاتِهٖ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَنْ يَعُمَّهُمْ اِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يُعْطِيَ مَنْ رَاٰى اِعْطَاءَهٗ مِنْهُمْ دُوْنَ بَقِيَّتِهِمْ۔

کچھ حضرات نے فرمایا اس سے وہ تمام قریش مراد ہیں جو ان (بنو ہاشم) کے ساتھ جد اعلیٰ قریش پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اس میں آپ کے وہ رشتہ دار داخل نہیں جو ماؤں کی طرف سے آپ کے قریبی ہیں لیکن قریش نہیں ہیں، لیکن آپ پر واجب نہیں تھا کہ ان سب کو عطا کریں بلکہ آپ جس کو دینا مناسب سمجھتے اس کو عطا کرنا واجب تھا دوسروں کو نہیں۔

۱۱۳۲- وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ قَرَابَتُهٗ مِنْ قِبَلِ اٰبَائِهٖ اِلٰى اَقْصٰى اَبٍ لَهٗ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْ قِبَلِ اُمَّهَاتِهٖ اِلٰى اَقْصٰى اُمٍّ لِكُلِّ اُمٍّ مِنْهُنَّ مِنَ الْعَشِيْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَنْ يَعُمَّهُمْ بِعَطِيَّتِهٖ اِنَّمَا يُعْطِيْ مَنْ رَاٰى اِعْطَاءَهٗ مِنْهُمْ۔

بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے آباؤ و اجداد کی طرف سے قریش کے آخری باپ تک آپ سے رشتہ رکھتے ہوں اور آپ کی ماؤں کی طرف سے اس قبیلہ کی آخری ماں تک جس قبیلہ سے اس کا تعلق ہے البتہ ان سب کو دینا بھی واجب نہ تھا بلکہ آپ جسے مناسب سمجھتے عطا فرمائے۔

۱۱۳۳- وَقَدِ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ مَا يَلْزَمُهٗ مِنْ مَذْهَبِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا اَهْلُ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهُ لِبَنِيْ هَاشِمٍ خَاصَّةً۔

ان میں سے ہر مسلک والے نے اپنے موقف پر استدلال کیا ہے جسے ہم اپنی اس کتاب میں عنقریب ذکر کریں گے اس کے ساتھ ہی ہم وہ بات بھی ذکر کریں گے جو ان کے مذہب سے لازم آتی ہے (ان شاء اللہ تعالیٰ) پہلے قول والے جنہوں نے اسے صرف بنو ہاشم کے لیے قرار دیا ہے۔

۱۱۳۴- فَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَصَّهُمْ بِذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ قَوْلَهُمْ هٰذَا عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِاَنَّ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں انہیں مختص کیا، لیکن ہمارے نزدیک ان کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَرَّمَتِ الصَّدَقَۃُ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ قَدْ حَرَّمَھَا عَلٰی مَوَالِیْھِمْ کَتَحْرِیْمِہٖ اِیَّاھَا عَلَیْھِمْ وَتَوَاتَرَتْ عَنْہُ الْاٰثَارُ بِذٰلِکَ۔

علیہ وسلم نے جب بنو ہاشم پر صدقہ حرام کیا تو جس طرح ان پر حرام فرمایا اسی طرح ان کے غلاموں پر بھی حرام کیا ہے اس سلسلے میں متواتر روایات مروی ہیں

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْمِقْسَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اُسْتُعْمِلَ اَرْقَمُ بْنُ اَرْقَمَ عَلَی الصَّدَقَاتِ فَاسْتَتْبَعَ اَبَا رَافِعٍ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّ الصَّدَقَۃَ حَرَامٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ کو صدقات پر عامل مقرر کیا گیا ہے تو انہوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا بَکَّارُ بْنُ قُتَیْبَۃَ وَاِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحِبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْھَا فَقَالَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَھُمُ الصَّدَقَۃُ وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔

حضرت حکم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا اے ابو رافع! آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ کو بھی کچھ حاصل ہو انہوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر نہیں جا سکتا پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور یہ معاملہ ذکر کیا آپ نے فرمایا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صدقہ حلال نہیں اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ ابْنَۃِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

حضرت ورقاء بن عمر، حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام

فَقَالَتْ إِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ هُرْمُزُ أَوْ كَيْسَانُ أَخْبَرَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَدَعَانِيْ فَقَالَ يَا فُلَانُ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نُهِيْنَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّدَقَةُ الْمُحَرَّمَةُ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَدْ دَخَلَ فِيْهِمْ مَوَالِيْهِمْ وَلَمْ يَدْخُلْ مَوَالِيْهِمْ مَعَهُمْ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَتْ لِذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ وَفِيْ آيَةِ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ بَدَلًا مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ۔

ہرمز یا (فرمایا) کیسان نے خبر دی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا اے فلاں! ہم اہل بیت کو صدقہ کھانے سے روکا گیا ہے اور قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے لہذا تم بھی صدقہ نہ کھانا تو جب صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں بنو ہاشم میں ان کے غلام بھی شامل ہیں اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ قرابت داروں کے حصے میں ان کے ساتھ غلام شامل نہیں تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جو کہتے ہیں کہ آیت فیٔ اور خمس غنیمت کی آیت میں قرابت داروں کا حصہ ان پر صدقہ کے حرام ہونے کے بدلے میں رکھا گیا ہے۔

وَيَفْسُدُ هٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا مِنْ جِهَةٍ أُخْرٰى وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّدَقَةَ لَوْ كَانَتْ حَلَالًا لِبَنِيْ هَاشِمٍ كَهِيَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ لَكَانَتْ حَرَامًا عَلٰى أَغْنِيَائِهِمْ كَحُرْمَتِهَا عَلٰى أَغْنِيَاءِ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّنْ سِوَاهُمْ وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ بَنِيْ هَاشِمٍ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى جَمِيْعًا وَفِيْهِمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَدْ كَانَ مُوْسِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ جَمِيْعًا أَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَعَجَّلَ مِنْهُ زَكٰوةَ مَالِهٖ عَامَيْنِ فَلَمَّا رَأَيْنَا يَسَارَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَسَارُ يَمْنَعُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ قَبْلَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ إِيَّاهَا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لَمْ يُجْعَلْ لِمَنْ يُجْعَلُ لَهُ خَلَفًا مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ

یہ قول ایک اور وجہ سے بھی فاسد ہو جاتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر صدقہ بنو ہاشم کے لیے بھی حلال ہوتا جس طرح تمام مسلمانوں کے لیے حلال ہے تو ان کے مالداروں پر حرام ہوتا جس طرح دیگر مسلمانوں کے مالداروں پر حرام ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کے حصے میں تمام بنو ہاشم کو داخل فرمایا اور ان میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں حالانکہ وہ دور جاہلیت اور اسلام کے دور میں بھی مالدار تھے کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دو سال کی زکوٰۃ پیشگی وصول فرمائی تو جب ہم نے دیکھا کہ ان کی مالداری نے ان کو قرابت داروں کے حصے سے محروم نہیں کیا حالانکہ یہ مالداری بنو ہاشم پر صدقہ کے حرام ہونے سے پہلے بھی ان کے لیے صدقہ کو حرام کرتی تھی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جن لوگوں کے لیے یہ حصہ مقرر کیا گیا حرمت صدقہ کے بدلے میں مقرر نہیں کیا گیا اور جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اس

حُرِّمَتْ عَلَيْهِ وَأَمَّا الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ ذَوِي الْقُرْبَى فِي الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ هُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَإِنَّهُمْ احْتَجُّوا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رَوَى جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى بِهِ أَعْطَى بَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِي أُمَيَّةَ شَيْئًا فَأَتَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِكَ فَمَا بَالُنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ فَقَالَ إِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُونِي

(ابوداؤد ۲/ ۵۱، نسائی ۲/ ۱۸۱، ابن ماجہ ۱۶۰)

قَالُوا فَلَمَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَمَّ بِعَطِيَّتِهِ مَا أُمِرَ أَنْ يُعْطِيَهُ ذَوِي قُرْبَاهُ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَحَرَّمَ مَنْ فَوْقَهُمْ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ فَوْقَهُمْ لَيْسُوا مِنْ ذَوِي قُرْبَاهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُ قَدْ حَرَّمَ بَنِي أُمَيَّةَ وَبَنِي نَوْفَلٍ وَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا لَا أَنَّهُمْ لَيْسُوا قَرَابَةً وَكَيْفَ لَا يَكُونُونَ قَرَابَةً وَّمَوْضِعُهُمْ مِنْهُ كَمَوْضِعِ بَنِي الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا كَانَ بَنُو أُمَيَّةَ وَبَنُو نَوْفَلٍ لَمْ يَخْرُجُوا مِنْ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِهِ إِعْطَاءَهُمْ كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ فَوْقَهُمْ مِنْ

باب کے شروع میں مذکور روایتوں میں جن قرابت داروں کا ذکر ہے وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ہی کو دیا بنو امیہ کو کچھ بھی نہ دیا (چنانچہ) میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ان بنو ہاشم کو تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے فضیلت دی ہے لیکن ہمارا اور بنو مطلب کا کیا معاملہ ہے وہ اور ہم نسب میں برابر ہیں آپ نے فرمایا وہ (بنو مطلب) جاہلیت اور اسلام دونوں دقتوں میں مجھ سے جدا نہیں ہوتے۔

یہ علماء فرماتے ہیں جب ہم نے دیکھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کو عطیہ دینے کے حکم کے مطابق بنو ہاشم اور بنو مطلب دونوں کو دیا اور ان سے اوپر والوں کو محروم کیا انہیں کچھ بھی نہ دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اوپر والے قرابت داروں میں سے نہیں ہیں ہمارے نزدیک یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے بنو امیہ اور بنو نوفل دونوں کو محروم کیا اور انہیں کچھ نہ دیا کیونکہ وہ قرابت دار نہ تھے تو وہ کیسے قرابت دار نہ ہوں گے جب کہ ان کا مقام وہی ہے جو بنو مطلب کا ہے تو جب غنیمت عطا نہ کرنے کے باوجود بنو امیہ اور بنو نوفل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے نہیں نکلے تو ان سے اوپر کے جتنے بھی بطونِ قریش ہیں، عدم عطا کی وجہ سے آپ کی قرابت داری سے خارج نہیں ہوں گے

سَائِرِ بُطُونِ قُرَيْشٍ لَا يَخْرُجُونَ مِنْ قَرَابَتِهِ بِتَرْكِهِ إِعْطَاءَهُمْ وَقَدْ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ لَيْسَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَلَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلٰكِنَّهُ مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ يَلْقَاهُ إِلٰى أَبٍ هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْأَبِ مِنَ الَّذِي يَلْقَاهُ عَنْهُ بَنُو أُمَيَّةَ وَبَنُو نَوْفَلٍ وَهُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

١١٣٩ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ

١١٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَوْمَ خَيْبَرَ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى.

١١٤١ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الزُّبَيْرُ يُضْرَبُ لَهُ فِي الْغَنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمَانِ لِذِي الْقُرْبٰى فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالزُّبَيْرُ لَيْسَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کے حصہ سے ان لوگوں کو بھی عطا کیا جو نہ تو بنو ہاشم تھے اور نہ ہی بنو مطلب، بلکہ وہ قریش کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو آپ سے اس پشت میں ملتے تھے جو بنو امیہ اور بنو نوفل کے آباء سے دور کی پشت ہے اور وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ ہیں۔

حضرت یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے چار حصے مقرر فرمائے ایک حصہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دوسرا حصہ قرابت داری کا جو ان کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب کے لیے اور دو حصہ گھوڑے کے لیے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ نے خیبر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے عطا فرمائے عام مسلمانوں کے حصے کے ساتھ ایک حصہ ان کو دو حصے گھوڑے کے لیے اور ایک حصہ قرابت داری کا (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو)

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے مال غنیمت میں چار حصے مقرر کیے گئے دو حصے آپ کے گھوڑے کے لیے ایک حصہ قرابتدار (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کیلئے) تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ قرابت کی وجہ سے قرابت داروں کے حصے سے عطا فرمایا حالانکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نہ تو بنو ہاشم سے تھے اور نہ ہی بنو مطلب سے،

وَلَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَدْ جَعَلَهُ فِيمَا أَعْطَاهَا مِنْ ذَٰلِكَ كَبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ دَلَّ ذَٰلِكَ أَنَّ ذَوِي الْقُرْبَىٰ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ الزُّبَيْرَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنَّ أُمَّهُ مِنْهُمْ وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَبِهَذَا أَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ فَقَامَ عِنْدَهُ بِمَوْضِعِهِ مِنْهُ بِأُمِّهِ مَقَامَ غَيْرِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

قِيلَ لَهُ لَوْ كَانَ مَا وَصَفْتَ كَمَا ذَكَرْتَ إِذًا لَأَعْطَى مَنْ سِوَاهُ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ أُمَّهَاتُهُمْ هَاشِمِيَّاتٌ مِمَّنْ هُوَ أَمَسُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَسَبِ أُمِّهِ رَحِمًا مِنَ الزُّبَيْرِ مِنْهُمْ أُمَامَةُ ابْنَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ إِذْ حَرَمَ بَنِي أُمَيَّةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَلَمْ يُعْطِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّهَا الْهَاشِمِيَّةِ وَهِيَ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا وَحَرَمَ أَيْضًا جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُومِيَّ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا وَأُمُّهُ أُمُّ هَانِئٍ ابْنَةُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَلَمْ يُعْطِهِ بِأُمِّهِ شَيْئًا إِذْ كَانَتْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

فَدَلَّ ذَٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي أَعْطَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان کو عطا فرما کر آپ نے بنو ہاشم بنو مطلب اور ان کے علاوہ دیگر قرابتداروں کی
بنا دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قرابتداروں سے بنو ہاشم بنو مطلب اور ان کے
علاوہ آپکے دیگر رشتہ دار مراد ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگرچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بنو ہا
سے نہ تھے لیکن ان کی والدہ تو ان (بنو ہاشم) سے تھیں اور وہ
صفیہ بنت عبد المطلب ہیں اسی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و
نے انہیں عطا فرمایا جو کچھ عطا کیا، تو وہ اپنی والدہ کی وجہ سے بنو ہا
کے دیگر افراد کی طرح ہو گئے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا اگر اس کی وجہ وہ ہوتی
تم نے ذکر کی ہے تو آپ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ان د
غیر ہاشمیوں کو بھی عطا فرماتے جن کی مائیں بنو ہاشم سے تھیں حالا
آپ کے سامنے ایسے لوگ بھی تھے جو بنو ہاشم سے نہیں تھے لیکن
ان کی مائیں ہاشمی تھیں اور وہ ماں کے لحاظ سے آپ کے سا
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت زیادہ قرب رکھتے تھے۔ ان میں
سے حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت
امامہ رضی اللہ عنہا ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں محروم رکھا اور قرابت داروں کے حصے میں سے
انہیں کچھ بھی نہیں دیا کیونکہ یہ مال بنو امیہ پر حرام تھا او
وہ بنو امیہ سے تعلق رکھتی تھیں آپ نے ان کی ہاشمی والدہ
یعنی حضرت زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا
کی وجہ سے کچھ نہ دیا اسی طرح حضرت جعدہ بن ہبیرہ مخزومی
کو محروم کیا اور انہیں کچھ نہ دیا حالانکہ ان کی والدہ
حضرت ام ہانی بنت ابی طالب بن عبد المطلب ہاشمیہ
تھیں تو ان کی والدہ کے ہاشمیہ ہونے کے باوجود
انہیں کچھ نہ دیا۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے حضرت زبیر بن
عوام رضی اللہ عنہ کو قرابت داروں کے حصے سے جو کچھ دیا وہ مال

الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ مَا أَعْطَاهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى لَيْسَ لِقَرَابَتِهِ لِأُمِّهِ وَلَكِنَّهُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذَلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذَوِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ وَمَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ هُوَ لَهُ قَرَابَةٌ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ وَمِنْ غَيْرِ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ فِي غَيْرِ هَذِهِ الْآيَةِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَلَمْ يَقْصُدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّذَارَةِ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً بَلْ قَدْ أَنْذَرَ مِنْ قَوْمِهِ مِمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ رَحِمًا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَمِنْ بَنِي نَوْفَلٍ۔

کی وجہ سے (حاصل ہونے والی) قرابت کی بنیاد پر نہیں تھا بلکہ کسی اور وجہ سے تھا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو اگرچہ بنو ہاشم یا بنو مطلب سے تعلق نہیں رکھتے لیکن انہیں آپ کے ساتھ قرابت ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ ارشاد فرمایا "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں"۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈرانے کے ساتھ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کا قصد نہیں فرمایا بلکہ آپ نے اپنی قوم کے ان لوگوں کو بھی ڈرایا جو آپ سے دور کا رشتہ رکھتے تھے اور ان کا بنو امیہ اور بنو نوفل سے تعلق تھا۔

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اجْمَعْ لِي بَنِي هَاشِمٍ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا أَوْ أَرْبَعُونَ إِلَّا رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

حضرت عبادہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آیت کریمہ "اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! بنو ہاشم کو میرے پاس جمع کرو اور وہ چالیس یا انتالیس مرد تھے پھر مکمل حدیث ذکر کی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَصَدَ بِالنِّذَارَةِ إِلَى بَنِي هَاشِمٍ خَاصَّةً۔۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے صرف بنو ہاشم کو ڈرانے کا قصد فرمایا۔

۱۱۴۳ - فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اجْمَعْ لِي بَنِي الْمُطَّلِبِ۔

حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا بنو مطلب کو میرے پاس بلاؤ۔

۱۱۴۴ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيْ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَزُهَيْرِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَضْفَةٍ مِّنْ جَبَلٍ فَعَلَا اَعْلَاهَا ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اِنِّيْ نَذِيْرٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِدْخَالُهٗ بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْهُمْ مِنْ قَرَابَتِهٖ۔

حضرت قبیصہ بن مخارق اور حضرت زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب آیت کریمہ اور اپنے قرابت داروں کو ڈرائیں" نازل ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کے گرم پتھریلے حصے پر تشریف لے گئے پھر اس کے اوپر چڑھ گئے اس کے بعد فرمایا اے بنو مناف! میں ڈرانے والا ہوں اس حدیث کے مطابق آپ نے بنو عبد مناف ان لوگوں میں شامل کیا جنہیں آپ کے ساتھ ان کی نسبت زیادہ قرب حاصل تھا۔

۱۱۴۵ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوالْاَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا ثَنَا صَمَّامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ يَا بَنِيْ قُصَيٍّ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنَا النَّذِيْرُ وَالْمَوْتُ الْمُغِيْرُ وَالسَّاعَةُ الْمَوْعِدُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ دَعَا بَنِيْ قُصَيٍّ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اے بنو ہاشم! اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں موت لُوٹنے والی ہے اور قیامت کا وعدہ ہے اس حدیث میں ہے کہ آپ نے زیادہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ قصی کی اولاد کو بھی بلایا۔

۱۱۴۶ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُوَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ اور قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں نازل ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے آواز دی اے کعب بن لوئی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ (جہنم) سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے عبد المطلب کی اولاد، اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بے شک میں

أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي
نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ
شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا
فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَنْذَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ
لُؤَيٍّ مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ وَفِي
الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُ جَعَلَهُمْ جَمِيعًا ذَوِي
أَرْحَامٍ.

١١٤٧ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا
عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ
صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي عَدِيٍّ
يَا بَنِي فُلَانٍ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا
فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ
أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ وَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ
وَقُرَيْشٌ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ
أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ
تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ
مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ
لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَفِي هٰذَا
الْحَدِيثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُونَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا۔

١١٤٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى
قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ خَالِدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے اس
کے کہ قرابت داری ہے اسے تر رکھوں گا (صلہ
رحمی کروں گا) تو اس حدیث میں ہے کہ آپ
نے بنو کعب بن لوئی کو ان لوگوں کے ساتھ
رکھا جو ان کی نسبت آپ کے زیادہ قریب
تھے تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان
سب کو ذوی الارحام بنایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل
ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا (پہاڑی) پر تشریف
لے گئے اور پکارنے لگے اے بنو عدی! اے بنو فلاں! قریش
کے تمام قبائل کو پکارا یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے حتیٰ کہ جو
شخص نہیں آسکتا تھا اس نے اپنا قاصد بھیجا تاکہ
وہ جائزہ لے ابولہب بھی آیا اور تمام قریش آئے
پس وہ اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا بتاؤ اگر
میں تمہیں خبر دوں کہ اس وادی میں ایک لشکر
ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے
تو کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے
عرض کیا "جی ہاں" ہم نے آپ کو ہمیشہ
سچا پایا آپ نے فرمایا تو پھر میں تمہیں آنے
والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں تو
اس حدیث میں ہے آپ نے قریش کے تمام
قبائل کو بلایا۔

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت
کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے
قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کا سودا کر دیں اللہ
تعالیٰ کے عذاب سے تمہیں نہیں بچاؤں گا اے عبد مناف کی اولاد

اَنْزَلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اپنے نفسوں کا اللہ تعالیٰ سے سودا کر دیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کو دور نہیں کروں گا، اے عباس بن عبد المطلب! میں تمہیں خدا کے عذاب سے نہیں بچاؤں گا، اے رسول اللہ کی پھوپھی حضرت صفیہ میں تم سے عذاب خداوندی کو دور نہیں کروں اے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سلسلے میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔[1]

۱۱۴۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ وَّاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ يَا صَفِيَّةُ يَا فَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْاَقْرَبِيْنَ اَنْذَرَ قُرَيْشًا بَعِيْدَهَا وَقَرِيْبَهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ جَمِيْعًا ذَوُوْا قَرَابَتِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَقَصَدَ بِاِنْذَارِهِ اِلٰى ذَوِيْ قَرَابَتِهِ مِنْهُمْ وَتَرَكَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ بِذِيْ قَرَابَةٍ لَهُ فَلَمْ يُنْذِرْهُ كَمَا لَمْ يُنْذِرْ مَنْ يَجْمَعُهُ وَاِيَّاهُ اَبٌ غَيْرُ قُرَيْشٍ۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے ابن سعید اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے صفیہ! اے فاطمہ! تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قبیلے کو ڈرانے کا حکم دیا تو آپ نے قریش کے قریب و بعید تمام لوگوں کو ڈرایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ سب آپ کے قرابت دار ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ان میں سے صرف قرابت داروں کو ڈرانے کا قصد فرماتے اور جو آپ کے قرابت دار نہ تھے ان کو چھوڑ دیتے اور نہ ڈراتے جیسا کہ آپ نے ان لوگوں کو نہیں ڈرایا جن کا آپ سے تعلق تھا لیکن ان کے باپ غیر قریشی تھے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّهُ اِنَّمَا جَمَعَ قُرَيْشًا كُلَّهَا فَاَنْذَرَهَا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَهُ اَنْ يُّنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْاَقْرَبِيْنَ وَلَا عَشِيْرَةَ لَهُ اَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ فَلِذٰلِكَ دَعَا قُرَيْشًا كُلَّهَا اِذْ كَانَتْ بِاَجْمَعِهَا عَشِيْرَتَهُ الَّتِيْ هِيَ اَقْرَبُ الْعَشَائِرِ اِلَيْهِ

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ نے تمام قریش کو جمع کیا اور انہیں ڈرایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں اور قریش سے زیادہ قریبی رشتہ دار کوئی نہیں تھا اس لیے آپ نے قریش کو بلایا کیونکہ وہ تمام آپ کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو دیگر قبائل کی نسبت آپ کے زیادہ قریب تھا۔

[1] اس کا یہ مطلب نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کسی کے کام نہیں آسکیں گے بلکہ محض تنبیہ ہے اور امت کو بتانا ہے کہ جب آپ کے خاندان والوں کے لیے عمل ضروری ہے تو دوسرے اس سے کیسے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔

قیل له: لو كان كما ذكرت إذا لكان
بقوله: وأنذر عشيرتك القربى، ولكنه عز
وجل لم يقل له كذلك، وقال له: وأنذر
عشيرتك الأقربين، فأعلمه أن كل أهل
هذه العشيرة من أقربيه، فبطل بما ذكرنا
قول من جعل ذا قربى رسول الله صلى الله
عليه وسلم بني هاشم وبني المطلب
خاصة، وفيما ذكرنا من هذه الحجج
التي احتججنا بها ما يغنينا عن الاحتجاج
لقول من قال إن ذوي قربى رسول الله
صلى الله عليه وسلم هم قريش
كلها۔

تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا اگر یہ بات اسی طرح ہوتی
جس طرح تم کہہ رہے ہو تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتا "وانذر عشیرتک القربی" (یعنی مفرد کا صیغہ ہوتا) لیکن اللہ
تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا اور "وانذر عشیرتک الاقربین" فرمایا
اور آپ کو بتایا کہ اس قبیلے کے تمام لوگ آپ کے زیادہ قریبی
ہیں تو اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو صرف بنو ہاشم
اور بنو مطلب کو آپ کے قرابت دار قرار دیتے ہیں اور
یہ دلیل جو ہم نے ذکر کی اور ہم نے اس سے
استدلال کیا اس کی وجہ سے ان لوگوں کی دلیل
لانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی جو کہتے
ہیں کہ تمام قریش آپ کے قرابت دار ہیں۔

۱۱۵۰ - وقد روي عن عبد الله بن عباس
رضي الله عنهما في تأويل قول الله عز
وجل: قل لا أسألكم عليه أجرا إلا
المودة في القربى ما يدل على هذا المعنى
أيضا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد
گرامی "قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی" (آپ فرما دیجئے
میں تم سے اس (تبلیغ دین) پر قرابت کی محبت کے علاوہ کوئی
اجر نہیں مانگتا) کی تفسیر کے سلسلے میں ایسی بات مروی ہے
جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے

۱۱۵۱ - حدثنا عبد الله بن محمد بن سعيد بن
أبي مريم قال ثنا الفريابي قال ثنا سفيان
عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن ابن
عباس رضي الله تعالى عنهما في قوله
عز وجل: قل لا أسألكم عليه أجرا إلا
المودة في القربى، قال: أن تصلوا قرابتي
ولا تكذبوني، فهذا على الخطاب لقريش
كلها، فدل ذلك على أن قريشا كلها
ذوو قرابته، وقد روي في ذلك أيضا
عن عكرمة ما يدل على هذا المعنى أيضا۔

حضرت شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
ارشاد خداوندی "قل لا اسئلکم الآیۃ" کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ
میرے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرو اور مجھے نہ جھٹلاؤ، اور
یہ مفہوم تمام قریش کو خطاب کی صورت میں ہے
تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام قریش
آپ کے قرابت دار ہیں حضرت عکرمہ رضی
اللہ عنہ سے بھی اس قسم کا مفہوم مروی ہے
جو اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱۵۲ - حدثنا ابن أبي مريم قال ثنا
الفريابي قال ثنا يحيى بن أيوب البجلي

حضرت یحییٰ بن ایوب بجلی رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

قَالَ سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى قَالَ كَانَتْ قَرَابَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُطُونِ قُرَيْشٍ كُلِّهَا فَكَانُوا أَشَدَّ النَّاسِ لَهُ أَذًى فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِمْ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى۔

۱۱۵۳- **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ عِكْرِمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى قَالَ أَسَبَئِيٌّ أَنْتَ قَالَ لَسْتُ بِسَبَئِيٍّ وَلٰكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَعْلَمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَيٌّ مِّنْ أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَقَ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَتْ قُرَيْشٌ يَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ مِّنْ قَبْلِهِ فَلَمَّا عَدَا إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَطَعُوهُ وَمَنَعُوهُ وَحَرَمُوهُ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى أَنْ تَصِلُونِي كَمَا كُنْتُمْ تَصِلُونَ بِهِ قَرَابَتَكُمْ قَبْلِي۔

۱۱۵۴- **وَقَدْ رُوِيَ** عَنْ مُجَاهِدٍ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى۔

۱۱۵۵- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ

تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی آپ فرما دیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر اجر نہیں مانگتا صرف اپنی قرابت داری کے سبب صلہ رحمی چاہتا ہوں۔

حضرت حبیب بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ ارشاد خداوندی "قل لا اسئلکم الایۃ" کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا کیا تو سبائی ہے[1] اس نے کہا میں سبائی نہیں ہوں لیکن میں جاننا چاہتا، آپ نے فرمایا اگر تو جاننا چاہتا ہے تو (جان لے کہ) قریش کے ہر قبیلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رگ (اصل) تھی اس سے پہلے قریش اپنوں اور دوسروں سب سے صلہ رحمی کرتے تھے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا تو انہوں نے آپ سے قطع تعلق کیا، آپ کو روکا اور محروم کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ فرما دیجئے میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا صرف قرابت کی صلہ رحمی چاہتا ہوں مجھ سے اسی طرح صلہ رحمی کرو جس طرح تم مجھ سے پہلے اپنے قرابتداروں سے کرتے تھے۔

اسی معنیٰ پر دلالت کرنے والی تفسیر حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن ابی نجیح، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "قل لا اسئلکم الایۃ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں (کہ آپ نے ارشاد فرمایا) میری اتباع

---

[1] سبائی۔ شیعہ کا ایک فرقہ ہے جو صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدا کہتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک

عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ وَتُصَدِّقُوْنِيْ وَتَصِلُوْا رَحِمِيْ فَفِيْ مَا رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ عِكْرِمَةَ وَعَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا ذَوُوْا قَرَابَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ تَاْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَجْهٌ يُخَالِفُ هٰذَا الْوَجْهَ۔

کرو، میری تصدیق کرو اور مجھ سے صلہ رحمی کرو۔ تو جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عکرمہ اور حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہم) سے اس آیت کی تفسیر کے سلسلے میں ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام قریش سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتدار ہیں، اور یہ مفہوم، آیت کریمہ "وانذر عشیرتك الاقربین" کی مذکورہ تفسیر کے موافق ہے البتہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس کے خلاف تفسیر مروی ہے۔

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ قَوْلِهٖ قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ التَّقَرُّبُ اِلَى اللّٰهِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ فَاَمَّا مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ قُرَيْشًا مِّنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى اَيْضًا مَّنْ مَّسَّهٗ بِرَحِمٍ مِّنْ قِبَلِ اُمَّهَاتِهٖ اِلٰى اَقْصٰى كُلِّ اَبٍ لِكُلِّ اُمٍّ مِّنْ اُمَّهَاتِهٖ مِنَ الْعَشِيْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْهَا فَاِنَّهُ احْتَجَّ لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بِالنَّظْرِ وَقَالَ رَاَيْتُ الرَّجُلَ بِنِسْبَتِهٖ مِنْ اَبِيْهِ وَمِنْ اُمِّهٖ مُخْتَلِفًا وَلَمْ يَمْنَعْهُ اخْتِلَافُ نَسَبِهٖ مِنْهُمَا اَنْ كَانَ ابْنًا لَهُمَا ثُمَّ رَاَيْنَاهُ يَكُوْنُ لَهٗ قَرَابَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهٖ مِنْ اَبِيْهِ قَرَابَةً لِذِيْ قَرَابَةِ اَبِيْهِ وَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهٖ مِنْ اُمِّهٖ قَرَابَةً لِذِيْ قُرْبٰى اُمِّهِ الْاُخْرٰى

حضرت منصور بن زاذان، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ارشاد خداوندی "قل لا اسئلکم الایہ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے اعمال صالح کے ساتھ قرب خداوندی حاصل کرنا مراد ہے اور جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ قریش سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں نیز وہ لوگ بھی قرابتداروں میں سے ہیں جو آپ کی ماؤں کی طرف سے آپ سے صلہ رحمی رکھتے ہیں یہ سلسلہ آپ کی ماؤں کے قبیلے کی طرف سے ان کے جداعلیٰ تک پہنچتا ہے اس شخص نے اپنے مذہب پر قیاس سے بھی دلیل لی ہے اس نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کو اپنے باپ اور ماں کی طرف سے مختلف نسبت حاصل ہوتی ہے تو اگر وہ ان دونوں کا بیٹا ہے تو یہ نسبت اس کو ان سے ہونے سے منع نہیں کرتی پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ قرابت حاصل ہوتی ہے پھر وہ باپ کی قرابت کے سبب اس کے قرابتداروں میں سے ہوگا اور ماں کی طرف سے قرابت کے سبب اس کے قرابت داروں سے ہوگا کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ باپ کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی ہوتا ہے اور ماں کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی اسی طرح اس کے باپ کی طرف سے بھائی اور ماں کی طرف سے بھائی اس کے وارث بنتے ہیں اگرچہ ان فریقوں

أَنَّهُ يَرِثُ إِخْوَتَهُ لِأَبِيهِ وَإِخْوَتَهُ لِأُمِّهِ وَتَرِثُهُ إِخْوَتُهُ لِأَبِيهِ وَإِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ وَإِنْ كَانَ مِيرَاثُ فَرِيقٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مُخَالِفًا لِمِيرَاثِ الْفَرِيقِ الْآخَرِ وَلَيْسَ اخْتِلَافُ ذٰلِكَ بِمَانِعٍ مِنْهُ الْقَرَابَةَ فَلَمَّا كَانَ ذَوُو قُرْبَى أُمِّهِ قَدْ صَارُوا لَهُ قَرَابَةً كَمَا أَنَّ ذَوِي قُرْبَى أَبِيهِ قَدْ صَارُوا لَهُ قَرَابَةً كَانَ مَا يَسْتَحِقُّهُ ذَوُو قُرْبَى أَبِيهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ يَسْتَحِقُّ ذَوُو قُرْبَى أُمِّهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ مِثْلَهُ۔

کی میراث ایک دوسرے کے خلاف ہے لیکن یہ اختلاف قرابت سے منع نہیں کرتا تو جب ماں کے قرابت دار اس کے بھی قرابت دار ہوئے جیسے باپ کے قرابت دار اس کے قریبی ہوتے ہیں تو جس چیز کے حق دار اس کے قرابت دار ہوں گے اس کی ماں کے قرابت دار بھی قرابت کی وجہ اسی طرح کے مستحق ہوں گے۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِثْلِ هٰذَا فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِذِي قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ فَقَالُوا فِي ذٰلِكَ أَقْوَالًا سَنُبَيِّنُهَا وَنُبَيِّنُ مَذْهَبَ صَاحِبِ كُلِّ قَوْلٍ مِنْهَا الَّذِي أَدَّاهُ إِلَى قَوْلِهِ الَّذِي قَالَهُ مِنْهَا فِي كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ كُلُّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ بِمَا أَوْصَى لَهُمْ بِهِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَمِنْ قِبَلِ أُمِّهِ غَيْرَ أَنَّهُ يَبْدَأُ فِي ذٰلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ عَلَى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَمٌّ وَخَالٌ فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ كَقَرَابَةِ خَالِهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ فَيُبْدَأُ فِي ذٰلِكَ عَمُّهُ عَلَى خَالِهِ فَيُجْعَلُ الْوَصِيَّةُ لَهُ وَكَانَ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ يَقُولُ الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ دُونَ مَنْ كَانَ

اہل علم نے اس قسم کے مسئلے میں بحث کی ہے کہ ایک شخص کسی کے قرابت دار کے لیے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے تو اس سلسلے میں کئی اقوال ہیں جنہیں عنقریب ہم اپنی اسی کتاب میں بیان کریں گے اور ہر قول والے کے مذہب پر اس کی دلیل بھی ذکر کریں گے جس کی وجہ سے اس نے یہ مذہب اختیار کیا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے یہ مال اس فلاں (جس کے قرابت داروں کے لیے وصیت کی گئی) کے ان ذو رحم محرموں کو ملے گا جنہیں اس کے باپ اور ماں کی طرف سے رشتہ داری حاصل ہے البتہ جن پر باپ کی طرف سے قرابت حاصل ہے انہیں ان لوگوں پر مقدم رکھا جائے گا جو ماں کی طرف سے اس کے رشتہ دار ہیں۔ اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ مثلاً اس کا چچا اور ماموں ہے تو باپ کی طرف سے چچا کی قرابت اسی طرح ہے جیسے ماں کی طرف سے ماموں کی قرابت ہے لہٰذا یہاں چچا کو ماموں پر مقدم کرتے ہوئے وصیت کو اس کے حق میں کیا جائے گا۔ حضرت زفر بن ہذیل فرماتے تھے کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے لیے ہو گی جو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے قریبی رشتہ دار ہے دور والے رشتہ دار مراد نہیں ہیں اسی میں مُوصیٰ لہٗ

اَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ وَ سَوَآءٌ فِيْ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ لِلْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهٖ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ وَ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهٗ وَ فُلَانًا اَبٌ وَّاحِدٌ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ قِبَلِ اُمِّهٖ وَ سَوَّيَا فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ مَحْرَمَةً مِنْهُمْ وَ بَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُمْ غَيْرَ مَحْرَمَةٍ وَّلَمْ يُفَضِّلَا فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ عَلٰى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ۔

کے ذو رحم محرم اور ان کے علاوہ رشتہ دار دونوں برابر ہیں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ موصیٰ لہ اور ان کا جدا علیٰ ایک ہو جب سے ہجرت ہوئی خواہ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے نیز اس میں دُور کے رشتہ دار اور قریب کے ، ذو رحم محرم اور غیر ذی رحم محرم برابر ہیں ان دونوں ائمہ نے باپ کی طرف سے رشتہ دار کو ماں کی طرف سے رشتہ دار پر فضیلت نہیں دی۔

وَكَانَ اٰخَرُوْنَ يَذْهَبُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنَّ الْوَصِيَّةَ بِمَا وَصَفْنَا لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهٗ وَالْمُوْصٰى لِقَرَابَتِهٖ اَلْاُبُوَّةُ الثَّالِثُ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ اٰخَرُوْنَ يَذْهَبُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنَّ الْوَصِيَّةَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهٗ وَ فُلَانًا الْمُوْصٰى لِقَرَابَتِهٖ اَلْاُبُوَّةُ الرَّابِعُ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ۔

وَكَانَ اٰخَرُوْنَ يَذْهَبُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنَّ الْوَصِيَّةَ فِيْمَا ذَكَرْنَا لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهٗ وَفُلَانًا الْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهٖ اَبٌ وَّاحِدٌ فِي الْاِسْلَامِ اَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِاٰبَائِهٖ اَوْ بِاُمَّهَاتِهٖ اِلَيْهِ اِمَّا عَنْ اَبٍ وَّ اِمَّا عَنْ اُمٍّ اِلٰى اَنْ يَّلْقَاهُ يُثْبِتُ بِهِ الْمَوَارِيْثُ وَ يَقُوْمُ بِهِ الشَّهَادَاتُ فَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ فَفَاسِدٌ عِنْدَنَا

دوسرے حضرات اس سلسلے میں اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جس وصیت کا ذکر ہم نے کیا یہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو وصیت کئے گئے شخص کے ساتھ تیسرے باپ اور اس سے نیچے رشتہ میں شریک ہو کچھ دوسرے حضرات اس سلسلے میں اس بات کی طرف گئے ہیں کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اس (موصیٰ لہٗ) کے ساتھ چوتھے باپ (پر دادا) اور اس سے نیچے کی قرابت میں شریک ہو۔ کچھ اور حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جس وصیت کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں وہ سب لوگ شریک ہیں جو اس (موصیٰ لہٗ) کے ساتھ اسلام یا جاہلیت میں ایک باپ کی قرابت میں ہوں اور وہ اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہو یا باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے، یہاں تک کہ وہ اس سے مل جائے، اس رشتہ داری کے ساتھ وراثت ثابت ہوگی اور اس کے ساتھ شہادتیں قائم ہوں گی لیکن جس بات کی طرف حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ گئے ہیں اور ہم نے اسے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں

لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَاَكْثَرُهُمْ غَيْرُ ذَوِيْ اَرْحَامٍ مَحْرَمَةٍ۔

١١٥٧- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ اَبَا طَلْحَةَ اَنْ يَجْعَلَ شَيْئًا مِنْ مَالِهٖ قَدْ جَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلَهٗ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِهٖ فَجَعَلَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَلِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَاَمَّا حَسَّانُ فَيَلْقَاهُ عِنْدَ اَبِيْهِ الثَّالِثِ وَاَمَّا اُبَيٌّ فَيَلْقَاهُ عِنْدَ اَبِيْهِ السَّابِعِ وَلَيْسَا بِذَوِيْ اَرْحَامٍ مِنْهُ مَحْرَمَةٍ۔

١١٥٨- وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ وَكَانَتْ دَارُ ابْنِ جَعْفَرٍ وَالدَّارُ الَّتِيْ تَلِيْهَا قَصْرُ حُدَيْلَةَ حَوَائِطَ قَالَ وَكَانَ قَصْرُ حُدَيْلَةَ حَائِطًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فِيْهَا بِيْرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا فَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا وَيَاْكُلُ ثَمَرَهَا فَجَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ

کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم کر کے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا حالانکہ ان میں سے اکثر ذو رحم محرم نہیں تھے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اس مال میں سے جسے وہ آپ کے پاس لائے ہیں کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کر دیں۔ اور ان کو حکم دیا کہ وہ (وہ مال) اپنے قرابتداروں کو دیں تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کے لیے قرار دیا حالانکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے ان کا رشتہ تیسرے باپ (پر دادا) سے شروع ہوتا ہے جب کہ حضرت ابی بن کعب کے ساتھ ان کا رشتہ ساتویں باپ پر جا کر ملتا ہے اور وہ ان کے ذو رحم محرم نہ تھے۔

اس سلسلے میں روایات آئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "تم ہرگز نیکی نہیں پا سکو گے یہاں تک کہ اپنا پسندیدہ مال خرچ کرو" تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے حضرت ابن جعفر کا گھر اور جس گھر کے ساتھ قصر حدیلہ ملے ہوئے تھے وہ باغ تھے راوی فرماتے ہیں قصر حدیلہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا باغ تھا اس میں ایک کنواں تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے اس کا پانی نوش فرماتے اور اس کا پھل تناول فرماتے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے حتی کہ اپنا پسندیدہ مال خرچ کرو" تو میرا سب سے پیارا مال یہ کنواں ہے یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے میں اس کی نیکی (ثواب)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ فَاِنَّ
اَحَبَّ اَمْوَالِىْ اِلَىَّ هٰذِهِ الْبِيْرُ فَهِىَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ
اَرْجُوْا بِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ اِجْعَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ
اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَخٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ
قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ
فِى الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى
ذَوِىْ رَحِمِهٖ فَكَانَ مِنْهُمْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَّ
حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَبَاعَ حَسَّانٌ نَصِيْبَهٗ
مِنْ مُعَاوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ حَسَّانًا يَبِيْعُ صَدَقَةَ
اَبِىْ طَلْحَةَ فَقَالَ لَا اَبِيْعُ صَاعًا بِصَاعٍ مِّنْ
دَرَاهِمَ۔

۱۱۵۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ ثَنَا
حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
قَالَ اَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
حَائِطِى الَّذِىْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا لَوِ اسْتَطَعْتُ
اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ قَالَ اِجْعَلْهُ فِىْ
فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ وَفُقَرَاءِ اَهْلِكَ۔

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ
ثَنَا اَبِىْ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ اَنَسٌ كَانَتْ
لِاَبِىْ طَلْحَةَ اَرْضٌ فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِجْعَلْهَا فِىْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا
لِحَسَّانٍ وَاُبَىٍّ قَالَ اَبِىْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ

اور ذخیرہ کی امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ! آپ جہاں مناسب
سمجھیں اس کو خرچ فرمائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا واہ واہ ابوطلحہ! یہ نفع بخش مال ہے ہم نے تم سے
قبول کیا اور واپس تمہاری طرف لوٹا دیا لہٰذا اسے اپنے
قرابت داروں پر خرچ کرو راوی فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ
رضی اللہ عنہ نے (وہ مال) اپنے ذی رحم حضرات پر صدقہ
کر دیا ان میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہما بھی تھے راوی فرماتے ہیں حضرت حسان رضی
اللہ عنہ نے اپنا حصہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر بیچ دیا
ان (حضرت معاویہ) سے کہا گیا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ
حضرت ابوطلحہ کے صدقہ کو بیچتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کیا میں ایک
صاع (کھجور) کو ایک صاع درہم کے بدلے نہ بیچوں۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "اور تم
ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے حتی کہ اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو" نازل
ہوئی یا انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "کون ہے
جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے" تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ
عنہ حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا
باغ جو فلاں فلاں جگہ پر ہے اگر میں اسے چھپا سکتا
تو اعلان نہ کرتا آپ نے فرمایا اسے اپنے محتاج قرابت
داروں اور غریب گھر والوں کو دو۔

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت انس
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے
پاس زمین تھی انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کے لیے قرار دیا پھر وہ
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ
نے فرمایا اسے اپنے محتاج رشتہ داروں کو دو، تو انہوں نے وہ
حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دے دیا حضرت
محمد بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں میرے والد نے حضرت

اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ کَانَا اَقْرَبَ اِلَیْہِ مِنِّیْ۔

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَکَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ حَائِطًا حُدَیْلَۃَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَدْخُلُھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَمْوَالِ اِلَیَّ الْحَائِطُ فَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ اَرْجُوْ بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِیْہِ وَاَنَا اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَھَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَھٰذَا اَبُوْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدْ جَعَلَھَا فِیْ اُبَیٍّ وَّحَسَّانٍ وَاِنَّمَا یَلْتَقِیْ ھُوَ وَاُبَیٌّ عِنْدَ اَبِیْہِ السَّابِعِ لِاَنَّ اَبَا

ثمامہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ ق...
ہیں یہ دونوں حضرات (حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب) انکے مجھ سے زیادہ قریبی...

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ...
انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت طلحہ
رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اعتبار سے مدینہ طیبہ کے انصار میں سب
سے زیادہ مالدار تھے اور ان کا محبوب ترین مال حدیلہ کا باغ
اور وہ مسجد کے سامنے تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ...
تشریف لے جاتے اور وہاں سے عمدہ پانی نوش فرماتے...
انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "اور تم ہرگز نیکی
نہیں پاسکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیز خرچ نہ کرو" نازل ہوئی
تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ
تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے "لن تنالوا البر الآیۃ" اور میرا سب
سے پسندیدہ مال باغ ہے تو وہ صدقہ ہے میں اللہ تعالیٰ سے اس
کی نیکی (ثواب) اور ذخیرہ کی امید کرتا ہوں یا رسول اللہ!
آپ جہاں چاہیں اسے استعمال کریں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا واہ یہ تو نفع بخش مال ہے واہ یہ تو
نفع بخش مال ہے اس کے بارے میں جو کچھ تو نے
کہا وہ میں نے سن لیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ
تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دو حضرت
ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ!
میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ حضرت ابوطلحہ
رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قریبی رشتہ
داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر
دیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں
یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے وہ باغ حضرت ابی بن کعب
اور حضرت حسان رضی اللہ عنہما میں تقسیم کردیا حالانکہ وہ اور

طَلْحَةَ اِسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ ابْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَكِلَاهُمَا لَيْسَ بِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِّنْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى فَسَادِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَرَابَةَ لَيْسَتْ اِلَّا مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ رَحِمًا مَحْرَمَةً وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ مِمَّا قَدْ حَكَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ فَفَاسِدٌ اَيْضًا لِاَنَّا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ مَا اَعْطَاهُمْ مِّنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَدْ سَوّٰى بَيْنَ مَنْ قَرُبَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُ وَبَيْنَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُمْ مِنْهُ لِاَنَّهُمْ جَمِيْعًا لَهٗ ذَوُوْ قَرَابَةٍ فَلَوْ كَانَ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ يَحْجُبُ مَنْ بَعُدَ مِنْهُ اِذًا لَمَّا اَعْطَاهُ بَعِيْدًا مَعَ قَرِيْبٍ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا اَمَرَهٗ اَنْ يُّعْطِيَ ذَا قَرَابَتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لِيُخَالِفَ مَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَهٰذَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَدْ جَمَعَ فِيْ عَطِيَّتِهٖ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَاَحَدُهُمَا اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنَ الْاٰخَرِ اِنْ كَانَا مِنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لِمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِعْطَائِهٖ بَنِي الْمُطَّلِبِ مَعَ بَنِيْ هَاشِمٍ مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ فِيْ اِعْطَائِهٖ مَنْ اَمَرَهٗ بِاِعْطَائِهٖ مِنْ قَرَابَتِهٖ وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ

حضرت ابی ساتویں پشت میں جمع ہوتے ہیں کیونکہ حضرت ابوطلحہ کا اسم گرامی زید بن سہل ہے اور ان کا شجرہ نسب یوں ہے حضرت زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن مالک بن نجار، اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور وہ دونوں ان (حضرت ابوطلحہ) کے ذورحم محرم نہیں تھے تو یہ ان لوگوں کے قول کے فساد پر دلیل ہے جن کے خیال میں قرابت صرف ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو کسی کے ذورحم محرم ہوں اور جو کچھ زفر بن ہذیل نے کہا ہے اور ہم نے اسے اسی فصل میں ذکر کیا ہے وہ بھی فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنو ہاشم اور بنو مطلب کو قرابت داروں کا حصہ دیا تو جو آپ کے قریبی رشتہ دار تھے ان کو بھی عطا فرمایا اور دُور کے رشتہ والوں کو بھی عطا کیا کیونکہ وہ تمام آپ کے قرابت دار تھے پس اگر قریب کے رشتہ دار دُور والوں کے لیے رکاوٹ بنتے تو آپ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ دور والوں کو عطا نہ فرماتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کو دینے کا حکم فرمایا اور آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت نہیں کرتے تھے۔ اور یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اپنے عطیہ میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو جمع کیا حالانکہ ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت ان کے زیادہ قریب تھے اگرچہ وہ دونوں قرابت داروں میں سے تھے اور انہوں نے ایسا کرتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی جیسا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کے ساتھ ساتھ بنو مطلب کو بھی عطا کر کے قرابتداروں کو دینے میں ارشاد خداوندی کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے قرابتدار وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ چوتھی پشت سے نیچے تک جمع ہوں تو ان کا قول بھی فاسد ہے کیونکہ ان حضرات کی دلیل

قَالُوْا قَرَابَةُ الرَّجُلِ كُلُّ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ
أَبُوْهُ الرَّابِعُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِنْ
آبَائِهِ فَفَاسِدٌ أَيْضًا لِأَنَّ أَهْلَهُ الَّذِيْنَ
ذَهَبُوْا إِلَيْهِ أَيْضًا وَتَهُمْ عَلَيْهِ فِيْمَا ذَكَرُوْا
إِعْطَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى بَنِي الْمُطَّلِبِ وَهُمْ
بَنُوْ أَبِيْهِ الرَّابِعِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِيْ أَبِيْهِ الْخَامِسِ
وَلَا بَنِيْ أَحَدٍ مِّنْ آبَائِهِ الَّذِيْنَ فَوْقَ ذٰلِكَ
وَقَدْ رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَ
بَنِيْ أُمَيَّةَ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ فَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا
لَيْسَ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهِ فَكَذٰلِكَ
يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ إِذْ حَرَمَ مَنْ فَوْقَهُمْ
أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَيْسَ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ
قَرَابَتِهِ وَهٰذَا أَبُوْ طَلْحَةَ فَقَدْ أَعْطٰى مَا أَمَرَهُ
اللّٰهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعْطَائِهِ
إِيَّاهُ ذَا قَرَابَتِهِ الْفُقَرَاءَ بَعْضَ بَنِيْ أَبِيْهِ
السَّابِعِ فَلَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ أَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَالِفًا وَّلَا أَنْكَرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَهُ
مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَنَّ قَرَابَةَ
الرَّجُلِ كُلُّ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ أَبُوْهُ الثَّالِثُ
إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّهُمْ قَالُوْا لَمَّا
قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ جَمِيْعًا
وَهُمْ بَنُوْ أَبِيْهِ الثَّالِثِ فَكَانُوْا قَرَابَتَهُ
مِنْهُ وَأَعْطٰى بَنِي الْمُطَّلِبِ مَا أَعْطَاهُمْ لِأَنَّهُمْ
حُلَفَاؤُهُ وَلَوْ كَانَ أَعْطَاهُمْ لِأَنَّهُمْ قَرَابَتُهُ
لَأَعْطٰى مَنْ هُوَ فِي الْقَرَابَةِ مِثْلُهُمْ مِّنْ بَنِيْ

جو انہوں نے ذکر کی یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے قرابت داروں کا حصہ بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت
میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپ نے پانچویں پشت یا اس
سے اوپر کے شرکار کو عطا نہیں فرمایا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم
کیا اور انہیں کچھ نہیں دیا کیونکہ وہ آپ کے قرابتداروں میں سے
نہیں تھے اسی طرح اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب
آپ نے اوپر کے لوگوں کو محروم رکھا تو اس کی وجہ یہ نہ تھی
کہ وہ قرابت دار نہیں تھے حالانکہ حضرت ابو طلحہ
رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ اور سرکار دو عالم صلی
اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اپنے بعض ایسے قرابت
داروں کو عطا فرمایا جو ساتویں پشت میں آپ کے
ساتھ جمع ہوتے ہیں اس عمل میں حضرت ابو طلحہ
رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
حکم کی خلاف ورزی نہیں کی اور نہ ہی نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عمل پر اعتراض کیا اور
جو لوگ یہ مذہب رکھتے ہیں کہ کسی شخص کے قرابتدار وہ
لوگ ہیں جو اس کے ساتھ تیسری پشت سے نیچے تک
جمع ہوتے ہیں تو ان کا کہنا یہ ہے کہ جب سرکار دو
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابتداروں کا حصہ تقسیم فرمایا
تو تمام بنو ہاشم کو دیا اور وہ آپ کے ساتھ تیسری
پشت سے شریک تھے لہذا آپ کے ساتھ ان کو قرابت
حاصل تھی اور بنو مطلب کو عطا فرمایا کیونکہ وہ آپ کے
حلیف تھے اگر آپ ان کو قرابتداری کی وجہ سے عطا
فرماتے تو جو قرابت داری میں ان کی مثل تھے
یعنی بنو امیہ اور بنو نوفل تو ان کو بھی عطا
کرتے تو ہمارے نزدیک یہ قول فاسد
ہے کیونکہ اگر حضور علیہ السلام بنو مطلب
کو معاہدے کی وجہ سے عطا کرتے قرابتداری

أُمَيَّةَ وَبَنِي نَوْفَلٍ فَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ أَعْطَى بَنِي الْمُطَّلِبِ بِالْحِلْفِ لَا بِالْقَرَابَةِ لَأَعْطَى جَمِيعَ حُلَفَائِهِ فَقَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَهُ وَلَقَدْ نَاشَدَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْخُزَاعِيُّ بِذٰلِكَ الْحِلْفِ۔

کی وجہ سے نہ دیتے تو اپنے تمام حلیفوں کو عطا فرماتے بنو خزاعہ بھی آپ کے حلیف تھے عمرو بن سالم خزاعی نے آپ کے سامنے حلف کے اشعار پڑھے تھے۔

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وَادَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُو بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ فَأَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ وَظَلَّلُوا عَلَيْهِمْ وَظَهَرَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ فَقَتَلُوا فِيهِمْ فَتَقَدَّمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَدَعَاهُ إِلَى النُّصْرَةِ وَأَنْشَدَ فِي ذٰلِكَ ؎

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے صلح کی اور خزاعہ جاہلیت کے دور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے جب کہ بنو بکر قریش کے حلیف تھے تو خزاعہ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح میں داخل ہوئے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل ہوئے اس کے بعد خزاعہ اور بنو بکر کے درمیان لڑائی ہوئی تو قریش نے ہتھیاروں اور کھانے کے ساتھ بنو بکر کی مدد کی اور ان پر سایہ بھی کیا تو اس طرح بنو بکر، خزاعہ پر غالب آگئے اور انہوں نے ان کو قتل کیا چنانچہ خزاعہ کا وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور قوم نے جو کچھ کیا ہے آپ کو بتایا اور آپ سے مدد کی درخواست کی اور اس سلسلے میں یہ اشعار پڑھے۔

لَاهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا
وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا
إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا
وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدًا
وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوا لِي بِكَدَاءٍ رُصَّدًا

اے اللہ! میں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ اور ان کے جد امجد کے درمیان طے پانے والا معاہدہ یاد دلاتا ہوں ہم والد تھے (عمر میں بڑے تھے) اور آپ فرزند تھے بے شک قریش نے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور انہوں نے گمان کیا کہ میں کسی کو نہیں بلاؤں گا انہوں نے آپ سے مضبوط میثاق کو توڑ دیا اور کداء (مکہ مکرمہ کے بلند حصہ میں مقام) میں میرے لیے گھات بنا

وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدًا
وَهُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا
نَتْلُوا الْقُرْاٰنَ رُكَّعًا وَّ سُجَّدًا
ثُمَّتَ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزَعْ يَدًا
فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا عَتِدًا
وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَاْتِيْ مَدَدًا
فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَاْتِيْ مُزْبِدًا
فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
اِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ وَّ هٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهٗ عَنْ اَيُّوْبَ وَبَعْضُهٗ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَازِمٍ وَاَكْثَرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرِهٖ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ الْمُنَاشِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الشِّعْرِ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُدْخِلْ خُزَاعَةَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى لِلْحِلْفِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ اِسْتَحَالَ اَنْ يَّكُوْنَ اِعْطَاءُ بَنِي الْمُطَّلِبِ لِلْحِلْفِ وَلَوْ كَانَ اِعْطَاؤُهُمْ لِلْحِلْفِ اَيْضًا لَاَعْطٰى مَوَالِيَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُوَ فَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا فَهُوَ اَحْسَنُ هٰذِهِ الْاَقْوَالِ كُلِّهَا عِنْدَنَا لِاَنَّا رَاَيْنَا النَّاسَ فِيْ دَهْرِنَا هٰذَا يَنْتَسِبُوْنَ اِلَى الْعَبَّاسِ وَكَذٰلِكَ اٰلُ عَلِيٍّ

رکھی ہے وہ نہایت کمزور اور کم تعداد میں وہ ہم پر تیر مقام سے چھ پھر آئے رجبکہ) ہم اسی جگہ رکوع و سجود میں قرآن پڑھتے رہے ہم نے امن پسندی اختیار کی اور ہاتھ نہیں کھینچا اے اللہ! اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مضبوط مدد فرما اور مدد کے لیے خدائی لشکر بھیج دے اتنا بڑا لشکر جو سمندر کی طرح جھاگ چھوڑتا ہو ان میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے نیام تلوار کے ر ہوں اگر ذلت و رسوائی پہنچے تو آپ کے چہرہ انور سے الگ رہے۔

حضرت حماد فرماتے ہیں ان میں سے بعض اشعار ایوب سے بعض یزید بن حازم سے اور اکثر محمد بن اسحق سے مروی ہیں۔

حضرت محمد بن اسحق، حضرت، زہری وغیرہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ اشعار پڑھنے والا شخص عمرو بن سالم تھا۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور خزاعہ کے درمیان معاہدے کی وجہ سے ان کو قرابت داروں کے حصے میں شریک نہیں کیا تو محال ہے کہ بنو مطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطا فرماتے اگر آپ معاہدے کی وجہ سے عطا فرماتے تو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی دیتے لیکن آپ نے ان کو کچھ نہیں دیا حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے جو موقف اختیار کیا اور جسے ہم نے ذکر کیا ہے ہمارے نزدیک وہ ان تمام اقوال سے بہتر ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اس زمانے میں لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اسی طرح آلِ علی، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ زبیر اور آلِ طلحہ ہیں ان سب کی اولاد اپنے جدِ اعلیٰ

وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةُ
كُلُّ هٰؤُلَاءِ يُنْسَبُ أَوْلَادُهُمْ إِلَى آبَائِهِمْ
الْأَعْلَى فَيُقَالُ بَنُو الْعَبَّاسِ وَبَنُو عَلِيٍّ وَبَنُو
مَنْ ذَكَرْنَا حَتّٰى قَدْ صَارَ ذٰلِكَ يَجْمَعُهُمْ وَحَتّٰى
قَدْ صَارُوا بِآبَائِهِمْ مُتَفَرِّقِينَ كَأَهْلِ
الْعَشَائِرِ وَالْمُخْتَلِفَةِ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَرَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي
الْقُرْبٰى إِنَّمَا جَعَلَهُ فِيمَنْ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُ
أَبٌ جَاهِلِيٌّ فَكَانَ بَنُو ذٰلِكَ الْأَبِ مِنْ ذَوِي
قَرَابَتِهِ وَكَذٰلِكَ مَنْ أَعْطَاهُ أَبُو طَلْحَةَ
مَا أَعْطَاهُ مِمَّنْ ذَكَرْنَا فَإِنَّمَا يَجْمَعُهُمْ
وَإِيَّاهُ أَبٌ جَاهِلِيٌّ فَلِمَ قُلْتُمْ أَنَّ قَرَابَةَ
الرَّجُلِ هِيَ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ أَقْصٰى آبَائِهِ
فِي الْإِسْلَامِ۔

قِيلَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ
مِنَّا فِي كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى قَرَابَةً
وَمَنَعَ قَرَابَةً وَقَدْ كَانَ كُلُّ مَنْ أَعْطَاهُ
وَكُلُّ مَنْ حَرَمَهُ مِمَّنْ لَمْ يُعْطِهِ مِمَّنْ
مَوْضِعُهُ مِنْهُ وَمَوْضِعُ الَّذِي أَعْطَاهُ
يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُمْ عَشِيرَةٌ وَاحِدَةٌ
يَنْتَسِبُونَ إِلَيْهَا حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ جَمِيعًا هٰؤُلَاءِ
الْقُرَشِيُّونَ وَلَا يَنْتَسِبُونَ إِلَى مَا بَعْدَ
قُرَيْشٍ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ الْكِنَانِيُّونَ فَصَارَ
أَهْلُ الْعَشِيرَةِ جَمِيعًا بَنِي أَبٍ وَاحِدٍ وَقَرَابَةٍ
وَاحِدَةٍ وَبَانُوا مِمَّنْ سِوَاهُمْ فَلَمْ يَنْتَسِبُوا
إِلَيْهِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا كُلُّ أَبٍ حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ
صَارَ فَخِذًا أَوْ صَارَ عَشِيرَةً يُنْسَبُ

کی طرف منسوب ہوتی ہے کہا جاتا ہے
بنو عباس، بنو علی اور اسی طرح جن کا ہم نے ذکر کیا
ان کی اولاد بھی، حتیٰ کہ یہ امر (جدِ اعلیٰ کا ایک
ہونا) ان کو جمع کرتا ہے اور وہ اپنے آباء و
اجداد کی وجہ سے الگ الگ ہوتے ہیں جس طرح مختلف
قبائل ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرابتداروں کا حصہ تقسیم فرمایا
تو ان لوگوں کو دیا جو آپ کے ساتھ دورِ جاہلیت کے
باپ میں شریک تھے تو اس باپ کی اولاد آپ کے
قرابتدار تھے اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے
جن لوگوں کو عطا کیا اور ہم نے ان کا ذکر کیا ان کی بھی یہی
صورت تھی تو آپ یہ بات کیوں کہتے ہیں کہ کسی شخص کی قرابت
میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے ساتھ وہ اسلام میں
جدِ اعلیٰ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ہم نے اپنی اس
کتاب میں پہلے ذکر کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعض قرابتداروں کو دیا اور بعض سے روکا تو آپ
نے جن کو عطا فرمایا اور جن کو نہیں دیا وہ سب آپ
کے ساتھ ایک ہی قبیلے میں جمع ہوتے ہیں اور اسی
قبیلے کی طرف منسوب ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان سب کو قریشی کہا
جاتا ہے اور وہ قریش کے بعد کی طرف منسوب نہیں کیے
جاتے کہ ان کو کنانی کہا جائے تو وہ سب
ایک قبیلے کے افراد ہوئے ایک باپ کی اولاد
ہیں اور ایک ہی قرابت سے تعلق رکھتے ہیں
اور باقی لوگوں سے جدا ہو گئے اور ان کی طرف
منسوب نہیں ہوتے اسی طرح جو باپ اسلام
میں سامنے آیا تو وہ فخذ یا عشیرہ ہوا اس کی اولاد اسلام
میں اس کی طرف منسوب ہوتی ہے تو وہ اور اس کی اولاد

وَلَدُهٗ اِلَیْہِ فِی الْاِسْلَامِ فَکَانَ ھُوَ وَوَلَدُهٗ یُنْسَبُوْنَ جَمِیْعًا اِلٰی عَشِیْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ قَدْ تَقَدَّمَتِ الْاِسْلَامَ فَھُمْ جَمِیْعًا مِّنْ اَھْلِ تِلْكَ الْعَشِیْرَۃِ ھٰذَا اَحْسَنُ الْاَقْوَالِ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ عِنْدَنَا وَاللّٰہَ نَسْاَلُہُ التَّوْفِیْقَ۔

ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰی مَآ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَوِیْ قُرْبَاہُ فَوَجَدْنَا النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اَعْطَاہُ بِحَقٍّ قَدْ وَجَبَ لَھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِیَّاھُمْ فِیْ اٰیَۃِ الْغَنَآئِمِ وَفِیْ اٰیَۃِ الْفَیْءِ وَلَمْ یَکُنْ لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْعُھُمْ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَا التَّخَطِّیْ بِہٖ عَنْھُمْ اِلٰی غَیْرِھِمْ وَلِاَنْفُسِھِمْ مِنْ خُمُسِ جَمِیْعِ الْفَیْءِ وَمِنْ خُمُسِ خُمُسِ جَمِیْعِ الْغَنَآئِمِ کَمَا لَیْسَ لَہٗ مِنْہُ مَنْعُ الْمُقَاتِلَۃِ مِنْ اَرْبَعَۃِ اَخْمَاسِ الْغَنَآئِمِ وَلَا التَّخَطِّیْ بِہٖ عَنْھُمْ اِلٰی غَیْرِھِمْ۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَمْ یَجِبْ لِذِیْ قَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِی الْفَیْءِ وَلَا فِیْ خُمُسِ الْغَنَآئِمِ بِالْاٰیَتَیْنِ اللَّتَیْنِ ذَکَرْنٰھُمَا فِیْ اَوَّلِ کِتَابِنَا ھٰذَا وَاِنَّمَا وَکَّدَ اللّٰہُ اَمْرَھُمْ بِذِکْرِہٖ اِیَّاھُمْ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ ثُمَّ لَا یَجِبُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَھُمْ فِی الْفَیْءِ وَخُمُسِ الْغَنَآئِمِ اِلَّا کَمَا یَجِبُ لِغَیْرِھِمْ مِنْ سَآئِرِ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ لَا قَرَابَۃَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْقَوْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ۔

سب ایک قبیلہ (عشیرہ) کی طرف منسوب ہوتے ہی
جو اسلام سے پہلے ہوا اور وہ سب اس قبیلہ (عشیرہ
سے تعلق رکھتے ہیں[1] ہمارے نزدیک اس باب میں
سب سے اچھا قول ہے اور ہم اللہ تعالیٰ ہی سے
توفیق مانگتے ہیں۔

پھر ہم نے اس مال (کے بیان) کی طرف رجو
کیا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ا
قرابت داروں کو عطا فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ اس
سلسلے میں لوگوں (محدثین) کا اختلاف ہے ان میں
سے بعض فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کو وہ حق د
جسے اللہ تعالیٰ نے آیت غنیمت اور آیت فئ میں
ذکر کرتے ہوئے ان کے لیے واجب کیا رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار نہیں تھا کہ آپ ان سے یہ
حق روکتے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عطا فرماتے ان
کے لیے تمام فئ کے پانچویں حصے میں سے اور تمام ما
غنیمت کے پانچویں حصے میں سے ہوتا جیسا کہ غنیموں
کے پانچ حصوں میں چار حصے مجاہدین سے روکنے یا ان کو
چھوڑ کر دوسروں کو عطا کرنے کا آپ کو اختیار نہیں تھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابتداروں کے لیے فئ اور غنیمتوں
کے خمس میں جو حق واجب ہوا وہ ان دو آیتوں کے
باعث نہیں جنہیں اس کتاب کے شروع میں ذکر کیا گیا
اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس حق کا تاکیداً ذکر فرمایا
پھر ان کے لیے فئ اور غنیمت کے خمس میں اسی طرح
واجب ہوا جس طرح ان دیگر فقراء مسلمانوں کے
لیے واجب ہے جنہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم سے قرابت حاصل نہ تھی یہ قول حضرت عمر
بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے۔

---

[1] خلاصہ یہ ہے کہ دور جاہلیت میں جو باپ ہے اس کی اولاد عشیرہ کہلائی ہے پھر آگے اسلام میں جو جد اعلیٰ ہوگا اسکی اولاد فخذ کہلائے گی۔ گویا فخذ عشیرہ کے تحت ہوتا ہے۔

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْفَيْءِ وَالْمَغْنَمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَائِرَ وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ فَشَرَعَ فِيْهِ الدِّيْنَ وَأَنْهَجَ بِهِ السَّبِيْلَ وَصَرَّفَ بِهِ الْقَوْلَ وَبَيَّنَ مَا يُؤْتَى مِمَّا يُنَالُ بِهِ مِنْ رِضْوَانِهِ وَمَا يُنْتَهَى عَنْهُ مِنْ مَنَاهِيْهِ وَمَسَاخِطِهِ ثُمَّ أَحَلَّ حَلَالَهُ الَّذِيْ شَرَعَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَجَعَلَهُ مَرْغُوْبًا عَنْهُ مَسْخُوْطًا عَلَى أَهْلِهِ وَجَعَلَ مِمَّا رَحِمَ بِهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ وَوَسَّعَ بِهِ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّ مِنَ الْمَغْنَمِ وَبَسَطَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْظُرْهُ عَلَيْهِمْ كَمَا ابْتُلِيَ بِهِ أَهْلُ النُّبُوَّةِ وَالْكِتَابِ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُمْ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَا نَفَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَاصَّتِهِ دُوْنَ النَّاسِ مِمَّا غَنِمَهُ مِنْ أَمْوَالِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ إِذْ يَقُوْلُ اللّٰهُ حِيْنَئِذٍ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَمْوَالُ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ فِيْهَا خُمُسٌ وَلَا مَغْنَمٌ لِيُوَلِّيَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ أَمْرَهُ وَاخْتَارَ أَهْلَ الْحَاجَةِ بِهَا السَّابِقَةِ عَلَى مَا يُلْهِمُهُ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت ابو سہیل بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ فی اور غنیمت کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خط ہے فرماتے ہیں (حمد و صلوٰۃ کے بعد!) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل فرمایا کہ وہ مومنین کے لیے باعث بصیرت اور رحمت ہے۔ اس میں دین کو ظاہر کیا، راستہ مقرر فرمایا اور طرح طرح کا کلام کیا، اس میں ان چیزوں کی عطا کا ذکر ہے جن سے اس کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کے ذریعے اس کی منع کردہ اور باعث غضب امور سے اجتناب کیا جاتا ہے پھر بعض چیزوں کو حلال کر کے اس میں وسعت عطا فرمائی اور کچھ چیزوں کو حرام کر کے ان سے نفرت دلائی اور ان کو حاصل کرنے والوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اس اس امت پر جن چیزوں کے ذریعے وسیع رحمت فرمائی ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے لیے مال غنیمت کو حلال کیا اس کے بارے میں کشادگی عطا فرمائی اور انہیں اس سے منع نہیں کیا جیسا کہ اس سے پہلے انبیاء کرام اور اہلِ کتاب کو اس میں بتلا کیا گیا اور اس میں سے وہ مال ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو قریظہ اور بنو نضیر سے بطور فی حاصل ہوا وہ آپ کے ساتھ خاص تھا لوگوں کے لیے نہیں تھا اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان میں صرف اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ان پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جس پر چاہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یہ اموال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھے ان میں خمس واجب نہیں تھا اور نہ یہ مالِ غنیمت تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اختیار دیتا اور آپ اللہ تعالیٰ کے

وَيَأْذَنْ لَهُ بِهِ فَلَمْ يَضْرِبْ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْتَرْهَا لِنَفْسِهِ وَلَا لِأَقَارِبِهِ وَلَمْ يَخُصَّ بِهٰذَا مِنْهُمْ بِفَرْضٍ وَلَا سُهْمَانٍ وَلٰكِنْ آثَرَ بِأَوْسَعِهَا وَأَكْثَرِهَا أَهْلَ الْحَقِّ وَالْفَقْرِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَسَمَ اللّٰهُ طَوَائِفَ مِنْهَا فِي أَهْلِ الْحَاجَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَحَبَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيقًا مِنْهَا لِنَائِبَتِهِ وَحَقِّهِ وَمَا يَعْرُوهُ غَيْرَ مُفْتَقِدٍ شَيْئًا مِنْهَا وَلَا مُسْتَأْثِرٍ بِهِ وَلَا مُرِيدٍ أَنْ يُوَرِّثَهُ أَحَدًا بَعْدَهُ فَجَعَلَهُ صَدَقَةً لَا يُرَاثُ لِأَحَدٍ فِيهِ هَادَةً فِي الدُّنْيَا وَمُحَقِّرَةً لَهَا وَآثِرَةً لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ فَهٰذَا الَّذِي لَمْ يُوجَفْ فِيهِ خَيْلٌ وَلَا رِكَابٌ وَمِنَ الْأَنْفَالِ الَّتِي آثَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ وَلَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِيهَا مِثْلَ الَّذِي جَعَلَ لَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ الَّذِي فِيهِ اخْتِلَافُ مَنِ اخْتَلَفَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْلَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ثُمَّ قَالَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ فَأَمَّا قَوْلُهُ فَلِلّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى غَنِيٌّ عَنِ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا وَكُلِّ مَا فِيهَا وَلَهُ ذٰلِكَ كُلُّهُ وَلٰكِنَّهُ يَقُولُ اجْعَلُوهُ فِي

بتانے سے ان میں پہلے حاجتمندوں کا انتخاب فرماتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تقسیم نہ فرمایا اور اپنے یا اپنے رشتہ داروں کے لیے اسے اختیار بھی نہ کیا اور نہ ہی ان میں سے کسی کو مقرر حصے یا دو حصوں کے ساتھ خاص کیا بلکہ اس میں سے زیادہ اور وسیع مال کے ساتھ حق داروں اور فقراء مہاجرین کو ترجیح دی جنہیں ان کے گھروں اور اموال سے نکالا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضا تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مدد کرتے ہیں وہی لوگ سچے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ انصار میں سے حاجتمند لوگوں میں تقسیم فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ اپنی ضرورتوں اور حق کے لیے رکھا اور وہ مال جو آپ کے پاس یوں ہو تاکہ آپ اس میں کسی چیز کو گم نہ پاتے اور نہ اس کے ساتھ کسی کو ترجیح دیتے اور نہ ہی اس کے بعد کسی کو دینے کا ارادہ فرماتے اسے آپ صدقہ قرار دیتے اس میں سے کسی کو وراثت نہ ملتی دنیا میں سخاوت کرتے ہوئے اسے (دنیا کو) حقیر سمجھتے ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے ترجیح دیتے ایسا کرتے یہ وہ مال ہے جس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے اور یہ اس مال غنیمت سے ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اور اس میں کسی شخص کے لیے اس مال غنیمت کی طرح حصہ قرار نہیں دیا جس میں اختلاف کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اختلاف کیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ بستیوں والوں کے مال سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا پس وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (آپ کے) قرابتداروں یتیموں محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان گردش نہ کرتا رہے پھر فرمایا جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دے دیں اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے

سَبِيْلِهِ الَّتِيْ أَمَرَ بِهَا وَقَوْلُهُ وَلِلرَّسُوْلِ
فَإِنَّ الرَّسُوْلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَظٌّ فِي الْمَغْنَمِ
إِلَّا كَحَظِّ الْعَامَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلٰكِنَّهُ
يَقُوْلُ إِلَى الرَّسُوْلِ قِسْمَتُهُ وَالْعَمَلُ بِهِ
وَالْحُكُوْمَةُ فِيْهِ فَأَمَّا قَوْلُهُ وَلِذِي
الْقُرْبٰى فَقَدْ ظَنَّ جَهَلَةٌ مِّنَ النَّاسِ أَنَّ
أَنَّ لِذِي قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ سَهْمًا مَفْرُوْضًا مِّنَ الْمَغْنَمِ قَطَعَ
عَنْهُمْ وَلَمْ يُؤْتِهِ إِيَّاهُمْ وَلَوْ كَانَ كَذٰلِكَ
لَبَيَّنَهُ كَمَا بَيَّنَ فَرَائِضَ الْمَوَارِيْثِ فِي
النِّصْفِ وَالرُّبُعِ وَالسُّدُسِ وَالثُّمُنِ وَمَا
نَقَصَ حَظُّهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ غِنَاءٌ كَانَ عِنْدَ أَحَدِهِمْ
أَوْ فَقْرًا كَمَا لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ حَظَّ الْوَرَثَةِ
مِنْ سِهَامِهِمْ وَلٰكِنَّ الرَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَفَلَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ
شَيْئًا مِّنَ الْمَغْنَمِ مِنَ الْعَقَارِ وَالسَّبْيِ
وَالْمَوَاشِيْ وَالْعُرُوْضِ وَالصَّامِتِ وَلٰكِنَّهُ
لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَرْضٌ يُعْلَمُ وَلَا
أَثَرٌ يُقْتَدٰى بِهِ حَتّٰى قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ
قَسَمَ فِيْهِمْ قَسْمًا يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ يَعُمَّ
بِذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ عَامَّتَهُمْ وَلَمْ يُخَصِّصْ
قَرِيْبًا دُوْنَ آخَرَ أَحْوَجَ مِنْهُ لَقَدْ أَعْطٰى
يَوْمَئِذٍ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ قَرَابَةٌ وَذٰلِكَ
لَمَّا شَكَوْا إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَمَا كَانَ
مِنْهُمْ فِيْ جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَمَا خَلَصَ
إِلٰى حُلَفَائِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يُفَضِّلْهُمْ عَلَيْهِمْ
لِقَرَابَتِهِمْ وَلَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبٰى حَقٌّ
كَمَا ظَنَّ أُولٰئِكَ لَكَانَ أَخْوَالُهُ ذَوِيْ

ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے جہاں تک
اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فللہ" کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور اس
کے رہنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بے نیاز ہے
اور یہ سب کچھ اس کی ملکیت ہے لیکن وہ فرماتا ہے کہ اسے
اُس کے راستے میں خرچ کرو جس کا اس نے حکم دیا اور ارشاد
خداوندی "وللرسول" کا جہاں تک تعلق ہے تو رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مالِ غنیمت میں حصہ، عام مسلمانوں
کے حصے کی طرح تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تقسیم، اس پر عملدرآمد اور فیصلے
کا اختیار حاصل تھا۔ ارشاد خداوندی "ولذی القربیٰ" کے بارے میں
جاہل لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت
داروں کے لیے حصہ مقرر ہے اور آپ نے ان سے دور کر دیا ان
کو عطا نہیں فرمایا اگر ایسی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ بیان فرما دیتا
جیسا کہ وراثتوں کے سلسلے میں نصف، چوتھا حصہ، چھٹا اور آٹھواں
حصہ بیان فرمایا اور ان کا حصہ اس سے کم نہ ہوتا ان میں سے
کوئی مالدار ہوتا یا محتاج جیسا کہ ورثاء کا حصہ ان سے رد کا نہیں
جاتا۔ بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مالِ غنیمت کچھ مال
زمین، قیدی، سامان اور سونا چاندی دیا لیکن اس میں سے
کچھ بھی فرض نہ تھا جو جانا جائے اور نہ سنت جس کی پیروی کی
جائے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا البتہ آپ
نے ان کے درمیان خیبر کے دن یوں تقسیم فرمایا کہ اس دن ان کو
عمومی طور پر عطا نہ فرمایا اور نہ کسی ایسے قریبی کو جو دوسرے کی نسبت
زیادہ محتاج تھا، خاص کیا اس دن آپ نے ان لوگوں کو بھی
دیا جنہیں آپ سے قرابت نہ تھی اور یہ اس وقت کی بات
ہے جب انہوں نے آپ کی خدمت میں ضرورت کی شکایت کی
ان لوگوں کو آپ سے قرابت حاصل نہ تھی اور نہ ہی وہ آپ کے
حلیف تھے تو انہیں قرابت داری کی وجہ سے دوسرے لوگوں پر
فضیلت نہیں دی اگر قرابتداروں کا حق ہوتا جیسا کہ ان
لوگوں کا خیال ہے تو آپ کے ماموں آپ کے باپ دادا کے

قُرْبٰی وَاَخْوَالَ اَبِیْهِ وَجَدِّهٖ وَكُلُّ مَنْ
ضَرَبَهٗ يَرْحَمُ فَاِنَّهَا الْقُرْبٰی كُلُّهَا وَكَمَا
لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا ظَنُّوْا لَاَعْطَاهُمْ اِيَّاهُ
اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ بَعْدَ مَا وَسَعَ الْفَيْءُ وَكَثُرَ
وَاَبُوالْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ مَلَكَ
مَا مَلَكَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيْهِ قَائِلٌ اَفَلَا
عَلِمْتُمْ مِّنْ ذٰلِكَ اَمْرًا يُّعْمَلُ بِهٖ فِيْهِمْ وَ
يُعْرَفُ بَعْدَهٗ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا زَعَمُوْا
لَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَيْلَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ
الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ فَاِنَّ مِنْ ذَوِيْ قَرَابَةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ
كَانَ غَنِيًّا وَّكَانَ فِيْ سَعَةٍ يَوْمَ يَنْزِلُ
الْقُرْاٰنُ وَبَعْدَ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ السَّهْمُ
جَائِزًا لَهٗ وَلَهُمْ كَانَتْ تِلْكَ دَوْلَةً بَلْ كَانَتْ
مِيْرَاثًا لِقَرَابَتِهٖ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ قَطْعُهَا وَلَا
نَقْضُهَا وَلٰكِنَّهٗ يَقُوْلُ لِذِيْ قُرْبٰی بِحَقِّهِمْ
وَقَرَابَتِهِمْ فِي الْحَاجَةِ وَالْحَقِّ اللَّازِمِ
كَحَقِّ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ مَسْكَنَتِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَاِذَا
اسْتَغْنٰی فَلَا حَقَّ لَهٗ وَالْيَتِيْمُ فِيْ يُتْمِهٖ
وَاِنْ كَانَ الْيَتِيْمُ وَرِثَ عَنْ وَّالِدِهٖ فَلَا
حَقَّ لَهٗ وَابْنُ السَّبِيْلِ فِيْ سَفَرِهٖ وَصَيْرُوْرَتِهٖ
اِنْ كَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ مُوْسِعًا عَلَيْهِ فَلَا
حَقَّ لَهٗ فِيْهِ وَرَدَّ ذٰلِكَ الْحَقَّ اِلٰی اَهْلِ
الْحَاجَةِ وَبَعَثَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بَعَثَ وَذَكَرَ
الْيَتِيْمَ ذَا الْمَقْرَبَةِ وَالْمِسْكِيْنَ ذَا
الْمَتْرَبَةِ كُلُّ هٰؤُلَآءِ هٰكَذَا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا صَالِحٌ
مَنْ مَضٰی لِيَدَعُوْا حَقًّا فَرَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ لِذِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ماموں اور آپ کے تمام ذی رحم محارم، "ذوی القربیٰ" میں شامل ہوتے کیونکہ یہ سب آپ کے قرابتدار تھے اور اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح یہ حضرات خیال کرتے ہیں تو مال فئ کے زیادہ ہونے کے بعد حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ان کو عطا فرماتے اور جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ان پر کوئی اعتراض کرنے والا بھی نہ تھا تو انہوں نے اس سلسلے ان (قرابتداروں) کو وہ بات یاد نہ دلائی جس ان کے لیے عمل کیا جاتا اور بعد میں مشہور ہو جاتی نیز اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح ان لوگوں نے خیال کیا تو اللہ تعالیٰ یوں نہ فرماتا "تاکہ وہ تمہارے مالداروں کے درمیان گردش نہ کرے" کیونکہ نزولِ قرآن کے وقت اور اس کے بعد بھی سرکار دو سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں میں مال دار لوگ بھی تھے اگر یہ حصہ ان کے لیے جائز ہوتا تو یہ ان کے درمیان گردش کرنے والی دولت ہوتی بلکہ آپ کی قرابت کی وجہ سے مالِ وراثت بن جاتا کسی کو اس کے توڑنے کا حق نہ ہوتا لیکن وہ فرماتا ہے کہ قرابتداروں کا حق ان کی قرابت کی وجہ سے حاجت کے وقت ہے اور لازم حق، محتاج اور حاجت کے وقت مسلمانوں کے حق کی طرح ہے پس جب وہ ضرورت مند نہ رہے تو اس کا کوئی حق نہیں اور یتیم کا حق یتیمی کی حالت میں ہے اگر وہ اپنے وارث سے حصہ لیتا ہے تو اب اس کا کوئی حق نہیں "ابن السبیل" کا حق سفر کی حالت میں ہے اور اگر وہ زیادہ مالدار ہے اور اس کے پاس وسیع مال ہے تو اس کا کوئی حق نہیں بلکہ یہ حق، ضرورتمندوں کی طرف لوٹایا جائے گا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور قرابت دار یتیم کا ذکر کیا اور اس مسکین کا ذکر کیا جو محتاج ہے ان سب کا یہی حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین میں سے کوئی آپ کے قرابتداروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حق کو چھوڑنے والا نہ تھا۔ بلکہ وہ سب ان کا حق ادا کرتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْمُوْنَ لَهُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ
فِيْهِ كَمَا قَالَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَحْكَامُ الْقُرْاٰنِ وَلَقَدْ عَلٰى ذٰلِكَ اَمْضَوْا
عَطَايَا مِنْ عَطَايَا وَضَعَهَا فِيْ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ وَاَنَّ
بَعْضَ مَنْ اَعْطٰى مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا لِمَنْ هُوَ
عَلٰى غَيْرِ دِيْنِ الْاِسْلَامِ فَاَمْضَوْا ذٰلِكَ
لَهُمْ فَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هٰذَا كَانَ مُفْتَرِيًا
مُتَقَوِّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ
وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا غَيْرَ
الْحَقِّ وَاَمَّا قَوْلُ مَنْ يَّقُوْلُ فِي الْخُمُسِ
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَهٗ فَرَائِضَ مَعْلُوْمَةً
فِيْهَا حَقُّ مَنْ سَمّٰى فَاِنَّ الْخُمُسَ فِيْ هٰذَا
الْاَمْرِ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْنَمِ وَقَدْ اَتَى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَاَخَذَ مِنْهُ
اُنَاسًا وَّتَرَكَ ابْنَتَهٗ وَقَدْ اَرَاتْهُ يَدَيْهَا
مِنْ مَّحْلِ الرَّحٰى فَوَكَّلَهَا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَالتَّسْبِيْحِ فَهٰذِهٖ اِدَّعَتْ حَقًّا لِّقَرَابَتِهٖ
وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْخُمُسُ وَالْفَيْءُ عَلٰى مَا
ظَنَّ مَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ كَانَ ذٰلِكَ
حَيْفًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاعْتِرَاضًا لِّمَا اَفَاءَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَمَا عَطَّلَ قَسْمَ ذٰلِكَ فِيْمَنْ
يَدَّعِيْ فِيْهِ بِالْقَرَابَةِ وَالنَّسَبِ وَالْوِرَاثَةِ
وَلَمَا دَخَلَتْ فِيْهِ سَهْمَانُ الْعَصَبَةِ وَالنِّسَاءِ
اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَ يَرٰى مَنْ تَفَقَّهَ فِي
الدِّيْنِ اَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مُوَافِقٍ لِّقَوْلِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَمَا
اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَقَوْلُ الْاَنْبِيَاءِ لِقَوْمِهِمْ

وغیرہ احکام قرآن (پر وہ عمل کرتے تھے) بلا شبہ انہوں نے ان
عطیات کو جاری رکھا جو لوگوں کے مال غنیمت میں رکھا تھا جن
لوگوں کو عطیات دیئے گئے ان میں سے بعض وہ بھی تھے جو دین
اسلام پر نہیں تھے تو ان حضرات نے ان کے لیے اسے جاری
رکھا اب جو شخص اس کے علاوہ بات کہے وہ اللہ تعالیٰ اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اتباع کرنے والے نیک
مسلمانوں پر جھوٹ باندھتا اور ناحق بات کہنے کا الزام لگاتا ہے
اور وہ لوگ جو خمس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں
کا ذکر کیا ہے ان کا حصہ مقرر فرمایا تو یہ خمس غنیمت کی طرح ہے
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیدی عطا فرمائے تو ان
میں کچھ صحابہ کرام کو دیئے جب کہ اپنی صاحبزادی (حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا) کو نہ دیا حالانکہ انہوں نے آپ کو اپنے ہاتھ
دکھائے جن پر چکی پیسنے کے نشانات تھے آپ نے ان کو
اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تسبیح پر توکل کا حکم دیا حالانکہ انہوں
نے اپنی قرابتداری کا حق مانگا تھا تو جس طرح ان لوگوں
نے گمان کیا ہے اگر یہ خمس اور فیئ اسی طرح ہوتا تو یہ
مسلمانوں پر زیادتی اور اس کے خلاف جو اللہ تعالیٰ نے
ان کو غنیمت کے طور پر عطا فرمایا اور اس کا حصہ معطل نہ
ہوتا جو اس سلسلے میں قرابت، نسب اور وراثت کا دعویٰ
کرتا اور اس میں دو حصے داخل ہوتے، عصبہ،

اور اولاد کے ماں ہونے کا اب جس شخص کو دین کی سمجھ
حاصل ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس قول کے
موافق نہیں ہے جو اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائی
ہے، آپ فرما دیجئے میں تم سے جو اجرت مانگتا ہوں وہ تمہارے
ہی لیے ہے اور میں اس (تبلیغ دین) پر تم سے کوئی اجرت
نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں
دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی اپنی قوموں سے اسی طرح
فرمایا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہ تھے کہ جو کچھ

مِثْلُ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدَّعِيَ مَا لَيْسَ لَهُ وَلَا لِيَدَعَ حَظًّا وَلَا قَسْمًا لِنَفْسِهِ وَلَا لِغَيْرِهِ وَاخْتَارَهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَامْتَنَّ عَلَيْهِمْ فِيْهِ وَلَا لِيَحْرِمَهُمْ إِيَّاهُ وَلَقَدْ سَأَلَهُ نِسَاءُ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ الْفِكَاكَ وَتَخْلِيَةَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ سَبَايَاهُمْ بَعْدَ مَا كَانُوْا فَيْئًا فَفَكَّهُمْ وَأَطْلَقَهُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ مِنْ أَنْعَامِهِمْ لَدَى شَجَرَةٍ بِرِدَائِهِ فَظَنَّ أَنَّهُمْ نَزَعُوْهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ عَدَدُ شَجَرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ وَمَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْكُمْ بِعَدَدِ وَبَرَةٍ أَخَذَهَا مِنْ كَاهِلِ الْبَعِيْرِ إِلَّا الْخُمُسَ فَإِنَّهُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَفِيْ هٰذَا بَيَانُ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ الَّتِيْ وَجَّهَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَدْلِ قَضَائِهِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ هٰذَا أَوْ أَلْحَدَ فِيْهِ وَسَمّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ مَا سَمَّاهُ بِهِ رَبُّهُ كَانَ بِذٰلِكَ مُفْتَرِيًا مُكَذِّبًا مُحَرِّفًا لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ مَوَاضِعِهِ مَصِيْرًا بِذٰلِكَ وَمَنْ تَابَعَهُ عَلَيْهِ عَلَى التَّكْذِيْبِ وَإِلٰى مَا صَارَ إِلَيْهِ ضُلَّالُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: قَالَ آخَرُوْنَ إِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ أَمْرَ الْخُمُسِ إِلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَضَعَهُ فِيْمَنْ رَأَى وَضْعَهُ فِيْهِ مِنْ قَرَابَتِهِ غَنِيًّا كَانَ أَوْ فَقِيْرًا مَعَ مَنْ أَمَرَ أَنْ يُعْطِيَهُ

آپ کے لیے نہ ہوتا اس کا مطالبہ کرتے اور نہ ہی آپ اپنا
دوسروں کا حصہ چھوڑتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے لیے پسند
فرمایا اور ان پر احسان کیا اسی طرح آپ ان کو محروم کرنے وا
بھی نہ تھے بنو سعد بن بکر کی عورتوں نے آپ سے اپنے قید
چھوڑنے اور ان کو مسلمانوں سے لینے کا مطالبہ کیا حالانکہ وہ ما
فے بن چکے تھے تو آپ نے ان کو رہا کر دیا اور چھوڑ دیا اور
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی چادر مبارک پکڑ کر ا
جانوروں کا مطالبہ کیا گیا جو درخت کے پاس تھے اور آپ نے
خیال کیا کہ وہ آپ سے چادر لے گئے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر تہامہ
کے درختوں کے برابر جانور ہوتے تو میں وہ بھی تم میں تقسیم کر دیتا
میں خمس کے علاوہ اونٹ کی گردن کے بالائی حصے کے بالوں کے
برابر بھی تم سے زیادہ حق نہیں رکھتا اور وہ خمس بھی تمہاری طرف
لوٹایا جاتا ہے۔ تو یہ ان مواقع کا بیان ہے جہاں سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور اپنے انصاف پر
مبنی فیصلے کے مطابق فے کو رکھا لہذا جو شخص اس سے اعراض
کرے اور اس سلسلے میں دین سے نکل جائے اور جس طرح
اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک رکھا
اس کے علاوہ نام لے تو وہ افتراء باندھنے والا بہت جھوٹا اور
اللہ تعالیٰ کے قول کو اس کی جگہوں سے بدلنے والا ہے اور
جو شخص اس پر اس کی اتباع کرے گا وہ تکذیب
اور اس عمل کی طرف جانے والا ہو گا جس کی طرف اہل کتاب
کے وہ گمراہ لوگ گئے ہیں جو اپنے انبیاء کرام
علیہم السلام پر جھوٹے دعوے کرتے
ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ
دوسرے لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خمس کا اختیار اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تاکہ وہ اپنے قرابت داروں میں سے
جس کو چاہیں عطا فرمائیں وہ مالدار ہوں یا محتاج لیکن اس
کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی عطا فرمائیں جن کو خمس سے

مِنَ الْخُمُسِ سِوَاهُمْ مِمَّنْ تَبَيَّنَ فِي آيَةِ
الْخُمُسِ وَلِذٰلِكَ أَمْرُهُ فِي آيَةِ الْفَيْءِ
أَيْضًا فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي هٰذِهِ الْاِخْتِلَافِ
الَّذِي وَصَفْنَا وَجَبَ أَنْ تَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ
لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ هٰذِهِ قَوْلًا صَحِيحًا
فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ مَنْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى مِنْ قَرَابَتِهِ
مَنْ أَعْطَى مَا أَعْطَاهُ بِحَقٍّ وَاجِبٍ لَهُمْ
لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ إِيَّاهُمْ فِي آيَةِ الْغَنَائِمِ
وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ فَوَجَدْنَا هٰذَا الْقَوْلَ فَاسِدًا
لِأَنَّا رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَى قَرَابَةً وَمَنَعَ قَرَابَةً فَلَوْ كَانَ مَا
أَضَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ فِي آيَةِ
الْغَنَائِمِ وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ عَلَى طَرِيقِ
الْعَرَضِ مِنْهُ لَهُمْ إِذًا لَمَا حَرَمَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَحَدًا
وَلَعَمَّهُمْ بِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى لَا يَكُونَ
فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ خَارِجًا عَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ
بِهِ فِيهِمْ أَلَا يَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَوْصٰى لِذِي
قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ وَهُمْ يُحْصَوْنَ
وَيُعْرَفُونَ أَنَّ الْقَائِمَ بِوَصِيَّتِهِ لَيْسَ
لَهُ وَضْعُ الثُّلُثِ فِي بَعْضِ الْقَرَابَةِ دُونَ
بَقِيَّتِهِمْ حَتّٰى يَعُمَّهُمْ جَمِيعًا بِالثُّلُثِ الَّذِي
يُوصِي لَهُمْ بِهِ وَيُسَوِّي بَيْنَهُمْ فِيهِ وَإِنْ
فَعَلَ فِيهِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ كَانَ مُخَالِفًا لِمَا
أَمَرَ بِهِ وَحَاشَ لِلّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنْ
فِعْلِهِ لِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ مُخَالِفًا وَلِحُكْمِهِ
تَارِكًا فَلَمَّا كَانَ مَا أَعْطَى مِمَّا صَرَفَهُ فِي

دینے کا حکم دیا جس کا اظہار آیۂ خمس سے ہوتا ہے اسی لیے
آیت فے میں بھی اس کا حکم دیا تو جب اس سلسلے میں انہوں
نے یہ اختلاف کیا جو ہم نے بیان کیا تو ہمارے لیے اس میں غور
کرنا ضروری ہو گیا تاکہ ہم ان کے ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں
چنانچہ ہم نے اس شخص کے قول میں غور کیا جو کہتا ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرابتداروں میں سے جن
لوگوں کو جو کچھ عطا کیا وہ ان کے لیے واجب تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ
نے غنیمتوں سے متعلق آیت اور آیت فے میں ان کا ذکر نہیں کیا
پس ہم نے اس قول کو فاسد پایا کیونکہ ہم دیکھتے کہ سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قرابتداروں کو عطا فرمایا اور
کچھ کو عطا نہیں کیا آیت غنیمت اور آیت فے میں ان کی طرف
جس چیز کی اضافت کی گئی ہے اگر وہ ان کے لیے فرض کے
طور پر ہوتی تو اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان
میں سے کسی ایک کو بھی محروم نہ فرماتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ
نے ان حضرات کے لیے مقرر فرمایا ان سب کو عطا فرماتے
حتیٰ کہ آپ ان کے بارے میں حکم خداوندی سے ذرا بھر بھی باہر
نہ جاتے کیا وہ نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے
قرابتداروں کے لیے اپنے مال کے تیسرے حصے کی وصیت
کرے اور انہیں یہ بات معلوم ہے کہ جس شخص کو وصیت کی
گئی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ بعض رشتہ داروں کو
تہائی حصہ دے اور دوسروں کو چھوڑ دے بلکہ جس
تہائی مال کی وصیت کی گئی ہے وہ ان سب کو دینا ہوگا
اور وہ ان کے درمیان برابر تقسیم کرے گا اگر وہ اس کے
خلاف کرے تو جس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی خلاف
ورزی کرنے والا ہوگا اور پناہ بخدا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے افعال میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی
کرنے والے اور اس کے حکم کو چھوڑنے والے ہوں تو جب
آپ نے اپنے رشتہ داروں کو جو کچھ دیا وہ سب رشتہ داروں
کو نہ دیا تو یہ بات محال ہے کہ آپ اپنے رشتہ داروں

ذوي قرباه لم يعمهم به قرابته كلها استحال بذلك ان يكون الله عز وجل لقرابته صلى الله عليه وسلم ما قد منعهم منه لان قرابته لو كان جعل لهم شيء بعينه كانوا كذوي قرابة فلان الموصى لهم بثلث المال الذي ليس للموصي منع بعضهم ولا ايثار احدهم دون احد فبطل بذلك هذا القول ثم اعتبرنا قول الذي قالوا لم يجب لذي قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم حق في اية الفيء ولا في اية الغنائم وانما وكد امرهم بذكر الله اياهم اي فيعطون لقرابتهم و لفقرهم ولحاجتهم فوجدنا هذا القول فاسدا لانه لو كان ذلك كما قالوا لما اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم اغنياء بني هاشم منهم العباس بن عبد المطلب رضوان الله عليهم فقد اعطاه معهم وكان موسرا في الجاهلية والاسلام حتى لقد تعجل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ذي القربى ليس للفقر لكن لمعنى سواه ولو كان للفقر اعطاهم لكان ما اعطاهم ما سبيله سبيل الصدقة والصدقة محرمة عليهم .

سے متعلق اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ کو روک دیتے کیونکہ اگر ان سب کے لیے کوئی حصہ مقرر ہوتا تو وہ اس فلاں موصیٰ لہ (جس کے لیے وصیت کی گئی) کے قرابتداروں کی طرح ہوتے جن کے لیے مال کے تہائی کی وصیت کی گئی تھی تو وہاں وصیت کرنے والے کے لیے جائز نہیں کہ ان میں سے بعض کو نہ دے اور کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دے تو اس سے یہ قول باطل ہو گیا۔ پھر ہم نے ان لوگوں کے قول کا جائزہ لیا جو کہتے ہیں کہ آیت فے اور آیت غنیمت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے لیے کچھ بھی واجب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر محض تاکید کے لیے کیا یعنی ان کو ان کی قرابت اور فقر و احتیاج کی وجہ سے دیا جائے تو ہم نے اس قول کو بھی فاسد پایا کیونکہ اگر بات اس طرح ہوتی جس طرح وہ کہتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم کے مالدار لوگوں کو عطا نہ فرماتے جن میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں آپ نے انہیں عطا فرمایا حالانکہ وہ جاہلیت اور اسلام دونوں حالتوں میں مالدار تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کو فوری طور پر جو کچھ عنایت فرمایا وہ ان کے فقر کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ کسی اور وجہ سے تھا اگر آپ ان کو محتاجی کی وجہ سے عنایت فرماتے تو جو کچھ عطا فرماتے وہ صدقہ ہوتا جب کہ صدقہ ان پر حرام ہے۔

١١٦٥- حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن يزيد بن ابي مريم عن ابي الجوزاء

حضرت ابو الجوزاء سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے

السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا نَحْفَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْكُرُ أَنِّيْ أَخَذْتُ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَأَخْرَجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ فَقَالَ إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

کیا بات یاد کی ہے انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ میں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اسے اپنے منہ میں ڈالا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکالا پھر اسے کھجوروں میں ڈال دیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچے کے لیے اس کھجور میں آپ پر کوئی حرج نہ تھا، آپ نے فرمایا ہم آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ فِيْ آخِرِهٖ وَلَا لِأَحَدٍ مِّنْ أَهْلِهٖ۔

حضرت ربیعہ بن سنان فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس کے آخر میں فرمایا کہ نہ آپ کے گھر والوں کے لیے (حلال ہے)

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ وَسَعِيْدٌ ابْنَا زَيْدٍ عَنْ أَبِيْ جَهْضَمٍ مُوْسٰى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثٍ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَأَنْ لَّا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَّا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

حضرت ابو جہضم موسیٰ بن سالم، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں سے الگ ہمیں صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا یہ کہ ہم وضو مکمل طور پر کریں صدقہ نہ کھائیں اور گدھے سے گھوڑی کو جفتی نہ کریں۔

۱۱۶۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

حضرت ابو عمر حوضی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شبابہ بن سوار نے بیان کیا اور حضرت سلیمان بن شعیب فرماتے ہیں ہم سے عبد الرحمٰن بن زیاد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اسے اپنے منہ میں ڈال

زِيَادٍ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَاَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ اَلْقِهَا اَلْقِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

دیا تو حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا کخ کخ (یہ کلمہ بچے کو جھڑکنے کے لیے بولا جاتا ہے) اسے پھینک دو پھینک دو کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۱۱۶۹- حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرُ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنَّا مِنْهَا شَيْءٌ۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (چرنے والوں) اونٹوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں فرماتے تھے ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (اونٹ کا وہ بچہ جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا) ہے جو شخص ثواب حاصل کرنے کے لیے دے گا اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور جو اسے روکے گا تو میں خود اس سے لوں گا اور اس کے اونٹوں کا حصہ ہمارے رب کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے ہم میں سے کسی کے لیے اس میں سے کچھ بھی حلال نہیں۔

۱۱۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيْرُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَةَ فِيْ سَنَةِ تِسْعِيْنَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ابْنَةَ طَلْقٍ تَقُوْلُ ثَنَا رُشَيْدُ بْنُ مَالِكٍ وَاَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اَصَدَقَةٌ اَمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ بَلْ صَدَقَةٌ قَالَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْحَسَنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَخَذَ الصَّبِيُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے حکم بن مروان نابینا نے حدیث بیان کی اور حضرت ابراہیم بن ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے احمد بن عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی پھر یہ دونوں (حکم بن مروان اور احمد بن عبد اللہ) معروف بن واصل سعدی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ۹۰ھ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے سنا ابن ابی داؤد فرماتے ہیں وہ (حضرت حفصہ) حضرت طلق کی بیٹی ہیں وہ فرماتی ہیں ہم سے رشید بن مالک اور ابو عمیر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ کھجوروں کا ایک تھال لایا گیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ (لانے والے نے) عرض کیا صدقہ ہے راوی کہتے ہیں آپ نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے ننھے بچے یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر

فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهُ وَجَعَلَ يَتَرَفَّقُ بِهٖ فَأَخْرَجَهَا فَقَذَفَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

اپنے منہ میں ڈال دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک ان کے منہ میں ڈال کر آرام سے کھجور نکالی اور اسے پھینک دیا پھر فرمایا ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صدقہ نہیں کھاتے۔

۱۱۷۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ وَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صدقہ والے کمرے میں داخل ہوا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال دی آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

۱۱۷۲- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَشُكَّ۔

حضرت محمد بن سعید اصبہانی فرماتے ہیں ہمیں حضرت شریک نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے (یوں نقل کیا کہ آپ نے) فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں (یہ بات کسی شک کے بغیر فرمائی)

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَفَلَا يَرٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ تَحِلُّ لِسَائِرِ الْفُقَرَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ مِّنْ جِهَةِ الْفَقْرِ لَا تَحِلُّ لِبَنِيْ هَاشِمٍ مِّنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهِمْ فَكَذٰلِكَ الْفَيْءُ وَالْغَنِيْمَةُ لَوْ كَانَ مَا يُعْطَوْنَ مِنْهَا عَلٰى جِهَةِ الْفَقْرِ إِذًا لَمَا حَلَّ لَهُمْ فَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِالتَّسْبِيْحِ عِنْدَمَا سَأَلَتْهُ أَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا عِنْدَ قُدُوْمِ السَّبْيِ عَلَيْهِ فَوَكَلَهَا إِذًا أَمَرَهَا بِهٖ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنَ السَّبْيِ أَحَدًا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ جو صدقہ غیر بنو ہاشم کے لیے محتاجی کی وجہ سے حلال ہے وہ بنو ہاشم کے لیے اس طرح حلال نہیں جس طرح دوسروں کے لیے حلال ہے مال فے اور غنیمت کا بھی یہی حکم ہے اگر ان کو یہ مال فقر کی وجہ سے دیا جاتا تو اس صورت میں حلال نہ ہوتا یہ حضرات اپنے قول پر جو دلیل پیش کرتے ہیں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تسبیح پڑھنے کا حکم ہے جب انہوں نے قیدیوں کے آنے پر آپ سے ایک خادم کی درخواست کی تھی تو آپ نے انہیں تسبیح پڑھنے کا حکم دیا اور قیدیوں میں سے کوئی غلام نہ دیا۔

فَذَكَرَ فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهِ اَثَرَ الرَّحٰى فِىْ يَدَيْهَا وَ بَلَغَهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ سَبْىٌ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهُ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا اَنْ نَّقُوْمَ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا تُكَبِّرَانِ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُسَبِّحَانِ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدَانِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَاِنَّهٗ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

اس (مستدل) نے یوں ذکر کیا حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں پر چکی (پیسنے) کے نشانات کی شکایت کی اور انہیں یہ خبر ملی تھی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ خادم کا سوال کرنے حاضر ہوئیں لیکن آپ سے ملاقات نہ ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کو سارا قصہ بتایا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ام المومنین نے ساری صورت حال عرض کی (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم لیٹ گئے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس چیز سے بہتر کی راہنمائی نہ کروں جس کا تم دونوں نے سوال کیا ہے جب تم لیٹنے لگو تو چونتیس بار (۳۴) اللہ اکبر تینتیس بار (۳۳) سبحان اللہ اور تینتیس بار (۳۳) الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَآءَ اللّٰهُ اَبَاكِ بِسَعَةٍ مِّنْ رَّقِيْقٍ فَاسْتَخْدِمِيْهِ فَاَتَتْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِيْكُمَا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَبِيْعُهَا وَاُنْفِقُ عَلَيْهِمْ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا

حضرت عطاء بن سائب، اپنے والد سے اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آپ کے والد ماجد کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے غلام دیئے ہیں تو ان میں سے ایک خادم مانگ لاؤ وہ حاضر ہوئیں اور حضور کی خدمت میں یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں اصحاب صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا کہ (بھوک کی وجہ سے) ان کے پیٹوں میں بل پڑ رہے ہوں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو لیکن میں ان غلاموں کو فروخت کر کے ان پر خرچ کروں گا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے سوال کیا یہ

سَاُنَبِّئُكُمَا عَلَّمَنِيْهِ جِبْرِيْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَبِّرَا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَاحْمَدَا عَشْرًا وَسَبِّحَا عَشْرًا فَاِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ شُعَيْبٍ۔

بات مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے سکھائی ہے ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ پڑھا کرو اور جب لیٹنے لگو (تو بھی پڑھو) اس کے بعد سلیمان بن شعیب کی روایت (حدیث نمبر ۱۱۷۳) کی طرح ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اَفَلَا يُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخْدِمْهُمَا مِنَ السَّبْيِ خَادِمًا وَلَوْ كَانَ لَهُمَا فِيْهِ حَقٌّ بِمَا ذَكَرَ اللّٰهُ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ اٰيَةِ الْغَنِيْمَةِ وَفِيْ اٰيَةِ الْفَيْءِ اِذًا لَمَا مَنَعَهُمَا مِنْ ذٰلِكَ وَاٰثَرَ غَيْرَهُمَا عَلَيْهِمَا اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِيْكُمَا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ۔

قِيْلَ لَهُ مَنْعُهُ اِيَّاهُمَا يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ لِاَنَّهُمَا لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ قَرَابَةٌ وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ اَقْرَبَ مِنَ الْقَرَابَةِ لِاَنَّ الْوَلَدَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُقَالَ هُوَ قَرَابَةُ اَبِيْهِ اِنَّمَا الْقَرَابَةُ مِنْ بَعْدِ الْوَلَدِ اَلَا يُرٰى اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْاَقْرَبِيْنَ فَكَمَا كَانَ الْوَالِدَانِ يَخْرُجَانِ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِمَا فَكَذٰلِكَ وَلَدُهُمَا يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَتِهِمَا وَلَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ رَجُلٍ اَوْصٰى بِثُلُثِ مَالِهٖ لِذِيْ قَرَابَةِ فُلَانٍ اَنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهٗ لَا يَدْخُلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ اَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعْطِ فَاطِمَةَ مَا سَاَلَتْهُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر کوئی معترض ہے کہ کیا اس شخص نے نہیں دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون جنت کو قیدیوں میں سے کوئی خادم نہیں دیا اگر آیت غنیمت اور آیت فے میں قرابتداروں کے ذکر کی وجہ سے اس میں ان کا حق ہوتا تو آپ ان سے نہ روکتے اور دوسروں کو ان پر ترجیح نہ دیتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا کہ بھوک کی وجہ سے انکے پیٹوں میں بل پڑ رہے ہوں اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جو ان پر خرچ کروں تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا آپ کے ان کو عطا کرنے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ انہیں آپ کے ہاں قرابت نہ ہو کیونکہ وہ تو قرابت سے بھی بڑھ کر قریب تھیں کیونکہ اولاد کے بارے میں یہ بات کہنا جائز نہیں کہ وہ اپنے باپ کے قریبی ہیں قرابت تو اولاد کے بعد شروع ہوتی ہے کیا وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کو نہیں دیکھتا جو اس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا آپ فرما دیجئے جو کچھ تم اچھی چیز سے خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے اور قریبی رشتہ داروں کے لیے ہے تو ماں باپ کو غیر قریبی قرار دیا تو جس طرح والدین، اولاد کی قرابت سے خارج ہیں اسی طرح ان کی اولاد بھی ان کی قرابت سے خارج ہے حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جو فلاں کے قرابت داروں کے لیے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے، فرماتے ہیں کہ اس (فلاں) کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ تو قرابت سے زیادہ قریبی ہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کے سوال پر اس (مذکورہ بالا) وجہ سے (غلام) عطا نہ فرمایا ہو۔

۱۱۷۵۔ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ سے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی

اَیْضًا فِیْ غَیْرِ فَاطِمَۃَ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ مِثْلَ ھٰذَا اَیْضًا۔

اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے بنو ہاشم کے بارے میں بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۱۷۶- فَذَکَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِی الْفَضْلُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَکِیْمِ اِنَّ اُمَّہٗ حَدَّثَتْہٗ اَنَّھَا ذَھَبَتْ ھِیَ وَ اُمُّھَا حَتّٰی دَخَلَتَا عَلٰی فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَخَرَجْنَ جَمِیْعًا فَاَتَیْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ وَمَعَہٗ رَقِیْقٌ فَسَاَلْنَہٗ اَنْ یَّخْدِمَھُنَّ فَقَالَ صَرِیْعُکُنَّ یَتَامٰی اَھْلِ بَدْرٍ۔

اور وہ یوں ذکر کرے حضرت فضل بن حسن، حضرت عمرو بن حکیم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ان کی ماں (یعنی حضرت عمرو بن حکیم کی نانی) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں پھر وہ سب وہاں سے نکل کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے آپ کے کچھ غلام تھے حضرت خاتون جنت نے ان سب کے لیے غلام مانگے تو آپ نے فرمایا اہل بدر کے یتیم تمہاری نسبت پچھاڑے ہوئے (حاجت مند) ہیں۔

۱۱۷۷- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ الْمُرَادِیْ اَمْلٰی عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ عَیَّاشِ بْنِ عُقْبَۃَ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ الْفَضْلَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ حَدَّثَہٗ اَنَّ ابْنَ اُمِّ الْحَکِیْمِ اَوْ ضُبَاعَۃَ ابْنَتَیِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَہٗ عَنْ اِحْدٰھُمَا اِنَّھَا قَالَتْ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْیًا فَذَھَبْتُ اَنَا وَاُخْتِیْ فَاطِمَۃُ ابْنَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَکَوْنَا اِلَیْہِ مَا نَحْنُ فِیْہِ وَسَاَلْنَا اَنْ یُّعْطِیَنَا شَیْئًا مِّنَ السَّبْیِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَقَکُنَّ یَتَامٰی بَدْرٍ وَّلٰکِنْ سَاَدُلُّکُنَّ عَلٰی مَا ھُوَ خَیْرٌ لَّکُنَّ تُکَبِّرْنَ اللّٰہَ عَلٰی اَثَرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ تَکْبِیْرَۃً وَّثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

حضرت عیاش بن عقبہ حضرمی سے روایت ہے حضرت فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت زبیر بن عبد المطلب کی صاحبزادی ام حکیم یا ضباعہ کے بیٹے نے ان میں سے ایک سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو میں اور میری بہن یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم نے اپنی حالت کی شکایت کی اور آپ سے سوال کیا کہ قیدیوں میں سے کچھ ہمیں عطا فرمائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر والوں کے یتیم تم پر سبقت رکھتے ہیں لیکن میں عنقریب تمہیں اس سے بہتر بات کی راہنمائی کروں گا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور ایک بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر پڑھو حضرت عیاش فرماتے ہیں وہ دونوں (حضرت ام حکیم اور حضرت ضباعہ) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچا زاد بہنیں تھیں۔

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاحِدَةً قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَا أَدْرِيْ مَا اسْمُ الرَّجُلِ وَلَا اسْمُ أَبِيْهِ۔

حضرت اصبغ بن فرج فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس شخص (راوی) اور اس کے باپ کا نام معلوم نہیں۔

قِيْلَ لَهُ لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً لَكَ عَلٰى مَنْ أَوْجَبَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُوْجِبُهُ لِمَنْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْثَارَهُ بِهِ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ آثَرَ بِهِ ذَا قُرْبَاهُ مِنْ يَتَامٰى أَهْلِ بَدْرٍ وَمِنَ الضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ قَدْ صَارُوْا لِضُعْفِهِمْ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَلَمَّا انْتَفٰى قَوْلُ مَنْ رَأٰى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى وَاحِدٍ بِجُمْلَتِهِمْ عَلٰى أَنَّهُمْ عِنْدَهُ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً لَا يَتَخَطَّوْنَ إِلٰى غَيْرِهِمْ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّ حَقَّ ذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ خُمُسٍ فِي الْغَنَائِمِ وَفِي الْفَيْءِ بِفَقْرِهِمْ وَلِحَاجَتِهِمْ بِمَا احْتَجَجْنَا بِهِ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْقَوْلَيْنِ ثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ وَهُوَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَخُصَّ بِهِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَحَرَمَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ۔

اس قائل سے کہا جائے گا کہ یہ بات تمہارے لیے ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں بن سکتی جو قرابتداروں کا حصہ واجب قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ اسے ان لوگوں کے لیے واجب قرار دیتا ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترجیح دینا مناسب سمجھیں تو ہوسکتا ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ اپنے قرابتداروں میں اہلِ بدر کے یتیموں اور ان کمزور لوگوں کو ترجیح دی ہو جو اپنی کمزوری کی وجہ سے اہلِ صفہ میں سے ہوگئے۔ تو جب ہمارے دلائل سے دونوں قولوں کی نفی ہوگئی یعنی اس شخص کے قول کی بھی جو قرابتداروں کے لیے ایک ہی حصہ قرار دیتا ہے یعنی وہ ان کے نزدیک صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ان سے دوسروں کی طرف تجاوز نہیں کرتا، اور اس شخص کا قول بھی جو غنیمتوں کے خمس اور مال فئے میں ان کا حصہ ان کی محتاجی اور حاجت کی وجہ سے قرار دیتا تو دوسرا قول ثابت ہوگیا وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ اس کے ساتھ ان میں سے جس کو چاہیں خاص کریں اور جسے چاہیں محروم کریں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مَا يُغْنِيْنَا عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا مَعَ أَنَّا نَزِيْدُ فِيْ ذٰلِكَ بَيَانًا أَيْضًا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے تو اسے کہا جائے گا کہ ہم نے اس کتاب میں اس سے پہلے دلائل ذکر کر دیئے ہیں اب ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں البتہ ہم اس کی وضاحت کے لیے کچھ اضافہ کرتے ہیں۔

١١٧٩- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِيْ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا مَا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَا مَا يَمْنَعُكَ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَا عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ اَرْسِلَاهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا فَقَالَ اَخْرِجَا مَا تُضْمِرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ وَقَدْ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيْ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّوْنَ وَنُصِيْبُ كَمَا يُصِيْبُوْنَ فَسَكَتَ حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ اِلَيْنَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ اَنْ لَا

حضرت مالک بن انس، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل بن حارث نے ان سے بیان کیا کہ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب اکٹھے ہوئے اور باہم گفتگو کی کہ اگر ہم ان دو بچوں میرے اور حضرت فضل بن عباس کے بارے میں فرمایا، صدقہ کی وصولی کے لیے بھیجیں تو جو کچھ لوگ دیتے ہیں یہ بھی دیں اور جو کچھ لوگ حاصل کرتے ہیں یہ بھی حاصل کریں راوی فرماتے ہیں وہ دونوں اسی حالت میں تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے پاس کھڑے ہو گئے انہوں نے آپ کے سامنے ذکر کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو اللہ کی قسم! حضور علیہ السلام ایسا نہیں کریں گے ان دونوں نے فرمایا کہ آپ بخل کی وجہ سے اس بات سے رُک رہے ہیں اللہ کی قسم! آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں لیکن ہم آپ سے بُخل نہیں کرتے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابوحسن ہوں (یعنی میں خوبیوں کا مالک ہوں حسد نہیں کرتا) ان دونوں کو بھیجو پھر وہ دونوں چلے گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ لیٹ گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ہم آپ سے پہلے حجرہ مبارکہ میں پہنچ گئے اور وہاں کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ تشریف لائے اور آپ نے ہم دونوں کے کان پکڑ کر فرمایا جو کچھ تمہارے دل میں ہے ظاہر کرو پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اندر گئے آپ ان دنوں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا وکیل بنایا پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ نیکی کرنے والے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم نکاح کی عمر کو

تَكَلَّمَا فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُوْا لِيْ مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ فَأَنْكَحَنِيْ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ وَكَذَا أَفَلَا يَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مَحْمِيَةَ أَنْ يُّصْدِقَ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ وَلَمْ يَقْسِمِ الْخُمُسَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ عَدَدِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَيُعْلَمَ مِقْدَارُ مَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ أَتٰى مَا سَمَّى اللّٰهُ لِذَوِي الْقُرْبٰى فِي الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ صَدْرِ كِتَابِنَا هٰذَا لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ إِذًا لَوَجَبَ التَّسْوِيَةُ فِيْهِ بَيْنَهُمْ وَإِذًا لَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُهُ فِيْ يَدِ مَحْمِيَةَ دُوْنَ أَهْلِهِ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيْهِمْ كَمَا لَمْ يَحْبِسْ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ عَنْ أَهْلِهَا وَلَمْ يُوَلِّ عَلَيْهَا حَافِظًا دُوْنَ أَهْلِهَا فَفِيْ تَوْلِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ مَنْ يَّحْفَظُهُ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيْمَنْ يَأْمُرُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَهُ إِلَيْهِ فِيْمَنْ يَرٰى فِيْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ وَلَوْ كَانَ لِذَوِي الْقُرْبٰى حَقٌّ بِعَيْنِهِ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُّصْرَفَ سَهْمٌ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ حَقُّهُ مِنْهُ إِلٰى مَنْ سِوَاهُ وَإِنْ كَانُوْا

پہنچ چکے ہیں ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوتے ہیں کہ آپ ہمیں بعض صدقات (کی وصولی) پر مقرر فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح آپ تک مال پہنچائیں اور دوسروں کی طرح ہم بھی فائدہ حاصل کریں آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ سے (دوبارہ) کلام کریں حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے ہمیں بات نہ کرنے کا اشارہ کر رہی تھیں آپ نے فرمایا آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ حلال نہیں یہ تو لوگوں کی میل ہے محمیہ کو میرے پاس بلاؤ اور وہ خمس پر مقرر تھے اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ جب وہ آئے تو آپ نے حضرت محمیہ سے فرمایا اس لڑکے یعنی حضرت فضل بن عباس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث سے فرمایا اس لڑکے (عبدالمطلب بن ربیعہ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو تو انہوں نے میرے ساتھ نکاح کر دیا پھر حضرت محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کی طرف سے خمس میں سے اتنا اتنا مہر ادا کرو تو کیا وہ (معترض) نہیں جانتا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ کو خمس میں سے ان دونوں کی طرف سے مہر ادا کرنے کا حکم فرمایا اور اس کے بعد بنو ہاشم اور بنو مطلب کی تعداد کے مطابق خمس تقسیم نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوتا کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے کتنی مقدار ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو آیتوں میں جن کا ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا قرابتداروں کا جو حصہ بیان کیا ہے وہ قرابتداری کی وجہ سے کسی معین جماعت کے لیے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اس صورت میں ان کے درمیان برابری ضروری ہوتی اور اس صورت میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اہلِ بیت سے الگ کر کے حضرت محمیہ کے پاس نہ رکھتے حتیٰ کہ وہ ان سب کو عطا فرماتے جیسا کہ آپ نے غنیمت کے چار حصے ان کے مستحقین سے نہیں روکے اور ان سے روک کر اس پر کوئی محافظ مقرر نہیں فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اولی قربی لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحبس حقا للفضل بن العباس بن عبد المطلب ولا لعبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث ولا عن غیرھما حتی یؤدی الی کل واحد منھم حقہ ولما احتاج الفضل بن العباس وعبد المطلب بن ربیعۃ ان یتصدق عنھما شیئا قد جعلہ اللہ لھما بالآیۃ التی ذکرھم فیھا ففی انتفاء ما ذکرنا دلیل صحیح وحجۃ قائمۃ ان ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعلہ فی ذوی قرباہ الذین جعلہ فیھم وما قد کان لہ صرفہ عنھم الی ذوی قرباہ مثلھم وان بعضھم لم یکن اولی بہ من بعض الا من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضعہ فیہ منھم فیکون بذلک اولی ممن رای یخطیہ بہ منھم۔

۱۱۸۰ - فی ذلک ایضا حجۃ اخری وھی ان فھد بن سلیمان بن یحیی قال حدثنا الحجاج بن المنھال قال ثنا حماد بن سلمۃ عن بدیل بن میسرۃ عن عبد اللہ بن شقیق عن رجل من بلقین قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بوادی القری فقلت یا رسول اللہ لمن المغنم فقال للہ سھم وھؤلاء اربعۃ اسھم قلت فھل احد احق بشیء من المغنم من احد قال لا حتی السھم یاخذہ احدکم من اخیہ فلیس باحق بہ من اخیہ۔

۱۱۸۱ - حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا

کا غنیمت کے خمس پر کسی کو مقرر کرنا پھر آپ کے حکم سے اس
کسی کو عطا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا اختیار آپ
کو حاصل تھا کہ قرابتداروں میں سے جیسے مناسب سمجھیں عطا
فرمائیں اگر قرابتداروں کا مقررہ حصہ ہوتا تو آپ کسی ایک
قرابتدار کا حصہ دوسرے کو عطا نہ فرماتے اگرچہ وہ قریبی ہو
اور آپ یقیناً حضرت فضل بن عباس، عبدالمطلب بن ر
بن حارث اور ان کے علاوہ دوسروں کا حق نہ رو
ان میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیتے اور (اس سو
حضرت فضل بن عباس اور عبدالمطلب بن ربیعہ اس با
کے محتاج نہ ہوتے کہ ان کی طرف سے کوئی چیز بطور صدقہ ادا کی
جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ کے ذریعے اسے
ان کے لیے قرار دیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات کی نفی
پر صحیح دلیل اور مضبوط حجت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سلسلے میں اپنے قرابتداروں کے لیے جو عمل
کیا کہ بعض کو عطا فرمایا اور دوسروں کو نہ دیا حالانکہ ان میں
سے بعض دوسروں سے زیادہ قریبی نہ تھے تو اس کی وجہ صرف یہی
تھی کہ آپ کو اس بات کا اختیار تھا کہ ان میں سے جس کو چاہیں مقدم کریں
اس سلسلے میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ ہے حضرت
بدیل بن میسرہ، حضرت عبداللہ بن شقیق سے اور وہ بلقین کے
ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وادیٔ قریٰ میں
تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مال غنیمت کس کے لیے ہے؟
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے ایک حصہ ہے اور ان لوگوں کے
لیے چار حصے ہیں میں نے پوچھا کیا کوئی شخص دوسرے کی نسبت
غنیمت کا زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ تم میں
سے کوئی اپنے بھائی سے حصہ لیتا ہے تو وہ اپنے بھائی کی
نسبت اس کا زیادہ حق نہیں رکھتا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبداللہ بن شقیق،

يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ شَقِيقٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بُلْقِينَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

بلقین کے ایک شخص سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَصْلٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ۔

حضرت شعبہ، حضرت ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کون سی قوم ہے یا (فرمایا) کون وفد ہے انہوں نے عرض کیا "ربیعہ" آپ نے فرمایا قوم یا وفد کا آنا مبارک ہو نہ ذلت ہو نہ پشیمانی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) میں آسکتے ہیں (باقی مہینوں میں لڑائی کا خطرہ ہوتا ہے) آپ ہمیں اصل اور فیصلہ کن بات بتا دیں تاکہ ہم اپنے پچھلوں کو بتائیں اور اس کے ذریعے ہم جنت میں داخل ہوں آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کیا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ (خمس) دو۔

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعُلِمَ أَنَّهُ قَدْ أَضَافَ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيمَةِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُضِفْ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهَا وَأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنْهَا

حضرت ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عبدالقیس کا وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس سے معلوم ہوا کہ خمس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا اور باقی چار حصوں کو اس کی طرف منسوب نہیں کیا خمس کے علاوہ کو قوم کے لیے غیر معین طور پر رکھا حضور علیہ السلام جس کو چاہیں عطا فرمائیں اگر یہ قرابت داروں کی معلوم تعداد کے لیے ہوتا تو اس طرح نہ ہوتا کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ

لِقَوْمٍ بِغَيْرِ أَعْيَانِهِمْ يَضَعُهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَلَى مَا يَرَى وَلَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبَى الْمَعْلُومِ عَدَدُهُمْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ الْخُمُسَ لِيَضَعَهُ فِيمَا يَرَى وَضْعَهُ وَيَقْسِمُ مَا بَقِيَ بَعْدَهُ عَلَى السُّهْمَانِ فَدَلَّ أَنَّ مَا كَانَ يَقْسِمُهُ عَلَى السُّهْمَانِ أَنَّهُ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ مَنْعُهُمْ مِنْهُ وَأَنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ لَا يَقْسِمُهُ حَتَّى يَدْخُلَ فِيهِ رَأْيُهُ هُوَ الَّذِي لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ وَأَنَّهُ مَرْدُودٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَضَعَهُ فِيمَا يَرَى ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي حُكْمِ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهُ فِي ذَوِي قُرْبَاهُ فِي حَيَاتِهِ كَيْفَ حُكْمُهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلُونَ هُوَ رَاجِعٌ مِنْ قَرَابَتِهِ إِلَى قَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ آخَرُونَ هُوَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَلِبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً وَقَالَ آخَرُونَ وَهُمُ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ مَا كَانَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهُ فِيهِ مِنْ قَرَابَتِهِ هُوَ مُنْقَطِعٌ عَنْهُمْ بِوَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا فِي هٰذِهِ الْأَقْوَالِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْهَا قَوْلًا صَحِيحًا فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي حَيَاتِهِ فِي الْمَغْنَمِ سَهْمُ الصَّفِيِّ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ

علیہ وسلم خمس لیتے تاکہ اسے جہاں مناسب سمجھیں صرف فرمائیں اور جو باقی بچے اسے حصوں میں تقسیم فرمائیں تو یہ اس بات پر دلا ہے کہ جو کچھ آپ مختلف حصوں میں تقسیم فرماتے وہ معین قوم کے لیے تھا کسی کے لیے جائز نہ تھا کہ ان سے روکے اور جسے آپ لیتے اور اپنی رائے کے بغیر تقسیم نہ فرماتے یہ وہ مال تھا جو کسی معین قوم کے لیے نہ تھا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طر لوٹایا جاتا آپ جہاں مناسب سمجھتے خرچ کرتے پھر محدثین اس بارے میں گفتگو کی کہ جو کچھ آپ اپنی حیات طیبہ میں قرابتداروں کو دیتے تھے آپ کے وصال کے بعد اس کا حکم کیا ہوگا ؟ کچھ کہنے والوں نے فرمایا کہ آپ کے بعد وہ آپ کی قرابت سے خلیفۂ وقت کی قرابت کی طرف لوٹے گا دوسرے حضرات نے فرمایا کہ وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ہوگا کچھ دوسرے حضرات ہیں جو کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات طیبہ میں اپنے اختیار سے جو کچھ قرابت داروں کو دیتے تھے آپ کے وصال سے وہ حصہ ختم ہوگیا چنانچہ ہم نے ان اقوال میں غور و فکر کیا تاکہ ان سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کے لیے ایک منتخب حصہ ہوتا تھا اس سلسلے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ۔

أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ۔

١١٨٤ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْهِ مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهٖ وَنُحَدِّثُ بِهٖ مَنْ بَعْدَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنْ تُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَتُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَتُعْطُوْا سَهْمَ اللّٰهِ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالصَّفِيَّ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عبدالقیس کا وفد، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے اور ہمارے درمیان یہ مضر کا قبیلہ حائل ہے اور ہم آپ کے پاس حرمت والے مہینوں کے علاوہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے ہمیں آپ کوئی بات بتائیں جسے ہم اختیار کریں اور اپنے پچھلے لوگوں سے بھی بیان کریں آپ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مالِ غنیمت میں اللہ تعالیٰ کا حصہ اور منتخب حصہ نکالنا اور تمہیں سبز گھڑے کدو سے بنائے گئے برتن، لکڑی کے برتن اور زنار کول لگے ہوئے برتن سے منع کرتا ہوں (ان برتنوں میں شراب بنائی جاتی تھی اس لیے منع فرمایا)

١١٨٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذِي الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ذوالفقار تلوار کو بطور نفل (زائد) لیا۔

١١٨٦ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيِّ قَالَ كَانَ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ الصَّفِيُّ يُصْطَفٰى بِهٖ إِنْ شَاءَ عَبْدًا أَوْ إِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا۔

حضرت مطرف فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے حضور علیہ السلام کے حصے اور منتخب حصے کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ایک عام مسلمان کی طرح ہوتا تھا اور جو منتخب حصہ ہوتا آپ خود اس کا انتخاب فرماتے غلام یا لونڈی یا گھوڑا جو چاہتے لیتے۔

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَنَفَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالفقار (نامی) تلوار بدر کے دن بطور نفل لی اور یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ نے غزوۂ احد کے دن خواب دیکھا تھا۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فِيمَا يَحْتَجُّ بِهِ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنِي النَّضِيرِ وَخَيْبَرَ وَفَدَكَ فَأَمَّا بَنُوا النَّضِيرِ فَكَانَتْ فَجَزَّأَهَا ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَقَسَمَ مِنْهَا جُزْءًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ وَحَبَسَ جُزْءًا لِلنَّفَقَةِ فَمَا فَضَلَ عَنْ أَهْلِهِ رَدَّهُ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ۔

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ ... (فرماتے ہیں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی ... فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین منتخب مال تھے یعنی بنو نضیر اور خیبر (کا مال) اور فدک (کا باغ) بنو نضیر (سے حاصل ہونے والے مال) کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا ایک حصہ مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا ایک حصہ اپنے خرچ کے لیے رکھا اور جو کچھ آپ کے گھر والوں سے بچا اسے مہاجرین فقراء (رضی اللہ عنہم) کی طرف لوٹا دیا۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِأَعْلَى الْمِرْبَدِ فِي سُوقِ الْإِبِلِ إِذَا أَتَى عَلَيْنَا أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ شَكَّ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ قَالَ هَا فَاقْرَأْهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لَنَا فَإِذَا فِيهِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ حَيٍّ مِنْ عُكْلٍ أَنَّهُمْ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِينَ وَأَقَرُّوا بِالْخُمُسِ فِي غَنَائِمِهِمْ

حضرت جریری، حضرت ابوالعلاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ میں اونٹوں کے بازار میں مربد کے بالائی حصہ میں تھا کہ اچانک ہمارے پاس ایک اعرابی آیا اس کے پاس چمڑے یا جراب (تلوار کا بیان) کا ایک ٹکڑا تھا حضرت جریری کو شک ہے، اس نے کہا کیا تم میں سے کوئی پڑھا ہوا ہے (حضرت ابوالعلاء فرماتے ہیں) میں نے کہا میں پڑھتا ہوں اس نے کہا یہ لو اور پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہمارے لیے لکھا ہے دیکھا تو اس میں (یوں تحریر) تھا حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنو زہیر بن قیس کی طرف جو عُکل قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے

وَسَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيِّهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُحَدِّثُنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ وَحَرُ الصَّدْرِ فَلْيَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أَرَاكُمْ تُرَوْنَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَدَّثْتُكُمُ الْيَوْمَ حَدِيثًا فَأَخَذَهَا ثُمَّ انْطَلَقَ۔

رسول میں وہ مشرکین سے جدا ہو گئے انہوں نے اپنی غنیمتوں میں خمس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ اور آپ کے منتخب (صفی) مال کا اقرار کیا انہیں اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ امن ہے حاضرین میں سے بعض نے کہا کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے جو ہم سے بیان کرے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے سینے سے بغض جاتا رہے وہ صبر کے مہینے (رمضان المبارک کے مکمل) اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے قوم میں سے ایک شخص نے کہا کیا تم نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس نے کہا میرے خیال میں تم مجھے حضور علیہ السلام پر جھوٹ بولنے والا سمجھتے ہو کوئی حدیث ہرگز نہیں سناؤں گا پھر وہ چلا گیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَأَجْمَعُوْا جَمِيْعًا أَنَّ هٰذَا السَّهْمَ لَيْسَ لِلْخَلِيْفَةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ كَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ الْخَلِيْفَةُ لَا يَخْلُفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ لَهُ مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ دُوْنَ سَائِرِ الْمُقَاتِلِيْنَ مَعَهُ كَانَتْ قَرَابَتُهُ أَحْرَى أَنْ لَا تَخْلُفَ قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ فَبَطَلَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَا قَالَ النَّاسُ سِوٰى هٰذَا الْقَوْلِ مِنْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ فَأَمَّا مَنْ خَصَّ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لَهُمْ خَاصَّةً فَقَدْ ذَكَرْنَا فَسَادَ قَوْلِهِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بات پر ان سب کا اتفاق ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ حصہ خلیفہ کو نہیں ملے گا اور وہ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں ہے تو جب خلیفہ اس مال میں جو مجاہدین کے علاوہ صرف آپ کے ساتھ خاص ہے، آپ کا نائب نہیں بن سکتا۔ تو یہ بات زیادہ مناسب ہے کہ آپ کی قرابت کو آپ کی حیات طیبہ میں جو کچھ غنیمت اور مال فے سے ملتا تھا اس میں خلیفہ کی قرابت کو نیابت حاصل نہ ہو۔ اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو کہتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے قرابتداروں کا حصہ خلیفہ کے قرابتداروں کے لیے ہو گا۔ پھر ہم اس قول کے علاوہ دوسرے اقوال کی طرف لوٹتے ہیں جن کا ہم نے اس فصل میں ذکر کیا تو جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی قرابتداروں کو چھوڑ کر اسے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ خاص کیا تو ہم نے اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں اس کے قول کا فساد ذکر کیا ہے لہٰذا اب اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ مال آپ کے ان رشتہ داروں کے لیے ہے جو محتاج ہوں مالداروں کے لیے نہیں اور انہوں نے ان لوگوں کو دوسرے مسلمانوں کے فقراء کی

فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهٖ هٰهُنَا وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَهٗ لِفُقَرَاءِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ اَغْنِيَآئِهِمْ وَجَعَلَهُمْ كَغَيْرِهِمْ مِّنْ سَائِرِ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ ذَكَرْنَا اَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَسَادَ قَوْلِهٖ فَاَغْنَانَا عَنْ اِعَادَتِهٖ هٰهُنَا وَبَقِيَ قَوْلُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّضَعَهٗ فِيْمَنْ رَاٰى وَضْعَهٗ فِيْهِ مِنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ وَاِنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ لَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّصْطَفِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهٖ مَا رَاٰى فَكَانَ ذٰلِكَ مُنْقَطِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهٖ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ مَالُهٗ اَنْ يَّخُصَّ بِهٖ مَنْ رَاٰى مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ فِيْ حَيَاتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِ وَفَاتِهٖ وَلَمَّا بَطَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى اَحَدٍ بَعْدَ وَفَاتِهٖ بَطَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ السَّهْمُ لِاَحَدٍ مِّنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ۔

طرح قرار دیا ہے تو ہم نے اس کتاب میں ان لوگوں کے قول کا فساد بھی ذکر کر دیا ہے لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں اب ان لوگوں کا قول باقی رہ گیا جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ ان قرابت داروں میں سے جسے مناسب سمجھیں عطا فرمائیں اور جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عطا نہ فرمائیں ان میں سے کوئی مستحق نہیں آپ کو یہ بھی حق تھا کہ مالِ غنیمت میں سے اپنی ذات کے لیے جو کچھ چاہیں چن لیں تو یہ آپ کے وصال سے منقطع ہو گیا آپ کے بعد کسی کے لیے واجب نہیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں اختیار تھا اپنے قرابت داروں میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور دوسروں کو چھوڑ دیں آپ کے وصال کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں تو پھر جب آپ کے وصال کے بعد کسی کے لیے اس اختیار کا ہونا باطل ہو گیا تو آپ کی وفات کے بعد اس حصے کا آپ کے کسی قرابتدار کے لیے ہونا بھی باطل ہو گیا۔

۱۱۹۰- فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ اَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ اِلَى

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات میں تم سے اختلاف کرتے ہیں حضرت ابن شہاب حضرت یزید بن ہرمز سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ صاحب یمامہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "ذوی القربی" کا حصہ معلوم کرنے کے لیے ان کو خط لکھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو لکھا کہ وہ (حصہ) ہمارے لیے تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی فَکَتَبَ اِلَیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ لَنَا وَقَدْ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا لِیُنْکِحَ مِنْهُ اَیِّمَنَا وَیَقْضِیَ مِنْهُ غَارِمَنَا فَاَبَیْنَا اَنْ یُسَلِّمَهٗ لَنَا کُلَّهٗ وَرَاَیْنَا اَنَّهٗ لَنَا۔

بلایا تاکہ وہ اس مال سے ہمارے رنڈووں کا نکاح کریں اور اس سے ہمارے قرضوں کو ادا کریں تو ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ مال ہمیں دیں ہمارا یہی خیال ہے کہ وہ ہمارا حق ہے۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسًا یُحَدِّثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ کَتَبَ نَجْدَةُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی الَّذِیْنَ ذَکَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ لَهُمْ فَکَتَبَ اِلَیْهِ وَاَنَا شَاهِدٌ کِتَابَهٗ اَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی ذٰلِكَ عَلَیْنَا قَوْمُنَا۔

حضرت یزید بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک تحریر کے ذریعے ان "ذوی القربیٰ" کے بارے میں پوچھا جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور ان کا حصہ مقرر کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اور میں ان کی تحریر کا گواہ ہوں کہ ہم ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہیں لیکن ہماری قوم نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

قِیْلَ لَهٗ اِنَّا لَمْ نَدْفَعْ اَنْ تَکُوْنَ قَدْ خُوْلِفْنَا فِیْمَا ذَهَبْنَا اِلَیْهِ مِمَّا ذَکَرْنَا وَلٰکِنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَاٰی فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ سَهْمَ ذَوِی الْقُرْبٰی ثَابِتٌ وَاَنَّهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ فِیْ حَیٰوةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ وَقَدْ اَخْبَرَ اَنَّ قَوْمَهٗ اَبَوْا ذٰلِكَ عَلَیْهِ وَفِیْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَنْ تَابَعَهٗ مِنْهُمْ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ عَلٰی ذٰلِكَ فَمِثْلُ مَنْ ذَکَرْنَا یَکُوْنُ قَوْلُهٗ مُعَارِضًا لِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔

تو اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ ہم اس بات کا رد نہیں کرتے کہ ہمارے مذکورہ بالا موقف پر ہماری مخالفت کی گئی لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اس سلسلے میں خیال یہ ہے کہ ذوی القربیٰ کا حق ثابت ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اور آپ کے بعد بھی بنوہاشم کے لیے ہے اور انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی قوم نے ان کی اس بات کا انکار کیا۔ ان (انکار کرنے والوں) میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آپ کی اتباع کرنے والے دوسرے حضرات بھی ہیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے خلاف ہے۔

۱۱۹۲ - وَلَقَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِیِّ عَنِ ابْنِ حُمَیْدٍ قَالَ وَقَعَتْ جَرَّةٌ فِیْهَا وَرِقٌ مِّنْ دَیْرِ خَرُوْبٍ فَاَتَیْتُ بِهَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن بشر خثعمی، حضرت ابن حمید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں
چاندی کا ایک گھوڑا گرا ہوا تھا میں اسے لے کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر کے چار حصے لے لو اور پانچواں حصہ میرے پاس لاؤ

أقسمها على خمسة أخماس فخذ أربعة وهات خمسا فلما أدبرت قال أفي ناحيتك مساكين فقراء فقلت نعم قال فخذه فاقسمه بينهم أفلا يرى أن عليا رضي الله تعالى عنه قد أمره أن يقسم الخمس من الركاز في فقراء ناحيته فلم يوجب عليه دفع شيء منه إلى أحد من ذوي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا خلاف ما كان عبد الله ابن عباس رضي الله عنهما رآه في ذلك.

جب اس نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پڑوس میں کچھ مساکین فقراء ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں تو فرمایا یہ لو اوران کے درمیان تقسیم کردو تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ مدفون مال میں سے اپنی پڑوسی فقراء پر تقسیم کرے اور آپ نے اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی رشتہ دار کے لیے کچھ بھی واجب نہ فرمایا تو یہ، حضرت ۲۱- عباس رضی اللہ عنہما کے موقف کے خلاف ہے۔

۱۱۹۳ - وقد حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا أزهر بن سعد السمان عن ابن عون قال حدثني عمير بن إسحاق قال حدثني عبد الله بن عبد الله بن أمية اللهم أو حدث القوم وأنا فيهم قال حدثني عبد الرحمن بن عوف قال أرسل إلي عمر ظهرا فأتيته فلما انتهيت إلى الباب سمعت نحيبا شديدا فقلت إنا لله وإنا إليه راجعون أغيري عمر أمير المؤمنين فدخلت حتى جئت فوقعت يدي عليه فقلت لا بأس بك يا أمير المؤمنين فقال أعجبك ما رأيت قلت نعم قال ها إن الخطاب على الله لو كرسنا عليه كان حدا إلى صاحبي قبلي قال ثم قال اجلس بنا نتفكر فكتبنا المحقين في سبيل الله وكتبنا أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ومن دون ذلك فأصاب المحقين في سبيل الله أربعة آلاف وأصاب أمهات المؤمنين رضوان الله عليهن ومن دون ذلك ألفا

حضرت عمیر بن اسحق فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ جانتا ہے) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن امیہ نے مجھ سے یا قوم سے بیان کیا اور میں بھی ان میں تھا فرمایا مجھ سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ظہر کے وقت کسی کو میری طرف بھیجا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں دروازے تک پہنچا تو میں نے بہت زیادہ بلند آواز سے رونے کی آواز سنی میں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا کیا یہ میرے سردار حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں میں اندر گیا حتیٰ کہ ان کے پاس پہنچا تو میرا ہاتھ ان پر لگا میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ کو کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا اس پر تمہیں تعجب ہوا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا دیکھو اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر سختی سے عمل پیرا ہوں تو میرے پہلے ساتھی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی برابری ہوگی فرماتے ہیں پھر فرمایا ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم غور وفکر کریں ہم نے ان لوگوں کے نام لکھے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں مستحق ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور ان کے علاوہ دوسروں کے نام بھی لکھے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مستحق ہیں ان کو چار ہزار ملے جب کہ ازواج مطہرات اور دوسرے لوگوں کو ایک ہزار، حتیٰ کہ ہم نے مال کو

حَتّٰی وَرَدَ عَنِ الْمَالِ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ قَدْ سَوَّيَا بَيْنَ الْمُحِقِّيْنَ وَبَيْنَ اَهْلِ الدَّرَجَةِ الَّتِيْ بَعْدَهُمْ وَلَمْ يُدْخِلْ فِيْ ذٰلِكَ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَتِهِمْ كَمَا اَدْخَلَا الْاِسْتِحْقَاقَ بِاسْتِحْقَاقِهِمْ -

١١٩٤- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَيْضًا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى غُفْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَيْهِ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنِيْ وَلْيَاْخُذْ فَاَتٰی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَانِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ قَالَ خُذْ بِيَدِكَ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَوَجَدَهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ اُعْدُدْ اِلَيْهَا اَلْفًا ثُمَّ اَعْطٰی مَنْ كَانَ وَعَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ مَا بَقِيَ فَاَصَابَ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ جَاءَهٗ مَالٌ كَثِيْرٌ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ النَّاسِ فَاَصَابَ كُلَّ اِنْسَانٍ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا وَفَضَلَ مِنَ الْمَالِ فَضْلٌ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَضَلَ فَضْلٌ وَلَكُمْ خَدَمٌ يُعَالِجُوْنَ لَكُمْ وَيَعْمَلُوْنَ لَكُمْ فَاِنْ شِئْتُمْ رَضَخْنَا لَهُمْ

تقسیم کر دیا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما نے مستحقین اور ان کے بعد قرابت داروں میں مساوات قائم کی ان میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو قربت کی وجہ سے شامل نہ کیا جیسا کہ مستحقین کو ان کے استحقاق کی وجہ سے شامل کیا۔

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر بن عبداللہ (غفرہ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کے پاس بحرین سے مال آیا آپ نے فرمایا جس کسی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آئے اور (وعدہ کے مطابق) لے جائے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب بحرین سے مال آیا تو آپ مجھے اتنا اتنا دیں گے تین مرتبہ ہاتھوں کو ملا کر فرمایا آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے لے لیں انہوں نے اپنے ہاتھ سے لیا تو اسے پانچ سو پایا فرمایا اس کے ساتھ ایک ہزار گن لو پھر جس جس سے حضور علیہ السلام کا وعدہ تھا اسے عطا فرمایا پھر باقی ماندہ کو صحابہ کرام میں تقسیم کر دیا تو ہر شخص کو دس درہم ملے جب دوسرا سال ہوا تو آپ کے پاس پہلے سے بھی زیادہ مال آیا آپ نے اسے صحابہ کرام کے درمیان تقسیم کر دیا تو ہر شخص کو بیس درہم ملے اور کچھ مال بچ گیا آپ نے فرمایا اے لوگو! کچھ مال بچ گیا ہے تم سے کچھ لوگ مقدم ہیں وہ تمہارے لیے محنت اور کام کاج کرتے ہیں اگر تم چاہو تو ہم انہیں (مزید) دے دیں چنانچہ ان کو پانچ درہم عطا فرمائے عرض کیا اے خلیفۂ رسول! اگر آپ مہاجرین و انصار کو ان کی فضیلت کے باعث زیادہ دیتے (تو اچھا تھا) آپ نے فرمایا ان کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے یہ مالِ غنیمت ہے اور مالِ غنیمت میں کسی کو ترجیح دینے کی بجائے مساوات افضل ہے جب

فَرَضَ لَهُمْ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقِيلَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَضَّلْتَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ
بِفَضْلِهِمْ قَالَ إِنَّمَا أُجُورُهُمْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّمَا
هٰذَا مَغَانِمُ وَالْأُسْوَةُ فِي الْمَغَانِمِ أَفْضَلُ مِنَ
الْأَثَرَةِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرُ فُتِحَتْ عَلَيْهِ الْفُتُوحُ
وَجَاءَهُمْ مَالٌ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ لِأَبِي
بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي هٰذَا الْمَالِ رَأْيٌ
وَلِي رَأْيٌ آخَرُ رَأَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُقْسَمَ بِالسَّوِيَّةِ
وَرَأَيْتُ أَنْ أُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ
وَلَا أَجْعَلُ مَنْ قَاتَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَهُ فَفَضَّلَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارَ فَجَعَلَ لِمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْهُمْ خَمْسَةَ
آلَافٍ وَمَنْ كَانَ لَهُ إِسْلَامٌ كَإِسْلَامِهِمْ إِلَّا أَنَّهُ
لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا أَرْبَعَةَ آلَافٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ
وَلِلنَّاسِ عَلَى قَدْرِ إِسْلَامِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ
وَفَرَضَ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ إِلَّا صَفِيَّةَ
وَجُوَيْرِيَةَ فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ آلَافٍ سِتَّةَ
آلَافٍ فَأَبَتَا أَنْ تَأْخُذَا فَقَالَ إِنَّمَا فَرَضْتُ
لَكُنَّ بِالْهِجْرَةِ فَقَالَتَا إِنَّمَا فَرَضْتَ لَهُنَّ
لِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَنَا مِثْلُ مَكَانِهِنَّ فَأَبْصَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَهُنَّ سَوَاءً وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا لِقَرَابَتِهِ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ
لِنَفْسِهِ خَمْسَةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِعَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ خَمْسَةَ
آلَافٍ وَرُبَّمَا زَادَ الشَّيْءَ وَفَرَضَ لِلْحَسَنِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور حضرت عمر فار
رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ پر فتوحات کا دروازہ کھل گیا ا
اس سے مسلمانوں کے پاس بہت زیادہ مال آیا انہوں نے
فرمایا اس مال کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کی ایک رائے تھی لیکن میری اور رائے ہے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ اسے برابر تقسیم کیا
جائے اور میرا خیال ہے کہ میں مہاجرین و انصار کو فضی
دوں اور جس شخص نے (حالتِ کفر میں) رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کی ہے اسے اس کی طرح قرار نہ
دوں جس نے آپ کے ساتھ مل کر (کفار سے) لڑائی کی چنانچ
آپ نے مہاجرین و انصار کو ترجیح دی ان میں سے جو غزوہ
بدر میں شریک ہوئے ان کے لیے پانچ پانچ ہزار اور جو ان
کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے لیکن بدر میں شریک نہیں ہوئے
ان کو چار چار ہزار عطا فرمایا دوسرے حضرات کو ان کے اسلام
لانے اور مقام و مرتبہ کے اعتبار سے عطا فرمایا۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے لیے بارہ
ہزار مقرر فرمائے البتہ حضرت صفیہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا
کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے انہوں نے لینے سے انکار کر دیا
آپ نے فرمایا میں نے تمہارے لیے ہجرت کی وجہ سے مقرر کیا
ہے تو انہوں نے فرمایا ازواج مطہرات کے لیے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ان کی نسبت کی وجہ سے مقرر ہوا اور ہمارے
لیے بھی ان کے برابر مقام ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سمجھ گئے اور ان سب کا حصہ برابر برابر کر دیا رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے حضرت عباس بن عبدالمطلب
رضی اللہ عنہ کے لیے بارہ ہزار مقرر فرمائے اور اپنے لیے پانچ
ہزار مقرر کیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بھی پانچ ہزار
مقرر فرمائے۔ اور بعض اوقات زائد بھی دیا حضرت امام حسن و
امام حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے ان

وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَمْسَةَ آلَافٍ
خَمْسَةَ آلَافٍ أَلْحَقَهُمَا بِأَبِيهِمَا لِقَرَابَتِهِمَا
مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ
لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرْبَعَةَ
آلَافٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِأَيِّ شَيْءٍ زِدْتَهُ عَلَيَّ فَمَا
كَانَ لِأَبِيهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لَكَ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِي فَقَالَ إِنَّ
أَبَاهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ فَكَانَ هُوَ أَحَبَّ إِلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِنْكَ وَفَرَضَ لِأَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ فَمَرَّ بِهِ
عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ زِدْهُ أَلْفًا يَا غُلَامُ
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ لِأَيِّ
شَيْءٍ زِدْتَهُ عَلَيَّ وَاللهِ مَا كَانَ لِأَبِيهِ مِنَ
الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِآبَائِنَا قَالَ فَرَضْتُ
لِأَبِي سَلَمَةَ أَلْفَيْنِ وَزِدْتُهُ لِأُمِّ سَلَمَةَ أَلْفًا
فَلَوْ كَانَتْ لَكَ أُمٌّ مِثْلُ أُمِّ سَلَمَةَ زِدْتُكَ
أَلْفًا وَفَرَضَ لِأَهْلِ مَكَّةَ ثَمَانِيَ مِائَةٍ فِي
الشَّرَفِ مِنْهُمْ ثُمَّ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ
وَفَرَضَ لِعُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ
عَمْرٍو ثَمَانِيَ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِلنَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ فِي
أَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ
جَاءَكَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو وَنَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ
فَفَرَضْتَ لَهُ ثَمَانِيَ مِائَةٍ وَجَاءَكَ هَنَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَفَرَضْتَ لَهُ فِي أَلْفَيْنِ فَقَالَ
إِنِّي لَقِيتُ أَبَا هَذَا يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلَنِي

دونوں کو ان کے والد کے ساتھ ملایا حضرت اسامہ بن زید
رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر کئے حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے انہوں نے عرض
کیا کہ آپ نے کس وجہ سے انہیں مجھ سے زیادہ دیا ان کے
والد کو آپ کی طرح فضیلت حاصل نہیں اور انہیں مجھ سے بڑھ
کر فضیلت نہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے والد تمہارے والد
سے زیادہ محبوب تھے اور وہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاں تم سے زیادہ محبوب تھے بدر میں شریک ہونے
والے مہاجرین وانصار کے بچوں کے لیے دو دو ہزار مقرر
فرمائے عمر بن ابی سلمہ وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا
اے غلام! (تقسیم کرنے والے سے فرمایا) انہیں کچھ زیادہ
دے دو حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما نے
عرض کیا آپ نے ان کو مجھ سے زیادہ کس وجہ سے دیا اللہ
کی قسم ان کے والد کو ہمارے آباءواجداد سے زیادہ فضیلت
حاصل نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابوسلمہ کے
لیے دو ہزار مقرر فرمائے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی
وجہ سے ایک ہزار کا اضافہ کیا اگر تمہاری ماں بھی حضرت
ام سلمہ کی طرح ہوتی تو میں تمہیں بھی ایک ہزار زائد دیتا اہل
مکہ کے لیے ان کی عزت واحترام کی وجہ سے آٹھ سو مقرر کیا
پھر ان لوگوں کو ان کے مرتبے کے مطابق عطا فرمایا حضرت
عثمان بن عبداللہ بن عثمان بن عمرو کے لیے آٹھ سو مقرر
فرمائے حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ کو دو ہزار دیئے
حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے عرض کیا آپ کے پاس حضرت
عثمان بن عمرو کا بیٹا آیا (دادا کی طرف نسبت کی) تو آپ نے
اس کے لیے آٹھ سو مقرر کئے اور انصار کا ایک سست
(ادنیٰ) آدمی آیا تو آپ نے اس کے لیے دو ہزار مقرر کر
دیئے آپ نے فرمایا میں نے غزوہ اُحد کے دن اس کے
باپ سے ملاقات کی اس نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ قُتِلَ فَسَلَّ سَيْفَهُ وَكَسَرَ
غِمْدَهُ وَقَالَ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ
وَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَهٰذَا يَرْعَى الْغَنَمَ بِمَكَّةَ
أَفَتَرَانِي أَجْعَلُهُمَا سَوَاءً قَالَ فَعَمِلَ عُمَرُ
عُمْرَهُ كُلَّهُ بِهٰذَا حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ السَّنَةِ
الَّتِي قُتِلَ فِيْهَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ حَجَّ
فَقَالَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ لَوْ مَاتَ أَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ قُمْنَا إِلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
فَبَايَعْنَاهُ قَالَ أَبُوْ مَعْشَرٍ يَعْنُوْنَ طَلْحَةَ
بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الْمَدِيْنَةَ خَطَبَ
فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَأَى أَبُوْ بَكْرٍ فِي هٰذَا الْمَالِ
رَأْيًا رَأَى أَنْ يَّقْسِمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَرَأَيْتُ
أَنْ أُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ بِفَضْلِهِمْ
فَإِنْ عِشْتُ هٰذِهِ السَّنَةَ أَرْجِعُ إِلٰى رَأْيِ
أَبِي بَكْرٍ فَهُوَ خَيْرٌ مِّنْ رَّأْيِي أَفَلَا تَرٰى أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَسَمَ سَوّٰى بَيْنَ
النَّاسِ جَمِيْعًا فَلَمْ يُقَدِّمْ ذَوِي قُرْبٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ سَهْمًا
فِي ذٰلِكَ الْمَالِ أَبَانَهُمْ بِهٖ عَنِ النَّاسِ فَذٰلِكَ
دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى لَهُمْ بَعْدَ مَوْتِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا
فِي مَالِ الْفَيْءِ سِوٰى مَا يَأْخُذُوْنَهُ كَمَا يَأْخُذُ
مَنْ لَّيْسَ بِذِي الْقُرْبٰى ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا أَفْضٰى إِلَيْهِ
الْأَمْرُ وَرَأَى التَّفْضِيْلَ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى
الْمَنَازِلِ لَمْ يَجْعَلْ لِذَوِي الْقُرْبٰى سَهْمًا

کے بارے میں پوچھا میں نے کہا میرا خیال ہے آپ شہید ہو گ
ہیں چنانچہ اس نے تلوار نکال کر اس کی میان کو توڑ دیا اور ک
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے لیکن خدا تو زندہ ہ
اسے موت نہیں آئے گی اور لڑتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے
اور یہ شخص مکہ مکرمہ میں بکریاں چراتا رہا تو تمہارا کیا خیال ہ
میں ان کو برابر کر دوں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق ر
اللہ عنہ اپنی ساری زندگی اس پر عمل پیرا رہے حتیٰ کہ جب
اس سال کا آخر ہوا جس میں آپ کو شہید کیا گیا یعنی سنہ
آپ نے حج کیا بعض لوگوں نے کہا اگر امیر المومنین انتقال فر
جائیں تو فلاں بن فلاں کی طرف اٹھیں گے اور ان کی بیعت
کریں گے حضرت ابو معشر فرماتے ہیں ان کی مراد حضرت طلحہ
بن عبید اللہ تھے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ
طیبہ تشریف لائے تو آپ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرما
اس مال میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک رائے تھی
ان کا خیال تھا کہ اسے لوگوں میں برابر تقسیم کریں۔ اور میرا خیال
تھا کہ میں مہاجرین و انصار کو ان کی فضیلت کے باعث ترجیح
دوں اگر میں اس سال زندہ رہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی رائے کی طرف رجوع کروں گا وہ میری رائے سے بہتر ہے۔
تو کیا وہ نہیں دیکھتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب
لوگوں کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے قرابت داروں کو دوسروں پر مقدم نہیں کیا اور ان
کے لیے اس مال میں ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کے باعث
وہ دوسروں سے ممتاز ہوں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
کے بعد آپ کے قرابتداروں کے لیے مال فے میں صرف وہی حق
سمجھتے تھے جیسے وہ دوسروں (غیر قرابتداروں) کی طرح لیتے تھے
پھر یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جب حکومت ان کو ملی
اور انہوں نے صحابہ کرام میں درجات کے اعتبار سے فضیلت
کو مناسب سمجھا تو انہوں نے بھی اہل قرابت کے لیے ایسا حصہ

يَمُنُّوْنَ بِهٖ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّهٗ جَعَلَهُمْ وَسَائِرَ
النَّاسِ سَوَآءً وَفَضَّلَ بَيْنَهُمْ بِالْمَنَازِلِ غَيْرَ
مَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِالْقَرَابَةِ لَوْ كَانَ لِاَهْلِهَا سَهْمٌ
قَائِمٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ مِنْ
ارْتِفَاعِ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ رُوِىَ
عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا
اِبْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ
عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ
عَنْهُ فَجَاءَهٗ عَلِىٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
يَخْتَصِمَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اقْضِ بَيْنِىْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَذَا الْكَذَا قَالَ
حَمَّادٌ اَنَا اُكَنِّىْ عَنِ الْكَلَامِ فَقَالَ وَاللّٰهِ
لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تُوُفِّىَ وَلِىَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَتَهٗ
فَقَوِىَ عَلَيْهَا وَاَدّٰى فِيْهَا الْاَمَانَةَ فَزَعَمَ
هٰذَا اَنَّهٗ خَانَ وَفَجَرَ وَكَلِمَةً قَالَهَا اَيُّوْبُ
قَالَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ مَا خَانَ وَلَا فَجَرَ وَلَا
كَذَا قَالَ حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ
عَنْ مَالِكٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَنَّهٗ
قَالَ لَقَدْ كَانَ فِيْهَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ ثُمَّ
رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ فَلَمَّا تُوُفِّىَ اَبُوْ بَكْرٍ
وَلِيْتُهَا بَعْدَهٗ فَقَوِيْتُ عَلَيْهَا فَاَدَّيْتُ فِيْهَا
الْاَمَانَةَ وَزَعَمَ هٰذَا اَنِّىْ خُنْتُ وَلَا فَجَرْتُ
وَلَا تِيْكَ الْكَلِمَةَ وَفِىْ حَدِيْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِىِّ
وَلَقَدْ كُنْتُ فِيْهَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ ثُمَّ
رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ ثُمَّ اَتَيَانِىْ فَقَالَا

مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے انہیں دوسرے لوگوں پر برتری حاصل
ہو بلکہ انہوں نے ان کو اور باقی تمام لوگوں کو برابر رکھا اور ان
کے درمیان صرف مراتب کے لحاظ سے اس فضیلت کو قائم کیا تھا
جو قرابت کی وجہ سے ان کو حاصل ہوتا قرابت داروں کا کوئی حصہ
ہوتا۔ تو یہ ہمارے اس موقف کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد آپ کے قرابتداروں کا حصہ اٹھ گیا۔

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی
اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جھگڑتے ہوئے آئے
حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے امیر المومنین میرے اور
اس کے درمیان جو ایسا ایسا ہے فیصلہ کر دیجئے حضرت حماد
راوی فرماتے ہیں میں اشارۃً کلام کہتا ہوں انہوں نے فرمایا
اللہ کی قسم! میں ضرور ضرور تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا جب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ صدقہ کے مختار بنے تو وہ اس پر مضبوط رہے اور
انہوں نے اس میں امانت کو ادا کیا اس شخص نے گمان کیا
کہ انہوں نے خیانت کی اور گناہ کیا ایوب نے یہ بات روایت
کی (ایوب راوی ہیں) "اور اللہ تعالیٰ کی جانتا ہے کہ انہوں نے
نہ خیانت کی اور نہ ہی گناہ کیا اور نہ ہی کچھ اور" حماد کہتے ہیں
ہم سے عمرو بن دینار نے، حضرت مالک اور کئی دوسرے لوگوں
کے واسطہ سے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے بیان
کیا انہوں نے فرمایا کہ وہ یقیناً اس سلسلے میں راہ راست پر
ہے حق کی اتباع کرنے والے تھے، پھر حماد، ایوب کی حدیث
کی طرف لوٹے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا) جب
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کے بعد مجھے
اختیارات حاصل ہوئے تو میں اس میں مضبوط رہا اور امانت
ادا کی اور اس کا گمان ہے کہ میں نے خیانت کی اور گناہ گار ہوا
اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے خیانت نہیں کی اور نہ میں راسس

إذ دفع إلينا صدقة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فدفعتها إليهما فقال هذا الهذا أعطني
نصيبي من ابن أخي وقال هذا الهذا أعطني
نصيبي من امرأتي من أبيها وقد علم أن
نبي الله صلى الله عليه وسلم لا يورث
ما ترك صدقة وفي حديث عمرو عن الزهري
إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول إنا لا نورث ما تركنا صدقة ثم رجع
إلى حديث عكرمة ثم تلا ثم عمر رضي الله عنه إنما
الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين
عليها الآية فهذه لهؤلاء ثم تلا واعلموا
أنما غنمتم من شيء فأن لله خمسه وللرسول
ولذي القربى إلى آخر الآية ثم قال وهذه
لهؤلاء وفي حديث عمرو عن الزهري قال ما
أفاء الله على رسوله منهم فما أوجفتم
عليه من خيل ولا ركاب إلى آخر الآية
فكانت هذه خاصة لرسول الله صلى
الله عليه وسلم ما لم يوجف المسلمون
فيه خيلا ولا ركابا فكان يأخذ من ذلك
قوته وقوت أهله ويجعل بقية المال
لأهله ثم رجع إلى حديث أيوب ثم تلا
ما أفاء الله على رسوله من أهل القرى
فلله وللرسول ولذي القربى إلى آخر
الآية ثم للفقراء المهاجرين الذين
أخرجوا من ديارهم وأموالهم حتى بلغ
أولئك هم الصادقون فهؤلاء المهاجرون
ثم قرأ والذين تبوءوا الدار والإيمان
من قبلهم حتى بلغ حتا وفأولئك هم
المفلحون قال فهؤلاء الأنصار قال

سلسلے میں) گناہ گار ہوا اور نہ وہ بات کی حضرت عمرو کی حضر
زہری سے روایت میں ہے کہ (انہوں نے فرمایا) میں اس
سلسلے میں راہ ہدایت پر تھا اور میں نے حق کی اتباع کی۔
پھر انہوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف
رجوع کیا فرماتے ہیں پھر وہ دونوں حضرت علی المرتضیٰ اور
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے اور کہا کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہمیں دیجئے تو میں نے
ان دونوں کو دے دیا اب یہ (حضرت عباسؓ) ان (حضرت
سے فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے کی طرف سے میرا حصہ مجھے د
اور یہ (حضرت علی المرتضیٰؓ) ان (حضرت عباسؓ) سے کہتے ہیں ک
میری زوجہ کا ان کے والد سے حصہ مجھے دو۔ حالانکہ یہ جانتے
ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ نہیں ہے آپ نے جو
کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے حضرت زہری کی روایت میں ہے
انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سُنا آپ فرماتے تھے ہماری وراثت نہیں ہوتی جو کچھ ہم
چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے پھر وہ حضرت عکرمہ کی روایت
کی طرف لوٹے کہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) بے شک صدقات فقراء مساکین
اور اس پر کام کرنے والوں کے لیے ہیں۔ پس یہ صدقات ان
لوگوں کے لیے ہیں پھر آپ نے تلاوت فرمائی (ترجمہ) جان لو
کہ جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو اس کا خمس اللہ تعالیٰ کے
لیے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرابت داروں کے لیے
ہے (آخر تک) پھر فرمایا یہ ان حضرات کے لیے ہے (جن کا
ذکر ہوا) حضرت زہری سے حضرت عمرو کی روایت میں ہے انہوں
نے فرمایا "جو کچھ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے نبی کو بطور فے عطا فرمائے
جس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (آخر تک) تو یہ جس
پر مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے آپ اس سے اپنا رزق اور
اپنے گھر والوں کی روزی لیتے پھر باقی مال اپنے

ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا لَهٗ حَقٌّ اِلَّا مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ رَّقِيْقِكُمْ فَاِنْ اَعِشْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا سَاٰتِيْهِ حَقَّهٗ حَتّٰى رَاعِيَ الثَّلَّةِ يَاْتِيْهِ حَظُّهٗ اَوْ قَالَ حَقُّهٗ قَالَ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ تَلَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ثُمَّ قَالَ وَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى قَدْ كَانَ ثَابِتًا عِنْدَهٗ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتَ عَلٰى مَا ذَهَبْتَ اِلَيْهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ لَكَ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى مَا ذَهَبْتَ اِلَيْهِ وَقَدْ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى نَجْدَةَ حِيْنَ كَتَبَ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يُّنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيَكْسُوَ مِنْهُ عَارِيَنَا فَاَبَيْنَا عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَهٗ لَنَا كُلَّهٗ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ اَنَّ عُمَرَ اَبٰى عَلَيْهِمْ دَفْعَ السَّهْمِ اِلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ لَهُمْ فَكَيْفَ يَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ غَيْرَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِهٖ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ اَيْ هِيَ لَهُمْ عَلٰى مَعْنٰى مَا جَعَلَهَا اللّٰهُ لَهُمْ فِيْ وَقْتِ اِنْزَالِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھر والوں کے لیے رکھتے پھر وہ (راوی) حضرت ایوب کی روایت کی طرف لوٹے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بستیوں والوں سے اپنے رسول کو عطا فرمایا پس وہ اللہ تعالیٰ کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ کے اہل قرابت کے لیے ہے (آخر تک) پھران فقراء مہاجرین کے لیے ہے جنہیں ان کے گھروں اور مالوں سے نکالا گیا۔ "وہی لوگ سچے ہیں" تک پڑھا تو یہ لوگ مہاجرین ہیں فرماتے ہیں پھر انہوں نے تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آئے مہربان" رحم فرمانے والا ہے" تک پڑھا۔ تو اس آیت نے تمام مسلمانوں کو گھیر لیا تو کوئی مسلمان نہ رہا جسے حق نہ ملا ہو البتہ وہ غلام جن کے وہ مالک ہوں اگر میں آئندہ سال زندہ رہا (ان شاء اللہ) تو مسلمانوں میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا جسے میں اس کا حق نہ دوں حتیٰ کہ ریوڑ چرانے کو اس کا حصہ یا فرمایا اس کا حق ملے گا تو وہ شخص لیتا ہے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس حدیث میں یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور جان لو جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس کا پانچواں حصہ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور ذوی القربیٰ کے لیے (آخر تک) پھر فرمایا یہ ان (مذکورہ) لوگوں کے لیے ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک قرابت داروں کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی ثابت ہے جیسا کہ آپ کی حیات طیبہ میں ان کے لیے تھا تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ تو نے ذکر کیا اس میں تیرے مذہب پر کوئی دلیل نہیں اور اس میں تیرے موقف پر دلیل کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں نجدہ کے سوال پر لکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تاکہ وہ اس مال میں سے ہمارے رنڈووں کا نکاح کریں اور ہمارے بے لباس لوگوں کو اس سے لباس پہنائیں تو ہم نے انکار کیا حتیٰ کہ وہ سب مال ہمیں دے

فِيهِمْ وَعَلَى مِثْلِ مَا عَلَى بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا
جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيهَا مِنَ السَّهْمِ الَّذِي أَضَافَهُ إِلَيْهِ فَلَمْ
يَكُنْ ذٰلِكَ السَّهْمُ جَارِيًا لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ غَيْرَ مُنْقَطِعٍ
إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بَلْ كَانَ جَارِيًا لَهُ فِي حَيَاتِهِ
مُنْقَطِعًا عَنْهُ بِمَوْتِهِ وَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ
فِيهَا إِلَى ذَوِي قُرْبَاهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَاجِبًا
لَهُمْ فِي حَيَاتِهِ يَضَعُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَنْ
شَاءَ مِنْهُمْ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهِ كَمَا لَمْ يَكُنْ
قَوْلُ عُمَرَ فَهٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ لَا يَجِبُ بِهِ بَقَاءُ
سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ فِيهِ مَا قَالَ كَانَ
ذٰلِكَ قَوْلُهُ فَهِيَ لِهٰؤُلَاءِ لَا يَجِبُ بِهِ بَقَاءُ
سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ
فِيهِ مَا قَالَ مُعَارَضَةً صَحِيحَةً بَاقِيَةً أَنْ
يَكُوْنَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ هٰذَا عَنْ عُمَرَ
مُخَالِفًا لِحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى۔

۱۱۹۶- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ
قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ
هَانِئٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ
يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مُتَّ قَالَ وَلَدِي وَ
أَهْلِي قَالَتْ فَمَا لَكَ تَرِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنِي قَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَرِثْتُ أَبَاكِ
دَارًا وَلَا ذَهَبًا وَلَا غُلَامًا قَالَتْ وَلَا سَهْمَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي جَعَلَهُ لَنَا وَصَافِيَتَنَا الَّتِي

دیں لیکن انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ ع
خبر دیتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ذوی القربیٰ کا حصہ انکو دینے سے انکار ک
کیونکہ ان کے نزدیک یہ ان حضرات کا حق نہیں تھا تو کیسے حضرت مالک بن او
کی ان سے روایت کی روشنی میں اس کے علاوہ بات کا وہم کیا جا سکتا ہے
بلکہ حضرت مالک بن اوس نے ان سے جو کچھ روایت کیا کہ یہ ان لوگوں کیلئے
ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل فرمائی تو اس وقت یہ ان کا حصہ تھا جیسا کہ اللہ تعا
ان کے لیے مقرر فرمایا جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ان کی
طرف اضافت ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ آپ کی حیات طیبہ میں اور
آپکی وفات کے بعد بھی آپ کیلئے نہ تھا بلکہ آپ کی زندگی میں تو جاری تھا لیکن
وصال مبارک سے منقطع ہو گیا اسی طرح جو کچھ آپکے قرابتداروں کی طرف
منسوب ہوا وہ بھی آپکی حیات طیبہ میں ان کیلئے وصال سے یہ حصہ اٹھ
گیا تو جس طرح حضرت فاروقؓ کے قول کہ یہ ان لوگوں کیلئے ہے سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اس وقت تک باقی رہے جب اس قائل
نے یہ بات کہی اسی طرح آپ کے اس ارشاد سے کہ یہ مال ان لوگوں کے
لیے ہے لازم نہیں آتا کہ اس قول تک ذوی القربیٰ کا حصہ باقی رہے
تو حضرت عمر فاروقؓ سے حضرت مالک بن اوس کی یہ روایت اس
حدیث کے خلاف ہے جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذوالقربیٰ
کے حصہ کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ
کے وصال کے بعد آپ کا وارث کون ہوگا آپ نے فرمایا میری اولاد
اور میری بیوی، انہوں نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی وراثت میری بجائے آپ لیتے ہیں انہوں نے فرمایا
اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! میں آپ کے والد
ماجد سے کسی مکان، سونے اور غلام کا وارث نہیں بنا انہوں نے
فرمایا اور آپ اس حصے کے وارث بھی نہیں بنے جو اللہ تعالیٰ
نے ہمارے لیے قرار دیا اور وہ جو خالصتاً ہمارے لیے ہے
اور آپ کے قبضہ میں ہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

بِيَدِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا مِتُّ كَانَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ قَالَ وَلَدِي وَأَهْلِي قَالَتْ فَمَا لَكَ تَرِثُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَنَا قَالَ يَا ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ مَا وَرِثَ أَبُوكِ دَارًا وَلَا مَالًا وَلَا غُلَامًا وَلَا ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً قَالَتْ فَدَكَ الَّتِي جَعَلَهَا اللّٰهُ لَنَا وَصَافِيَتُنَا الَّتِي بِيَدِكَ لَنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا مِتُّ فَهِيَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ أَفَلَا يَرَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا كَانَ يُعْطِيهِ ذَوِي قُرْبَاهُ فَإِنَّمَا كَانَ مِنْ طُعْمَةٍ أَطْعَمَهَا اللّٰهُ إِيَّاهُ وَمَلَّكَهُ إِيَّاهَا حَيَاتَهُ وَقَطَعَهَا عَنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ بِمَوْتِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ

نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بطور خوراک عطا فرمایا جب میرا انتقال ہو جائے گا تو یہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

حضرت ابوصالح، حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آپ کا انتقال ہو جائے گا تو آپ کا وارث کون ہوگا؟ انہوں نے فرمایا میری اولاد اور بیوی، انہوں نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری بجائے آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث بنے انہوں نے فرمایا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! آپ کے والد ماجد نے کوئی مکان، مال، غلام اور سونا چاندی ورثہ میں نہیں چھوڑا انہوں نے فرمایا باغ فدک جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قرار دیا اور ہمارا وہ منتخب مال جو آپ کے قبضے میں ہے وہ ہمارے لیے ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ خوراک جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھلائی ہے جب میرا انتقال ہو جائے گا تو وہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گی تو کیا وہ شخص (معترض) نہیں دیکھتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ جو کچھ اپنے قرابتداروں کو عطا فرماتے تھے وہ کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھلایا اور آپ کی حیات طیبہ میں آپ کو اس کا مالک بنایا پھر آپ کے وصال پر اسے آپ کے قرابتداروں سے منقطع کر دیا ہم نے اس کتاب (باب) کے شروع میں حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا کسی نے کہا ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابتداروں کے لیے ہے کسی کا قول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کے لیے تھا پھر ان سب نے بالاتفاق ان دونوں حصوں کو لشکر اور جہاد کی تیاری میں صرف کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایسا ہوا۔ تو اختلاف کے بعد جب وہ متفق ہو گئے

ثُمَّ اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَكَانَ ذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا أَجْمَعُوْا بَعْدَ مَا كَانُوْا اخْتَلَفُوْا كَانَ إِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً وَفِيْمَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بُطْلَانُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مِنَ الْمَغَانِمِ وَالْفَيْءِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّمَا كَانَ فِيْمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَابِعًا لِّأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَرَاهَةَ أَنْ يُّدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُهُمَا۔

تو ان کا اجماع حجت ہے انہوں نے جس بات پر اجماع کیا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مال غنیمت اور مال فے سے قرابتداروں کے حصے کا بطلان ہے اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اتباع اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کی کہ آپ پر ان دونوں حضرات کی مخالفت پر الزام نہ آئے۔

وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ أَرَأَيْتَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ عَنْهُ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ سَلَكَ بِهِ وَاللّٰهِ سَبِيْلَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ وَكَيْفَ وَأَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ أَهْلُهُ يَصْدُرُوْنَ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهُ قَالَ كَرِهَ وَاللّٰهِ أَنْ يُّدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قِيْلَ لَهُ هٰذَا تَأَوَّلَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي تَرْكِهِ خِلَافَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَرٰى فِي الْحَقِيْقَةِ خِلَافَ مَا رَأَيَا لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا

اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے حضرت محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے بتائیے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عراق کے حکمران بنے اور لوگوں کے معاملات آپ کے سپرد ہوئے تو آپ نے ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں کیا کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نقش قدم پر چلے میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ تم لوگ (ذوالقربیٰ کے حق کا) قول کرتے ہو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! ان کے ساتھی تو صرف ان کی رائے پر چلتے تھے۔ میں نے کہا تو انہیں کس چیز نے منع کیا فرمایا اللہ کی قسم! انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کا الزام لگایا جائے۔ تو اس شخص (معترض) سے کہا جائے گا کہ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ کی طرف سے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت ترک کرنے کے بارے میں یہ تاویل کی ہے ورنہ حقیقت میں ان کی رائے ان دونوں کی رائے کے خلاف تھی ہمارے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی

يُتَوَهَّمُ عَلٰى مِثْلِهٖ فَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ عَلَيْهِ وَقَدْ خَالَفَ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ اَشْيَاءَ وَخَالَفَ عُمَرَ وَحْدَهٗ فِيْ اَشْيَاءَ اُخَرَ مِنْهَا مَا رَاٰى بَيْعَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ بَعْدَ نَهْيِ عُمَرَ عَنْ بَيْعِهِنَّ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَاٰى مِنَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْعَطَاءِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُفَضِّلُ بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ سَوَابِقِهِمْ وَلَعَلِيٌّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَعْرَفَ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّجْرِيَ شَيْئًا عَلٰى مَا الْحَقُّ عِنْدَهٗ فِيْ خِلَافِهٖ وَلٰكِنَّهٗ اَجْرَى الْاَمْرَ بِسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى عَلٰى مَا رَاٰهُ حَقًّا وَّعَدْلًا فَلَمْ يُخَالِفْ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْهِ وَلَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْهِ يُخَالِفُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَيَاتِهِمَا فِيْ اَشْيَاءَ قَدْ رَاَيَا فِيْ ذٰلِكَ خِلَافَ مَا رَاٰى فَلَا يَرَى الْاَمْرَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ دَنِفًا وَلَا يَمْنَعَانِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يُؤَاخِذَانِهٖ عَنْهُ فَكَيْفَ يَسَعُهٗ هٰذَا فِيْ حَالِ الْاِمَامِ فِيْهَا غَيْرُهٗ ثُمَّ يَضِيْقُ عَلَيْهِ فِيْ حَالٍ هُوَ الْاِمَامُ فِيْهَا نَفْسُهٗ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ۔

١١٩٩۔ وَلَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَتَذَاكَرْنَا الْخِيَارَ فَقَالَ اَمَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ سَاَلَنِيْ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَّهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهَا اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ

اللہ عنہ کے بارے میں یہ خیال جائز نہیں اس جیسے شخص کے بارے میں یہ وہم نہیں کیا جاسکتا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ وہم کیسے کیا جائے گا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت سے معاملات میں حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی ہے پھر کچھ دوسری باتوں میں صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے ان میں ام ولد لونڈیوں کو بیچنے کا مسئلہ ہے جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بیچنے سے منع کر دیا تھا اسی طرح عطیات میں صحابہ کرام کے درمیان مساوات قائم کرنا ہے جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے مراتب سبقت کی بنیاد پر انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے تھے اور یقیناً حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ پہچان رکھتے تھے کہ وہ اپنی دانست میں کسی بات کو حق سمجھتے ہوئے اس کے خلاف کام کریں لیکن انہوں نے ذوی القربیٰ کے حصے سے متعلق وہی حکم جاری کیا جو ان کے نزدیک حق اور انصاف تھا پس انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہیں کی حضرت علی المرتضیٰ ان دونوں حضرات کی زندگی میں ان سے کئی مسائل میں اختلاف کرتے تھے لیکن ان کی یہ مخالفت معیوب نہ سمجھی گئی اور نہ ہی وہ دونوں آپ کو اس سے منع کرتے تھے نہ انہوں نے اس پر مواخذہ کیا پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ جب دوسرا امام ہو تو مخالفت کرنا جائز ہو اور جب آپ خود امام ہوں تو اسے اپنائے رکھیں ہمارے نزدیک یہ محال ہے۔

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے خیار (عورت کو طلاق کا اختیار دیا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا) کے بارے میں باہم گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس سلسلے میں پوچھا تو میں نے کہا اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق (رجعی) ہوگی اور وہی (خاوند) اس کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائن طلاق ہوگی انہوں نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور وہ خاوند اس کا زیادہ

وَاحِدَةٌ وَّهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ
زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اِلَّا مُتَابَعَةَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا آلَ الْاَمْرُ اِلَيَّ عَرَفْتُ
اَنِّيْ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْفُرُوْجِ فَاَخَذْتُ بِمَا
كُنْتُ اَرٰى فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ رَاْيٌ رَاَيْتَهٗ
تَابَعَكَ عَلَيْهِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ
رَاْيٍ انْفَرَدْتَّ بِهٖ فَقَالَ اَمَا وَاللهِ لَقَدْ
اَرْسَلَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَخَالَفَنِيْ وَاِيَّاهُ
فَقَالَ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَّهُوَ
اَحَقُّ بِهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ لَّا
تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اَفَلَا يَرٰى
اَنَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا
الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَمَّا خَلَصَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ وَعَرَفَ
اَنَّهٗ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْفُرُوْجِ اَخَذَ بِمَا كَانَ
يَرٰى وَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ تَقْلِيْدَ عُمَرَ فِيْمَا يَرٰى
خِلَافَهٗ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَمَّا
خَلَصَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ اسْتَحَالَ مَعَ مَعْرِفَتِهٖ
بِاللهِ وَمَعَ عِلْمِهٖ اَنَّهٗ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْاَمْوَالِ
اَنْ يَّكُوْنَ يُبِيْحُهَا مَنْ يَّرَاهُ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا
وَيَمْنَعُ مِنْهَا اَهْلَهَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ الْقَوْلُ
عِنْدَهٗ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى كَالْقَوْلِ فِيْمَا
كَانَ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
فَاَجْرَى الْاَمْرَ عَلٰى ذٰلِكَ لَا عَلٰى
مَاسِوَاهُ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ
الْمَشْهُوْرَ عَنْهُمْ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى
اَنَّهٗ قَدِ ارْتَفَعَ بِوَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنَّ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَجَمِيْعِ
الْفَيْءِ يُقْسَمَانِ فِيْ ثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ لِلْيَتَامٰى

حق دار ہوگا (یعنی رجوع کرے) اور اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو
کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی تو میرے لیے امیر المومنین کی اتباع کے
سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ جب معاملہ میرے سپرد ہوا (مجھے خلافت ملی)
تو میں نے جان لیا کہ مجھ سے (عورتوں کی) شرمگاہوں کے بارے
میں سوال ہوگا تب میں نے اپنی رائے پر عمل کیا اس وقت ان
کے بعض ساتھیوں نے کہا کہ اگر امیر المومنین آپ کی رائے پر چلتے
تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند تھی کہ آپ اپنی رائے [illegible]
ہوں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے کسی شخص کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس
بھیجا تو انہوں نے میری اور ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر
وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور وہ (خاوند)
اس عورت کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو
تین طلاقیں ہوں گی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اس
کے لیے حلال نہ ہوگی۔ تو کیا یہ شخص (معترض) نہیں دیکھتا کہ حضرت علی
المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں خبر دی کہ جب حکومت ان کے
سپرد ہوئی اور انہیں معلوم ہوا کہ عورتوں کے بارے میں ان سے سوال ہوگا
تو انہوں نے اپنی رائے پر عمل کیا اور انہوں نے جس معاملہ میں حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اس میں ان کی تقلید کو جائز نہ جانا
اسی طرح جب آپ کو خلافت ملی تو محال تھا کہ خدا کی معرفت اور اس
علم کے باوجود کہ مالوں کے بارے میں ان سے سوال ہوگا آپ ان اموال
کو غیر اہل کے لیے جائز قرار دیتے اور اہل لوگوں سے روک دیتے بلکہ
قرابتداروں کے حصے کے بارے میں ان کا قول، حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے قول کی طرح تھا لہٰذا انہوں نے
اسی پر حکم جاری کیا اس کے علاوہ پر نہیں حضرت امام ابوحنیفہ امام
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مشہور مسلک یہی ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قرابت داروں کا حصہ
اٹھ گیا اور غنیمتوں کا خمس نیز مال فے تین حصوں میں یعنی یتیموں
محتاجوں اور مسافروں کے لیے تقسیم ہوگا۔

وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

۱۲۰۰ - وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ابْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُئِيُّ

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهٰكَذَا يُعْرَفُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَّأْيِهٖ وَمِمَّا حَكَاهُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَاَمَّا اَصْحَابُ الْاِمْلَاءِ فَاِنَّ جَعْفَرَ بْنَ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ اَمْلٰى عَلَيْنَا اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ سَنَةِ اِحْدٰى وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَهٰذَا فِيْمَا بَلَغَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فِيْمَا اَصَابَ مِنْ عَسَاكِرِ اَهْلِ الشِّرْكِ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالْخُمُسِ مِنْهَا عَلٰى مَا سَمَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ اَرْبَعَةُ اَخْمَاسِهَا بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْ اَصَابُوْا ذٰلِكَ لِلْفَرَسِ سَهْمًا وَّلِلرَّجُلِ سَهْمًا عَلٰى مَا جَاءَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ وَّلِلْفَرَسِ سَهْمٌ وَّالْخُمُسُ يُقْسَمُ عَلٰى خَمْسَةِ اَسْهُمٍ خُمُسُ اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاحِدٌ وَّخُمُسُ ذِي الْقُرْبٰى لِكُلِّ صِنْفٍ سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ خُمُسُ الْخُمُسِ فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ثُبُوْتُ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى قَالُوْا وَاَمْلٰى عَلَيْنَا اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ مَسْاَلَةٍ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِذَا ظَهَرَ الْاِمَامُ عَلٰى بَلَدٍ مِّنْ بِلَادِ اَهْلِ الشِّرْكِ فَهُوَ

حضرت یعقوب بن ابراہیم، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ سے جن روایات میں ان کی رائے مذکور ہے ان سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے اسی طرح انہوں نے جو کچھ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما سے نقل کیا وہ بھی یہی ہے جہاں تک اصحاب املاء (احادیث لکھنے والے محدثین) کا تعلق ہے تو جعفر بن احمد فرماتے ہیں ہم سے حضرت بشر بن ولید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ نے رمضان المبارک ۱۸۱ھ میں لکھوایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی "اور جان لو! جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قرابت داروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے ہے تو یہ اس چیز کے بارے میں جیسا کہ ہم تک بات پہنچی اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مشرکین کے لشکروں سے جو مال غنیمت کے طور پر حاصل ہو اور اس میں سے خمس ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا چار حصے اس لشکر کے لیے ہوں گے جس نے اسے حاصل کیا ایک حصہ گھوڑے کا اور ایک حصہ مرد کا ہوگا جیسا کہ احادیث و آثار میں آیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں مرد کے لیے ایک حصہ اور گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہوگا خمس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ ایک ہی ہوگا پانچواں حصہ آپ کے قرابت داروں کے لیے ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جن لوگوں کا ذکر کیا ان میں سے ہر قسم کے لوگوں کے لیے پانچواں حصہ ہوگا تو اس روایت میں قرابت دار(وں) کے حصے کا ثبوت ہے اور یہ حضرات فرماتے ہیں ایک مسئلہ میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ہمیں لکھایا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا جب (مسلمانوں کا) امام، مشرکین کے کسی شہر پر غلبہ حاصل کرے تو اسے اختیار ہے جو کچھ مسلمانوں کے لیے

بِالْخِيَارِ يَفْعَلُ فِيْهِ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ اَفْضَلُ وَخَيْرٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنْ رَاٰى اَنْ يُّخَمِّسَ الْاَرْضَ وَالْمَتَاعَ وَيُقْسِمُ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهٖ بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْ افْتَتَحُوْا مَعَهٗ فَعَلَ وَيُقْسِمُ الْخُمُسَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَاِنْ رَاٰى اَنْ يَّتْرُكَ الْاَرْضِيْنَ وَيَتْرُكَ اَهْلَهَا فِيْهَا وَيَجْعَلَهَا ذِمَّةً وَّيَضَعَ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَرْضِهِمُ الْخَرَاجَ وَكَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسَّوَادِ كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ۔

بہتر اور افضل سمجھے کرے اگر مناسب سمجھے کہ زمین اور سامان پانچ حصوں میں تقسیم کرے چار حصے ان مجاہدین میں تقسیم کرے جنہوں نے اسے فتح کیا اور پانچویں حصے کو تین حصوں میں تقسیم کرے فقراء، مساکین اور مسافروں کو دے اور اگر زمین کو اسی طرح ان کے مالکوں کے پاس چھوڑ دے انہیں ذمی قرار دے کر ان پر جزیہ اور زمین پر خراج مقرر کر دے تو ایسا کرے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق والوں کے ساتھ کیا تھا اس بات کی اسے اجازت ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ سُقُوْطُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَهٰذَا الْقَوْلُ الْمَشْهُوْرُ عَنْهُمْ وَالَّذِي اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ هَاتَانِ الرِّوَايَتَانِ فِي الْفَيْءِ وَفِيْ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ اَنَّهُمَا اِذَا خَلَصَا جَمِيْعًا وُضِعَ خُمُسُ الْغَنَائِمِ فِيْمَا يَجِبُ وَضْعُهٗ فِيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَاَمَّا الْفَيْءُ فَيُبْدَأُ مِنْهُ بِاِصْلَاحِ الْقَنَاطِرِ وَبِنَآءِ الْمَسَاجِدِ وَاَرْزَاقِ الْقُضَاةِ وَاَرْزَاقِ الْجُنْدِ وَجَوَائِزِ الْوُفُوْدِ ثُمَّ يُوْضَعُ مَا بَقِيَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ مِثْلِ مَا يُوْضَعُ فِيْهِ خُمُسُ الْغَنَآئِمِ سَوَآءً فَهٰذِهٖ وُجُوْهُ الْفَيْءِ وَاَخْمَاسُ الْغَنَائِمِ الَّتِيْ كَانَتْ تَجْرِيْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ تُوُفِّيَ وَمَا يَجِبُ اَنْ يُّمْتَثَلَ فِيْهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَدْ بَيَّنَّاهُ ذٰلِكَ وَشَرَحْنَاهُ بِغَايَةِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کے مطابق قرابتداروں کا حصہ ساقط ہو گیا اور ان حضرات سے یہی قول مشہور ہے فے اور غنیمت کے خمس کے سلسلے میں جس بات پر یہ دو روایتیں متفق ہیں وہ یہ ہے کہ جب یہ دونوں حاصل ہوں تو غنیمت کا خمس ان لوگوں کو دیا جائے جن کا حق ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن مال فے سے ابتداءً پلوں کی مرمت کی جائے مسجدیں بنائی جائیں، قاضیوں کی تنخواہیں، فوج کی تنخواہ، وفود کے اخراجات حاصل کیے جائیں اس کے بعد باقی مال ان لوگوں میں برابر تقسیم کیا جائے جن کو خمس دیا جاتا ہے یہ مال فے اور غنیمت کے خمس کی وہ صورتیں ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جاری تھیں اور آپ کی وفات کے بعد قیامت تک اسی پر عمل ہونا چاہیے ہم نے اپنے بساط کے مطابق اسے خوب واضح کیا اور تشریح کر دی اور اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق کا سوال کرتے ہیں۔

مَا مَلَكْنَا وَاللّٰهُ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيْقَ ۔

١٢٠١ ۔ وَأَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَإِنَّهُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ هُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَمَا بَقِيَ فَلِهٰذِهِ الطَّبَقَاتِ الَّتِيْ سَمَّى اللّٰهُ وَالْأَرْبَعَةُ الْأَخْمَاسِ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ ۔

جہاں تک حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا تعلق ہے تو حضرت اشجعی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ، خمس سے ہے اور وہ خمس کا خمس ہے اور جو باقی رہا وہ ان لوگوں کے لیے ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا جبکہ چار حصے مجاہدین کے لیے ہیں ۔

۱۴

كِتَابُ الْحُجَّةِ فِي فَتْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو بطور غلبہ فتح فرمایا

۱۲۰۲- قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ اِجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَالَحَ اَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ اِفْتِتَاحِهِ اِيَّاهَا ثُمَّ افْتَتَحَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَ افْتِتَاحُهُ اِيَّاهَا بَعْدَ اَنْ نَّقَضَ اَهْلُ مَكَّةَ الْعَهْدَ وَخَرَجُوْا مِنَ الصُّلْحِ فَافْتَتَحَهَا وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا صُلْحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِهَا وَلَا عَقْدَ وَلَا عَهْدَ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ.

وَقَالَ قَوْمٌ بَلِ افْتَتَحَهَا صُلْحًا.

ثُمَّ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِّنْ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ لِقَوْلِهِ مِنَ الْاٰثَارِ بِمَا سَنُبَيِّنُهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ صِحَّةَ مَا احْتَجَّ بِهِ اَوْ فَسَادِهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح کرنے سے پہلے مصالحت فرمائی اس کے بعد اسے فتح کیا ایک جماعت کہتی ہے کہ آپ نے اسے اہل مکہ کے عہد شکنی کرنے اور صلح کو توڑنے کے بعد فتح کیا۔ اور یہ دار الحرب تھا ان لوگوں کے ساتھ نہ صلح تھی نہ کوئی معاہدہ اور نہ عہد و پیمان تھا اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام اوزاعی، مالک بن انس، سفیان بن سعید ثوری، ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ شامل ہیں۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ آپ نے صلح کے طور پر اسے فتح کیا۔

پھر ان میں سے ہر گروہ نے اپنے موقف پر روایات سے دلائل دیئے جنہیں ہم اپنی اس کتاب میں عنقریب ذکر کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک کی دلیل کی صحت افساد کو بھی ذکر کریں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ)

وَكَانَ حُجَّةُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَهَا صُلْحًا أَنْ قَالَ أَمَّا الصُّلْحُ فَقَدْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ فَأَمِنَ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ وَمِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الْفَرِيْقِ الْآخَرِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوْجِبُ نَقْضَ الصُّلْحِ وَإِنَّمَا كَانَتْ بَنُوْ نُفَاثَةَ وَهُمْ غَيْرُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَاتَلُوْا خُزَاعَةَ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَثَبَتَ بَقِيَّةُ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى صُلْحِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِهِمُ الَّذِيْ عَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ بَنُوْ نُفَاثَةَ وَمَنْ تَابَعَهُمْ عَلَى مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الصُّلْحِ وَثَبَتَ بَقِيَّةُ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا صَالَحُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جن لوگوں کا موقف ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صلح کے طور پر فتح کیا ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ مکہ کے درمیان صلح ہوگئی تھی ۔ اور ہر گروہ دوسرے سے بے خوف ہو چکا تھا بنو نفاثہ جو اہل مکہ میں سے نہیں تھے انہوں نے خزاعہ قبیلے سے لڑائی کی اور اس پر قریش کے کچھ لوگوں نے ان کی مدد کی ، جبکہ باقی اہل مکہ اپنی صلح پر قائم رہے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معاہدہ کیا تھا اسے مضبوطی سے تھامے رکھا پس بنو نفاثہ اور ان کے پیچھے چلنے والے اس صلح سے نکل گئے جب کہ باقی اہل مکہ اس صلح پر قائم رہے جو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی ۔

قَالُوْا وَالدَّلِيْلُ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا لَمْ يَقْسِمْ فِيْهَا فَيْئًا وَلَمْ يَسْتَعْبِدْ فِيْهَا أَحَدًا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو مال فے تقسیم نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی کو غلام بنایا ۔

١٢٠٤- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِمُخَالِفِيْهِمْ أَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَلَيْهِمَا يَدُوْرُ أَكْثَرُ أَخْبَارِ الْمَغَازِيْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلَى خُرُوْجِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا صَالَحُوْا عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِحْدَاثٍ أَحْدَثُوْهَا۔

ان کے خلاف ان کے مخالفین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عکرمہ ، جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے اور حضرت محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ جن پر لڑائیوں کی اکثر خبروں کا دارومدار ہے ان دونوں سے مروی ہے کہ اہل مکہ اپنے عمل کی وجہ سے اس صلح سے نکل گئے تھے جو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی ۔

۱۲۰۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وَادَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مَكَّةَ وَ كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ بَنُوْ بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِىْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ دَخَلَتْ بَنُوْ بَكْرٍ فِىْ صُلْحِ قُرَيْشٍ فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَ بَيْنَ بَنِىْ بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ فَاَمَدَّهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَّ طَعَامٍ وَ ظَلَّلُوْا عَلَيْهِمْ وَظَهَرَتْ بَنُوْ بَكْرٍ عَلٰى خُزَاعَةَ فَقَتَلُوْا فِيْهِمْ فَخَافَتْ قُرَيْشٌ اَنْ يَّكُوْنُوْا عَلٰى قَوْمٍ قَدْ نَقَضُوْا فَقَالُوْا لِاَبِىْ سُفْيَانَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَاَجِدِ الْحِلْفَ وَ اَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ وَ اَنْ لَيْسَ فِىْ قَوْمٍ ظَلَّلُوْا عَلٰى قَوْمٍ وَاَمَدُّوْا هُمْ بِسِلَاحٍ وَّ طَعَامٍ مَا اَنْ يَّكُوْنُوْا نَقَضُوْا فَانْطَلَقَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَسَارَ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَكُمْ اَبُوْ سُفْيَانَ وَ سَيَرْجِعُ رَاضِيًا بِغَيْرِ حَاجَةٍ فَاَتٰى اَبَا بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَجِدِ الْحِلْفَ وَ اَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ اَوْ بَيْنَ قَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الْاَمْرُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَ قَدْ قَالَ فِيْمَا قَالَ لَهٗ بِاَنْ لَيْسَ فِىْ قَوْمٍ ظَلَّلُوْا عَلٰى قَوْمٍ وَّ اَمَدُّوْهُمْ بِسِلَاحٍ وَّ طَعَامٍ مَا اَنْ يَّكُوْنُوْا نَقَضُوْا قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الْاَمْرُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ ثُمَّ اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ایوب، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے صلح کی اور قبیلہ خزاعہ دور جاہلیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیف تھا جبکہ بنو بکر قریش کے حلیف تھے خزاعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدہ صلح میں اور بنو بکر، قریش کی صلح میں شامل ہو گئے اس کے بعد خزاعہ اور بنو بکر میں لڑائی ہو گئی قریش نے اسلحہ اور کھانے کے ذریعے ان کی مدد کی اور ان پر سایہ کیا چنانچہ بنو بکر، خزاعہ پر غالب آ گئے انہوں نے ان کو قتل کیا تو قریش کو نقض عہد کرنے والی قوم کا ساتھ دینے سے ڈر محسوس ہوا (ندامت ہوئی) انہوں نے ابو سفیان سے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر معاہدہ کی تجدید کریں اور لوگوں کے درمیان صلح کروائیں اور کہیں کہ اگر کچھ لوگوں نے ان کی ہتھیاروں اور کھانے سے مدد کی اور ان پر سایہ کیا تو یہ عہد توڑنا نہیں ہے حضرت ابو سفیان وہاں سے چلے حتیٰ کہ مدینہ طیبہ پہنچے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو سفیان تمہارے پاس آ گئے ہیں لیکن یہ مقصد حاصل کئے بغیر خوش ہو کر چلے جائیں گے وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! معاہدے کی تجدید کیجئے اور لوگوں کے درمیان یا (کہا) اپنی قوم کے درمیان صلح کروائیں راوی کہتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے انہوں نے اس دوران یہ بھی کہا کہ اگر کچھ لوگوں نے ان لوگوں پر سایہ کیا اور ہتھیاروں اور کھانے سے ان کی مدد کی تو یہ عہد کو توڑنا نہیں ہے راوی فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے بھی وہی

فَذَكَرَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَقَضْتُمْ فَمَا كَانَ مِنْهُ جَدِيدًا فَأَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ مِنْهُ شَدِيدًا أَوْ قَالَ مَتِينًا فَقَطَعَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَمَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ شَاهِدَ عَشِيرَةٍ ثُمَّ أَتَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ هَلْ لَكِ فِي أَمْرٍ تَسُودِينَ فِيهِ نِسَاءَ قَوْمِكِ ثُمَّ ذَكَرَ لَهَا نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهَا فَتُجَدِّدِينَ الْحِلْفَ وَتُصْلِحِينَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَتْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ ثُمَّ أَتَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَضَلَّ أَنْتَ سَيِّدُ النَّاسِ فَأَجِدَّ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ فَضَرَبَ أَبُو سُفْيَانَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَقَالَ قَدْ أَخَذْتُ بَيْنَ النَّاسِ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى قَدِمَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَتَيْتَنَا بِحَرْبٍ فَيُحْذَرَ وَلَا أَتَيْتَنَا بِصُلْحٍ فَيَأْمَنَ ارْجِعْ ارْجِعْ قَالَ وَقَدِمَ وَفْدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَدَعَاهُ بِالنُّصْرَةِ وَأَنْشَدَ فِي ذٰلِكَ

لَاهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا

حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا

وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا

إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا

بات کہی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے عہد شکنی کی ہے جو عہد نیا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے پرانا کر دیا اور وہ جو اس سے سخت تھا یا فرمایا مضبوط تھا اللہ تعالیٰ نے توڑ دیا ابوسفیان کہتے ہیں میں نے آج کے دن کی طرح کوئی سخت دن نہیں دیکھا پھر وہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا آپ کسی معاملے میں اپنی قوم کی عورتوں کی سرداری کریں گی؟ پھر ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی، پھر ان سے کہا کہ معاہدہ کی تجدید کریں اور لوگوں کے درمیان صلح کرائیں حضرت خاتونِ جنت نے فرمایا معاملہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح (کسی دن) بہت ملنسار آدمی نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم ہی تجدید عہد کرو اور لوگوں کے درمیان صلح کراؤ حضرت ابوسفیان نے اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر مارا اور کہا میں نے لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا راوی کہتے ہیں پھر وہ چلے گئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ آگئے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم! نہ تو تم لڑائی کی خبر لائے کہ اس سے بچا جاتا اور نہ صلح کا پیغام لائے ہو کہ اس سے امن ہو جاتا واپس جاؤ، واپس جاؤ راوی فرماتے ہیں خزاعہ کا وفد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو قوم کی خبر سنائی اور مدد کی درخواست کی اور اس سلسلے میں یہ شعر پڑھے۔

"اے اللہ! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے اور ان کے جد امجد کا حلف پڑھتا ہوں (اے محمد صلی اللہ علیک وسلم!) ہم والد (کی جگہ تھے) اور آپ بچے تھے بے شک قریش نے آپ سے بد عہدی کی اور مضبوط معاہدے کو توڑ دیا میرے لیے کداء

وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوْا لِيْ بِكَدَاءٍ رُصَّدَا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتُ اَدْعُوْ اَحَدَا
وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدَا
وَهُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدَا
نَتْلُوا الْقُرْاٰنَ رُكَّعًا وَّسُجَّدَا
ثُمَّتَ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدَا
فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا اَعْتَدَا
وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَاْتِيْ مَدَدَا
فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَاْتِيْ مُزْبِدَا
فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
اِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهٗ عَنْ اَيُّوْبَ وَبَعْضُهٗ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَازِمٍ وَاَكْثَرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ مَا قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؎

اَتَانِيْ وَلَمْ اَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ
رِجَالُ بَنِيْ كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا
وَصَفْوَانُ عُوْدٌ حُزَّ مِنْ وَرَقِ اَسْتِهٖ
فَذَاكَ اَوَانُ الْحَرْبِ حَانَ غِضَابُهَا
فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ تَنَالَنَّ نُصْرَتِيْ
سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَرُّهَا وَعِقَابُهَا

قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ فَارْتَحَلُوْا فَسَارُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ قَالَ وَجَاءَ اَبُوْسُفْيَانَ حَتّٰى نَزَلَ لَيْلًا فَرَاَى الْعَسْكَرَ وَالنِّيْرَانَ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ هٰذِهٖ تَمِيْمٌ اَمْحَلَتْ بِلَادُهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ قَالَ هٰؤُلَاءِ

میں گھات بنادی اور انہوں نے گمان کیا کہ میں کسی کو نہیں
بلاؤں گا وہ کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں وہ وتیر میں ہ...
پر پچھلے پہر آئے جب کہ ہم رکوع وسجدہ کرتے اور قرآن
پڑھ رہے تھے اس جگہ ہم نے صلح کی اور ہم نے ہاتھ
نہ کھینچا اے اللہ! اپنے رسول کی قوی مدد فرما ان کی مد...
کے لیے اپنے لشکر بھیج اتنا بڑا لشکر جو سمندر ک...
طرح جھاگ چھوڑتا ہو ان میں اللہ تع...
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہو...
نے تلوار کو ننگا کیا اگر قوم کو ذلت پہنچ...
تو آپ کا چہرہ انور دوسری طرف ...
ہو۔

حضرت حماد فرماتے ہیں ان میں سے بعض اشعار ...
حضرت ایوب سے، بعض یزید بن حازم سے اور اکثر حضرت
محمد اسحٰق سے مروی ہیں، پھر وہ (راوی) حضرت
ایوب کی حضرت عکرمہ سے روایت کی طرف لوٹے اور جو ک...
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بات کہی ...
"میرے پاس مکہ مکرمہ کے میدان میں بنو کعب کے لوگ
آئے جن کی گردنیں کاٹی جاتی تھیں لیکن میں موجود نہ تھا اور
صفوان ایک ایسی لکڑی سے جو اپنی جڑ کے کنارے سے
کاٹی گئی پس یہ لڑائی کا وقت ہے جو مشکل وقت تک آ
گیا ہے ہائے افسوس مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش
اور بدلہ لینے کا جذبہ سہیل بن عمرو کو پالے گا۔

راوی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ
کا حکم دیا صحابہ کرام روانہ ہوئے اور چلے حتیٰ کہ مرالظہران
میں اترے فرماتے ہیں ابوسفیان حاضر ہوئے حتیٰ کہ ایک
رات وہاں اترے لشکر اور آگ کو دیکھا تو کہا یہ کیا؟ کسی
نے کہا یہ قبیلہ تمیم ہے جن کے ملک میں قحط سالی پڑ گئی ہے
اور وہ رزق کی تلاش میں تمہارے علاقے میں آئے ہیں کہا

وَاللّٰہِ اَکْثَرُ مِنْ اَھْلِ مِنًا اَوْ مِثْلَ اَھْلِ مِنًا
فَلَمَّا عَلِمَ اَنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تَنَکَّرَ وَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلَی الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
وَاَتَی الْعَبَّاسَ فَاَخْبَرَہُ الْخَبَرَ وَانْطَلَقَ بِہٖ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاَتٰی بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّۃٍ لَّہٗ فَقَالَ یَا اَبَا سُفْیَانَ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ قَالَ وَکَیْفَ اَصْنَعُ بِاللَّاتِ وَ
الْعُزّٰی قَالَ اَیُّوْبُ فَحَدَّثَنِیْ اَبُو الْخَلِیْلِ
عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ قَالَ
عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْقُبَّۃِ
مَا قُلْتَھَا اَبَدًا قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ مَنْ ھٰذَا
قَالُوْا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْیَانَ
فَانْطَلَقَ بِہِ الْعَبَّاسُ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارَ
النَّاسُ لِطُھُوْرِھِمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ
یَا اَبَا الْفَضْلِ مَا لِلنَّاسِ اُمِرُوْا فِیْ شَیْءٍ
قَالَ فَقَالَ لَا وَلٰکِنَّھُمْ قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ
فَاَمَرَہٗ فَتَوَضَّاَ وَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ
کَبَّرَ فَکَبَّرَ النَّاسُ ثُمَّ رَکَعَ فَرَکَعُوْا ثُمَّ رَفَعَ
فَرَفَعُوْا فَقَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ
طَاعَۃَ قَوْمٍ جَمَعَھُمْ مِّنْ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا وَلَا
فَارِسَ الْاَکَارِمَ وَلَا الرُّوْمَ ذَاتَ الْقُرُوْنِ
بِاَطْوَعَ مِنْھُمْ قَالَ حَمَّادٌ وَزَعَمَ یَزِیْدُ
بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ
یَا اَبَا الْفَضْلِ اَصْبَحَ وَاللّٰہِ ابْنُ اَخِیْکَ عَظِیْمَ
الْمُلْکِ قَالَ لَیْسَ بِمُلْکٍ وَلٰکِنَّھَا نُبُوَّۃٌ قَالَ اَوْ
ذَاکَ اَوْ ذَاکَ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی حَدِیْثِ اَیُّوْبَ عَنْ

اللہ کی قسم! یہ تو منیٰ والوں سے زیادہ ہیں یا منیٰ والوں جتنے ہیں
جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو
حالت خراب ہوگئی۔ کہا حضرت عباس بن عبدالمطلب کے
بارے میں میری راہنمائی کرو پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ
کے پاس آکر ماجرا ذکر کیا وہ انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ایک خیمہ میں تھے
آپ نے فرمایا اے ابوسفیان! ایمان لاؤ بچ جاؤ گے انہوں
نے کہا لات وعزیٰ کا کیا کروں؟ حضرت ایوب فرماتے ہیں
حضرت ابوالخلیل نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور آپ میدان سے باہر کھڑے
تھے، تم نے یہ بات کبھی نہیں کہی تھی، ابوسفیان نے پوچھا یہ کون
ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں
تو ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا اور حضرت عباس رضی اللہ
عنہ ان کو لے کر چلے جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام وضو کیلئے دوڑے
ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل لوگوں کو کیا ہوا انہیں کوئی حکم ملا ہے
انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ یہ نماز کی تیاری کر رہے ہیں انہوں
نے ابوسفیان کو بھی حکم دیا چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور وہ
ان کو لے کر بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے جب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرتے ہوئے "اللہ اکبر"
کہا تو صحابہ کرام نے بھی "اللہ اکبر" کہا پھر رکوع کیا تو انہوں
نے بھی رکوع کیا پھر سر اٹھایا (تو بعد نماز) ابوسفیان نے
کہا میں نے آج کی طرح کسی قوم کو اکٹھے یہاں سے وہاں تک
(اپنے سردار کی) اطاعت کرتے نہیں دیکھا بڑے بڑے
معزز ایرانیوں اور گھوڑوں والے رومیوں کو اس سے زیادہ
اطاعت گزار نہیں دیکھا۔ حماد فرماتے ہیں یزید بن حازم نے حضرت عکرمہ
سے روایت کرتے ہوئے یہ خیال کیا کہ حضرت ابوسفیان نے کہا اے
ابوالفضل (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت) اللہ کی قسم تمہارا
بھتیجا تو بہت بڑا بادشاہ ہو گیا ہے انہوں نے فرمایا یہ بادشاہی

عِكْرِمَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُوسُفْيَانَ وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ قَالَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لِي فَأَتَيْتُ أَهْلَ مَكَّةَ فَدَعَوْتُهُمْ وَأَمَّنْتُهُمْ وَجَعَلْتَ لِأَبِي سُفْيَانَ شَيْئًا يُذْكَرُ بِهِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ وَانْطَلَقَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِي رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِي إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَفْعَلَ بِكَ قُرَيْشٌ كَمَا فَعَلَتْ ثَقِيْفٌ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ دَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَقَتَلُوْهُ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَكِبُوْهَا مِنْهُ لَأُضْرِمَنَّهَا عَلَيْهِمْ نَارًا قَالَ فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ اسْتَبْطَنْتُمْ بِأَشْهَبَ بَازِلٍ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ الزُّبَيْرَ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا الزُّبَيْرُ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ وَهٰذَا خَالِدٌ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ وَمَا خَالِدٌ وَخُزَاعَةُ مُجَدَّعَةُ الْأُنُوْفِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَامَوْا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبْلِ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَأَمَّنَ النَّاسَ إِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَنِي بَكْرٍ وَذَكَرَ أَرْبَعَةً مِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي سَرْحٍ وَابْنَ خَطَلٍ وَسَارَةَ مَوْلَاةَ بَنِي هَاشِمٍ

نہیں نبوت ہے انہوں نے کہا چلو یہی سہی، چلو یہی سہی، پھر وہ (راوی) حضرت عکرمہ سے حضرت ایوب کی روایت کی طرف لوٹے وہ فرماتے ہیں ابوسفیان نے کہا قریش کی صبح پر افسوس ہے راوی کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ نبوی میں) عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اہل مکہ کے پاس جا کر ان کو دعوت دوں اور انہیں امن کی خوشخبری سناؤں اور آپ ابوسفیان کو کوئی ایسا حکم دیں جسے وہ یاد رکھیں پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر (پر سوار) ہو کر چلے راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا) میرے باپ کو میری طرف لوٹاؤ میرے باپ کو میری طرف لوٹاؤ یقیناً آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے مجھے ڈر ہے کہ قریش تمہارے ساتھ وہ معاملہ کریں جو ثقیف نے عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا تھا انہوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہوں نے (ثقیف نے) ان کو شہید کر دیا سنو! اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بھی وہی چال چلی تو میں ان پر آگ برسا دوں گا راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عباس رض چلے اور فرمایا اے اہل مکہ! اسلام لاؤ امن پاؤ گے اس وادی میں تم دشوار اور سخت معاملہ میں الجھ گئے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی اوپر والی جانب سے بھیجا راوی فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا یہ حضرت زبیر ہیں جو مکہ مکرمہ کی اوپر والی جانب سے آئے ہیں اور یہ حضرت خالد ہیں جو اس کی نچلی طرف سے آئے ہیں حضرت خالد اور قبیلہ خزاعہ کو جانتے ہو وہ ناک کاٹنے والے ہیں پھر فرمایا جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امن ملے گا جو اپنا دروازہ بند کر دے گا وہ امن میں ہو گا جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے گا وہ مامون ہوگا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کچھ تیر ایک دوسرے پر پھینکے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر غالب آگئے تو لوگوں کو امن حاصل ہوا مگر خزاعہ اور بنو بکر کی لڑائی جاری رہی، اور چار آدمیوں کا ذکر کیا مقیس بن ضبابہ، عبداللہ بن ابی سرح ابن خطل اور بنو ہاشم کی آزاد کردہ لونڈی سارہ، حضرت حماد نے

قَالَ حَمَّادٌ سَبَارَةٌ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ أَوْ فِي حَدِيثِ غَيْرِهِ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ خُزَاعَةُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ قَالَ خُزَاعَةُ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ -

۱۲۰۶ - **حَدَّثَنَا** فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ يَقُولُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَغَيْرُهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَالَحَ قُرَيْشًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى أَنَّهُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَقْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهِ دَخَلَ فِيهِ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ دَخَلَ فِيهِ فَتَوَاثَبَتْ خُزَاعَةُ وَبَنُو كَعْبٍ وَغَيْرُهُمْ مَعَهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ فِي عَقْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهِ وَتَوَاثَبَتْ بَنُو بَكْرٍ فَقَالُوا نَحْنُ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ وَقَامَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْوَفَاءِ بِذٰلِكَ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ ثُمَّ إِنَّ بَنِي بَكْرٍ عَدَوْا عَلَى خُزَاعَةَ عَلَى مَا بِهِمْ بِأَسْفَلِ مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ بَيِّتُوهُمْ فِيهِ فَأَصَابُوا مِنْهُمْ رَجُلًا وَتَحَاوَزَ الْقَوْمُ فَاقْتَتَلُوا وَرَفَدَتْ قُرَيْشٌ بَنِي بَكْرٍ بِالسِّلَاحِ وَقَاتَلَ مَعَهُمْ مَنْ قَاتَلَ مِنْ قُرَيْشٍ بِالنَّبْلِ مُسْتَخْفِيًا حَتّٰى جَاوَزُوا خُزَاعَةَ إِلَى الْحَرَمِ وَقَائِدُ بَنِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الْحَرَمِ قَالَتْ بَنُو بَكْرٍ يَا نَوْفَلُ الْهَلَكَ الْهَلَكَ إِنَّا قَدْ دَخَلْنَا الْحَرَمَ فَقَالَ كَلِمَةً

حضرت ایوب کی روایت میں یا کسی دوسری روایت میں اس کا نام سبارہ بتایا ہے فرماتے ہیں خزاعہ دوپہر تک ان سے لڑتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے کا ارادہ کیا (یہاں تک) اور وہ مومنوں کے سینے کو ٹھنڈک عطا فرمائے فرماتے ہیں اس سے خزاعہ مراد ہیں" اور ان کے دلوں سے غصہ لے جائے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اسکی توبہ قبول کرتا ہے۔

حضرت ابن اسحٰق فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن مسلم بن شہاب زہری وغیرہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال قریش سے اس بات پر مصالحت کی کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ اس میں داخل ہو تو خزاعہ اور بنو کعب کو دوڑے اور ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہوتے ہیں جبکہ بنو بکر نے جلدی کرتے ہوئے کہا کہ ہم قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہوتے ہیں قریش ایک سال اور کچھ اوپر اس وعدے پر قائم رہے پھر بنو بکر نے مکہ مکرمہ کی نچلی جانب خزاعہ کا مال لوٹا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اسی وقت (رات کو) ان پر حملہ کر دو چنانچہ انہوں نے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا اور قوم آگے بڑھی اور وہ باہم لڑنے لگے قریش نے بنو بکر کو ہتھیاروں سے مدد دی اور چھپ کر ان کے ہمراہ لڑنے لگے حتیٰ کہ وہ حرم کی طرف خزاعہ سے آگے بڑھے اس دن بنو بکر کی قیادت نوفل بن معاویہ کے ہاتھ میں تھی جب وہ حرم شریف تک پہنچے تو بنو بکر نے کہا اے نوفل! ہلاکت ہے ہلاکت ہے بے شک ہم حرم میں داخل ہو گئے تو انہوں نے ایک بڑی بات کہی کہ آج اس کا کوئی معبود نہیں اے بنو بکر! تم اپنا بدلہ لو اور خزاعہ نے اسلام سے پہلے تین آدمیوں کو قتل کر ڈالا تھا اور وہ (لڑائی سے) الگ تھے (ان کے نام یہ تھے) ذویب، کلثوم اور سلمان بن اسود بن زریق یعمری۔ مجھے

عظيمة لا إله له اليوم يا بني بكر أصيبوا ثاركم فقد كانت خزاعة أصابت قبل الإسلام ثلاثة وهم متحرفون دويبا وكلثوما وسليمان بن الأسود بن رزيق بن يعمر فلعمري يا بني بكر إنكم تشرفون في الحرم أفلا تصيبون ثاركم فيه قال وقد كانوا أصابوا منهم رجلا ليلة بيتوهم بالوتير ومعه رجل من قومه يقال له منبه رجلا مفردا فخرج هو وتميم فقال منبه يا تميم الله بنفسك فأما أنا فوالله إني لميت قتلوني أو لم يقتلوني فانطلق تميم فأدرك منبه فقتلوه وأفلت تميم فلما دخل مكة لحق إلى دار بديل بن ورقاء ودار رافع مولى لهم وخرج عمرو بن سالم حين قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقف ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في المسجد فقال عمرو ثم ه

اپنی عمر کی قسم اے بنو بکر! تم حرم میں پہنچ گئے ہو تو کیا تم اس میں اپنا بدلہ نہیں لو گے راوی فرماتے ہیں انہوں نے رات کے وقت ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا انہوں نے وتیر میں ان پر شب خون مارا، اس کے ساتھ اس کی قوم کا ایک آدمی تھا جس کو منبہ کہتے تھے وہ تنہا تھا وہ اور تمیم نکلے تو منبہ کہا اے تمیم! تم اپنی جان پر نرمی کرو اللہ کی قسم! میں تو مر چکا ہوں وہ مجھے قتل کریں یا نہ، تو تمیم چلا اس نے منبہ کو اس حالت میں پایا کہ اسے لوگوں نے قتل کر دیا تھا تمیم بچ کر نکل گیا جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بدیل بن ورقاء اور ان کے غلام رافع سے جا ملے اور عمرو بن سالم نکل کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے وہ کھڑے ہو گئے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے تو عمرو نے وہاں یہ اشعار پڑھے (ترجمہ)

لاهم إني ناشد محمدا
حلف أبينا وأبيه الأتلدا
والدا كنا وكنت ولدا
ثمة أسلمنا فلم ننزع يدا
فانصر رسول الله نصرا أعتدا
وادع عباد الله يأتوا مددا
فيهم رسول الله قد تجردا
إن سيم خسفا وجهه تربدا
في فيلق كالبحر يأتي مزبدا
إن قريشا أخلفوك الموعدا

اے اللہ! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ اور ان کے دادا کا معاہدہ یاد دلاتا ہوں ہم باپ (کی جگہ تھے) اور یہ بچے تھے ہم نے وہاں صلح کی اور اس سے ہاتھ نہیں نکالا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قوی مدد فرمایا اور آپ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو پکاریں مدد کے لیے آئیں گے ان میں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جنہوں نے تلوار نکالی ہے اگر ذلت و رسوائی ہو تو ان کا چہرہ انور دوسری طرف ہو گا (یعنی آپ محفوظ ہوں گے) وہ بہت بڑے لشکر میں ہیں جو ایسے دریا کی طرح ہے جس سے جھاگ نکلتی ہے بے شک قریش نے آپ سے وعدہ خلافی کی ہے اور آپ کے ساتھ کیا ہوا مضبوط عہد توڑا ہے انہوں نے مقام کداء

وَ نَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوْا لِيْ فِيْ كَدَآءٍ رُصَّدَا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتَ اَدْعُوْا اَحَدًا
وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدًا
هُمْ بَيَّتُوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا
فَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّسُجَّدًا

میں میرے گھات لگائی اور اُن کا خیال تھا کہ میں کسی کو نہیں پکاروں گا وہ نہایت کمزور اور کم تعداد والے ہیں انہوں نے رات کے پچھلے پہر مقام وتیر میں ہم پر حملہ کیا اور انہوں نے ہمیں رکوع و سجود کی حالت میں قتل کیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُصِرَتْ بَنِيْ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ حَتّٰى قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَخْبَرُوْهُ بِمَا اُصِيْبَ مِنْهُمْ وَقَدْ رَجَعُوْا وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّكُمْ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَدْ قَدِمَ لِيَزِيْدَ فِي الْعَهْدِ وَيَزِيْدَ فِي الْمُدَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِّمَّا فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ طَلَبِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْجَوَابَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمِنْ عُمَرَ وَمِنْ عَلِيٍّ وَّمِنْ فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَجَوَابُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لَهٗ بِمَا اَجَابَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ خَبَرَ اَبِيْ سُفْيَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا اَمَانَ الْعَبَّاسِ اِيَّاهُ وَلَا اِسْلَامَهٗ وَلَا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو کعب کو فتح ہوگئی پھر بدیل بن ورقہ، خزاعہ کے چند آدمیوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور جو کچھ ان پر بیتی اس کا ماجرا سنا کر واپس لوٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا تم ابوسفیان سے ملو گے جو اس لیے آرہا ہے کہ معاہدے کو بڑھائے اور مدت میں اضافہ کرے پھر اسی قسم کی حدیث بیان کی جو حضرت ایوب نے حضرت عکرمہ سے روایت کی کہ ابوسفیان نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تھا اور ان حضرات نے جو جوابات دیئے جیسا کہ حضرت عکرمہ سے حضرت ایوب نے روایت کیا انہوں نے حضرت عباس کے ساتھ ابوسفیان کی گفتگو اور حضرت عباس کے ان کو امن دینے نیز ان کے اسلام لانے کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی حدیث کا باقی حصہ نقل کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ اَنَّ الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ دَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلْفِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ وَدَخَلَتْ بَنُوْ بَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ لِلْحِلْفِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان دو حدیثوں میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان جو صلح ہوئی اس میں خزاعہ، آپ کی صلح میں داخل ہوئے اور اس کی وجہ وہ پرانا معاہدہ تھا جو آپ کے اور ان کے درمیان تھا اور بنو بکر اس معاہدے کی وجہ سے جو ان کے اور قریش کے درمیان تھا، قریش کے ساتھ شریک ہوئے تو ان میں سے ہر فریق کے حلیف کا حکم اس کی طرح ہوگیا

فَصَارَ حُكْمُ حُلَفَاءِ كُلِّ فَرِيقٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ قُرَيْشٍ فِي الصُّلْحِ كَحُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِ قُرَيْشٍ وَكَانَ بَيْنَ حُلَفَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ مِنَ الْقِتَالِ مَا كَانَ فَكَانَ ذٰلِكَ نَقْضًا مِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ لِلصُّلْحِ الَّذِي كَانُوا دَخَلُوا فِيهِ وَخُرُوجًا مِنْهُمْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَصَارُوا بِذٰلِكَ حَرْبًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ثُمَّ أَمَدَّتْ قُرَيْشٌ حُلَفَاءَهَا هٰؤُلَاءِ بِمَا قَوَّوْهُمْ بِهِ عَلَى قِتَالِ خُزَاعَةَ حَتّٰى قُتِلَ مِنْهُمْ مَنْ قُتِلَ وَقَدْ كَانَ الصُّلْحُ مَنَعَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ فِيمَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ نَقْضًا لِلْعَهْدِ وَخُرُوجًا مِنَ الصُّلْحِ فَصَارَتْ قُرَيْشٌ بِذٰلِكَ حَرْبًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَصْحَابِهِ۔

یعنی حضور علیہ السلام کے حلیف، کا حکم آپ کے حکم کی طرح اور قریش کے حلیف کا حکم ان کے حکم جیسا ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیفوں اور قریش کے حلیفوں کے درمیان جنگ ہوئی تو یہ قریش کی طرف سے اس صلح کو توڑنا تھا جس میں وہ داخل ہو گئے نیز اس معاہدے سے نکلنا تھا اس طرح وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے لڑنے والے قرار پائے پھر قریش نے اپنے حلیفوں کی مدد کرتے ہوئے انہیں خزاعہ کے ساتھ لڑائی پر برقرار رکھا حتیٰ کہ ان میں سے کچھ لوگ شہید ہوئے حالانکہ صلح ان کو اس بات سے روکتی تھی تو اس سلسلے میں انہوں نے جو کچھ کیا وہ نقض عہد اور صلح سے نکلنا تھا تو اس طرح قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے لڑائی کی۔

فَقَالَ الْآخَرُونَ وَكَيْفَ يَكُونُ بِمَا ذَكَرْتُمْ كَمَا وَصَفْتُمْ وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ وَفَدَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ أَنْ كَانَ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَبَيْنَ خُزَاعَةَ مِنَ الْقِتَالِ مَا كَانَ وَبَعْدَ أَنْ كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ لِبَنِي بَكْرٍ مِنَ الْمَعُونَةِ لَهُمْ مَا كَانَ عَلِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْضِعِهِ فَلَمْ يَصِلْهُ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ فِي أَمَانِهِ عَلَى حَالِهِ غَيْرَ خَارِجٍ مِنْهُ مِمَّا كَانَ مِنْ بَنِي بَكْرٍ فِي قِتَالِ خُزَاعَةَ وَمَا كَانَ

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جو کچھ تم نے ذکر کیا وہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ ابوسفیان، مدینہ طیبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حاضری بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی کے بعد ہوئی اور قریش اس سے پہلے بنو بکر کی مدد کر چکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (ابوسفیان) کی حالت کا علم تھا اس کے باوجود نہ تو آپ نے کوئی صلہ رحمی کی اور نہ ہی تعرض فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک وہ امان میں تھے بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی کی وجہ سے وہ اس امان سے خارج نہیں ہوئے اور قریش نے کھانے ہتھیاروں اور سایہ کرنے کے ذریعے بنو بکر کی جو مدد کی اس سے بھی وہ صلح ختم نہیں

مِنْ قُرَيْشٍ فِي مَعُونَتِهِ بَنِي بَكْرٍ بِمَا أَعَانُوهُمْ بِهِ مِنَ الطَّعَامِ وَالسِّلَاحِ وَالتَّظْلِيلِ غَيْرَ نَاقِضٍ لِأَمَانِهِ بِصُلْحِهِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرَ مُخْرِجٍ لَهُ مِنْهُ۔

ہوئی جو ان کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھی اور نہ ہی وہ اس سے خارج ہوئے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِينَ أَنَّ تَرْكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لِأَبِي سُفْيَانَ لَمْ يَكُنْ لِأَنَّ الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ قَائِمٌ وَلَكِنَّهُ تَرَكَهُ لِأَنَّهُ كَانَ وَافِدًا إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ طَالِبًا الصُّلْحَ الثَّانِيَ سِوَى الصُّلْحِ الْأَوَّلِ لِانْتِقَاضِ الصُّلْحِ الْأَوَّلِ فَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٍ وَلَا غَيْرِهِ لِأَنَّ مِنْ سُنَّةِ الرُّسُلِ أَنْ لَا يُقْتَلُوا۔

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوسفیان سے تعرض نہ کرنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ کے اور اہل مکہ کے درمیان صلح باقی تھی بلکہ آپ نے اسے اس لیے چھوڑا کہ وہ پہلی صلح کے علاوہ دوسری صلح کے لیے بطور وفد آپ کی خدمت میں آئے کیونکہ پہلی صلح ٹوٹ چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل وغیرہ کے ذریعے تعرض نہیں فرمایا بلکہ دستور یہ ہے کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔

١٢٠٧ - **ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذَلِكَ** مَا حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثنا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ ثنا ابْنُ مُعَيْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ خَرَجْتُ أَسْتَبِقُ فَرَسًا لِي بِالشَّجَرِ فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُمْ فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَأَخَذُوهُمْ وَجِيءَ بِهِمْ إِلَيْهِ فَتَابُوا وَرَجَعُوا عَمَّا قَالُوا وَقَالُوا لَا نَعُودُ فَخَلَّى سَبِيلَهُمْ وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النَّوَّاحَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّاسُ أَخَذْتَ قَوْمًا

پھر اس سلسلے میں آپ سے مروی ہے حضرت ابووائل فرماتے ہیں ہم سے ابن معیر سعدی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھنے کے لیے آگے بڑھا، تو میں بنو حنیفہ کی مساجد میں سے ایک مسجد کے پاس سے گزرا میں نے سُنا کہ وہ گواہی دے رہے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا اور ان سے ان لوگوں کا معاملہ ذکر کیا انہوں نے کچھ سپاہیوں کو بھیجا انہوں نے ان کو پکڑا چنانچہ ان کو آپ کی خدمت میں لایا گیا انہوں نے توبہ کی اور اپنے قول سے رجوع کر لیا کہنے لگے ہم آئندہ ایسی بات نہیں کہیں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا پھر ان میں سے ایک شخص آیا جسے عبداللہ بن نواحہ کہا جاتا تھا آپ نے اس کی گردن ماردی صحابہ کرام نے پوچھا آپ

فِی اَمْرٍ وَاحِدٍ فَخَلَّیْتَ سَبِیْلَ بَعْضِهِمْ وَقَتَلْتَ بَعْضَهُمْ فَقَالَ کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَآءَهُ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَرَجُلٌ مَّعَهُ یُقَالُ لَهُ ابْنُ وَثَّالٍ ابْنُ حَجَرٍ وَافِدَیْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَیْلَمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدَانِ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنَّ مُسَیْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ لَوْ کُنْتُ قَاتِلًا وَّفْدًا لَقَتَلْتُکُمَا فَلِذٰلِكَ قَتَلْتُ هٰذَا۔

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ بِکِتَابٍ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اَنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنْ اِرْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ قَلْبِكَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَرَجَعْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْلَمْتُ قَالَ بُکَیْرٌ وَّاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ کَانَ قِبْطِیًّا۔

١٢٠٩ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ

نے ایک قوم کو ایک بات میں پکڑا تو ان میں سے بعض کو چھوڑ دیا اور بعض کو قتل کر دیا آپ نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابن نواحہ اور اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص آیا جسے وثال بن حجر کہا جاتا تھا یہ دونوں مسیلمہ کے نمائندے بن کر آئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو قتل کرتا (حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) میں نے اس لیے انکو قتل کیا (کیونکہ یہ مسیلمہ کو رسول مان کر اور حضور علیہ السلام کی م

(نبوت جب اسلام سے پھر گیا تو حضرت عثمان غنی نے قتل کیا تھا)

حضرت حسن بن علی بن ابی رافع فرماتے ہیں حضرت ابو رافع نے ان کو خبر دی کہ وہ قریش کا خط لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرماتے ہیں جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم: میں ان کی طرف کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں اس لیے تم واپس جاؤ اگر تمہارے دل میں وہ بات ہوئی جو اس وقت ہے تو دوبارہ آ جانا (فرماتے ہیں) پھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور اسلام قبول کیا حضرت بکیر فرماتے ہیں مجھے حضرت حسن نے خبر دی کہ حضرت ابو رافع قبطی تھے۔

حضرت مسلمہ بن نعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ابن اسحاق قال حدثني سعيد بن طارق عن مسلمة بن نعيم عن ابيه قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم حين جاءه رسول مسيلمة بكتابه ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لهما وانتما تقولان مثل ما يقول فقالا نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقكما۔

پاس تھا جب آپ کے پاس مسیلمہ کا قاصد اس کا خط لے کر آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں قاصدوں سے فرما رہے تھے کہ تم بھی وہی بات کہتے ہو جو وہ کہتا ہے انہوں نے کہا جی ہاں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قاصدوں کو قتل نہ کرنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

والدليل على خروج اهل مكة

من الصلح بما كان بين بني بكر وبين خزاعة وبما كان من معونة قريش لبني بكر في ذلك طلب ابي سفيان تجديد الحلف وتوكيد الصلح عند سؤال اهل مكة اياه ذلك ولو كان الصلح لم ينتقض اذا لما كان بهم الى ذلك حاجة ولكان ابوبكر الصديق وعمر بن الخطاب وعلي وفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم لما سألهم ابو سفيان ما سألهم من ذلك يقولون ما حاجتك وحاجة اهل مكة الى ذلك انتم جميعا في صلح وفي امان لا تحتاجون معهما الى غيرهما۔

اس بات کی دلیل کہ بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی ہونے اور قریش کے ان کی مدد کرنے کی وجہ سے اہل مکہ سے صلح ختم ہوگئی، ابوسفیان کا معاہدے کی تجدید کرنا اور صلح کی تاکید طلب کرنا ہے جب اہل مکہ نے ان سے یہ مطالبہ کیا اگر صلح ختم نہ ہو جاتی تو انہیں اس بات کی حاجت نہ تھی اور جب ابوسفیان نے حضرت ابوبکر صدیق حضرت فاروق اعظم حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تو وہ پوچھتے کہ تمہیں اور اہل مکہ کو اس کی کیا حاجت ہے وہ تمام لوگ صلح اور امان میں ہیں اب ان کو کسی دوسری صلح (یا معاہدے) کی ضرورت نہیں ہے۔

١٢١٠ - ثم هذا عمرو بن سالم واحد خزاعة يناشد رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قد ذكرنا من مناشدته اياه في حديث عكرمة والزهري وسأله في ذلك النصر ويقول فيما يناشده من ذلك۔

پھر یہ عمرو بن سالم ہیں جو خزاعہ قبیلہ کے ایک فرد ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ (اشعار پر مبنی) معاہدہ سناتے ہیں جس کا ہم نے حضرت عکرمہ اور حضرت زہری کی روایات میں ذکر کیا ہے وہ اس میں آپ سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان اشعار کے ضمن میں وہ کہتے ہیں۔

ان قريشا اخلفوك الموعدا
ونقضوا ميثاقك المؤكدا

بے شک قریش نے آپ سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اور آپ کے ساتھ کیا ہوا پکا معاہدہ توڑا ہے" رسول

وَرَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ ثُمَّ کَشَفَ لَہٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْمَعْنَی الَّذِیْ بِہٖ کَانَ نَقْضُ قُرَیْشٍ مَّا کَانُوْا عَاھَدُوْہُ عَلَیْہِ وَوَافَقُوْہُ بِاَنْ قَالَ ؎

وَھُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِیْرِ ھُجَّدًا
فَقَتَلُوْنَا رُکَّعًا وَّ سُجَّدًا

وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ ذٰلِکَ اَحَدًا غَیْرَ قُرَیْشٍ مِّنْ بَنِیْ نُفَاثَۃَ وَلَا مِنْ غَیْرِھِمْ ثُمَّ اَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِی الشِّعْرِ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِ عِکْرِمَۃَ الْمَعْنَی الَّذِیْ ذَکَرَہٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فِی الشِّعْرِ الَّذِیْ نَاشَدَ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

فَفِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ اَنَّ رِجَالَ بَنِیْ کَعْبٍ اَصَابَھُمْ بِمَا اَصَابَھُمْ مِّنْ نَقْضِ قُرَیْشٍ الَّذِیْ بِہٖ خَرَجُوْا مِنْ عَھْدِھِمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ اَلَا تَرَاہُ یَقُوْلُ ؎

اَتَانِیْ وَلَمْ اَشْھَدْ بِبَطْحَاءِ مَکَّۃَ
رِجَالُ بَنِیْ کَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُھَا

ثُمَّ ذَکَرَ مَا بَیَّنَّاہُ لِمَنْ کَانَ سَبَبًا مِنْ ذٰلِکَ قُرَیْشٌ وَّ رِجَالُھَا فَقَالَ۔

فَیَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ تَنَالَنَّ نُصْرَتِیْ
سُھَیْلُ بْنُ عَمْرٍو حَرُّھَا وَعِقَابُھَا

وَسُھَیْلُ بْنُ عَمْرٍو وَھُوَ کَانَ اَحَدَ مَنْ عَاقَدَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّلْحَ۔

فَاَمَّا مَا ذَکَرَ لَکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَھَا لَمْ یَقْسِمْ مَالًا وَّ لَمْ یَسْتَعْبِدْ اَحَدًا وَّ لَمْ یَغْنَمْ اَرْضًا فَکَیْفَ یَسْتَعْبِدُ مَنْ قَدْ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کا انکار نہیں فرمایا پھر عمرو بن سالم نے اس بات کو واضح کیا جس کے سبب قریش کا معاہدہ ٹوٹ گیا وہ فرماتے ہیں

"وہ اندھیرے منہ مقام وتیر میں ہم پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے ہمیں رکوع اور سجدے کی حالت میں قتل کیا"

انہوں نے اس سلسلے میں قریش کے علاوہ نفاثہ وغیرہ سی کا ذکر نہیں کیا پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے اس شعر میں اس کا ذکر کیا جسے ہم نے ان سے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نقل کیا اس کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عمرو بن سالم نے اس شعر میں ذکر کیا جسے انہوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے پڑھا۔

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ بنو کعب کے لوگوں کو جو اذیت پہنچی وہ قریش کی اس عہد شکنی کی وجہ سے پہنچی جو انہوں نے مکہ مکرمہ کی وادی میں کی کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ (حضرت عمرو بن سالم) فرماتے ہیں "بنو کعب کے کچھ لوگ جن کی گردنیں کاٹی گئیں، وادی مکہ میں میرے پاس آئے اور میں وہاں موجود نہیں تھا۔"

پھر انہوں نے قیدیوں کا حال بیان کیا جسے ہم نے ذکر کیا ان میں قریش اور ان کے کچھ لوگ تھے وہ کہتے ہیں۔

"ہائے افسوس! مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش اور بدلہ لینے کا جذبہ سہیل بن عمرو کو پالے گا۔

اور یہ سہیل بن عمرو ان لوگوں میں سے ایک ہے جن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ کیا تھا۔

اور وہ جو اس نے تم سے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو مال تقسیم نہیں فرمایا نہ کسی کو غلام بنایا اور نہ زمین کو غنیمت قرار دیا تو آپ ان لوگوں کو کیسے غلام بناتے جن پر ان کے خون اور مال کے

مَنَّ عَلَيْهِ فِي دَمِهِ وَمَالِهِ .

فَأَمَّا أَرْضُ مَكَّةَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لَهَا فَمَنْ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّهُ افْتَتَحَهَا عَنْوَةً فَقَالَ تَرَكَهَا مِنْهُ عَلَيْهِمْ كَمَنِّهِ عَلَيْهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَفِي سَائِرِ أَمْوَالِهِمْ .

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ لِأَنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ تَجْرِي عَلَيْهَا الْأَمْلَاكُ كَمَا تَجْرِي عَلَى سَائِرِ الْأَرَضِينَ .

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ تَكُنْ أَرْضُ مَكَّةَ مِمَّا وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْغَنَائِمُ لِأَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ عِنْدَهُمْ لَا تَجْرِي عَلَيْهَا الْأَمْلَاكُ .

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا .

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ الْآثَارَ الَّتِي رَوَاهَا كُلُّ فَرِيقٍ مِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللهُ فِي كِتَابِ الْبُيُوعِ مِنْ شَرْحِ مَعَانِي الْآثَارِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحْكَامِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا .

ثُمَّ رَجَعَ الْكَلَامُ إِلَى مَا يُثْبِتُ أَنَّ مَكَّةَ فُتِحَتْ عَنْوَةً .

فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّ حَدِيثَيِ الزُّهْرِيِّ وَعِكْرِمَةَ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا مُنْقَطِعَانِ .

قِيلَ لَكُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ يَدُلُّ عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ .

سلسلے میں احسان فرما چکے تھے۔

جہاں تک سرزمین کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے تعرض نہ فرمانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات اس طرف گئے ہیں کہ آپ نے اسے غلبہ کے طور پر فتح کیا تو وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں پر احسان فرماتے ہوئے اسے اسی طرح چھوڑ دیا جیسا کہ ان کی جانوں اور اموال کے سلسلے میں احسان فرمایا۔

اس موقف والوں میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کیونکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین میں ملکیت جاری ہوگی جس طرح باقی تمام زمینوں میں جاری ہوتی ہے۔

اور بعض دوسرے حضرات نے فرمایا کہ سرزمین مکہ ان زمینوں میں سے نہیں جن پر غنیمتوں کا اجراء ہو کیونکہ ان کے نزدیک مکہ مکرمہ کی زمین کا کوئی مالک نہیں بن سکتا۔

اس مذہب والوں میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

ہم نے اس سلسلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ دونوں کے مذہب پر ان کی روایات کردہ روایات کو کتاب البیوع میں نقل کیا احکام کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی مختلف روایات کے معانی کو واضح کیا ہے یہاں اس کے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر کلام اس بات کو ثابت کرنے کی طرف لوٹ گیا کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا۔

اگر تم یہ کہو کہ حضرت زہری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما کی جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ منقطع ہیں۔

تو تمہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس بات پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

١٢١١ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى
قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ
قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضٰى لِسَفْرَةٍ وَخَرَجَ
لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ
مَعَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْكَدِيدِ أَفْطَرَ ثُمَّ مَضٰى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ
مَرَّ الظَّهْرَانِ فِيْ عَشْرِ الْاٰفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
فَسَمِعَتْ سُلَيْمٌ وَمُزَيْنَةُ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الظَّهْرَانِ
وَقَدْ عَمِيَتِ الْأَخْبَارُ عَلٰى قُرَيْشٍ فَلَا يَأْتِيْهِمْ
خَبَرٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا يَدْرُوْنَ مَا هُوَ فَاعِلٌ وَخَرَجَ فِيْ تِلْكَ
اللَّيْلَةِ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ
وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَنْظُرُوْنَ هَلْ يَجِدُوْنَ
خَبَرًا أَوْ يَسْمَعُوْنَهُ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ وَاصَبَاحَ
قُرَيْشٍ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْهُ فَيَسْتَأْمِنُوْهُ
إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلٰى اٰخِرِ الدَّهْرِ قَالَ
فَجَلَسْتُ عَلٰى بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ فَخَرَجْتُ عَلَيْهَا
حَتّٰى دَخَلْتُ الْأَرَاكَ فَلَقِيْتُ بَعْضَ الْحَطَّابَةِ
أَوْ صَاحِبَ لَبَنٍ أَوْ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِيْهِمْ
يُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوْا إِلَيْهِ قَالَ فَإِنِّيْ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عبا
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسل
رمضان المبارک کی گیارہ تاریخ کو سفر پر تشریف لے گئے صحابہ
کرام نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا حتی کہ جب مقام کدید پر تشری
لائے تو روزہ افطار کیا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لے گئے یہاں تک کہ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مر الظہران
(مقام) پر پہنچے تو قبیلہ سلیم اور قبیلہ مزینہ نے سنا جب ا
مر الظہران پر اترے اور قریش پر آپ کی خبریں بند ہو چکی
تھیں لہٰذا ان کو آپ کے آنے کی اطلاع نہ ہوئی اور نہ انہیں
معلوم تھا کہ آپ کیا کرنے والے ہیں اس رات ابوسفیان بن
حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء یہ دیکھنے نکلے
کہ انہیں آپ کی کوئی خبر ملے یا آپ کے بارے میں
وہ کچھ سنیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہران میں
اترے تو حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے
فرمایا قریش کے لیے بری صبح ہے اگر وہ آکر رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے امن طلب نہ کریں اور آپ مکہ مکرمہ میں
بطور غلبہ داخل ہوئے تو قریش کے لیے عمر بھر کی ہلاکت ہے
فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر پر بیٹھا حتی کہ
پیلو کے درختوں (کے جھنڈ) میں داخل ہوا تاکہ لکڑیاں
جمع کرنے والوں، دودھ والوں اور کام کرنے والوں
سے مل کر انہیں بتاؤں کہ وہ قریش کو جا کر رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں آنے کی خبر دیں اور بتائیں
کہ وہ آپ کے پاس آئیں فرماتے ہیں میں اپنے مقصد
کی تلاش میں تھا کہ اچانک ابوسفیان اور بدیل کی گفتگو
سنی وہ واپس لوٹ رہے تھے ابوسفیان کہہ رہے تھے
آج رات کی طرح میں نے آگ نہیں دیکھی اور نہ ایسا
لشکر دیکھا بدیل نے کہا اللہ کی قسم! یہ خزاعہ میں جو
لڑائی کے لیے جمع ہوئے ہیں ابوسفیان نے کہا خزاعہ
اللہ کی قسم وہ تو نہایت کمزور ہیں ان کی ایسی آگ کہاں

لَا يُشِيرُ عَلَيْهِ وَالْتَمِسُ مَا خَرَجْتُ لَهُ إِذَا
سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلٍ وَهُمَا
يَتَرَاجَعَانِ وَأَبُو سُفْيَانَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ
كَاللَّيْلَةِ نِيرَانًا قَطُّ وَلَا عَسْكَرًا قَالَ بُدَيْلٌ
هَذِهِ وَاللَّهِ خُزَاعَةُ حَمَسَهَا الْحَرْبُ فَقَالَ
أَبُو سُفْيَانَ خُزَاعَةُ وَاللَّهِ أَذَلُّ مِنْ أَنْ تَكُونَ
هَذِهِ نِيرَانُهُمْ فَعَرَفْتُ صَوْتَ أَبِي سُفْيَانَ
فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ قَالَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ
أَبُو الْفَضْلِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ
أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُلْتُ وَيْلَكَ هَذَا وَاللَّهِ رَسُولُ
اللَّهِ فِي النَّاسِ وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ لَئِنْ
دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ
عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ
لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ قَالَ فَمَا
الْحِيلَةُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ
إِلَّا أَنْ تَرْكَبَ فِي عَجُزِ هَذِهِ الدَّابَّةِ فَآتِيَ
بِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ لَيَضْرِبَنَّ
عُنُقَكَ قَالَ فَرَكِبَ فِي عَجُزِ الْبَغْلَةِ وَرَجَعَ
صَاحِبَاهُ قَالَ وَكُلَّمَا مَرَرْتُ بِنَارٍ مِنْ
نِيرَانِ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا مَنْ هَذَا فَإِذَا
نَظَرُوا قَالُوا عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى مَرَرْتُ بِنَارِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا وَقَامَ
إِلَيَّ فَلَمَّا رَآهُ عَلَى عَجُزِ الدَّابَّةِ عَرَفَهُ وَقَالَ
أَبُو سُفْيَانَ عَدُوُّ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَمْكَنَ مِنْكَ وَخَرَجَ يَشْتَدُّ نَحْوَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَضْتُ الْبَغْلَةَ
فَسَبَقْتُهُ كَمَا تَسْبِقُ الدَّابَّةُ الْبَطِيئَةُ الرَّجُلَ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان
کے آواز پہچان لی میں نے کہا اے ابوحنظلہ! انہوں نے بھی
میری آواز پہچان لی اور کہا ابوالفضل ہو؟ فرماتے ہیں میں نے
کہا ہاں میں ہی ہوں۔ انہوں نے کہا آپ کو کیا ہوا میرے
ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے
لیے ہلاکت ہے اللہ کی قسم! یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے صحابہ کرام ہیں قریش کی صبح پر افسوس، اللہ کی
قسم! اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غلبہ پاتے
ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور اس سے پہلے ان لوگوں
نے آکر آپ سے امان نہ مانگی تو قریش کے لیے دائمی
ہلاکت ہے انہوں نے کہا تو اس کی تدبیر کیا ہے میرے ماں
باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم
کوئی تدبیر نہیں البتہ یہ کہ تم میری سواری پر پیچھے بیٹھ جاؤ
اور میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے
جاؤں اللہ کی قسم! اگر حضور نے تم پر قابو پا لیا تو تمہاری
گردن ماردیں گے فرماتے ہیں وہ خچر کی پیٹھ پر سوار ہو
گئے اور ان کے دونوں ساتھی واپس لوٹ گئے حضرت
عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں مسلمانوں کی کسی آگ
(یعنی ڈیرے) کے پاس سے گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون ہے
جب دیکھتے تو کہتے یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں
جو آپ کی خچر پر سوار ہیں حتیٰ کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ کی آگ (پڑاؤ) سے گزرا تو انہوں نے فرمایا یہ کون
ہے؟ اور (پھر) میری طرف اٹھے جب ابوسفیان کو سواری
پر میرے پیچھے دیکھا تو اسے پہچان لیا اور فرمایا ابوسفیان؟
اللہ کا دشمن اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے جس نے اسے
میرے قابو میں دیا اور تیزی سے سرکار دوعالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف نکل گئے میں نے بھی خچر کو ایڑ لگائی (تیز
دوڑایا) پھر میں خچر سے بعجلت اترا اور بارگاہ نبوی میں حاضر
ہوگیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور

الْبَطِيءَ ثُمَّ اقْتَحَمْتُ عَنِ الْبَغْلَةِ وَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَبُو سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللهُ مِنْهُ بِلَا عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ، قَالَ ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِرَأْسِهِ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا يُنَاجِيهِ رَجُلٌ دُونِي قَالَ فَلَمَّا أَكْثَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي شَأْنِهِ فَقُلْتُ مَهْلًا يَا عُمَرُ وَاللهِ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قُلْتَ هٰذَا وَلٰكِنْ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ قَالَ فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبَّاسُ لَإِسْلَامُكَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ وَمَا لِي إِلَّا أَنِّي قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَكَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ بِهِ إِلَى رَحْلِكَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ وَيْحَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَمَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ وَأَوْصَلَكَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَادَ يَقَعُ فِي نَفْسِي أَنْ لَوْ كَانَ مَعَ اللهِ غَيْرُهُ لَقَدْ أَغْنَى شَيْئًا بَعْدُ وَقَالَ وَيْلَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ

داخل ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابوسفیان ہے اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و ذمہ کے بغیر اس پر قابو دیا ہے مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اسے پناہ دی ہے فرماتے ہیں پھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ گیا اور آپ کے سر کو پکڑ کر کہا اللہ کی قسم! آپ سے میرے سوا کوئی مشورہ نہیں کرے گا فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں زیادہ بولنے لگے تو میں نے کہا اے عمر! ٹھہر جایئے اگر بنو عدی بن کعب میں سے کوئی شخص ہوتا تو آپ یہ بات نہ کہتے لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ بنو عبد مناف میں سے ایک شخص ہیں انہوں نے فرمایا اے عباس! ٹھہر جایئے اللہ کی قسم! جس دن آپ اسلام لائے تو آپ کا اسلام لانا مجھے (اپنے باپ) خطاب کے ایمان لانے سے زیادہ پسند تھا (یعنی اگر وہ اسلام لاتے تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی خوشی آپ کے اسلام لانے پر ہوئی) اور یہ اس لیے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کا اسلام لانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے مسکن میں لے جائیں صبح ہو جائے تو میرے پاس لے آنا فرماتے ہیں صبح ہوئی تو میں انہیں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دیکھا تو فرمایا اے ابوسفیان! تجھ پر افسوس ہے کیا تمہارے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا جس میں تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس قدر بردبار، کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ بات آرہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہوتا تو ابھی تک کچھ فائدہ تو دیتا۔ آپ نے فرمایا اے ابوسفیان تجھ پر افسوس ہے کیا تمہارے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تم گواہی دو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس قدر حلیم، کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اللہ کی قسم

وَاَوْصَلَكَ اَمَا وَاللّٰهِ هٰذِهٖ فَاِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْهَا حَتَّى الْاٰنَ شَيْئًا قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ وَيْلَكَ اَسْلِمْ وَاشْهَدْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يُّضْرَبَ عُنُقُكَ قَالَ فَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَاَسْلَمَ قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُّحِبُّ هٰذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَّهٗ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَّنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ اَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِاَنْصَرِفَ قَالَ يَا عَبَّاسُ اِحْبِسْهُ بِمَضِيْقِ الْوَادِيْ عِنْدَ حَطِيْمِ الْجُنْدِ حَتّٰى يَمُرَّ بِهٖ جُنُوْدُ اللّٰهِ فَيَرَاهَا قَالَ فَحَبَسْتُهٗ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَرَّتْ بِهِ الْقَبَائِلُ عَلٰى رَايَاتِهَا فَكُلَّمَا مَرَّتْ بِهٖ قَبِيْلَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ بَنُوْ سُلَيْمٍ قَالَ يَقُوْلُ مَالِيْ وَلِبَنِيْ سُلَيْمٍ ثُمَّ تَمُرُّ بِهٖ قَبِيْلَةٌ فَيَقُوْلُ مَنْ هٰذِهٖ فَاَقُوْلُ مُزَيْنَةُ فَقَالَ مَالِيْ وَلِمُزَيْنَةَ حَتّٰى نَفَدَتِ الْقَبَائِلُ لَا تَمُرُّ بِهٖ قَبِيْلَةٌ اِلَّا سَاَلَنِيْ عَنْهَا فَاُخْبِرُهٗ اِلَّا قَالَ مَالِيْ وَلِبَنِيْ فُلَانٍ حَتّٰى مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَضْرَاءِ كَتِيْبَةٍ فِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَا يُرٰى مِنْهُمْ اِلَّا الْحَدَقُ فِي الْحَدِيْدِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ قُلْتُ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ مَا لِاَحَدٍ بِهٰؤُلَاءِ قِبَلٌ وَاللّٰهِ يَا اَبَا الْفَضْلِ لَقَدْ

یہی ایک بات ہے جس کے بارے میں ابھی تک میرے دل میں کھٹکا رہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو اس سے پہلے کہ آپ تمہیں قتل کر دیں اسلام لاؤ اور گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں فرماتے ہیں چنانچہ انہوں نے سچی گواہی دی اور اسلام لائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان اس فخر کو پسند کرتے ہیں انہیں کوئی اعزاز عطا فرمائیں آپ نے فرمایا ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گا اسے امن حاصل ہو گا جو اپنا دروازہ بند کر دے گا (مزاحمت نہیں کرے گا) اسے بھی امن ملے گا جب میں واپس لوٹنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس! انہیں وادی کی کسی تنگ جگہ میں لشکر کی گزرگاہ پر کھڑا کریں یہاں تک کہ وہاں سے اللہ تعالیٰ کے لشکر گزریں اور یہ ان کو دیکھیں فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ کا مجھے حکم دیا تھا میں نے ان کو وہاں کھڑا کیا فرماتے ہیں وہاں سے مختلف قبائل اپنے جھنڈوں کے ساتھ گزرتے جب ان کے پاس سے ایک قبیلہ گزرا تو پوچھا یہ کونسا قبیلہ ہے؟ میں نے کہا قبیلہ بنو سلیم فرماتے ہیں حضرت ابوسفیان نے کہا مجھے بنو سلیم سے کیا کام، پھر ایک اور قبیلہ گزرا تو پوچھنے لگے یہ کون سا قبیلہ ہے؟ میں نے کہا مزینہ قبیلہ ہے تو کہا میرا مزینہ قبیلہ سے کیا واسطہ حتیٰ کہ قبیلے گزر گئے جو قبیلہ بھی گزرتا وہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھتے اور میں ان کو اس کے بارے میں بتاتا اور وہ کہتے مجھے اس فلاں قبیلے سے کیا غرض ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبز پوش لشکر میں گزرے ان میں مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم دونوں تھے ان میں سے ہر ایک لوہے میں حرکت کرنے والا دکھائی دیتا ابوسفیان نے کہا سبحان اللہ! اے عباس یہ کون ہیں میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے ساتھ مہاجرین و انصار ہیں انہوں نے کہا

أَصْبَحَ مُلْكُ ابْنِ أَخِيكَ الْغَدَاةَ قَالَ قُلْتُ وَيْلَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ إِنَّهَا النُّبُوَّةُ قَالَ فَنَعَمْ قَالَ قُلْتُ الْتَجَأْ إِلَى قَوْمِكَ أُخْرُجْ إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ صَرَخَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَكُمْ فِيمَا لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهِ فَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَامَتْ إِلَيْهِ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَأَخَذَتْ سَارِيَةً فَقَالَتْ اُقْتُلِ الْحُمُسَ الدَّسَمَ فَبِئْسَ طَلِيعَةُ قَوْمٍ قَالَ وَيْلَكُمْ لَا تَغُرَّنَّكُمْ هٰذِهِ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَإِنَّهُ قَدْ جَاءَ مَا لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهِ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ قَالُوا قَاتَلَكَ اللّٰهُ وَمَا يُغْنِي عَنَّا دَارُكَ قَالَ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ۔

فَهٰذَا حَدِيثٌ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ صَحِيحٌ مَا فِيهِ مَعْنًى يَدُلُّ عَلَى فَتْحِ مَكَّةَ عَنْوَةً وَيَنْفِي أَنْ يَكُونَ صُلْحًا وَيُثْبِتُ أَنَّ الْهُدْنَةَ الَّتِي كَانَتْ تَقَدَّمَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ قَدْ كَانَتْ انْقَطَعَتْ وَذَهَبَتْ قَبْلَ وُرُودِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

أَلَا يُرَى إِلَى قَوْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ۔

أَفَتَرَى الْعَبَّاسَ عَلَى فَضْلِ رَأْيِهِ وَعَقْلِهِ يَتَوَهَّمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَرَّضُ قُرَيْشًا وَهُمْ مِنْهُ فِي

اللہ کی قسم! کسی کو ان کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں اے ابوالفضل! اللہ کی قسم! تمہارا بھتیجا تو دشمنوں پر حکمران بن گیا فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو اے ابوسفیان! یہ نبوت ہے (بادشاہی نہیں) ابوسفیان نے کہا "ہاں" فرماتے ہیں میں نے کہا اپنی قوم کے پاس جائیں یہاں تک کہ جب وہ ان کے پاس گئے تو بلند آواز سے پکارا اے قریش کے گروہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لشکر کے ہمراہ تشریف لائے ہیں کہ تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے پس جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن حاصل ہوگا چنانچہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کھڑی ہوئی اور ستون پر ... کہنے لگی کیا سخت چربی والے (بہادر) قتل ہوگئے یہ تو برا لشکر ہے ابوسفیان نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو تم اس دھوکے میں نہ رہنا تمہارے پاس وہ لشکر آیا ہے جس کے مقابلے کی کسی کو طاقت نہیں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے تیرے گھر سے کس قدر فائدہ حاصل ہوگا انہوں نے فرمایا جو آدمی اپنا دروازہ بند کرے گا وہ بھی محفوظ و مامون ہوگا۔

تو اس حدیث کی سند متصل ہے صحیح ہے اس میں وہ معنیٰ پایا جاتا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا اور صلح کے ساتھ فتح کی نفی ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان جو صلح تھی وہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے ختم ہوگئی تھی۔

کیا وہ شخص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی طرف نہیں دیکھتا کہ قریش کی صبح پر افسوس اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زبردستی مکہ مکرمہ میں داخل ہوگئے اس سے پہلے کہ وہ آکر امن طلب کریں، تو قریش کے لیے دائمی ہلاکت ہے۔

تو تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بہترین رائے اور عقل کے باوجود یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود امان اور صلح کے قریش سے تعرض فرمائیں

أَمَانٍ وَّصُلْحٍ وَّهُدْنَةٍ هٰذَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِي لَا يَجُوزُ كَوْنُهُ وَلَا يَنْبَغِي لِذِي لُبٍّ أَوْ لِذِي عَقْلٍ أَوْ لِذِي دِينٍ أَنْ يَتَوَهَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ هٰذَا الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ خَاطَبَ أَبَا سُفْيَانَ بِذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْتُلَنَّكَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً فَلَا يَدْفَعُ أَبُو سُفْيَانَ قَوْلَهُ وَلَا يَقُولُ لَهُ وَمَا خَوْفِي وَخَوْفُ قُرَيْشٍ مِنْ دُخُولِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَنَحْنُ فِي أَمَانٍ مِنْهُ إِنَّمَا يَقْصِدُ بِدُخُولِهِ أَنْ يَنْتَصِفَ خُزَاعَةَ مِنْ بَنِي نُفَاثَةَ دُونَ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ أَهْلِ مَكَّةَ وَلَمْ يَقُلْ لَهُ أَبُو سُفْيَانَ وَلِمَ يَضْرِبُ عُنُقِي إِذْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ وَأَنَا فِي أَمَانٍ مِنْهُ۔

گے یہ بات محال ہے جو نہیں ہو سکتی اور کسی بھی عقل مند اور دین دار کے لیے جائز نہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسا گمان کرے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان کو اس طرح خطاب کیا فرمایا اللہ کی قسم! اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر قابو پالیا تو تمہیں قتل کر دیں گے اللہ کی قسم! اگر آپ بطور غلبہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو قریش کے لیے ہلاکت ہے اور ابو سفیان نے ان کے قول کا رد نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ مجھے اور قریش کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا کیا خوف ہے ہمیں تو ان سے امان حاصل ہے آپ تو مکہ مکرمہ میں بنو نفاثہ سے خزاعہ کا بدلہ لیں گے باقی قریش سے نہیں اور نہ ہی تمام اہل مکہ سے، اور جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قابو میں آ گئے تو آپ تمہاری گردن اڑا دیں گے تو جواب میں ابو سفیان نے یہ نہیں کہا کہ آپ میری گردن کیوں ماریں گے مجھے تو آپ کی طرف سے امان حاصل ہے۔

۱۲۱۲- ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى أَبَا سُفْيَانَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَهْدٍ وَلَا عَقْدٍ فَدَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ عِنْدَهُ لَيْسَ فِي أَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي صُلْحٍ مِنْهُ.

پھر یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت ابو سفیان کو دیکھ کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! یہ ابو سفیان ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و پیمان کے بغیر آپ کو ان پر قابو دیا ہے آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان کی گردن ماروں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کا رد نہیں فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک ابو سفیان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امان اور صلح حاصل نہ تھی۔

۱۲۱۳- ثُمَّ لَمْ يُحَاجَّ أَبُو سُفْيَانَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ وَلَا حَاجَّهُ عَنْهُ الْعَبَّاسُ

پھر ابو سفیان نے اس بات پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جھگڑا نہیں کیا اور نہ ان کی طرف سے حضرت عباس

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَلْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ فَلَمْ يُنْكِرْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ وَلَا عَلَى الْعَبَّاسِ مَا كَانَ مِنْهُمَا مِنَ الْقَوْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْلَا جِوَارُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذًا لَمَا مَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيمَا أَرَادَ مِنْ قَتْلِ أَبِي سُفْيَانَ فَأَيُّ خُرُوجٍ مِنَ الصُّلْحِ مُنْعَدِمٌ أَيُّ نَقْضٍ لَهُ يَكُونُ أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا۔

رضی اللہ عنہ نے دلیل پیش کی بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں نے ان کو پناہ دی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں کی بات کو رد نہیں کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے پناہ حاصل نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ ... کو ابوسفیان کے قتل کے ارادے سے باز نہ ... تو صلح سے کون سا نکلنا معدوم ہے اور اس سے زیادہ واضح نقض عہد کونسا ہوگا۔

ثُمَّ أَبُو سُفْيَانَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ بِمَا جَعَلَهُ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَلَمْ يَقُلْ لَهُ قُرَيْشٌ وَمَا حَاجَتُنَا إِلَى دُخُولِنَا دَارَكَ وَإِلَى إِغْلَاقِنَا أَبْوَابَنَا وَنَحْنُ فِي أَمَانٍ قَدْ أَغْنَانَا عَنْ طَلَبِ الْأَمَانِ بِغَيْرِهِ وَلٰكِنَّهُمْ عَرَفُوا خُرُوجَهُمْ مِنَ الْأَمَانِ الْأَوَّلِ وَانْتِقَاضَ الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُمْ عِنْدَ مَا خُوطِبُوا بِمَا خُوطِبُوا بِهِ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ غَيْرُ آمِنِينَ إِلَّا أَنْ يَفْعَلُوا مَا جَعَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ آمِنِينَ أَنْ يَفْعَلُوهُ مِنْ دُخُولِهِمْ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ أَوْ مِنْ إِغْلَاقِهِمْ أَبْوَابَهُمْ۔

پھر اس کے بعد جب ابوسفیان مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو جو اعزاز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیا تھا باآواز بلند اس کا اعلان کیا کہ جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ اور قریش نے بھی ان سے نہیں کہا کہ ہمیں آپ کے گھر میں داخل ہونے اور اپنے دروازے بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں امان حاصل ہے جس نے ہمیں کوئی اور امان طلب کرنے سے بے نیاز کر دیا ہے لیکن انہوں نے معلوم کر لیا تھا۔ کہ وہ پہلے امان سے نکل چکے ہیں اور ان کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو صلح تھی وہ ٹوٹ چکی ہے اور جب انہیں ان الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا گیا تو وہ امن میں نہیں البتہ یہ کہ وہ اس امن کو حاصل کریں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا یعنی ابوسفیان کے گھر داخل ہوں یا اپنے دروازے بند کر دیں۔

١٢١٤ - ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ

پھر حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے ایسی بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل

وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا دَارُ اَمَانٍ۔

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَرَّ اِلَيَّ رَجُلَانِ مِنْ اَحْمَائِيْ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ وَكَانَتْ عِنْدَ هُبَيْرَةَ بْنِ اَبِيْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِيِّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اَخِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّهُمَا فَغَلَقْتُ عَلَيْهِمَا بَيْتِيْ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ فِيْ جَفْنَةٍ اِنَّ فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِيْنِ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَلَمَّا اغْتَسَلَ اَخَذَ ثَوْبَهُ فَتَوَشَّحَ بِهٖ ثُمَّ صَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيَّ فَقَالَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا بِاُمِّ هَانِئٍ مَا جَاءَ بِكِ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الرَّجُلَيْنِ وَخَبَرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ۔

ہوئے تو وہ دار الحرب تھا دار الامان نہیں تھا۔

عقیل بن ابی طالب کے غلام ابومرہ سے مروی ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی بلند جگہ پر اترے تو میرے دیوروں میں سے دو شخص جن کا قبیلہ بنو مخزوم سے تعلق تھا میری طرف بھاگ کر آئے حضرت ام ہانی، ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی کے پاس تھیں فرماتی ہیں میرے بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور فرمایا میں ان دونوں کو ضرور بضرور قتل کروں گا میں نے ان پر اپنا گھر (دروازہ) بند کر دیا پھر میں مکہ مکرمہ کی بلند جگہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو ایک ٹب (کی طرح برتن) میں غسل کرتے ہوئے پایا اس میں آٹے کے آثار تھے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے آگے پردہ کیا ہوا تھا جب آپ غسل کر چکے تو اپنا کپڑا پکڑا اور اس سے بدن کو لپیٹ لیا پھر چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ام ہانی کا آنا مبارک ہو کیسے آنا ہوا؟ فرماتی ہیں میں نے ان دو آدمیوں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی ہم نے پناہ دے دی اور جسے آپ نے امن دیا ہم نے بھی اسے امان دے دی۔

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ عَنْ فَاخِتَةَ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

حضرت فاختہ یعنی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں (لپیٹے ہوئے) آٹھ رکعات ادا فرمائیں اس کپڑے کی دو طرفوں کو مخالف سمت میں کر کے باندھ لیا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا میں نے اپنے مشرکین دیوروں کو پناہ دی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنے کے لیے چھوٹ پڑے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَتْ فَقُلْتُ إِنِّي أَجَرْتُ حَمْوَيَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْلِتُ عَلَيْهِمَا لِيَقْتُلَهُمَا قَالَتْ فَقَالَ مَا كَانَ لَهُ ذٰلِكَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔

فرمایا ان کو اس بات کا حق نہیں جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی اور جس کو تم نے امان دی ہم نے بھی اسے امان دی۔

۱۲۱۷ - أَفَلَا تَرٰى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ الْمَخْزُومِيَّيْنِ لِمَكَّةَ وَلَوْ كَانَا فِي أَمَانٍ لَمَا طَلَبَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِيَحْرُمَ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمَا عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ تَقُلْ لَهُ مَا لَكَ إِلٰى قَتْلِهِمَا مِنْ سَبِيلٍ لِأَنَّهُمَا وَسَائِرَ أَهْلِ مَكَّةَ فِي صُلْحٍ وَأَمَانٍ۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت علی المکرم رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے مخزومیوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اگر ان کو امان حاصل ہوتی تو آپ ان کا پیچھا نہ کرتے پھر حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دی تاکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ان کا خون حرام ہو جائے اور ان کو نہیں کہا کہ آپ ان کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ دونوں اور تمام اہل مکہ صلح اور امان میں ہیں۔

۱۲۱۸ - ثُمَّ أَخْبَرَتْ أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِمَا كَانَ مِنْ جِوَارِهَا ذَيْنِكَ الْمَخْزُومِيَّيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ وَلَمْ يُعَنِّفْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي إِرَادَتِهِ قَتْلَهُمَا قَبْلَ جِوَارِ أُمِّ هَانِئٍ إِيَّاهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْلَا جِوَارُهَا لَصَحَّ قَتْلُهُمَا وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ لَهُ قَتْلُهُمَا وَثَمَّةَ أَمَانٌ قَائِمٌ وَصُلْحٌ مُتَقَدِّمٌ لَهُمَا وَهٰذَا دُخُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَأَيُّ شَيْءٍ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا۔

پھر حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو مخزومیوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارادے اور اپنی طرف سے پناہ دینے کے بارے میں بتایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی اور جس کو تم نے امن دیا ہم نے بھی اسے امن دیا اور آپ نے حضرت ام ہانی کے پناہ دینے سے پہلے ان حضرات کے ارادۂ قتل کی وجہ سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر عتاب نہیں فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگر ان کی طرف سے پناہ صحیح نہ ہوتی تو ان دونوں حضرات کا قتل صحیح ہونا اور یہ بات محال ہے کہ انہیں قتل کیا جاتا ہے جب کہ وہاں امن قائم ہوتا اور اس سے پہلے صلح بھی موجود ہوتی یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں داخلہ تھا تو اس سے واضح بات کونسی ہو سکتی ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا۔

پھر اس بات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سے بھی روشن بات مروی ہے۔

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ

حضرت عبد اللہ بن رباح فرماتے ہیں ہمارا وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے فرمایا اے انصار

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رِبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ
وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِحَدِيثٍ
مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ
مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ
عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ
الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا
عُبَيْدَةَ عَلَى الْجَبِيْنِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
كَتِيبَةٍ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ
وَلَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ قَالَ فَهَتَفَ بِهِمْ
حَتَّى إِذَا طَافُوا بِهِ وَقَدْ وَبَشَتْ قُرَيْشٌ
أَوْبَاشَهَا وَأَتْبَاعَهَا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هَؤُلَاءِ
فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا
أَعْطَيْنَا الَّذِي سَأَلَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ
حِينَ طَافُوا بِهِ اُنْظُرُوا إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ
وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى
الْأُخْرَى أَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي
بِالصَّفَا فَانْطَلَقْنَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا
أَنْ يَقْتُلَ مَا شَاءَ إِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ إِلَيْنَا
أَحَدٌ مِنْهُمْ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا رَسُولَ اللهِ
أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ وَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ
الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي
سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ
وَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى

کی جماعت! کیا میں تم سے متعلق ایک حدیث نہ سناؤں پھر
انہوں نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ وہاں یوں داخل ہوئے
کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو لشکر کے ایک حصے پر مقرر
فرمایا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دوسرے حصے پر
مقرر کیا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اگلے حصے پر مقرر کیا وہ
بطن وادی میں چلے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ایک
دستے میں تھے آپ نے دیکھا تو مجھ پر نظر پڑی فرمایا اے ابوہریرہ!
میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی حاضر ہوں، فرمایا انصار کو میرے
پاس بلاؤ اور انصار کے علاوہ کسی کو نہ بلانا فرماتے ہیں انہیں
بلایا حتیٰ کہ وہ آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے اور قریش نے اپنے بدمعاشوں
اور ان کے چیلوں کو جمع کیا وہ کہنے لگے یہ لوگ آگے بڑھتے ہیں اگر ان
کو کامیابی ہو گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ مارے گئے
تو ہم انہیں اتنا مال دیں گے جتنا وہ مانگیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس جب انصار اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا قریش کے
بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو دیکھو پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر
رکھ کر ارشاد فرمایا کہ ان کو اچھی طرح کاٹو (قتل کرو) حتیٰ کہ تم صفا پر
میرے پاس آجاؤ بس وہ چلے تو ہم میں سے جو بھی جس کو چاہتا
قتل کرتا اور ان میں سے کوئی بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا ابوسفیان
نے کہا یا رسول اللہ قریش کے نوجوانوں کو بچائیے ورنہ آج
کے بعد قریش نہیں ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اپنا دروازہ بند کر دے گا اسے امن ہو گا اور جو ابوسفیان
کے گھر میں داخل ہو گا اسے بھی امن ہو گا چنانچہ لوگوں نے اپنے
دروازے بند کر دیئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
حتیٰ کہ حجر اسود کے پاس آکر اسے چوما پھر بیت اللہ شریف کا
طواف کیا اس کے بعد بیت اللہ شریف کی ایک طرف رکھے ہوئے
بُت کے پاس آئے جس کی وہ پوجا کرتے تھے آپ کے ہاتھ میں کمان
تھی آپ نے کمان کا سرا پکڑا ہوا تھا جب آپ بت کے پاس
آئے تو اس کی آنکھوں میں (کمان کا سرا) چبھونے لگے اور

الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُوْنَهُ وَفِيْ يَدِهٖ قَوْسٌ فَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَنْ أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِيْ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ أَتَى الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَيْهَا حَتّٰى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْهُ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ تَحْتَهُ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرَابَتِهٖ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَاءَهُ الْوَحْيُ بِهٖ وَكَانَ إِذَا جَاءَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِيَ الْوَحْيُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَقُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرَابَتِهٖ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ قَالُوْا لَوْ كَانَ ذِكْرٌ قَالَ كَلَّا إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوْا يَبْكُوْنَ إِلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِيْ قُلْنَا إِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ۔

آپ فرما رہے تھے حق آگیا اور باطل چلا گیا بے شک باطل مٹ جانے والا ہے جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا کی طرف تشریف لائے اس پر چڑھ گئے حتیٰ کہ بیت اللہ شریف کی طرف دیکھا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے لگے اور دعا مانگی جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا انصار رضی اللہ عنہ نیچے تھے انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے آپ کو قرابت کی رغبت اور قبیلہ کی مہربانی نے پکڑ لیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرما ہیں آپ پر وحی آگئی اور جب آپ پر وحی آئی تھی تو وہ صحابہ ر پر پوشیدہ نہ رہتی اور ہم میں سے کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سر نہ اٹھا سکتا حتیٰ کہ وحی ختم ہو جاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس شخص کو (آپ کو) قرابت کی رغبت اور قبیلہ کی رحمت و مہربانی نے پا لیا ہے انہوں نے کہا شاید یہ ذکر ہوا ہو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تم لوگوں کی طرف ہجرت کی میری زندگی، تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے چنانچہ وہ روتے ہوئے آگے بڑھے اور کہتے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے تو یہ بات صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ بخل کی وجہ سے کہی (یعنی ہم، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کو نہیں دینا چاہتے تھے) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

۱۲۲۰- فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ قُرَيْشًا عِنْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَبَشَتْ أَوْبَاشَهَا وَأَتْبَاعَهَا فَقَالُوْا نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ

تو یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت قریش نے اپنے بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو لڑائی کے لیے جمع کیا اور کہا کہ یہ لوگ آئے ہیں اگر ان کو فتح حاصل

فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ انْظُرُوا إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مَنْ شَاءَ إِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ فَيَكُونُ مِنْ هٰذَا دُخُولًا عَلَى أَمَانٍ ثُمَّ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَنُّ عَلَيْهِمْ وَالصَّفْحُ -

۱۲۲۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ -

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَارَ إِلَى مَكَّةَ لِيَسْتَفْتِحَهَا فَسَرَّحَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا بَعَثَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ فَنَادَى يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِيبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوا كَمَا كَانُوا عَلَى مُعْتَادٍ ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوا هٰذَا الطَّرِيقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ أَحَدٌ إِلَّا أَنْ تَقْتُلُوهُ وَسَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہو گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر ان کو کچھ گزند پہنچی تو جو کچھ ہم سے مانگیں گے ہم دیں گے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس بات سے آگاہ ہو گئے تھے آپ نے انصار سے فرمایا قریش کے بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو دیکھو پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر فرمایا ان کو اچھی طرح کاٹ دو حتیٰ کہ تم صفا پر مجھ سے آملو تو ہم میں سے جس نے جس کو چاہا قتل کیا اور ان میں سے کوئی بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا تو گویا یہ داخلہ امان پر تھا پھر اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان اور درگزر فرمایا۔

اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سلیمان بن مغیرہ کی روایت سے کچھ اضافہ بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کو فتح کرنے تشریف لے گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو بھیجا جب ان کو بھیج چکے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انصار کو آواز دو انہوں نے پکارا اے گروہ قریش! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، چنانچہ وہ حاضر ہوئے جیسا کہ ان کی عادت تھی پھر فرمایا اس راستے پر چلو اور جو کوئی بھی بلندی کی طرف آئے اس کو قتل کر دو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی کہ اس دن ان کے چار آدمی قتل ہوئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر قریش کے سردار کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور ان کا خیال تھا کہ ان سے تلوار اٹھائی نہیں جائے گی پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں پھر کعبہ شریف کے پاس آکر دروازے کی

وَسَلَّمَ وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِمَّا قُتِلَ يَوْمَئِذٍ الْاَرْبَعَةُ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْكَعْبَةَ وَهُمْ يَظُنُّوْنَ اَنَّ السَّيْفَ لَا يُرْفَعُ عَنْهُمْ ثُمَّ طَافَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتَى الْكَعْبَةَ فَاَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ وَمَا تَظُنُّوْنَ فَقَالُوْا نَقُوْلُ اَخٌ وَابْنُ عَمٍّ حَلِيْمٌ رَحِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ يُوْسُفُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ فَخَرَجُوْا كَاَنَّمَا نُشِرُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ فَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِي الصَّفَا فَخَطَبَ وَالْاَنْصَارُ اَسْفَلُ مِنْهُ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ اَخَذَتْهُ الرَّاْفَةُ بِقَوْمِهِ وَاَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِيْ قَرَابَتِهِ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَقُلْتُمْ اَخَذَتْهُ الرَّاْفَةُ بِقَوْمِهِ وَاَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِيْ قَرَابَتِهِ فَمَا نَبِيٌّ اَنَا اِذًا كَلَّا وَاللّٰهِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّ الْمَحْيَا لَمَحْيَاكُمْ وَاِنَّ الْمَمَاتَ لَمَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ يُّفَارِقَنَا اِلَّا ضَنًّا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ صَادِقُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا نَكَسَ نَحْرَهُ بِدُمُوْعِ عَيْنَيْهِ

چوکھٹ کے دونوں بازوؤں کو پکڑا اور فرمایا تم کیا کہتے ہو اور تمہارا کیا گمان ہے انہوں نے کہا ہم کہتے ہیں آپ بھائی ہیں چچازاد ہیں اور حلیم و رحیم ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہی تھی آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں وہ اس سے نکلے گویا کہ انہیں قبروں سے نکالا گیا ہو (یعنی زندگی مل گئی) اور وہ اسلام لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دروازے سے نکلے جو صفا سے ملا ہوا ہے آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا انصار نچلی جانب تھے انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے آپ کو قوم پر مہربانی اور قرابت کی رغبت نے پکڑ لیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی آپ نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم نے کہا کہ ان کو قوم پر مہربانی اور قرابت کی رغبت نے گھیر لیا ہے اس صورت میں تو میں نبی نہیں ہوں گا ہرگز نہیں اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں بے شک میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اس ڈر سے کہی تھی کہ آپ ہم سے جدا نہ ہو جائیں اور ہم آپ پر بخل کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سچے ہو، فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ آپ کے سامنے جھکا نہ ہو۔

١٢٢٣- اَفَلَا يُرٰى اَنَّ قُرَيْشًا بَعْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَدْ كَانُوْا يَظُنُّوْنَ اَنَّ السَّيْفَ لَا يُرْفَعُ عَنْهُمْ فَتَرَاهُمْ كَانُوْا يَخَافُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ

تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد قریش کا خیال تھا کہ ان سے تلوار نہیں اٹھائی جائے گی تمہارا کیا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو امن دینے کے باوجود وہ آپ سے ڈرتے تھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اٰمَنَهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا وَاللّٰهُ غَيْرُ مُخَوَّفٍ مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُمْ عَلِمُوْا اَنَّ اِلَيْهِ قَتْلَهُمْ اِنْ شَآءَ وَاَنَّ اِلَيْهِ الْمَنَّ عَلَيْهِمْ اِنْ شَآءَ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَظْهَرَهُ عَلَيْهِمْ وَصَيَّرَهُ فِيْ يَدِهٖ يَحْكُمُ فِيْهِمْ بِمَآ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَعَفَا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ لَا تُغْزٰى مَكَّةُ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا۔

اللہ کی قسم آپ کی ذات اقدس مقام خوف میں نہ تھی بلکہ وہ جانتے تھے کہ آپ کو اختیار ہے چاہیں تو قتل کر دیں اور چاہیں تو احسان فرمائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر غالب فرمایا تھا اور انہیں اختیار دیا کہ ان کے بارے میں پہلے بھی اور اس کے بعد بھی جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے فیصلہ فرمائیں اور آپ نے ان کو معاف کر دیا پھر اس دن ان سے فرمایا کہ آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہو گی۔

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا تُغْزٰى مَكَّةُ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ تَفْسِيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّهُمْ لَا يَكْفُرُوْنَ اَبَدًا فَلَا يُغْزَوْنَ عَلَى الْكُفْرِ هٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا وَدُخُوْلُهُ اِيَّاهَا دُخُوْلُ غَزْوٍ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا۔

حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرما رہے تھے کہ آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہو گی حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ کبھی بھی کفر نہیں کریں گے پس کفر پر ان سے لڑائی نہیں ہو گی اور آپ کا یہ فرمانا اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اس (مکہ مکرمہ) میں آپ کا داخلہ لڑائی کے لیے ہو پھر آپ نے فرمایا آج کے بعد کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ سَمِعْتُ مُطِيْعًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَدَلَّ اَنَّ دِمَآءَ قُرَيْشٍ اِنَّمَا حُرِّمَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِمَا كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ

حضرت شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مطیع نے فرمایا میں نے حضرت مطیع سے سنا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس دن کے بعد قریش کے خون حرام ہو گئے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن اسے حرام قرار دیا پھر آپ نے اس دن خطبہ ارشاد فرمایا جس میں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے کا حکم اس میں داخل ہوتے وقت اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَتَهُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خُطْبَةً بَيَّنَ فِيْهَا حُكْمَ مَكَّةَ قَبْلَ دُخُوْلِهِ إِيَّاهَا وَحُكْمَهَا وَقْتَ دُخُوْلِهِ إِيَّاهَا وَحُكْمَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

اس کے بعد کا حکم بیان فرمایا۔

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنِ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ إِنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَوَضَعَهَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْأَخْشَبَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ هَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

حضرت عمرو بن عون بن اسماعیل سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کو مکرمہ کو اس دن حرام قرار دیا جس دن اس نے آسمانوں، زمین سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور اسے ان دو سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان رکھا پھر مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں کیا گیا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوا اس کا گھاس نہ کاٹا جائے نہ اس کے درخت کاٹے جائیں، اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے اس میں گری پڑی کو بھی صرف وہی شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں البتہ اذخر (خوشبو دار گھاس) کو کاٹا جا سکتا ہے۔

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ قَدْ أُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِيْ سَاعَةً۔

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم کیا لوگوں نے اسے حرام قرار نہیں دیا پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ہرگز اس میں خون نہ بہائے نہ اس کے درخت کاٹے اگر کوئی شخص اس میں رخصت سمجھے اور کہے کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیا گیا تھا تو (سن لو) اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا لوگوں کے لیے حلال نہیں کیا اور میرے لیے بھی اسے ایک ساعت حلال کیا ہے۔

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عمرو بن سعید نے مکہ مکرمہ کی جانب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف لشکر بھیجا تو وہ (ابو شریح خزاعی) ان کے پاس آئے اور جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ان سے بیان کیا

قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ الْبَعْثَ إِلَى مَكَّةَ
لِغَزْوَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ أَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ
فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى نَادِي قَوْمِهِ فَجَلَسَ فَقُمْتُ
إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ
عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاءَ بِهِ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ
قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ
مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ عَدَتْ خُزَاعَةُ عَلَى رَجُلٍ
مِنْ هُذَيْلٍ فَقَتَلُوْهُ بِمَكَّةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ قَالَ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا
خَطِيْبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ
يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدُ
بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ
لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ
غَضَبًا أَلَا ثُمَّ عَادَتْ كَحُرْمَتِهَا أَلَا فَمَنْ
قَالَ لَكُمْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَحَلَّهَا فَقُوْلُوْا إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَلَّهَا
لِرَسُوْلِهِ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ
كُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ قَتِيْلًا لَأَدِيَنَّهُ
فَمَنْ قَتَلَ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا فَهُوَ بِخَيْرِ نَظَرَيْنِ
إِنْ أَحَبَّ فَدَمُ قَاتِلِهِ وَإِنْ أَحَبَّ فَعَقْلُهُ قَالَ
انْصَرِفْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَنَحْنُ أَعْلَمُ بِحُرْمَتِهَا
مِنْكَ إِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ
خُرْمَةٍ وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ
شَاهِدًا وَكُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ

پھر وہ اپنی قوم کی ایک مجلس کی طرف نکلے اور وہاں بیٹھ گئے (ابو
شریح فرماتے ہیں) میں بھی اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان کے
پاس بیٹھ گیا اور ان سے وہ حدیث بیان کی جو رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے عمرو بن سعید سے بیان
کی تھی اور عمرو بن سعید نے جو کچھ کہا وہ بھی بیان کیا وہ فرماتے
ہیں میں نے کہا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ
فتح کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے جب فتح کا دوسرا دن ہوا تو خزاعہ
نے ہذیل کے ایک شخص پر زیادتی کرتے ہوئے اسے مکہ مکرمہ
میں قتل کر دیا اور وہ مشرک تھا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا
اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرام قرار
دیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پس یہ قیامت تک
حرام ہے ایسے شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان
رکھتا ہے جائز نہیں کہ وہ اس میں خون بہائے اور نہ وہاں کے
درخت کاٹے مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور
نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف
ایک گھڑی غضب الٰہی (کے اظہار) کے لیے حلال ہوا سنو
اس کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی ہے سنو! جو شخص تم سے
کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حلال قرار دیا ہے
تو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کے لیے اسے
حلال قرار دیا تمہارے لیے حلال نہیں کیا اے خزاعہ کے گروہ!
اپنے ہاتھوں کو روکو تم نے ایک شخص کو قتل کیا میں ضرور اس
کی دیت دوں گا اس کے بعد جو شخص یہاں قتل کرے گا تو
اس (مقتول کے ورثا) کے لیے دو باتوں میں سے ایک کا
اختیار ہے چاہے تو (بطور قصاص) قاتل کا خون بہائے
اور اگر چاہے تو دیت لے انہوں نے (ابوسعید نے) کہا بزرگو!
اس کی حرمت کو ہم آپ سے زیادہ جانتے ہیں وہ (مکہ مکرمہ)
قاتل، مانع حرمت اور باغی (کے قتل) سے نہیں روکتا
حضرت ابو شریح فرماتے ہیں میں نے کہا کہ میں وہاں موجود تھا اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ اَبْلَغْتُكَ۔

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حِيْنَ قَطَعَ بَعْثًا اِلَى مَكَّةَ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَا هٰذَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَكَّةَ حَرَامٌ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَحَلَّنِيَ الْقِتَالَ بِهَا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَلَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدِيْ رِجَالٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْقِتَالَ بِهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ مَا حَدَّثْتُكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ عَمْرٌو اِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَلَقَدْ هَمَمْتُ بِكَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَتَكَلَّمَنَّ بِالْحَقِّ وَاِنْ شَدَدْتَ رِقَابَنَا۔

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ فَهْدٍ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

تم غائب تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم میں سے حاضر، غائب تک پہنچا دے تو بلاشبہ میں نے پہنچا دیا۔

حضرت ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو شریح خزاعی سے سنا وہ عمرو بن سعید سے فرما رہے تھے جب کہ وہ منبر پر تھا جب اس نے مکہ مکرمہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تھا تاکہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑائی کریں (ابو شریح نے فرمایا) اے شخص! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بے شک مکہ مکرمہ حرام ہے اللہ تعالیٰ نے اسے حرم قرار دیا لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی اس میں لڑنا جائز قرار دیا اور ہو سکتا ہے میرے بعد کچھ لوگ اس میں لڑائی کو جائز و حلال سمجھیں تو ان میں سے جو ایسا کرے تو کہو بے شک اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیا تمہارے لیے حلال نہیں کیا اور چاہیے کہ حاضر، غائب تک یہ بات پہنچا دے اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرمائی ہوتی کہ حاضر غائب تک پہنچا دے تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا عمرو بن سعید نے کہا بے شک تم بوڑھے ہو چکے ہو اور تمہاری عقل زائل ہو چکی ہے میں تمہیں سزا دوں گا انہوں نے فرمایا سنو! اللہ کی قسم ہم ضرور بضرور حق بات کہیں گے اگرچہ تم ہم پر سختی کرو

ایک دوسری سند سے حضرت ابو سعید مقبری، حضرت ابو شریح خزاعی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا مفہوم روایت کرتے ہیں جو اس (گزشتہ) حدیث سے پہلے ذکر کی گئی ہے (یعنی حدیث ۱۲۲۸)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجون پہاڑ پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا اللہ کی قسم! بے شک تم اللہ تعالیٰ کی

اللهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللهِ اِلَى اللهِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَمَا اُحِلَّتْ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهٖ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

زمین میں سے بہتر (زمین) ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیاری زمین ہو مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال کیا گیا اور اب اس ساعت کے بعد یہ قیامت تک حرام ہے۔

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ هَا۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو ہذیل نے بنو لیث کے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے بدلے میں جو دورِ جاہلیت میں قتل ہوا تھا، قتل کر دیا فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی والوں کو روک دیا اور اپنے رسول اور مومنوں کو ان پر غلبہ دیا اور مجھ سے پہلے اس کو کسی کے لیے حلال نہیں کیا اور نہ ہی میرے بعد یہ حلال ہے اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اور اس وقت یہ حرام ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کے کانٹے نہ توڑے جائیں اور اس میں گری ہوئی (گم شدہ) چیز بھی وہی اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے۔

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ

حضرت حرب بن شداد، حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور فرمایا اس میں گمشدہ چیز

الْفِيلِ وَقَالَ لَا يُلْتَقَطُ ضَالَّتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ۔

کو صرف وہی اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔

اَفَلَا يَرٰى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخْبَرَ بِهٖ فِي خُطْبَتِهٖ هٰذِهٖ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَحَلَّ لَهٗ مَكَّةَ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ثُمَّ عَادَتْ حَرَامًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَوْ كَانَ لَا حَاجَةَ بِهٖ اِلَى الْقِتَالِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ اِذًا لَكَانَتْ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَفِيمَا قَبْلَهَا وَفِيمَا بَعْدَهَا عَلٰى مَعْنًى وَاحِدٍ وَكَانَ حُكْمُهَا فِي تِلْكَ الْاَوْقَاتِ كُلِّهَا حُكْمًا وَّاحِدًا۔

تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس خطبے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو دن کی ایک گھڑی حلال کیا پھر قیامت تک اس کی حرمت واپس آگئی اور اگر اس گھڑی آپ کو لڑائی کی ضرورت نہ ہوتی تو اس وقت اس سے پہلے اور اس کے بعد یہی بات ہوتی اور ان تمام اوقات میں اس کا ایک ہی حکم ہوتا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا اُبِيحَ لَهٗ اِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا لَا غَيْرُ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کے لیے صرف ہتھیاروں کو ظاہر کرنا جائز کیا گیا اس کے علاوہ کی اجازت نہ تھی۔

قِيلَ لَهٗ وَاَيُّ حَاجَةٍ بِهٖ اِلٰى اِظْهَارِ السِّلَاحِ بِهَا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُّقَاتِلَ بِهٖ اَحَدًا فِيهَا هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا وَلَا يَجُوزُ اِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا اِلَّا وَهُوَ مُبَاحٌ لَّهُ الْقِتَالُ بِهٖ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہتھیاروں کو ظاہر کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر آپ (امان کی وجہ سے) کسی سے لڑ نہ سکتے ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے اور وہاں ہتھیاروں کا اظہار اسی لیے جائز ہوا کہ آپ کو لڑنے کی اجازت ملی۔

۱۲۳۵ - وَقَدْ بَيَّنَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هٰذَا الْفَصْلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبُرِيِّ هٰذَا الْمَعْنٰى فَقَالَ فِيهِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَحَلَّ لِيَ الْقِتَالَ فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اَفَيَجُوزُ لَهٗ اَنْ يَّحِلَّ لَهٗ قِتَالُ مَنْ هُوَ فِي هُدْنَةٍ مِّنْهُ وَاَمَانٍ هٰذَا لَا يَجُوزُ۔

ہشام بن سعد نے اپنی حدیث میں جسے ہم نے اس فصل میں حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، یہ معنیٰ بیان کیا ہے انہوں نے اس سلسلے میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دن کی ایک گھڑی اس میں لڑنا جائز کیا تو کیا آپ کے لیے ان لوگوں سے لڑنا جائز ہوگا جنہیں آپ کی طرف سے صلح اور امان حاصل تھی یہ تو جائز نہیں۔

ثُمَّ قَدْ كَانَ دُخُولُهٗ اِيَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُخُولَ مُحَارِبٍ لَا دُخُولَ اٰمِنٍ لِاَنَّهٗ دَخَلَهَا وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

پھر آپ کا دخول مکہ، ایک محارب (لڑنے والے) کے طور پر تھا امن والے کی طرح نہیں کیونکہ آپ داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر خود تھی۔

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابن خطل ہے جو

وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَىٰ رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوهُ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا۔

کعبہ شریف کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کردو حضرت مالک فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے فرمایا کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا وَقِيلَ إِنَّهُ دَخَلَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک بن انس نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ نہیں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن احرام میں نہیں تھے یہ بھی کہا گیا کہ آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سرانور پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سرانور پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

ایک دوسرے طریق سے حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَلَوْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ اِیَّاھَا غَیْرَ مُحَارِبٍ اِذًا لَّمَا دَخَلَھَا۔

۱۲۴۲ - وَھٰذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَھُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰی عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْلَالَ اللّٰہِ مَکَّۃَ لَہٗ کَمَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْہُ فِیْ ھٰذَا الْفَصْلِ قَدْ مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یَّدْخُلُوا الْحَرَمَ غَیْرَ مُحْرِمِیْنَ۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْھَالِ قَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَیْسٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ مَّکَّۃَ اِلَّا مُحْرِمًا۔

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْھَیْثَمِ بْنِ الْجَھْمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَا عُمْرَۃَ عَلَی الْمَکِّیِّ اِلَّا اَنْ یَّخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا حَرَامًا فَقِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ مَّکَّۃَ قَرِیْبًا قَالَ نَعَمْ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ وَیَجْعَلُ مَعَ قَفَنَا ئِھَا عُمْرَۃً۔

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ مَکَّۃَ تَاجِرٌ وَّلَا طَالِبُ حَاجَۃٍ اِلَّا وَھُوَ مُحْرِمٌ۔

کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر [illegible] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت محارب (لڑنے والے) نہ ہوتے تو اس میں داخل نہ ہوتے۔

اور یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو ان راویوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ [illegible] سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ (میں لڑائی) کو حلال کیا جیسا کہ ہم نے ان سے اس فصل میں روایت کیا کہ انہوں نے صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں غیر محرم ہو کر داخل ہونے سے منع فرمایا۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بھی مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مکی پر عمرہ نہیں مگر یہ کہ وہ حرم سے باہر چلا جائے تو اب احرام کے بغیر داخل نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے قریب نکلے تو بھی؟ فرمایا ہاں اپنا کام پورا کر کے اس کے ساتھ عمرہ بھی کرے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ کوئی تاجر اور حاجت مند مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

فدل ما ذكرنا ان احلال الله اياها لرسول الله صلى الله عليه وسلم انما كان لحاجته الى القتال منها لا لغير ذلك.

فان قال قائل فقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم امن الناس جميعا الا ستة نفر.

١٢٤٦- وذكر في ذلك ما حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا احمد بن المفضل قال ثنا اسباط بن نصر قال زعم السدي عن مصعب بن سعد عن ابيه قال لما كان يوم فتح مكة امن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس الا اربعة نفر وامراتين وقال اقتلوهم وان وجدتموهم متعلقين باستار الكعبة عكرمة بن ابي جهل وعبد الله بن خطل ومقيس بن صبابة وعبد الله بن سعد بن ابي سرح فاما عبد الله بن خطل فاتي وهو متعلق باستار الكعبة فاستبق اليه سعيد بن حريث وعمار بن ياسر فسبق سعيد عمارا وكان اشد الرجلين فقتله واما مقيس بن صبابة فادركه الناس في السوق فقتلوه واما عكرمة بن ابي جهل فركب البحر فاصابتهم ريح عاصف فقال اصحاب السفينة لاهل السفينة اخلصوا فان الهتكم لا تغني عنكم شيئا ههنا فقال عكرمة والله لئن لم ينجني في البحر الا الاخلاص لم ينجني في البر غيره اللهم ان لك علي عهدا ان انت انجيتني مما انا فيه اني اتي محمدا صلى الله عليه وسلم ثم اضع يدي في يده فلا جدنه

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دینا لڑائی کی ضرورت کے لیے تھا کسی اور بات کے لیے نہیں

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ آدمیوں کے علاوہ سب کو امن دیا۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب فتح مکہ کا دن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ سب کو امن دیا آپ نے ان کے بارے میں فرمایا ان کو قتل کر دو اگرچہ ان کو کعبۃ اللہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا پاؤ وہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن ضبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھے عبداللہ بن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں سے لٹکا ہوا تھا حضرت سعید بن حریث اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما دونوں اس کی طرف بڑھے تو حضرت سعید، حضرت عمار سے سبقت لے گئے اور وہ حضرت عمار سے زیادہ سخت تھے انہوں نے اسے قتل کر دیا مقیس بن ضبابہ کو صحابہ کرام نے بازار میں پایا تو قتل کر دیا، عکرمہ بن ابی جہل دریا میں (کشتی پر) سوار ہو گئے ان کشتی والوں پر تیز ہوا آئی تو کشتی والوں نے کہا کہ سب لوگ خالصتاً اللہ تعالیٰ کو یاد کرو تمہارے (جھوٹے) معبود تمہیں یہاں کوئی فائدہ نہ دیں گے عکرمہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر اس دریا میں صرف اخلاص ہی نجات دے سکتا ہے تو خشکی میں اس کے علاوہ نجات نہیں اے اللہ! میرا تجھ سے وعدہ ہے اگر مجھے اس حالت سے نجات عطا فرمائے تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا پھر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ دوں گا تو میں ضرور انہیں معاف کرنے والا کریم پاؤں گا پھر وہ اسلام لائے عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو)

عَفْوًا كَرِيمًا فَأَسْلَمَ قَالَ وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَى عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ يَقُومُ إِلَى هٰذَا حِينَ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلَهُ قَالُوا مَا دَرَيْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ فَهَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ عَيْنٍ۔

بلایا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! عبداللہ کو بیعت فرمائیں راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرانور اٹھایا اور اسے تین بار دیکھا ہر مرتبہ نگاہ ہٹا لیتے تین بار کے بعد بیعت فرمایا پھر اپنے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ روک لیا وہ اسے قتل کر دیتا انہوں نے عرض کیا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے اپنی آنکھ سے ہمیں اشارہ کیوں نہ کیا آپ نے فرمایا کسی نبی کے لیے جائز نہیں کہ وہ چور آنکھ سے دیکھے۔

١٢٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوامیہ فرماتے ہیں ہم سے احمد بن فضل نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيلَ لَهُ هٰذَا مَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَظْفَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

تو اس معترض کو کہا جائے گا کہ یہ معاملہ اس کے بعد ہوا جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر کامیابی عطا فرمائی۔

أَلَا يُرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ صَالَحَ أَوَّلًا قَدْ كَانَ دَخَلَ فِي صُلْحِهِ ذٰلِكَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةُ النَّفَرُ وَإِنَّ دِمَاءَهُمْ قَدْ حَلَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَسْبَابٍ حَدَثَتْ مِنْهُمْ بَعْدَ الصُّلْحِ وَكَذٰلِكَ أَبُو سُفْيَانَ أَيْضًا كَانَ فِي الصُّلْحِ۔

کیا وہ نہیں دیکھتا کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ ان سے مصالحت کی تو اس میں یہ چھ افراد بھی داخل تھے اور اس کے بعد ان کا خون ان اسباب سے حلال ہو گیا جو صلح کے بعد پیدا ہوئے اسی طرح ابوسفیان بھی صلح میں تھے۔

١٢٤٨ - ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَاهُ بِهِ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ

پھر جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ، ابوسفیان کو لے کر آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کسی عہد وپیمان کے بغیر اسے آپ کے قابو میں دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں فرمایا حتیٰ کہ اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان

عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَجَارَهُ الْعَبَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَقْنِ دَمِهِ بِجِوَارِهِ وَكَذٰلِكَ هُبَيْرَةُ بْنُ اَبِىْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِىُّ وَابْنُ عَمِّهِ اللَّذَانِ كَانَا لَحِقَا بَعْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اِلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَرَادَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَقْتُلَهُمَا وَقَدْ كَانَا دَخَلَا فِى الصُّلْحِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَدْ حَلَّتْ دِمَاؤُهُمَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْاَسْبَابِ الَّتِىْ كَانَتْ مِنْهُمَا حَتّٰى اَجَارَتْهُمَا اُمُّ هَانِئٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَرُمَتْ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمَا وَكَذٰلِكَ مَنْ لَّمْ يَدْخُلْ دَارَ اَبِىْ سُفْيَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَا مَنْ تَغَلَّقَ عَلَيْهِ بَابَهُ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِى الصُّلْحِ الْاَوَّلِ عَلٰى غَيْرِ اِشْتِرَاطٍ عَلَيْهِ فِيْهِ دُخُوْلُ دَارِ اَبِىْ سُفْيَانَ وَلَا يُغْلِقُ بَابَ نَفْسِهِ عَلَيْهِ ثُمَّ حَلَّ دَمُهُ بَعْدَ الصُّلْحِ الْاَوَّلِ بِالْاَسْبَابِ الَّتِىْ كَانَتْ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

کو پناہ دی تو ان کی پناہ کی وجہ سے ان کا خون محفوظ ہو گیا اسی طرح ہبیرہ بن ابی وھب مخزومی اور اس کے چچازاد بھائی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پناہ دی پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا یہ دونوں پہلی صلح میں داخل تھے پھر ان اسباب کی وجہ سے جو ان سے صادر ہوئے ان کا خون حلال ہو گیا حتی کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دی اس سے ان کا خون حرام ہو گیا اسی طرح فتح مکہ کے دن جو آدمی حضرت ابوسفیان کے گھر داخل نہ ہوا یا جس نے اپنا دروازہ بند نہ کیا تھا تو وہ حضرت ابوسفیان کے گھر میں داخل ہونے یا اپنا دروازہ بند کرنے کی شرط کے بغیر صلح میں داخل تھا پھر صلح اول کے بعد ان اسباب کی وجہ سے جو اس کی طرف سے پائے گئے اس کا خون حلال ہو گیا۔

۱۲۴۹- فَدَلَّ بِمَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ الْبَغْدَادِىُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِىُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اِسْمُهُ الْعَاصَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى مَكَّةُ بَعْدَ الْيَوْمِ اَبَدًا وَلَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ الْعَامِ۔

اسحق بن ابراہیم کی روایت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ یوں ہے حضرت عبد اللہ بن مطیع بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کا نام عاص تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مطیع رکھا فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا جس وقت آپ نے مکہ مکرمہ میں اس گروہ کے قتل کا حکم دیا تو فرمایا آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہو گی اور اس سال کے بعد قریش میں سے کوئی شخص بھی قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ غَزْوُهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ بِخِلَافِ فِيْمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَعْوَامِ وَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ لَا اَمَانَ لِاَهْلِهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ لِاَنَّهٗ لَا تُغْزٰى مَنْ هُوَ فِيْ اَمَانٍ وَقَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ لِذٰلِكَ ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سال کا غزوہ آئندہ سالوں کے برخلاف تھا اور اس میں اس بات پر بھی دلیل پائی جاتی ہے کہ اس سال اہل مکہ کے لیے امان نہیں تھی کیونکہ جو شخص امان میں ہو اس سے لڑائی نہیں کی جاتی اور آپ کا ارشاد گرامی کہ اس سال کے بعد کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا اس کا مطلب بھی یہی تھا۔

وَفِيْمَا رَوَيْنَا وَذَكَرْنَا مِنَ الْاٰثَارِ وَكَشَفْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ مَا تَقُوْمُ الْحُجَّةُ بِهٖ فِيْ كَشْفِ مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ وَاِيْضَاحِ فَتْحِ مَكَّةَ اَنَّهٗ عَنْوَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ۔

جو روایات ہم نے نقل کی ہیں اور دلائل واضح کئے ہیں انہوں نے اس اختلاف کو کھول کر بیان کر دیا اور اس بات کی وضاحت کر دی کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

مکہ مکرمہ کے مسئلہ میں صلح کے خلاف یہ حدیث مروی ہے

۱۲۵۰ - **وَلَقَدْ** رُوِيَ فِيْ اَمْرِ مَكَّةَ مَا يَمْنَعُ اَنْ يَكُوْنَ صُلْحًا مَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ اَظْهَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ فَاَسْلَمَ اَهْلُ مَكَّةَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى اَنْ كَانَ لَيَقْرَأُ بِالسَّجْدَةِ وَيَسْجُدُ فَيَسْجُدُوْنَ فَمَا يَسْتَطِيْعُ بَعْضُهُمْ اَنْ يَسْجُدَ مِنَ الزِّحَامِ وَضِيْقِ الْمَكَانِ لِكَثْرَةِ النَّاسِ حَتّٰى قَدِمَ رُءُوْسُ قُرَيْشٍ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَاَبُوْ جَهْلٍ وَغَيْرُهٗ فَكَانُوْا بِالطَّائِفِ فِيْ اَرَاضِيْهِمْ فَقَالَ اَتَدَعُوْنَ دِيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَفَرُوْا ۔

حضرت مسور بن مخرمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو ظاہر فرمایا پس اہل مکہ نے اسلام قبول کیا اور یہ بات نماز کے فرض ہونے سے پہلے کی ہے حتیٰ کہ آپ آیت سجدہ پڑھتے اور یہ سجدہ کرتے تو وہ بھی سجدہ کرتے اور لوگوں کی کثرت کے باعث اور جگہ کی قلت کے سبب ان میں سے بعض سجدہ نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ قریش کے سردار ولید بن مغیرہ اور ابوجہل وغیرہ آئے اور وہ طائف میں اپنی زمینوں پر گئے ہوئے تھے تو وہ کہنے لگا کیا تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دین کو مانتے ہو چنانچہ انہوں نے انکار کر دیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ اِسْلَامَ اَهْلِ مَكَّةَ قَدْ كَانَ تَقَدَّمَ وَاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَيْفَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ بات ہے کہ اہل مکہ پہلے اسلام لائے پھر انہوں نے کفر کیا تو کیسے جائز تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔

يَجُوْزُ اَنْ يُّؤْمِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَوْمًا مُّرْتَدِّيْنَ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِمْ هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا اَنَّ الْمُرْتَدَّ يُحَالُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّعَامِ اِلَّا مَا يَقُوْمُ بِنَفْسِهٖ وَاَنَّهٗ يُحَالُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعَةِ الْعَيْشِ وَالتَّصَرُّفِ فِيْ اَرْضِ اللّٰهِ حَتّٰى يُرَاجِعَ دِيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ يَاْبٰى ذٰلِكَ فَيَمْضِيْ عَلَيْهِ حُكْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّهٗ لَوْ سَاَلَ الْاِمَامَ اَنْ يُّؤْمِنَهٗ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ مُرْتَدًّا اٰمِنًا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ اَنَّ الْاِمَامَ لَا يُجِيْبُهٗ اِلٰى ذٰلِكَ وَلَا يُعْطِيْهِ مَا سَاَلَ فَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ اِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ وَحُجَّةٌ قَاطِعَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُؤَمِّنْ اَهْلَ مَكَّةَ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِمْ وَظَفَرِهٖ بِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

سے جائز نہیں حالانکہ اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد کے طعام میں رکاوٹ ڈالی جائے البتہ جتنا وہ کھا سکے اتنا اسے دیا جائے) عیش عشرت اور زمین میں تصرف کرنے پر پابندی لگائی جائے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف لوٹ آئے یا اس کا انکار کر دے پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم جاری ہوگا (قتل کیا جائے گا) اگر وہ مسلمان بادشاہ سے سوال کرے کہ وہ اسے حالتِ ارتداد میں ہی دار الاسلام کے اندر امن دے تو بادشاہ اس کی بات نہ مانے اور اس کا مطالبہ پورا نہ کرے جو کچھ ہم نے مسلمانوں کے اجماع کے سلسلے میں ذکر کیا ہے اس پر واضح اور قطعی دلیل پائی جاتی ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ پر قدرت حاصل کرنے اور فتح پانے کے بعد ان کو امن نہیں دیا۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید و فروخت کا بیان

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالْحِنْطَةِ مُتَفَاضِلًا

گندم کے بدلے جو، کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ بِصَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَالَ لَهُ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضَ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرُ قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَهُ۔

حضرت بسر بن سعید، حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا پھر فرمایا کہ اس کے بدلے جو خرید لا۔ غلام گیا اور ایک صاع سے زائد جو لایا حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر اس نے بتایا تو حضرت معمر نے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا اسے واپس کرو اور برابر برابر لو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا "غلہ، غلہ کے بدلے برابر برابر ہو اور ان دنوں ہمارا غلہ، جو تھا ان سے کہا گیا کہ یہ اس کی مثل نہیں تو فرمایا مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ یہ اس کے مشابہ ہو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَلَّدُوهُ وَقَالُوا لَا يَجُوزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے انہوں نے اس کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ گندم کو جو کے بدلے صرف برابر برابر ہی بیچ سکتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيرِ مُتَفَاضِلًا مِثْلَيْنِ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم کو جو کے بدلے کمی زیادتی کے ساتھ ایک مثل کے

بِمِثْلٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی فِی الْحَدِیْثِ الَّذِیْ احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَیْهِمْ مَعْمَرًا اَخْبَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَسْمَعُهٗ یَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ ثُمَّ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ طَعَامُنَا یَوْمَئِذٍ الشَّعِیْرُ فَیَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ الَّذِیْ حَكَاهُ عَنْهُ مَعْمَرٌ الطَّعَامَ الَّذِیْ كَانَ طَعَامَهُمْ یَوْمَئِذٍ فَیَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَی الشَّعِیْرِ بِالشَّعِیْرِ فَلَا یَكُوْنُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ شَیْءٌ مِنْ ذِكْرِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِیْرِ مِمَّا ذُكِرَ فِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ عَنْ مَعْمَرٍ مِنْ رَأْیِهٖ وَمِنْ تَاْوِیْلِهٖ مَا كَانَ سَمِعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَیْسَ مِثْلَهٗ اَیْ لَیْسَ مِنْ نَوْعِهٖ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلٰی مَنْ قَالَهٗ وَكَانَ جَوَابُهٗ لَهٗ اِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ یُّضَارِعَ كَاَنَّهٗ خَافَ اَنْ یَّكُوْنَ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ سَمِعَهٗ یَقُوْلُهٗ وَهُوَ مَا ذَكَرْنَا فِیْ حَدِیْثِهٖ عَلَی الْاَطْعِمَةِ كُلِّهَا فَتَوَقّٰی ذٰلِكَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ لِلرَّیْبِ الَّذِیْ وَقَعَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنْهُ فَلَمَّا انْتَفٰی اَنْ یَّكُوْنَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِیْقَیْنِ عَلٰی صَاحِبِهٖ نَظَرْنَا هَلْ فِیْ غَیْرِهٖ مَا یَدُلُّنَا عَلٰی حُكْمِ ذٰلِكَ كَیْفَ هُوَ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ ۔

۱۱۵۴- فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

بدلے دو مثل یا زیادہ بیچنے میں کوئی حرج نہیں ۔

پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے انہوں نے ان کے خلاف اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ وہ آپ سے سن رہے تھے آپ نے فرمایا کہ غلے کے بدلے غلہ برابر برابر ہو پھر حضرت معمر نے فرمایا کہ ان دنوں ہمارا غلہ جو تھے تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی ہے جو حضرت معمر نے آپ سے روایت کیا وہ غلہ مراد ہو جو ان دنوں تھا تو جو کی جو سے بیع مراد ہوئی لھاذا اس حدیث میں جو کے بدلے گندم کی بیع کے بارے میں کچھ بھی مذکور نہیں جو کچھ مذکور ہے وہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کی تاویل ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان سے کہا گیا یہ اس کی مثل نہیں یا اس کی نوع سے نہیں تو انہوں نے اس بات کا انکار نہیں فرمایا ان کا جواب تھا کہ مجھے اس کے مشابہ ہونے کا خوف ہے گویا ان کو اس بات کا ڈر تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں جسے انہوں نے سنا اور ہم نے بیان کیا تمام غلے مراد نہ ہوں تو وہ محض شک کی وجہ سے جو ان کے دل میں پیدا ہوا اس سے بچتے تھے جب اس حدیث میں کسی ایک گروہ کے لیے دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے دوسری روایات کو دیکھا کہ کیا ان میں اس کے حکم پر کوئی دلیل ہے کہ وہ کیسا ہے ؟

تو حضرت ابوالاشعث، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم نے نئے قسم کے سودے جاری کیے حتیٰ کو میں نہیں جانتا بے شک سونا، سونے کے بدلے برابر

اَنَّهُ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ بُيُوْعًا لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ وَاَنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ وَالْفِضَّةَ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ اَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيْئًا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ حَتّٰى عَدَّ الْمِلْحَ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

برابر ہو اس کی ڈلی ہو یا سکہ، چاندی، چاندی کے بدلے اس کی ڈلی ہو یا سکہ، سونے کو چاندی کے بدلے یوں بیچنے میں کوئی حرج نہیں کہ چاندی زیادہ ہو لیکن نقد ہو ادھار صحیح نہیں گندم، گندم کے بدلے ایک مُد ایک مُد کے بدلے، نقداً ہو جو، جو کے بدلے ایک مُد، ایک مُد کے بدلے ہو اور نقد ہو گندم کے بدلے جو اس طرح بیچا کہ جو زیادہ ہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) صحیح ہے ادھار صحیح نہیں کھجور کھجور کے بدلے حتیٰ کہ آپ نے نمک کو شمار کیا کہ برابر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سُودی کاروبار کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَدْ خَالَفَ مَعْمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الْكَلَامُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے اس موقف کی مخالفت کر رہے ہیں جو ہم نے پہلی حدیث کے ضمن میں ان سے نقل کیا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ بات روایت کی ہے۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَرَجُلٍ اٰخَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ قَالَ وَنَقَصَ اَحَدُهُمَا التَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَزَادَ الْاٰخَرُ مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مسلم بن یسار اور ایک دوسرے شخص سے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے جَو کو جَو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر بیچو لیکن سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے بدلے، گندم کو جَو کے بدلے، جَو کو گندم کے بدلے، کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے نقداً جیسے چاہو بیچو کھجور اور نمک میں سے ایک چیز کم ہو اور دوسری زیادہ ہو تو جائز ہے (ایک جنس کی اشیاء میں) جو زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سُودی کاروبار کیا۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہیب، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٢٥٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَايَعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْحِنْطَةَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

حضرت ابوالاشعث فرماتے ہیں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

سونے کے بدلے

سونا، چاندی کے بدلے چاندی، کھجور کے بدلے کھجور گندم کے بدلے گندم جَو کے بدلے جَو اور نمک کے بدلے نمک کو برابر برابر بیچو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سُودی کاروبار کیا البتہ سونے کو چاندی کے بدلے، گندم کو جَو کے بدلے، کھجور کو نمک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ (نقداً) جیسے چاہو بیچ سکتے ہو۔

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ كَيْلًا بِكَيْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيرِ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا ٹکڑا اور سکہ سونے کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ دونوں کا وزن برابر ہو، چاندی کا ٹکڑا اور اس کا سکہ چاندی کے بدلے بھی برابر برابر وزن ہو آپ نے جَو کے بدلے جَو کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک کا ذکر فرمایا کہ پیمانہ، پیمانہ کے برابر ہو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ کیا اس نے سُود کھایا جَو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ یوں بیچنا کہ جو زیادہ ہوں اس سے کوئی حرج نہیں۔

١٢٥٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

حضرت ابوقلابہ، حضرت ابوالاشعث سے وہ حضرت عبادہ بن صامت سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مسلم بن یسار اور ایک دوسرے شخص سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان

قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ
عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ آخَرَ حَدَّثَاهُ أَوْ حَدَّثَنَا
قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ
مُعَاوِيَةَ فِيْ كَنِيْسَةٍ أَوْ بِيْعَةٍ فَحَدَّثَ عُبَادَةُ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا
الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا
الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ
بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا
بِعَيْنٍ قَالَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ قَالَ عُبَادَةُ
أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ
بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَةُ بَيْعِ
الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ فَقَدْ ثَبَتَ الْقَوْلُ
بِذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ
بَعْدُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا
أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ مِنَ
الْحِنْطَةِ كَمْ هِيَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ نِصْفُ صَاعٍ
لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ
فَكَانَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ
يَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِيْرِ صَاعًا وَكَانَ الَّذِيْنَ
جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ مُدًّا يَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِيْرِ
مُدَّيْنِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ عَنْهُمْ
فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا
نَوْعَانِ مُخْتَلِفَانِ لِأَنَّهُمَا لَوْ كَانَا مِنْ نَوْعٍ
وَاحِدٍ إِذًا لَأَجْزَى مِنْ أَحَدِهِمَا مَا يُجْزِيْ مِنَ
الْآخَرِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّهُ إِنَّمَا زِيْدَ فِي الشَّعِيْرِ

کیا کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہما عیسائیوں کی ایک عبادت گاہ میں جمع ہوئے (کنیسہ
اور بیعہ یہودیوں کے عبادت خانہ یا عیسائیوں کے گرجے
کو کہتے ہیں) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے
کو سونے کے بدلے چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم
کو گندم کے بدلے، جَو کو جَو کے بدلے، کھجور کو
کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر بیچو ان میں سے
ایک راوی نے فرمایا اور دوسرے نے نہیں کہا کہ حضرت عبادہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم د
کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے، گندم کو جو کے بدلے اور
جو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ جس طرح چاہیں بیچ سکتے

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسو
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں جو کی گند
کے بدلے دو مثل کی ایک مثل کے ساتھ بیع کا جواز س
روایات کے طریقے پر یہ بات ثابت ہوگئی پھر ہم نے غور وفکر ک
طریقے پر اس کا حکم تلاش کیا کہ وہ کیا ہے؟ تو ہم نے دیکھ
کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفارہ قسم کے سلسلے میں گندم
کے بارے میں اختلاف کیا کہ وہ کس قدر ہے بعض نے فرمایا
ہر مسکین کے لیے نصف صاع ہے اور بعض نے فرمایا کہ ہر مسکی
کے لیے ایک مُد ہے جنہوں نے نصف صاع گندم کو کفارہ قرار
دیا وہ جو سے ایک صاع مقرر کرتے ہیں اور جو لوگ ایک مُد
گندم سے حکم کرتے ہیں وہ دو مُد کو کفارہ قرار دیتے ہیں یہ
بات ہم دوسرے مقام پر سند کے ساتھ ذکر کر
چکے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں الگ
الگ نوع ہیں کیونکہ اگر یہ ایک ہی نوع
سے ہوتیں تو ایک سے جس قدر کفایت
کرتی وہی مقدار دوسری سے بھی کافی
ہوتی ۔ اگر کوئی کہے کہ گندم کے مقابلے میں جو کو اس لیے زیادہ

عَلٰی مَا جُعِلَ فِیْ ذٰلِکَ مِنَ الْحِنْطَۃِ لِغُلُوِّ الْحِنْطَۃِ وَاتِّسَاعِ الشَّعِیْرِ فَالْجَوَابُ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّا دَاَیْنَا مَا یُعْطٰی مِنْ جَیِّدِ الْحِنْطَۃِ وَمِنْ رَدِیْئِہَا فِیْ کَفَّارَۃِ الْاَیْمَانِ سَوَاءً وَکَذٰلِکَ الشَّعِیْرُ اَلَا تَرٰی مَنْ وَجَبَتْ عَلَیْہِ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ فَاَعْطٰی کُلَّ مِسْکِیْنٍ نِصْفَ مُدٍّ یُسَاوِیْ نِصْفَ صَاعٍ اَنَّ ذٰلِکَ لَا یُجْزِئُہٗ مِنْ نِصْفِ صَاعٍ وَلَا مِنْ مُدٍّ فَلَمَّا کَانَ مَا ذَکَرْنَا کَذٰلِکَ وَکَانَ الشَّعِیْرُ یُؤَدّٰی مِنْہُ فِیْ کَفَّارَۃِ الْاَیْمَانِ مِثْلَ مَا یُؤَدّٰی مِنَ الْحِنْطَۃِ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّہٗ نَوْعٌ خِلَافُ الْحِنْطَۃِ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنْ لَا بَاْسَ بِبَیْعِہٖ بِالْحِنْطَۃِ مِثْلَیْنِ بِمِثْلٍ وَاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

رکھا گیا کہ گندم بھاری ہوتی ہے جبکہ جَو ہلکے ہوتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ قسم کے کفارہ میں عمدہ اور ردی دونوں قسم کی گندم برابر برابر جاتی ہے اسی طرح جَو کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس پر قسم کا کفارہ واجب ہو جائے اور وہ ہر مسکین کو نصف مُد دے جو نصف صاع کے برابر ہو تو یہ نصف صاع کی جگہ کفایت نہیں کرے گی اور نہ ایک مُد کی جگہ کافی ہو گی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ بھی اسی طرح ہے اور قسموں کے کفاروں میں جَو اسی طرح ادا کئے جاتے تھے جس طرح گندم سے کفارہ ادا ہوتا تھا اس سے ثابت ہوا کہ یہ (جَو) گندم کے خلاف نوع ہے تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک مثل گندم کے بدلے دو مثل یا زائد جَو بیچے جا سکتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ بَیْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا وَاُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ حَدَّثَاہُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ مَوْلَی الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ اَنَّ زَیْدًا اَبَا عَیَّاشٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ السُّلْتِ بِالْبَیْضَاءِ فَقَالَ سَعْدٌ شَھِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْاَلُ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا جَفَّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَلَا اِذًا وَکَرِھَہٗ۔

حضرت ابوعیاش خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے گندم کو جَو کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت سعد نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ سے چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا کیا کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر یہ جائز نہیں اور آپ نے ناپسند فرمایا

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ زَیْدٍ اَبِیْ عَیَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک

الْحَدِيثِ فَقَلَّدُوهُ وَجَعَلُوهُ أَصْلًا وَمَنَعُوا بِهِ بَيْعَ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَجَعَلُوا الرُّطَبَ وَالتَّمْرَ نَوْعًا وَاحِدًا وَأَجَازُوا بَيْعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِصَاحِبِهِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرِهُوهُ نَسِيئَةً فَاعْتَبَرْنَا هَذَا الْحَدِيثَ الَّذِي احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ هَلْ دَخَلَهُ شَيْءٌ۔

۱۲۶۱۔ **فَإِذَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً هَذَا أَصْلُ الْحَدِيثِ فِيهِ ذِكْرُ النَّسِيئَةِ زَادَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَهُوَ أَوْلَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا غَيْرُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَلَى مِثْلِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَيْضًا۔

۱۲۶۲۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ مَوْلًى لِبَنِي مَخْزُومٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِفُ الرَّجُلَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ إِلَى أَجَلٍ فَقَالَ سَعْدٌ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا۔

فَهَذَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ وَهُوَ رَجُلٌ مُتَقَدِّمٌ مَعْرُوفٌ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ كَمَا رَوَاهُ يَحْيَى فَكَانَ يَنْبَغِي فِي تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ

جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے اسے اصل قرار دیا اور چھوہاروں کے بدلے تر کھجور کی بیع کو منع کیا حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کھجور اور چھوہارے کو ایک قسم قرار دیا اور ان میں سے ہر ایک کو دوسری کے بدلے میں برابر برابر بیچنا جائز قرار دیا لیکن ادھار کے طور پر ناجائز کہا ہے پس ہم نے دیکھا کہ ان مخالفین نے جس حدیث سے استدلال کیا ۱۲۶۱ اس کوئی اور بات داخل ہے۔

تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کو بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا تو اس حدیث کی اصل یہ ہے اور اس میں ادھار کا ذکر ہے یحییٰ بن ابی کثیر (اس حدیث کے راوی) نے مالک بن انس (پہلی حدیث کے راوی) کی نسبت اضافہ کے ساتھ بیان کیا اور یہ اولیٰ ہے اسے عبد اللہ بن یزید کے علاوہ حضرات نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت عمران بن ابی انس جو بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی کو ایک میعاد پر چھوہاروں کے بدلے کھجوریں دیتا ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

تو یہ حضرت عمران بن ابی انس ہیں جو مقدم اور معروف ہیں انہوں نے حضرت یحییٰ کی روایت کی طرح روایت کیا تو معانی احادیث کی تصحیح کا تقاضا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن یزید کی مختلف فیہ روایت اٹھ جائے اور حضرت عمران کی یہ روایت

بن يزيد لما اختلف عنه فيه ان لا يرتفع و يثبت حديث عمران هذا افيكون هذا النهي الذي جاء في حديث سعد هذا انما هو لعلة النسيئة لا لغير ذلك فهذا سبيل هذا الباب من طريق تصحيح الآثار۔

ثابت رہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جو نہی آئی ہے وہ ادھار کی وجہ سے ہوگی کسی اور وجہ سے نہیں معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

واما وجهه من طريق النظر فانا قد رأيناهم لا يختلفون في بيع الرطب بالرطب مثلا بمثل انه جائز وكذلك التمر بالتمر مثلا بمثل وان كانت في احدهما رطوبة ليست في الآخر وكل ذلك ينقص اذا بقي نقصانا مختلفا ويجف فلم ينظروا الى ذلك في حال الجفوف فيبطلوا البيع به بل نظروا الى حاله في وقت وقوع البيع فعملوا على ذلك ولم يراعوا ما يؤول اليه بعد ذلك من جفوف ونقصان فالنظر على ذلك ان يكون كذلك الرطب بالتمر ينظر الى ذلك في وقت وقوع البيع ولا ينظر الى ما يؤول اليه من تغير وجفوف وهذا قول ابي حنيفة رحمة الله عليه وهو النظر عندنا۔

اور غور وفکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے برابر برابر بیچنے کے جواز میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں اسی طرح چھوہاروں کو چھوہاروں کے بدلے برابر بیچنا بھی جائز ہے اگرچہ ان میں سے ایک میں رطوبت ہے جو دوسری میں نہیں ہے ان میں سے ہر ایک باقی رہنے اور خشک ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ کم ہو جاتی ہے لیکن انہوں نے خشکی کی حالت میں اس بات کا لحاظ کر کے بیع کو باطل نہیں کیا بلکہ انہوں نے سودا ہوتے وقت کی حالت کو دیکھا اور اس پر عمل کیا مستقبل میں اس کے خشک یا کم ہو جانے کو مدنظر نہیں رکھا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ کھجوروں اور چھوہاروں کا بھی یہی حکم ہو بیع کے وقت ان کو دیکھا جائے اور مستقبل میں تبدیلی یا خشکی کا لحاظ نہ کیا جائے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴۳ تلقي الجلب

باہر جا کر سوداگروں سے ملنا

۱۲۶۳- حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابو الاحوص قال انا سماك عن عكرمة عن ابن عباس رضي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا السوق ولا يتلق بعضكم لبعض۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بازار سے آگے نہ بڑھو اور نہ ہی تم میں سے کوئی دوسرے سے (بازار میں آنے سے پہلے) ملاقات کرے۔

۱۲۶۴- وحدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف ابن عدي قال ثنا ابو الاحوص قال

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ

ثنا سماك عن عكرمة عن ابن عباس رضي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا السوق۔

وسلم نے فرمایا بازار سے آگے نہ بڑھو

۱۲۶۵- حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال اخبرنا عبد الله بن نمير عن عبيد الله عمر عن نافع عن ابن عمر رضي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتلقى السلع حتى تدخل الاسواق۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودا بیچنے والوں کے بازار میں داخل ہونے سے پہلے ان سے ملاقات کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۱۲۶۶- حدثنا فهد قال اخبرنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا ابن نمير فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن نمیر نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۶۷- حدثنا علي بن عبد الرحمن قال اخبرنا علي بن الجعد قال اخبرنا صخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتلقوا البيوع

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سودا بیچنے والوں (کے بازار میں پہنچنے سے پہلے ان) سے ملاقات نہ کرو۔

۱۲۶۸- وحدثنا محمد بن عزيز الايلي قال اخبرنا سلامة بن روح عن عقيل عن نافع عن ابن عمر رضي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى السلع حتى يهبط بها الاسواق۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک سوداگر بازار میں اتر نہ جائیں ان سے ملاقات نہ کی جائے۔

۱۲۶۹- حدثنا نصر بن مرزوق قال اخبرنا اسد قال ثنا ابن ابي ذئب عن مسلم الخياط عن ابن عمر رضي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتلقى الركبان۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں (سودا لانے والوں) سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا۔

۱۲۷۰- حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن داود بن صالح بن دينار عن ابيه عن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تلقوا شيئا من البيع حتى يقدم سوقكم۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوداگروں سے (آگے جاکر) نہ ملو یہاں تک کہ سودا تمہارے بازار میں آجائے۔

۱۲۷۱- وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ نُهِيْنَا اَوْ نُهِيَ عَنِ التَّلَقِّيْ ـ

١٢٧٢ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ ـ

١٢٧٣ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ ـ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ؒ فَاحْتَجَّ قَوْمٌ [1] بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَنْ تَلَقّٰى شَيْئًا قَبْلَ دُخُوْلِهِ السُّوْقَ ثُمَّ اشْتَرَاهُ فَشِرَاؤُهُ بَاطِلٌ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ [2] فَقَالُوْا كُلُّ مَدِيْنَةٍ يَضُرُّ التَّلَقِّيْ بِاَهْلِهَا فَالتَّلَقِّيْ فِيْهَا مَكْرُوْهٌ وَالشِّرَاءُ جَائِزٌ وَكُلُّ مَدِيْنَةٍ لَا يَضُرُّ التَّلَقِّيْ بِاَهْلِهَا فَلَا بَاْسَ بِالتَّلَقِّيْ فِيْهَا ـ

١٢٧٤ـ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِيْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ جِزَافًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبِيْعَهُ حَتّٰى نُحَوِّلَهُ مِنْ مَّكَانِهِ اَوْ نَنْقُلَهُ ـ

١٢٧٥ـ وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ہیں سوداگروں سے (آگے جاکر ملنے سے) ہمیں منع کیا گیا یا فرمایا منع کیا گیا ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواروں (سے آگے جاکر) نہ ملو

حضرت ابن ابی لیلیٰ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آگے جاکر) سوداگروں سے نہ ملو۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے بازار میں پہنچنے سے پہلے باہر جاکر اس (کے مالک) سے ملتا ہے پھر اسے خریدتا ہے تو اس کا سودا باطل ہے لیکن دوسرے حضرات [2] نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شہر میں سوداگروں کو آگے جاکر ملنے سے شہر والوں کو نقصان پہنچتا ہے اس میں ایسی ملاقات مکروہ ہے، لیکن سودا جائز ہے اور جہاں سوداگروں سے باہر جاکر ملاقات کرنے سے ۴ شہر والوں کو نقصان نہیں ہوتا وہاں اس ملاقات میں کوئی حرج نہیں۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم (آگے جاکر) سواروں سے ملتے اور ان سے اندازے کے ساتھ غلہ خریدتے (یعنی بازار والے بھاؤ پر نہ خریدتے) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ ہم اسے اس کی جگہ سے پھیر دیں یا منتقل کردیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) عہد رسالت میں باہر سے آنے والے تاجروں سے غلہ خریدتے تھے تو آپ کچھ حضرات کو

أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يُبَلِّغُوهُ إِلَى حَيْثُ يَبِيعُونَ الطَّعَامَ۔

بھیجتے تاکہ وہ اس جگہ بیچنے سے منع کریں جہاں سے خریدا ہے بلکہ وہاں پہنچائیں جہاں غلہ بیچتے ہیں۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ التَّلَقِّي وَفِي الْأَوَّلِ النَّهْيُ عَنْهُ فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَجْعَلَ ذٰلِكَ عَلَى غَيْرِ التَّضَادِّ وَالْخِلَافِ فَيَكُونُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ التَّلَقِّي لِمَا فِي ذٰلِكَ مِنَ الضَّرَرِ عَلَى غَيْرِ الْمُتَلَقِّيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِي الْأَسْوَاقِ وَيَكُونُ مَا أُبِيحَ مِنَ التَّلَقِّي هُوَ الَّذِي لَا ضَرَرَ فِيهِ عَلَى الْمُقِيمِينَ فِي الْأَسْوَاقِ۔

۱۲۷۶۔ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذِهِ الْآثَارِ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ۔

تو ان روایات میں (باہر جاکر) ان سوداگروں سے ملنے کی اجازت ہے جب کہ پہلی روایات میں ممانعت ہے تو ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم انہیں ایسے مفہوم پر محمول کریں جس سے ان کی درمیان تضاد ثابت نہ ہو توجس ملاقات کو منع کیا گیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب ملاقات نہ کرنے والوں اور بازاروں میں ٹھہرے رہنے والوں کو اس سے نقصان پہنچتا ہے اور جس ملاقات کی اجازت دی گئی یہ وہ ہے جس سے بازاروں میں ٹھہرے رہنے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہماری نزدیک ان روایات کا بیان ہے۔

وَاحْتَجُّوا فِي إِجَازَةِ الشِّرَاءِ مَعَ التَّلَقِّي الْمَنْهِيِّ عَنْهُ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا أَتَى السُّوقَ۔

(باہر جاکر) سوداگروں سے ملاقات کرنے کی ممانعت کے باوجود خریداری کے صحیح ہونے پر ان حضرات نے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (باہر جاکر) سوداگروں سے ملاقات نہ کرو جس نے ان سے ملاقات کی اور کچھ سودا خریدا تو بازار میں آنے کے بعد اسے اختیار ہے۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْجَلَبَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَالْبَائِعُ بِالْخِيَارِ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (باہر جاکر) تاجروں سے ملاقات نہ کرو اور کوئی شہری، دیہاتی کے لیے سودا نہ بیچے، بیچنے والا بازار میں داخل ہو تو اسے اختیار ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ ثُمَّ جَعَلَ لِلْبَائِعِ فِي ذٰلِكَ الْخِيَارَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ وَالْخِيَارُ لَا يَكُونُ إِلَّا فِي بَيْعٍ صَحِيحٍ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ فَاسِدًا لَأُجْبِرَ بَائِعُهُ وَمُشْتَرِيهِ عَلَى فَسْخِهِ

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے (باہر جاکر) تاجروں سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا پھر بازار میں داخل ہونے کے بعد بائع کو اختیار دیا اور اختیار صحیح بیع میں ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ فاسد ہوتی تو بائع اور مشتری پر فسخ بیع کے لیے جبر کیا جاتا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی انکار

وَلَمْ يَكُنْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْإِبَاءُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَارَ فِي ذٰلِكَ لِلْبَيْعِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ صِحَّتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ تَلَقٍّ مُنْهِيٌّ عَنْهُ۔

کا حق حاصل نہ ہوتا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بائع کو اختیار دیا تو اس سے اس بیع کی صحت ثابت ہو گئی اگرچہ اس میں ممنوع ملاقات پائی گئی۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُونَ الْخِيَارَ لِلْبَائِعِ الْمُتَلَقِّي كَمَا جَعَلَهُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا جس سے ملاقات کی گئی تم اختیار نہیں دیتے۔

فَجَوَابُنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ بِذٰلِكَ وَسَنَذْكُرُهَا فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا إِذَا تَفَرَّقَا فَلَا خِيَارَ لَهُمَا۔

تو اس سلسلے میں ہمارا جواب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جدا ہونے سے پہلے پہلے بائع اور مشتری کو اختیار رہتا ہے اس سلسلے میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں ہم ان شاء اللہ اس کتاب میں ان کو مناسب مقام پر ذکر کریں گے تو معلوم ہوا کہ جب وہ جدا ہو جائیں تو ایک کے لیے بھی اختیار نہیں ہوگا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتَ قَدْ جَعَلْتَ لِمَنِ اشْتَرٰى مَا لَمْ يَرَهُ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ حَتّٰى يَرَاهُ فَيَرْضَاهُ فَمَا أَنْكَرْتَ أَنْ يَكُونَ خِيَارُ الْمُتَلَقِّي كَذٰلِكَ أَيْضًا قِيلَ لَهُ إِنَّ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ لَمْ نُوجِبْهُ قِيَاسًا وَإِنَّمَا وَجَدْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتُوهُ وَحَكَمُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا عَلَيْهِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِيهِ وَإِنَّمَا جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ فَجَعَلْنَا ذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْنِ ذٰلِكَ لِإِجْمَاعِهِمْ عَلٰى خُرُوجِهِ مِنْهُ كَمَا عَلِمْنَا بِإِجْمَاعِهِمْ عَلٰى تَجْوِيزِ السَّلَمِ أَنَّهُ خَارِجٌ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ خریدنے والے نے اگر مبیع کو نہ دیکھا ہو تو اسے خیار رؤیت دیا گیا حتیٰ کہ وہ اسے دیکھ کر راضی ہو جائے تو اسی طرح باہر جا کر ملاقات کی صورت میں اختیار ہونا چاہیے۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم خیار رؤیت کو قیاس کے ساتھ ثابت نہیں کرتے ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا انہوں نے اسے ثابت کیا اور اس پر اجماع کیا اور اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا اس میں اختلاف صحابہ کرام کے بعد پیدا ہوا تو ہم نے اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے خارج کر دیا کہ خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انہیں اختیار رہے اور ہمیں معلوم ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اختیار مراد نہیں لیا کیونکہ آپ کے قول سے اس کے خارج ہونے پر اتفاق ہے جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ صحابہ کرام نے بیع سلم کے جواز پر اجماع کیا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی چیز کے سودے کی ممانعت سے ۲

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِيَارِ الرُّؤْيَةِ شَيْئًا۔

قِيلَ لَهُ نَعَمْ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم نے خیار رؤیت کے سلسلے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کوئی بات روایت کی ہے تو اسے جواب دیا جائے گا "جی ہاں"

١٢٧٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ قَالَا ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِيْ مَعْرُوْفٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ اشْتَرٰى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا فَقِيْلَ لِعُثْمَانَ إِنَّكَ قَدْ غُبِنْتَ وَكَانَ الْمَالُ بِالْكُوْفَةِ وَهُوَ مَالُ آلِ طَلْحَةَ الْآنَ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِيَ الْخِيَارُ لِأَنِّيْ بِعْتُ مَا لَمْ أَرَ فَقَالَ طَلْحَةُ لِيَ الْخِيَارُ لِأَنِّي اشْتَرَيْتُ مَا لَمْ أَرَ فَحَكَّمَا بَيْنَهُمَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَقَضٰى أَنَّ الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ وَلَا خِيَارَ لِعُثْمَانَ۔

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی فرماتے ہیں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کچھ مال خریدا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ سے دھوکہ ہوا ہے وہ مال کوفہ میں ہے اور اس وقت وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں وہ چیز بیچ رہا ہوں جسے میں نہیں دیکھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اختیار ہے کیونکہ میں نے وہ چیز خریدی ہے جسے میں نے نہیں دیکھا دونوں اپنا مقدمہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اختیار نہیں ہے۔

وَالْآثَارُ فِيْ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَتْ مُتَوَاتِرَةً وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُهَا مُنْقَطِعًا فَإِنَّهُ مُنْقَطِعٌ لَمْ يُضَادَّهُ مُتَّصِلٌ۔

اس سلسلے میں تواتر سے روایات آئی ہیں اگرچہ وہ سب منقطع ہیں لیکن ان کے مقابلے میں متصل روایات نہیں ہیں۔

وَفِيْ هٰذَا أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرٰى وَهِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لِلْمُتَلَقّٰى الْبَائِعِ الْخِيَارَ فِيْمَا بَاعَ إِذَا دَخَلَ الْأَسْوَاقَ وَعَلِمَ بِالْأَسْعَارِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ أَمْ لَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ۔

اس میں بھی ایک دوسری دلیل ہے وہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا جس سے باہر جاکر ملاقات کی گئی کہ وہ جب بازار میں داخل ہو اور اسے مہنگائی کا علم ہو (تو سودا توڑ سکتا ہے) تو ہم نے دیکھا کہ کیا کوئی روایت اس کے مقابلے میں ہے یا نہیں تاکہ ہم کوئی فیصلہ کرسکیں۔

١٢٧٩- فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ۔

تو حضرت ابن سیرین، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی شہری، دیہاتی کا سودا (مارکیٹ میں آنے سے پہلے) بیچے اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہو۔

١٢٨٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت محمد، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی شہری، دیہاتی کے لیے سودا بیچے۔

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مُسْلِمِ الْخَیَّاطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری کسی دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسٰی بْنُ اَعْیَنَ عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَلَا یَشْتَرِیْ لَہٗ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شہری، دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

ایک اور سند سے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَسْبَاطُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۷- حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٨٨ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ مَوْلَى التَّوْءَمَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت صالح بن بنہان (حضرت توأمہ کے غلام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٨٩۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى اَوْ نُهِيَ اَنْ يَّبِيْعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ۔

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حازم سے سنا وہ حضر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں منع فرمایا یا منع کیا گیا کہ مہاجر دیہاتی سودا بیچے۔

١٢٩٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا۔

١٢٩١۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْءَمَةِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

حضرت صالح (توأمہ کے غلام) فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے سے منع فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لیے خریدے۔

١٢٩٢۔ فَنَظَرْنَا فِي الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا نَهَى الْحَاضِرُ اَنْ يَّبِيْعَ لِلْبَادِيْ مَا هِيَ۔

ہم نے دیکھا کہ کس علت کے تحت شہری کو دیہاتی کے لیے خریدنے سے منع کیا گیا۔

١٢٩٢۔ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ

تو حضرت ابو الزبیر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کے لیے نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے گا

١٢٩٣۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثنا وُهَيْبٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ اَنَّهُ جَآءَهُ فِيْ حَاجَةٍ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت وہیب سے مروی ہے وہ حضرت عطاء بن حکیم بن ابی یزید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کے پاس کسی ضرورت کے تحت آئے فرماتے ہیں پھر انہوں نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ دَعُوا النَّاسَ فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِذَا اسْتَنْصَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهٗ۔

لوگوں کو (آزاد) چھوڑ دو انہیں ایک دوسرے سے رزق پہنچے اگر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے خیر خواہی کرے تو چاہیے کہ وہ اس سے بھلائی کا ۔

فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَى الْحَاضِرَ اَنْ يَّبِيْعَ لِلْبَادِىْ لِاَنَّ الْحَاضِرَ يَعْلَمُ اَسْعَارَ الْاَسْوَاقِ فَيَسْتَقْصِىْ عَلَى الْحَاضِرِيْنَ فَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ رِبْحٌ وَاِذَا بَاعَهُمُ الْاَعْرَابِىُّ عَلٰى غُرَّتِهٖ وَجَهْلِهٖ بِاَسْعَارِ الْاَسْوَاقِ رَبِحَ عَلَيْهِ الْحَاضِرُوْنَ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّخَلّٰى بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ وَبَيْنَ الْاَعْرَابِ فِى الْبُيُوْعِ وَمَنَعَ الْحَاضِرِيْنَ اَنْ يَّدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ۔

اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی کے لیے بیچنے سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ بازار کے بھاؤ سے واقف ہے لہذا وہ اسے (دیہاتی کو) شہریوں سے دور کر دے گا اس طرح ان کے لیے نفع نہیں ہو گا اور جب دیہاتی بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہونے کی صورت میں پہنچے گا تو شہریوں کو نفع پہنچے گا۔ تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ شہریوں اور دیہاتیوں کو خرید و فروخت میں آزاد میں چھوڑ دیا جائے اور شہریوں کو اس سلسلے میں ان کے پاس جانے سے منع فرمایا ۔

فَاِذَا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَثَبَتَ اِبَاحَةُ التَّلَقِّى الَّذِىْ لَا ضَرَرَ فِيْهِ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا صَارَ شِرَى الْمُتَلَقِّىْ مِنْهُمْ شِرٰى حَاضِرٍ مِنْ بَادٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِىْ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَبَطَلَ اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ خِيَارٌ لِلْبَائِعِ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَهٗ فِيْهِ خِيَارٌ اِذًا لَمَا كَانَ لِلْمُشْتَرِىْ فِىْ ذٰلِكَ رِبْحٌ وَلَا اَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا اَنْ يَّعْتَرِضَ عَلَيْهِ وَلَا اَنْ يَّتَوَلَّى الْبَيْعَ لِلْبَادِىْ مِنْهُ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ بِالْخِيَارِ فِىْ فَسْخِ ذٰلِكَ الْبَيْعِ اِذْ يَرُدُّ لَهٗ ثَمَنَهٗ اِلَى الْاَثْمَانِ الَّتِىْ تَكُوْنُ فِىْ بِيَاعَاتِ اَهْلِ الْحَضَرِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت یہ ہے اور اس ملاقات کا جواز ثابت ہو گیا جس میں نقصان نہ ہو جیسا کہ ہم نے مذکورہ بالا روایات کے حوالے سے بیان کیا تو ملاقات کرنے والے کا ان سے خریدنا شہری کے دیہاتی سے خریدنے کی طرح ہوا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں داخل ہے کہ لوگوں کو آزاد چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے اور اس میں بائع کے لیے خیار باطل ہو گیا کیونکہ اگر اس میں اس کے لیے خیار ہو گا تو خریدنے والے کے لیے کوئی نفع نہ ہوتا اور نہ حضور علیہ السلام شہری کو حکم دیتے کہ وہ اس سے اعراض کرے اور دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے کیونکہ وہ (بائع) خیار کی وجہ سے بیع کو فسخ کر سکتا ہے یا وہ اس قیمت میں اضافہ کر کے وہ رقم لیتا جو شہری اپنے سودے میں ایک دوسرے سے لیتے ہیں ۔

فَفِىْ مَنْعِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاضِرِيْنَ مِنْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الْحَاضِرِيْنَ الْتِمَاسَ غُرَّةِ الْبَادِيْنَ فِى الْبَيْعِ مِنْهُمْ وَالشِّرَاءِ مِنْهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہریوں کو منع کر کے اس بات کو جائز کر دیا کہ شہری سودے میں دیہاتیوں کی بے خبری سے فائدہ اٹھائیں اور ان سے سودا خریدیں ۔

یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

بَابُ ٢٤ خِيَارِ الْبَيِّعَيْنِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا

جدا ہونے سے پہلے بائع اور مشتری کا خیار

١٢٩٤- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُ خِيَارٍ۔

حضرت شعبہ، حضرت سفیان اور حضرت اسماعیل بن جعفر تینوں حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اس وقت تک سودا مکمل نہیں جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یا اس سودے میں خیار رکھ لیں۔

١٢٩٥- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُ خِيَارٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید وفروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہوتا ہے یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے بعض اوقات آپ یوں بھی فرماتے کہ یا وہ بیع خیار ہو۔

١٢٩٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُ خِيَارٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سودے کرنے والے دونوں حضرات کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا وہ بیع خیار ہو۔

١٢٩٧- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ

حضرت حکیم بن حزام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سودا کرنے والوں کو اختیار ہے یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں یا فرمایا جب تک وہ الگ الگ نہ ہو جائیں اگر وہ (بیع اور ثمن کی کیفیت کے بارے میں) سچ کہیں اور بیان کردیں تو انہیں ان کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر وہ جھوٹ بولیں

كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

١٢٩٨- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ اَبِي الْوَضِيِّ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَنَّهُمُ اخْتَصَمُوْا اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ بَاعَ جَارِيَةً فَنَامَ مَعَهَا الْبَائِعُ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَا اَرْضَاهَا فَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا فِي خِبَاءِ شَعْرٍ۔

١٢٩٩- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْوَضِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا فَاَقَمْنَا فِي مَنْزِلِنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنَّكَ قَدْ بِعْتَنِيْ فَاخْتَصَمَا اِلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَمَا اَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا۔

١٣٠٠- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا فَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى اَنْ يَّدُرَّ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ وَتُمْحَقُ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا قَالَ هَمَّامٌ فَسَمِعْتُ اَبَا التَّيَّاحِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ

اور (عیب کو) چھپائیں تو ان کے سودے کی برکت مٹ جائے گی۔

حضرت ابوالوضیؒ، حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگ ان کے پاس ایک شخص کے بارے میں مقدمہ لائے جس نے اپنی لونڈی بیچی پھر بائع ان دونوں کے پاس ہی سو گیا صبح ہوئی تو اس نے کہا میں اسے پسند نہیں کرتا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے (فیصلہ دیتے ہوئے) فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار رہتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ اور وہ دونوں ایک اونی خیمے میں تھے۔

حضرت جمیل بن مرہ، حضرت ابوالوضیؒ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک پڑاؤ پر اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے ایک شخص پر گھوڑا بیچا ہم اپنی منزل میں ایک رات دن ٹھہرے دوسرا دن ہوا تو وہ شخص کھڑا ہوا اور گھوڑے پر زین کسنے لگا خریدنے والے نے کہا کہ تم نے اسے مجھ پر بیچا تھا پھر وہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اور میرے خیال میں تم ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہوتا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں یا جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں اگر وہ سچ کہیں اور بیان کر دیں تو انہیں سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں اور (عیب کو) چھپائیں تو ہو سکتا ہے ان کے درمیان مال گردش کرے اور سودے کی برکت مٹ جائے حضرت ہمام فرماتے ہیں میں نے ابوالتیاح سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن حارث سے سنی وہ حکیم بن حزام سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا ۔

علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْغُبَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُ خِيَارٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یا بیع خیار ہو ۔

۱۳۰۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَيَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَا رَضِيَ مِنَ الْبَيْعِ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ تَاْوِيْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا عَلَى الْاِفْتِرَاقِ بِالْاَقْوَالِ فَاِذَا قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ مِنْكَ وَقَالَ الْمُشْتَرِيْ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ تَفَرَّقَا وَانْقَطَعَ خِيَارُهُمَا وَقَالُوا الَّذِيْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْخِيَارِ هُوَ مَا كَانَ لِلْبَائِعِ اَنْ يُّبْطِلَ قَوْلَهُ لِلْمُشْتَرِيْ قَدْ بِعْتُكَ هٰذَا الْعَبْدَ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ قَبْلَ قُبُوْلِ الْمُشْتَرِيْ فَاِذَا قَبِلَ الْمُشْتَرِيْ فَقَدْ تَفَرَّقَ هُوَ وَالْبَائِعُ وَانْقَطَعَ الْخِيَارُ وَقَالُوْا هٰذَا كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ اِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ فَكَانَ الزَّوْجُ اِذَا قَالَ لِلْمَرْاَةِ قَدْ طَلَّقْتُكِ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ بَانَتْ وَتَفَرَّقَا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَاِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بِاَبْدَانِهِمَا قَالُوْا فَكَذٰلِكَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِيْ هٰذَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ الْمُشْتَرِيْ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ تَفَرَّقَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک بیع سے وہ چیز لے لے جس پر وہ راضی ہے ۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کہ "سودا کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں" کی مراد میں علماء کرام کا اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی [illegible] قبول سے متعلق گفتگو ختم ہو جائے جب بیچنے والا کہہ دے کہ میں نے تم پر بیچا اور خریدنے والا کہے میں نے اسے قبول کیا تو وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور ان کا اختیار ختم ہو گیا وہ فرماتے ہیں ان دونوں کو جو اختیار حاصل تھا بائع کے مشتری کو یہ کہہ دینے سے کہ میں نے تم پر یہ غلام ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا مشتری کے قبول کرنے سے پہلے ہی بائع کا اختیار ختم ہو گیا جب خریدار اسے قبول کرلے تو وہ اور بائع دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور اختیار ختم ہو گیا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ نے طلاق کے سلسلے میں ذکر فرمایا "اگر وہ دونوں (میاں بیوی) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ (ان میں سے) ہر ایک کو اپنی وسیع رحمت کے ساتھ (دوسرے سے) بے نیاز کر دے گا تو جب خاوند نے اپنی بیوی سے کہا میں نے تجھے اتنی رقم پر طلاق دی اور عورت نے قبول کرلی تو طلاق بائن واقع ہو گئی اور وہ دونوں اس بات کے ساتھ ہی ایک دوسرے سے

بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَاِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بِاَبْدَانِهِمَا۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَفَسَّرَ بِهٰذَا التَّفْسِيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَقَالَ عِيْسَى بْنُ اَبَانَ الْفُرْقَةُ الَّتِيْ تَقْطَعُ الْخِيَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هِيَ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِيْ هٰذَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَلِلْمُخَاطَبِ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ اَنْ يَقْبَلَ مَا لَمْ يُفَارِقْ صَاحِبَهُ فَاِذَا افْتَرَقَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يَقْبَلَ۔

قَالُوْا وَلَوْلَا اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ جَاءَ مَا عَلِمْنَا اَنَّ افْتِرَاقَ اَبْدَانِهِمَا بَعْدَ الْمُخَاطَبَةِ بِالْبَيْعِ يَقْطَعُ قَبُوْلَ تِلْكَ الْمُخَاطَبَةِ۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا التَّفْسِيْرُ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ عِيْسٰى وَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ تَاْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّا رَاَيْنَا الْفُرْقَةَ الَّتِيْ لَهَا حُكْمٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ هِيَ الْفُرْقَةُ فِي الصَّرْفِ فَكَانَتْ تِلْكَ الْفُرْقَةُ اِنَّمَا يَجِبُ بِهَا فَسَادُ عَقْدٍ مُتَقَدِّمٍ وَلَا يَجِبُ بِهَا صَلَاحُهُ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ اِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَسَدَ بِهَا مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ عَقْدِ الْمُخَاطَبِ وَاِنْ جَعَلْنَاهَا عَلٰى مَا قَالَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْفُرْقَةَ بِالْاَبْدَانِ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ كَانَتْ بِخِلَافِ فُرْقَةِ الصَّرْفِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا اَصْلٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ لِاَنَّ الْفُرْقَةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا اِنَّمَا يَفْسُدُ بِهَا مَا تَقَدَّمَهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ تَمَّ حَتّٰى كَانَتْ فَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَجْعَلَ هٰذِهِ الْفُرْقَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهَا كَالْفُرْقَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا فَيَجِبُ بِهَا فَسَادُ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا لَمْ يَكُنْ تَمَّ حَتّٰى كَانَتْ

جدا ہو گئے اگرچہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں وہ فرماتے ہیں اسی طرح جب کوئی شخص دوسرے آدمی سے کہے کہ میں نے اپنا غلام تجھ پر ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا اور مشتری کہے کہ میں نے قبول کیا تو وہ اس گفتگو کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اگرچہ جسمانی طور پر جدا نہ ہوئے ہوں اس قول کے قائلین اور اس بات کی وضاحت کرنیوالوں میں حضرت امام محمدؒ بھی شامل ہیں

حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں ان روایات میں جس جدائی کا ذکر ہے کہ اس سے اختیار ختم ہو جاتا ہے وہ جسمانی طور پر جدائی ہے وہ اس طرح کہ ایک شخص جب دوسرے سے کہتا ہے کہ میں نے تجھ پر اپنا غلام ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا تو مخاطب کو یہ حق حاصل ہے کہ بائع سے جدا ہونے سے پہلے ۲

پہلے اسے قبول کرے جب جدا ہو جائیں تو اب قبول کرنے کا حق نہیں۔

وہ فرماتے ہیں اگر یہ حدیث ہمارے پاس نہ آتی تو ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ بائع نے جو خطاب کیا تھا مخاطب کب تک اسے قبول کر سکتا ہے اور کب اس کے لیے بیع واجب ہو جاتی ہے جب یہ حدیث آئی تو ہمیں معلوم معلوم ہو گیا کہ جب بائع (مشتری کو) مخاطب کرے پھر وہ دونوں جسمانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو اب خطاب کو قبول نہیں کر سکتے۔

حضرت امام ابو یوسفؒ سے یہی وضاحت مروی ہے حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں اس حدیث کی وضاحت میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہ وضاحت اولیٰ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس جدائی پر اتفاق ہے وہ بیع صرف کی صورت میں (قبضہ کے بغیر) جدا ہونا ہے اس جدائی سے وہ عقد فاسد ہو جاتا ہے جو پہلے سے موجود تھا اس سے عقد کی درستگی لازم نہیں ہوتی پس بائع اور مشتری کے خیار کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جدائی مروی ہے اگر ہم اسے اس پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس سے مخاطب کا وہ عقد فاسد ہو جائیگا جو پہلے موجود ہے۔ اور اگر اسکو اس معنیٰ پر محمول کریں جو جسمانی طور پر جدا ہونے کے قائلین کا موقف ہے تو اس سے سودا مکمل ہو جائیگا اور یہ بیع صرف میں جدا ہونے کے خلاف ہوگا اور متفق علیہ بات میں اسکی کوئی اصل نہ ہوگی کیونکہ جس فرقت پر اتفاق ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ بیع کے مکمل ہونے سے پہلے ہوتی ہے یعنی ابھی سے بیع مکمل نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ اس فرقت سے مکمل ہوتی ہے پس بہترین بات یہ ہے کہ ہم اس مختلف فیہ جدائی کو متفق علیہ جدائی کی طرح

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا۔

وَقَالَ آخَرُوْنَ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ فَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ حَتّٰى تَكُوْنَ فَاِذَا كَانَتْ تَمَّ الْبَيْعُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِاَنَّ الْخَبَرَ طَلَقٌ ذَكَرَ الْمُتَبَايِعَيْنِ فَقَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالُوْا وَهُمَا قَبْلَ الْبَيْعِ مُتَسَاوِمَانِ فَاِذَا تَبَايَعَا صَارَا مُتَبَايِعَيْنِ فَكَانَ اسْمُ الْبَايِعِ لَا يَجِبُ لَهُمَا اِلَّا بَعْدَ الْعَقْدِ فَثَمَّ يَجِبُ لَهُمَا الْخِيَارُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَايَعَ رَجُلًا شَيْئًا فَاَرَادَ اَنْ لَا يُقِيْلَهُ قَامَ فَمَشٰى ثُمَّ رَجَعَ قَالُوْا وَهُوَ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى التَّفَرُّقِ بِالْاَبْدَانِ وَعَلٰى اَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِذٰلِكَ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اَنَّ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِحَدِيْثِ اَبِيْ بَرْزَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَبِقَوْلِهِ لِلرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ مَا اُرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا فَكَانَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ عِنْدَهُ هُوَ التَّفَرُّقُ بِالْاَبْدَانِ وَلَمْ يَتِمَّ الْبَيْعُ عِنْدَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقِ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اَنَّ مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِهِمْ لَا يَكُوْنَانِ مُتَبَايِعَيْنِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يَتَعَاقَدَا الْبَيْعَ وَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتَسَاوِمَانِ غَيْرُ مُتَبَايِعَيْنِ فَذٰلِكَ اِغْفَالٌ مِّنْهُمْ لِسَعَةِ اللُّغَةِ لِاَنَّهُ قَدْ

قرار دیں اس سے اس فساد کا ازالہ ہو جائے گا جو پہلے موجود ہے اور وہ

کچھ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس حدیث میں جس فرقت کا ذکر کیا ہے اس سے جسمانی فرقت مراد ہے لہٰذا جب تک یہ فرقت نہ پائی جائے سودا مکمل نہیں ہوگا جب یہ پائی جائے گی تو بیع مکمل ہو جائے گی۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ حدیث میں مطلق بائع اور مشتری کا ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سودا کرنے سے پہلے ایک دوسرے پر بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں جب وہ سودا کرتے ہیں تو بائع اور مشتری بن جاتے ہیں لہٰذا ان پر بائع کا نام عقد کے بعد ہی بولا جاتا ہے لہٰذا ان کے

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ جب کسی شخص سے سودا کرتے اور واپس کرنا نہ چاہتے تو کھڑے ہو جاتے کچھ دور چلتے پھر واپس لوٹ آتے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا قول سنا تھا کہ بائع اور مشتری جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے لہٰذا ان کے نزدیک اس سے مراد جسمانی طور پر جدا ہونا ہے نیز اس سے بیع مکمل ہو جاتی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ بھی ہو سکتی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا اور انہوں نے ان دو آدمیوں سے جو آپ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئے تھے، فرمایا کہ میں تمہیں جدا ہونے والا نہیں سمجھتا تو ان کے نزدیک جدائی جسمانی مراد ہے لہٰذا ان کے نزدیک اس جدائی سے پہلے بیع مکمل نہیں ہوتی۔

ہمارے نزدیک اس قول والوں کے خلاف پہلے دو قولوں کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جو ذکر کیا ہے کہ عقد بیع کے بعد ہی وہ بائع اور مشتری کہلاتے ہیں اور اس سے پہلے وہ خرید و فروخت کرنے والے نہیں بلکہ بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں تو یہ لغت کی وسعت کے اعتبار سے توجہ نہ کرنا (اور چشم پوشی کرنا) ہے کیونکہ خرید

يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَا سُمِّيَا مُتَبَايِعَيْنِ لِقُرْبِهِمَا مِنَ التَّبَايُعِ وَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا تَبَايَعَا وَهٰذَا مَوْجُوْدٌ فِي اللُّغَةِ قَدْ سُمِّيَ اِسْحٰقُ اَوْ اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ذَبِيْحًا لِقُرْبِهِ مِنَ الذَّبْحِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ذُبِحَ فَكَذٰلِكَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُتَسَاوِمَيْنِ اِسْمُ الْمُتَبَايِعَيْنِ اِذَا قَرُبَا مِنَ الْبَيْعِ وَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا تَبَايَعَا۔

١٣٠٣- **وَقَدْ** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَقَالَ لَا يَبِيْعُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ۔

فَلَمَّا سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسَاوِمَ الَّذِيْ قَدْ قَرُبَ مِنَ الْبَيْعِ مُتَبَايِعًا وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ عَقْدِهِ الْبَيْعَ اِحْتَمَلَ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْمُتَسَاوِمَانِ سَمَّاهُمَا مُتَبَايِعَيْنِ لِقُرْبِهِمَا مِنَ الْبَيْعِ وَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا عَقَدَا عُقْدَةَ الْبَيْعِ۔

فَهٰذِهِ مُعَارَضَةٌ صَحِيْحَةٌ۔

وَاَمَّا مَا ذَكَرُوْا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِ الَّذِي اسْتَدَلُّوْا بِهِ عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفُرْقَةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالُوْا وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَشْكَلَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ الْفُرْقَةُ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ فَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ذَهَبَ اِلَيْهَا عِيْسٰى وَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْاَقْوَالِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْاٰخَرُوْنَ وَلَمْ يَحْضُرْهُ دَلِيْلٌ يَدُلُّهُ

فروخت کے قریب ہونے کی وجہ سے ان کو بائع اور مشتری کہا جا سکتا ہے اگرچہ انہوں نے (ابھی تک) سودا نہیں کیا اور لغت میں یہ بات موجود ہے حضرت اسحٰق یا حضرت اسماعیل علیہما السلام کو ذبح کے قریب ہونے کی وجہ سے ذبیح کہا گیا اگرچہ وہ ذبح نہیں ہوئے اسی طرح بھاؤ لگانے والوں کو بھی سودا کرنے والا کہا جا سکتا ہے جب وہ سودے کے قریب ہوں اگرچہ ابھی تک انہوں نے سودا نہ کیا ہو۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے تو ان دونوں کا ایک مفہوم ہے۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی لگانے والے کو سودے کے قریب ہونے کی وجہ سے خرید و فروخت کرنے والا قرار دیا اگرچہ یہ بات عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ بھاؤ لگانے والوں کو خرید و فروخت کرنے والا قرار دیا ہو اگرچہ انہوں نے (ابھی تک) عقد بیع نہیں کیا

یہ صحیح معارضہ ہے۔

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل ذکر کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے تو اس میں ہمارے نزدیک وہ احتمال بھی ہے جو ان لوگوں نے کہا اور اس کے علاوہ کا بھی احتمال ہے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر اس جدائی کا مفہوم مشتبہ ہو گیا ہو جس کے بارے میں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ کیا ہے؟ تو یہ بھی احتمال ہے کہ ان کے نزدیک وہ جسمانی فرقت مراد ہو جو اس قول والوں نے کہا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کے نزدیک وہ جسمانی فرقت مراد ہو جس کی طرف حضرت عیسیٰ بن ابان گئے ہیں اور ممکن ان کے نزدیک گفتگو کے ساتھ جدائی مراد ہو جیسے دوسرے حضرات نے قول کیا ہے اور ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس ایسی دلیل نہ ہو جس کی وجہ سے وہ کسی ایک مفہوم کو اولیٰ

أَنَّهُ بِأَحَدِهَا أَوْلَى مِنْهُ مِمَّا سِوَاهُ مِنْهَا فَفَارَقَ بَائِعَهُ بِبَدَنِهِ احْتِيَاطًا۔

وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَرَى أَنَّ الْبَيْعَ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِذٰلِكَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِغَيْرِهِ فَأَرَادَ أَنْ يَتِمَّ الْبَيْعُ فِي قَوْلِهِ وَقَوْلِ مُخَالِفِهِ حَتَّى لَا يَكُونَ لِبَائِعِهِ نَقْضُ الْبَيْعِ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ وَلَا فِي قَوْلِ مُخَالِفِهِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يَدُلُّ أَنَّ رَأْيَهُ فِي الْفُرْقَةِ كَانَ بِخِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِهَا۔

۱۳۰۴- **وَذٰلِكَ** أَنَّ سُلَيْمٰنَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ۔

۱۳۰۵- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ يَذْهَبُ فِيمَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا فَهَلَكَ بَعْدَهَا أَنَّهُ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِالْأَقْوَالِ قَبْلَ الْفُرْقَةِ الَّتِي تَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَنَّ الْمَبِيعَ بِتِلْكَ الْأَقْوَالِ مِنْ مِلْكِ الْبَائِعِ إِلَى مِلْكِ الْمُبْتَاعِ حَتَّى يَهْلِكَ مِنْ مَالِهِ إِنْ هَلَكَ۔

فَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا أَدَلُّ عَلَى مَذْهَبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْفُرْقَةِ الَّتِي سَمِعَهَا

قرار دیں تو انہوں نے احتیاطاً سودا کرنے والوں کے جسمانی طور پر جد[…] ہونے کو اس فرقت کا مصداق قرار دیا۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے یہ عمل اس لیے کیا ہو کہ بعض حضر[…] کے نزدیک سودا اس عمل سے مکمل ہوتا ہے اور ان کا اپنا خیال یہ ہو کہ اس کے بغیر بھی سودا مکمل ہو جاتا ہے تو انہوں نے ارادہ فرمایا کہ ان کے اپنے قول اور مخالف کے قول دونوں کے مطابق بیع مکمل ہو جائے تاکہ ان کے قول کے مطابق بھی اور مخالف کے قول کے مطابق بھی بائع کے لیے سودے کو توڑنے کا حق باقی نہ رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی بات مروی ہے جو فرقت کے سلسلے میں آپ کی رائے پر دلالت کرتی ہے اور وہ اس شخص کے مذہب کے خلاف ہے جس کے نزدیک بیع اس (فرقت) سے مکمل ہو جاتی ہے

حضرت حمزہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں جو کچھ سودے سے موجود پایا جائے وہ خریدنے والے کے مال سے ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن کا مذہب یہ ہے کہ سودے میں سے جو کچھ موجود حاصل ہو جائے اس کے بعد وہ ہلاک ہو جائے تو وہ خریدنے والے کا مال ہے یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو (ایجاب وقبول) سے بیع مکمل ہو جاتی ہے اور بعد والی فرقت سے پہلے ہوتا ہے اور اس کلام کے ذریعے بیچی جانے والی چیز بائع کی ملک سے نکل کر مشتری کی ملک میں چلی جاتی ہے حتیٰ کہ اگر وہ ہلاک ہو تو مشتری کے مال سے ہلاک ہوتی ہے۔

یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس جدائی کے سلسلے میں موقف پر زیادہ دلالت کرتا ہے جس جدائی کے

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذَكَرُوْا۔

وَأَمَّا مَا ذَكَرُوْا عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ أَيْضًا عِنْدَنَا لِأَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ إِنَّمَا هُوَ فِيْمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ صَاحِبَهُ فَرَسًا فَبَاتَا فِيْ مَنْزِلٍ فَلَمَّا أَصْبَحَا قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ فَقَالَ لَهُ بِعْتَنِيْ فَقَالَ أَبُوْ بَرْزَةَ إِنْ شِئْتُمَا قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَمَا أَرَى كُمَا تَفَرَّقْتُمَا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا تَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ قَامَ يُسْرِجُ فَرَسَهُ فَقَدْ تَنَحّٰى بِذٰلِكَ مِنْ مَوْضِعٍ إِلٰى مَوْضِعٍ فَلَمْ يُرَاعِ أَبُوْ بَرْزَةَ ذٰلِكَ وَقَالَ مَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا أَيْ لَمَّا كُنْتُمَا مُتَشَاجِرَيْنِ أَحَدُكُمَا يَدَّعِي الْبَيْعَ وَالْآخَرُ يُنْكِرُهُ لَمْ تَكُوْنَا تَفَرَّقْتُمَا الْفُرْقَةَ الَّتِيْ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ وَهِيَ خِلَافُ مَا قَدْ تَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا۔

ثُمَّ بَعْدَ هٰذَا فَقَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْمَبِيْعَ يَمْلِكُهُ الْمُشْتَرِيْ بِالْقَبُوْلِ دُوْنَ التَّفَرُّقِ بِالْأَبْدَانِ۔

۱۳۰۶- وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّهُ إِذَا قَبَضَهُ حَلَّ لَهُ بَيْعُهُ وَقَدْ يَكُوْنُ قَابِضًا لَهُ قَبْلَ افْتِرَاقِ بَدَنِهِ وَبَدَنِ بَائِعِهِ۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بارے میں آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں بھی ان کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس حدیث میں حضرت حماد بن زید نے جمیل بن مرہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے اپنے ساتھی پر گھوڑا بیچا پھر ان دونوں نے رات اپنی منزل میں گزاری صبح ہوئی تو وہ شخص (بائع) کھڑا ہوا اور اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا خریدنے والے نے کہا تم نے تو یہ گھوڑا مجھ پر بیچا تھا تو (اس سلسلے میں) حضرت ابو برزہؓ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دوں آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے اور میں تمہیں جدا ہونے والا خیال نہیں کرتا۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ وہ شخص کھڑا ہوا کر گھوڑے پر زین کسنے لگا لہذا وہ ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ چلا گیا تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی رعایت نہیں کی اور فرمایا کہ میں تمہیں جدا ہونے والا نہیں سمجھتا کیونکہ تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا ہے ایک دعویٰ کرتا ہے اور دوسرا منکر ہے تو یہ وہ فرقت نہیں ہے جس کے ذریعے سودا مکمل ہو جاتا ہے اور یہ بات تمہاری اس جسمانی جدائی کے خلاف ہے۔

پھر اس کے بعد ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات پائی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بات چیت سے ہی مشتری مبیع کا مالک ہو جاتا ہے جسمانی فرقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

وہ یوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ قبضہ کرنے کے بعد اس کے لیے بیچنا جائز ہو جاتا ہے اور بعض اوقات وہ بائع سے جسمانی طور پر الگ ہونے سے پہلے ہی قبضہ کر لیتا ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جس نے کوئی

مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَسَنَذْكُرُ هٰذِهِ الْآثَارَ فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۳۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كُنْتُ أَشْتَرِي التَّمْرَ فَأَبِيعُهُ بِرِبْحِ الْآصُعِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَيْتَ فَاكْتَلْ وَإِذَا بِعْتَ فَكِلْ۔

فَكَانَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا مُكَايَلَةً فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْتَالَهُ لَا يَجُوزُ بَيْعُهُ فَإِذَا ابْتَاعَهُ فَاكْتَالَهُ وَقَبَضَهُ ثُمَّ فَارَقَ بَايِعَهُ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ بَعْدَ الْفُرْقَةِ إِلَى إِعَادَةِ الْكَيْلِ وَخُولِفَ بَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ الْبَيْعِ قَبْلَ التَّفَرُّقِ وَبَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ الْاِكْتِيَالُ مِنْهُ وَهُوَ لَهُ مَالِكٌ وَإِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا لَا يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ فَقَدْ كَالَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَالِكٍ لَهُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُقُوعُ مِلْكِ الْمُشْتَرِي فِي الْبَيْعِ بِابْتِيَاعِهِ إِيَّاهُ قَبْلَ فُرْقَةٍ تَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَمْوَالَ تُمْلَكُ بِعُقُودٍ فِي أَبْدَانٍ وَفِي أَمْوَالٍ وَفِي مَنَافِعَ وَفِي أَبْضَاعٍ فَكَانَ مَا يُمْلَكُ مِنَ الْأَبْضَاعِ هُوَ النِّكَاحُ فَكَانَ ذٰلِكَ يَتِمُّ بِالْعَقْدِ لَا بِفُرْقَةٍ بَعْدَهُ وَكَانَ مَا يُمْلَكُ بِهِ الْمَنَافِعُ

کھانے کی چیز خریدی تو جب تک اسے وصول نہ کرے، فروخت نہ کرے ہم ان روایات کو ان شاء اللہ ان کے مقام پر ذکر کریں گے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں کھجوریں خرید کر صاع کے نفع پر بیچتا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب خریدو تو ماپ کر لو اور جب بیچو تو ماپ کر دو۔

تو جو شخص غلہ (پیمانے کے ساتھ) ماپ کر لیتا ہے اور پھر ماپنے سے پہلے اسے بیچ دیتا ہے اس کا سودا جائز نہیں لیکن جب خریدنے کے بعد ماپ کر کے پھر قبضہ کرتا ہے اور اس کے بعد بائع سے جدا ہوتا ہے تو اس پر سب کا اجماع ہے کہ اس فرقت کے بعد دوبارہ ماپنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ سودے کے بعد اور جدا ہونے سے پہلے ماپنے اور سودے سے پہلے ماپنے کے درمیان اختلاف کیا گیا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگر وہ اس کا ایسا ماپ کرے جس کے بعد اس کا بیچنا جائز ہے تو یہ ماپ اس کی طرف سے ہو گا اور وہ اس کا مالک ہو گا اور اگر وہ ایسا ماپ کرے کہ جس کے بعد اس کے لیے بیچنا جائز نہیں تو اس نے اس حالت میں ماپا کہ وہ اس کا مالک نہیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ خریدنے والے کو جدا ہونے سے پہلے ہی محض سودے کے ساتھ ملک حاصل ہو جاتی ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عقود کے ذریعے جسموں، مالوں اور شرمگاہوں کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے شرمگاہوں کی ملک نکاح کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اور یہ عقد سے مکمل ہو جاتا ہے اس کے بعد جدا ہونے کے ساتھ نہیں منافع کی ملک، اجارہ کی صورت میں حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی محض عقد

هُوَ الْإِجَارَاتُ فَكَانَ ذٰلِكَ اَيْضًا مَمْلُوْكًا بِالْعَقْدِ لَا بِالْفُرْقَةِ بَعْدَ الْعَقْدِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الْاَمْوَالُ الْمَمْلُوْكَةُ بِسَائِرِ الْعُقُوْدِ مِنَ الْبُيُوْعِ وَغَيْرِهَا تَكُوْنُ مَمْلُوْكَةً بِالْاَقْوَالِ لَا بِالْفُرْقَةِ بَعْدَهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ -

باب ٢٤٥ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ -

١٣٠٨- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً اَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً فَحَلَبَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ اَنْ يَخْتَارَهَا وَبَيْنَ اَنْ يَرُدَّهَا وَاِنَاءً مِنْ طَعَامٍ -

١٣٠٩- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَفِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ -

١٣١٠- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ

سے حاصل ہو جاتی ہے جدا ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ بیع وغیرہ کے ذریعے جن اموال کی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ ان کا بھی یہی حکم ہو عقد کے بعد فرقت پر موقوف نہ ہو قیاس اور غور و فکر سے ہماری اس مذکورہ بالا تقریر کی تائید ہو رہی ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب۔ تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایسی بکری یا ایسی اونٹنی خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا (تاکہ خریدنے والے کو زیادہ معلوم ہو اور وہ یہ سمجھے کہ ہمیشہ اسی طرح ہوتا ہے) تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو اسے رکھ لے اور یا اسے واپس کرے اور اس کے ساتھ غلہ سے بھرا ہوا برتن (جس برتن میں دودھ دوہتے ہیں) بھی دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے تھنوں میں دودھ روکا ہوا جانور خریدا تو اسے اختیار ہے چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ محمد بن زیاد کی روایت میں اسی طرح ہے لیکن ایوب کی روایت میں ہے کہ وہ گندم نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا تو اسے لے جائے اس

نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالُوْا ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

١٣١١۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً أَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً وَلَمْ يَعْلَمُوْا أَنَّهَا مُصَرَّاةٌ فَإِنَّهُ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا۔

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا إِسْحٰقَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهَا لِخِيَارِ الْمُشْتَرِي وَقْتًا۔
وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ جَعَلَ الْخِيَارَ لَهُ فِي ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

١٣١٤۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا

کا دودھ دوہے اگر اس کے دودھ پر راضی ہو جا تو روک لے ورنہ اسے واپس لوٹا دے اور اس ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کر ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری یا ایسی اونٹنی خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا اور اسے یہ معلو نہ ہوا کہ اس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہے اگر چاہے تو اسے لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے اور اگر چاہے تو اسے رکھ لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہے تو وہ اسے لے جائے دودھ دوہے اگر اس کے دودھ پر راضی ہو جائے تو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

حضرت ابوطحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا لیکن اس میں خریدار کے اختیار کی مدت بیان نہیں کی گئی۔
آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ اسے تین دن تک اختیار ہے۔

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ

عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّاةِ وَهِيَ مُحَفَّلَةٌ فَإِذَا بَاعَهَا فَإِنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ كَرِهَهَا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَحَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الشَّاةَ الْمُصَرَّاةَ إِذَا اشْتَرَاهَا رَجُلٌ فَحَلَبَهَا فَلَمْ يَرْضَ حِلَابَهَا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كَانَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ مَعَهَا قِيمَةَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ أَيْضًا قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ فِي بَعْضِ أَمَالِيهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْهُ وَخَالَفَ ذٰلِكَ كُلَّهُ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ لِلْمُشْتَرِي رَدُّهَا بِالْعَيْبِ وَلٰكِنَّهُ يَرْجِعُ عَلَى الْبَائِعِ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ۔ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا۔ وَذَهَبُوا إِلَى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایسی بکری کے بیچنے سے منع فرمایا جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو پس جب اسے بیچے تو خریدنے والے کو تین دن کا اختیار ہے اگر ناپسند کرے تو واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری بیچی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن کا اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو رکھ لے اور چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے نقل کیا کہ ایک صاع غلہ دے لیکن وہ گندم نہ ہو۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ تھنوں میں روکے ہوئے دودھ والی بکری کو جب کوئی شخص خریدے پھر اسی کا دودھ دوہے اور تین دن اس کے دودھ سے راضی (مطمئن) نہ ہو تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اسے رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

ان حضرات نے ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ابن ابی لیلیٰ بھی ان حضرات میں شامل ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے واپس کرے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوروں کی قیمت بھی دے حضرت امام ابو یوسف نے بھی اپنی بعض املاء میں اسی طرح فرمایا ہے لیکن ان سے یہ بات مشہور نہیں ہے۔

لیکن دیگر حضرات ان تمام باتوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خریدنے والے ۴ کے لیے جائز نہیں کہ وہ عیب کی وجہ سے اسے لوٹائے البتہ اسکے نقصان کے سلسلے میں بائع کی طرف رجوع کرے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت محمد بن حسن رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مَنْسُوْخٌ فَرُوِيَ عَنْهُمْ هٰذَا الْكَلَامُ مُجْمَلًا ثُمَّ اخْتُلِفَ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدُ فِي الَّذِيْ نَسَخَ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ فِيْمَا أَخْبَرَنِيْ عَنْهُ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ نَسَخَهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفُرْقَةِ الْخِيَارَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا خِيَارَ لِأَحَدٍ بَعْدَهَا إِلَّا لِمَنِ اسْتَثْنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بِقَوْلِهٖ إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَهٰذَا التَّأْوِيْلُ عِنْدِيْ فَاسِدٌ لِأَنَّ الْخِيَارَ الْمَجْعُوْلَ فِي الْمُصَرَّاةِ إِنَّمَا هُوَ خِيَارُ عَيْبٍ وَخِيَارُ الْعَيْبِ لَا يَقْطَعُهُ الْفُرْقَةُ۔

أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَقَبَضَهُ وَتَفَرَّقَا ثُمَّ رَاٰى بِهٖ عَيْبًا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنَّ لَهُ رَدَّهُ عَلٰى بَائِعِهٖ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمَذْكُوْرَةِ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ الْمُبْتَاعُ لِلشَّاةِ الْمُصَرَّاةِ فَإِذَا قَبَضَهَا فَاحْتَلَبَهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا عَلٰى غَيْرِ مَا كَانَ ظَهَرَ لَهُ مِنْهَا وَكَانَ ذٰلِكَ لَا يَعْلَمُهُ فِي احْتِلَابِهٖ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ جُعِلَتْ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ هٰذِهِ الْمُدَّةُ وَهِيَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ حَتّٰى يَحْلُبَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَيَقِفَ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا هِيَ عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ بَاطِنُهَا كَظَاهِرِهَا فَقَدْ لَزِمَتْهُ وَاسْتَوْفٰى مَا اشْتَرٰى وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُهَا بِخِلَافِ بَاطِنِهَا فَقَدْ ثَبَتَ الْعَيْبُ وَوَجَبَ لَهُ رَدُّهَا بِهٖ فَإِنْ حَلَبَهَا بَعْدَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ فَقَدْ حَلَبَهَا بَعْدَ

ان کا موقف یہ ہے کہ اس باب میں جو روایات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہیں وہ منسوخ ہیں ان حضرات سے یہ کلام مجمل طور پر مروی ہے پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ ان کا ناسخ کیا ہے محمد بن شجاع فرماتے ہیں مجھے جو کچھ ابن ابی عمران سے خبر ملی ہے وہ یہ ہے کہ ان روایات کا ناسخ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد گرامی ہے کہ خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں انہیں اختیار ہے اس روایت کو اس کی اسناد کے ساتھ اس سے پہلے ہم نے ذکر کر دیا ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے الگ الگ ہو جانے سے اختیار کو ختم کر دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس کے بعد کسی کو اختیار نہیں البتہ اس کو اختیار حاصل رہے گا جسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول کے ذریعے مستثنیٰ قرار دیا آپ نے فرمایا مگر یہ کہ بیع میں خیار رکھا جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ مصراۃ (تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانور) کی بیع میں خیار عیب ہے اور وہ بائع اور مشتری کی جدائی سے ختم نہیں ہوتا۔

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص ایک غلام خرید کر اس پر قبضہ کر لے پھر وہ دونوں (بائع اور مشتری) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اس کے بعد اس (غلام) میں عیب دیکھے تو مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اسے واپس کرنے کا حق ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں جس فرقت کا ذکر ہے وہ اس حق کو ختم نہیں کرتی اسی طرح اگر مصراۃ بکری کو خریدنے والا اس پر قبضہ کرنے کے بعد اس کا دودھ دوہتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ظاہر تھا یہ اس کے خلاف ہے اور اس بات کا علم ایک دو بار دوہنے سے نہیں ہوتا تو اس کو اتنی مدت یعنی تین دن دیئے جائیں گے تاکہ وہ (بار بار) دوہنے کے بعد حقیقت سے آگاہ ہو سکے اگر اس کا باطن ظاہر کی طرح ہے تو بیع لازم ہو جائے گی اور جو کچھ خریدا ہے اسے حاصل کرے اگر ظاہر باطن کے خلاف ہو تو عیب ثابت ہو جائے گا۔ اور اس کے لیے لوٹانا واجب ہو جائے گا اگر تین دن کے بعد دوہے تو گویا اس نے عیب کا علم حاصل ہونے کے بعد اس کو دوہا ہے تو یہ اس کی طرف سے رضامندی ہوگی تو اس علت کی وجہ سے جو ذکر کی گئی، وہ تاویل جو بیان ہوئی، فاسد ہو۔

بَيْعِهَا فَذٰلِكَ رِضًا مِنْهُ بِهَا فَلِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِي ذُكِرَتْ وَجَبَ فَسَادُ التَّأْوِيلِ الَّذِي وُصِفَ۔

وَقَالَ عِيسَى بْنُ أَبَانَ كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُكْمِ فِي الْمُصَرَّاةِ بِمَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فِي وَقْتِ مَا كَانَتِ الْعُقُوبَاتُ فِي الذُّنُوبِ يُؤْخَذُ بِهَا الْأَمْوَالُ۔

فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكٰوةِ أَنَّهُ مَنْ أَدَّاهَا طَائِعًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَإِلَّا أَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي سَارِقِ الثَّمَرَةِ الَّتِي لَمْ تُحْرَزْ فَإِنَّهُ يُضْرَبُ جَلَدَاتٍ وَيُغَرَّمُ مِثْلَيْهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِي بَابِ وَطْءِ الرَّجُلِ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَةِ ذِكْرِهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَذٰلِكَ نَسَخَ اللّٰهُ الرِّبٰوا فَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوذَةُ إِلٰى أَمْثَالِهَا إِنْ كَانَتْ لَهَا أَمْثَالٌ وَإِلٰى قِيَمِهَا إِنْ كَانَتْ لَا أَمْثَالَ لَهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ التَّصْرِيَةِ كَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ۔

۱۳۱۹۔ فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَيْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ وَلَا يَحِلُّ خِلَابَةُ مُسْلِمٍ فَكَانَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَبَاعَ مَا قَدْ جَعَلَ بِبَيْعِهِ إِيَّاهُ

گئی۔

حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں مصراۃ کے حکم کے سلسلے میں جو کچھ روایات میں آیا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب گناہوں کی سزائیں مالوں کے ذریعے دی جاتی ہیں۔

اسی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے زکوٰۃ کے سلسلے میں فرمایا جو شخص بخوشی ادا کرے گا اس کے لیے اس کا اجر ہے ورنہ ہم خود اس سے وصول کریں گے اور اسکے مال کا کچھ حصہ بطور تاوان لیں گے یہ ہمارے رب کے تاوان میں سے ہے۔

اسی سے وہ روایت ہے جو حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس پھل کی چوری کے سلسلے میں روایت کی ہے جسے محفوظ نہیں کیا گیا کہ اسے کچھ کوڑے مارے جائیں اور اس (پھل) سے دوگنا بطور تاوان لیا جائے۔ یہ حدیث ہم نے "بیوی کی لونڈی سے وطی کرنے" کے باب میں اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے لہٰذا یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں جب آغاز اسلام میں حکم اس طرح تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سود کو منسوخ فرمایا تو اشیاء اپنی مثل کی طرف لوٹ گئیں اگر ان کی مثل ہو اور قیمت کی طرف لوٹ گئیں اگر ان کی مثل نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھنوں میں دودھ روکنے سے منع فرمایا اس سلسلے میں آپ سے مروی ہے۔

حضرت مسروق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں صادق مصدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانوروں کی بیع دھوکا ہے اور مسلمان کے ساتھ دھوکہ کرنا جائز نہیں لہٰذا جو شخص ایسا کرے کہ اس چیز کو فروخت کرے تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے روگردانی کرنے والا ہے اور آپ نے اس چیز سے منع فرمایا اس پر عمل پیرا ہونے والا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ تین دن

مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاخِلًا فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ فَكَانَتْ عُقُوْبَتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يُّجْعَلَ اللَّبَنُ الْمَحْلُوْبُ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ لِلْمُشْتَرِيْ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّلَعَلَّهٗ يُسَاوِيْ اٰصُعًا كَثِيْرَةً ثُمَّ نُسِخَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي الْاَمْوَالِ بِالْمَعَاصِيْ وَرُدَّتِ الْاَشْيَاءُ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

میں جو دودھ اس نے دوہا ہے وہ مشتری کو ایک صاع کھجوروں کے بدلے حاصل ہو ممکن ہے وہ کئی صاع کے برابر ہو اس کے بعد اموال کے ذریعے سزاؤں کا حکم منسوخ ہو گیا اور اشیاء کو اس بات طرف لوٹایا گیا جس کا ہم نے ذکر کیا (یعنی مثلی ہو تو اس کی مثل ورنہ قیمت دی جائے)

فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَوَجَبَ رَدُّ الْمُصَرَّاةِ بِعَيْنِهَا وَقَدْ زَالَ عَنْهَا اللَّبَنُ عَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِكَ اللَّبَنَ الَّذِيْ اَخَذَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنْهَا قَدْ كَانَ بَعْضُهٗ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا فَهُوَ فِيْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ وَبَعْضُهٗ حَدَثَ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ مِلْكِ الْمُشْتَرِيْ بَعْدَ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ لِلْمُشْتَرِيْ فَلَمَّا لَمْ يُمْكِنْ رَدُّ اللَّبَنِ بِكَمَالِهٖ عَلَى الْبَائِعِ اِذْ كَانَ بَعْضُهٗ مِمَّا لَمْ يَمْلِكْ بَيْعَهٗ وَلَمْ يُمْكِنْ اَنْ يُّجْعَلَ اللَّبَنُ كُلُّهٗ لِلْمُشْتَرِيْ اِذَا كَانَ مَلَكَ بَعْضَهٗ مِنْ قِبَلِ الْبَائِعِ بِبَيْعِهٖ اِيَّاهُ الشَّاةَ الَّتِيْ قَدْ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالْعَيْبِ وَكَانَ مِلْكُهٗ لَهٗ اِيَّاهُ بِجُزْءٍ مِّنَ الثَّمَنِ الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ بِهِ الْبَيْعُ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّرُدَّ الشَّاةَ بِجَمِيْعِ الثَّمَنِ وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ اللَّبَنُ سَالِمًا لَهٗ بِغَيْرِ ثَمَنٍ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مُنِعَ الْمُشْتَرِيْ مِنْ رَدِّهَا وَرَجَعَ عَلٰى بَائِعِهٖ بِنُقْصَانِ عَلَيْهَا قَالَ عِيْسٰى فَهٰذَا وَجْهُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ۔

جب بات یوں ہے اور مصراۃ جانور کو بعینہٖ واپس لوٹانا ضروری ہے اور اس سے دودھ زائل ہو چکا ہے تو اس سے معلوم ہوا جو دودھ خریدنے والے کو حاصل ہوا اس میں سے کچھ سودے کے وقت اس کے تھنوں میں تھا وہ بیع کے حکم میں ہوگا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پیدا ہوا وہ مشتری کا ہے جب سارے کے سارے دودھ کو بائع کی طرف نہیں لوٹایا جا سکتا کیونکہ بعض دودھ کی بیع کا وہ مالک نہیں ہے اور تمام دودھ کو مشتری کی ملک بھی قرار نہیں دے سکتے کیونکہ کچھ دودھ کا وہ بائع کی طرف سے مالک ہوا جب اس نے اس پر اس بکری کو بیچا جسے اس نے عیب کی وجہ سے لوٹا دیا اور بائع نے اسے اتنی قیمت پر اس کو بکری کا مالک بنایا تھا جس کے ساتھ سودا ہوا پس جائز نہیں کہ بکری کو پوری قیمت کے بدلے لوٹایا جائے اور یہ دودھ کسی قیمت کے بغیر مکمل طور پر اس (مشتری) کے لیے ہو جب معاملہ یوں ہے تو خریدنے والے کو واپس لوٹانے سے منع کیا جائے گا اور وہ عیب کی وجہ سے ہونے والا نقصان کے لیے بائع کی طرف رجوع کرے گا۔

حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں مصراۃ کے سودے کا حکم اس طریقے پر ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَالَّذِيْ قَالَهٗ عِيْسٰى مِنْ هٰذَا يَحْتَمِلُ غَيْرَ اَنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهًا هُوَ اَشْبَهُ عِنْدِيْ بِنَسْخِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ عِيْسٰى۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ بن ابان نے یہ جو بات فرمائی ہے اس میں ان کے قول کے علاوہ کا بھی احتمال ہے میں اس میں ایک اور وجہ دیکھتا ہوں جو اس حدیث کے منسوخ ہونے کے سلسلے میں اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی طرف حضرت عیسیٰ گئے ہیں۔

وَذٰلِكَ اَنَّ لَبَنَ الْمُصَرَّاةِ الَّذِي احْتَلَبَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنْهَا فِي الثَّلَاثَةِ الْاَيَّامِ الَّتِي احْتَلَبَهَا

وہ اس طرح ہے کہ مصراۃ جانور کا وہ دودھ جو تین تک خریدنے والا دوہتا رہا اس میں سے بعض دودھ سودے سے پہلے بائع کی ملک تھا

فِيهَا قَدْ كَانَ بَعْضُهُ فِي مِلْكِ الْبَائِعِ قَبْلَ الشِّرَاءِ وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِي مِلْكِ الْمُشْتَرِي بَعْدَ الشِّرَاءِ إِلَّا أَنَّهُ قَدِ احْتَلَبَهَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَكَانَ مَا كَانَ فِي يَدِ الْبَائِعِ مِنْ ذَلِكَ مَبِيعًا إِذَا أَوْجَبَ نَقْضَ الْبَيْعِ فِي الشَّاةِ وَجَبَ نَقْضُ الْبَيْعِ فِيهِ وَمَا حَدَثَ فِي يَدِ الْمُشْتَرِي مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا كَانَ مِلْكُهُ بِسَبَبِ الْبَيْعِ أَيْضًا وَحُكْمُهُ حُكْمُ الشَّاةِ لِأَنَّهُ مِنْ بَدَنِهَا هَذَا عَلَى مَذْهَبِنَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ لِمُشْتَرِي الْمُصَرَّاةِ بَعْدَ رَدِّهَا جَمِيعَ لَبَنِهَا الَّذِي كَانَ حَلَبَهُ مِنْهَا بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ الَّذِي أَوْجَبَ عَلَيْهِ رَدَّهُ مَعَ الشَّاةِ وَذَلِكَ اللَّبَنُ حِينَئِذٍ قَدْ تَلِفَ أَوْ تَلِفَ بَعْضُهُ فَكَانَ الْمُشْتَرِي قَدْ مَلَكَ لَبَنًا دَيْنًا بِصَاعِ تَمْرٍ دَيْنٍ فَدَخَلَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ -

اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملک میں پیدا ہوا البتہ اس نے بار بار دودھ دوہا تو جو کچھ بائع کے قبضہ میں تھا وہ سودے میں شامل ہو گیا جب بکری کی بیع کو توڑنا واجب ہوا تو اس کو توڑنا بھی ضروری ہوگا اور جو دودھ مشتری کے پاس جا کر پیدا ہوا وہ بھی سودے کی وجہ سے اس کی ملک میں آیا اس کا حکم بھی وہی ہے جو بکری کا ہے کیونکہ وہ اس کے بدن کا حصہ ہے یہ ہمارے مذہب کے مطابق ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصراۃ جانور خریدنے والے کے سودا لوٹانے کے بعد تمام دودھ ایک صاع کھجوروں کے بدلے مشتری کے لیے قرار دیا جو کھجوریں وہ بکری کے ساتھ بائع کو دیتا ہے اس وقت وہ دودھ پورا یا بعض ضائع ہو چکا ہوتا ہے تو گویا مشتری اس دودھ کا بطور قرض مالک ہوا جو ایک صاع کھجوروں کے بدلے ہے اور وہ بھی قرض ہیں تو یہ قرض کے بدلے قرض کی بیع ہو گئی پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے بدلے قرض کی بیع سے منع فرمایا۔

١٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى ابْنُ عُبَيْدَةَ وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِي بِالْكَالِي يَعْنِي الدَّيْنَ بِالدَّيْنِ فَنَسَخَ ذَلِكَ مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ مِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْمُصَرَّاةِ مِمَّا حُكْمُهُ حُكْمُ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کی قرض کے بدلے بیع سے منع فرمایا اس سے مصراۃ کا وہ حکم جو قرض کے بدلے قرض کی بیع قرار پاتا تھا منسوخ ہو گیا۔

وَيُقَالُ لِلَّذِي ذَهَبَ إِلَى الْعَمَلِ بِمَا رُوِيَ فِي الْمُصَرَّاةِ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ وَعَمِلَتْ بِذَلِكَ الْعُلَمَاءُ -

جو لوگ مصراۃ کے سلسلے میں مروی روایات پر عمل کے قائل ہیں ان سے کہا جائے گا۔

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا (مشتری کو) ضمان کے بدلے نفع کا استحقاق حاصل ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ر[سول] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضمان کی وجہ سے (مشتری کو) نفع کا استحقاق ہے۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا الزَّنْجِیُّ بْنُ خَالِدٍ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ زَعَمَ لَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰی عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ثُمَّ رَاٰی بِهٖ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ بِالْعَيْبِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدِ اسْتَغَلَّهُ فَقَالَ لَهُ الْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک شخص نے غلام خریدا پھر اس سے نفع حاصل کیا پھر اس میں عیب پایا وہ اپنا مقدمہ لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عیب کے ساتھ لوٹا دیا اس شخص (بائع) نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے نفع اٹھایا ہے آپ نے فرمایا وہ ضمان کی وجہ سے نفع کا مستحق ہو گیا۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِیُّ قَالَ ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا الزَّنْجِیُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالملک بن عبدالعزیز فرماتے ہیں ہم نے حضرت مسلم بن خالد سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَتَلَقَّی الْعُلَمَاءُ هٰذَا الْخَبَرَ بِالْقُبُوْلِ وَزَعَمْتَ اَنْتَ اَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرٰی شَاةً فَحَلَبَهَا ثُمَّ اَصَابَ بِهَا عَيْبًا غَيْرَ التَّحْفِيْلِ اَنَّهُ يَرُدُّهَا وَيَكُوْنُ اللَّبَنُ لَهُ وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكَانَ اللَّبَنِ وَلَدٌ وَلَدَتْهُ رَدَّهَا عَلَی الْبَائِعِ وَكَانَ الْوَلَدُ لَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَكَ مِنَ الْخَرَاجِ الَّذِیْ جَعَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِیْ بِالضَّمَانِ فَلَيْسَ يَخْلُو الصَّاعُ الَّذِیْ تُوْجِبُهُ عَلٰی مُشْتَرِی الْمُصَرَّاةِ اِذَا رَدَّهَا بِالْبَائِعِ بِالتَّصْرِيَةِ اَنْ

علماء کرام کے نزدیک اس حدیث کو قبولیت حاصل ہے اور تمہارا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص بکری خریدے پھر اس کا دودھ دوہے پھر اس میں ایسا عیب پائے جو تھنوں میں دودھ روکنے کے علاوہ ہو تو وہ اسے لوٹا دے اور وہ دودھ اس کا اپنا ہوگا اسی طرح اگر وہ دودھ کی جگہ بچہ جنے تو اس جانور کو بائع کی طرف لوٹائے گا لیکن بچہ اسی (خریدنے والے) کے لیے ہوگا اور تمہارے نزدیک یہ وہ نفع ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمان کے بدلے مشتری کے لیے قرار دیا پس کھجوروں کا وہ صاع جسے تم مصراۃ جانور کے خریدار پر واجب کرتے ہو کہ بائع کی طرف لوٹانے کی صورت میں یہ اس تمام دودھ کا عوض ہوگا جسے

يَكُونَ عِوَضًا مِنْ جَمِيعِ اللَّبَنِ الَّذِي احْتَلَبَهُ مِنْهَا الَّذِي كَانَ بَعْضُهُ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ الْبَيْعِ وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِي ضَرْعِهَا بَعْدَ الْبَيْعِ أَوْ يَكُونَ عِوَضًا مِنَ اللَّبَنِ الَّذِي كَانَ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ وُقُوعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً فَإِنْ كَانَ عِوَضًا مِنْهُمَا فَقَدْ نَقَضْتَ بِذَلِكَ أَصْلَكَ الَّذِي جَعَلْتَ الْوَلَدُ وَاللَّبَنُ لِلْمُشْتَرِي بَعْدَ الرَّدِّ بِالْعَيْبِ لِأَنَّكَ جَعَلْتَ حُكْمَهُمَا حُكْمَ الْخَرَاجِ الَّذِي جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِي بِالضَّمَانِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ الصَّاعُ عِوَضًا مِمَّا كَانَ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ وُقُوعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً وَالْبَاقِي سَالِمٌ لِلْمُشْتَرِي لِأَنَّهُ مِنَ الْخَرَاجِ فَقَدْ جَعَلْتَ لِلْبَائِعِ صَاعًا دَيْنًا بِلَبَنٍ دَيْنٍ وَهَذَا غَيْرُ جَائِزٍ فِي قَوْلِكَ وَلَا فِي قَوْلِ غَيْرِكَ فَعَلَى أَيِّ الْوَجْهَيْنِ كَانَ هَذَا الْمَعْنَى عَلَيْهِ عِنْدَكَ فَأَنْتَ بِهِ تَارِكٌ أَصْلًا مِنْ أُصُولِكَ وَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ بِالْقَوْلِ بِنَسْخِ هَذَا الْحُكْمِ فِي الْمُصَرَّاةِ أَوْلَى مِنْ غَيْرِكَ لِأَنَّكَ أَنْتَ تَجْعَلُ اللَّبَنَ فِي حُكْمِ الْخَرَاجِ وَغَيْرُكَ لَا يَجْعَلُهُ كَذَلِكَ۔

اس نے دوہا ہے جس میں سے کچھ سودا کرتے وقت اس کے تھنوں میں تھا اور بعض دودھ سودے کے بعد اس کے تھنوں میں آیا یا وہ کھجوریں صرف اسی دودھ کا عوض ہوں گی جو سودے کے وقت اس کے تھنوں میں تھا اگر وہ ان دونوں کے عوض ہو تو اس سے تمہارا ضابطہ ٹوٹ گیا کہ تم نے عیب کی وجہ سے بیع کو رد کرنے کی صورت میں دودھ اور بچہ دونوں مشتری کے لیے قرار دیئے کیونکہ تم نے اس کا حکم اس نفع کی طرح قرار دیا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمان کی وجہ سے مشتری کے لیے قرار دیا اور اگر کھجوروں کا وہ صاع اس دودھ کا عوض ہو جو سودا کرتے وقت اس کے تھنوں میں تھا اور باقی صحیح سالم مشتری کے لیے ہوگا کیونکہ یہ نفع میں سے ہے تو تم نے قرض دودھ کے بدلے بائع کے لیے ایک صاع کھجور بطور قرض لازم کر دیں اور یہ بات تمہارے نزدیک بھی اور دوسروں کے نزدیک بھی جائز نہیں تو ان دو باتوں میں سے جو بات بھی تمہارے نزدیک صحیح ہو تم اپنے قواعد میں سے کسی نہ کسی قاعدے کو چھوڑنے والے قرار پاؤ گے جبکہ تمہارا یہ قول دوسروں کے قول سے بہتر ہے کہ مصراۃ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ تم اس دودھ کو نفع (خراج) کے حکم میں قرار دیتے ہو اور دوسرے ایسا نہیں کرتے۔

بَابُ ۲۶ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَتَنَاهَى

ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع

۱۳۲۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ وَاشْتِرَائِهِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کو بیچنے اور خریدنے سے منع فرماتے تھے۔

۱۳۲۶- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

حضرت سالم، اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا

سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَا جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

اس وقت تک پھلوں کو نہ بیچو جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا نہ کرو۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ هُوَ الْغُدَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ سے اس کی صلاحیت کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے یہاں تک کہ وہ قدرتی آفت سے محفوظ ہو جائے۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَذْهَبَ الْعَاهَةُ قَالَ قُلْتُ مَتٰى ذَاكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ طُلُوْعَ الثُّرَيَّا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ قدرتی آفت سے محفوظ ہو جائے راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابو عبد الرحمٰن! یہ کس وقت ہوتا ہے (آفات سے محفوظ کب ہوتا ہے) تو انہوں نے فرمایا ثریا ہے۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی تجارت سے منع فرمایا۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُشْقِحَ فَقِيْلَ لِجَابِرٍ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَرُّ تَصْفَرُّ اَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی تجارت سے منع فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ صلاحیت سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا وہ سرخ اور زرد ہو جائے اور اسے کھایا جا سکے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمٰنَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفاتِ سماویہ سے محفوظ ہو جائے۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ابْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ قَالَ عُمَرُ فَسَّرَ لِيْ اَبِيْ فِي الْمُخَاضَرَةِ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُشْتَرٰى شَيْءٌ مِّنْ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى يُوْنِعَ يَحْمَرَّ وَيَصْفَرَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مخاضرہ، ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا حضرت عمر بن یونس فرماتے ہیں میرے باپ نے مخاضرہ کی وضاحت یوں فرمائی کہ کھجوروں کا سودا اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ سرخ یا زرد رنگ اختیار نہ کریں۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ بَكْرٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو سرخ یا زرد

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔

ہونے سے پہلے انگور سیاہ ہونے سے پہلے اور دانے کو سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْتُ لِاَنَسٍ وَمَا زَهْوُهَا فَقَالَ تَحْمَرُّ اَوْ تَصْفَرُّ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے زرد یا سرخ ہونے سے پہلے ان کے سودے سے منع فرمایا حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے کھجوروں کے زھوٴ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا سرخ اور زرد ہونا بتایئے اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک دے تو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا مال کس چیز کے ذریعے حلال کرے گا

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قِيْلَ لَهُ وَمَا تَزْهُوْ قَالَ تَحْمَرُّ اَوْ تَصْفَرُّ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو ان کے رنگ پکڑنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ان سے پوچھا گیا کہ رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا سرخ یا زرد ہو جائے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى تَزْهُوَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَزْهُوْ قَالَ تَحْمَرُّ اَوْ تَصْفَرُّ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔

حضرت حمید طویل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں کے رنگ پکڑنے سے پہلے ان کا سودا نہ کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ رنگ پکڑنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا سرخ یا زرد ہونا بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک دے تو تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کے مال کو کس چیز کے بدلے (اپنے لیے) حلال کرے گا۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ وَاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے نہ بیچو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهٖ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک

الآثار، فزعموا أن الثمار لا يجوز بيعها في رؤوس النخل حتى تحمر أو تصفر۔

جماعت کا یہی موقف ہے ان کا خیال یہ ہے کہ درختوں کے اوپر پھلوں کی فروخت اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائیں۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا هذه الآثار كلها عندنا ثابتة صحيح مجيئها فنحن آخذون بها غير تاركين لها ولكن تأويلها عندنا غير ما تأولها عليه أهل المقالة الأولى۔

جب کہ دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمام (مذکورہ بالا) روایات ہمارے نزدیک صحیح ثابت ہیں ہم ان پر عمل کرتے ہیں ان کو چھوڑتے نہیں لیکن ہمارے نزدیک ان کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا ہے۔

وذلك أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها فاحتمل ذلك أن يكون على ما تأوله عليه أهل المقالة الأولى واحتمل أن يكون أراد به بيع الثمار قبل أن تكون فيكون البائع بائعا لما ليس عنده وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك في نهيه عن بيع السنين۔

یہ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا کرنے سے منع فرمایا تو اس میں اس مفہوم کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول والوں نے بیان کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ پھل لگنے سے پہلے اس کی بیع مراد ہو اس طرح بیچنے والا اس چیز کو بیچے گا جو اس کے پاس نہیں ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں (کے پھلوں) کی بیع سے منع کرتے ہوئے اس سے بھی منع فرمایا۔

حدثنا يونس قال سفيان بن عيينة عن حميد الأعرج عن سليمان بن عتيق عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع السنين قال يونس قال قال ثنا سفيان هو بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنین کی بیع سے منع فرمایا یونس راوی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا کہ یہ پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا ہے۔

١٣٤١- حدثنا ربيع الجيزي وإبراهيم ابن أبي داود قالا ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال ثنا كهمس بن المنهال عن سعيد بن أبي عروبة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع السنين۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آئندہ) کئی سالوں کے لیے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

١٣٤٢- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابن عفير قال ثنا يحيى بن أيوب عن ابن جريج عن عطاء وأبي الزبير عن جابر أن النبي صلى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ۔

١٣٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثنا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثنا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٣٤٤۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَاْكُلَ مِنْهُ اَوْ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

١٣٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فَقُلْتُ اِنَّا نَدَعُ اَشْيَاءَ لَا نَجِدُ لَهَا فِيْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيْمًا قَالَ اِنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

١٣٤٦۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يُسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيْعُ ثَمَرَةَ اَرْضِهِ رُطَبًا كَانَ اَوْ عِنَبًا يُسْلِفُ فِيْهَا قَبْلَ اَنْ تَطِيْبَ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ بَاعَ ثَمَرَةَ اَرْضٍ لَهُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ فِي النَّاسِ مَنَعَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الثَّمَرَةَ حَتّٰى تَطِيْبَ۔

١٣٤٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت جا[بر] رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت ابو البختری فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کی بیع میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجو[ر] کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ ہم اس سے کھا سکیں یا فر[مایا] اس سے کھایا جا سکے۔

حضرت ابو البختری طائی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیع سلم کے بارے میں پوچھا میں نے کہا بعض چیزوں کو چھوڑتے ہیں ہم قرآن پاک میں ان کی حرمت کو نہ[یں] پاتے تو انہوں نے فرمایا ہم یہ عمل اس لیے کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس سے کھایا جا سکے۔ (کھانے کے قابل ہو جائے)

حضرت خالد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عطاء بن ابی رباح سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی زمین کے پھل کو چاہے کھجوریں ہوں یا انگور، ظہور صلاحیت سے پہلے بطور بیع سلم بیچتا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ درست نہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنی زمین کا پھل تین سال کے لیے بیچا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کی موجودگی میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھلوں کو ظہور صلاحیت سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو البختری سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پھلوں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا

البختري قال سألت ابن عمر عن السلف في الثمر حتى يصلح۔

فدلت هذه الآثار التي ذكرناها على الثمار المنهي عن بيعها قبل بدو صلاحها ما هي فإنها المبيعة قبل كونها المسلف عليها فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك حتى يكون ويؤمن عليها العاهة فحينئذ يجوز السلم فيها

أفلا ترى أن ابن عمر رضي الله عنهما لما سأله أبو البختري عن السلم في النخل كان جوابه له في ذلك ما ذكر في حديثه عن النهي عن بيع الثمار حتى تطعم فدل ذلك على أن النهي إنما وقع في الآثار التي قدمنا ذكرها في هذا الباب على بيع الثمار قبل أن تكون ثمارا۔

ألا ترى إلى قول النبي صلى الله عليه وسلم أرأيت إن منع الله الثمرة بم يأخذ أحدكم مال أخيه فلا يكون ذلك إلا على المنع من ثمرة لم يكن له أن تكون وإنما الذي في هذه الآثار هو النهي عن السلم في الثمار في غير حينها فهذه الآثار تدل على النهي عن ذلك۔

فأما بيع الثمار في أشجارها بعد ما ظهرت فإن ذلك عندنا جائز صحيح۔

والدليل على ذلك ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

۱۳۴۸ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا أبو صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن شهاب عن سالم بن عبد الله بن عمر عن

تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔

تو یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جن پھلوں کو انکی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع کیا گیا وہ کون سے پھل ہیں تو یہ وہ سودا ہے جس کا ابھی وجود نہیں ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ وجود میں آجائے اور آسمانی آفات سے محفوظ ہو جائے اس وقت اس میں بیع سلم جائز ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابوالبختری نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کھجوروں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو ان کا جواب جو حدیث میں مذکور ہے یہ تھا کہ جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو اس کا بیچنا ممنوع ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ مذکورہ بالا روایات میں جو ممانعت مذکور ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ پھل نہ ہو جائیں ان کی بیع جائز نہیں۔

کیا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی طرف نہیں دیکھتے (آپ نے فرمایا) بتلایئے اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک دے تو تم کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال حلال کرو گے تو یہ ممانعت صرف ان پھلوں کے بارے میں ہے جو ابھی تک پھل نہیں بنے ان روایات میں پھلوں میں بے وقت بیع سلم کی ممانعت ہے تو یہ روایات اس بات سے منع پر دلالت کرتی ہیں۔

جہاں تک درختوں کے اوپر پھلوں کو ان کے ظاہر ہونے کے بعد بیچنے کا تعلق ہے تو وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مندرجہ ذیل) احادیث اس بات کی دلیل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد بیچا تو اس کا پھل

ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ يُّؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا فَمَالُهٗ لِلَّذِيْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

بیچنے والے کے لیے ہوگا مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے اور جس نے غلام بیچا تو اس (غلام) کا مال بھی بیچنے والے کے لیے ہوگا مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَا شَيْءَ لَهٗ وَمَنِ اشْتَرٰى نَخْلًا بَعْدَ تَابِيْرِهَا وَلَمْ يَشْتَرِطِ الثَّمَرَ فَلَا شَيْءَ لَهٗ۔

حضرت سالم، اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے غلام خریدا اور اس کے مال کی شرط نہیں رکھی تو اس کے لیے کچھ نہیں اور جس نے کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد خریدا اور پھل کی شرط نہیں رکھی تو اس کے لیے کچھ نہیں۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى نَخْلًا قَدْ اَبَّرَهَا صَاحِبُهَا فَخَاصَمَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الثَّمَرَ لِصَاحِبِهَا الَّذِيْ اَبَّرَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُشْتَرِيْ۔

حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کھجور کا درخت خریدا جس میں اس کے مالک نے پیوندکاری کی تھی وہ دونوں اپنا مقدمہ بارگاہ نبوی میں لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کا پھل اس کے اس مالک کے لیے ہے جس نے اس کی پیوندکاری کی ہے البتہ یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ النَّخْلَ لِبَائِعِهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ مُبْتَاعُهَا فَيَكُوْنُ لَهٗ بِاشْتِرَاطِهٖ اِيَّاهَا وَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ مُبْتَاعًا لَّهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا پھل بائع کے لیے قرار دیا البتہ یہ کہ خریدار اسکی شرط رکھے تو اس شرط کی وجہ سے وہ اس کیلئے ہوگا اور اس وجہ سے وہ اس کا بھی خریدار ہو جائے گا۔

وَقَدْ اَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا بَيْعَ ثَمَرَةٍ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْمَعْنَى الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

تو اس جگہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے (درخت کے) اوپر پھلوں کو انکی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا جائز قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایات میں جو ممانعت مذکور ہے اس کا مفہوم اس معنی کے خلاف ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا اُجِيْزَ بَيْعُ الثَّمَرِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِاَنَّهٗ مَبِيْعٌ مَعَ غَيْرِهٖ وَلَيْسَ فِيْ جَوَازِ بَيْعِهٖ مَعَ غَيْرِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ بَيْعَهٗ

اگر کوئی معترض کہے کہ ان روایات میں جس بات کا جواز ہے وہ پھلوں کی بیع ہے کیونکہ وہ اپنے غیر کے ساتھ بیچے جا رہے ہیں اور غیر کے ساتھ ان کے بیچنے کا جواز اس بات پر دلالت نہیں

وَحْدَهُ كَذٰلِكَ لِاَنَّا قَدْ رَأَيْنَا اَشْيَاءَ تَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهَا فِي الْبِيَاعَاتِ وَلَا يَجُوْزُ اِفْرَادُهَا بِالْبَيْعِ۔ مِنْ ذٰلِكَ الطُّرُقُ وَالْاَفْنِيَةُ تَدْخُلُ فِي بَيْعِ الدُّوْرِ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ تُفْرَدَ بِالْبَيْعِ۔

کرنا کر تنہا ان کی بیع بھی جائز ہو کیونکہ ہم بہت سی چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سودے میں اپنے غیر کے ساتھ شامل ہوتی ہیں لیکن تنہا ان کی بیع جائز نہیں ہوتی۔
ان میں سے راستے اور صحن ہیں جو مکانات کی بیع میں داخل ہوتے ہیں لیکن ان کو الگ طور پر بیچنا جائز نہیں۔

فَجَوَابُنَا فِي ذٰلِكَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ اَنَّ الطُّرُقَ وَالْاَفْنِيَةَ تَدْخُلُ فِي الْبَيْعِ وَاِنْ لَمْ يُشْتَرَطْ وَلَا يَدْخُلُ الثَّمَرُ فِي بَيْعِ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يُشْتَرَطَ فَالَّذِي يَدْخُلُ فِي بَيْعِ غَيْرِهِ لَا بِاشْتِرَاطٍ هُوَ الَّذِي لَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَبِيْعًا وَحْدَهُ وَالَّذِي لَا يَكُوْنُ دَاخِلًا فِي بَيْعِ غَيْرِهِ اِلَّا بِاشْتِرَاطٍ هُوَ الَّذِي اِذَا اشْتُرِطَ كَانَ مَبِيْعًا فَلَمْ يَجُزْ اَنْ يَكُوْنَ مَبِيْعًا مَعَ غَيْرِهِ اِلَّا وَبَيْعُهُ وَحْدَهُ جَائِزٌ۔

اس سلسلے میں توفیق الٰہی ہمارا جواب یہ ہے کہ راستے اور صحن شرط رکھنے کے بغیر بھی (مکان کی) بیع میں داخل ہوتے ہیں لیکن درخت کی بیع میں پھل شرط کے بغیر داخل نہیں ہوتے تو جو چیز، دوسری چیز کے سودے میں کسی شرط کے بغیر داخل ہو اسے تنہا بیچنا جائز نہیں اور وہ چیز جو دوسری چیز کی بیع میں شرط کے بغیر شامل نہ ہو تو وہ شرط کی صورت میں ہی مبیع بنے گی لہٰذا غیر کے ساتھ وہی چیز مبیع بن سکتی ہے جسے انفرادی طور پر بیچا جا سکتا ہو۔

اَلَا يُرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ بَاعَ دَارًا وَفِيْهَا مَتَاعٌ اَنَّ ذٰلِكَ الْمَتَاعَ لَا يَدْخُلُ فِي الْبَيْعِ وَاَنَّ مُشْتَرِيَهَا لَوِ اشْتَرَطَهُ فِي شِرَائِهِ الدَّارَ صَارَ لَهُ بِاشْتِرَاطِهِ اِيَّاهُ وَلَوْ كَانَ الَّذِي فِي الدَّارِ خَمْرًا اَوْ خِنْزِيْرًا فَاشْتَرَطَهُ فِي الْبَيْعِ فَسَدَ الْبَيْعُ فَكَانَ لَا يَدْخُلُ فِي شِرَاءِ الدَّارِ بِاشْتِرَاطِهِ فِي ذٰلِكَ اِلَّا مَا يَجُوْزُ لَهُ شِرَاؤُهُ وَلَوِ اشْتَرٰى وَحْدَهُ وَكَانَ الثَّمَرُ الَّذِي ذَكَرْنَا يَجُوْزُ لَهُ اشْتِرَاطُهُ مَعَ النَّخْلِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ اِلَّا لِاَنَّهُ يَجُوْزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ۔

کیا وہ معترض نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص مکان بیچے اور اس میں سامان ہو تو وہ سامان، مکان کے سودے میں داخل نہیں ہوگا اور اگر خریدار سودے میں اس کی شرط رکھے تو اس شرط کی وجہ سے وہ (سامان) اس کا ہو جائے گا اور اگر گھر میں شراب یا خنزیر ہو اور وہ سودے میں اس کی شرط رکھے تو بیع فاسد ہو گی لہٰذا مکان کو خریدتے وقت شرط رکھنے سے وہی چیز داخل ہوگی جسے خریدا جا سکتا ہو اگرچہ انفرادی طور پر خریدے اور جس پھل کا ہم نے ذکر کیا ہے درخت کے ساتھ اس کی شرط رکھنا صحیح ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے تنہا فروخت کیا جا سکتا ہے۔

وَلَا يُرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَرَنَهُ مَعَ ذِكْرِهِ النَّخْلَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا لَهُ مَالٌ لَهُ فَلِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ فَجَعَلَ الْمَالَ لِلْبَائِعِ اِذَا لَمْ يَشْتَرِطْهُ الْمُبْتَاعُ وَجَعَلَهُ لِلْمُبْتَاعِ بِاشْتِرَاطِهِ اِيَّاهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَالُ لَوْ كَانَ خَمْرًا اَوْ خِنْزِيْرًا فَسَدَ بَيْعُ الْعَبْدِ اِذَا اشْتَرَطَهُ

کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مذکورہ بالا) حدیث میں اس کو درخت کے ذکر سے ملایا آپ نے فرمایا جس نے اپنا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والا اس کی شرط رکھے تو آپ نے خریدار کے شرط نہ رکھنے کی صورت میں مال، بائع کے لیے قرار دیا اور ایسا شرط رکھنے کی وجہ سے کیا اور اگر یہ مال شراب یا خنزیر ہو تو شرط کی صورت میں بیع فاسد ہو جائے گی غلام کے ساتھ اس مال کی

فِيهِ وَإِنَّمَا يَجُوزُ أَنْ يُشْتَرَطَ مَعَ الْعَبْدِ مِنْ مَالِهِ مَا يَجُوزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ فَأَمَّا مَا لَا يَجُوزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ فَلَا يَجُوزُ اشْتِرَاطُهُ فِي بَيْعِهِ لِأَنَّهُ يَكُونُ بِذَلِكَ مَبِيعًا وَبَيْعُ ذَلِكَ الشَّيْءِ لَا يَصْلُحُ فَذَلِكَ أَيْضًا دَلِيلٌ صَحِيحٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي الثَّمَرَةِ الدَّاخِلَةِ فِي بَيْعِ النَّخْلِ بِالِاشْتِرَاطِ أَنَّهَا الثِّمَارُ الَّتِي يَجُوزُ بَيْعُهَا عَلَى الِانْفِرَادِ دُونَ بَيْعِ النَّخْلِ۔

فَثَبَتَ بِذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا۔

وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّ النَّهْيَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ هُوَ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيَتَنَاهَى وَحَتَّى يُجَدَّ وَقَدْ وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّنَاهِي فَيَكُونُ الْمُشْتَرِي قَدِ ابْتَاعَ ثَمَرًا ظَاهِرًا وَمَا يُنَمِّيهِ نَخْلُ الْبَائِعِ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُجَدَّ فَذَلِكَ بَاطِلٌ قَالَ فَأَمَّا إِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ بَعْدَ مَا تَنَاهَى عِظَمُهُ وَانْقَطَعَتْ زِيَادَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِابْتِيَاعِهِ وَاشْتِرَاطِ تَرْكِهِ إِلَى حَصَادِهِ وَجَدَادِهِ قَالَ فَإِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ عَنْ ذَلِكَ لِاشْتِرَاطِهِ التَّرْكَ لِمَكَانِ الزِّيَادَةِ وَفِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنْ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ الِاشْتِرَاطِ فِي ابْتِيَاعِهِ بَعْدَ عَدَمِ الزِّيَادَةِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِهَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَتَأْوِيلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ فِي هَذَا أَحْسَنُ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

وَالنَّظَرُ أَيْضًا يَشْهَدُ لَهُ لِأَنَّهُ إِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَى الثِّمَارِ بَعْدَ تَنَاهِيهَا عَلَى أَنْ تُتْرَكَ إِلَى الْحَصَادِ فَالنَّخْلُ هَهُنَا مُسْتَأْجَرَةٌ لِيَكُونَ

شرط اس لیے جائز ہے کہ اسے الگ طور پر بیچا جا سکتا ہے اور جسے اگ
نہیں بیچ سکتے۔ سودے میں اس کی شرط رکھنا جائز نہیں کیونکہ اس ط
وہ مبیع بن جائے گا جبکہ اس میں مبیع بننے کی صلاحیت نہیں یہ بھی ا
بات کی ایک صحیح دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ درخت کے سودے
میں پھل صرف شرط رکھنے کی صورت میں داخل ہوں گے کیونکہ پھلو
کو درخت کا سودا کئے بغیر الگ طور پر بھی بیچا جا سک
ہے۔

اس سے ہماری مذکورہ بالا بات ثابت ہوگئی حضرت ا
ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ رسول اکرم ص
اللہ علیہ وسلم سے جو ممانعت باب کے شروع میں ذکر کی گئی ہے اس
مطلب یہ ہے کہ پھلوں کو اس طرح بیچنا کہ ان کو درخت کے اوپر
دیا جائے یہاں تک کہ وہ انتہاء کو پہنچ جائیں اور انہیں کاٹا جا
حالانکہ سودا ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہوا تو اس ط
خریدار ظاہری پھل کو خریدتا ہے اس کے بعد کاٹنے تک جو اضا
ہوتا ہے وہ بائع کے درخت پر ہوتا ہے۔ اور یہ باطل ہے وہ فر
ہیں جب پھل کا بڑھنا بند ہو جائے اور اب انہیں میں اضافہ نہ ہو
سکے تو اب اس کو خریدنے اور اسے کاٹنے اور چننے تک درخت
پر رکھنے کی شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں درخت
پر چھوڑنے کی شرط اس لیے منع ہے کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور
اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ اب اضافہ نہ ہونے کی صورت میں
خریدتے وقت (درخت پر رہنے کی) شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں
ہے (حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں) مجھ سے یہ بات حضرت سلیمان بن
شعیب نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے نقل کرتے
ہوتے بیان کی ہے اور اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام
ابو یوسف رحمہ اللہ کا بیان کردہ مفہوم زیادہ اچھا ہے۔

قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر پھل کے
مکمل ہو جانے کے بعد اس کا سودا اس شرط پر کیا جائے کہ وہ کاٹنے
تک درخت پر رہیں گے تو اس صورت میں درخت کرایہ پر حاصل ہوگا

الثِّمَارُ فِيهَا إِلَى وَقْتِ جِدَادِهَا عِتْقُهَا وَذٰلِكَ لَوْ كَانَ عَلَى الْإِنْفِرَادِ لَمْ يَجُزْ فَإِذَا كَانَ مَعَ غَيْرِهِ فَهُوَ أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

تاکہ کاٹنے تک پھل اسی پر رہیں انفرادی طور پر یہ بات جائز نہیں تو دوسرے کے ساتھ مل کر بھی جائز نہیں ہو گی۔

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ إِنَّ النَّهْيَ الَّذِي كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ عَلَى تَحْرِيمِ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ كَانَ عَلَى الْمَشُورَةِ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ لِكَثْرَةِ مَا كَانُوا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِيهِ۔ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

بعض لوگوں نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تو یہ حرام ہونے کے طور پر نہیں بلکہ مشورہ کے طور پر ہے کیونکہ وہ لوگ اکثر اس بات میں جھگڑتے رہتے تھے۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الْعَفَنُ وَالرَّمَادُ وَأَصَابَهُ مُرَاقٌ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا وَالْقُشَامُ شَيْءٌ يُصِيبُهُ حَتّٰى لَا يُرْطِبَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ لَا تَتَبَايَعُوا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں روایت کیا ہے حضرت سہیل بن ابو حثمہ انصاری بتاتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگ پھلوں کی تجارت کرتے جب بائع اگر مشتری سے رقم کا) تقاضا کرتا تو وہ کہتا کہ پھل تو کسی آفت یا بیماری کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے تو وہ آپس میں جھگڑنے لگتے۔ قشام وہ بیماری ہے جو پھل کو پہنچے تو اس کی رطوبت باقی نہ رہے راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب زیادہ مقدمات آنے لگے تو آپ نے فرمایا جب تک پھل کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اس کا سودا نہ کرو۔ گویا آپ نے زیادہ جھگڑوں کی وجہ سے ان کو بطور مشورہ یہ بات فرمائی۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَيْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا إِنَّمَا كَانَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى لَا عَلَى مَا سِوَاهُ۔

تو جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کو بیچنے سے منع فرمایا تو وہ اسی معنی کے اعتبار سے ہے کوئی اور وجہ نہیں ہے۔

بَابُ ۲۴ - الْعَرَايَا

عرایا کا بیان

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا -

حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے ۔

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا -

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مزابنہ (تازہ کھجوروں کو چھواروں کے عوض بیچنے) سے منع فرمایا حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ۔

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا -

حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے ۔

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا -

حضرت علی بن شیبہ اسی (مذکورہ بالا) سند سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی ۔

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ -

حضرت خارجہ اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ یا خشک کھجوروں کے ساتھ عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے ۔

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

حضرت اسماعیل شیبانی فرماتے ہیں میں نے اپنے درخوں کے اوپر لگا ہوا پھل ایک سو وسق کے بدلے بیچا اگر وہ

عَنْ اِسْمَاعِيْلَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ بِعْتُ مَا فِيْ رُؤُسِ نَخْلِيْ بِمِائَةِ وَسْقٍ اِنْ زَادَ فَلَهُمْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

(درخت پر لگا ہوا پھل) زیادہ ہوا تو ان (خریداروں) کا ہوگا اور اگر کم ہوا تو نقصان بھی ان کا ہی ہوگا پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھواروں کو تازہ کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔

۱۳۵۸ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ وَقَالَ لَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ اِلَّا الْعَرَايَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْهَا۔

حضرت عطاء اور حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو کھانے کے قابل ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان میں کوئی چیز بھی بیچی جائے تو درہموں اور دیناروں کے بدلے بیچی جائے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت دی ہے۔

۱۳۵۹ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهٗ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا البتہ عرایا کا سودا کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۶۰ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ مِيْنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَقَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَبَيْعِ السِّنِيْنَ وَنَهٰى عَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا حضرت ابو الزبیر یا سعید بن مینا راویوں میں سے ایک نے معاومہ کا اور دوسرے نے کئی سالوں کی بیع کا ذکر کیا اور آپ نے (معلوم مقدار کی) استثناء سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔

۱۳۶۱ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھواروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا البتہ عریہ کی اجازت دی کہ تازہ کھجوروں کا اندازہ کر کے اسے بیچا جائے تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں

التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا۔

کھاسکیں۔

۱۳۶۲۔ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبٰوا ذٰلِكَ الْمُزَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُوْنَهَا رُطَبًا۔

حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے بع... صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں حضرت سہل بن ابو حثمہ بھی ا... میں سے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں ک... بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا آپ نے فرمایا یہ سو... ہے یہ مزابنہ ہے البتہ ایک یا دو درختوں کے عر... کی اجازت دی تاکہ گھر والے اس کے بد... تازہ کھجوریں لے کر انہیں کھائیں۔

۱۳۶۳۔ **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي مَادُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ يَشُكُّ دَاوُدُ فِي خَمْسَةٍ أَوْ فِي مَادُوْنَ خَمْسَةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرما... ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے داؤد راوی کو پانچ یا کم کا شک ہے۔

۱۳۶۴۔ **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ فِي الْوَسْقِ وَالْوَسْقَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَالْأَرْبَعَةِ وَقَالَ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَقْنَاءٍ قِنْوٌ يُوضَعُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو، تین اور چار وسق میں عرایا کی اجازت فرمائی اور فرمایا کہ ہر دس خوشوں میں سے ایک خوشہ محتاج لوگوں کے لیے مسجد میں رکھا جائے۔

۱۳۶۵۔ **حدثنا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ الْوَسْقَ وَالْوَسْقَيْنِ وَ

حضرت اسحٰق نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وسق، دو، تین اور چار وسق اور آپ نے

وَالثَّلَاثَةِ وَالْاَرْبَعَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ فِيْ كُلِّ عَشَرَةٍ۔

ہر دس میں سے ایک گچھے کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَاتَرَتْ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا وَقَبِلَهَا اَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيْعًا وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ صِحَّةِ مَجِيْئِهَا وَتَنَازَعُوْا فِيْ تَاْوِيْلِهَا فَقَالَ قَوْمٌ اَلْعَرَايَا اَنَّ الرَّجُلَ يَكُوْنُ لَهُ النَّخْلَةُ وَالنَّخْلَتَانِ فِيْ وَسَطِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ لِرَجُلٍ اٰخَرَ قَالُوْا وَقَدْ كَانَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اِذَا كَانَ وَقْتُ الثِّمَارِ خَرَجُوْا بِاَهْلِيْهِمْ اِلٰى حَوَائِطِهِمْ فَيَجِيْئُ صَاحِبُ النَّخْلَةِ اَوِ النَّخْلَتَيْنِ بِاَهْلِهٖ فَيَضُرُّ ذٰلِكَ بِاَهْلِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ فَرَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ اَنْ يُّعْطِيَ صَاحِبَ النَّخْلَةِ اَوِ النَّخْلَتَيْنِ خَرْصَ مَالَهٗ مِنْ ذٰلِكَ تَمْرًا لِيَنْصَرِفَ هُوَ وَاَهْلُهٗ عَنْهُ وَيَخْلُصُ تَمْرُ الْحَائِطِ كُلِّهٖ لِصَاحِبِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ فَيَكُوْنُ فِيْهِ هُوَ وَاَهْلُهٗ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تواتر کے ساتھ روایات میں بیع عرایا کی اجازت کا ذکر آیا ہے اہل علم نے ان روایات کو قبول کیا ان روایت میں ان کا کوئی اختلاف نہیں البتہ عرایا کے مفہوم میں اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے عرایا یہ ہے کہ ایک شخص کے ایک یا دو درخت دوسرے شخص کے بہت سے درختوں کے درمیان ہوں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ پھلوں کے موسم میں اپنے گھر والوں کو لے کر باغات کی طرف جاتے تھے تو ایک یا دو درختوں کا مالک اپنے گھر والوں کے ساتھ آتا اس طرح زیادہ درختوں کے مالک کو اذیت ہوتی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درختوں والے کو اجازت دی کہ وہ ایک یا دو درختوں کے مالک کو اس کے مال کے اندازے پر کھجوریں دے تاکہ وہ اور اس کے اہل خانہ واپس لوٹ جائیں اور باغ کی تمام کھجوریں زیادہ درختوں کے مالک کے لیے خاص ہو جائیں اور اب صرف اس کا اور اس کے اہل خانہ کا ہی حق ہوتا۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ فِيْمَا سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنْ يُّعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ثَمَرَ نَخْلَةٍ مِنْ نَخْلِهٖ فَلَا يُسَلِّمُ ذٰلِكَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ لَهٗ فَرَخَّصَ لَهٗ اَنْ يَحْبِسَ ذٰلِكَ وَيُعْطِيَهٗ مَكَانَهٗ خَرْصَهٗ تَمْرًا وَكَانَ هٰذَا التَّاْوِيْلُ اَشْبَهَ وَاَوْلٰى مِمَّا قَالَ مَالِكٌ لِاَنَّ الْعَرِيَّةَ اِنَّمَا هِيَ الْعَطِيَّةُ۔

یہ قول حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ سے مروی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص، دوسرے آدمی کو ایک درخت کا پھل بطور عطیہ دے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کے حوالے نہ کرے تو اسے اجازت ہے کہ اس (عطیہ) کو روک لے اور اس کی جگہ اندازے سے چھوہارے دے (امام طحاوی فرماتے ہیں) یہ مفہوم حضرت امام مالک کے بیان کردہ مفہوم سے زیادہ مناسب اور بہتر ہے کیونکہ عرایا سے یہی عطیات مراد ہیں۔

اَلَا يُرٰى اِلَى الَّذِيْ مَدَحَ الْاَنْصَارَ كَيْفَ مَدَحَهُمْ اِذْ يَقُوْلُ لَيْسَتْ بِسَنْهَاءَ وَلَا رُجَبِيَّةٍ وَلٰكِنْ عَرَايَا فِي السِّنِيْنَ الْجَوَائِحِ اَيْ اَنَّهُمْ كَانُوْا

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس نے انصار کی تعریف کی تو وہ کس طرح کی ہے ان کے عطیات ان درختوں کی صورت میں نہیں ہوتے جو ایک سال پھل دیتے ہیں اور دوسرے سال پھل نہیں لاتے اور

يُعْرُونَهَا فِي السِّنِينَ الْحَوَائِجِ فَلَوْ كَانَتِ الْعَرِيَّةُ كَمَا ذَهَبَ عَلَيْهِ مَالِكٌ إِذًا لَمَا كَانُوا مَمْدُوحِينَ بِهَا إِذْ كَانُوا يُعْطَوْنَ كَمَا يُعْطَوْنَ وَلٰكِنَّ الْعَرِيَّةَ بِخِلَافِ مَا قَالَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ذُكِرَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فَصَارَتِ الْعَرَايَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا هِيَ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ۔

قِيلَ لَهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ إِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَرَايَا مَعَ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَدْ يَقْتَرِنُ الشَّيْئُ وَحُكْمُهُمَا مُخْتَلِفٌ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ذُكِرَ التَّوْقِيفُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى خَمْسَةِ أَوْسُقٍ وَفِي ذِكْرِهِ ذٰلِكَ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ حُكْمُ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ كَحُكْمِهِ۔

قِيلَ لَهُ، مَا فِيهِ مَا يَنْفِي شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْتَ وَإِنَّمَا يَكُونُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْعَرِيَّةُ إِلَّا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ فَإِذَا كَانَ الْحَدِيثُ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهِ لِقَوْمٍ فِي عَرِيَّةٍ لَهُمْ هٰذَا مِقْدَارُهَا فَنَقَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَ بِالرُّخْصَةِ فِيمَا كَانَتْ وَلَا يَنْفِي ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ جَارِيَةً فِيمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

نہ وہ درخت جن کو ستون کا دیا جاتا ہے (کمزور درخت) بلکہ وہ قحط کے س[...] میں عطیات دیتے ہیں یعنی ان کے نزدیک یہ بات معروف تھی کہ عطیات (عرایا) قحط سالی میں ہوتے ہیں اگر عرایا کا وہ مفہوم ہوتا ہے جو حضرت امام مالک نے بیان کیا ہے تو اس صورت میں ان کی تعریف نہ کی جاتی کیونکہ وہ اسی طرح دیتے جس طرح (عام [...]

اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی تو اس حدیث میں بھی عرایا سے چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع مراد ہے ۔

تو اسے کہا جائے گا کہ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اس میں تو عرایا کی اجازت کا ذکر ہے اور اس کے ساتھ چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی ممانعت بھی مذکور ہے اور بعض اوقات ایک بات کو دوسری سے ملایا جاتا ہے لیکن دونوں کا حکم مختلف ہوتا ہے ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں پانچ وسق پر موقوف ذکر کیا گیا اور اس سے زائد میں اس حکم کی نفی ہو گئی ۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کی نفی کرے یہ تو اس صورت میں ہوتا جب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عطیہ صرف پانچ وسق یا اس سے کم میں ہوتا ہے حدیث میں تو یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے تو اس میں یہ احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص قوم کو جس عطیہ کی اجازت دی ان کے عطیہ کی مقدار اتنی ہو تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے نقل فرمایا اور جو اجازت دی گئی تھی اس کی خبر دی لیکن اس سے زائد میں عرایا کی نفی نہیں ہوتی ۔

۶ ... یہ ہے کہ عرایا کا مفہوم ان کے قول کے خلاف ہے ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فَصَارَ ذَلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّهُ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَصَدَ بِذَلِكَ إِلَى الْمُعْرَى لَهُ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ تَمْرًا بَدَلًا مِنْ ثَمَرٍ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ لِأَنَّهُ يَكُونُ بِذَلِكَ فِي مَعْنَى الْبَائِعِ وَذَلِكَ لَهُ حَلَالٌ فَيَكُونُ الِاسْتِثْنَاءُ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ وَفِي حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا فَقَدْ ذَكَرَ لِلْعَرِيَّةِ أَهْلًا وَجَعَلَهُمْ يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا وَمِلْكُهَا الَّذِينَ عَادَتْ إِلَيْهِمْ بِالْبَدَلِ الَّذِي أَخَذَ مِنْهُمْ وَذَلِكَ يُثْبِتُ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لَوْ كَانَ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآثَارِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الرُّخْصَةِ فِيهَا مَعْنًى قِيلَ لَهُ بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيحٌ وَلَكِنْ قَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ مَا هُوَ۔

فَقَالَ عِيسَى بْنُ أَبَانَ مَعْنَى الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ أَنَّ الْأَمْوَالَ كُلَّهَا لَا يَمْلِكُ بِهَا أَبْدَالًا إِلَّا مَنْ كَانَ مَالِكَهَا لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ مَا لَا يَمْلِكُ بِبَدَلٍ فَيَمْلِكُ ذَلِكَ الْبَدَلَ وَإِنَّمَا يَمْلِكُ ذَلِكَ الْبَدَلَ إِذَا مَلَكَهُ بِصِحَّةِ مِلْكِهِ لِلشَّيْءِ الَّذِي هُوَ بَدَلٌ مِنْهُ قَالَ فَالْمُعْرَى لَمْ يَكُنْ مَلَكَ الْعَرِيَّةَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَبَضَهَا وَالتَّمْرُ الَّذِي يَأْخُذُهُ بَدَلًا مِنْهَا قَدْ جُعِلَ طَيِّبًا لَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ بَدَلٌ مِنْ رُطَبٍ لَمْ يَكُنْ مَلَكَهُ قَالَ فَهَذَا هُوَ الَّذِي قُصِدَ بِالرُّخْصَةِ إِلَيْهِ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) کی روایت میں ہے "مگر آپ نے عرایا میں اجازت دی" تو یہ چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع سے مستثنیٰ ہوا اس سے ثابت ہوا کہ یہ بھی چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع ہے۔

تو اس معترض کو کہا جائے گا کہ آپ نے اس سے اس آدمی کا قصد کیا ہو جس کو عطیہ (عرایا) دیا گیا ہے تو اسے اجازت دی گئی کہ درخت کے اوپر والی کھجوروں کے بدلے اتری ہوئی کھجوریں لے کیونکہ اس طرح وہ معنوی طور پر بائع کہلائے گا اور اس کے لیے حلال ہے لہذا اس علت کی بنیاد پر استثناء کی گئی حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے "مگر آپ نے اندازے کے ساتھ کھجوروں میں عریہ بیچنے کی اجازت دی تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھائیں تو عریہ کے لیے اہل کا ذکر کیا اور انہیں تازہ کھجوریں کھانے والا قرار دیا اور یہ بات اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وہ لوگ جن کے پاس یہ کھجوریں آرہی ہیں عوض دے کر اسکے مالک بن جائیں اور یہ بات حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ثابت کرتی ہے

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر ان روایات کا وہ مفہوم ہوتا جسے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنایا ہے تو اس کی اجازت دینے کا کوئی مطلب نہ ہوتا تو اسے کہا جائے گا کہ اس کا ایک صحیح معنیٰ ہے لیکن اس میں اختلاف کیا گیا ہے کہ وہ کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ بن ابان نے فرمایا اسکی اجازت کا مطلب یہ ہے کہ بدل کے طور پر مال کا مالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس (دی جانے والی) چیز کا مالک ہو اور جو شخص کسی چیز کا بدل کی وجہ سے مالک ہوتا ہے وہ اسے بیچ نہیں سکتا وہ بدل کی وجہ سے مالک ہوا اس طرح تو وہ اس بدل کا مالک ہو جائے گا۔ اس بدل کا مالک اسی صورت میں ہوتا جب بدلے میں دی جانے والی چیز کا صحیح طور پر مالک ہو۔ لہذا جس کو عطیہ دیا گیا وہ اس عطیہ کا مالک نہیں کیونکہ اس نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور جو کھجوریں وہ اس کے عوض میں لیتا ہے اس حدیث کے مطابق وہ اس کے لیے درست قرار دی گئی ہیں اور وہ ان تازہ کھجوروں کا عوض ہے جن کا وہ مالک نہیں ہوا وہ فرماتے ہیں اجازت سے یہی مراد ہے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ رُخْصَةٌ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَعْرَى الرَّجُلَ التَّمْرَ مِنْ ثَمَرِهِ وَقَدْ وَعَدَهُ اَنْ يُسَلِّمَهُ اِلَيْهِ لِيَمْلِكَهُ الْمُسَلَّمُ اِلَيْهِ بِقَبْضِهِ اِيَّاهُ وَعَلَى الرَّجُلِ فِيْ دِيْنِهِ اَنْ يَفِيَ بِوَعْدِهِ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مَاْخُوْذٍ بِهِ فِي الْحُكْمِ فَرُخِّصَ لِلْمُعْرِي اَنْ يَحْتَبِسَ مَا اَعْرَى بِاَنْ يُعْطِيَ الْمُعْرَى خَرْصَهُ تَمْرًا بَدَلًا مِنْهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ اٰثِمًا وَلَا فِيْ حُكْمِ مَنْ اَخْلَفَ مَوْعِدًا فَهٰذَا مَوْضِعُ الرُّخْصَةِ۔

وَهٰذَا التَّاْوِيْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ الْاٰثَارَ قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ۔

فَمِنْهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

١٣٦٦ وَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

١٣٦٧۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٣٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ

دوسرے حضرات نے فرمایا اجازت اس بات کی ہے کہ ایک شخص جب کسی دوسرے آدمی کو اپنا کچھ پھل بطور عطیہ (عریہ) دیتا ہے اور اس سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسے اس کے حوالے کردے گا تاکہ وہ (جس کو سونپا گیا) قبضہ کی وجہ سے اس کا مالک ہو جائے اور قرض کے معاملے میں وعدہ کو پورا کرنا آدمی پر لازم ہوتا ہے اگرچہ اس کے حکم پر اس سے مواخذہ نہیں ہوتا تو آپ نے عطیہ دینے والے کو اجازت دی کہ وہ اس چیز کو روک رکھے جو اس نے عطیہ دیا ہے اور اس کے بدلے میں اندازے سے کھجوریں دے دے اس میں وہ گناہ گار نہیں ہوگا اور نہ وہ[4]

حدیث کی جتنی توجیہات کی گئی ہیں ان میں وہ توجیہ زیادہ بہتر ہے جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کی ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی متعدد روایات میں چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

ان میں سے کچھ احادیث ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہیں۔

اور کچھ یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلے نہ بیچو۔ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت سالم اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جو سو ٹوکروں کے بدلے (درخت پر لگا ہوا)

[4] وعدہ کی خلاف ورزی کرنیوالوں میں شامل ہوگا تو رخصت کی جگہ یہ ہے۔

رَجُلٍ اشْتَرٰی بِمِائَةِ فَرَقٍ يَكِيْلُ لَهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا يَعْنِي الْمُزَابَنَةَ۔

پھل خریدتا ہے اور وہ اسے پیمانے کے ساتھ ناپ کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا یعنی یہ مزابنہ ہے۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَ الزَّبِيْبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر پھل کو خشک کھجوروں کے بدلے پیمانے کے ساتھ بیچنے، منقہ کو انگور کے بدلے پیمانے کے ساتھ اور کھڑی فصل کو گندم کے بدلے پیمانے کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ ثَمَرَةَ اَرْضِهٖ مِنْ رَجُلٍ بِمِائَةِ فَرَقٍ فَقَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا وَهُوَ الْمُزَابَنَةُ۔

حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی زمین کا پھل کسی شخص پر ایک سو فرق کے بدلے بیچتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور یہ مزابنہ ہے۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ حَائِطِهٖ بِتَمْرٍ كَيْلًا اَوْ كَرْمَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَاَنْ يَّبِيْعَ الزَّرْعَ كَيْلًا بِشَيْءٍ مِّنَ الطَّعَامِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص باغ کو خشک کھجوروں کے بدلے یا انگور کو منقہ کے بدلے، اور کھڑی فصل کو غلے کے بدلے پیمانے کے ساتھ خریدے یا بیچے۔

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةً وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ کوئی شخص کھڑی فصل کو گندم کے ایک سو فرق کے ساتھ بیچے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر موجود پھل کو ایک سو فرق کے بدلے بیچے۔

١٣٧٤- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ، مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا (تعریفیں پیچھے گزر چکی ہیں)

١٣٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ الشَّرْطُ فِي الزَّرْعِ وَالْمُزَابَنَةُ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ فِي النَّخْلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں محاقلہ کھیتی میں شرط رکھنا اور مزابنہ درخت کی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنا ہے۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ فَإِنْ حُمِلَ تَأْوِيلُ الْعَرَايَا عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ كَانَ النَّهْيُ عَلَى عُمُومِهِ وَلَمْ يَبْطُلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ حُمِلَ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَالِكٌ خَرَجَ مِنْهُ مَا تَأَوَّلَ هُوَ الْعَرِيَّةَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُخْرَجَ شَيْءٌ مِنْ حَدِيثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ إِلَّا بِحَدِيثٍ مُتَّفَقٍ عَلَى تَأْوِيلِهِ أَوْ بِدَلَالَةٍ أُخْرَى مُتَّفَقٍ عَلَيْهَا۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَإِنْ حَمَلْنَا مَعْنَى الْعَرِيَّةِ عَلَى مَا قَالَ مَالِكٌ ضَادَّ مَا رُوِيَ فِيهَا مَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ وَإِنْ حَمَلْنَاهُ عَلَى مَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ اتَّفَقَتْ مَعَانِيهَا وَلَمْ تَتَضَادَّ وَالْأَوْلَى بِنَا فِي صَرْفِ وُجُوهِ الْآثَارِ

تو تواتر کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں جن میں درخت کے پھل کے بدلے اترے ہوئے پھل کو پیمانے کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا۔ اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جس کی طرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گئے ہیں تو نہی اپنے عموم پر ہوگی اور اس میں سے کچھ بھی باطل نہیں ہوگا اور اگر حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی تاویل کو اپنایا جائے تو (اس ممانعت سے) ان کا بیان کردہ عریہ خارج ہو جائے گا اور کسی متفق علیہ حدیث سے کسی چیز کو اُسی صورت میں خارج کیا جاتا ہے جب اس کے مقابل حدیث کے مفہوم پر اتفاق ہو یا کوئی اور دلالت ہو جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت کے سلسلے میں اس کے علاوہ بھی مروی ہے اگر ہم عریہ کا وہ معنی لیں جو حضرت مالک نے بیان کیا تو تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت سے تضاد لازم آئے گا اور اگر ہم حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر محمول کریں اور ان کے معانی ایک جیسے ہوں گے اور تضاد نہیں ہوگا اور زیادہ مناسب یہی ہوتا ہے کہ روایات کے بیان اور

وَمَعَانِيْهَا صَرَفْنَاهَا إِلَى مَا لَيْسَ فِيْهِ تَضَادٌّ وَلَا مُعَارَضَةٌ لِسُنَّةٍ بِسُنَّةٍ۔

معانی کو ایسی بات کی طرف سے پھیرا جائے جس سے سنت کا سنت سے تضاد اور ٹکراؤ ثابت نہ ہو۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ مَعْنَى الْعَرَايَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ

تو عرایا کے مفہوم کے سلسلے میں جو کچھ ہم نے روایت کیا اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا۔

۱۳۷۶۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ خَفِّفُوْا فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا صدقات میں تخفیف کرو کیونکہ مال میں عریہ (عطیہ) اور وصیت بھی ہے۔

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَكْحُوْلٍ الشَّامِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

یہ بات حضرت مکحول شامی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعَرِيَّةَ إِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ يُمَلِّكُهُ أَرْبَابُ الْأَمْوَالِ قَوْمًا فِيْ حَيَاتِهِمْ كَمَا يُمَلِّكُوْنَ الْوَصَايَا بَعْدَ وَفَاتِهِمْ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عریہ وہ چیز ہے کہ مالدار لوگ اپنی زندگی میں اس کا مالک بناتے ہیں جیسا کہ وہ وصیت کا اپنی مدت کے بعد مالک بناتے ہیں۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِيْ أَنَّ مَعْنَى الْعَرِيَّةِ كَمَا قَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا كَمَا قَالَ مُخَالِفُهُ۔

اس بات پر کہ عریہ کا معنیٰ وہی ہے جو حضرت امام ابوحنیفہ نے اپنایا ہے نہ وہ کہ جو ان کے مخالف نے بیان کیا دوسری دلیل یہ ہے۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ تُوْهَبَانِ لِلرَّجُلِ فَيَبِيْعُهُمَا بِخَرْصِهِمَا تَمْرًا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اور خریدنے والے (دونوں) کو مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے ایک اور دو درختوں کے عرایا کی اجازت دی ہے کہ وہ کسی شخص کو بطور ہبہ دیئے جائیں پھر وہ ان کے اندازے کے مطابق کھجوروں کے بدلے بیچے۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْعَرِيَّةِ فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهَا الْهِبَةُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

تو یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عریہ کی اجازت کے راویوں میں سے ایک ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ ہبہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ فَيَقْبِضُهَا فَيُصِيبُهَا جَائِحَةٌ

خریدے ہوئے پھل پر قبضہ کے بعد آفت آجائے

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور ہلاک ہونے والے پھل کو اس سے وضع کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۸۰- حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَائِحَةِ۔

حضرت سلیمان بن عتیق، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرتی آفات سے ہلاک ہونے والے پھل کو وضع کرنے کا حکم دیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَعْنَى هٰذِهِ الْجَوَائِحِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِهَا هِيَ الثِّمَارُ يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ فَيَقْبِضُهَا فَيُصِيبُهَا فِي يَدِهِ جَائِحَةٌ فَيَذْهَبُ بِثُلُثِهَا فَصَاعِدًا قَالُوا فَذٰلِكَ يَبْطُلُ ثَمَنُهَا عَنِ الْمُشْتَرِي قَالُوا وَمَا أَصَابَهَا فَأَذْهَبَ بِشَيْءٍ مِنْهَا دُونَ ثُلُثِهَا ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي وَلَمْ يَبْطُلْ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْءٌ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ قَالُوا وَهٰذَا مِثْلُ الْحَدِيثِ الْآخَرِ الْمَرْوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آفات سے جنہیں حضور علیہ السلام نے وضع کرنے کا حکم دیا وہ پھل مراد لئے ہیں جنہیں ایک آدمی خرید کر ان پر قبضہ کر لیتا ہے پھر اس کے قبضے میں کوئی آسمانی آفت آجاتی ہے جس کی وجہ سے اس کا تہائی حصہ یا اس سے زائد ضائع ہو جاتا ہے یہ حضرات فرماتے ہیں اس سبب سے اتنے پھلوں کی قیمت خریدنے والے سے ساقط ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو آفت پہنچے اور تہائی سے کم حصہ ضائع کر دے تو یہ خریدنے والے کے مال سے ضائع ہو گا اور اسکی قیمت سے کچھ بھی ساقط نہ ہو گا وہ کم ہو یا زیادہ وہ فرماتے ہیں یہ ایک اور حدیث کی طرح ہے جو حضور علیہ السلام سے مروی ہے۔

۱۳۸۱- فَذَكَرُوا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم

أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

اپنے (مسلمان) بھائی پر کھجوریں بیچو پھر انہیں کوئی آفت پہنچ جائے تو تمہارے لیے اس سے کچھ بھی لینا جائز نہیں تم کس چیز کے بدلے میں اپنا بھائی کا مال ناحق طور پر لو گے۔

١٣٦٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوعاصم، حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوا قَدْ بَيَّنَ هَذَا الْحَدِيثُ الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث نے وہ معنی بیان کر دیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا ذَهَبَ مِنْ ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ قَلَّ أَوْ كَثُرَ بَعْدَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي ذَهَبَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي وَمَا ذَهَبَ فِي يَدِ الْبَائِعِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي بَطَلَ ثَمَنُهُ عَنِ الْمُشْتَرِي۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ خریدار کے قبضہ کرنے کے بعد جو کچھ بھی ضائع ہو گا وہ تھوڑا ہو یا زیادہ، اسی (خریدار) کے مال سے ضائع ہوگا اور جو کچھ خریدار کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے والے کے پاس ضائع ہوگا اس کے حساب سے خریدار سے قیمت اٹھ جائے گی۔

وَقَالُوا مَا فِي هَذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرْتُمُوهَا مَقْبُولٌ صَحِيحٌ كَمَا جَاءَ وَلَسْنَا نَدْفَعُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لِصِحَّةِ مَخْرَجِهِ وَلَكِنَّا نُخَالِفُ التَّأْوِيلَ الَّذِي تَأَوَّلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى وَنَقُولُ إِنَّ مَعْنَى الْجَوَائِحِ الْمَذْكُورَةِ فِيهَا هِيَ الْجَوَائِحُ الَّتِي يُصَابُ النَّاسُ بِهَا وَيُجْتَاحُهُمْ فِي الْأَرَضِينَ الْخَرَاجِيَّةِ الَّتِي خَرَاجُهَا لِلْمُسْلِمِينَ فَوَضْعُ ذَلِكَ الْخَرَاجِ عَنْهُمْ وَاجِبٌ لَازِمٌ لِأَنَّ فِي ذَلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِينَ وَتَقْوِيَةً لَهُمْ فِي عِمَارَةِ أَرَضِيهِمْ فَأَمَّا فِي الْأَشْيَاءِ الْمَبِيعَاتِ فَلَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جو کچھ ان روایات میں تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ مقبول ہے صحیح ہے ہم اس کے صحیح مخرج کی وجہ سے کسی کا بھی انکار نہیں کرتے لیکن ہم اس تاویل کی مخالفت کرتے ہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کی ہے ہم کہتے ہیں کہ آفت مذکورہ سے مراد وہ آفات ہیں جو لوگوں کو پہنچیں اور ان کو خراجی زمینوں میں محتاج کر دیں جن کا خراج مسلمانوں کے لیے ہوتا ہے پس ان سے یہ خراج اٹھا لیا جائے گا یہ بات ضروری ہے اور لازم ہے کیونکہ اس میں مسلمانوں کے لیے اپنی زمینوں کو آباد کرنے کے سلسلے میں بھلائی اور مضبوطی ہے لیکن جن چیزوں کا سودا کیا جاتا ہے یہ آفات ان کے بارے میں نہیں ہیں۔

فَهَذَا تَأْوِيلُ حَدِيثِ جَابِرٍ الَّذِي فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی جو حدیث باب کے شروع میں بیان ہوئی اس کا مفہوم یہی ہے۔

وَأَمَّا حَدِيثُ جَابِرٍ الثَّانِي فَمَعْنَاهُ غَيْرُ هَذَا الْمَعْنَى۔

لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث کا مفہوم اس کے علاوہ ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّهٗ ذُكِرَ فِيْهِ الْبَيْعُ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ الْقَبْضُ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْبِيَاعَاتِ الَّتِىْ تُصَابُ فِىْ اَيْدِىْ بَائِعِيْهَا قَبْلَ قَبْضِ الْمُشْتَرِىْ لَهَا فَلَا يَحِلُّ لِلْبَاعَةِ اَخْذُ اَثْمَانِهَا لِاَنَّهُمْ يَاْخُذُوْنَهَا بِغَيْرِ حَقٍّ۔

فَهٰذَا تَاْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَهُمْ۔

فَاَمَّا مَا قَبَضَهُ الْمُشْتَرُوْنَ وَصَارَ فِىْ اَيْدِيْهِمْ فَذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبِيَاعَاتِ الَّتِىْ يَقْبِضُهَا الْمُشْتَرُوْنَ لَهَا فَيَحْدُثُ بِهَا الْاٰفَاتُ فِىْ اَيْدِيْهِمْ فَكَمَا كَانَ غَيْرُ الثِّمَارِ يَذْهَبُ مِنْ اَمْوَالِ الْمُشْتَرِيْنَ لَهَا لَا مِنْ اَمْوَالِ بَاعَتِهَا فَكَذٰلِكَ الثِّمَارُ۔

فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔

۱۳۸۳- لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ السَّيْلَحِيْنِىْ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالُوْا ابْنُ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِىْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبْطِلْ دَيْنَ الْغُرَمَاءِ بِذَهَابِ الثِّمَارِ وَفِيْهِمْ بَاعَتُهَا وَلَمْ يَرُدَّهٗ عَلَى الْبَاعَةِ بِالثَّمَنِ اِنْ كَانُوْا قَدْ قَبَضُوْا ذٰلِكَ مِنْهُ۔

وہ یوں کہ انہوں نے اس میں بیچنے کا ذکر کیا لیکن قبضہ کا ذکر نہیں کیا تو ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ سودے مراد ہیں جو ابھی تک بیچنے والوں کے قبضہ میں ہیں اور خریدار نے قبضہ نہیں کیا تو بیچنے والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ انکی قیمت وصول کریں کیونکہ اس طرح وہ کسی حق کے بغیر وصول کریں گے۔

ان حضرات کے نزدیک حدیث کا مفہوم یہ ہے۔

لیکن جس پر خریدار نے قبضہ کر لیا تو وہ ان تمام سودوں کی طرح ہو جائے گا جن پر خریدار قبضہ کر لیتے ہیں پھر ان کے پاس آفات پہنچتی ہیں تو جس طرح پھلوں کے علاوہ یہ مال مشتری کی طرف سے ضائع قرار پاتا ہے۔ بیچنے والے کی طرف سے نہیں پھلوں کا حکم بھی یہی ہے۔

قیاس بھی یہی ہے اور اس حدیث کو اس معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔

کیونکہ مختلف طرق سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے پھل خریدے تو ان پر آفت آگئی اور اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو، چنانچہ اسے صدقہ دیا گیا لیکن وہ اتنی مقدار کو نہ پہنچا کہ قرض کی ادائیگی ہو سکے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جو کچھ پاتے ہو لے لو اور اس کے علاوہ تمہارے لیے کچھ نہیں

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے قرض خواہوں کے قرض کو باطل قرار نہیں دیا اور ان میں پھلوں کے بیچنے والے بھی تھے اور آپ نے (پھلوں کی) قیمت کے سلسلے میں اسے (خریدار کو)

بیچنے والوں کی طرف [illegible]

ثَبَتَ اَنَّ الْجَوَائِحَ الْحَادِثَةَ فِيْ يَدِ الْمُشْتَرِيْ لَا تَكُوْنُ مُبْطِلَةً عَنْهُ شَيْئًا مِنَ الثَّمَنِ الَّذِيْ عَلَيْهِ لِلْبَائِعِ۔

تو ثابت ہوا کہ خریدار کے پاس جو آفات ظاہر ہوں تو ان کے برابر قیمت بائع سے نہیں مانگی جائے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ الثِّمَارَ لَا تُشْبِهُ سَائِرَ الْبِيَاعَاتِ لِاَنَّهَا مُعَلَّقَةٌ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ لَا يَصِلُ اِلَيْهَا يَدُ مَنِ ابْتَاعَهَا اِلَّا بِقَطْعِهِ اِيَّاهَا وَسَائِرُ الْاَشْيَاءِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ فَمَا يَكُوْنُ مَقْبُوْضًا بِغَيْرِ قَطْعٍ مُسْتَانَفٍ فَهُوَ الَّذِيْ يَذْهَبُ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ وَمَا كَانَ لَا يُقْبَضُ اِلَّا بِقَطْعٍ مُسْتَانَفٍ فَهُوَ الَّذِيْ يَذْهَبُ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ پھل باقی فروخت ہونے والی اشیاء کے مشابہ نہیں ہیں کیونکہ وہ درختوں کے اوپر لٹکے ہوئے ہیں جب تک ان کو کاٹا نہ جائے خریدار کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا جب باقی چیزوں کا یہ حال نہیں تو جو چیز اس وقت کاٹنے کے بغیر قبضہ میں آجاتی ہے وہ خریدار کے مال سے ضائع ہوتی ہے اور جو چیز اس وقت کاٹنے کے بغیر قبضہ میں نہیں آتی وہ بیچنے والے کے مال سے ضائع ہوتی ہے۔

قِيْلَ لَهُ هٰذَا الْكَلَامُ فَاسِدٌ مِنْ وَجْهَيْنِ۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ کلام دو طرح فاسد ہے۔

اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاِنَّا رَاَيْنَا هٰذِهِ الثِّمَارَ اِذَا بِيْعَتْ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ فَذَهَبَتْ بِكَمَالِهَا اَوْ ذَهَبَ مِنْهَا شَيْءٌ فِيْ اَيْدِيْ بَاعَتِهَا ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ دُوْنَ اَمْوَالِ الْمُشْتَرِيْنَ فَكَانَ ذَهَابُ قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً لِاَنَّهُمْ لَمْ يَقْبِضُوْهَا فَاِذَا قَبَضُوْهَا فَذَهَبَ مِنْهَا مَا دُوْنَ الثُّلُثِ فَقَدْ اَجْمَعَ اَنَّهُ ذَاهِبٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ لِاَنَّهُ ذَهَبَ بَعْدَ قَبْضِهِ اِيَّاهُ فَلَمَّا اسْتَوٰى ذَهَابُ قَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فِيْ يَدِ الْبَائِعِ فَكَانَ قَلِيْلُهُ اِذَا ذَهَبَ فِيْ يَدِ الْمُشْتَرِيْ ذَهَبَ مِنْ مَالِهِ كَانَ ذَهَابُ كَثِيْرِهِ كَذٰلِكَ وَكَانَ الْمُشْتَرِيْ بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَمَرِ النَّخْلِ قَابِضًا لَهُ وَاِنْ لَمْ يَقْطَعْهُ فَهٰذَا وَجْهٌ۔

ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پھلوں کو درختوں کے اوپر بیچا جائے اور وہ مکمل طور یا کچھ حصہ بیچنے والے کے قبضہ کی صورت میں ضائع ہو جائے تو وہ بیچنے والوں کے مال سے ضائع ہوتا ہے خریدار کے مال سے نہیں اس میں تھوڑے یا زیادہ کا ضائع ہونا برابر ہے کیونکہ انہوں نے (خریدار والے) قبضہ نہیں کیا جب وہ قبضہ کرلیں اب تہائی سے کم حصہ ضائع ہو تو بالاتفاق یہ خریدار کے مال سے ضائع ہوگا کیونکہ یہ اس کے قبضہ کرنے کے بعد ضائع ہوا تو جب بیچنے والے کے ہاتھ میں قلیل و کثیر کا ضائع ہونا برابر ہے تو خریدار کے ہاتھ میں تھوڑے مال کا ضائع ہونا جب اس کی طرف سے ضائع ہوتا ہے تو زیادہ مال بھی اسی کی طرف سے ضائع ہوگا اور بائع کا مشتری کو پھل کی اجازت دے دینا اس کا قبضہ قرار پائے گا یہ ایک وجہ فساد ہے۔

وَوَجْهٌ اٰخَرُ اِنَّا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُقْبَضَ وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَكَانَتِ الثِّمَارُ فِيْ ذٰلِكَ دَاخِلَةً بِاتِّفَاقِهِمْ وَاَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُشْتَرِيَ لَهَا لَوْ بَاعَهَا فِيْ يَدِ بَائِعِهَا كَانَ بَيْعُهُ بَاطِلًا وَلَوْ بَاعَهَا بَعْدَ اَنْ خَلَّى الْبَائِعُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا وَلَمْ

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ کئے بغیر غلہ بیچنے سے منع فرمایا اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اور پھل بھی بالاتفاق اس میں داخل ہیں اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ بائع کے قبضہ میں ہوں اور خریدار بیچ دے تو یہ بیع باطل ہوگی اور اگر وہ بائع کی طرف پھلوں تک رسائی کی اجازت دینے کے بعد بیچے اور ابھی تک نہ کاٹے تو یہ

يَقْطَعُهَا كَانَ بَيْعُهُ جَائِزًا فَصَارَ قَابِضًا لَهَا بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَبْلَ قَطْعِهِ إِيَّاهَا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ قَبْضَ الْمُشْتَرِي الْمُعَلَّقَةَ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ هُوَ بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا وَإِمْكَانِهِ إِيَّاهُ مِنْهَا فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ فَقَدْ صَارَتْ فِي يَدِهِ وَفِي ضَمَانِهِ وَبَرِئَ مِنْهَا الْبَائِعُ فَمَا حَدَثَ فِيهَا مِنْ جَائِحَةٍ أَتَتْ عَلَيْهَا كُلِّهَا أَوْ عَلَى بَعْضِهَا فَهِيَ ذَاهِبَةٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي لَا مِنْ مَالِ الْبَائِعِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

بیع جائز ہے کیونکہ بائع کی طرف سے رکاوٹ کے خاتمہ پر وہ پھلوں پر قابض ہو گیا ہے اگرچہ ابھی اس نے انہیں توڑا نہیں ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں پر خریدار کا قبضہ یہ ہے کہ بائع اسے پھلوں تک پہنچنے کی اجازت دے دے اور وہ ان پر قادر ہو جائے جب وہ ایسا کرے گا تو پھل اس کے قبضہ اور ضمان میں ہوں گے اور بائع بری الذمہ ہو جائے گا اب جو آفت ان پھلوں پر آئے گی چاہے تمام پر آئے یا بعض پر، وہ خریدار کے مال کو ہلاک کرے گی بائع کے مال کو نہیں۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴۹ مَا نُهِيَ عَنْ بَيْعِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ

قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کو بیچنا منع ہے

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرلے۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کئے بغیر نہ بیچے۔

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچے۔

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت عبیداللہ بن عمر، عمر بن محمد اور مالک وغیرہ فرماتے ہیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اس پر قبضہ کئے بغیر اسے نہ بیچے۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مَالِكٌ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت مالک نے (یستوفیہ کی بجائے) یقبضہ "(قبضہ کرلے)" کا لفظ فرمایا ہے۔

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَبِيْعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص غلہ (پیمانے کے ساتھ) ماپ کر خریدے تو پھر اسے قبضہ کئے بغیر بیچ دے۔

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے غلہ خریدا وہ اسے قبضہ کرنے تک نہ بیچے۔

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجُشَمِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَوْ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَبِيعُ الطَّعَامَ فَلَا تَبِيعُهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے خبر نہ دوں کہ جب تو غلہ بیچے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچ۔

۱۲۶۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن صیفی، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے "قبضہ کرے گا" لفظ فرمایا

۱۲۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ كُنْتُ أَشْتَرِي طَعَامًا فَأَرْبَحُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ۔

حضرت حزام بن حکیم، حضرت حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں غلہ خریدا کرتا تھا تو قبضہ کرنے سے پہلے اس سے نفع حاصل کرتا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا لَمْ يَجُزْ لَهُ بَيْعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ وَمَنِ اشْتَرَى غَيْرَ الطَّعَامِ حَلَّ لَهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص غلہ خریدے اس کے لیے جائز نہیں کہ اس پر قبضہ کرنے

بَيْعُهُ وَإِنْ لَّمْ يَقْبِضْهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَقَالُوْا لَمَّا قَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ اِلَى الطَّعَامِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ غَيْرِ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ حُكْمِ الطَّعَامِ۔

سے پہلے اسے بیچے اور جو آدمی غلہ کے علاوہ کچھ خریدے اس کے لیے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا بھی جائز ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے اور فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت میں غلے کا ارادہ فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غلہ کے علاوہ چیزوں کا حکم اس کے خلاف ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا ذٰلِكَ النَّهْيُ قَدْ وَقَعَ عَلَى الطَّعَامِ وَغَيْرِ الطَّعَامِ وَاِنْ كَانَ الْمَذْكُوْرُ فِي الْاٰثَارِ الَّتِيْ ذُكِرَ ذٰلِكَ النَّهْيُ فِيْهَا هُوَ الطَّعَامُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نہی غلہ اور اس کے علاوہ سب کو شامل ہے اگرچہ ان مذکورہ روایات میں نہی غلے سے متعلق ذکر کی گئی ہے۔

۱۲۶۴ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوْقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِيْ رَجُلٌ فَاَعْطَانِيْ بِهٖ رِبْحًا حَسَنًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى يَدِهٖ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ بِذِرَاعِيْ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهٗ حَتّٰى تَحُوْزَهٗ عَلٰى رَحْلِكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّبِيْعَ السِّلَعَ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ اِلٰى رِحَالِهِمْ **فَلَمَّا** اَخْبَرَ زَيْدٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ الزَّيْتَ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا كَانَ نَهٰى عَنْ بَيْعِهٖ قَبْلَ قَبْضِهٖ وَهُوَ غَيْرُ الطَّعَامِ الَّذِيْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلِمَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنْ بَيْعِهٖ بَعْدَ ابْتِيَاعِهٖ حَتّٰى يُقْبَضَ وَعَمِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ فَاَرَادَ بَيْعَ الزَّيْتِ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبید بن حنین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بازار میں زیتون کا تیل خریدا جب میں نے سودا کر لیا تو مجھے ایک شخص ملا اس نے مجھے اس کا اچھا نفع دیا میں نے اس کے ساتھ سودا کرنے کا ارادہ کر لیا تو پیچھے سے ایک شخص نے میرا بازو پکڑا میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا جہاں سے خریدا ہے وہاں ہی نہ بیچو بلکہ اسے اپنی رہائش گاہ میں منتقل کرو کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جگہ سودا کرنے سے منع فرمایا جہاں سے وہ خریدا گیا حتیٰ کہ تاجر حضرات اسے اپنی رہائش گاہ میں لے جائیں۔ تو جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت میں زیتون بھی داخل ہے اور وہ اس غلہ کا غیر ہے جس کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل ہوا کہ خریدنے کے بعد اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچا جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر عمل کیا چنانچہ قبضہ کرنے سے پہلے زیتون کو بیچنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ

قَبْلَ تَبَيُّنِهِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَمْ يَكُنْ كَانَ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ قَصْدِهِ إِلَى الطَّعَامِ بِمَا نَعَى أَنْ يَكُوْنَ غَيْرُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الطَّعَامِ ثُمَّ أَكَّدَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ ابْتِيَاعِ السِّلَعِ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ فَجَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ كُلَّ السِّلَعِ وَفِيْهَا غَيْرُ الطَّعَامِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَا تَجُوْزُ بَيْعُ شَيْءٍ أُبْتِيْعَ إِلَّا بَعْدَ قَبْضِ مُبْتَاعِهِ إِيَّاهُ طَعَامًا كَانَ أَوْ غَيْرَ الطَّعَامِ۔

وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهُ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ إِلَى الطَّعَامِ۔

۱۲۶۵ - مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَمْ يَمْنَعْهُ قَصْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الطَّعَامِ أَنْ يُدْخِلَ فِيْ ذٰلِكَ النَّهْيِ غَيْرَ الطَّعَامِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

وہ غلہ نہیں ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس بات کو قبول کیا اور انہوں نے ان روایات کے ضمن میں جن کو باب کے شروع میں ذکر کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلے کا ارادہ کرنے کے سلسلے میں کوئی ایسی بات نہیں سنی جو اس سلسلے میں غیر غلہ کے لیے خلاف حکم میں رکاوٹ بنتی ہو پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس بات کو پکا کر دیا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سامان کے اسی جگہ بیچنے سے منع کرتے تھے جہاں سے وہ خریدا گیا یہاں تک کہ تاجر حضرات اسے اپنے گھروں میں لے جائیں تو آپ نے اس میں ہر قسم کے سامان کا ذکر کیا جس میں غلہ کے علاوہ اشیاء بھی داخل ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو خریدا جائے وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری چیز قبضہ کیے بغیر اسے بیچنا جائز نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی بات فرمائی حالانکہ وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے کہ آپ نے قبضہ سے پہلے بیچنے کی ممانعت سے غلے کا ارادہ فرمایا۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس چیز سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ قبضہ کرنے سے پہلے غلہ بیچنا ہے حضرت ابن عباس اپنی رائے سے فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں ہر چیز اس کی مثل ہے۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی سے غلہ مراد لینے نے ہر چیز کو اس ممانعت میں داخل کرنے سے نہیں روکا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْمَبِيْعَ فَيَبِيْعُهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ قَالَ اَكْرَهُهُ ـ

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچ دیتا ہے وہ فرماتے ہیں میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔

۱۲۶۷ - فَهٰذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ سَوّٰى بَيْنَ الْاَشْيَاءِ الْمَبِيْعَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَصْدَهٗ بِالنَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِيْهِ حَتّٰى يُقْبَضَ اِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهٖ ـ

تو یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس سلسلے تمام فروخت شدہ اشیاء کو برابر رکھا حالانکہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے کہ آپ نے قبضہ سے پہلے بیچنے کی ممانعت میں غلہ مراد لیا ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ النَّهْيُ عَلٰى مَا قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفُنَا لَهٗ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ قَصَدَ بِالنَّهْيِ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَعُمَّ الْاَشْيَاءَ ـ

تو یہ نہی اس بات پر دلالت کرتی ہے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نہی سے صرف غلہ کیسے مراد لیا اور اس حکم کو عام نہیں رکھا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ هٰذَا فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَاَوْجَبَ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ الْمَذْكُوْرَ فِي الْاٰيَةِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ قَاتِلِ الصَّيْدِ خَطَأً اَنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَنَّ ذِكْرَهُ الْعَمْدَ لَا يَنْفِي الْخَطَأَ فَكَذٰلِكَ ذِكْرُهُ الطَّعَامَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِهٖ قَبْلَ الْقَبْضِ لَا يَنْفِيْ غَيْرَ الطَّعَامِ ـ

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے قرآن پاک میں اس کی مثل پایا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار کو قتل نہ کرو اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے گا (آخر تک) تو اس کی وہ سزا واجب فرمائی جو اس آیت میں مذکور ہے اور اہل علم نے غلطی سے شکار کرنے والے کے بارے میں اختلاف نہیں کیا کہ اس کی سزا بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا لفظ "عمد" (ارادتاً) ذکر کرنا خطا کی نفی نہیں کرتا اسی طرح قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت کے سلسلے میں غلے کا ذکر اسکے غیر کی نفی نہیں کرتا۔

وَقَدْ رَاَيْنَا الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ وَلَا يَجُوْزُ فِي الْعُرُوْضِ وَكَانَ الطَّعَامُ اَوْسَعَ اَمْرًا فِي الْبُيُوْعِ مِنْ غَيْرِ الطَّعَامِ لِاَنَّ الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُسْلَمِ اِلَيْهِ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِهٖ فَلَمَّا كَانَ الطَّعَامُ اَوْسَعَ اَمْرًا فِي الْبُيُوْعِ وَاَكْثَرَ جَوَازًا وَرَاَيْنَا قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِهٖ حَتّٰى يُقْبَضَ كَانَ ذٰلِكَ فِيْمَا

اور ہم دیکھتے ہیں کہ غلے میں بیع سلم (رقم پہلے دینا اور چیز بعد میں لینا بیع سلم ہے) جائز ہے اور سامان میں یہ بیع جائز نہیں خرید و فروخت کے سلسلے میں غلے میں زیادہ گنجائش ہے کیونکہ اس میں بیع سلم جائز ہے اگرچہ وہ غلہ مسلم الیہ (جس سے وہ خریدا جا رہا ہے) کے پاس نہ ہو جبکہ دیگر اشیاء میں یہ بیع جائز نہیں تو جب خرید و فروخت کے معاملے میں غلے سے زیادہ گنجائش ہے اور اس کا جواز بھی زیادہ ہے اور قبضے سے پہلے اس کا بیچنا جائز نہیں تو جن اشیاء میں بیع سلم جائز نہیں تو وہ اس بات کے زیادہ

لَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ أُخْرَى أَنْ لَا يَجُوْزَ بَيْعُهُ
حَتّٰى يُقْبَضَ فَقَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الَّذِيْ إِذَا نَهٰى عَنْهُ
دَلَّ نَهْيُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَهْيِهٖ
عَنْ غَيْرِهٖ وَأَغْنَاهُ ذِكْرُهُ لَهُ عَنْ ذِكْرِهٖ لِغَيْرِهٖ
فَقَامَ ذٰلِكَ مَقَامَ النَّهْيِ لَوْ عَمَّ بِهِ الْأَشْيَاءَ
كُلَّهَا وَلَوْ قَصَدَ بِالنَّهْيِ إِلٰى غَيْرِ الطَّعَامِ أَشْكَلَ
حُكْمُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى السَّامِعِ فَلَمْ
يَدْرِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا لِأَنَّهُ يَجِدُ الطَّعَامَ
يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِقَائِمٍ حِيْنَئِذٍ
وَلَيْسَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ فَيَقُوْلُ
كَمَا خَالَفَ الطَّعَامُ الْعُرُوْضَ فِيْ جَوَازِ السَّلَمِ
فِيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ
فِي الْعُرُوْضِ فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مُخَالِفًا
لَهُ فِيْ جَوَازِ بَيْعِهٖ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَإِنْ كَانَ
ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ فِي الْعُرُوْضِ۔

فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ قَصَدَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا
لَمْ يُقْبَضْ إِلَى الطَّعَامِ خَاصَّةً وَفِيْ ذٰلِكَ
حُجَّةٌ أُخْرٰى وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ حُرِّمَ بِهٖ
عَلٰى مُشْتَرِي الطَّعَامِ بَيْعُهُ قَبْلَ قَبْضِهٖ هُوَ أَنْ
لَا يَطِيْبَ لَهُ رِبْحُ مَا فِيْ ضَمَانِ غَيْرِهٖ فَإِذَا
قَبَضَهُ صَارَ فِيْ ضَمَانِهٖ فَطَابَ لَهُ رِبْحُهُ
فَجَازَ أَنْ يَبِيْعَهُ حَتّٰى أَحَبَّ وَالْعُرُوْضُ
الْمَبِيْعَةُ هٰذَا الْمَعْنٰى بِعَيْنِهٖ مَوْجُوْدٌ فِيْهَا وَ
ذٰلِكَ أَنَّ الرِّبْحَ فِيْهَا قَبْلَ قَبْضِهَا غَيْرُ
حَلَالٍ لِمُبْتَاعِهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ
يُضْمَنْ فَكَمَا كَانَ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ

لائق ہیں کہ قبضہ کرنے سے پہلے ان کا بیچنا جائز نہ ہو. تو نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہی کرتے ہوئے جس چیز کا ارادہ فرمایا وہ
اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے علاوہ اشیاء بھی اس
نہی میں شامل ہوں اور اس کے ذکر نے دوسری اشیاء کے ذکر
سے بے نیاز کر دیا تو یہی ان کی نہی کے قائم مقام ہو جائے گی اگر
تمام اشیاء مراد ہوں اور اگر آپ نہی سے غیر طعام کا قصد فرماتے
تو سننے والے پر غلے کا حکم مشتبہ ہو جاتا اور اسے معلوم نہ ہوتا
کہ آیا اس کا حکم بھی یہی ہے یا نہیں کیونکہ وہ دیکھتا کہ غلے میں
بیع سلم جائز ہے حالانکہ وہ اس وقت موجود نہیں جب کہ سامان
میں یہ جائز نہیں۔ تو وہ کہہ سکتا ہے کہ جس طرح بیع سلم
کے جواز میں غلہ، دوسرے اسباب سے مختلف
ہے حالانکہ وہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہیں
جب کہ سامان کا یہ حکم نہیں تو اس بات
کا احتمال ہے کہ باقی سامان کے برعکس
غلہ کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز
ہو۔

تو اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے
پہلے فروخت کرنے کی ممانعت میں صرف غلے کا قصد فرمایا اس سلسلے
میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ کہ غلہ خریدنے والے پر قبضہ کرنے
سے پہلے اس کا بیچنا اس لیے حرام ہے کہ اس کے لیے اس چیز کا
کا نفع لینا جائز نہیں جو دوسرے کی ضمان میں ہے جب اس پر
قبضہ کرے گا تو اس کی اپنی ضمان میں آجائے گی اور اب اس کا نفع لینا
جائز ہو جائے گا جب چاہے۔ تو ہر بیچے جانے والے سامان
میں یہ معنی پایا جاتا ہے یعنی خریدنے والے کے لیے قبضہ کرنے
سے پہلے نفع لینا حلال نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس وقت تک نفع لینے سے منع فرمایا جب تک وہ چیز
اپنی ضمان میں نہ آجائے تو جس طرح اس میں غلہ اور اس کے
علاوہ سامان داخل ہے اور کسی کے لیے بھی ضمان حاصل
کرنے سے پہلے نفع لینا جائز نہیں کیونکہ یہ نفع ممنوع ہے

الطَّعَامُ وَغَيْرُ الطَّعَامِ وَلَمْ يَكُنِ الرِّبْحُ يَطِيْبُ لِاَحَدٍ اِلَّا بِتَقَدُّمِ ضَمَانِهِ لِمَا كَانَ عَنْهُ ذٰلِكَ الرِّبْحُ فَكَذٰلِكَ الْاَشْيَاءُ الْمَبِيْعَةُ كُلُّهَا مَا كَانَ مِنْهَا يَطِيْبُ الرِّبْحُ فِيْهِ لِبَائِعِهِ فَحَلَالٌ لَهُ بَيْعُهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا يَحْرُمُ الرِّبْحُ فِيْهِ عَلٰى بَائِعِهِ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ بَيْعُهُ

تو اس طرح وہ تمام اشیاء جنہیں بیچا جائے اگر ضمان سے پ ان کا نفع لینا حلال ہے تو ان کا بیچنا بھی جائز ہ اور اگر بائع کے پر اس کا نفع لینا حرا ہے تو اس کا بیچنا بھی حرام ہو گا۔

وَقَدْ جَاءَتْ اَيْضًا اٰثَارٌ اُخَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ لَمْ يَقْصِدْ فِيْهَا اِلَى الطَّعَامِ وَلَا اِلٰى غَيْرِهٖ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور احادی بھی مروی ہیں جن میں آپ نے قبضہ کرنے سے پہلے کسی چ کو بیچنے سے منع فرمایا اور ان میں آپ نے غلے ر اس کا علاوہ کا قصد نہیں فرمایا (مطلق حکم ہے)

۱۲۶۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ يَعْلَى ابْنَ حَكِيْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ اِذَا ابْتَعْتَ شَيْئًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عصمہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام نے ان کو بتایا وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔

۱۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَشْتَرِيْ بُيُوْعًا فَمَا يَحِلُّ لِيْ مِنْهَا قَالَ اِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ۔

حضرت یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت یعلی بن حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ان کے والد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں کچھ اشیاء خریدتا ہوں تو ان میں کون سی چیز میرے لیے حلال ہے آپ نے فرمایا جب کوئی چیز خریدو تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الدُّوْرِ وَالْأَرَضِيْنَ قَبْلَ قَبْضِ مُشْتَرِيْهَا إِيَّاهَا لِأَنَّهَا لَا تُنْقَلُ وَلَا تُحَوَّلُ وَسَائِرُ الْبِيَاعَاتِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ وَالنَّظَرُ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا أَنْ يَكُوْنَ الْعُرُوْضُ وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الطَّعَامِ

بَابُ ۲۵: الْبَيْعِ يُشْتَرَطُ فِيْهِ شَرْطٌ لَيْسَ مِنْهُ

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ فَأَعْيَا فَأَدْرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ يَا جَابِرُ فَقَالَ أَعْيَا نَاضِحِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَعَكَ شَيْءٌ فَأَعْطَاهُ قَضِيْبًا أَوْ عُوْدًا فَنَخَسَهُ بِهِ أَوْ قَالَ ضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرَةً لَمْ يَكُنْ يَسِيْرُ مِثْلَهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ بِأُوْقِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ نَاضِحُكَ قَالَ فَبِعْتُهُ بِأُوْقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى أَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُهُ بِالْبَعِيْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰى أَنِّيْ إِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ مِنَ الْعَيْبَةِ أُوْقِيَّةً وَقَالَ انْطَلِقْ بِبَعِيْرِكَ فَهُمَا لَكَ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً بِثَمَنٍ

البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکانات اور زمینوں کو خریدنے والا قبضہ کرنے سے پہلے بیچ سکتا ہے کہ وہ غیر منقول ہیں اور اپنی جگہ سے پھیری نہیں جاتیں جبکہ دوسری اشیاء کا یہ حال نہیں ہے اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے کہ سامان اور دیگر تمام اشیاء برابر ہیں جیسا کہ ہم نے غلے کے سلسلے میں ذکر کیا۔

سودے میں ایسی شرط لگانا جس کا سودے سے کوئی تعلق نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے اونٹ پر جا رہے تھے کہ وہ تھک گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملے تو فرمایا اے جابر کیا حال ہے؟ عرض کیا میرا اونٹ تھک گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے ایک شاخ یا لکڑی آپ کو پیش کی آپ نے وہ لکڑی اسے (اونٹ کو) چبھودی وہ فرماتے ہیں یا اس کے ساتھ اسے مارا تو وہ اس طرح چلنے لگا کہ اس طرح (پہلے) نہیں چلتا تھا (فرماتے ہیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اس کو مجھ پر ایک اوقیہ (چھٹانک کا چوتھا حصہ) میں بیچ دو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اونٹ آپ ہی کا ہے فرماتے ہیں پھر میں نے اسے ایک اوقیہ کے بدلے بیچ دیا اور گھر آنے تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کیا (فرماتے ہیں) جب میں آیا تو اونٹ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال ہو کہ میں نے تمہیں اس لیے روکا کہ تیرا اونٹ لے لوں اے بلال رضی اللہ عنہ! انہیں تھیلی میں سے ایک اوقیہ چاندی دے دیں اور فرمایا اپنا اونٹ لے جائیں یہ دونوں (چاندی اور اونٹ) تمہارے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص معلوم قیمت

مَعْلُوْمٍ عَلٰی اَنْ یَّرْکَبَهَا الْبَائِعُ اِلٰی مَوْضِعٍ مَّعْلُوْمٍ اَنَّ الْبَیْعَ جَائِزٌ وَّالشَّرْطَ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِحَدِیْثِ جَابِرٍ هٰذَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ ثُمَّ افْتَرَقَ الْمُخَالِفُوْنَ لَهُمْ عَلٰی فِرْقَتَیْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ اَلْبَیْعُ جَائِزٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ اَلْبَیْعُ فَاسِدٌ وَسَنُبَیِّنُ مَا ذَهَبَتْ اِلَیْهِ الْفِرْقَتَانِ جَمِیْعًا فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهَاتَیْنِ الْفِرْقَتَیْنِ جَمِیْعًا عَلَی الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰی فِیْ حَدِیْثِ جَابِرٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَا اَنَّ فِیْهِ مَعْنَیَیْنِ یَدُلَّانِ اَنْ لَّا حُجَّةَ لَهُمْ فِیْهِ فَاَمَّا اَحَدُ الْمَعْنَیَیْنِ فَاِنَّ مُسَاوَمَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا كَانَتْ عَلَی الْبَعِیْرِ وَلَمْ یَشْتَرِطْ فِیْ ذٰلِكَ لِجَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رُكُوْبًا قَالَ جَابِرٌ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبِعْتُهٗ وَاسْتَثْنَیْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰی اَهْلِیْ فَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِنَّ الْبَیْعَ اِنَّمَا كَانَ عَلٰی مَا كَانَتْ عَلَیْهِ الْمُسَاوَمَةُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَانَ الْاِسْتِثْنَآءُ لِلرُّكُوْبِ مِنْ بَعْدُ فَكَانَ ذٰلِكَ الْاِسْتِثْنَآءُ مَفْصُوْلًا مِّنَ الْبَیْعِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَهٗ فَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ یَدُلُّنَا كَیْفَ حُكْمُ الْبَیْعِ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْاِسْتِثْنَآءُ مَشْرُوْطًا فِیْ عَقْدِهٖ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ اَمْ لَا۔

پر اپنا جانور بیچے اور بائع ایک معلوم جگہ تک اس پر سوار ہو کی شرط رکھے تو یہ سودا اور شرط دونوں جائز ہیں انہوں نے اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلا کیا ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت ک ہے پھر مخالفین دو جماعتوں میں بٹ گئے ایک جماعت کہتی ہے ک بیع جائز ہے اور شرط باطل ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے ک بیع فاسد ہو جاتی ہے ہم اس باب میں دو و گروہوں کا مذہب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پہلے گروہ کے خلاف ان دونوں گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں ایسے دو مفہوم پائے جاتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے نرخ مقرر کرنا اونٹ پر تھا اور اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے سواری کی شرط نہیں رکھی گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس کو بیچا اور اپنے گھر آنے تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کیا۔ تو اس حدیث کی توجیہہ یہ ہے کہ اس کا سودا صرف اس چیز پر تھا جس کا نرخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا پھر سواری کا استثناء اس کے بعد ہوا لہذا یہ استثناء بیع سے جدا تھا۔ کیونکہ وہ اس کے بعد تھا۔ تو اس حدیث میں اس بات پر دلیل نہیں جو اس بیع کے حکم پر دلالت کرے اگر یہ استثناء بیع میں شرط ہوتی تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا یا نہ؟

۱۲۷۱ - وَاَمَّا الْحُجَّةُ الْاُخْرٰی فَاِنَّ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَعِیْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِیْرُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰی اَنِّیْ اِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِاَذْهَبَ بِبَعِیْرِكَ یَا بِلَالُ اَعْطِهٖ اُوْقِیَّةً وَّخُذْ بَعِیْرَكَ فَهُمَا لَكَ ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الْاَوَّلَ لَمْ یَكُنْ عَلَی التَّبَایُعِ فَلَوْ ثَبَتَ اَنَّ الْاِشْتِرَاطَ لِلرُّكُوْبِ كَانَ فِیْ اَصْلِهٖ بَعْدَ ثُبُوْتِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ لَمْ یَكُنْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ حُجَّةٌ لِاَنَّ الْمُشْتَرَطَ فِیْهِ ذٰلِكَ الشَّرْطُ لَمْ یَكُنْ بَیْعًا وَّلِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ مَلَكَ الْبَعِیْرَ عَلٰی جَابِرٍ فَكَانَ اشْتِرَاطُ جَابِرٍ لِلرُّكُوْبِ اشْتِرَاطًا فِیْمَا هُوَ لَهٗ مَالِكٌ فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی حُكْمِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ لَوْ وَقَعَ فِیْ بَیْعٍ یُّوْجِبُ الْمِلْكَ لِلْمُشْتَرِیْ كَیْفَ كَانَ حُكْمُهٗ ۔

وَذَهَبَ الَّذِیْنَ اَبْطَلُوا الشَّرْطَ فِیْ ذٰلِكَ وَجَوَّزُوا الْبَیْعَ اِلٰی حَدِیْثِ بَرِیْرَةَ ۔

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا نَبِیْعُكِهَا عَلٰی اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَّحْیَی بْنِ

دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب میں مدینہ طیبہ آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اونٹ آپ کا ہے آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال ہو کہ میں نے تمہیں تمہارا اونٹ حاصل کرنے کے لیے ٹھہرایا ہے اے بلال! انہیں ایک اوقیہ چاندی دے دیں اور (اے جابر) آپ اپنا اونٹ بھی لے جائیں یہ دونوں تمہارے لیے ہیں۔

تو یہ اس باب پر دلالت ہے کہ پہلا قول سودے کے بارے میں نہیں تھا اگر اس علت کے ثابت ہونے کے بعد یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ سواری کی شرط اصل بیع میں تھی پھر بھی یہ حدیث حجت نہیں بن سکتی کیونکہ جس میں یہ شرط ہو وہ بیع نہیں ہوتی نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اونٹ کے مالک نہیں ہوئے لہٰذا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا سواری کی شرط لگانا اپنی ملکیت میں تھا اور اگر یہ شرط ایسی بیع میں واقع ہو جس سے خریدنے والے کے لیے ملک ثابت ہو جاتی ہے تو اس کے حکم پر بھی اس حدیث میں دلالت نہیں پائی جاتی جن لوگوں نے شرط کو باطل قرار دیا اور بیع کو جائز رکھا انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کے گھر والوں نے کہا ہم اس شرط پر اسے بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی ام المؤمنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس میں تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اس کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن فرماتی ہیں حضرت بریرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے امداد طلب کرنے آئیں تو ام المومنین

له ولاء کا مطلب یہ ہے کہ جس کو آزاد کیا جاتا ہے آزاد کرنے والا اس کا وارث قرار پاتا ہے

سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ
بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ
لَهَا عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ
لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ
فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا اِلَّا
اَنْ يَّكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى
فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ
اَعْتَقَ۔

۱۲۷۴ - **وَحَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ
قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ
الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا
فَاشْتَرَطَ مَوَالِيْهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ
لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۱۲۷۵ - **وَحَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ
ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ
بَرِيْرَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا
الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا
فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۱۲۷۶ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ

نے ان سے فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں کہ میں تمہا...
قیمت یکمشت ان کے حوالے کر دوں اور تمہیں آزاد ک...
دوں تو میں ایسا کروں حضرت بریرہ نے اپنے گھ...
والوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا نہیں البتہ...
کہ تمہاری ولاء ہمارے لیے ہو حضرت مالک فرماتے ہیں حض...
یحیٰی نے فرمایا حضرت عمرہ کا خیال ہے کہ حضرت...
رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم...
خدمت میں یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا...
اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کے لیے...
ہے جو آزاد کرے۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا
ارادہ کیا تاکہ اسے آزاد کر دیں تو اس کے مالکوں نے
اس کی ولاء کی شرط رکھی ام المؤمنین نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ
نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو بے شک ولاء
اس کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت اسود، حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ کے
گھر والوں (مالکوں) نے انہیں بیچنے کا ارادہ
کیا اور ولاء کی شرط رکھی ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو
بلاشبہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد
کرے۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ اپنے بدل
کتابت کے سلسلے میں تعاون حاصل کرنے آئیں تو ام المؤمنین نے
فرمایا اگر تمہارے گھر والے چاہیں تو میں خرید لوں اور تمہاری

تَسْتَعِيْنُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ اشْتَرَيْتُكِ وَنَقَدْتُ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَلَا يَضُرُّكِ مَا قَالُوْا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

قیمت بکمشت انہیں ادا کر دوں چنانچہ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے انکار کر دیا البتہ یہ کہ ولاء ان کو حاصل ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اسے خرید لو ان لوگوں کی بات تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ أَهْلُ بَرِيْرَةَ أَرَادُوْا بَيْعَهَا عَلَى أَنْ تُعْتَقَ وَيَكُوْنَ وَلَاءُهَا لَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يَضُرُّكِ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الشُّرُوْطَ كُلَّهَا الَّتِيْ تُشْتَرَطُ فِي الْبُيُوْعِ وَإِنَّهَا تَبْطُلُ وَتَثْبُتُ الْبُيُوْعُ.

یہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ کے گھر والوں نے انہیں اس شرط پر بیچنے کا ارادہ کیا کہ ان کو آزاد کیا جائے اور ولاء ان کو حاصل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہارے لیے یہ بات مضر نہیں ہے بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ بیع میں اس قسم کی تمام شروط باطل ہیں اور بیع ثابت ہو جاتی ہے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ هٰكَذَا رُوِيَتْ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَلَاءُهَا لَهُمْ.

ان حضرات کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یہ تمام روایات اسی طرح مروی ہیں کہ ام المومنین نے ان کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت بریرہ کے مالکوں نے انکار کیا البتہ یہ کہ ولاء ان کو حاصل ہو۔

۱۲۷۷ - وَقَدْ رَوَاهَا آخَرُوْنَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّيْ قَدْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَةٌ فَأَعِيْنِيْنِيْ وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا

لیکن اسے دوسرے حضرات نے اس کے خلاف روایت کیا ہے حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر کتابت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے لہذا آپ میری مدد فرمائیں اور ابھی تک انہوں نے بدل کتابت میں سے کچھ نہیں دیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں ان کو یہ تمام مال دوں اور تمہاری ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی وہ اپنے گھر والوں کے پاس گئیں اور انہیں یہ

عَآئِشَةُ ارْجِعِیْ اِلٰی اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَّ يَكُوْنَ وَلَآءُكِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ اِلٰی اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَآءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ وَلَآءُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ مِنْهَا ابْتَاعِیْ وَاَعْتِقِیْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ نَاسٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَّيْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَآءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

بات بتائی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر ام المومنین صرف ثواب کی نیت سے ایسا کرنا چاہیں (ولاء کا مطالبہ نہ کریں) تو ایسا کریں اور تمہاری ولاء ہمیں حاصل ہوگی ام المومنین نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا یہ بات نہیں حضرت بریرہ (کے خریدنے) سے یہ شرط تمہیں نہیں روکتی خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا حمد وثنا کے بعد! ان لوگوں کا کیا حال ہے جو (سودے میں) ایسی شرائط رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ زیادہ حق رکھتا ہے اور اس کی شرط زیادہ مضبوط ہے بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِی الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ اِنَّ اَهْلَ بَرِيْرَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا عَلٰی اَنْ تُعْتِقَهَا عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَيَكُوْنَ وَلَآءُهَا لَهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کا مفہوم پہلی احادیث کے علاوہ ہے وہ یوں کہ پہلی احادیث میں ہے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا اور یہ شرط رکھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے آزاد کریں اور ولاء ان (مالکوں) کے لیے ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تمہاری لیے رکاوٹ نہیں بنتی اسے آزاد کر دو ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

فَكَانَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِبَاحَةُ الْبَيْعِ عَلٰی اَنْ يُّعْتِقَ الْمُشْتَرِیْ وَعَلٰی اَنْ يَّكُوْنَ وَلَآءُ الْمُعْتَقِ لِلْبَائِعِ فَاِذَا وَقَعَ ذٰلِكَ ثَبَتَ الْبَيْعُ وَبَطَلَ الشَّرْطُ وَكَانَ الْوَلَآءُ لِلْمُعْتِقِ ۔

تو اس حدیث میں اس بات کا جواز ہے کہ خریدنے والا آزاد کرے اور اس کی ولاء بائع کو حاصل ہو جب یہ بات واقع ہو تو بیع ثابت ہو جائے گی شرط باطل ہوگی اور ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہوگی۔

وَفِیْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

جب کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سے جو روایت

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَہَا اِنْ اَحَبَّ اَھْلُكِ اَنْ اُعْطِیَھُمْ ذٰلِكَ تُرِیْدُ الْکِتَابَۃَ صَبَّۃً وَّاحِدَۃً فَعَلْتُ وَیَکُوْنُ وَلَاءُكِ لِیْ فَلَمَّا عَرَضَتْ عَلَیْھِمْ بَرِیْرَۃُ ذٰلِكَ قَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْكِ فَلْتَفْعَلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْہَا اِشْتَرِیْہَا فَاَعْتِقِیْہَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

فَکَانَ الَّذِیْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِمَّا کَانَ مِنْ اَھْلِ بَرِیْرَۃَ مِنِ اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ لَیْسَ فِیْ بَیْعٍ وَّلٰکِنْ فِیْ اَدَاءِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِلَیْھِمُ الْکِتَابَۃَ عَنْ بَرِیْرَۃَ وَھُمْ تَوَلَّوْا عَقْدَ تِلْكَ الْکِتَابَۃِ وَلَمْ یَکُنْ تَقَدَّمَ ذٰلِكَ الْاَدَاءَ مِنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مِلْكٌ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْہَا اَیْ لَا تَرْجِعِیْنَ لِھٰذَا الْمَعْنٰی عَمَّا کُنْتِ نَوَیْتِ فِیْ عِتْقِہَا مِنَ الثَّوَابِ اِشْتَرِیْہَا فَاَعْتِقِیْہَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَکَانَ ذِکْرُ ذٰلِكَ الشِّرَاءِ ھٰھُنَا اِبْتِدَاءً مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِمَّا کَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ بَیْنَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَبَیْنَ اَھْلِ بَرِیْرَۃَ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ کَانَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ کَانَ مِائَۃَ شَرْطٍ۔

نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ سے فرمایا اگر تمہارے گھر والے پسند کریں کہ میں ان کو یہ بدل کتابت یکشمت دے دوں تو میں ایسا کروں گی اور تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی جب حضرت بریرہ نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا اگر ام المومنین محض ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ بات نہیں اس سے نہیں روکتی اسے خرید کر آزاد کر دو بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

تو گویا اس حدیث میں حضرت بریرہ کے مالکان نے جو ولاء کی شرط رکھی تھی وہ سودے میں نہیں تھی بلکہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے حضرت بریرہ کے بدل کتابت کی ادائیگی میں تھی۔ اور عقدِ کتابت انہی لوگوں نے کیا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بدل کتابت کی ادائیگی سے پہلے ملک ثابت نہ ہوئی تھی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا یہ بات تمہیں اس (حضرت بریرہ) سے نہیں روکتی اس وجہ سے اس ثواب سے رجوع نہ کرو جس کا حضرت بریرہ کو آزاد کرنے سے تم نے ارادہ کیا اسے خرید کر آزاد کرو ولاء تو آزاد کرنے والے کے لیے ہے تو اس خریدنے کا ذکر ابتدائی طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اس سے پہلے حضرت عائشہ اور مالکانِ بریرہ کے درمیان ایسی بات نہیں ہوئی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط مقرر کرتے ہیں جو قرآن پاک میں نہیں ہیں ہر وہ شرط جو قرآن پاک سے نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرائط ہوں تو آپ کا یہ ارشاد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اس ولاء کی طلب پر اعتراض ہے جس کا مالک کوئی دوسرا تھا کیونکہ اس نے اپنی ملک کی وجہ سے اس کو مکاتبہ بنایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین کو متنبہ فرمایا اور اس

إِنْكَارًا مِنْهُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي طَلَبِهَا وَلَاءَ مَنْ تَوَلَّى غَيْرُهَا كِتَابَتَهَا بِحَقِّ مِلْكِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ نَبَّهَهَا وَعَلَّمَهَا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَيْ إِنَّ الْمُكَاتَبَ إِذَا أُعْتِقَ بِأَدَاءِ الْكِتَابَةِ فَمُكَاتِبُهُ هُوَ الَّذِي أَعْتَقَهُ فَوَلَاؤُهُ لَهُ۔

بات کی تعلیم دی کہ ولاء اس شخص کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے یعنی جب مکاتب، بدل کتابت کے بدلے آزاد کرے تو مکاتب ہی نے اسے آزاد کیا تو اس کی ولاء بھی اس کے لیے ہو گی۔

فَهَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ ضِدُّ مَا فِي غَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ وَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ فِي الْبَيْعِ كَيْفَ حُكْمُهُ هَلْ يَجِبُ فِيهِ فَسَادُ الْبَيْعِ أَمْ لَا۔

تو یہ حدیث ان گزشتہ احادیث کے خلاف ہے اور اس میں ولاء کی شرط رکھنے پر کہ اس کا کیا کہ اس سے بیع فاسد ہو گی یا نہ کوئی دلیل نہیں۔

۱۲۷۹- فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ فَزَادَ فِيهِ شَيْئًا قُلْنَا لَهُ صَدَقْتَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذَلِكَ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ہشام بن عروہ نے اسے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ ہم اسے کہیں گے کہ تو نے سچ کہا حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ میرے پاس آئیں اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ پر کتابت کی ہے ایک سال میں ایک اوقیہ دینا ہے لہذا میری مدد کیجئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالکان چاہیں کہ میں انہیں یہ (نو اوقیہ) گن دوں تو میں ایسا کردوں گی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکان کے پاس گئیں اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے انکار کیا وہ اپنے مالکان کے پاس سے آگئیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے عرض کیا کہ میں نے یہ بات اپنے مالکان کو بتائی لیکن انہوں نے انکار کردیا البتہ یہ کہ ان کی ولاء انہیں حاصل ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو حضرت بریرہ سے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو آپ نے فرمایا اسے لے لو اور شرط رکھو ولاء تو اسی کے لیے ہے جس نے اسے آزاد کیا ہو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا کیا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے

فِي النَّاسِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ۔

١٢٨٠- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الَّذِي كَانَ فِيهِ الْإِشْتِرَاطُ مِنْ أَهْلِ بَرِيرَةَ أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ وَإِبَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهَا هُوَ أَدَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ بَرِيرَةَ الْكِتَابَةَ۔

فَقَدِ اتَّفَقَ الزُّهْرِيُّ وَهِشَامٌ عَلَى هٰذَا وَخَالَفَا فِي ذٰلِكَ أَصْحَابُ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ وَزَادَ هِشَامٌ عَلَى الزُّهْرِيِّ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ هٰكَذَا فِي حَدِيثِ هِشَامٍ وَمَوْضِعُ هٰذَا الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

فَفِي هٰذَا اخْتَلَفَ هِشَامٌ وَالزُّهْرِيُّ فَإِنْ كَانَ الَّذِي يُعْتَبَرُ فِي هٰذَا هُوَ الضَّبْطُ وَالْحِفْظُ فَيُؤْخَذُ بِمَا رَوَى أَهْلُهُ وَيُتْرَكُ مَا رَوَى الْآخَرُونَ فَإِنَّ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ أَوْلَى لِأَنَّهُ أَتْقَنُ وَأَضْبَطُ وَأَحْفَظُ مِنْ هِشَامٍ۔

وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُعْتَبَرُ فِي ذٰلِكَ هُوَ التَّأْوِيلُ فَإِنَّ قَوْلَهُ خُذِيهَا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ ابْتَاعِيهَا كَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ بِكَمْ أَخَذَ هٰذَا الْعَبْدَ يُرِيدُ بِذٰلِكَ بِكَمِ ابْتَاعَ هٰذَا الْعَبْدَ وَكَمَا

پھر حضرت زہری کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں حدیث زہری کی مثل ہے حضرت بریرہ کی طرف سے جو شرط تھی وہ یہ تھی کہ ولاء ان کے مالکان کے لیے ہوگی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے انکار کیا مگر یہ کہ ولاء ان کے لیے ہو تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے حضرت بریرہ کا بدل کتابت ادا کرنا تھا۔

حضرت زہری اور حضرت ہشام ہیں اس بات پر اتفاق ہے اس سلسلے میں پہلی احادیث پیش کرنے والوں نے اختلاف کیا ہے حضرت ہشام نے حضرت زہری کی حدیث پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا اضافہ کیا ہے کہ اسے خرید و اور شرط رکھو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے حضرت ہشام کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اس گفتگو کے سلسلے حضرت زہری کی روایت میں اس جگہ ہے کہ خریدو اور آزاد کرو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والوں کے لیے ہے۔

تو اس میں حضرت زہری اور ہشام (کی روایات) کا اختلاف ہے

اگر اس سلسلے میں ضبط و حفظ کا اعتبار کیا جائے تو جو کچھ اہل ضبط و حفظ نے روایت کیا جائے گا اور دوسرے لوگوں کی روایت کو چھوڑ دیا جائے گا پس جو کچھ حضرت زہری نے روایت کیا وہ اولیٰ ہے کیونکہ وہ حضرت ہشام کی نسبت زیادہ مضبوط اور اچھے ضبط و حفظ کے مالک ہیں۔

اور اگر اس میں تاویل کا اعتبار کیا جائے تو آپ کے ارشاد گرامی اسے "لے لو" کا مطلب "خرید لو" بھی ہو سکتا ہے کیونکہ آدمی اپنے ساتھی سے پوچھتا ہے یہ غلام کتنے میں لیا یعنی کتنی قیمت پر خریدا ہے؟ اور جس طرح ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے یہ غلام ایک ہزار درہم میں لے لو تو اس سے بھی

يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ خُذْ هٰذَا الْعَبْدَ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْبَيْعَ۔

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرِطِيْ فَلَمْ يُبَيِّنْ مَا تَشْتَرِطُ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ وَاشْتَرِطِيْ مَا يُشْتَرَطُ فِي الْبِيَاعَاتِ الصِّحَاحِ فَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ هٰذَا لِمَا كَشَفَ مَعْنَاهُ خِلَافٌ لِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَا بَيَانَ فِيْهِمَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ اِذَا وَقَعَ فِيْهِ مِثْلُ هٰذَا الشَّرْطِ هَلْ يَكُوْنُ فَاسِدًا اَوْ هَلْ يَكُوْنُ جَائِزًا۔

وَاَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ اَفْسَدُوا الْبَيْعَ بِذٰلِكَ الشَّرْطِ۔

۱۲۸۱ - **فَمَا حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ وَّعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔

۱۲۸۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ۔

۱۲۸۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۲۸۴ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

سودا مراد ہوتا ہے۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرط رکھو اور بیان نہیں فرمایا کہ کون سی بات شرط رکھی جائے تو ہو سکتا ہے ان کا ارادہ یہ ہو کہ وہ بات شرط رکھو جو صحیح سودوں میں ہوتی ہے تو حضرت ہشام کی اس حدیث کا مفہوم جب واضح ہوا تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کے خلاف ہو جو حضرت زہری کی حدیث میں ہے اور ان دونوں حدیثوں میں اُس بیع کا حکم بھی بیان نہیں ہوا جب اس میں یہ شرط پائی جائے کہ آیا وہ فاسد ہے یا جائز؟

اس شرط کی وجہ سے بیع کو فاسد قرار دینے والوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے بیع اور قرض نیز ایک بیع میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض اور بیع نیز ایک سودے میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔

حضرت سلیمان بن حرب، حضرت حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن فضل فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّعَنْ سَلَفٍ وَّ بَيْعٍ۔

حضرت عبد الملک بن ابو سلیمان، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دو شرطوں نیز قرض مع بیع سے منع فرمایا۔

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عامر احول، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَّسَلَفٍ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودے اور قرض سے منع فرمایا۔

قَالُوْا فَالْبَيْعُ فِيْ نَفْسِهٖ شَرْطٌ فَإِذَا شُرِطَ فِيْهِ شَرْطٌ اٰخَرُ فَكَانَ هٰذَا شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ فَهٰذَا هُوَ الشَّرْطَانِ الْمَنْهِيُّ عَنْهُمَا عِنْدَهُمُ الْمَذْكُوْرَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں بیع فی نفسہ شرط ہے جب اس میں دوسری شرط رکھ دی گئی تو یہ سودے میں دو شرطیں ہوگئیں تو اس حدیث میں جن دو شرطوں سے منع کیا گیا ہے وہ یہی ہیں۔

وَقَدْ خُوْلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ الشَّرْطَانِ فِي الْبَيْعِ هُوَ أَنْ يَّقَعَ الْبَيْعُ عَلٰى أَلْفِ دِرْهَمٍ حَالٍّ أَوْ عَلٰى مِائَةِ دِيْنَارٍ إِلٰى سَنَةٍ فَيَقَعُ الْبَيْعُ عَلٰى أَنْ يُّعْطِيَهُ الْمُشْتَرِيْ أَيَّهُمَا شَاءَ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ لِأَنَّهٗ وَقَعَ بِثَمَنٍ مَّجْهُوْلٍ۔

اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ان دو شرطوں سے مراد یہ ہے کہ اگر نقد دے تو ایک ہزار درہم دے اور ایک سال بعد دے تو ایک سو دینار دیئے تو اس طرح سودا اس بات پر واقع ہوگا کہ خریدنے والا جو چاہے دے تو یہ بیع فاسد ہے کیونکہ مجہول قیمت پر ہے۔

۱۲۸۸ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّ مُبَشِّرَ بْنَ الْحَسَنِ

ان حضرات کی دلیل صحابہ کرام کی یہ روایات بھی ہیں حضرت محمد بن عمرو بن حارث، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ یُحَدِّثُ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّھَا بَاعَتْ عَبْدَ اللّٰہِ جَارِیَۃً وَّ اشْتَرَطَتْ خِدْمَتَھَا فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِعُمَرَ فَقَالَ لَا یَقْرَبَنَّھَا وَلَا اَجِدُ فِیْھَا مَثُوْبَۃً۔

ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ پر ایک لونڈی بیچی اور ایک مہینہ خدمت لینے کی شرط رکھی یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی تو انہوں نے فرمایا وہ ہرگز اس کے قریب نہ جائیں اور نہ ہی میں اس کا کوئی بدلا پاتا ہوں۔

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا یَحِلُّ فَرْجٌ اِلَّا فَرْجٌ اِنْ شَآءَ صَاحِبُہٗ بَاعَہٗ وَاِنْ شَآءَ وَهَبَہٗ وَاِنْ شَآءَ اَمْسَکَہٗ لَا شَرْطَ فِیْہِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی شرمگاہ حلال نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک اگر چاہے تو اسے بیچ دے چاہے تو ہبہ کرے اور اگر چاہے تو روک دے اور کوئی شرط نہ ہو۔

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّشْتَرِیَ الرَّجُلُ الْاَمَۃَ عَلٰی اَنْ لَّا یَبِیْعَ وَلَا یَهَبَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لونڈی کو اس طرح خرید نا مکروہ جانتے تھے کہ وہ (خریدنے والا) نہ اسے بیچ سکے اور نہ ہبہ کر سکے۔

فَقَدْ اَبْطَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَیْعَ عَبْدِ اللّٰہِ وَتَابَعَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَلَمْ یُخَالِفْہُ فِیْہِ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے سودے کو باطل قرار دیا اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی اور مخالفت نہ کی۔

وَقَدْ کَانَ لَہٗ خِلَافُہٗ اِنْ لَوْ کَانَ یَرٰی خِلَافَ ذٰلِکَ لِاَنَّ مَا کَانَ مِنْ عُمَرَ لَمْ یَکُنْ عَلٰی جِهَۃِ الْحُکْمِ وَاِنَّمَا کَانَ عَلٰی جِهَۃِ الْفُتْیَا۔

حالانکہ اگر ان کا نظریہ اس کے خلاف ہوتا تو ان کے لیے مخالفت جائز تھی کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات، حکم کے طور پر نہ تھی بلکہ بطور فتویٰ تھی۔

وَتَابَعَتْهُمَا زَیْنَبُ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَلَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صُحْبَۃٌ۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی ان دونوں حضرات کی اتباع کی حالانکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں۔

وَتَابَعَهُمْ عَلٰی ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان کی

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَدْ عَلِمُوْا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِهٖ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ اَمْرِ بَرِيْرَةَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

اتباع کی حالانکہ ان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد معلوم تھا جو آپ نے حضرت بریرہ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا جیسا کہ ہم نے اس باب میں اسے روایت کیا۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنَاهُ كَانَ عِنْدَهٗ عَلٰى خِلَافِ مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِهٖ وَلَمْ نَعْلَمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَنْ ذَكَرْنَا ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ وَمَنْ تَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ مِمَّنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنْ يَّنْبَغِيْ اَنْ يُّجْعَلَ هٰذَا اَصْلًا وَّاِجْمَاعًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَلَا يُخَالَفُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو اس حدیث سے استدلال کرنے والوں نے اپنایا ہے اور ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کے علاوہ کوئی ایسا صحابی ہمارے علم میں نہیں ہے جس نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور ان کے تبعین جن کا ان روایات میں ذکر ذکر ہوا کے خلاف مذہب اختیار کیا ہو لہذا اس بات کو اصل اور صحابہ کرام کا اجماع قرار دیا جائے اور اس کی مخالفت نہ کی جائے روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان تھا۔

وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَنَّ شُرُوْطًا صِحَاحًا قَدْ تُعْقَدُ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ مِثْلُ الْخِيَارِ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ لِّلْبَائِعِ وَلِلْمُبْتَاعِ فَيَكُوْنُ الْبَيْعُ عَلٰى ذٰلِكَ جَائِزًا وَكَذٰلِكَ الْاَثْمَانُ قَدْ تُعْقَدُ فِيْهَا اٰجَالٌ يَّشْتَرِطُهَا الْمُبْتَاعُ فَتَكُوْنُ لَازِمَةً اِذَا كَانَتْ مَعْلُوْمَةً وَّيَكُوْنُ الْبَيْعُ بِهَا مُضَمَّنًا وَرَاَيْنَا ذٰلِكَ الْاَجَلَ لَوْ كَانَ فَاسِدًا فَسَدَ بِفَسَادِهِ الْبَيْعُ وَلَمْ يَثْبُتِ الْبَيْعُ وَيَنْتَفِيْ هُوَ اِذَا كَانَ مَعْقُوْدًا فِيْهِ۔

جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ایک متفق علیہ ضابطہ ہے وہ یہ کہ بیچی جانے والی چیز میں صحیح شرائط رکھی جاتی ہیں مثلاً بائع یا مشتری کو ایک معلوم وقت تک خیار حاصل ہوتا ہے اس شرط پر بیع جائز ہوتی ہے اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لیے ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور یہ خریدنے والے کی طرف سے شرط ہوتی ہے اور یہ لازم ہو جاتی ہے جبکہ معلوم ہو۔ اور ان کے ساتھ بیع مشروط ہو جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر یہ میعاد فاسد ہو تو اس سے بیع بھی فاسد ہو جاتی ہے اور وہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کی نفی ہوتی ہے جبکہ اس کو عقد میں ذکر کیا جائے۔

فَلَمَّا جُعِلَ الْبَيْعُ مُضَمَّنًا بِهٰذِهِ الشَّرَائِطِ الْمَشْرُوْطَةِ فِيْ ثَمَنِهٖ فِيْ صِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا فَجُعِلَ جَائِزًا بِجَوَازِهَا وَفَاسِدًا

تو جب سودے کی صحت و فساد قیمت میں رکھی جانے والی ان شرائط سے مشروط ہے تو ان کے جائز ہونے سے سودا جائز ہوگا اور ان کے فساد سے بیع بھی فاسد ہوگی پھر جب غلام

بِفَسَادِهَا ثُمَّ كَانَ الْبَيْعُ إِذَا وَقَعَ عَلَى الْمَبِيعِ وَكَانَ عَبْدًا عَلَى أَنْ يَخْدِمَ الْبَائِعَ شَهْرًا فَقَدْ مَلَكَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ عَبْدَهُ عَلَى أَنْ مَلَّكَهُ الْمُشْتَرِيْ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَخِدْمَةَ الْعَبْدِ شَهْرًا وَالْمُشْتَرِيْ حِيْنَئِذٍ غَيْرُ مَالِكٍ لِلْخِدْمَةِ وَلَا لِلْعَبْدِ لِأَنَّ مِلْكَهُ لِلْعَبْدِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ تَمَامِ الْبَيْعِ فَصَارَ الْبَيْعُ وَاقِعًا بِمَالٍ وَبِخِدْمَةِ عَبْدٍ لَا يَمْلِكُهُ الْمُشْتَرِيْ فِيْ وَقْتِ ابْتِيَاعِهِ بِالْمَالِ وَبِخِدْمَتِهِ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ لَوِ ابْتَاعَ عَبْدًا بِخِدْمَةِ أَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا كَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا۔

کی بیع اس شرط پر کی جائے کہ وہ ایک مہینہ بیچنے والے کی خدمت کرے گا تو بلا شبہ بائع نے خریدنے والا کو اپنے غلام کا یوں مالک بنایا کہ وہ اسے ہزار درہم اور ایک مہینہ تک غلام کے اس کی خدمت کرنے کا مالک بنائے اور خریدنے والا اس وقت خدمت کا مالک نہیں اور نہ ہی غلام کا مالک ہے کیونکہ اسے بیع کے مکمل ہونے کے بعد ملکیت حاصل ہوگی تو (اس طرح) یہ سودا مال اور غلام کے خدمت کرنے پر واقع ہوا اور مشتری مال اور خدمت کے بدلے اسے خریدتے وقت اس غلام کا مالک ہی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ غلام کو کسی ایسی لونڈی کی خدمت کے لیے خریدے جس کا وہ مالک نہیں ہوا تو یہ بیع فاسد ہوتی ہے۔

فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ أَيْضًا كَذٰلِكَ إِذَا عُقِدَ لِخِدْمَةٍ مَنْ لَمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ مِلْكُهُ لَهُ، قَبْلَ ذٰلِكَ الْعَقْدِ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جس کا وہ اس عقد سے پہلے مالک نہیں ہوا اس کے خدمت کرنے کی شرط پر بیع کا حکم بھی یہی ہو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس چیز کے سودے سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہ ہو۔

وَلَمَّا كَانَتِ الْأَثْمَانُ مُضَمَّنَةً بِالْآجَالِ الصَّحِيْحَةِ وَالْفَاسِدَةِ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا كَانَ كَذٰلِكَ الْأَشْيَاءُ الْمَثْمُوْنَةُ أَيْضًا الْمُضَمَّنَةُ بِالشَّرَائِطِ الْفَاسِدَةِ وَالصَّحِيْحَةِ۔

تو جب قیمتیں صحیح اور فاسد میعاد کے ساتھ مشروط ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو اسی طرح وہ اشیاء جن کی یہ قیمتیں ہیں وہ بھی شرائط فاسدہ اور صحیحہ کے ساتھ مشروط ہوں گی۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْبَيْعَ لَوْ وَقَعَ وَاشْتُرِطَ فِيْهِ شَرْطٌ مَجْهُوْلٌ أَنَّ الْبَيْعَ يَفْسُدُ بِفَسَادِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ اگر سودا اس طرح واقع ہو کہ اس میں مجہول شرط رکھی جائے تو اس کے فساد سے بیع فاسد ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

فَقَدِ انْتَفٰى قَوْلُ مَنْ قَالَ يَجُوْزُ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ يَجُوْزُ الْبَيْعُ وَيَثْبُتُ الشَّرْطُ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلٌ غَيْرُ هٰذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ وَغَيْرُ الْقَوْلِ الْآخَرِ أَنَّ الْبَيْعَ يَبْطُلُ إِذَا اشْتُرِطَ فِيْهِ

تو (اس طرح) ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط باطل ہو جائے گی اور جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط ثابت ہوگی اس باب میں ان دو قولوں اور اس قول کے سوا کوئی اور قول نہیں کہ جب بیع میں ایسی شرط لگائی جائے جو اس سے نہیں تو وہ بیع باطل

مَا لَيْسَ مِنْهُ ۔

فَلَمَّا انْتَفَى الْقَوْلَانِ الْأَوَّلَانِ ثَبَتَ هٰذَا الْقَوْلُ الْآخَرُ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ۔

ہو جاتی ہے۔

تو جب پہلے دو قول باطل ہو گئے تو یہ تیسرا قول ثابت ہو گیا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ۔

بَابُ ٢٥١ بَيْعِ أَرْضِ مَكَّةَ وَإِجَارَتِهَا

مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا

١٢٩١ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ بَيْعُ بُيُوْتِ مَكَّةَ وَلَا إِجَارَتُهَا ۔

حضرت مجاہد، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ کے گھروں کو بیچنا اور انہیں کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَرِبَاعُ مَكَّةَ تُدْعَى السَّوَائِبُ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ ۔

حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا انتقال ہو گیا اور مکہ مکرمہ کی رہائش گاہوں کو سوائب (ایسی جگہیں جن کا کوئی مالک نہ ہو سب کے لیے مشترکہ ہوں) کہا جاتا تھا جس کو حاجت ہوتی وہ رہائش اختیار کرتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی دوسرے کو ٹھہراتا۔

حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ كَانَتِ الدُّوْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ مَا تُبَاعُ وَلَا تُدْعَى إِلَّا السَّوَائِبُ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى

حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں مکانات کو بیچا جاتا تھا نہ کرایہ پر دیا جاتا اور ان کو سوائب کہا جاتا جو شخص ضرورت مند ہوتا وہ رہائش پذیر ہو جاتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو ٹھہراتا۔

اَسْكَنَ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ بَيْعُ اَرْضِ مَكَّةَ وَلَا اِجَارَتُهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور اسے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَطَاءٍ وَّ مُجَاهِدٍ۔

حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اُجُوْرَ بُيُوْتِ مَكَّةَ۔

حضرت عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ وہ مکہ مکرمہ کے مکانات کو کرایہ پر دینا مکروہ خیال کرتے تھے۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَكَّةُ مُبَاحٌ لَا يَحِلُّ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَلَا اِجَارَةُ بُيُوْتِهَا۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مکہ مکرمہ مباح ہے اس کی رہائش گاہوں کو بیچنا اور اس کے مکانات کو کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِبَيْعِ اَرْضِهَا وَاِجَارَتِهَا وَجَعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْيُوْسُفَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس (مکہ مکرمہ) کی زمین کو بیچنے اور اسے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اسے اس معاملے میں عام شہروں کی طرح قرار دیا ہے اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابویوسفؒ بھی شامل ہیں۔

۱۲۹۴ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ

ان حضرات نے اس مسئلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر تشریف لے جائیں گے آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی رہائش یا مکان چھوڑا ہے عقیل اور طالب، ابوطالب کے وارث بنے جبکہ حضرت جعفر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما وارث نہیں ہوئے کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے عقیل اور طالب کافر تھے اسی لیے حضرت عمر

وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ اَنَّ اَرْضَ مَكَّةَ تُمْلَكُ وَتُوْرَثُ لِاَنَّهٗ قَدْ ذُكِرَ فِيْهَا مِيْرَاثُ عَقِيْلٍ وَطَالِبٍ لِمَا تَرَكَهٗ اَبُوْطَالِبٍ فِيْهَا مِنْ رِبَاعٍ وَدُوْرٍ فَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَلَمَّا اخْتَلَفَا اُحْتِيْجَ اِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا وَلَوْ صَارَ اِلٰى طَرِيْقِ اخْتِيَارِ الْاَسَانِيْدِ وَصُرِفَ الْقَوْلُ اِلٰى ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَصَحَّهُمَا اِسْنَادًا وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ اِلٰى كَشْفِ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الَّذِيْ كُلُّ النَّاسِ فِيْهِ سَوَآءٌ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّبْنِيَ فِيْهِ بِنَاءً وَلَا يَحْتَجِرَ مِنْهُ مَوْضِعًا وَكَذٰلِكَ حُكْمُ جَمِيْعِ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ لَا يَقَعُ لِاَحَدٍ فِيْهَا مِلْكٌ وَجَمِيْعُ النَّاسِ فِيْهَا سَوَآءٌ۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ عَرَفَةَ لَوْ اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يَّبْنِيَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يَقِفُ فِيْهِ النَّاسُ فِيْهَا بِنَاءً لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَذٰلِكَ مِنًى لَوْ اَرَادَ اَنْ يَّبْنِيَ فِيْهَا دَارًا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَمْنُوْعًا وَكَذٰلِكَ جَاءَ الْاَثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

فاروق رضی اللہ عنہا فرماتے تھے کہ مومن، کافر کا وارث نہیں بنتا۔

حضرت بحر بن نصر نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور اس میں وراثت جاری ہوتی ہے کیونکہ انہیں میں عقیل اور طالب کی وراثت کا ذکر ہوا جو رہائش گاہیں اور مکانات ابو طالب نے چھوڑے تھے تو یہ حدیث، پہلی حدیث کے خلاف ہے۔

جب دونوں حدیثوں میں اختلاف ہے تو قیاس کی ضرورت ہے تاکہ ہم دونوں قولوں میں سے صحیح قول کو نکال سکیں اگر عمدہ سند اختیار کرنے کا طریقہ اختیار کیا جائے اور اس کی طرف رجوع کیا جائے تو حضرت علی بن حسین کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے (حدیث ۱۲۹۶) لیکن ہمیں غور وفکر کے ذریعے مسئلے کی وضاحت مطلوب ہے ہم نے سوچ بچار کی تو دیکھا کہ مسجد حرام جس میں سب لوگ برابر ہیں اس میں تعمیر کی کسی کو اجازت نہیں اور نہ ہی اس کے کسی حصے کو روکنے کا اختیار ہے یہی حکم ان تمام مقامات کا ہے جن میں کسی کی ملکیت نہیں ہوتی اور ان میں سب لوگ برابر ہوتے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میدان عرفات میں جہاں لوگ وقوف کرتے ہیں کوئی شخص عمارت بنانا چاہے تو اس کے لیے جائز نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص منیٰ میں عمارت بنانا چاہے تو اسے روکا جائے گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات اسی طرح آئی ہیں۔

حضرت یوسف بن ماہک اپنی والدہ سے اور وہ حضرت

الْحَکَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِیْرُ الْکُوْفِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَّخِذُ لَكَ بِمِنًی شَیْئًا تَسْتَظِلُّ بِهٖ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنَّهَا مُنَاخٌ لِمَنْ سَبَقَ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَاْذَنْ لَهُمْ اَنْ یَجْعَلُوْا لَهٗ فِیْهَا شَیْئًا یَسْتَظِلُّ بِهٖ لِاَنَّهَا مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ وَلِاَنَّ النَّاسَ کُلَّهُمْ فِیْهَا سَوَآءٌ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم منیٰ میں آپ کے لیے کوئی چیز نہ بنادیں جس سے آپ سایہ حاصل کریں آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ ان لوگوں کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچیں۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے لیے سایہ دار جگہ بنانے کی اجازت نہیں دی کیونکہ وہ پہلے پہنچنے والوں کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے اور اس لیے کہ اس میں تمام لوگ برابر ہیں۔

۱۲۹۷- حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَا ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ اُمِّهٖ وَکَانَتْ تَخْدِمُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ قَالَ وَسَاَلَتْ اُمِّیْ مَکَانَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ مَا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْطِیَهَا اِیَّاهُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ لَا اُحِلُّ لَكِ وَلَا لِاَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ اَنْ یَّسْتَحِلَّ هٰذَا الْمَکَانَ تَعْنِیْ مِنًی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا حُکْمُ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ النَّاسُ فِیْهَا سَوَآءٌ وَلَا مِلْكَ لِاَحَدٍ عَلَیْهَا وَرَاَیْنَا مَکَّةَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ قَدْ اُجِیْزَ الْبِنَآءُ فِیْهَا۔

حضرت ابراہیم بن مہاجر، حضرت یوسف بن ماہک سے اور وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں انہوں نے ام المومنین سے اس (پہلی حدیث) کی شل روایت کرتے ہوئے ان سے (یوسف بن ماہک سے) بیان کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میری ماں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انکی جگہ کا سوال کیا کہ وہ انہیں دے دیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں تیرے لیے اور اپنے اہل بیت میں سے کسی کے لیے جائز نہیں سمجھتی کہ وہ اس جگہ (منیٰ) کو

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن مقامات میں لوگ برابر کے شریک ہیں اور ان پر کسی کی ملکیت نہیں ان کا یہی حکم ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کا حکم اس کے علاوہ ہے وہاں عمارتیں بنانا جائز ہے۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ دَخَلَهَا مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ عَلَیْهِ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ۔

اور جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امان ہے اور جو آدمی اپنا دروازہ بند کرلے گا اسے بھی امن ہوگا۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن رباح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (یہ بات) روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَتْ مَكَّةُ مِمَّا تُغْلَقُ عَلَيْهِ الْاَبْوَابُ وَمِمَّا تُبْنٰى فِيْهَا الْمَنَازِلُ كَانَتْ صِفَتُهَا صِفَةَ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ يَجْرِيْ عَلَيْهَا الْاَمْلَاكُ وَيَقَعُ فِيْهَا الْمَوَارِيْثُ۔

جب مکہ مکرمہ کی یہ حالت ہے کہ اس کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور یہاں جگہوں میں سے ہے جہاں عمارت بنائی جاتی ہے تو اس کی شان ان جگہوں کی طرح ہوگی جن پر املاک جاری ہوتی ہیں اور ان میں وراثت نافذ ہوتی ہے۔

۱۲۹۹ - فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ۔

اگر کوئی شخص اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرے "بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے راستے اور اس مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لیے بنایا اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر کے لوگ برابر ہیں تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس آیت کی تاویل میں متقدمین سے روایات آئی ہیں۔

۱۲۹۹ - قِيْلَ لَهٗ قَدْ رُوِيَ فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذَا عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَقَالَ خَلْقُ اللّٰهِ فِيْهِ سَوَآءٌ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ "یہاں کے باشندے اور باہر کے لوگ برابر ہیں" سے مراد یہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق برابر ہے۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ قَالَ اَرَدْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ فَسَاَلْتُ سَعِيْدَ ابْنَ جُبَيْرٍ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَقَالَ اَنْتَ عَاكِفٌ ثُمَّ قَرَاَ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ۔

حضرت سفیان، حضرت ابوحصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اعتکاف کا ارادہ کیا تو میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا انہوں نے فرمایا تو عاکف (وہاں کا رہنے والا) ہے پھر انہوں نے پڑھا اس میں یہاں کے رہائش پذیر اور باہر کے لوگ برابر ہیں۔"

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ

حضرت عبدالملک، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے "سواء العاکف فیہ والباد" کی تفسیر میں فرمایا کہ بیت اللہ شریف میں سب برابر ہیں

قَالَ النَّاسُ فِی الْبَیْتِ سَوَآءٌ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَقَّ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ۔

کسی ایک کو دوسرے سے زیادہ حق حاصل نہیں ہے۔

فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّہٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِذٰلِکَ اِلَی الْبَیْتِ اَوْاِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَااِلٰی سَائِرِ مَکَّۃَ وَ ھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ اس سے بیت اللہ شریف یا مسجد حرام مراد ہیں تمام مکہ مکرمہ مراد نہیں یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ثَمَنِ الْکَلْبِ ۲۴

کتّے کی قیمت

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الزُّھْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ مَھْرِ الْبَغِیِّ وَ حُلْوَانِ الْکَاھِنِ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (نجومی) کی اجرت سے منع فرمایا۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے حضرت زہری سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ ھُنَّ سُحْتٌ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابو مسعود، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزیں حرام ہیں پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ھَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ وَمَھْرُ الْبَغِیِّ وَ ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشتر لگانے والے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی کمائی ناپاک ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

حضرت عاصم بن ضمرہ ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ۔

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ۔

حضرت ابن عباس ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے ۔

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ ، حضرت عبد الکریم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا ۔

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّجِيْبِيُّ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَاِنْ كَانَ ضَارِيًا۔

حضرت نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا اگرچہ شکاری کتا ہو ۔

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَثْبَتَهٗ مَرَّةً وَمَرَّةً شَكَّ فِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

حضرت اعمش کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابو سفیان نے بیان کیا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کبھی انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ثابت رکھا اور کبھی حضرت سفیان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کا شک کیا آپ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ۔

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا

حضرت اعمش ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور

اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَشُكَّ۔

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور وہ شک نہیں کرتے۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رِبَاحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ

حضرت معروف بن سوید فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن رباح نے ان سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت حلال نہیں۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

حضرت عطا بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زنا کاری کی اجرت سے منع فرمایا۔

۱۳۱۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ مِنَ السُّحْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے۔

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت شعبہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد

دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ جُحَیْفَۃَ اَخْبَرَنِیْ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کے جھوٹے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جھڑکا (منع فرمایا)

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی تَحْرِیْمِ اَثْمَانِ الْکِلَابِ کُلِّھَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے تمام کتوں کی قیمت حرام ہونے کا موقف اپنایا ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِاَثْمَانِ الْکِلَابِ کُلِّھَا الَّتِیْ یُنْتَفَعُ بِھَا وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی فِیْمَا احْتَجُّوْا بِہٖ عَلَیْھِمْ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا اَنَّ الْکِلَابَ قَدْ کَانَ حُکْمُھَا اَنْ تُقْتَلَ کُلُّھَا وَلَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اِمْسَاکُ شَیْءٍ مِّنْھَا فَلَمْ یَکُنْ بَیْعُھَا حِیْنَئِذٍ بِجَائِزٍ وَلَا ثَمَنُھَا بِحَلَالٍ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں ان کتوں کی قیمت لینے میں کوئی حرج نہیں جن سے نفع حاصل کیا جاتا ہے اس سلسلے میں پہلے قول والوں کے خلاف ان کی حجت یہ ہے کہ جو روایات تم نے ذکر کی ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب ہر قسم کے کتے کو ہلاک کرنے کا حکم تھا اور کسی شخص کے لیے کسی قسم کا کتا رکھنے کی اجازت نہیں تھی اس وقت ان کی بیع جائز نہیں تھی اور نہ ہی ان کی قیمت حلال تھی۔

فَمِمَّا رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ کُلِّھَا فَاَرْسَلَ فِیْ اَقْطَارِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُقْتَلَ۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور آپ نے شہر کے مختلف اطراف میں ان کو قتل کرنے کا پیغام بھیجا۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَهٗ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے باآواز بلند کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ بِنْتِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَفَعَ الْعَنَزَةَ اِلٰى اَبِیْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْتُلَ كِلَابَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهَا حَتّٰى اَفْضٰى بِهِ الْقَتْلُ اِلٰى كَلْبٍ لِعَجُوْزٍ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ

حضرت ابورافع کے نواسے حضرت ابورافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نیزہ دیا اور مدینہ طیبہ کے تمام کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ ایک بڑھیا کے کتے کو قتل کرنے کی نوبت آئی تو آپ نے اسے بھی قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَخَرَجْتُ اَقْتُلُهَا لَا اَرٰى كَلْبًا اِلَّا قَتَلْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ مَوْضِعَ كَذَا وَسَمَّاهُ فَاِذَا فِيْهِ كَلْبٌ يَدُوْرُ بِبَيْتٍ فَذَهَبْتُ اَقْتُلُهٗ فَنَادَانِیْ اِنْسَانٌ مِّنْ جَوْفِ الْبَيْتِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا تُرِيْدُ اَنْ تَصْنَعَ قُلْتُ اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَقْتُلَ هٰذَا الْكَلْبَ قَالَتْ اِنِّی امْرَاَةٌ بِدَارٍ مَّضْيَعَةٍ وَاِنَّ هٰذَا الْكَلْبَ يَطْرُدُ عَنِّی السِّبَاعَ وَيُؤْذِنُنِیْ

حضرت ابوعامر عقدی اور حضرت صالح بن عبدالرحمٰن دونوں سے دوری ہے وہ اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت ابورافع نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا میں انہیں قتل کرنے نکلا تو میں جس کتے کو بھی دیکھتا اسے قتل کر دیتا حتیٰ کہ میں فلاں جگہ آیا انہوں نے جگہ کا نام لیا، اس میں ایک کتا تھا جو مکان کے گرد گھوم رہا تھا میں اسے قتل کرنے لگا تو گھر کے اندر سے ایک شخص نے آواز دی اے بندۂ خدا! کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میں اس کتے کو قتل کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا میں ایک عورت ہوں اور اس خطرناک گھر میں رہتی ہوں اور یہ کتا مجھ سے درندوں کو دور کرتا ہے اور مجھے محفوظ رہنے کے لیے خبردار کرتا

بِالْجَائِي فَأْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْكُرْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِقَتْلِهٖ۔

ہے تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر یہ بات عرض کرو وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم دیتا ہر خالص سیاہ کتے کو قتل کرو۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ يَأْتِيْهِ فِيْهَا فَذَهَبَتِ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهٖ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا بِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ الْبَيْتَ قَالَ اِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا وَاِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَلْبِ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَمَرَ بِالْكِلَابِ اَنْ تُقْتَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا وقت گزر گیا اور وہ نہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو (دیکھا کہ) حضرت جبرئیل علیہ السلام دروازے پر ہیں آپ نے پوچھا کہ آپ کو گھر میں داخل ہونے سے کون سی چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ گھر میں کتا تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کتے کو نکال دیا گیا پھر آپ نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۷۔ وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَمْسَكَ الْكَلْبَ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کتا رکھا اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط (درہم کا چوبیسواں حصہ) کم ہوتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا حُكْمُ الْكِلَابِ اَنْ تُقْتَلَ وَلَا يَحِلُّ اِمْسَاكُهَا وَالْاِنْتِفَاعُ بِهَا فَمَا كَانَ الْاِنْتِفَاعُ بِهٖ حَرَامًا وَاِمْسَاكُهٗ حَرَامًا فَثَمَنُهٗ حَرَامٌ فَاِنْ كَانَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ كَانَ وَهٰذَا اَحْكُمُهُمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ نُسِخَ فَاُبِيْحَ الْاِنْتِفَاعُ بِالْكِلَابِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ کتوں کے بارے میں حکم تھا کہ ان کو قتل کر دیا جائے ان سے نفع اٹھانا جائز نہیں تھا تو جس چیز سے نفع اٹھانا اور اسے رکھنا حرام ہو اس کی قیمت بھی حرام ہوتی ہے اگر حضور علیہ السلام کی طرف سے کتے کی قیمت سے منع کیا گیا تھا اور اس کا یہ حکم تھا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا پس کتے سے نفع حاصل کرنا جائز قرار دیا گیا

۱۳۲۸ - وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا بِالصَّيْدِ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے۔

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے۔

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت نافع حضرت ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ

حضرت ابواسامہ، حضرت عبیداللہ سے اور وہ۔

بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ قِیْرَاطٌ۔

حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے ایک قیراط فرمایا۔

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ اَبِیْ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ مَاشِیَۃٍ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَافِعًا صَوْتَہٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ وَکَانَتِ الْکِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ باآواز بلند کتوں کو قتل کرنے کا حکم دے رہے تھے اور شکاری کتوں یا جانوروں کی حفاظت والے کتوں کے علاوہ کتوں کو قتل کیا جاتا تھا۔

۱۳۳۶ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَلَا مَاشِیَۃٍ وَلَا اَرْضٍ فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ قِیْرَاطَانِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا کتا رکھا جو شکار کے لیے نہیں نہ جانوروں اور زمین کی حفاظت کے لیے ہے اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

۱۳۳۷ - وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِی الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا غَیْرَ کَلْبِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے حالانکہ وہ کھیتی کی حفاظت یا شکار کے لیے نہیں تو اس کے عمل سے یومیہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

زَرْعٍ وَّلَا صَيْدٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى عَنْ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ا
وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روا
کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا مگر شکاری ک
یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا (جا
ہے)

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ يُجَيْرِ بْنِ اَبِیْ يُجَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْكِلَابَ فَقَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ قَنَصٍ اَوْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَ۔

حضرت بجیر بن ابی بجیر، حضرت عبداللہ بن عم
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ص
اللہ علیہ وسلم نے کتوں کا ذکر کیا اور فرمایا جس نے
کتا رکھا اور وہ کتا شکار نہیں کرتا یا جانوروں کی
حفاظت کے لیے نہیں تو اس کے عمل سے روزانہ
دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَغَيْرِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِلَابِ وَقَالَ لَا يَتَّخِذُ الْكِلَابَ اِلَّا صَيَّادٌ اَوْ خَائِفٌ اَوْ صَاحِبُ غَنَمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں
سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کتے نہ رکھے
مگر شکار کرنے والا یا ڈرنے والا یا بکریوں
والا۔

۱۳۴۱- وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی
ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص کتا رکھتا ہے اس کے
عمل سے یومیہ ایک قیراط کم ہوتا ہے البتہ
کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے
رکھ سکتا ہے۔

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِیْعَةَ اَنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَئَلَ جَابِرًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْکِلَابِ شَیْئًا قَالَ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ ثُمَّ اَذِنَ لِطَوَائِفَ۔

حضرت ابو الزبیر بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے بارے میں کچھ فرمایا تو انہوں نے فرمایا آپ نے ان کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر خانہ بدوشوں کو اجازت دی۔

۱۳۴۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِیْ وَلِلْکِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِیْ کَلْبِ الصَّیْدِ وَفِیْ کَلْبٍ اٰخَرَ نَسِیَهُ سَعِیْدٌ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا غرض ہے اس کے بعد شکاری کتے اور ایک دوسرے کتے (کے رکھنے) کی اجازت دی حضرت سعید بن عامر (راوی) اسے بھول گئے۔

۱۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّ سُفْیَانَ بْنَ اَبِیْ زُهَیْرٍ الشَّنَائِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَا یُغْنِیْ عَنْهُ فِیْ ضَرْعٍ وَلَا زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ قَالَ فَقَالَ السَّائِبُ لِسُفْیَانَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ الْقِبْلَةِ۔

حضرت ابو زہیر الشنائی نے خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے ایسا کتا رکھا جو اسے جانوروں اور کھیتی (کی حفاظت) کے سلسلے میں کام نہیں آتا اس شخص کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا ہے یزید بن خصیفہ کہتے ہیں حضرت سائب نے حضرت سفیان سے پوچھا کیا آپ نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں رب قبلہ کی قسم!

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے یزید بن خصیفہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خُصَیْفَةَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَیْرَ اَنَّهُ لَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ السَّائِبِ لِسُفْیَانَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ

حضرت محمد بن جبق، حضرت یزید بن خصیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے حضرت سائب کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ کیا آپ نے خود حضور علیہ السلام سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَتِ الْاِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ وَاَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مَا اَبَاحَ بِقَوْلِهٖ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ مَا يُنْتَفَعُ بِهٖ هَلْ يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَيَحِلُّ ثَمَنُهٗ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الْحِمَارَ الْاَهْلِيَّ قَدْ نُهِيَ عَنْ اَكْلِهٖ اُبِيْحَ كَسْبُهٗ وَالْاِنْتِفَاعُ بِهٖ فَكَانَ بَيْعُهٗ اِذْ كَانَ هٰذَا حُكْمُهٗ حَلَالًا وَثَمَنُهٗ حَلَالًا

وَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الْكِلَابُ لَمَّا اُبِيْحَ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا حَلَّ بَيْعُهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا وَيَكُوْنُ مَا رُوِيَ فِيْ حُرْمَةِ اَثْمَانِهَا كَانَ وَقْتَ حُرْمَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا وَمَا رُوِيَ فِيْ اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا دَلِيْلٌ عَلٰى حِلِّ اَثْمَانِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

یہ بات سُنی ہے ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نہی کے بعد اباحت ثابت ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسے جائز قرار دیتے ہوئے فرمایا "اور جو تم شکاری جانوروں کو سکھاؤ اس حال میں کہ ان کو شکار پر چھوڑو" تو ہم نے ان چیزوں میں غور کیا جن سے نفع حاصل کرنا جائز ہے کہ کیا ان کو بیچنا اور ان کی قیمت لینا جائز ہے یا نہیں تو ہم نے گھریلو گدھوں کو دیکھا ان کو کھانے سے روکا گیا لیکن ان کی کمائی اور ان سے نفع حاصل کرنا جائز قرار دیا گیا تو جب ان کو بیچنا حلال ہے اور اس کی قیمت بھی حلال ہے

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ کتوں کا حکم بھی اسی طرح ہو جب ان سے نفع حاصل جائز ہے تو ان کو بیچنا جائز اور ان کی قیمت کھانا حلال ہے ان کی قیمت کے حرام ہونے کے بارے میں جو روایات ہیں وہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے نفع حاصل کرنا حرام تھا اور جو کچھ ان سے حصول نفع کے بارے میں مروی ہے وہ ان کی قیمت کے حلال ہونے کی دلیل ہے یہ حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

۱۳۴۷- وَقَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَلْمٰى اُمِّ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَتْ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَهٗ فَاَبْطَاَ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَخَرَجَ فَقَالَ قَدْ اَذِنَّا لَكَ قَالَ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا فِيْ بَعْضِ بُيُوْتِهِمْ جَرْوٌ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ اَنْ لَّا يَدَعَ كَلْبًا بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا قَتَلَهٗ فَاِذَا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی تو انہوں نے (اندر آنے میں) تاخیر فرمائی آپ نے اپنی چادر مبارک پکڑی اور باہر تشریف لے گئے اور فرمایا ہم نے آپ کو اجازت دی تھی انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتا ہو گھر والوں نے دیکھا تو ایک کمرے میں کتے کا بچہ تھا آپ نے حضرت ابورافع کو حکم دیا کہ مدینہ طیبہ میں کسی کتے کو قتل کئے بغیر نہ چھوڑا جائے، تو مدینہ طیبہ کے ایک کنارے میں ایک بڑھیا تھی جس کے پاس بکریوں کی حفاظت کے لیے کتا تھا حضرت ابورافع فرماتے ہیں میں نے اس پر رحم کھایا پھر میں

بِامْرَأَةٍ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ لَهَا كَلْبٌ يَحْرُسُ غَنَمَهَا قَالَ فَرَحِمْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي فَقَتَلْتُهُ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي أَمَرْتَنَا بِقَتْلِهَا قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ۔

حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے (اس کے قتل کا) حکم دیا چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا بعض صحابہ کرام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! جس مخلوق (کتوں) کے قتل کا آپ نے حکم دیا اس میں سے ہمارے لیے کیا جائز ہے فرماتے ہیں اس پر آیت نازل ہوئی آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہے آپ فرما دیجئے تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں اور جن شکاری جانوروں کو تم سکھاؤ اس حال میں کہ تم ان کو شکار پر چھوڑو۔

۱۳۴۸ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ أَتَاهُ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي أَمَرْتَ بِقَتْلِهَا فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ۔

حضرت ام رافع، حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تو کچھ صحابہ کرام حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مخلوق میں سے جس کے قتل کا آپ نے حکم دیا ہے ہمارے لیے کیا جائز ہے اس پر آیت نازل ہوئی (ترجمہ پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے)

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ مِمَّا أَبَاحَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَمَرَ بِقَتْلِهَا وَإِنْ كَانَ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ مَا يُصَادُ بِهِ مِنْهَا وَفِيهِ زِيَادَةٌ عَلَى مَا قَبْلَهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ فِي الْإِبَاحَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا لِأَنَّ فِيهِ نُزُولَ هٰذِهِ الْآيَةِ بَعْدَ تَحْرِيمِ الْكِلَابِ وَأَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أَعَادَتِ الْجَوَارِحَ الْمُكَلَّبِينَ إِلَى أَنْ صَيَّرَتْهَا

تو اس حدیث میں بھی پہلی روایات کی طرح یہی بات ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دینے کے بعد ان کو رکھنے کی اجازت دی۔ اگرچہ اس میں شکاری کتوں کے علاوہ کسی کتے کا ذکر نہیں ہے اور اس میں کتوں کو حرام قرار دینے کے بعد آیت مذکورہ بالا کے نزول کا ذکر ہے اور اس آیت نے شکاری کتوں کے رکھنے کو جائز قرار دیا جب صورت حال یہ ہے تو کتوں کو رکھنے، ان کی قیمت کے حلال ہونے اور ان کو ضائع کرنے والے پر تاوان واجب ہونے کے سلسلے میں ان کا حکم

حَلَالًا وَّصَارَتْ كَذٰلِكَ كَانَتْ فِيْ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ هِيَ حَلَالٌ فِيْ حِلِّ اِمْسَاكِهَا وَاِبَاحَةِ اَثْمَانِهَا وَضَمَانِ مُتْلِفِيْهَا مَا اَتْلَفُوْا مِنْهَا كَغَيْرِهَا۔

دیگر حلال اشیاء کی طرح ہو گیا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی روایات آئی ہیں۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَضٰى فِيْ كَلْبِ صَيْدٍ قَتَلَهٗ رَجُلٌ بِاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا وَقَضٰى فِيْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ بِكَبْشٍ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شکاری کتے (کے تاوان) کے سلسلے میں چالیس درہم کا فیصلہ کیا اسے ایک شخص نے قتل کیا تھا اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کے سلسلے میں ایک مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے شکاری کتے کے علاوہ کتے اور بلی کی قیمت (لینے) سے منع فرمایا

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَلَمْ يُفَسِّرْ اَيَّ كَلْبٍ هُوَ فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ۔

ہم نے اسی باب میں ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کونسا کتا ہے تو یہ دو صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں۔

اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ خِلَافَ كِلَابِ الْمَنَافِعِ اَوْ يَكُوْنَ اَرَادَ كُلَّ الْكِلَابِ ثُمَّ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ كَلْبِ الصَّيْدِ مِنْهَا فَاسْتَثْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

یا تو نفع دینے والے کتوں کا ارادہ فرمایا یا تمام کتوں کا ارادہ کیا پھر ان کے نزدیک شکاری کتے کے حکم کا (ممانعت سے) منسوخ ہونا ثابت ہو گیا تو انہوں نے اسے اس حدیث میں مستثنیٰ کر دیا۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِثَمَنِ الْكَلْبِ السَّلُوْقِيِّ۔

حضرت اسرائیل، حضرت جابر سے اور وہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سلوقی (یمن کا ایک گاؤں) کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں۔

فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ثَمَنَ الْكَلْبِ مِنَ السُّحْتِ۔

تو یہ حضرت عطاء ہیں جو یہ بات فرماتے ہیں حالانکہ انہوں نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

تو یہ اسی معنیٰ پر دلالت ہے جو ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا۔

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ إِذَا قُتِلَ الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ قِيمَتُهُ فَيَغْرَمُهُ الَّذِي قَتَلَهُ۔

حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب سکھائے ہوئے کتے کو ہلاک کیا جائے تو اس کی قیمت کر کے قتل کرنے والے سے تاوان لیا جائے۔

فَهٰذَا الزُّهْرِيُّ يَقُولُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ثَمَنَ الْكَلْبِ سُحْتٌ فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ۔

تو حضرت زہری یہ بات فرما رہے ہیں حالانکہ انہوں نے بواسطہ حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ کتے کی قیمت حرام ہے تو اس حدیث میں بھی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث کی طرح کلام ہوگا۔

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ يُجْعَلُ فِي الْكَلْبِ الضَّارِي إِذَا قُتِلَ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا۔

حضرت محمد بن یحییٰ انصاری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ شکاری کتے (کے قتل) میں چالیس درہم مقرر کیے جائیں۔

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا شکاری کتے کی قیمت (لینے) میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۲۵۳ اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ

جانور کو قرض کے طور پر لینا

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلُ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نوعمر اونٹ بطور قرض لیا آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابو رافع کو حکم دیا کہ اس شخص کو نوعمر اونٹ واپس لوٹا دیں ابو رافع دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں ان میں بہتر سات سالہ اونٹ ہی

اِلَيْهِ اَبُوْرَافِعٍ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ اَعْطِهِ اِيَّاهُ اِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ۔

پاتا ہوں آپ نے فرمایا وہی دے دو بہترین لوگ وہ ہیں جو احسن طریقے پر قرض ادا کرتے ہیں ۔

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ عَلَيْهِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهَمُّوْا بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَرُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا اِشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (نقل کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا قرض تھا اس نے تقاضا کیا اور سختی برتی صحابہ کرام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے دست درازی کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو حق والا بات کر سکتا ہے اس کے لیے ایک اونٹ خرید و اور اسے دے دو کیونکہ تمہارا بہتر یا فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی اچھی طریقے سے کرتا ہے ۔

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ اشْتَرُوْا لَهٗ وَقَالَ اُطْلُبُوْا ۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے لیے خریدو بلکہ فرمایا تلاش کرو ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِجَازَةِ اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جانور کو بطور قرض لینا جائز ہے انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ اسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ وَقَالُوْا يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّبٰوا ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبٰوا بَعْدَ ذٰلِكَ وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً وَرُدَّتِ الْاَشْيَاءُ الْمُسْتَقْرَضَةُ اِلٰى اَمْثَالِهَا فَلَمْ يَجُزِ الْقَرْضُ اِلَّا فِيْمَا لَهٗ مِثْلٌ وَقَدْ كَانَ اَيْضًا قَبْلَ نَسْخِ الرِّبٰوا يَجُوْزُ بَيْعُ الْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جانور کو قرض کے طور پر لینا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے یہ سود کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہو۔ اس کے بعد سود حرام کیا گیا تو وہ تمام قرض حرام ہو گئے جو نفع لائیں اور قرض کے طور پر لی جانے والی اشیاء کو ان کی ہم مثل اشیاء کی طرف لوٹا دیا گیا لہذا قرض صرف ان چیزوں میں جائز ہے جو مثلی ہوں نیز سود (کے جواز) کے منسوخ ہونے سے پہلے جانور کی جانور کے بدلے بطور ادھار بیع جائز تھی ۔

۱۳۵۸ - وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ فِي قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ۔

اس پر دلیل یہ ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لشکر تیار کرنے کا حکم دیا تو اونٹ ختم ہو گئے آپ نے ان کو حکم دیا کہ صدقہ کی اونٹنیوں کے بدلے لیں چنانچہ وہ صدقہ کے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ لینے لگے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۳۵۹ - وَرُوِيَ فِيهِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور کو بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَعْمَرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت داؤد بن عبدالرحمٰن نے حضرت معمر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ صَالِحٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَكْرَهُهُ نَسِيئَةً۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانور کے بدلے دو کی بیع میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ آپ اسے بطور ادھار ناپسند فرماتے تھے۔

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَالِمِ الصَّائِغِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادہار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ إِجَازَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً فَدَخَلَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا إِسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جانور کو جانور کے بدلے بطور ادہار خریدنے کی اجازت کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ روایت کیا یہ حدیث اس کے لیے ناسخ ہے تو اس میں جانور کو بطور قرض لینا بھی داخل ہے۔

فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى هٰذَا لَا يَلْزِمُنَا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْحِنْطَةَ لَا يُبَاعُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَقَرْضُهَا جَائِزٌ فَكَذٰلِكَ الْحَيَوَانُ

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ ہم پر لازم نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں گندم کو گندم کے بدلے بطور ادہار فروخت نہیں کیا جاتا لیکن اسے بطور قرض لینا جائز ہے اسی طرح

لَا یَجُوْزُ بَیْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً وَ قَرْضُهٗ جَائِزٌ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلٰی اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِیْ تَثْبِیْتِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّ نَهْیَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِعَدَمِ الْوُقُوْفِ مِنْهُ عَلَی الْمِثْلِ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ مِنْ قِبَلِ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی فِی الْحِنْطَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْقَرْضِ فَاِنْ كَانَ اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ ذٰلِكَ مِنْ طَرِیْقِ عَدَمِ وُجُوْدِ الْمِثْلِ ثَبَتَ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اَنَّهُمَا نَوْعٌ وَّاحِدٌ لَا یَجُوْزُ بَیْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً لَمْ یَكُنْ فِیْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی۔

فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَیْنَا الْاَشْیَاءَ الْمَكِیْلَاتِ لَا یَجُوْزُ بَیْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً وَلَا بَاْسَ بِقَرْضِهَا وَرَاَیْنَا الْمَوْزُوْنَاتِ حُكْمُهَا فِیْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ الْمَكِیْلَاتِ سَوَآءً خَلَا الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَرَاَیْنَا مَا كَانَ مِنْ غَیْرِ الْمَكِیْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ مِثْلَ الثِّیَابِ وَمَا اَشْبَهَهَا فَلَا بَاْسَ بِبَیْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاِنْ كَانَتْ مُتَفَاضِلَةً وَبَیْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً فِیْهِ اخْتِلَافٌ بَیْنَ النَّاسِ۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ مَا كَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعٍ وَّاحِدٍ فَلَا یَصْلُحُ بَیْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعَیْنِ مُخْتَلِفَیْنِ فَلَا بَاْسَ بِبَیْعِ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَ

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا جائز نہیں لیکن اس کو بطور قرض لینا جائز ہے۔

پہلے قول والوں کے اپنے قول کو ثابت رکھنے کے سلسلے میں ان کے خلاف ہماری حجت یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا تو اس میں احتمال ہے کہ ان کے درمیان مماثلت معلوم نہیں ہو سکتی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ وہ ہو جو پہلے قول والوں نے گندم کے سودے اور قرض پر قیاس کرتے ہوئے کہی ہے اگر یہ عدم مماثلت کی وجہ سے ہو تو اس سے دوسرے قول والوں کا مذہب ثابت ہوگا اور اگر یہ بات ہو کہ دونوں ایک نوع ہیں لہٰذا ان کو بطور ادھار ایک دوسرے کے بدلے بیچنا جائز نہیں تو اس صورت میں دوسرے قول والوں کے لیے پہلے قول والوں کے خلاف حجت نہ ہوگی۔

تو ہم نے ماپی جانے والی اشیاء سے اس کا اعتبار کیا کہ ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہیں البتہ ان کو قرض کے طور پر لینے میں کوئی حرج نہیں اور ہم نے وزنی اشیاء کو دیکھا تو سونے اور چاندی کے علاوہ کا وہی حکم ہے جو کیلی (ماپی جانے والی) اشیاء کا ہے اور ہم نے کیلی اور وزنی اشیاء کے علاوہ چیزوں کو دیکھا مثلاً کپڑے وغیرہ کو تو انکو ایک دوسرے کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ کم زیادہ ہوں لیکن انہیں ایک دوسرے کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے میں فقہا کرام کا اختلاف ہے۔ ان میں سے بعض فرماتے ہیں کہ جو ایک نوع سے تعلق رکھتی ہیں ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنا صحیح نہیں اور جن کا مختلف انواع سے تعلق ہے ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام

اَبُوْ یُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ **وَمِنْهُمْ** مَّنْ یَّقُوْلُ لَا بَأْسَ بِبَیْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ یَدًا بِیَدٍ وَ نَسِیْئَةً وَ سَوَآءٌ عِنْدَہٗ کَانَتْ مِنْ نَّوْعٍ وَاحِدٍ اَوْ مِنْ نَّوْعَیْنِ۔

ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

ان میں سے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ بعض کو بعض کے بدلے نقداً اور بطور ادھار دونوں طرح فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے وہ ایک نوع سے ہوں یا دو نوع سے۔

فَهٰذِہٖ اَحْکَامُ الْاَشْیَآءِ الْمَکِیْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ وَالْمَعْدُوْدَاتِ غَیْرِ الْحَیَوَانِ عَلٰی مَا فَسَّرْنَا فَکَانَ غَیْرُ الْمَکِیْلِ وَالْمَوْزُوْنِ لَا بَأْسَ بِبَیْعِہٖ بِمَا هُوَ مِنْ خِلَافِ نَوْعِہٖ نَسِیْئَةً وَاِنْ کَانَ الْمَبِیْعُ وَالْمُبْتَاعُ بِہٖ ثِیَابًا کُلَّهَا وَکَانَ الْحَیَوَانُ لَا یَجُوْزُ بَیْعُ بَعْضِہٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً وَاِنِ اخْتَلَفَ اَجْنَاسُہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَجُوْزُ بَیْعُ عَبْدٍ بِبَعِیْرٍ وَّلَا بِبَقَرَةٍ وَّلَا بِشَاةٍ نَسِیْئَةً وَ لَوْ کَانَ النَّهْیُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً اِنَّمَا کَانَ لِاتِّفَاقِ النَّوْعَیْنِ لَجَازَ بَیْعُ الْعَبْدِ بِالْبَقَرَةِ نَسِیْئَةً لِاَنَّهَا مِنْ غَیْرِ نَوْعِہٖ کَمَا جَازَ بَیْعُ الثَّوْبِ الْکَتَّانِ بِالثَّوْبِ الْقُطْنِ الْمَوْصُوْفِ نَسِیْئَةً۔

یہ حیوان کے علاوہ کیلی، وزنی اور عددی اشیاء کے احکام ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لہٰذا کیلی اور وزنی اشیاء کے علاوہ کو اس کے خلاف نوع کے بدلے بطور ادھار بیچنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ فروخت شدہ چیز اور اس کا بدل دونوں کپڑے ہی ہوں لیکن حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں اگر ان کی جنس مختلف ہو تو بھی ان کی بیع جائز نہیں مثلاً اونٹ گائے اور بکری کے بدلے غلام کو ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کی طرف سے حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیع کی ممانعت ان کے ایک نوع ہونے کی وجہ سے ہوتی تو گائے کے بدلے غلام کی بیع جائز ہوتی کیونکہ وہ الگ نوع ہے جیسا کہ ریشمی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔

فَلَمَّا بَطَلَ ذٰلِکَ فِیْ نَوْعِہٖ وَفِیْ غَیْرِ نَوْعِہٖ **ثَبَتَ** اَنَّ النَّهْیَ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّمَا کَانَ لِعَدَمِ وُجُوْدِ مِثْلِہٖ وَلِاَنَّہٗ غَیْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَیْہِ **وَاِذَا** کَانَ اِنَّمَا بَطَلَ بَیْعُ بَعْضِہٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً لِاَنَّہٗ غَیْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَیْہِ بَطَلَ قَرْضُہٗ اَیْضًا لِاَنَّہٗ غَیْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَیْہِ۔

توجب یہ حکم اپنی نوع اور غیر نوع دونوں میں باطل ہو گیا تو ثابت ہو گیا کہ نہی کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اس کی مثل نہیں اور نہ اس پر آگاہی ہو سکتی ہے تو جب ان (حیوانات) میں سے بعض کو بعض کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا ناجائز ہو گیا کیونکہ اس (کے مثل ہونے) پر آگاہی نہیں تو اس کو قرض کے طور پر لینا بھی جائز نہیں کیونکہ اس کی مثل پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔

فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ **وَمِمَّا** یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَیْہِ فِی اسْتِقْرَاضِ الْاِمَاءِ اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ وَهُنَّ حَیَوَانٌ فَاسْتِقْرَاضُ سَائِرِ الْحَیَوَانِ فِی النَّظَرِ اَیْضًا کَذٰلِکَ۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے اور اس بات پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ لونڈیوں کو قرض کے طور پر لینے کے بارے میں اجماع ہے کہ جائز نہیں اور وہ بھی حیوان ہیں لہٰذا قیاس کے طور پر تمام حیوانات کا یہی حکم ہو گا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَكَمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَحَكَمَ فِى الدِّيَةِ بِمِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِىْ اَرْشِ الْاَعْضَاءِ بِمَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ مِمَّا قَدْ جَعَلَهٗ فِى الْاِبِلِ وَكَانَ ذٰلِكَ حَيَوَانًا كُلُّهٗ يَجِبُ فِى الذِّمَّةِ فَلِمَ لَا كَانَ كُلُّ الْحَيَوَانِ اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتمام بچے (کو ضائع کرنے) میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا اور دیت میں سو اونٹ دینے اور اسی طرح اعضاء کی دیت کا بھی حکم فرمایا اور یہ تمام جانوروں میں جو ذمہ میں واجب ہوتے ہیں تو تمام جانوروں کا حکم اس طرح کیوں نہیں ہوگا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ حَكَمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الدِّيَةِ وَالْجَنِيْنِ بِمَا ذَكَرْتَ مِنَ الْحَيَوَانِ وَمَنَعَ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَشَرَحْنَا فِىْ هٰذَا الْبَابِ فَثَبَتَ النَّهْىُ فِىْ وُجُوْبِ الْحَيَوَانِ فِى الذِّمَّةِ بِاَمْوَالٍ وَاُبِيْحَ وُجُوْبُ الْحَيَوَانِ فِى الذِّمَّةِ بِغَيْرِ اَمْوَالٍ۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور ناتمام بچے کے تاوان میں وہ حیوان دینے کا حکم دیا جس کا تم نے ذکر کیا اور حیوانات کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے اس باب کو خوب شرح کے ساتھ بیان کیا تو کسی کے ذمہ مال کے بدلے حیوان کو واجب کرنے کی ممانعت ثابت ہوگئی اور غیر مال کے بدلے حیوان کا وجوب جائز قرار پایا۔

فَهٰذَانِ اَصْلَانِ مُخْتَلِفَانِ نُصَحِّحُهُمَا وَنَرُدُّ اِلَيْهِمَا سَائِرَ الْفُرُوْعِ فَنَجْعَلُ مَا كَانَ بَدَلًا مِّنْ مَّالٍ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْقَرْضِ الَّذِىْ وَصَفْنَا وَمَا كَانَ بَدَلًا مِّنْ غَيْرِ مَالٍ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الدِّيَاتِ وَالْغُرَّةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ التَّزْوِيْجِ عَلٰى اَمَةٍ وَسَطٍ اَوْ عَلٰى عَبْدٍ وَسَطٍ وَالْخُلْعِ عَلٰى اَمَةٍ وَسَطٍ اَوْ عَلٰى عَبْدٍ وَسَطٍ۔

یہ دو مختلف قاعدے ہیں ہم انہیں صحیح قرار دیتے ہیں اور تمام فروع کو ان کی طرف لوٹاتے ہیں جو چیز مال کے بدلے ہو اس کو ہم اس قرض کا حکم دیتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور جو چیز غیر مال کا بدل ہو اس کا حکم دیت اور غرہ (ناتمام بچے کا بدل) کا حکم قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اسی سے ہے درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے عوض نکاح کرنا نیز درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے بدلے خلع کرنا۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا وَصَفْنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِىْ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ فِىْ جَنِيْنِ الْاَمَةِ وَاِنَّ الْوَاجِبَ فِيْهِ دَرَاهِمُ وَدَنَانِيْرُ عَلٰى مَا اخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ عُشْرُ قِيْمَةِ الْجَنِيْنِ اِنْ كَانَ اُنْثٰى وَنِصْفُ عُشْرِ قِيْمَتِهٖ اِنْ كَانَ ذَكَرًا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے جنین (ناتمام بچے) میں ایک غرہ یعنی غلام یا لونڈی مقرر فرمائی اور مسلمانوں کا اجماع ہے کہ لونڈی کے جنین میں یہ واجب نہیں اس میں درہم یا دینار واجب ہیں جیسا کہ اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اگر لڑکی ہو تو جنین کی قیمت کا دسواں حصہ اور لڑکا ہو تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔

وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ بھی ان قائلین میں شامل ہیں۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ نِصْفُ عُشْرِ قِيْمَةِ اُمِّ الْجَنِيْنِ وَاَجْمَعُوْا فِيْ جَنِيْنِ الْبَهَائِمِ اَنَّ فِيْهِ مَا نَقَصَ اُمَّ الْجَنِيْنِ وَكَانَتِ الدِّيَاتُ الْوَاجِبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَلٰى مَا اَوْجَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَجِبُ فِيْ اَنْفُسِ الْاَحْرَارِ وَلَا يَجِبُ فِيْ اَنْفُسِ الْعَبِيْدِ فَكَانَ مَا حَكَمَ فِيْهِ بِالْحَيَوَانِ الْمَجْعُوْلِ فِي الذِّمَمِ مَا لَيْسَ بِبَدَلٍ مِّنْ مَّالٍ وَّمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْاَبْدَالِ مِنَ الْاَمْوَالِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْقَرْضَ الَّذِيْ هُوَ بَدَلٌ مِّنْ مَّالٍ لَّا يَجِبُ فِيْهِ حَيَوَانٌ فِي الذِّمَمِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

دوسرے حضرات نے فرمایا جنین کی ماں کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے جانوروں کے جنین کے سلسلے میں اتفاق ہے کہ جنین کی ماں میں جتنا نقصان ہو وہ واجب ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں سے جو دیت واجب فرمائی ہے وہ آزاد جانوں میں واجب ہے غلاموں میں نہیں تو جن کے بدلے میں حیوانات کو رکھا گیا ہے وہ اموال نہیں ہیں جبکہ مالوں کے بدلے میں اسے منع کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ قرض جو مال کا بدل ہے اس میں کسی کے ذمے حیوان واجب نہ ہوں گے یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ خُلَيْدَةَ اِلٰى عِتْرِيْسِ بْنِ عُرْقُوْبٍ فِيْ قَلَائِصَ كُلُّ قَلُوْصٍ بِخَمْسِيْنَ فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ جَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَاَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَسْتَنْظِرُهٗ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ رَاْسَ مَالِهٖ۔

اس سلسلے میں متقدمین سے بھی مروی ہے۔ حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں زید بن خلیدہ نے عتریس بن عرقوب کے ساتھ اونٹوں میں بیع سلم کی ہر اونٹ پچاس کے بدلے میں، جب میعاد پوری ہو گئی تو وہ اونٹوں کا تقاضا کرنے آئے عتریس بن عرقوف، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان سے مہلت طلب کریں تو انہوں نے ان کو منع کر دیا اور حکم دیا کہ اپنا اصل مال لے لیں۔

۱۳۶۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ السَّلَفُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَا بَاْسَ بِهٖ مَا خَلَا الْحَيَوَانَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک مقرر وقت تک حیوان کے علاوہ ہر چیز میں بیع سلم ہو سکتی ہے۔

۱۳۶۸- حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ يَكْرَهُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ۔

فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو ناپسند فرماتے تھے۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَفِ فِي الْوُصَفَاءِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ قُلْتُ فَاِنَّ اُمَرَاءَنَا يَنْهَوْنَنَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاَطِيْعُوْا اُمَرَاءَكُمْ وَاُمَرَاءُنَا يَوْمَئِذٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ وَاَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابونضرۃ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لونڈیوں اور غلاموں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا آپ کے امراء ہمیں اس سے منع کرتے ہیں آپ نے فرمایا تو اپنے امراء کی اطاعت کرو اور ان دنوں ہمارے امراء حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

۱۶

كِتَابُ الصَّرْفِ

بیع صرف کا بیان

بَابُ الرِّبٰو ۲۵۴

سود کا بیان

۱۳۷۰ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود ادھار میں ہوتا ہے۔

۱۳۷۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثل فرمایا۔

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ هُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سود، ادھار میں ہی ہوتا ہے۔

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو پوچھا بتلائیے سونے کی سونے کے بدلے زیادتی

فَقَالَ اَرَاَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ يَعْنِي الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا اَعْلَمُهُ وَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ.

۱۳۷۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ الدِّيْنَارَيْنِ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمَيْنِ بِالدِّرْهَمِ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْ هٰذَا اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَنَزَعَ عَنْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ.

۱۳۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَنْتَ تَنْهٰى عَنِ الصَّرْفِ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَاْمُرُ بِهٖ فَقَالَ قَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُفْتِيْ بِهٖ فِي الصَّرْفِ اَشَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

کے ساتھ بیع کے بارے میں آپ کا مذہب کیا ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ پایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کتاب اللہ کے بارے میں مجھے علم نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُود، ادھار میں ہوتا ہے۔

حضرت عطا ابن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے بتائیے ایک دینار کے بدلے دو دیناروں اور ایک درہم کے بدلے درہموں کی بیع کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم (یوں فروخت کیا جائے کہ اس) میں کوئی زیادتی نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا آپ نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ انہوں نے فرمایا "جی ہاں" حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے یہ بات نہیں سُنی مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اس کی خبر دی ہے حضرت ابوسعید فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے رجوع کر لیا۔

حضرت ابوصالح سمان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ بیع صرف سے روکتے ہیں جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کا حکم دیتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو پوچھا کہ آپ بیع صرف کے بارے میں یہ کیا فتویٰ دیتے ہیں کیا آپ نے قرآن مجید میں کچھ پایا یا کوئی بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ انہوں نے فرمایا آپ

اَوْ شَیْءٌ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتُمْ اَقْدَمُ صُحْبَۃً لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنِّیْ وَمَا اَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا مَا تَقْرَءُوْنَ وَلٰکِنَّ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِی الدَّیْنِ۔

صحابیت میں مجھ سے مقدم ہیں میں قرآن پاک میں وہی پڑھتا ہوں جو تم پڑھتے ہو البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہمانے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود قرض میں ہوتا ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ بَیْعَ الْفِضَّۃِ بِالْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ بِالذَّھَبِ مِثْلَیْنِ بِمِثْلٍ جَائِزٌ اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا قَدْ رَوَیْنَاہُ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دو مثل چاندی کی ایک مثل کے بدلے اور دو مثل سونے کی ایک مثل سونے کے بدلے بیع جائز ہے جب کہ ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجُوْزُ بَیْعُ الْفِضَّۃِ بِالْفِضَّۃِ وَلَا الذَّھَبِ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ یَدًا بِیَدٍ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے سونے کی بیع برابر برابر اور ہاتھوں کے علاوہ جائز نہیں۔

۱۳۷۶۔ **وَکَانَتِ** الْحُجَّۃُ لَھُمْ فِیْ تَاوِیْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ اُسَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الَّذِیْ ذَکَرْنَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ ذٰلِکَ الرِّبٰوا اِنَّمَا عَنٰی بِہٖ رِبٰوا الْقُرْاٰنِ الَّذِیْ کَانَ اَصْلُہٗ فِی النَّسِیْئَۃِ وَذٰلِکَ اَنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَکُوْنُ لَہٗ عَلٰی صَاحِبِہِ الدَّیْنُ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَجِّلْنِیْ مِنْہُ اِلٰی کَذَا وَکَذَا بِکَذَا وَکَذَا دِرْھَمًا اَزِیْدُکَھَا فِیْ دَیْنِکَ فَیَکُوْنُ مُشْتَرِیًا لِاَجَلٍ بِمَالٍ فَنَھَاھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَنْ ذٰلِکَ بِقَوْلِہٖ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ثُمَّ جَآءَتِ السُّنَّۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ بِتَحْرِیْمِ الرِّبٰوا فِی التَّفَاضُلِ فِی الذَّھَبِ بِالذَّھَبِ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے جو کچھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ حضرات اس کی تاویل کرتے ہوئے دلیل پیش کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس میں وہ سود مراد ہے جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے جو دراصل ادھار میں ہوتا ہے وہ یوں کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہوتا ہے وہ کہتا کہ اتنے درہموں کے بدلے جو مجھ پر تیرے قرض میں اضافہ کروں گا، اس کی میعاد فلاں تاریخ تک بڑھا دے تو اس طرح وہ مال کے بدلے میعاد کا سودا کرتا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ارشاد خداوندی ہے "ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو" اس کے بعد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سونے کے بدلے سونے چاندی کے بدلے چاندی اور دیگر تمام کیلی اور وزنی اشیاء میں کمی زیادتی کی صورت میں سود کو حرام قرار دیا گیا جیسا کہ حضرت

الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَسَائِرِ الْاَشْيَاءِ الْمَكِيلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِيْ بَابِ بَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ رِبٰوا حُرِمَ بِالسُّنَّةِ وَتَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الرِّبٰوا الْمُحَرَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هُوَ غَيْرُ الرِّبٰوا الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُجُوْعُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى مَا حَدَّثَهُ بِهٖ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَلَوْ كَانَ مَا حَدَّثَهُ بِهٖ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ بِهٖ اِذًا لَمَا كَانَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عِنْدَهُ بِاَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ بِتَحْرِيْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا الرِّبٰوا حَتّٰى حَدَّثَهُ بِهٖ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلِمَ اَنَّ مَا كَانَ حَدَّثَهُ بِهٖ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ رِبٰوا غَيْرَ ذٰلِكَ الرِّبٰوا۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جسے ہم اس سے پہلے جو کے بدلے گندم کی بیع کے سلسلے میں ذکر کر چکے ہیں تو یہ سود سنت سے حرام ہوا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں حتیٰ کہ ان کے ساتھ حجت قائم ہوئی اس بات کی دلیل کہ ان روایات میں جس حرام سود کا ذکر ہے وہ اس کا غیر جسے حضرت ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کیا جسے ہم نے اسی باب میں ذکر کیا ہے پس اگر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حدیث کا بھی وہی مفہوم ہوتا جو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا ہے تو اس صورت میں ان کے نزدیک ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ نہ ہوتی لیکن انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سود کو حرام قرار دینے کا علم اس وقت تک حاصل نہ ہوا جب تک حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان نہ کیا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا وہ اس سود کے علاوہ ہے۔

۱۳۷۷۔ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْوِ مَا ذَكَرَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت کی مثل مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

۱۳۷۸۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مَوْلًی لَّهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَیْنِ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے نہ بیچو۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ قَیْسٍ حَدَّثَهٗ عَنْ مُجَاهِدِ الْمَكِّیِّ اَنَّ صَائِغًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِنِّیْ اَصُوْغُ ثُمَّ اَبِیْعُ الشَّیْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ وَاَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِیْ فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ الصَّائِغُ یُرَدِّدُ عَلَیْهِ الْمَسْاَلَةَ وَیَاْبَاهُ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی دَابَّتِهٖ اَوْ اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِیِّنَا اِلَیْنَا وَعَهْدُنَا اِلَیْكُمْ۔

حضرت مجاہد مکی فرماتے ہیں زیورات بنانے والا ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں زیورات بناتا ہوں پھر میں اس میں سے کوئی چیز اس کے وزن سے زیادہ کے بدلے بیچتا ہوں اور اپنی محنت کے مطابق زیادہ لیتا ہوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے منع فرمادیا زیورات بنانے والا بار بار پوچھتا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما انکار فرماتے حتیٰ کہ وہ اپنے جانور یا مسجد کے دروازے تک چلا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا ایک دینار ایک دینار کے بدلے اور ایک درھم ایک درھم کے بدلے ہو ان دونوں کے درمیان اضافہ نہ ہو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا اور ہم بھی تمہیں اسی بات کا حکم دیتے ہیں

۱۳۸۰۔ وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ مُسْلِمِ الْمَكِّیِّ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ كَیْلًا بِكَیْلٍ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَلَا بَاْسَ بِبَیْعِ الشَّعِیْرِ بِالتَّمْرِ وَالتَّمْرُ اَكْثَرُهُمَا یَدًا بِیَدٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

حضرت ابوالاشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ سونا، سونے کے بدلے برابر برابر وزن، چاندی، چاندی کے بدلے برابر برابر وزن، گندم گندم کے بدلے برابر برابر پیمانہ، اور جَو، جَو کے بدلے برابر پیمانے کے ساتھ ہوں، کھجور کے بدلے جَو اس طرح بیچنے میں کوئی حرج نہیں کہ کھجوریں زیادہ ہوں لیکن یہ سودا نقد ہو کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہوں جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سُود میں پڑ گیا۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

سُنا آپ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا برابر برابر وزن، چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر وزن، گندم کے بدلے گندم برابر برابر جَو کے بدلے جَو برابر برابر، کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سُود خور ہے۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ حَبِيْبٍ السَّرَّاجُ قَالَ ثَنَا حَيَّانُ اَبُوْ زُهَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اشْتَهٰى تَمْرًا فَاَرْسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ وَلَا اَرَاهَا اِلَّا اُمَّ سَلَمَةَ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَاَتَوْا بِصَاعٍ مِنْ عَجْوَةٍ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْكَرَهٗ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَعَثْنَا بِصَاعَيْنِ فَاُتِيْنَا بِصَاعٍ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ۔

حضرت ابوبریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں کی خواہش ہوئی تو آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے دو صاع کھجوریں بھیجیں تو صحابہ کرام ایک صاع عجوہ کھجوریں لائے (عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو انکار فرمایا اور فرمایا یہ تمہارے پاس کہاں سے آئیں انہوں نے بتایا کہ ہم دو صاع کھجوریں بھیج کر ایک صاع لائے ہیں آپ نے فرمایا نہیں واپس کر دو مجھے اس کی حاجت نہیں۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ مَشٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِيْ حَدِيْثٍ بَلَغَهٗ عَنْهُ فِيْ شَاْنِ الصَّرْفِ فَاَتَاهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُشِقُّوا الدِّيْنَارَ عَلَى الدِّيْنَارِ وَلَا الدِّرْهَمَ عَلَى الدِّرْهَمِ وَلَا تَبِيْعُوْا غَائِبًا مِنْهَا بِنَاجِزٍ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ حَتّٰى يَدْخُلَ عَتَبَةَ بَابِهٖ۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک حدیث کے سلسلے میں حضرت رافع بن خدیج کے پاس گئے وہ حدیث انہیں بیع صرف کے بارے میں رافع سے پہنچی تھی ان کے پاس پہنچے اندر داخل ہوئے اور سوال کیا تو حضرت رافع نے فرمایا میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے بدلے زیادتی کے ساتھ فروخت نہ کرو اور ان میں سے حاضر کے بدلے غائب کا سودا نہ کرو (یعنی سونے چاندی کے سودے میں ادھار نہ کرو) اگرچہ وہ تم سے صرف اس قدر مہلت حاصل کرے کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ میں داخل ہو جائے (یعنی بالکل قلیل وقت کیلئے بھی ادھار نہ ہو)

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ قَوْلِهٖ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے اگرچہ وہ اتنی مہلت مانگے والا جملہ ذکر نہیں کیا۔

۱۳۸۵- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ حضرت عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ الْكِفَّةَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ الْكِفَّةَ بِالْكِفَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سونا، سونے کے بدلے برابر برابر، ترازو کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر، چاندی، چاندی کے بدلے برابر، پلڑا، پلڑے کے بدلے گندم، گندم کے بدلے برابر برابر، ہاتھوں ہاتھ، جو، جو کے بدلے برابر برابر ہاتھوں ہاتھ، کھجور، کھجور کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچو حتیٰ کہ آپ نے نمک کا ذکر فرمایا۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِىْ صَالِحٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقَ بِالْوَرَقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ۔

حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے خبر دیتے ہیں وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے اور چاندی، چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر وزن ہو۔

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ دَاوٗدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا زِيَادَةَ وَالدِّيْنَارُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درھم کے بدلے درھم میں زیادتی نہ ہو دینار کے بدلے دینار میں اضافہ نہ ہو بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان میں سے موجود کو غائب کے بدلے (ادھار کے طور پر)

بالدینار، ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا غائبا منها بناجز۔

۱۳۸۹ - حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی رجال من اهل العلم منهم مالك بن انس ان نافعا مولی ابن عمر حدثهم عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مثله۔

۱۳۹۰ - حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالکا اخبره عن عبد المجید بن سهیل عن سعید بن المسیب عن ابی سعید الخدری وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاءه بتمر جنیب فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل تمر خیبر هکذا قال لا والله یا رسول الله صلی الله علیه وسلم انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعین والصاعین بالثلاثة فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فلا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم اشتر بالدراهم جنیبا۔

۱۳۹۱ - حدثنا ابو امیة قال ثنا المعلی بن منصور الرازی قال ثنا ابن لهیعة قال ثنا ابو النضر عن عبد الله بن حنین ان رجلا من اهل العراق قال لعبد الله بن عمر ان ابن عباس قال وهو علینا امیر من اعطی بالدرهم مائة درهم فلیاخذها فقال عبد الله بن عمر سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الذهب بالذهب وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد فهو ربا وقال ابن عمر ان کنت فی شك فسل ابا سعید الخدری عن ذلك فسأله فاخبره انه سمع ذلك۔

نہ بیچو۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے اہل علم نے خبر دی جن میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل مقرر کیا وہ جنیب (کھجور) لائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم (ایسا نہیں ہے) ہم یہ کھجوریں دو صاع کھجوروں کے بدلے ایک صاع اور تین کے بدلے دو صاع لیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو تمام کھجوروں کو درھموں کے بدلے بیچو پھر ان دراہم کے ساتھ جنیب کھجور خرید و۔

حضرت عبد اللہ بن حنین فرماتے ہیں کہ اہل عراق میں سے ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور وہ ہم پر امیر ہیں کہ جس شخص کو ایک درہم کے بدلے ایک سو درہم دیئے جائیں وہ لے لے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا، سونے کے بدلے برابر برابر وزن دیا جائے جو زیادہ ہو وہ سُود ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تمہیں شک ہو تو اس سلسلے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہوں نے ان سے پوچھا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَقَالَ اِنَّمَا هُوَ رَاْىٌ مِّنِّىْ۔

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ اَنْكَرَهٗ فَقَالَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ قَالَ اَضْعَفْتَ اَرْبَيْتَ اَوْ اَرْبَيْتَ اَضْعَفْتَ۔

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَشِيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِصَاعِ تَمْرٍ رَيَّانٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْلًا فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِعْنَا صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ هٰذَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ بِيْعُوْا تَمْرَكُمْ وَاشْتَرُوْا مِنْ هٰذَا۔

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ بِدِيْنَارٍ وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ وَصَاعُ تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ وَصَاعُ بُرٍّ بِصَاعِ بُرٍّ وَصَاعُ شَعِيْرٍ بِصَاعِ شَعِيْرٍ لَا فَضْلَ بَيْنَ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ۔

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ

عنہا کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کی بات بتائی گئی تو انہوں نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور فرمایا وہ تو صرف میری اپنی رائے تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لایا جو آپ کے لیے غیر معروف تھیں آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آئی ہیں اس نے عرض کیا میں نے دو صاع کھجوروں کے بدلے خریدی ہیں آپ نے فرمایا تم نے دو چند کیا سودی کاروبار کیا یا فرمایا تم نے سودی کاروبار کیا دوچند کیا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریان درخت کی کھجوریں لائی گئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں بعل درخت کی تھیں آپ نے فرمایا یہ کہاں سے لائے ہو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے ان کھجوروں کے ایک صاع کے بدلے دو صاع کھجوریں بیچی ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ اپنی کھجوریں فروخت کر کے یہ خریدو۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار ایک دینار کے بدلے درہم ایک درہم کے بدلے، ایک صاع کھجوریں ایک صاع کھجوروں کے بدلے ایک صاع گندم ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع جو، ایک صاع جو کے بدلے (بیچے جائیں) ان میں سے کسی میں زائد نہ ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع

عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعُ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا صَاعُ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ.

١٣٩٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ عِنْدِي مِنْ تَمْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّ أَطْيَبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا يَا بِلَالُ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رُدَّهُ وَرُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا.

١٣٩٧ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى وَخَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّبَائِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ أُوقِيَّةَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ.

١٣٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَ

کھجوریں، دو صاع کے بدلے نہ ہوں ایک صاع گندم دو صاع کے بدلے نہ ہو اور ایک درہم دو درہموں کے بدلے بیچا جائے۔

حضرت مسروق، حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں تھیں میں نے ان سے اچھی کھجوریں ایک صاع، دو صاع کے بدلے پائیں تو میں نے خرید لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو آپ نے فرمایا اے بلال! یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے عرض کیا میں نے ایک صاع کے بدلے دو صاع کھجوریں خریدی ہیں آپ نے فرمایا ان کو لوٹا دو اور ہماری کھجوریں ہمیں واپس کرو۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم ایک اوقیہ سونے (چھٹانک کا چوتھا حصہ) کی دو یا تین دیناروں کے بدلے بیع کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر بیچو۔

حضرت یحیی بن ابی اسحٰق، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے یعنی ان کے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی برابر برابر کے علاوہ خرید و فروخت سے منع فرمایا اور ہمیں اجازت دی کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے

الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبِيْعَ الذَّهَبَ فِي الْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ فِي الذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا۔

کے بدلے جیسے چاہیں فروخت کریں۔

۱۳۹۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَّانَ التُّجَيْبِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ حَنَشًا الصَّنْعَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ غَزْوَةِ اَنَاسٍ قِبَلَ الْمَغْرِبِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تَتَبَايَعُوْنَ الْمِثْقَالَ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثَيْنِ وَاِنَّهٗ لَا يَصْلُحُ اِلَّا الْمِثْقَالُ بِالْمِثْقَالِ وَالْوَزْنُ بِالْوَزْنِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن حسان تجیبی کے آزاد کردہ غلام ربیعہ بن سلیمان فرماتے ہیں کہ انہوں نے مغرب کی جانب غزوۂ اناس میں حنشا صنعانی سے سُنا وہ حضرت رویفع سے روایت کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم ایک مثقال کا سودا نصف اور دو تہائی سے کرتے ہو یہ صحیح نہیں مثقال، مثقال کے بدلے ہو یعنی برابر برابر وزن ہو۔

۱۴۰۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَبِيْ تَمِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار، دینار کے بدلے ہو زیادتی نہ ہو اور درہم، درہم کے بدلے ہو زیادتی نہ ہو۔

۱۴۰۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ تَمِيْمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہیر بن محمد، حضرت موسیٰ بن ابی تمیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَكَذٰلِكَ سَائِرُ الْاَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ الَّتِيْ قَدْ ذُكِرَتْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فَالْعَمَلُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات سے ثابت ہوا کہ آپ نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کو کمی زیادتی کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا دیگر اکیلی اشیاء جن کا ہم نے ان روایات میں ذکر کیا ہے کا حکم بھی یہی ہے لہٰذا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت جس

بِهَا اَوْلٰی بِنَا مِنَ الْعَمَلِ بِحَدِیْثِ اُسَامَةَ الَّذِیْ قَدْ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّکُوْنَ تَاْوِیْلُهٗ عَلٰی مَا قَدْ ذَکَرْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ۔

ثُمَّ هٰذَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ قَدْ ذَهَبُوْا فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا۔

۱۴۰۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُحَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ لَا یَشْتَرِیَنَّ اَحَدُکُمْ دِیْنَارًا بِدِیْنَارَیْنِ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَیْنِ وَلَا قَفِیْزًا بِقَفِیْزَیْنِ اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الرَّمَاءَ وَاِنِّیْ لَا اُوْتٰی بِاَحَدٍ فَعَلَهٗ اِلَّا اَوْجَعْتُهٗ عُقُوْبَةً فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ۔

۱۴۰۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَیْنِ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الرَّمَاءَ۔

۱۴۰۴ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرَّمَاءَ۔

۱۴۰۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

کا وہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے جو ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے، کے مقابلے میں ان روایات پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے صحابہ کرام سے بھی تواتر کے ساتھ وہ بات مروی ہے جو آپ سے متواتر روایات میں منقول ہے۔

حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی شخص دو دیناروں کے بدلے ایک دینار، دو درہموں کے بدلے ایک درہم اور دو قفیزوں کے بدلے ایک قفیز (غلہ) نہ خریدے مجھے تم پر سود کا ڈر ہے اگر مجھے کسی شخص کے بارے میں خبر ملی کہ اس نے یہ کام کیا ہے تو میں اسے اس کی جان اور مال میں سزا دوں گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک درہم، دو درہموں کے بدلے نہ لے کیونکہ مجھے تم پر سود کا ڈر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اس میں بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو مجھے تم پر سود کا خوف ہے۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے اور وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَخْطُبُ بِھٰذَا عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَۃِ اَصْحَابِہٖ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ لَا یُنْکِرُہٗ عَلَیْہِ مِنْھُمْ مُنْکِرٌ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی مُوَافَقَتِھِمْ لَہٗ عَلَیْہِ۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر صحابہ کرام کے سامنے اس قسم کا خطبہ دیتے ہیں اور کوئی بھی ان پر اعتراض نہیں کرتا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ سب اس مسئلے میں ان کے متفق ہیں۔

۱۴۰۶۔ ثُمَّ قَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعَلِیٍّ غَیْرِھِمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا یُوَافِقُ ذٰلِکَ اَیْضًا۔

پھر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عَلِیٍّ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ کَتَبَ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ اِلٰی اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ حِیْنَ قَدِمَ الشَّامَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّکُمْ قَدْ ھَبَطْتُمْ اَرْضَ الرِّبٰوا فَلَا تَتَبَایَعُوْنَ الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا الطَّعَامَ بِالطَّعَامِ اِلَّا کَیْلًا بِکَیْلٍ قَالَ اَبُوْ قَیْسٍ قَرَاْتُ کِتَابَہٗ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوقیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو آپ نے افواج کے افسروں کو لکھا "حمد وصلوٰۃ کے بعد تم سودی زمین میں اترے ہو پس تم سونے کو سونے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر وزن کے ساتھ بیچنا اور غلہ، غلہ کے بدلے برابر پیمانے کے ساتھ ہو حضرت ابوقیس فرماتے ہیں ان کا مکتوب گرامی میں نے پڑھا تھا۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَکُوْنُ عِنْدِی الدَّرَاھِمُ فَلَا تُنْفَقُ عَنِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ فَاَشْتَرِیْ بِھَا دَرَاھِمَ تَجُوْزُ عَنِّیْ وَاَھْضِمُ فِیْھَا قَالَ فَقَالَ عَلِیٌّ لَا اشْتَرِ بِدَرَاھِمِکَ ذَھَبًا ثُمَّ اشْتَرِ بِذَھَبِکَ وَرِقًا ثُمَّ اَنْفِقْھَا فِیْمَا شِئْتَ۔

حضرت ابوصالح سمان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس درھم ہوتے ہیں وہ میری ضرورت میں خرچ نہیں اگر میں ان کے بدلے دوسرے دراھم خرید دوں تو یہ جائز ہے جب کہ میں بخوشی کچھ کم بھی کر دوں (یعنی کم لوں) راوی فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اپنے درھموں کے بدلے سونا خریدو پھر اس سونے کے بدلے چاندی خریدو اور جہاں چاہو خرچ کرو۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

حضرت شریح، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

ابو نعیم قال ثنا سفیان عن حماد عن ابی صالح عن شریح عن عمر قال الدرهم بالدرهم فضل ما بینهما ربوا قال ابو نعیم قال بعض اصحابنا عن سفیان الدرهم بالدرهم قال حسین قال لی احمد بن صالح امام مسجد حماد۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا درہم کے بدلے درہم کے سودے میں کمی زیادتی ہو تو وہ سود ہوتا ہے ابونعیم فرماتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے حضرت سفیان سے نقل کیا کہ درہم درہم کے بدلے فروخت کیا جائے وہ فرماتے ہیں مجھ سے یہ بات حماد کی مسجد کے امام احمد بن صالح نے فرمائی ہے۔

١٤١٠ - حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا هرون بن اسماعیل قال ثنا علی بن المبارك قال ثنا یحیی بن سعید عن سالم بن عبد الله بن عمر قال كان عمر وعبد الله بن عمر ینهیان عن بیع الدرهمین بالدرهم یدا بید ویقولان الدرهم بالدرهم والدینار بالدینار۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک درہم کے بدلے دو درہموں کو نقدًا بیچنے سے منع فرماتے تھے اور فرماتے ایک درہم، ایک درہم کے بدلے اور ایک دینار، ایک دینار کے بدلے (بیچا جائے)

١٤١١ - حدثنا بحر بن نصر قال قرأ علی شعیب حدثنا موسی بن علی عن یزید بن ابی منصور عن ابی رافع قال مر بی عمر بن الخطاب ومعه ورق فقال اصنع لنا اوضاحا لصبی لنا قلت یا امیر المؤمنین عندی اوضاح معمولة فان شئت اخذت الورق واخذت الاوضاح فقال عمر مثلا بمثل فقلت نعم فوضع الورق فی كفة المیزان والاوضاح فی كفة الاخری فلما استوی المیزان اخذ باحدی یدیه واعطی بالاخری۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور آپ کے پاس چاندی تھی انہوں نے فرمایا ہمارے بچوں کے لیے زیور بنا دیں، میں نے عرض کیا امیر المومنین! میرے پاس تیار زیورات ہیں اگر آپ چاہیں تو زیورات لے لیں اور میں چاندی لے لوں آپ نے فرمایا برابر برابر ہوں میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انہوں نے چاندی کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور زیورات کو دوسرے پلڑے میں رکھا جب وزن برابر ہوگیا تو ایک ہاتھ سے لیا اور دوسرے ہاتھ سے دیا۔

١٤١٢ - حدثنا ابراهیم بن منقذ قال ثنا عبد الله بن یزید المقرئ عن غیاث بن رزین قال حدثنی علی بن رباح هو اللخمی قال كنا فی غزاة مع فضالة بن عبید فسألته عن بیع الذهب فقال

حضرت غیاث بن رزین فرماتے ہیں مجھ سے علی بن رباح لخمی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم فضالہ بن عبید کے ہمراہ غزوات میں تھے میں نے ان سے سونے کے بدلے سونا بیچنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا برابر برابر ہوں

مِثْلًا بِمِثْلٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ۔

۱۴۱۳- وَمِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رُجُوعِهِ عَنِ الصَّرْفِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَزَعَ عَنِ الصَّرْفِ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيئَةِ دَنَا قَالَ ذٰلِكَ عَلَى إِجَازَةِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ وَأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ ذٰلِكَ فَإِمَّا أَنْ يَكُونَ رُجُوعُهُ لِعِلْمِهِ أَنَّ مَا كَانَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ إِنَّمَا هُوَ رِبَا الْقُرْآنِ وَعَلِمَ أَنَّ رِبَا النَّسِيئَةِ بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَوْ يَكُونَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مَا خَالَفَ حَدِيثَ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِمَّا لَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ حَدِيثُ أُسَامَةَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ نَقَلَهُ لَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَتْ عَلَيْهِ بِهِ الْحُجَّةُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِأَنَّهُ خَبَرٌ وَاحِدٌ فَرَجَعَ إِلٰى مَا جَاءَتْ بِهِ الْجَمَاعَةُ الَّذِيْنَ يَقُومُ بِنَقْلِهِمُ الْحُجَّةُ وَتَرَكَ مَا جَاءَ بِهِ الْوَاحِدُ الَّذِي قَدْ يَجُوزُ عَلَيْهِ السَّهْوُ وَالْغَلَطُ وَالْغَفْلَةُ وَهٰذَا الَّذِي بَيَّنَّا فِي الصَّرْفِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

زیادہ نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انکی زیادتی کے ساتھ) بیع صرف (کے عدم جواز) سے رجوع کے سلسلے میں روایات آئی ہیں ان میں سے ایک حضرت ابو الصہباء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیع صرف (میں کمی زیادتی کے ساتھ سود نہ ہونے کے قول) سے رجوع کر لیا تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے بواسطہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی بیع ایک مثل کے بدلے دو، زیادہ مثل کی صورت میں جائز ہے اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تو ان کا رجوع یا تو اس بات کا علم حاصل ہونے کی وجہ سے تھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے بیان کیا کہ اس سے مراد وہ ربوٰ ہے جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ ادھار والا سود اور ہے یا ان کے نزدیک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف روایت اس طریقے پر ثابت ہوئی کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح ثابت نہ ہوئی کیونکہ دوسری روایت حضور علیہ السلام سے نہایت کثرت سے منقول ہے حتیٰ کہ یہ روایت ان کے لیے حجت بن گئی اور یہ بات حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نہ تھی کیونکہ وہ خبر واحد ہے چنانچہ انہوں نے اس حدیث کی طرف رجوع کیا جسے اتنی بڑی جماعت نے نقل کیا کہ ان کا نقل کرنا حجت بن جاتا ہے اور خبر واحد کو چھوڑ دیا کیونکہ اس میں بھولنے غلطی اور غفلت کا امکان ہے، یہ جو کچھ بیع صرف کے بارے میں ہم نے بیان کیا ہے یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴ الْقِلَادَةِ تُبَاعُ بِذَهَبٍ وَفِيْهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ.

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِفْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا كَيْفَ شِئْتَ ،

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُجَاعٍ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَاِذَا الذَّهَبُ اَكْثَرُ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ .

۱۴۱۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فُضَالَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ

سونے کے بدلے ایسا ہار بیچنا جس میں سونا اور موتی ہوں

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوۂ خیبر کے دن مجھے ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر کے بیچو۔

حضرت خالد بن ابی عمران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے خیبر کے دن ایک ہار جس میں سونا اور جواہرات تھے بارہ دینار کے بدلے خریدا اس (سونے) کو الگ کیا تو وہ بارہ دینار سے زیادہ کا تھا میں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا الگ کئے بغیر نہ بیچا جائے۔

حضرت حنش، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا جس میں جواہرات سونے کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے ایک شخص نے اسے سات یا نو دینار کے بدلے خریدا جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا اور یہ بات عرض کی گئی

ابتاعها رجل بسبعة او بتسعة فاتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فذكر ذلك له فقال لا حتى تميز ما بينهما فقال انما اردت الحجارة فقال لا حتى تميز بينهما فرده۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان القلادة اذا كانت كما ذكرنا لم يجز ان تباع بالذهب لان ذلك الثمن وهو ذهب يقسم على قيمة الخرز وعلى الذهب فيكون كل واحد منهما مبيعا بما اصابه من الثمن كالعرضين يباعان بذهب فكل واحد منهما مبيع بما اصاب قيمته من ذلك الذهب۔

قالوا فلما كان ما يصيب الذهب الذي في القلادة انما يصيبه بالخرز والظن وكان الذهب لا يجوز ان يباع بالذهب الا مثلا بمثل لم يجز البيع الا ان يعلم ان ثمن الذهب الذي في القلادة مثل وزنه من الذهب الذي اشتريت به القلادة ولا يعلم بقسمة الثمن انما يعلم بان يكون على حدة بعد الوقوف على وزنه وذلك غير موقوف عليه الا بعد ان تفصل من القلادة قالوا فلا يجوز بيع هذه القلادة بالذهب الا بعد ان يفصل ذهبها منها لما قد ذكرناه عن رسول الله صلى الله عليه

وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا ان كانت هذه القلادة لا يعلم مقدار ذهبها اهو مثل وزن جميع الثمن او اقل من ذلك او اكثر الا بان تفصل القلادة فيوزن ذلك الذهب الذي فيها فيوقف على وزنه لم يجز بيعها بذهب الا بعد

تو آپ نے فرمایا فروخت نہیں کر سکتے حتی کہ دونوں چیزوں کو الگ الگ کرو اس نے کہا میں نے تو صرف جواہرات کی نیت کی تھی آپ نے فرمایا جائز نہیں جب تک دونوں کو الگ الگ نہ کیا جائے چنانچہ آپ نے اسے رد کر دیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اگر ہار کی وہ صورت ہو جو ہم نے ذکر کی ہے تو اسے سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں کیونکہ قیمت یعنی سونا، جواہرات اور سونے پر تقسیم کیا جائے تو وہ دونوں اس قیمت میں فروخت شدہ مال ہوگا جیسا کہ دو چیزیں سونے کے بدلے بیچی جائیں تو اس سونے میں سے جس چیز کے حصے میں جتنا آئے گا وہ اس کے بدلے بیع (بیچی جانے والی چیز) ہو گی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہار کے سونے کی قیمت محض اندازے اور گمان سے ہو گی اور سونے کو سونے کے بدلے صرف برابر بیچ سکتے ہیں تو صرف اسی صورت میں یہ بیع جائز ہو گی جب یہ معلوم ہو کہ ہار والے سونے کی قیمت اس سونے کے وزن کے برابر ہو جس کے ساتھ ہار خریدا گیا اور یہ بات قیمت کو تقسیم کرنے سے معلوم نہیں ہوتی وہ اسی صورت میں معلوم ہو گی جب ہار کے سونے کا وزن کر کے اس کی قیمت علیحدہ مقرر کی جائے اور یہ اسی وقت معلوم ہو گا جب اسے ہار سے الگ کر دیا جائے وہ فرماتے ہیں اس ہار کو سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں جب تک اس کا سونا الگ نہ کر دیا جائے جیسا کہ ہم نے حضور علیہ السلام سے نقل کیا اور اس سبب سے جو ہم نے قیاس سے استدلال کیا۔

اور دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ہار کے سونے کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ تمام قیمت کے برابر ہے یا اس سے کم یا زیادہ ہے مگر یہ کہ اس کو ہار سے الگ کر کے وزن کیا جائے اور اس وزن سے آگاہی حاصل کی جائے تو اب اس کی بیع اس وقت جائز نہ ہو گی جب تک وہ سونا الگ نہ کیا جائے اور معلوم ہو کہ وہ اس قیمت

أَنْ يَّفْصِلَ ذَهَبَهَا مِنْهَا فَيَعْلَمَ أَنَّهُ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ وَإِنْ كَانَتِ الْقِلَادَةُ لَا يُحِيطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِ مَا فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَيُعْلَمُ أَنَّهُ أَقَلُّ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِي بِيعَتْ بِهِ أَوْ لَا يُحِيطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِهِ إِلَّا أَنَّهُ يُعْلَمُ أَنَّهُ فِي الْحَقِيقَةِ أَقَلُّ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي بِيعَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ وَهُوَ ذَهَبٌ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَكُونُ ذَهَبُهَا بِمِثْلِ وَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ وَيَكُونُ مَا فِيهَا مِنَ الْخَرَزِ بِمَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ وَلَا يَحْتَاجُ فِي ذٰلِكَ إِلَى قِسْمَةِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ كَمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي الْعُرُوضِ الْمَبِيعَةِ بِالثَّمَنِ الْوَاحِدِ۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الذَّهَبَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُبَاعَ بِذَهَبٍ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي دِينَارَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي الْجَوْدَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ بِيعَا صَفْقَةً وَاحِدَةً بِدِينَارَيْنِ مُسَاوِيَيْنِ فِي الْجَوْدَةِ أَوْ بِذَهَبٍ غَيْرِ مَضْرُوبٍ جَيِّدٍ أَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَرْدُودًا إِلَى حُكْمِ الْقِيمَةِ كَمَا تُرَدُّ الْعُرُوضُ مِنْ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِذَا بِيعَتْ بِثَمَنٍ وَاحِدٍ إِذًا لَفَسَدَ الْبَيْعُ لِأَنَّ الدِّينَارَ الرَّدِيَّ يُصِيبُهُ أَقَلُّ مِنْ وَزْنِهِ إِذَا كَانَتْ قِيمَتُهُ أَقَلَّ مِنْ قِيمَةِ الدِّينَارِ الْآخَرِ۔

فَلَمَّا أُجْمِعَ عَلَى صِحَّةِ ذٰلِكَ الْبَيْعِ وَكَانَتِ السُّنَّةُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ الذَّهَبَ تِبْرَهُ وَعَيْنَهُ سَوَاءٌ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الذَّهَبِ فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ بِذَهَبٍ عَلَى غَيْرِ الْقِسْمَةِ عَلَى الْقِيَمِ وَأَنَّهُ مَخْصُوصٌ فِي ذٰلِكَ

سے کم ہے اور اگر ہار کے سونے کا علم حاصل ہوا اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ اس سونے سے کم ہے جس کے بدلے اسے بیچا گیا یا اس کے وزن کا علم حاصل نہ ہو لیکن یہ معلوم ہو کہ فی الواقع اس کا سونا ہار کی قیمت سے کم ہے اور وہ سونا ہے تو اب سودا جائز ہوگا اور یہ اس لیے کہ ہار کا سونا قیمت والے سونے سے اس کی مقدار کے برابر ہوگا اور جواہرات باقی سونے کے مقابلے میں ہوں گے۔ اور وہ اس صورت میں قیمت کے سونے کو ان میں سے ہر ایک کی قیمت پر تقسیم کرنے کی ضرورت نہ ہوگی جیسا کہ ایک قیمت پر بیچے جانے والی اشیاء میں ضرورت پڑتی ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سونے کو سونے کے بدلے برابر ہی بیچ سکتے ہیں اور ہم نے دیکھا کہ فقہاء کا اس بارے میں اختلاف نہیں کہ ایسے دو دیناروں کو جن میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ کھرا ہو ایک ہی عقد میں ان دو دیناروں کے بدلے میں بیچنا جائز ہے جو کھرے پن میں برابر ہوں یا اس سونے کے بدلے میں جس کا سکہ نہ بنایا گیا اور وہ کھرا ہو جائز ہے) اگر ان کو بھی قیمت کی طرف لوٹایا جاتا جیسے سونے چاندی کے علاوہ سامان کو لوٹایا جاتا ہے جبکہ ایک ہی قیمت میں سودا ہو تو اس صورت میں فاسد ہوتی کیونکہ ردی دینار کے حصے میں کم سونا آئے گا جب اس کی قیمت دوسرے دینار کے مقابلے میں کم ہو۔

تو جب انہوں نے اس بیع کے صحیح ہونے پر اجماع کیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے کہ سونے کو جب سونے کے بدلے میں بیچا جائے تو اسے قیمتوں پر تقسیم نہیں کیا جائے گا اور یہ حکم اسی کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے اسباب میں یہ حکم نہیں ہے اس کے مقابلے میں جو قیمت ہوگی وہ وزن کے لحاظ سے ہوگی قیمت

بِحُكْمِ دُوْنَ حُكْمِ سَائِرِ الْعُرُوْضِ الْمَبِيْعَةِ صَفْقَةً وَّاحِدَةً وَّاِنَّمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الثَّمَنِ هُوَ وَزْنُهٗ مَالَا يُصِيْبُ قِيْمَتَهٗ فَهٰذَا هُوَ مَا يَشْهَدُ هٰذَا الْقَوْلَ مِنَ النَّظَرِ۔

کے اعتبار سے نہیں قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے۔

وَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ فُضَالَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَا فَرَوَاهُ قَوْمٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہم نے روایت کی ہے اس میں اضطراب ہے ایک جماعت نے اسے اس طرح روایت کیا ہے جس طرح ہم نے باب کے شروع میں روایت کیا اور دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا۔

۱۴۱۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهَانِئٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ ابْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِیَّ يَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ وَهِیَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِیْ فِی الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

حضرت علی بن رباح لخمی فرماتے ہیں انہوں نے حضرت فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر میں ایک ہار لایا گیا اس میں سونا اور جواہرات تھے وہ مال غنیمت سے تھا جسے بیچا جا رہا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار میں لگے ہوئے سونے کو الگ کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

۱۴۱۸- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ عَنْ فُضَالَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِخَيْبَرَ۔

حضرت حمید بن ہانی، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۱۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِیْ هَانِئٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حیوہ، حضرت ابو ہانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِی الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ فِیْ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَزَعَ الذَّهَبَ فَجَعَلَهٗ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ لِيَعْلَمَ

تو اس مسئلے کے بارے میں اس حدیث میں جو کچھ ہے وہ پہلی حدیث میں نہیں ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو اتار کر الگ کیا پھر فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کے اعتبار سے ہوتا ہے

النَّاسَ کَیْفَ حُکْمُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ۔

فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلَ الذَّهَبَ لِاَنَّ صَلَاحَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ فِیْ ذٰلِكَ فَفَعَلَ مَا فِیْهِ صَلَاحُهُمْ لَا لِاَنَّ بَیْعَ الذَّهَبِ قَبْلَ اَنْ یُّنْتَزَعَ مَعَ غَیْرِهٖ فِیْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ غَیْرُ جَائِزٍ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِیَ مَنْ رَوٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ ۔

تاکہ معلوم ہو جائے کہ سونے کے بدلے سونے کا حکم کیا ہے ۔

تو یہ بھی جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا اس لیے الگ کیا ہو کہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ تھا تو جس میں ان کی بہتری تھی وہ عمل کیا یہ بات نہیں کہ سونے کو الگ کئے بغیر ایک ہی سودے میں اس کا بیچنا جائز نہ تھا اور یہ آپ کی اس حدیث کے خلاف ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ جدا کئے بغیر نہ بیچا جائے ۔

وَقَدْ رَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰی خِلَافِ ذٰلِكَ اَیْضًا ۔

دوسرے حضرات نے بھی اس کے خلاف روایت کیا ہے ۔

۱۴۲۰ - فَحَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَنَشُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِیُّ اَنَّهٗ کَانَ فِی الْبَحْرِ مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ حَنَشٌ فَاشْتَرَیْتُ قِلَادَةً فِیْهَا تِبْرٌ وَّیَاقُوْتٌ وَزَبَرْجَدٌ فَاَتَیْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ فَذَکَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَاْخُذِ التِّبْرَ بِالتِّبْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِخَیْبَرَ فَاشْتَرَیْتُ قِلَادَةً بِسَبْعَةِ دَنَانِیْرَ فِیْهَا تِبْرٌ وَّجَوْهَرٌ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْخُذِ التِّبْرَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ۔

حضرت خالد بن ابی عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حنش بن عبد اللہ صنعانی نے بیان کیا کہ وہ دریا کے سفر میں حضرت فضالہ بن عبید انصاری کے ہمراہ تھے حضرت حنش فرماتے ہیں میں نے ایک ہار خریدا جس میں سونا یاقوت اور زبرجد جڑے ہوئے تھے میں حضرت فضالہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر لو میں خیبر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میں نے ایک ہار سات دینار میں خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر ہی لے سکتے ہو ۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرُ مَا تَقَدَّمَهٗ مِنَ الْاَحَادِیْثِ وَذٰلِكَ اَنَّ مَا حَکٰی فُضَالَةُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ التِّبْرُ بِالذَّهَبِ

اس حدیث میں پہلی حدیث کے علاوہ مضمون ہے وہ یوں کہ اس حدیث میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ یہ ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر لیا جائے اور جس

مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَسَادَ الْبَيْعِ فِي الْقِلَادَةِ الْمَبِيعَةِ بِذَهَبٍ إِذْ كَانَ فِيهَا ذَهَبٌ وَغَيْرُهُ فَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

ہار کو سونے کے بدلے بیچا گیا اس کی بیع کے فاسد ہونے کا ذکر نہیں کیا جب کہ اس میں سونا اور دوسری چیزیں تھیں تو یہ پہلی احادیث کے خلاف ہے۔

وَقَدْ رَوَاهُ آخَرُونَ أَيْضًا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

۱۴۲۱ ۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمُعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمَا عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَصَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فُضَالَةَ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا وَاجْعَلْهُ فِي الْكِفَّةِ وَاجْعَلْ ذَهَبًا فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرٰى ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

حضرت حنش سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے اسے خریدنا چاہا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے فرمایا اس کا سونا الگ کر دو اور اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے پلڑے میں بھی سونا رکھو پھر برابر برابر کے علاوہ نہ لو۔ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ برابر برابر ہی لے۔

فَهٰذَا خِلَافُ لِمَا تَقَدَّمَ مِنَ الْأَحَادِيثِ لِأَنَّ فِيهِ أَمْرَ فُضَالَةَ بِنَزْعِ الذَّهَبِ وَبَيْعِهِ وَحْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

تو یہ پہلی احادیث کے خلاف ہے کیونکہ اس میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے سونا اتارنے اور اسے الگ بیچنے کا حکم دیا اور یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی جو کچھ حضور علیہ السلام سے (نقل کرتے ہوئے) ذکر کیا اس میں سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر نہ بیچنے سے ممانعت ہے۔

فَهٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ وَالْأَمْرُ بِالتَّفْصِيلِ مِنْ قَوْلِ فُضَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ عِنْدَهُ الْبَيْعُ فِيهَا فِي الذَّهَبِ حَتّٰى تُفْصَلَ۔

تو اس بات میں کوئی اختلاف نہیں سونے کو الگ کرنے کا حکم حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے قول سے ثابت ہے تو ہو سکتا ہے انہوں نے اس بات کا حکم اس لیے دیا ہو کہ ان کے نزدیک ہار میں جڑے ہوئے سونے کو الگ کیے بغیر بیچنا جائز نہ ہو۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِذٰلِكَ

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بات کا حکم

لِإِحَاطَتِهِ عِلْمِهِ أَنَّ تِلْكَ قِلَادَةٌ لَا يُوصَلُ إِلَى عِلْمِ مَا فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَلَا إِلَى مِقْدَارِهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَفْصِلَهُ مِنْهَا.

اس لیے دیا ہو کہ وہ جانتے تھے اس ہار میں جڑے ہوئے سونے کی مقدار کا علم اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اسے الگ نہ کیا جائے۔

فَقَدِ اضْطَرَبَ هٰذَا الْحَدِيثُ فَلَمْ يُوقَفْ عَلَى مَا أُرِيدَ مِنْهُ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَجَّ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي الَّتِي رُوِيَ عَلَيْهَا إِلَّا احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ بِالْمَعْنَى الْآخَرِ وَقَدْ قَدَّمْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ وَجْهُ النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ وَإِنَّهُ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِينَ جَعَلُوا حُكْمَ الذَّهَبِ الْمَبِيعِ مَعَ غَيْرِهِ بِالذَّهَبِ لَا عَلَى قَسْمِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ وَلٰكِنْ عَلَى أَنَّ الذَّهَبَ مَبِيعٌ بِوَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ وَمَا بَقِيَ مَبِيعٌ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

تو اس حدیث میں اضطراب ہوا اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس سے کیا مراد ہے پس جو شخص بھی ان معانی میں سے کسی معنیٰ کو دلیل بنائے گا مخالف دوسرے معنیٰ سے استدلال کرے گا اور ہم اس باب میں پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس میں قیاس کا طریقہ کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے مسلک کے مطابق ہے جنہوں نے فروخت شدہ سونے کو دوسرے سونے کے مقابلے میں قرار دیا نہ کہ قیمت کو ان دونوں کی قیمت پر تقسیم کرنا، بلکہ سونا، قیمت میں سے اپنے ہم وزن سونے کے مقابلے میں ہو گا اور جو باقی ہو گا وہ اس چیز کی قیمت ہو گی جو سونے کے ساتھ جڑی ہوئی تھی یہ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ اشْتَرَى مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قِلَادَةً فِيهَا تِبْرٌ وَزَبَرْجَدٌ وَلُؤْلُؤٌ وَيَاقُوتٌ بِسِتِّمِائَةِ دِينَارٍ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حِينَ طَلَعَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِنْبَرِ وَحِينَ صَلَّى الظُّهْرَ فَقَالَ أَلَا إِنَّ مُعَاوِيَةَ اشْتَرَى الرِّبَا وَأَكَلَهُ أَلَا إِنَّهُ فِي النَّارِ إِلَى حَلْقِهِ.

حضرت ابو تمیم جیشانی سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ایک ہار جس میں سونا زبرجد، جواہرات اور یاقوت لگا ہوا تھا چھ سو دینار کے بدلے خریدا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے یا انہوں نے ظہر کی نماز پڑھی تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا سنو! حضرت معاویہ نے سود کے طور پر سودا کیا اور اسے کھایا سنو! وہ حلق تک جہنم میں ہو گا۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ الْقِلَادَةُ كَانَ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ أَكْثَرُ مِمَّا اشْتُرِيَتْ بِهِ فَكَانَ مِنْ عُبَادَةَ مَا كَانَ لِذٰلِكَ وَيَجُوزُ أَنْ تَكُونَ بِيعَتْ بِنَسِيئَةٍ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا.

تو ہو سکتا ہے کہ اس ہار میں جڑا ہوا سونا اس سونے سے زیادہ ہو جس کے بدلے اسے خریدا گیا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے یہ کلام کیا اور ہو سکتا ہے اسے ادھار کے طور پر بیچا گیا ہو تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۱۴۲۳۔ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ وَفِی السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ عُبَادَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْكَرَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ فِیْ ذٰلِكَ مَا اَنْكَرَ۔

اس سلسلے میں اور اس سبب کے بارے میں جس کی وجہ سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا، یہ روایت مروی ہے۔

۱۴۲۴۔ مَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ قَالَ كُنَّا فِیْ غَزَاةٍ عَلَیْنَا مُعَاوِیَةُ فَاَصَبْنَا ذَهَبًا وَّ فِضَّةً فَاَمَرَ مُعَاوِیَةُ رَجُلًا یَبِیْعُهَا النَّاسَ فِیْ عَطِیَّاتِهِمْ قَالَ فَتَنَازَعَ النَّاسُ فِیْهَا فَقَامَ عُبَادَةُ فَنَهَاهُمْ فَرَدُّوْهَا فَاَتَی الرَّجُلُ مُعَاوِیَةَ فَشَكٰی اِلَیْهِ فَقَامَ مُعَاوِیَةُ خَطِیْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ تُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَادِیْثَ یَكْذِبُوْنَ فِیْهَا عَلَیْهِ لَمْ نَسْمَعْهَا فَقَامَ عُبَادَةُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَنُحَدِّثَنَّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَرِهَ مُعَاوِیَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ یَدًا بِیَدٍ عَیْنًا بِعَیْنٍ۔

حضرت ایوب سختیانی، حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوالاشعث سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے جس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے ہمیں سونا اور چاندی حاصل ہوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اسے لوگوں پر عطیات پر بیچے اس سلسلے میں لوگوں کا اختلاف ہوا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کو روکا تو انہوں نے اسے لوٹا دیا وہ شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے شکایت کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (منسوب) احادیث روایت کرتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ پر جھوٹ باندھتے ہیں ہم نے ان احادیث کو نہیں سنا اس پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ کی قسم! ہم ضرور بضرور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کریں گے اگرچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ناپسند کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے، جَو کو جَو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، ہاتھوں ہاتھ (نقد) عین کو عین کے ساتھ (یعنی ادھار نہ ہو)

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ فِیْ اِمَارَةِ مُعَاوِیَةَ یَبِیْعُوْنَ اٰنِیَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اِلَی الْعَطَآءِ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ

حضرت ابوالاشعث صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ آئے جو سونے اور چاندی کے برتن عطیات کے ملنے تک کے وعدے پر بیچتے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، جَو کو جَو کے

بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ اِنْكَارِ عُبَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ هُوَ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلٰى اَجَلٍ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ۔

وَاَمَّا الْقِلَادَةُ الَّتِىْ فِيْهَا الذَّهَبُ الْمَبِيْعَةُ بِالذَّهَبِ اَوِ الْقِلَادَةُ الَّتِىْ فِيْهَا الْفِضَّةُ الْمَبِيْعَةُ بِالْفِضَّةِ فَلَا دَلَالَةَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ اِذَا بِيْعَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِ ذَهَبِهٖ اَوْ فِضَّتِهٖ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْفِضَّةِ۔

۱۴۲۶- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَرِ السَّيْفَ الْمُحَلّٰى بِالْفِضَّةِ۔

۱۴۲۷- **فَهٰذَا** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ اَجَازَ بَيْعَ السَّيْفِ الَّذِىْ حِلْيَتُهٗ فِضَّةٌ بِفِضَّةٍ۔

وَقَدْ رُوِىَ فِىْ مِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ اخْتِلَافٌ۔

۱۴۲۸- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِىْ عِمْرَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ اشْتِرَاءِ الثَّوْبِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ فَقَالَا لَا يَصْلُحُ اشْتِرَاؤُهٗ بِالذَّهَبِ۔

۱۴۲۹- **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ

بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ وہ برابر برابر ہوں جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کھایا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض سونے کو سونے کے بدلے ایک میعاد تک بیچنے کی وجہ سے تھا کسی۔

جہاں تک اس ہار کا تعلق ہے جس میں جڑا ہوا سونا سونے کے بدلے بیچا گیا یا وہ ہار جس میں جڑی ہوئی چاندی، چاندی کے بدلے بیچی گئی تو ان روایات میں اس کے حکم پر کوئی دلالت نہیں جب اس (ہار) کے سونے کو اس سے زیادہ سونے یا اس کی چاندی کو اس سے زیادہ چاندی کے بدلے بیچا جائے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا چاندی سے مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے خریدو۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس تلوار کو چاندی کے بدلے خریدنے کی اجازت دی جو چاندی سے مرصع تھی۔

تابعین کی جماعت سے بھی اس قسم کے مسئلے میں اختلاف مروی ہے۔

حضرت خالد بن ابی عمران فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد اور حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے سونے کے بدلے سونے سے بنا ہوا کپڑا خریدنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اسے سونے کے بدلے خریدنا صحیح نہیں۔

حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو

بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا اَنْ يَّشْتَرِىَ ذَهَبًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةً بِفِضَّةٍ وَذَهَبٍ۔

چاندی کے بدلے یا سونے کے بدلے خریدنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُّبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا اَنْ يُّبَاعَ السَّيْفُ الْمُفَضَّضُ بِالدَّرَاهِمِ بِاَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ تَكُوْنُ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالسَّيْفُ بِالْفَضْلِ۔

حضرت مبارک، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس تلوار کو جس میں درہم جڑے ہوئے ہوں زیادہ چاندی کے بدلے ہوگی اور تلوار زائد چاندی کے بدلے ہوگی۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ بَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى اِذَا كَانَتِ الْفِضَّةُ الَّتِيْ فِيْهِ اَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو معشر، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس تلوار میں چاندی لگی ہوئی ہو اس کو چاندی کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ یہ چاندی قیمت والی چاندی سے کم ہو۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى بِالدَّرَاهِمِ لِاَنَّ فِيْهِ حَمَائِلَهٗ وَجَفْنَهٗ وَنَصْلَهٗ۔

حضرت حصین بن عبد الرحمٰن، حضرت عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں درہموں (چاندی) سے مرصع تلوار کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں اس کا پرتلہ، میان اور پھل بھی ہے۔

۱۷

كِتَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ اور صدقہ کا بیان

بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ (۲۵۶)

ہبہ واپس لینا

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ .

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا قے کرکے اسے لوٹانے والے کی طرح ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْوَاهِبَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا وَهَبَ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ الرُّجُوعَ فِي الْهِبَةِ كَالرُّجُوعِ فِي الْقَيْءِ وَكَانَ رُجُوعُ الرَّجُلِ فِي قَيْئِهِ حَرَامًا عَلَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ رُجُوعُهُ فِي هِبَتِهِ .

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ہبہ کرنے والا دی ہوئی چیز کو واپس نہیں کرسکتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ میں رجوع کرنے والے کو قے کرکے واپس لوٹانے والے کی طرح قرار دیا اور قے کرکے واپس کرنا حرام ہے تو ہبہ میں رجوع بھی اسی طرح ہوگا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ إِذَا كَانَتْ قَائِمَةً عَلَى حَالِهَا لَمْ تُسْتَهْلَكْ وَلَمْ يُزَدْ فِي بَدَنِهَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْمَوْهُوبُ

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے جب تک وہ چیز اپنی حالت پر قائم ہو ہلاک نہ ہوا ورنہ اس کے بدن میں کوئی اضافہ کیا گیا ہو موہوب لہ (جس کو ہبہ کیا گیا) اس کا رشتہ دار بھی

لَهٗ لَيْسَ بِذِيْ رَحْمٍ مَحْرَمٍ مِنَ الْوَاهِبِ وَبَعْدَ اَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُثِبْهُ مِنْهَا ثَوَابًا فَاِنْ كَانَ اَثَابَهٗ مِنْهَا ثَوَابًا وَقَبِلَ ذٰلِكَ الثَّوَابَ مِنْهُ اَوْ كَانَ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ ذَا رَحْمٍ مَحْرَمٍ مِنَ الْوَاهِبِ فَلَيْسَ لِلْوَاهِبِ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا فَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْوَاهِبُ ذَا رَحْمٍ مَحْرَمٍ لِلْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَلٰكِنَّهَا امْرَاَةٌ وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا اَوْ زَوْجٌ وَهَبَ لِامْرَاَتِهٖ فَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ كَذِي الرَّحْمِ الْمَحْرَمِ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا مَنِ الْعَائِدُ فِيْ قَيْئِهٖ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ الرَّجُلَ الْعَائِدَ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَكُوْنُ قَدْ جَعَلَ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْمَا هُوَ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ الْكَلْبَ الْعَائِدَ فِيْ قَيْئِهٖ وَالْكَلْبُ غَيْرُ مُتَعَبَّدٍ بِتَحْرِيْمٍ وَلَا تَحْلِيْلٍ فَيَكُوْنُ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ عَائِدًا فِيْ قَذَرٍ كَالْقَذَرِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْهِ الْكَلْبُ وَلَا يَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَنْعُ الْوَاهِبِ مِنَ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِي الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ مَا هُوَ۔

۱۴۳۴ - **فَاِذَا** فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

نہ ہو اور نہ اس کی طرف سے اسے کوئی بدلہ ملا ہو اگر اس نے اس کے بدلے میں کچھ دے دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا یا موہوب لہ اس کا قریبی رشتہ دار ہے تو واہب (ہبہ کرنے والا) واپس نہیں لے سکتا اگر موہوب لہ اس کا رشتہ دار نہ ہو بلکہ بیوی نے اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کی یا خاوند نے اپنی بیوی کو کوئی چیز ہبہ کی تو یہ دونوں بھی اس معاملے میں قریبی رشتہ دار کی طرح ہیں ان میں سے ایک بھی دوسرے کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا۔

ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کر کے واپس کرنے والے کو قے کر کے اسے واپس لوٹانے والے کی طرح قرار دیا اور قے کر کے اسے واپس لوٹانے والے کے بارے میں نہیں بتایا کہ اس سے کون مراد ہے تو ممکن ہے وہ شخص مراد ہو جو قے کر کے اسے واپس لوٹاتا ہے تو آپ نے ہبہ کر کے لوٹانے والے کو قے کر کے اسے چاٹنے والے کی طرح قرار دیا اور یہ حرام ہے اس سے پہلے قول والوں کی بات ثابت ہو جائے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد وہ کتا ہو جو قے کر کے اسے چاٹتا ہے اور کتا حرام و حلال کا مکلف نہیں لہٰذا ہبہ کو لوٹانے والا گندگی کو لوٹانے والا ہے جیسے وہ گندگی جسے کتا لوٹاتا ہے اس سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ واہب کو ہبہ سے رجوع کرنا منع ہے۔

تو ہم نے دیکھا کہ کیا روایات میں کوئی ایسی بات ملتی ہے جو اس پہلی حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر دلالت کرے۔

تو حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ہمارے سامنے بری صفت کی مثال بیان فرمائی کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

حضرت عبداللہ بن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہبہ کرکے اسے لوٹانے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے اسے چاٹتا ہے۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ تَنْزِيهَ أُمَّتِهِ عَنْ أَمْثَالِ الْكِلَابِ لَا أَنَّهُ أَبْطَلَ أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الرُّجُوعُ فِي هِبَاتِهِمْ.

تو یہ اس حدیث اس بات پر دلالت رکھتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلی حدیث میں جو ہم نے ذکر کی اپنی امت کو کتوں کے اوصاف سے بچانے کا ارادہ فرمایا یہ بات نہیں کہ ہبہ کی ہوئی اشیاء کو واپس کرنے کو باطل قرار دیا۔

۱۴۳۶- وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْكَلَامُ أَيْضًا الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي عَطَايَاهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ فَأَكَلَهُ.

یہ کلام جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت خلاس بن عمرو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اپنے عطیہ کو لوٹاتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو کھاتا ہے جب سیر ہوتا تو قے کر دیتا ہے پھر اسے چاٹ کر واپس کر لیتا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا الْكَلَامِ فِي مَعْنًى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا کلام ایک دوسرے مفہوم میں بھی مروی ہے۔

۱۴۳۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرَادَ

حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کیا اس کے بعد اسے فروخت ہوتا ہوا پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ کرو اسی

اَنْ یَّشْتَرِیَہٗ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَسْتَأْمَرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ فَلِذٰلِکَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَرٰی اَنْ یَّبْتَاعَ مَالًا جَعَلَہٗ صَدَقَۃً۔

بنیاد پر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو جائز نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی جس مال کو صدقہ کرے اسے خریدے۔

۱۴۳۸۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَاعَہٗ مِنْہُ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ بَائِعُہٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْہُ وَاِنْ اَعْطَاکَہٗ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ۔

حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑے پر سوار کیا اس نے اس کو ضائع کر دیا تو میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ وہ اسے سستا بیچے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے نہ خریدو اگرچہ وہ تمہیں ایک درھم کے بدلے دے اور اپنا صدقہ واپس نہ کرو کیونکہ صدقہ واپس کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹ لیتا ہے۔

۱۴۳۹۔ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ اَبْصَرَ فَرَسًا تُبَاعُ فِی السُّوْقِ وَکَانَ تَصَدَّقَ بِہٖ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَشْتَرِیْ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَشْتَرِہٖ وَلَا شَیْئًا مِّنْ نِّتَاجِہٖ۔

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بازار میں ایک گھوڑے کا سودا ہوتے دیکھا اور وہ اسے صدقہ میں دے چکے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اسے خریدلوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اسے خریدو اور نہ اس کی اولاد کو۔

۱۴۴۰۔ **فَمَنَعَ** رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنْ یَّبْتَاعَ مَا کَانَ تَصَدَّقَ بِہٖ اَوْ شَیْئًا مِّنْ نِّتَاجِہٖ وَجَعَلَ اِنَّ فِعْلَ ذٰلِکَ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ فَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ بِمُوْجِبٍ حُرْمَۃَ ابْتِیَاعِ الصَّدَقَۃِ عَلَی الْمُتَصَدِّقِ بِهَا وَلٰکِنَّ تَرْکَ ذٰلِکَ اَفْضَلُ لَہٗ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس چیز کے خریدنے سے منع کر دیا جسے انہوں نے صدقہ کیا اسی طرح اس کی اولاد کے خریدنے سے بھی منع فرمایا اور اس فعل کو اس کتے (کے فعل) کی طرح قرار دیا جو قے کر کے لوٹاتا ہے تو اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ صدقہ کرنے والے کے لیے صدقہ کے مال کو خریدنا حرام ہے بلکہ اس کو چھوڑنا افضل ہے۔

۱۴۴۱- فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا لِمَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ لَيْسَ عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ سَوَاءً وَلٰكِنَّهٗ لِاَنَّ تَرْكَهٗ اَفْضَلُ۔

تو جو کچھ ہم نے پہلے ذکر کیا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کو واپس لینے کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا اس سے حرام ہونا مراد نہیں بلکہ اسے چھوڑنا افضل ہے۔

۱۴۴۲- وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدَ لِوَلَدِهٖ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کرنے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس کرے البتہ باپ اپنے بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔

فَقَالَ قَائِلٌ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ مِنَ الرَّجُلِ لِغَيْرِ وَلَدِهٖ۔

تو کسی معترض نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا کہ کسی شخص کا اولاد کے علاوہ کسی سے ہبہ واپس لینا حرام ہے۔

قِيْلَ لَهٗ مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا ذَكَرْتَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَفَ ذٰلِكَ الرُّجُوْعَ بِاَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِتَغْلِيْظِهٖ اِيَّاهُ لِكَرَاهِيَةِ اَنْ يَّكُوْنَ لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِهٖ مَثَلُ السَّوْءِ۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلالت نہیں ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کہ یہ حلال نہیں سختی کے طور پر ہو کیونکہ آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آپ کے کسی امتی میں بری مثال پائی جائے۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهَا تَحْرُمُ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى مَعْنٰى لَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهٖ مِنْ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالزَّمَانَةِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ ذٰلِكَ كَمَا يَحِلُّ لَهُ الْاَشْيَاءُ الَّتِيْ قَدْ اَحَلَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ فَعَلَهَا مَثَلًا كَالْمَثَلِ الَّذِيْ جَعَلَهٗ رَسُوْلُ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تندرست ٹھیک ٹھاک آدمی کے لیے صدقہ حلال نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس پر اس طرح حرام ہے جس طرح مالدار لوگوں پر حرام ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دیگر حاجت مند لوگوں کے لیے حلال ہے اس طرح اس کے لیے کہ نہیں تو اسی طرح جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے نقل کیا۔ ہے کہ ہبہ کرنے والے کے لیے دی ہوئی چیز واپس لینا حلال نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے یہ اس طرح حلال نہیں جس طرح دیگر اشیاء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے حلال قرار دیا اور ان کو حاصل کرنے والوں کے لیے ایسی مثال بیان نہیں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِلْعَائِدِ فِیْ هِبَتِهٖ

وَقَدْ دَخَلَ فِیْ ذٰلِكَ الْعَوْدُ فِیْهَا بِالرُّجُوْعِ وَالْاِبْتِیَاعِ وَغَیْرِہٖ ثُمَّ اسْتَثْنٰی مِنْ ذٰلِكَ مَا وَهَبَ الْوَالِدُ لِوَلَدِہٖ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَلٰی اِبَاحَتِهٖ لِلْوَالِدِ اَنْ یَّاْخُذَ مَا وَهَبَ لِابْنِهٖ فِیْ وَقْتِ حَاجَتِهٖ اِلٰی ذٰلِكَ وَفَقْرِہٖ اِلَیْهِ لِاَنَّ مَا یَجِبُ لِلْوَالِدِ مِنْ ذٰلِكَ لَیْسَ بِفِعْلٍ یَّفْعَلُهٗ فَیَكُوْنُ ذٰلِكَ رُجُوْعًا مِّنْهُ یَكُوْنُ مَثَلُهٗ فِیْهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ الرَّاجِعِ فِیْ قَیْئِهٖ وَلٰكِنَّهٗ شَیْءٌ اَوْجَبَهُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ لِفَقْرِہٖ فَلَمْ یُضَیِّقْ ذٰلِكَ عَلَیْهِ كَمَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَعْطَیْتُ اُمِّیْ حَدِیْقَةً وَاَنَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَیْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَرَجَعَتْ حَدِیْقَتُكَ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ لِلْمُتَصَدِّقِ صَدَقَتَهٗ لَمَّا رَجَعَتْ اِلَیْهِ بِالْمِیْرَاثِ وَمَنَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ مِنِ ابْتِیَاعِ صَدَقَتِهٖ۔

فَثَبَتَ بِهٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ اِبَاحَةُ

فرمائی جو ہبہ کرکے واپس کرنے والے کے لیے بیان فرمائی۔

اس رجوع کرنے میں ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینا، اسے خریدنا اور دوسری صورتیں شامل ہیں پھر اس سے والد کا بیٹے کو دیا ہوا مال مستثنیٰ کیا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس کا جواز باپ کی حاجت اور فقر کے وقت ہے کیونکہ اس سلسلے میں جو کچھ باپ کے لیے واجب ہے وہ ایسا فعل نہیں ہے جس کے کرنے سے وہ واپسی کتے کے اپنی قے کو چاٹنے کی طرح ہو بلکہ یہ وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس (باپ) کے فقر کی وجہ سے اس کے لیے واجب کیا اور اس سلسلے میں اسے کسی تنگی میں نہیں ڈالا جیسا کہ دوسری احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باغ کا عطیہ دیا اب اس کا انتقال ہو گیا اور اس نے میرے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا صدقہ (عطیہ) واجب ہو گیا (ادا ہو گیا) اور تیرا باغ تیری طرف لوٹ گیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے والے کے لیے وہ صدقہ جائز قرار دیا جب وہ بطور وراثت اس کی طرف واپس ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا عطیہ خریدنے سے منع فرمایا:

تو ان دو حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صدقہ کرنے والے

الصدقة الراجعة الى المتصدق بفعل الله كراهة الصدقة الراجعة اليه بفعل نفسه فكذلك وجوب النفقة للاب من مال للابن لحاجته وفقره وجبت له بايجاب الله تعالى اياها له فاباح له النبي صلى الله عليه وآله وسلم بذلك ارتجاع هبته وانفاقها على نفسه وجعل ذلك كما رجع اليه بالميراث لا كما رجع بالابتياع والارتجاع۔

کی طرف صدقہ کی واپسی تب جائز ہے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے واپس ہوا اور جب اپنے ذاتی فعل سے ہو تو مکروہ ہے اسی طرح باپ کے لیے بیٹے کے مال میں نفع اس کی ضرورت اور فقر کی وجہ سے واجب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے واجب فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہبہ کی واپسی اور اسے اپنے اُوپر خرچ کرنے کو جائز قرار دیا اور اسے اسی طرح قرار دیا جس طرح وراثت کے طور پر لوٹتا ہے ایسے نہیں کہ خریدنے یا خود واپس کرنے کی وجہ سے لوٹے۔

فان قال قائل فقد خص النبي صلى الله عليه وآله وسلم في هذا الحديث الوالد الواهب دون سائر الواهبين افيكون حكم الولد فيما وهب لابيه خلاف حكم الوالد فيما وهب لولده۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کرنے والے والد کو مختص فرمایا باقی ہبہ کرنے والوں کے لیے یہ حکم نہیں تو اگر بیٹا باپ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اس کا حکم باپ کے بیٹے کو ہبہ کرنے کے خلاف ہوگا۔

قيل له بل حكمهما في هذا سواء فذكر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احدهما على المعنى الذي ذكرنا يجزئ من ذكره اياهما ومن ذكر غيرهما ممن حكمه في هذا مثل حكمهما۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سبب سے جسے ہم نے ذکر کیا ایک کا ذکر کرنا دونوں کے ذکر کو کفایت کرتا ہے بلکہ ان دونوں کے علاوہ جن کے لیے اس قسم کے مسئلہ میں یہی حکم ہے بھی کافی ہے۔

وقد قال الله عز وجل حرمت عليكم امهاتكم وبناتكم واخواتكم وعماتكم وخالاتكم وبنات الاخ وبنات الاخت فحرمهن جميعا بالانساب ثم قال وامهاتكم اللاتي ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة ولم يذكر في التحريم بالرضاعة غيرهما تبين بالتحريم بالرضاع عن ذكر من سواهما في ذلك اذ كان قد جمع بينهن جميعا في التحريم بالانساب فجعل حكمهن

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا "تم پر تمہاری مائیں تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں حرام کی گئیں" تو ان سب کو نسبی اعتبار سے حرام فرمایا پھر فرمایا "اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں (بھی حرام ہیں) دودھ کے سلسلے میں ان دو کے علاوہ کا ذکر نہیں فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا ان دو کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تمام عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں دودھ سے حرام ہونے میں ان کا حکم وہی ہے اور دودھ کی وجہ سے ان دو کے حرام ہونے کے ذکر نے باقی کے ذکر سے بے نیاز کر دیا کیونکہ نسب کی وجہ سے حرام ہونے کے سلسلے

حُكْمًا وَّاحِدًا فَدَلَّ تَحْرِيْمُهُ بَعْضَهُنَّ اَيْضًا بِالرَّضَاعِ اَنَّ حُكْمَهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ وَّاحِدٌ.

فَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ فَعَمَّ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَنْ سِوَى الْوَالِدِ مِنَ الْوَاهِبِيْنَ فِيْ رُجُوْعِ الْهِبَاتِ اِلَيْهِمْ بِرَدِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِيَّاهَا كَذٰلِكَ وَاَغْنَاهُ ذِكْرُ بَعْضِهِمْ عَنْ ذِكْرِ سَائِرِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ لَنَا عَلٰى اَنَّ لِلْوَاهِبِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ بِنَقْضِهٖ اِيَّاهَا حَتّٰى يَاْخُذَهَا مِنَ الْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَيَرُدَّهَا اِلٰى مِلْكِهِ الْمُتَقَدِّمِ الَّذِيْ اَخْرَجَهَا مِنْهُ بِالْهِبَةِ.

فَنَظَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا.

۱۴۴۴- فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى يُثَابَ مِنْهَا بِمَا يَرْضٰى.

۱۴۴۵- وَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ ابْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ اَوْ عَلٰى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ فِيْهَا وَمَنْ وَّهَبَ هِبَةً يَرٰى اَنَّهٗ اِنَّمَا

میں تمام کا ذکر کیا اور ان سب کے لیے ایک ہی حکم قرار دیا یعنی حرام ہونا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رضاعت کی وجہ سے بعض کے حرام ہونے سے دوسری رضاعی رشتہ دار عورتوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہوگا۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ کسی شخص کے لیے ہبہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں تو یہ حکم تمام لوگوں کو شامل ہوا پھر فرمایا سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو ہبہ کرے اس معنیٰ کی بنیاد پر جو ہم نے ذکر کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ والد کے علاوہ ہبہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رجوع کریں تو یہی حکم ہوگا تو اس (والد) کے ذکر نے دوسروں کے ذکر سے بے نیاز کر دیا لہٰذا ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات پر دلالت کرے کہ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو توڑ کر موہوب لہٗ سے واپس لے اور اسے اپنی اس ملکیت میں لائے جس سے اس ہبہ کی وجہ سے نکالا تھا۔

تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں صحابہ کرام سے کوئی بات مروی ہے۔

حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہبہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے حتیٰ کہ اسے اس کے حسبِ منشاء بدلہ مل جائے۔

مروان بن حکم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا جو شخص صلہ رحمی کے طور پر یا صدقہ کی صورت میں ہبہ کرے وہ اسے واپس نہ لے اور جو شخص کسی بدلہ کے حصول کے لیے ہبہ کرے تو پسند نہ آنے کی صورت میں واپس کر سکتا ہے

يُرَادُ بِهِ الثَّوَابُ فَهُوَ عَلَى هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيهَا إِنْ لَمْ يُرْضَ مِنْهَا۔

فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ فَجَعَلَ الصَّدَقَاتِ لَا يُرْجَعُ فِيهَا وَجَعَلَ الْهِبَاتِ عَلَى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ مِنْهَا صِلَةُ الْأَرْحَامِ فَرَدَّ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوعِ فِيهَا وَضَرْبٌ مِنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ مَا لَمْ يُرْضَ مِنْهُ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہبوں اور صدقات میں فرق کیا صدقات کو ناقابل واپسی قرار دیا اور ہبہ کی دو قسمیں کیں لیکن ایک قسم وہ ہے جو جس میں صلہ رحمی ہے اس کا حکم، صدقات کے حکم جیسا قرار دیا اور ہبہ کرنے والے کو رجوع سے منع فرمایا اور دوسری قسم کو اس کے خلاف قرار دیتے ہوئے ہبہ کرنے والے کو اجازت دی کہ اگر اس کی مرضی کے مطابق (جواب) نہ ہو تو رجوع کر سکتا ہے۔

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْرَقُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ جَازَتْ وَمَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کی تو جائز ہے (یعنی واپس نہیں لے سکتا) اور جس نے کسی غیر ذی رحم (جو قریبی رشتہ دار نہ ہو) کو کوئی چیز ہبہ کی تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک اس کا معاوضہ نہ ملے۔

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوَاهِبُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک اس کا معاوضہ نہ ملے۔

۱۴۴۹- فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوعَ فِي هِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْوَاهِبِ الَّذِي جَعَلَ لَهُ عُمَرُ الرُّجُوعَ فِي هِبَتِهِ عَلَى مَا ذُكِرَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ قَوْلُهُمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذٰلِكَ۔

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو معاوضہ ملنے کی صورت میں واہب کے لیے ہبہ کو واپس کرنا جائز قرار دیتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے وہی ہبہ کرنے والا مراد ہے جسے حضرت عمر فاروق نے ہبہ میں رجوع کی اجازت فرمائی اور ہم نے اسے ذکر کیا ہے تاکہ دونوں حدیثیں باہم متضاد نہ ہوں۔

۱۴۵۰- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ

حضرت شعبہ، حضرت جابر سے اور وہ حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ سُلَيْمَانَ۔

سے حضرت سلیمان کی روایت (نمبر ۱۴۴۸) کی طرح روایت کیا

۱۴۵۱۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِنَحْوٍ مِّنْ هٰذَا۔

حضرت فضالہ بن عبید سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّیْ وَهَبْتُ لِهٰذَا بَازِيًا عَلٰى أَنْ يُّثِيْبَنِیْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَالَ الْآخَرُ وَهَبَ لِیْ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ فُضَالَةُ ارْدُدْ إِلَيْهِ هِبَتَهٗ فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِی الْهِبَةِ النِّسَاءُ وَسِفَاطُ الرِّجَالِ۔

حضرت ربیعہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن عامر یحصبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت فضالہ بن عبید کے پاس تھا کہ آپ کے پاس دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اسے ایک باز اس شرط پر ہبہ کیا تھا کہ وہ مجھے اس کا عوض دے گا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا دوسرے نے کہا اس نے مجھے ہبہ کیا لیکن کوئی شرط ذکر نہیں کی حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ہبہ واپس کر دو ہبہ تو عورتیں اور گھٹیا قسم کے مرد واپس لیتے ہیں۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ أَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِذْ جَاءَهٗ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فِیْ بَازٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا وَهَبْتُ لَهٗ بَازِيًا وَّأَنَا أَرْجُوْ أَنْ يُّثِيْبَنِیْ مِنْهُ فَقَالَ الْآخَرُ نَعَمْ قَدْ وَهَبَ لِیْ بَازِيًا مَا سَأَلْتُهٗ وَلَا تَعَرَّضْتُ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ فُضَالَةُ ارْدُدْ إِلَيْهِ هِبَتَهٗ فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِی الْهِبَاتِ النِّسَاءُ وَشِرَارُ الْأَقْوَامِ۔

حضرت عبداللہ بن عامر یحصبی فرماتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ بن عبید کے پاس تھا کہ ان کے پاس دو آدمی ایک باز کے بارے میں اپنا جھگڑا لے کر آئے ایک نے کہا میں نے اسے یہ باز ہبہ کیا تھا اور مجھے اُمید تھی کہ وہ مجھے اس کا عوض دے گا دوسرے نے کہا ہاں اس نے مجھے باز بطور ہبہ دیا تھا لیکن میں نے اس سے مانگا تھا اور نہ ہی اس کے لیے کوئی پیش رفت کی تھی حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اس شخص کا ہبہ واپس کر دو ہبہ کی ہوئی چیزوں کو عورتیں اور قوم میں سے بدترین لوگ واپس لیا کرتے ہیں۔

۱۴۵۴۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ الْمَوَاهِبُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ وَّهَبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّسْتَوْهَبَ فَهِیَ كَسَبِيْلِ الصَّدَقَةِ فَلَيْسَ

اس سلسلے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت راشد بن سعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہبہ کرنے والے تین قسم کے آدمی ہیں ایک وہ شخص جو کسی عوض کے بغیر ہبہ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کی طرح ہے اس آدمی کو اپنا ہبہ واپس لینے کا حق نہیں دوسرا

لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ صَدَقَتِهِ وَرَجُلٌ اِسْتَوْهَبَ فَوُهِبَ فَلَهُ الثَّوَابُ فَإِنْ قَبِلَ عَلٰى مَوْهِبَتِهِ ثَوَابًا فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا ذٰلِكَ وَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ وَرَجُلٌ وَهَبَ وَاشْتَرَطَ الثَّوَابَ فَهُوَ دَيْنٌ عَلٰى صَاحِبِهَا فِيْ حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ۔

فَهٰذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ مَا كَانَ مِنَ الْهِبَاتِ مَخْرَجُهُ مَخْرَجَ الصَّدَقَاتِ فِيْ حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْ ذٰلِكَ كَمَا يُمْنَعُ الْمُتَصَدِّقُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْ صَدَقَتِهِ وَجَعَلَ مَا كَانَ مِنْهَا بِغَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِمَّا لَمْ يُشْتَرَطْ ثَوَابٌ مِمَّا يُرْجَعُ فِيْهِ مَا لَمْ يُثِبِ الْوَاهِبُ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مَا اشْتُرِطَ فِيْهِ الْعِوَضُ فِيْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ فَجَعَلَ الْعِوَضَ لِوَاهِبِهِ وَاجِبًا عَلَى الْمَوْهُوْبِ لَهُ فِيْ حَيَاتِهِ۔

فَهٰذَا حُكْمُ الْهِبَاتِ عِنْدَنَا فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ انْقِطَاعِ رُجُوْعِ الْوَاهِبِ فِيْ هِبَتِهِ لِمَوْتِ الْمَوْهُوْبِ لَهُ أَوْ بِاسْتِهْلَاكِهِ الْهِبَةَ فَلِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۴۵۵- **حَدَّثَنَا** صَالِحٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ يَعْنِيْ مِثْلَ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ وَزَادَ أَوْ يَسْتَهْلِكُهَا أَوْ يَمُوْتُ أَحَدُهُمَا۔

۱۴۵۶- **فَجَعَلَ** عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتِهْلَاكَ الْهِبَةِ يَمْنَعُ وَاهِبَهَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَجَعَلَ مَوْتَ أَحَدِهِمَا يَقْطَعُ مَا لِلْوَاهِبِ

وہ شخص جس سے ہبہ طلب کیا جاتا ہے اس نے ہبہ کیا تو اس کے لیے بدلا ہے اگر وہ اسے لے لے تو اس کے لیے صرف یہی ہے اور جب تک اس کو عوض نہ ملے وہ اپنا ہبہ واپس لے سکتا ہے تیسرا وہ شخص جو ہبہ کرتے وقت بدلے کی شرط رکھتا ہے وہ ہبہ لینے والے پر اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی قرض ہے۔

تو یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس ہبہ کے لیے صدقے کا حکم دیا جو صدقہ کی طرح ہے اس کو واہب واپس نہیں لے سکتا جس طرح صدقہ کرنے والا صدقہ واپس نہیں لے سکتا اور جو اس کے علاوہ ہے لیکن اس میں بدلے کی شرط نہیں تو جب تک اس کا بدلہ نہ ملے اسے لوٹانا درست ہے اور جس میں عوض کی شرط رکھی گئی ہو اسے فروخت شدہ چیز کے حکم میں رکھا کہ موہوب لہٗ پر اس کی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی (اس کا عوض) واجب ہے۔

ہمارے نزدیک ہبہ کی ہوئی چیزوں کا یہ حکم ہے اور وہ جو ہم نے ذکر کیا کہ موہوب لہٗ کے مرجانے یا اس چیز کے ہلاک ہو جانے کی صورت میں ہبہ کرنے کا حق رجوع ختم ہو جاتا ہے تو اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت حکم، حضرت ابراہیم سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی اس حدیث کی مثل جو ہم نے اس سے پچھلی فصل میں ذکر کی اور اس میں اضافہ کیا کہ اس کو ہلاک کر دے یا ان میں سے کوئی ایک مرجائے۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہبہ کو ہلاک کرنے کی وجہ سے واہب کو ہبہ میں رجوع سے منع فرمایا اور ان میں سے ایک کی موت کو بھی رجوع کے لیے قاطع

فِيهَا مِنَ الرُّجُوعِ أَيْضًا فَكَذٰلِكَ نَقُولُ.

١٤٥٧- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْهِبَةِ نَظِيرُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

١٤٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُحَدِّثُ أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي قَرَابَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ صِلَةٍ فَعَطِيَّتُهُ جَائِزَةٌ وَالْجَانِبُ الْمُسْتَقْرِبُ يُثَبُ مِنْ هِبَتِهِ أَوْ يُرَدُّ عَلَيْهِ.

١٤٥٩- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَأَمَّا هِبَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الزَّوْجَيْنِ لِصَاحِبِهِ.

١٤٦٠- فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا هِبَةً ثُمَّ رَجَعَتْ فِيهَا فَاخْتَصَمَا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ شَاهِدَاكَ أَنَّهَا إِيَّاهَا وَهَبَتْ لَكَ مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ وَلَا هَوَانٍ وَإِلَّا فَيَمِينُهَا لَقَدْ وَهَبَتْ لَكَ عَنْ كُرْهٍ وَهَوَانٍ.

١٤٦١- فَهٰذَا شُرَيْحٌ قَدْ سَأَلَ الزَّوْجَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا وَهَبَتْ لَهُ لَا عَنْ كُرْهٍ بَعْدَ ارْتِجَاعِهَا فِي الْهِبَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السُّنَّةَ لَوْ ثَبَتَتْ عِنْدَهُ عَلَى ذٰلِكَ لَرَدَّ الْهِبَةَ إِلَيْهِ وَلَمْ يُجِزْ لَهَا الرُّجُوعَ فِيهَا وَقَدْ كَانَ مِنْ رَأْيِهِ أَنَّ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوعَ فِي هِبَتِهِ إِلَّا مِنْ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَجَعَلَ الْمَرْأَةَ فِي هٰذَا كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَهٰكَذَا نَقُولُ.

١٤٦٢- وَأَمَّا هِبَةُ الزَّوْجِ لِامْرَأَتِهِ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا

قرار دیا پس اس طرح ہم کہتے ہیں۔

حضرت شریح سے بھی ہبہ کے سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح مروی ہے۔

حضرت جریر بن حازم فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد سے سُنا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص قرابت داری یا نیکی یا صلہ رحمی کے طور پر عطیہ دے تو اس کا عطیہ نافذ ہو جاتا ہے اور جس جانب سے بدلا مقصود ہو تو وہ اس کا عوض دے یا وہی لوٹا دے۔

حضرت ایوب حضرت ابن سیرین سے اور وہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جہاں تک میاں بیوی کے ایک دوسرے کو ہبہ دینے کا تعلق ہے۔

تو حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کی پھر اس نے واپس لے لی ان دونوں نے اپنا مقدمہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے خاوند سے فرمایا تم دو گواہ پیش کرو کہ جنہوں نے دیکھا ہو کہ اس عورت نے تمہیں کسی جبر و اکراہ اور سستی کے بغیر ہبہ کیا اور نہ وہ قسم اٹھائے گی کہ اس نے تمہیں یہ عطیہ مجبوراً اور گرمجوشی کے بغیر دیا تھا۔

تو حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے خاوند کو گواہ پیش کرنے کا حکم دیا کہ اس کی بیوی نے یہ عطیہ کسی مجبوری یا سستی کے تحت نہیں دیا تھا اور یہ ہبہ واپس کرنے کے بعد کی بات ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگر ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی حدیث ثابت ہوتی تو وہ ہبہ خاوند کی طرف لوٹا دیتے اور عورت کے لیے رجوع جائز نہ ہوتا اور یہ ان کی رائے تھی کہ ذی رحم محرم کے علاوہ سے ہبہ واپس لیا جا سکتا ہے تو آپ نے اس سلسلے میں بیوی کو ذی رحم کی طرح قرار دیا تو ہم بھی یہی بات کہتے ہیں۔

جہاں تک خاوند کے بیوی کو ہبہ کرنے کا تعلق ہے تو منصور فرماتے ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا اگر عورت خاوند

اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا وَهَبَتِ الْمَرْاَۃُ لِزَوْجِهَا اَوْ وَهَبَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهٖ فَالْهِبَۃُ جَائِزَۃٌ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ۔

کو ہبہ کرے یا خاوند اپنی بیوی کو ہبہ کرے دونوں طرح جائز ہے اور ان میں سے ایک بھی واپس نہیں کر سکتا۔

۱۴۶۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْاَۃُ بِمَنْزِلَۃِ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ اِذَا وَهَبَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ۔

حضرت امام ابوحنیفہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا خاوند اور بیوی ذی رحم کی طرح ہیں جب ان میں سے ایک دوسرے کو ہبہ کرے تو اس کو لوٹانے کا حق نہیں۔

فَجَعَلَ الزَّوْجَانِ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَمُنِعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ۔

تو ان احادیث میں شوہر اور بیوی کو ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا گیا جب ان میں سے ایک، دوسرے کو ہبہ کرے تو اسے واپس لینے سے ممانعت ہے ہم بھی یہی بات کہتے ہیں۔

وَقَدْ وَصَفْنَا فِيْ هٰذَا مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِي الْهِبَاتِ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِذْ لَمْ نَعْلَمْ عَنْ اَحَدٍ مِّثْلَ مَنْ رَّوَيْنَاهَا عَنْهُ خِلَافًا لَّهَا فَتَرَكْنَا النَّظَرَ مِنْ اَجْلِهَا وَقَلَّدْنَاهَا وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ لَوْ خَلَّيْنَا وَاِيَّاهُ خِلَافَ ذٰلِكَ وَهُوَ اَنْ لَّا يَرْجِعَ الْوَاهِبُ فِي الْهِبَۃِ لِغَيْرِ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ كَمَا لَا يَرْجِعُ فِي الْهِبَۃِ لِذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ لِاَنَّ مِلْكَهٗ قَدْ زَالَ عَنْهَا بِهِبَتِهٖ اِيَّاهَا وَصَارَ لِلْمَوْهُوْبِ لَهٗ دُوْنَهٗ فَلَيْسَ لَهٗ نَقْضُ مَا قَدْ مَلَكَ عَلَيْهِ اِلَّا بِرِضَاءِ مَالِكِهٖ وَلٰكِنَّ اتِّبَاعَ الْاٰثَارِ وَتَقْلِيْدَ اَئِمَّۃِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوْلٰى فَلِذٰلِكَ قَلَّدْنَاهَا وَاقْتَدَيْنَاهَا وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَۃَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

ہبہ کی ہوئی اشیاء کے بارے میں ہم نے اپنا مذہب بیان کیا جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں جب ہم ان کے خلاف اس قسم کی روایات نہیں پاتے تو اس وجہ سے ہم نے قیاس کو چھوڑ دیا اور ان کو اپنایا اگر صرف قیاس ہی کا اعتبار کیا جائے تو وہ ان روایات کے خلاف جاتا ہے وہ یوں کہ ہبہ کرنے والا جس طرح ذی رحم محرم کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا اسی طرح وہ غیر ذی رحم محرم سے واپس نہ کر سکے کیونکہ ہبہ کرنے کی وجہ سے اس چیز سے اس کی ملک زائل ہو گئی اور وہ موہوب لہ کی ملک ہو گئی اس کی نہیں تو اب اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کی ملکیت کو توڑے البتہ اس کے مالک کی مرضی سے ایسا کر سکتا ہے لیکن روایات کی اتباع اور اہل علم ائمہ کرام کی تقلید زیادہ بہتر ہے اس لیے ہم نے ان روایات کو اپنایا اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا وہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

باب ۲۵۷ الرَّجُلِ يَنْحَلُ بَعْضَ بَنِيهِ دُونَ بَعْضٍ

۱۴۶۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ نَحَلَنِيْ أَبِيْ غُلَامًا فَأَمَرَتْنِيْ أُمِّيْ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأُشْهِدَهُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۱۴۶۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَحَلَ بَعْضَ بَنِيهِ دُونَ بَعْضٍ أَنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَاحْتَجُّوا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا قَدْ كَانَ النُّعْمَانُ فِيْ وَقْتِ مَا نَحَلَهُ أَبُوهُ صَغِيرًا فَكَانَ أَبُوهُ قَابِضًا لَهُ لِصِغَرِهِ عَنِ الْقَبْضِ لِنَفْسِهِ فَلَمَّا قَالَ النَّبِيُّ

باپ کا کسی بیٹے کو عطیہ دینا اور کسی کو نہ دینا

حضرت محمد بن نعمان اور حمید بن عبد الرحمن خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے ایک غلام کا عطیہ دیا تو میری ماں نے مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیا تاکہ میں آپ کو اس پر گواہ بناؤں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے باپ سے) فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا پھر اسے لوٹاؤ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کے والد ان کو لے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور عطیہ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس قسم کا عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اسے واپس کرو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص بعض بیٹوں کو چھوڑ کر دوسروں کو عطیات دے تو یہ باطل ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو ان کے والد نے عطیہ دیا اس وقت وہ چھوٹے تھے اور چونکہ وہ چھوٹے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُرْدُدْہُ بَعْدَ مَا کَانَ فِیْ حُکْمِ مَا قُبِضَ دَلَّ ھٰذَا اَنَّ النَّحْلَ مِنَ الْوَالِدِ لِبَعْضِ وَلَدِہٖ دُوْنَ بَعْضٍ لَا یَمْلِکُہُ الْمَنْحُوْلُ وَلَا یَنْعَقِدُ لَہٗ عَلَیْہِ ھِبَۃٌ۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا یَنْبَغِیْ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّسَوِّیَ بَیْنَ وَلَدِہٖ فِی الْعَطِیَّۃِ لِیَسْتَوُوْا فِی الْبِرِّ وَلَا یُفَضِّلُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَیُوْقِعُ ذٰلِکَ لَہُ الْوَحْشَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمَفْضُوْلِیْنَ مِنْھُمْ فَاِنْ نَحَلَ بَعْضَھُمْ شَیْئًا دُوْنَ بَعْضٍ وَقَبَضَہُ الْمَنْحُوْلُ لِنَفْسِہٖ اِنْ کَانَ کَبِیْرًا اَوْ قَبَضَہٗ لَہٗ اَبُوْہُ مِنْ نَّفْسِہٖ اِنْ کَانَ صَغِیْرًا بِاِعْلَامِہٖ اِیَّاہُ وَالْاِشْھَادِ بِہٖ فَھُوَ جَائِزٌ۔

وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّ حَدِیْثَ النُّعْمَانِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا قَدْ رُوِیَ عَنْہُ عَلٰی مَا ذَکَرُوْا وَلَیْسَ فِیْہِ دَلِیْلٌ اَنَّہٗ کَانَ حِیْنَئِذٍ صَغِیْرًا وَّلَعَلَّہٗ قَدْ کَانَ کَبِیْرًا وَلَمْ یَکُنْ قَبَضَہٗ۔

وَقَدْ رُوِیَ اَیْضًا عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا الْمَعْنَی الَّذِیْ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ۔

۱۴۶۶- **فَحَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحَلَنِیْ نُحْلًا لِیُشْھِدَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَالَ اَکُلَّ وَلَدِکَ نَحَلْتَہٗ مِثْلَ ھٰذَا فَقَالَ لَا قَالَ اَیَسُرُّکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا اِلَیْکَ فِی الْبِرِّ کُلُّھُمْ سَوَاءً قَالَ بَلٰی قَالَ فَاَشْھِدْ عَلٰی ھٰذَا غَیْرِیْ۔

فَکَانَ الَّذِیْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْ قَوْلِ

ہونے کی وجہ سے خود قبضہ نہیں کر سکتے تھے اس لیے ان کے باپ ان کی طرف سے قابض تھے جب حکماً ان کا قبضہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انکو واپس لوٹانے کا حکم دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب باپ اولاد میں سے بعض کو عطیہ دے تو وہ اس منحول (جس کو عطیہ دیا گیا) کے قبضہ میں نہیں ہوتا اور ۲

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ باپ کو چاہیے کہ وہ عطیہ دینے میں اولاد میں مساوات قائم کرے تاکہ بھلائی میں وہ سب برابر ہو جائیں اور بعض کو بعض پر فضیلت حاصل نہ ہو اس طرح جن کو فضیلت حاصل نہیں ہو گی ان کے دلوں میں دوسرں کے لیے نفرت پیدا ہو گی (لیکن اس کے باوجود) اگر بعض اولاد کو چھوڑ کر دوسروں کو کوئی چیز عطیہ دے اور منحول (جس کو عطیہ دیا گیا) بڑا ہونے کی صورت میں ذاتی طور پر قبضہ کرے اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کا باپ اس کی طرف سے قبضہ کر لے اور اس کو بتا دے اور گواہ بھی بنا لے تو یہ جائز ہے۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت نعمان کی جو روایت ہم نے ذکر کی ہے وہ ان سے اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں اس بات کی دلیل نہیں کہ اس وقت وہ چھوٹے تھے ہو سکتا ہے وہ بڑے ہوں اور اس پر قبضہ نہ کیا ہو۔

پہلی حدیث سے مختلف مفہوم کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

حضرت عامر شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے مجھے ایک عطیہ دیا تھا وہ حضور علیہ السلام کو گواہ بنانا چاہتے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اس قسم کا عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ بھلائی میں وہ سب تمہارے نزدیک برابر ہوں انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا پھر میرے علاوہ کسی کو گواہ بنا لو۔

تو اس حدیث میں حضرت نعمان کو عطیہ دینے پر حضرت بشیر

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِبَشِیْرٍ فِیْمَا کَانَ نَحَلَهُ النُّعْمَانَ اَشْهِدْ عَلٰی هٰذَا غَیْرِیْ۔ فَهٰذَا دَلِیْلٌ اَنَّ الْمِلْكَ ثَابِتٌ لِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ یَثْبُتْ لَا یَصِحُّ قَوْلُهٗ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ لَا یَدُلُّ عَلٰی فَسَادِ الْعَقْدِ الَّذِیْ کَانَ عَقَدَهُ النُّعْمَانُ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ یَتَوَقَّی الشَّهَادَةَ عَلٰی مَا لَهٗ اَنْ یُّشْهِدَ عَلَیْهِ وَعَلَی الْاُمُوْرِ الَّتِیْ قَدْ کَانَتْ وَکَذٰلِكَ لِمَنْ بَعْدَهٗ لِاَنَّ الشَّهَادَةَ اِنَّمَا هِیَ اَمْرٌ یَتَضَمَّنُهُ الشَّاهِدُ لِلْمَشْهُوْدِ لَهٗ فَلَهٗ اَنْ لَّا یَتَضَمَّنَ ذٰلِكَ۔

رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں کہ میرے علاوہ کسی کو گواہ بنالو۔

اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لیے ملک ثابت ہے کیونکہ اگران کی ملک ثابت نہ ہوتی تو آپ کا یہ فرمانا کہ گواہ بناؤ، صحیح نہیں ہوتا

تو یہ پہلی حدیث کے مضمون کے خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام بعض اوقات ان امور پر گواہ بننے سے احتراز فرماتے تھے جن پر آپ کو گواہ بننا جائز ہوتا اسی طرح وہ امور جو ہو چکے ہوتے نیز آپ کے بعد والے حضرات کے لیے بھی ایسا کرنا جائز تھا کیونکہ شہادت ایک ایسا امر ہے جس میں شاہد، مشہور کے لیے ضامن بنتا ہے اور آپ کو حق تھا کہ ضامن نہ بنتے۔

وَقَدْ یَحْتَمِلُ غَیْرَ هٰذَا اَیْضًا فَیَکُوْنُ قَوْلُهٗ اِشْهِدْ عَلٰی هٰذَا غَیْرِیْ اَیْ اَنِّیْ اَنَا الْاِمَامُ وَالْاِمَامُ لَیْسَ مِنْ شَانِهٖ اَنْ یَّشْهَدَ وَاِنَّمَا مِنْ شَانِهٖ اَنْ یَّحْکُمَ وَفِیْ قَوْلِهٖ اِشْهِدْ عَلٰی هٰذَا غَیْرِیْ دَلِیْلٌ عَلٰی صِحَّةِ الْعَقْدِ۔

اس کے علاوہ کا بھی احتمال ہے یعنی آپ کا یہ فرمانا کہ میرے سوا کسی کو گواہ بناؤ اس لیے تھا کہ میں امام (حاکم) ہوں اور گواہ بننا امام کی شان نہیں بلکہ اس کا کام فیصلہ کرنا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ "میرے غیر کو گواہ بناؤ" عقد کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

۱۴۶۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَلٰی مِنْبَرِنَا هٰذَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ فِی الْعَطِیَّةِ کَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یُّسَوُّوْا بَیْنَکُمْ فِی الْبِرِّ۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ ہمارے منبر پر فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کو عطیہ دینے میں برابری کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے درمیان بھلائی میں برابری ہو۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَکَانَ الْمَقْصُوْدُ اِلَیْهِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْاَمْرُ بِالتَّسْوِیَةِ بَیْنَهُمْ فِی الْعَطِیَّةِ لِیَسْتَوُوْا جَمِیْعًا فِی الْبِرِّ وَلَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ مِنْ ذِکْرِ فَسَادِ الْعَقْدِ الْمَعْقُوْدِ عَلَی التَّفْضِیْلِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جو بات مقصود ہے وہ یہ ہے کہ عطیہ دینے میں ان کو برابر رکھا جائے تاکہ بھلائی میں وہ سب برابر ہو جائیں اس حدیث میں اس عقد کے فساد پر کوئی دلیل نہیں جو عقد بعض کو فضیلت دینے کے ساتھ منعقد ہوا۔

۱۴۶۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرٍ

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر

بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِیَّۃً فَقَالَتْ اُمِّیْ عَمْرَۃُ بِنْتُ رَوَاحَۃَ لَا اَرْضٰی حَتّٰی تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ اَعْطَیْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَۃَ عَطِیَّۃً وَاِنِّیْ اُشْهِدُکَ قَالَ کُلُّ وَلَدِکَ اَعْطَیْتَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ۔

رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میرے والد نے مجھے عطیہ دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں حتیٰ کہ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤ وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی عمرہ کے بطن سے اپنے ایک بیٹے کو عطیہ دیا اور میں آپ کو گواہ بناتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف قائم کرو۔

فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ بِرَدِّ الشَّیْءِ وَاِنَّمَا فِیْہِ الْاَمْرُ بِالتَّسْوِیَۃِ۔

تو اس حدیث میں یہ بات نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی چیز واپس کرنے کا حکم فرمایا بلکہ اس میں برابری قائم کرنے کا حکم ہے۔

۱۴۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا مُرَجًّی قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ یَحْمِلُنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِشْهَدْ اَنِّیْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِیْ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَکُلَّ وَلَدِکَ نَحَلْتَہٗ قَالَ لَا قَالَ اَمَا یَسُرُّکَ اَنْ یَکُوْنُوْا لَکَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰی قَالَ فَلَا اِذًا۔

حضرت شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد مجھے اٹھا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں میں نے اپنے مال میں سے نعمان کو اتنا اتنا دیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم پسند کرتے کہ تمہارے لیے وہ سب بھلائی میں برابر ہوں انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو میں اس صورت میں گواہ نہیں بنتا۔

فَقَدِ اخْتَلَفَ لَفْظُ حَدِیْثِ دَاوٗدَ هٰذَا فِیْمَا رَوٰی عَنْہُ مُرَجًّی هٰهُنَا وَفِیْمَا رَوٰی عَنْہُ وُهَیْبٌ فِیْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هٰکَذَا رَوَاہُ الشَّعْبِیُّ عَنِ النُّعْمَانِ۔

تو حضرت داؤد (حضرت شعبی سے روایت کرنے والے راوی) کی یہ روایت جسے ان سے مرجی نے روایت کیا، کے الفاظ اس حدیث کے خلاف ہیں جسے ان سے حضرت وہیب نے روایت کیا حضرت شعبی نے حضرت نعمان سے اس طرح روایت کیا۔

۱۴۷۰- وَقَدْ رَوَاہُ اَبُو الضُّحٰی عَنِ النُّعْمَانِ اَیْضًا۔

اور حضرت ابوالضحیٰ نے بھی حضرت نعمان سے روایت کیا۔

۱۴۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ فِطْرٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ

حضرت فطر فرماتے ہیں ہم سے ابوالضحیٰ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا

قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الضُّحٰى قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ ذَهَبَ بِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ بِيَدِهٖ اِلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ۔

فَلَمْ يُخْبِرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَمَرَهٗ بِرَدِّهٖ وَاِنَّمَا قَالَ اِلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ عَلٰى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَوْ فَعَلَهٗ كَانَ اَفْضَلَ۔

۱۴۷۲- **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ النُّعْمَانِ هٰذَا اخْلَافُ كُلِّ مَا رَوَيْنَا عَنِ النُّعْمَانِ۔

۱۴۷۳- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَاَةُ بَشِيْرٍ لِبَشِيْرٍ اَنْحِلْ ابْنِيْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِنْتَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَقَالَتْ اَشْهِدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ اَمَرَهٗ لِبَشِيْرٍ بِالرَّدِّ قَبْلَ اِنْفَاذِ بَشِيْرٍ الصَّدَقَةَ فَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِمَا

وہ فرماتے تھے کہ میرے والد مجھے لے کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس چیز پر گواہ بنائیں جو انہوں نے مجھے عطا کی تھی آپ نے پوچھا کیا تمہارا کوئی اور بیٹا بھی ہے انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا، کہ ان کے درمیان برابری کرو۔

تو اس حدیث میں واپس لوٹانے کے حکم کی خبر نہیں بلکہ آپ کا ارشاد گرامی کہ ان کے درمیان برابری کرو بطور مشورہ ہے اور اگر وہ ایسا کریں تو افضل ہے

اس قصے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضرت نعمان سے مروی ان تمام (گزشتہ) روایات کے خلاف مروی ہے۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے ان سے کہا کہ میرے بیٹے کو ایک غلام دیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنائیں وہ فرماتے ہیں چنانچہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں کی بیٹی (بیوی کے بارے میں فرمایا) نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو غلام کا عطیہ دوں اور اس نے کہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بناؤ آپ نے فرمایا کیا اس کے اور بھائی بھی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے پوچھا کیا تم نے سب کو عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا یہ بات تو صحیح نہیں اور میں تو صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں۔

تو اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ کے نفاذ سے پہلے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو واپس کرنے کا حکم دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے جسے ہم نے ذکر کیا اور یہ ان روایات کے خلاف ہے جو حضرت نعمان سے مروی ہیں ان روایات میں

ذَكَرْنَا وَهٰذَا اخْتِلَافُ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنِ النُّعْمَانِ لِأَنَّ فِيْ تِلْكَ الْأَحَادِيْثِ أَنَّهُ نَحَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِيْءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا كَذَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فَعَلَ۔

وَفِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ هٰذَا إِخْبَارُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ امْرَأَتِهِ إِيَّاهُ فَكَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِمَا كَلَّمَهُ بِهِ عَلَى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَعَلَى مَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْعَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ إِنْ آثَرَ أَنْ يَفْعَلَهُ۔

وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُوَافِقًا لِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

۱۴۷۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ نَحَلَنِيْ أَبِيْ غُلَامًا ثُمَّ مَشٰى بِيْ حَتّٰى أَدْخَلَنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ غُلَامًا فَإِنْ أَذِنْتَ أَنْ أُجِيْزَهُ لَهُ أَجَزْتُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ النَّحْلُ كَمُلَتْ فِيْهِ مِنْ حِيْنَ نَحَلَهُ إِيَّاهُ إِلٰى أَنْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ۔ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَسَمَ شَيْئًا بَيْنَ أَهْلِهِ

ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے پہلے عطیہ دیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو فلاں عطیہ دیا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ ایسا کر چکے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے مطابق انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیوی کے سوال کی خبر دی تو حضور علیہ السلام نے ان سے جو بھی کلام فرمایا وہ بطور مشورہ تھا اور یہ کہ اگر وہ عطیہ دینا چاہیں تو کیا طریقہ اختیار کریں۔

حضرت شعیب بن ابی حمزہ کے واسطے سے حضرت زہری سے بھی یہ روایت اس مفہوم کے مطابق مروی ہے۔

حضرت شعیب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید بن عبد الرحمٰن اور محمد بن نعمان نے بیان کیا ان دونوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے والد نے مجھے ایک غلام بطور عطیہ دیا پھر وہ مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام کا عطیہ دیا ہے اگر آپ مجھے اس کے نفاذ کی اجازت دیں تو میں اسے نافذ رکھوں، پھر (آگے) حدیث ذکر کی۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے جب عطیہ دیا تو وہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لوٹانے کا حکم دیا۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب گھر والوں میں کوئی چیز تقسیم فرماتے تو ان سب کے درمیان برابری

سَوّٰی بَیْنَهُمْ جَمِیْعًا فَاَعْطَی الْمَمْلُوْكَ مِنْهُمْ كَمَا یُعْطِی الْحُرَّ۔

فرماتے اور ان میں سے غلام کو بھی اسی طرح عطا فرماتے جس طرح آزاد کو دیتے۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِظَبْیَةِ خَرَزٍ فَقَسَمَهَا بَیْنَ الْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَذٰلِكَ كَانَ اَبِیْ یَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صاف تھیلا موتی آئے تو آپ نے ان کو آزاد خواتین اور لونڈیوں کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے والد بھی اسی طرح آزاد اور غلام کے درمیان تقسیم فرماتے تھے۔

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ یَعُمُّ بِعَطَایَاهُ جَمِیْعَ اَهْلِهٖ حُرَّهُمْ وَعَبْدَهُمْ لَیْسَ عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ وَلٰكِنَّهٗ اَحْسَنُ مِنْ غَیْرِهٖ فَكَذٰلِكَ كَانَتْ مَشْوَرَتُهٗ فِی الْوَلَدِ اَنْ یُّسَوّٰی بَیْنَهُمْ فِی الْعَطِیَّةِ لَیْسَ عَلٰی اَنَّهٗ وَاجِبٌ وَلَا عَلٰی اَنَّ غَیْرَهٗ اِنْ فَعَلَ لَمْ یَثْبُتْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل کہ آپ عطیات کو اپنے تمام گھر والوں کے درمیان آزاد ہو یا غلام، برابر برابر تقسیم کرتے تھے آپ پر واجب نہ تھا بلکہ دوسرے طریقوں سے زیادہ بہتر تھا اسی طرح آپ کا مشورہ کہ عطیات کے سلسلے میں بچوں کے درمیان برابری قائم کی جائے وجوب کے طور پر نہ تھا اور نہ یہ کہ اگر دوسرا راستہ اختیار کیا تو وہ ثابت نہ ہوگا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ فَضَّلَ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَضِیَ عَنْهُمْ بَعْضَ اَوْلَادِهِمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْعَطَایَا۔

بعض صحابہ کرام نے عطیات کے سلسلے میں اپنی اولاد میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

۱۴۷۶۔ فَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّیْقَ نَحَلَهَا جُدَادَ عِشْرِیْنَ وَسْقًا مِّنْ مَّالِهٖ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ یَا بُنَیَّةُ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے مال میں سے جو مقام غابہ میں تھا، بیس وسق[1] توڑی ہوئی کھجوریں ان کو عطا فرمائیں جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا بیٹی! اللہ کی قسم! مالداری کے لحاظ سے تم سے بڑھ کر مجھے کوئی پسند نہیں اور تیری محتاجی سے بڑھ کر میرے لیے کسی کی محتاجی زیادہ پریشان کن نہیں

أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ النَّاسِ عَلَيَّ فَقْرًا مِنْ بَعْدِي مِنْكِ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جُدَادَ عِشْرِينَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَإِنَّمَا هُمَا أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ يَا أَبَتِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى قَالَ ذُو بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً۔

میں نے تمہیں بیس وسق اتاری ہوئی کھجوریں دی تھیں اگر تم ان کو الگ کر کے قبضہ کر چکی ہوتیں تو وہ تمہاری ہوتیں لیکن آج جو کچھ ہے وہ وارثوں کا ہے اور وہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں انہیں قرآن پاک کے (حکم کے) مطابق تقسیم کر لینا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم اگر مال اس قدر (یعنی بہت زیادہ) بھی ہوتا تو میں چھوڑ دیتی میری تو ایک بہن حضرت اسماء ہیں دوسری کون سی ہے انہوں نے فرمایا خارجہ کی بیٹی (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زوجہ) کے پیٹ میں جو کچھ ہے میرے خیال میں وہ لڑکی ہوگی۔

۱۴۷۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا مَسْرُوقٌ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَدْ أَعْطَى عَائِشَةَ نَحْلَى فَلَمَّا مَرِضَ قَالَ لَهَا اجْعَلِيهِ فِي الْمِيرَاثِ وَذَكَرُوا الْقَبْضَ وَالْهِبَةَ وَالصَّدَقَةَ۔

حضرت شقیق سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسروق نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک عطیہ دیا جب آپ بیمار ہوئے تو ان سے فرمایا اس کو میراث بنا دو اور انہوں نے قبضہ، ہبہ اور صدقہ کا ذکر کیا۔

۱۴۷۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَضَّلَ بَنِي أُمِّ كُلْثُومٍ بِنَحْلٍ قَسَمَهُ بَيْنَ وَلَدِهِ۔

حضرت صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اولاد کے درمیان عطیات تقسیم کرتے ہوئے ام کلثوم کی اولاد کو فضیلت دی۔

فَهٰذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ أَعْطَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دُونَ سَائِرِ وَلَدِهِ وَرَأَى ذٰلِكَ جَائِزًا وَرَأَتْهُ هِيَ كَذٰلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ۔

تو یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا اور باقی اولاد کو چھوڑ دیا اور اسے جائز سمجھا ام المومنین نے بھی اسی طرح سمجھا اور کسی صحابی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔

۱۴۸۰- وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ فَضَّلَ بَعْضَ أَوْلَادِهِ أَيْضًا فِيمَا أَعْطَاهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُنْكِرْ

اور یہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اولاد کو عطیات دیتے وقت بعض کو بعض پر فضیلت دی اس پر بھی کسی معترض نے اعتراض نہیں کیا تو

ذٰلِکَ عَلَیْہِ مُنْکَرٌ فَکَیْفَ یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یَحْمِلَ فِعْلَ ھٰؤُلَاءِ عَلٰی خِلَافِ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلٰکِنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِیْمَا ذَکَرْنَا مِنْ ذٰلِکَ اِنَّمَا کَانَ عَلَی الْاِسْتِحْبَابِ کَاسْتِحْبَابِہِ التَّسْوِیَۃَ بَیْنَ اَھْلِہٖ فِی الْعَطِیَّۃِ وَتَرْکَ التَّفْضِیْلِ لِحُرِّھِمْ عَلٰی مَمْلُوْکِھِمْ لَیْسَ عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ مَا لَا یَجُوْزُ غَیْرُہٗ وَلٰکِنْ عَلَی اسْتِحْبَابِہٖ لِذٰلِکَ وَغَیْرُہٗ فِی الْحُکْمِ کَجَوَازِہٖ۔

کسی شخص کے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ ان حضرات کے عمل کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے خلاف قرار دے لہٰذا ہمارے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے محض اس کا مستحب ہونا مراد ہے جیسے گھر والوں کے درمیان عطیات کی تقسیم میں برابری کرنا اور آزاد کو غلام پر فضیلت دینے کو چھوڑ دینا مستحب ہے یہ بات نہیں کہ کوئی دوسری صورت نا جائز ہے بلکہ یہ طریقہ مستحب ہے اور دوسرے طریقے محض جائز ہیں۔

وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُنَا فِیْ عَطِیَّۃِ الْوَلَدِ الَّتِیْ تُتَّبَعُ فِیْھَا اَمْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبَشِیْرٍ کَیْفَ ھِیَ فَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یُسَوِّیْ بَیْنَ الْاُنْثٰی فِیْھَا وَالذَّکَرِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بَلْ یَجْعَلُھَا بَیْنَھُمْ عَلٰی قَدْرِ الْمَوَارِیْثِ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ۔

ہمارے اصحاب (احناف) نے اس عطیہ کے بارے میں اختلاف کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی پیروی کی جاتی ہے جو آپ نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا کہ وہ کیسا ہے؟ تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان مساوات قائم کی جائے جبکہ حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے وراثت کے اندازے پر تقسیم کیا جائے یعنی لڑکے کو دو لڑکیوں کے حصے کے برابر دیا جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَیْنَھُمْ فِی الْعَطِیَّۃِ کَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یُّسَوُّوْا لَکُمْ فِی الْبِرِّ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ اَرَادَ التَّسْوِیَۃَ بَیْنَ الْاِنَاثِ وَالذُّکُوْرِ لِاَنَّہٗ لَا یُرَادُ مِنَ الْبِنْتِ شَیْءٌ مِّنَ الْبِرِّ اِلَّا الَّذِیْ یُرَادُ مِنَ الْاِبْنِ مِثْلُہٗ فَلَمَّا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَادَ مِنَ الْاَبِ لِوَلَدِہٖ مَا یُرِیْدُ مِنْ وَّلَدِہٖ لَہٗ وَکَانَ مَا یُرِیْدُ مِنَ الْاُنْثٰی مِنَ الْبِرِّ مِثْلَ مَا یُرِیْدُ مِنَ الذَّکَرِ کَانَ مَا اَرَادَ مِنْہُ لَھُمْ مِنَ الْعَطِیَّۃِ لِلْاُنْثٰی مِثْلَ مَا اَرَادَ لِلذَّکَرِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں کہ ان کے درمیان برابر کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لیے بھلائی میں مساوات قائم کریں، اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان برابری کا ارادہ فرمایا اس لیے کہ بیٹی سے بھی وہی بھلائی چاہی جاتی ہے جس قسم کی بھلائی بیٹے سے مقصود ہوتی ہے تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ سے بیٹے کے لیے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا وہ اپنے بیٹے سے ارادہ کرتا ہے اور وہ بیٹی سے جو بھلائی چاہتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو بیٹے سے چاہتا ہے تو آپ نے عطیات کے سلسلے میں لڑکی کے لیے اسی چیز کا ارادہ فرمایا جس کا لڑکے کے لیے ارادہ کیا۔

وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِی الضُّحٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَکَ وَلَدٌ غَیْرُہٗ

اور ابو الضحیٰ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہاری کوئی اور اولاد بھی ہے انہوں نے عرض کیا

فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ وَلَمْ يَقُلْ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا وَحُكْمُ الْاُنْثٰى فِيْهِ كَحُكْمِ الذَّكَرِ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَمَا ذَكَرَ التَّسْوِيَةَ اِلَّا بَعْدَ عِلْمِهٖ اَنَّهُمْ ذُكُوْرٌ كُلُّهُمْ فَلَمَّا اَمْسَكَ عَنِ الْبَحْثِ عَنْ ذٰلِكَ ثَبَتَ اسْتِوَآءُ حُكْمِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ فَهٰذَا اَحْسَنُ عِنْدَنَا مِمَّا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

جا ہاں تو آپ نے فرمایا تو ان کے درمیان مساوات قائم کرو آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی بیٹا یا بیٹی ہے اور یہ بات اسی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے (یعنی مرد و عورت کی تمیز کے بغیر مطلقاً پوچھنا جب بیٹی کا حکم بیٹے کے حکم جیسا ہو اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اس وقت تک برابری کا ذکر نہ فرماتے جب تک آپ کو علم نہ ہو جاتا کہ وہ تمام لڑکے ہیں جب آپ اس بحث میں نہ پڑے تو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک ان سب کا حکم ایک جیسا ہے ہمارے نزدیک حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے قول کی نسبت یہ زیادہ اچھا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۱۴۸۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَجَآءَ ابْنٌ لَهٗ فَقَبَّلَهٗ وَاَجْلَسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ جَآءَتْ بِنْتٌ لَهٗ فَاَجْلَسَهَا اِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ فَهَلَّا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص تھا اس کا بیٹا آیا تو اس نے اسے چوما اور اپنی ران پر بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے اپنے پہلو میں بٹھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ان کے درمیان مساوات کیوں قائم نہیں کی۔

اَفَلَا يُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَرَادَ مِنْهُ التَّعْدِيْلَ بَيْنَ الْاِبْنَةِ وَالْاِبْنِ وَاَنْ لَّا يُفَضِّلَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْعَطِيَّةِ اَيْضًا۔

تو کیا وہ شخص (مخالف) نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعے بیٹی اور بیٹے کے درمیان برابری اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے کا ارادہ فرمایا تو یہ اُس بات کی بھی دلیل ہے جسے ہم نے عطیہ کے ضمن میں ذکر کیا۔

الحمدللہ! آج مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار بوقت ساڑھے سات بجے شام تیسری جلد کا ترجمہ مکمل ہوا۔

محمد صدیق ہزاروی لاہور

کتاب النکاح

باب ۱: نکاح کے پیغام پر پیغام دینا اور بھاؤ پر بھاؤ لگانا

اگر کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو کیا اس دوران کوئی دوسرا شخص بھی اس کو یہ پیغام دے سکتا ہے اسی طرح اگر کوئی آدمی کسی چیز کو خرید نے کے لیے بھاؤ لگاتا ہے تو اس حالت میں دوسرے شخص کا بھاؤ لگانا جائز ہے؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں:

ایک یہ ہے کہ جب تک پہلا شخص اپنا پیغام واپس نہ لے یا اس کے پیغام کو رد نہ کر دیا جائے دوسرے کے لیے پیغام نکاح دینا یا بولی لگانا جائز نہیں۔

دوسرے مذہب کے مطابق اگر وہ لوگ جن کو پیغام نکاح دیا گیا یا جو سودے کا مالک ہے۔ اس پہلے شخص کی طرف رحجان رکھتا ہے تو دوسرے کے لیے پیغام دینا یا بولی لگانا جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ پہلے قول والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے۔

اسی مضمون کی روایات حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں دوسرے حضرات نے اپنے موقف پر حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تمہاری عدت ختم ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا وہ فرماتی ہیں حضرت معاویہ اور حضرت ابوالجہم (عامر بن حذیفہ) رضی اللہ عنہما نے مجھے منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مفلوک الحال ہیں اور حضرت ابوجہم عورتوں کو بہت مارتے ہیں تم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا علم حاصل ہونے کے باوجود کہ حضرت معاویہ اور حضرت ابوجہم نے پیغام نکاح دیا ہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے پیغام دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں نے جو احادیث پیش کی ہیں ان میں ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ رد عمل معلوم نہیں ہوا جب معلوم ہو جائے کہ پہلے شخص کے پیغام کی طرف توجہ نہیں ہے تو دوسرا شخص پیغام دے سکتا ہے۔ سودے پر سودا کرنے کے سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت ہے کہ ایک انصاری نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر فاقے کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے گھر بھیجا تاکہ کوئی چیز لائے وہ ایک کمبل اور ایک پیالہ لایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کون شخص ایک درھم کے بدلے خریدے گا ایک شخص

نے عرض کیا میں خریدتا ہوں آپ نے فرمایا ایک درہم سے زائد کون دے گا تو دوسرے شخص نے عرض کیا میں دو درہم دیتا ہوں (آخر تک مکمل حدیث اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں)
اس سے معلوم ہوا کہ بیک وقت دو آدمیوں یا زیادہ کی طرف سے بھاؤ لگایا جا سکتا ہے جب کہ مالک اس شخص پر بیچنا نہ چاہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی اس طرح کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

باب ۱۷۲، عصبہ ولی کے بغیر نکاح کرنا

ولی کی اجازت کے بغیر عورت خود بخود نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اس سلسلے میں دو قول ہیں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عورت اپنا نکاح کرنے میں خود مختار ہے۔ البتہ اگر غیر کفو میں نکاح کرے تو ولی کو فسخ نکاح کا حق ہو گا اسی طرح اگر وہ مہر مثل سے کم مہر رکھے تو ولی کو اعتراض کر کے مہر پورا کروانے کا حق حاصل ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا پہلا قول یہ تھا کہ نکاح کرنے کا اختیار خود عورت کو حاصل ہے اور اگر وہ مہر مثل سے کم بھی رکھے تو ولی کو اعتراض کا حق نہیں لیکن اب وہ حضرت امام محمد رحمہما اللہ سے متفق ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔
ان حضرات نے حضرت ابن شہاب زہری کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے" (آخر تک)
اس حدیث پر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اس مسئلے میں ان کے ہم مسلک حضرات نے دو طرح اعتراض کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس میں کئی معانی کا احتمال ہے۔
اس حدیث کو حضرت ابن جریج، سلیمان بن موسیٰ سے اور وہ حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں لیکن ابن علیہ، ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کے بارے میں حضرت زہری سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں۔
محدثین اس سے کم بات پر حدیث کو ساقط کر دیتے ہیں تو اس وجہ سے بدرجہ اولیٰ ساقط ہو گئی۔ ایک سند میں حجاج بن ارطاط، حضرت زہری سے نقل کرتے ہیں حالانکہ انہیں حضرت امام زہری سے سماع حاصل نہیں اور یہ حدیث مرسل ہے جب کہ یہ حضرات حدیث مرسل سے استدلال نہیں کرتے ایک سند میں ابن لہیعہ راوی ہیں تو اس حدیث سے استدلال کرنے والے اپنے مخالف سے ابن لہیعہ کی روایت قبول نہیں کرتے تو خود کیسے استدلال کریں گے۔ لہٰذا یہ حدیث حضرت ابن شہاب زہری سے ثابت نہ ہو سکی اور اگر ان سے ثابت بھی ہو جائے تو خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو اس حدیث کی راویہ ہیں کا عمل اس کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی بیٹی کا نکاح کر کے دیا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا" ان کے علم میں ہو اور وہ اس کے

باوجود اپنی بھتیجی کا نکاح ولی کی عدم موجودگی اور اس کی اجازت کے بغیر کر دیں۔

ان حضرات نے ایک دوسری روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں ہے کہ اسرائیل نے ابواسحق سے انہوں نے حضرت ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔"

اس حدیث پر اعتراض یہ ہے کہ اسرائیل کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور احفظ حضرات مثلاً حضرت سفیان اور حضرت شعبہ نے اس حدیث کو ابواسحق سے منقطع روایت کیا یعنی حضرت ابو بردہ براہ راست حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں درمیان میں ان کے والد کا واسطہ نہیں ہے۔

لہذا اصل حدیث حضرت ابو بردہ سے ہے اور اس کے راوی سفیان اور شعبہ الگ الگ اسرائیل پر مقدم ہیں جب دونوں جمع ہو گئے تو یہ روایت زیادہ مستند ہو گئی۔

انہوں نے ابوعوانہ سے مرفوعاً حدیث پیش کی لیکن اس کی سند میں اسرائیل ہیں یعنی اصل حدیث ابوعوانہ نے بواسطہ اسرائیل، ابواسحق سے روایت کی لہذا یہ بھی کمزور ہے۔

پھر وہ حضرات اس حدیث کو بواسطہ قیس بن ربیع، حضرت ابواسحق سے روایت کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک قیس تو اسرائیل سے بھی کمزور ہیں۔ انہوں نے حضرت سفیان کے بعض اصحاب سے روایت پیش کی تو جواب دیا گیا کہ آپ لوگ اپنے مخالف سے اس قسم کی روایت یعنی اصحاب سفیان کی روایت قبول نہیں کرتے تو خود اس سے کیسے استدلال کر رہے ہیں۔

اس حدیث سے استدلال کو ایک دوسرے طور پر یوں رد کیا گیا کہ اس حدیث کو اگر صحیح مان بھی لیا جائے تو اس میں کئی احتمال ہیں۔

ایک احتمال وہی ہے جو ان حضرات کا موقف ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر عورت نکاح نہیں کر سکتی۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ ولی سے مراد وہ شخص ہے جسے ناکحہ عورت خود مقرر کرے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا رشتہ دار، اس احتمال کی بنیاد پر ان لوگوں کا قول صحیح ہوگا کہ عورت چاہے کسی کو ولی بنائے بھی ہو نکاح کر کے دینے کا اختیار نہیں رکھتی۔

تیسرا احتمال یہ ہے کہ ولی سے مراد وہ ذات ہے جسے ولایت بضع حاصل ہے چاہے وہ چھوٹی بچی کا باپ ہو، لونڈی کا مالک ہو یا آزاد بالغہ عورت خود ہو جو اپنے نفس پر ولایت رکھتی ہے۔

ان حضرات نے قرآن پاک کی آیت سے بھی استدلال کیا ہے" تم ان عورتوں کو نہ روکو اگر وہ اپنے (پہلے) خاوندوں سے نکاح کرنا چاہیں" معلوم ہوا کہ اختیار ولی کو حاصل ہے اسی لیے ان حضرات کو مخاطب کیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں یقیناً اس بات کا بھی احتمال ہے لیکن دیگر احتمالات بھی ہیں۔ دوسرے حضرات نے اپنے موقف پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ثیبہ عورت اپنے نفس پر ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے باکرہ سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت مانگی جائے اور خاموشی اس کی اجازت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو خود نکاح کرنے کا اختیار ہے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح آپ کے حکم پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا حالانکہ وہ ان کے ولی نہیں تھے۔
اگر کہا جائے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر مومن کے ولی ہیں لہٰذا یہ واقعہ مستثنیٰ ہے تو یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے لیکن اس مسئلے میں یہ بات درست نہ ہوگی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ کی طرف سے ولی ہوتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کی طرف سے وکیل قرار پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ام المومنین نے عرض کیا کہ میرا کوئی ولی موجود نہیں تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں تمہارا ولی ہوں۔
قیاس بھی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دیتا ہے وہ یوں کہ لڑکی جب تک نابالغہ ہوتی ہے اس کا والد اس کے نفس اور مال دونوں کا اختیار رکھتا ہے بالغ ہونے کے بعد اسے اپنے مال کا اختیار مل جاتا ہے تو نفس کے اختیارات بھی حاصل ہونے چاہئیں کیونکہ دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

باب ۱۷۲: مخطوبہ عورت کو دیکھنا

نوٹ: جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا جائے اسے مخطوبہ کہتے ہیں۔
جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب کہ بعض علماء کے نزدیک اسے دیکھنا جائز ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔
ناجائز قرار دینے والوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تم اس جنت کے دو کناروں کے مالک ہو ایک نظر کے بعد دوبارہ نہ دیکھنا۔ بے شک پہلی نظر تمہارے لیے ہے اور دوسری تمہارے لیے نہیں ہے۔
حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی حدیث مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوی یا محرم عورت کے علاوہ کسی عورت کو قصداً دیکھنا حرام ہے۔
جواز کے قائلین نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اسے اس کی جو چیز پسند ہے اس کو جس حد تک ممکن ہو دیکھ لے۔ حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت ابوحمید، حضرت ابوہریرہ بکر بن عبداللہ مزنی اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات آئی ہیں پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہے جب بلاضرورت ہو جب کسی ضرورت کے تحت ہو تو دیکھنا جائز ہے۔
مثلاً گواہی کے سلسلے میں کسی عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا جائز ہے اسی طرح جو شخص کسی لونڈی کو خریدنا چاہتا تو وہ اس کے سینے کی طرف دیکھ سکتا تھا۔

لہٰذا نکاح کرنے کے لیے عورت کو دیکھنا بھی جائز ہو گا کیونکہ یہ ایک جائز سبب کے تحت دیکھنا ہے اسی طرح نکاح کے علاوہ بھی اگر کسی ایسے مقصد کے لیے نہ دیکھے جو حرام ہے بلکہ کسی ضرورت کے تحت ہو تو جائز ہے۔

باب ۱۷۴، قرآن کی کسی سورت پر نکاح کرنا

کیا عورت کو بطور مہر قرآن پاک کی کوئی سورت سکھائی جا سکتی ہے یا نہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ قرآن پاک کی سورت سکھانے پر نکاح ہو سکتا ہے یعنی جب خاوند بیوی کو قرآن کی کوئی سورت سکھا دے گا تو وہ مہر کی جگہ کفایت کرے گا۔

ان حضرات نے حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں ایک عورت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں بطور ہبہ پیش کیا وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس سے میرا نکاح کر دیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس ادائیگی مہر کے لیے کچھ ہے اس نے عرض کیا میرے پاس صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا اگر تو یہ چادر اسے دے گا تو اس کے بغیر بیٹھ جائے گا کچھ اور تلاش کرو اس نے عرض کیا مجھے کچھ بھی نہیں ملتا آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔ راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کی لیکن نہ پائی حضور علیہ السلام نے پوچھا تجھے قرآن پاک سے کچھ یاد ہے اس نے عرض کیا فلاں فلاں سورتیں مجھے آتی ہیں آپ نے فرمایا قرآن پاک سے جو کچھ تیرے پاس ہے اس کے سبب میں نے تیرا نکاح کر دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک قرآن پاک کی تعلیم مہر نہیں بن سکتی وہ فرماتے ہیں اگر اس طریقے پر نکاح کیا گیا تو نکاح جائز ہو گا اور یہ ایسے ہی ہو گا جیسے مہر مقرر نہ کیا جائے اس صورت میں اگر جماع کے بعد طلاق دے یا خاوند فوت ہو جائے تو مہر مثل دینا ہو گا اور اگر جماع سے پہلے طلاق دے دی تو متعہ (کپڑوں کا جوڑا) دینا پڑے گا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن کی اجرت لینے سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اہل صفہ کو قرآن پاک سکھایا کرتا تھا تو ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان دی کہ میں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قبول کروں میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے آگ کا طوق ڈالے تو اسے قبول کرلے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے لہٰذا قرآن پاک کی تعلیم مہر کی جگہ نہیں ہو سکتی کیونکہ مہر مال سے ادا کیا جاتا ہے جہاں تک پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ قرآن پاک کی عظمت کے پیش نظر تمہارے ساتھ نکاح کیا جیسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کی وجہ سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان سے نکاح کیا۔

اگر اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے تو اس میں قرآن پاک کی تعلیم کا سرے سے ذکر ہی نہیں اور نہ

یہ کہ اسے مہر میں رکھا گیا۔
یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے مہر کے بغیر عورتوں سے نکاح کو جائز رکھا اور یہ بات کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:
وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المومنین۔
اگر کوئی مومنہ عورت اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرے تو وہ آپ کے لیے حلال ہے اگر آپ نکاح کا ارادہ کریں اور اے محبوب! یہ آپ کے ساتھ خاص ہے دوسرے مسلمانوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ تو یہاں لفظ خالصۃً میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ کسی عورت کا مہر کے بغیر نکاح میں آنا حضور علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کسی اور کو بھی اس عورت کا مہر کے بغیر مالک بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے یہاں اس خاتون سے مشورہ کئے بغیر سائل سے نکاح کر دیا لہٰذا یہ خصوصی واقعہ ہے اور اس میں تعلیم قرآن مہر نہ تھی اور نہ اب کسی کو اس بات کا اختیار ہے۔ قیاس بھی احناف کے موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر مجہول مہر مقرر کیا جائے تو وہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ مہر مثل لازم ہوتا ہے۔ جس طرح سودے میں قیمت غیر معلوم ہو یا اجارے میں اجرت غیر معلوم ہو تو بیع اور اجارہ جائز نہیں ہوتے۔
قاعدہ یہ ہے کہ اجارہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ کام معلوم ہو مثلاً اس کپڑے کی سلائی کروا تنی رقم ملے گی یا وقت معلوم ہو مثلاً ایک گھنٹے کے لیے اجارہ ہو اور اس کی اجرت معلوم ہو اس میں جا ہے جتنا کام کرے۔ لیکن قرآن پاک کی تعلیم میں یہ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں کیونکہ بعض اوقات آدمی تھوڑا پڑھانے سے سیکھ لیتا ہے۔ اور بعض اوقات زیادہ پڑھانا پڑھتا ہے اسی طرح کچھ لوگ تھوڑے وقت میں سیکھ لیتے ہیں اور کچھ لوگ دیر سے سیکھتے ہیں لہٰذا وقت اور عمل کی جہالت کے پیش نظر یہ اجارہ صحیح نہیں اور چونکہ وہی مال یا نفع ملک بضع کا بدل بنتا ہے جو بیع اور اجارے میں صحیح قرار پاتا ہے لہٰذا جب تعلیم قرآن کا اجارہ صحیح نہیں ہوتا تو وہ مہر بھی نہیں بن سکتا۔

باب ۷۵۔ لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے اور اس کی آزادی کو ہی مہر قرار دے تو کیا یہ صحیح ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا صحیح ہے ان کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی روایت کے مطابق حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اسی طریقہ پر ہوا حضرت سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے۔
جبکہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ کے نزدیک یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے دوسروں کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا اختیار دیا کہ اگر کسی عورت سے نکاح

کرنا چاہیں تو مہر کے بغیر کر سکتے ہیں لہذا آپ کسی لونڈی کو آزاد کر کے اس آزادی کو مہر قرار دے سکتے ہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتویٰ دیا کرتے تھے کہ اس قسم کے نکاح کی تجدید کی جائے اور اس عورت کے لیے مہر ہوگا۔

لہذا اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو یا آپ نے قرآن پاک سے استدلال کرتے ہوئے اسے حضور علیہ السلام کی خصوصیت قرار دیا۔

چنانچہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے سلسلے میں یوں مروی ہے کہ وہ بنو مصطلق کے قیدیوں میں تھیں اور حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچازاد بھائی کے حصے میں آئیں انہوں نے مکاتبت کی اور بدل کتابت کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعاون حاصل کرنے حاضر ہوئیں آپ نے ان کی رائے معلوم کرنے کے بعد بدل کتابت ادا کر کے ان سے نکاح کر لیا چنانچہ صحابہ کرام نے اس رشتہ کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے بنو مصطلق کے تمام قیدی رہا کر دیئے تو یہاں آپ کا نکاح بدل کتابت کے بدلے ہوا لیکن کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں کر سکتا یعنی بدل کتابت کو مہر قرار نہیں دے سکتا لہذا یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنے مسلک کو قیاس سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ وہ اس سے نکاح کرے پھر اگر عورت اس بات سے انکار کر دے تو اسے محنت مزدوری کر کے اپنی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ معلوم ہوا کہ نکاح کرنے کی صورت میں قیمت ادا نہیں کرے گی اس لیے کہ وہ آزادی مہر قرار پائے گی۔

امام زفر رحمہ اللہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔ اس صورت میں اگر وہ عورت نکاح کرنے سے انکار کرے تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ اور وہ اس غلام کی طرح ہو جائے گی جسے مالک نے ایک ہزار روپے کے بدلے اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک سال تک اس کی خدمت کرے گا غلام نے یہ بات مان لی پھر اس نے خدمت سے انکار کر دیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ خدمت کرتا تو مالک سے اس کی اجرت کا مستحق ہوتا اسی طرح لونڈی کی آزادی نکاح کرنے کی شرط پر ہوئی۔ لہذا اگر لونڈی سے اس کا نکاح ہو جاتا تو مہر لازم ہوتا کیونکہ آزادی مہر کے بدلے میں نہیں بلکہ نکاح کرنے کی شرط پر ہوئی اس لیے وہ مہر کا بدل نہیں ہے۔

حضرت ہشام بن حسان نے اپنی ایک ام ولد کو آزاد کر کے آزادی کو مہر قرار دیتے ہوئے اس سے نکاح کیا تو حضرت ایوب سختیانی نے اس کو تسلیم نہ کیا جب حضرت ہشام کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے اس سے دوبارہ نکاح کر کے چار سو (درہم) مہر مقرر کیا حضرت ایوب سختیانی نے اس موقعہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔

باب ۱۷۶، نکاح متعہ

ایک خاص مدت کے لیے مخصوص رقم پر کسی عورت سے نفع اٹھانا متعہ کہلاتا ہے آغاز اسلام میں یہ حلال تھا بعض حضرات اسے اب بھی حلال سمجھتے ہیں اور ان کا کہنا یہ ہے کہ ایک خاص مدت کے لیے مخصوص رقم پر کسی عورت سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے مقررہ مدت کے ختم ہونے پر وہ عورت اس شخص پر حرام ہو جائے گی لیکن یہ حرمت طلاق کی صورت میں نہیں ہوگی۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی، غزوات میں صحابہ کرام کے ساتھ ان کی بیویاں نہیں ہوتی تھیں انہوں نے خصی ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے منع فرمایا اور کپڑے (وغیرہ) کے بدلے ایک خاص مدت تک کے لیے اجازت عطا فرمائی۔

لیکن اہل سنت وجماعت بالخصوص حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک یہ نکاح جائز نہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مخالفین نے جن روایات سے استدلال کیا ہے وہ اپنی جگہ درست ہیں لیکن یہ پہلے کی بات ہے بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرما دیا۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ عورتوں سے متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کو کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے متعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حرام ہے اس نے عرض کیا فلاں صاحب تو اس کے بارے میں یہ بات کہتے ہیں (جائز قرار دیتے ہیں) انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! انہیں معلوم ہے کہ خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ہم زنا کار نہیں تھے۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ پہلے اجازت ہو اور پھر اسے منسوخ کر دیا ہو لہذا اس سلسلے میں چھان بین کی گئی تو متعدد روایات سے معلوم ہوا کہ نہی والی احادیث ناسخ ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے۔ آپ ثنیۃ الوداع کے پاس اترے تو کچھ چراغ اور روتی ہوئی عورتوں کو دیکھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جن سے ان کے خاوندوں (متعہ کرنے والوں) نے متعہ کیا اور اب ان کو چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے طلاق، نکاح عدت اور میراث کے ذریعے متعہ کو حرام کر دیا یا آپ نے فرمایا اسے باطل کر دیا۔

صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں متعہ کو حرام قرار دیا لیکن کسی صحابی نے بھی انکار نہ کیا گویا صحابہ کرام کا اجماع اس کے نسخ پر واضح دلیل ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو پہلے پہل متعہ کے قائل تھے فرماتے ہیں یہ اس وقت جائز تھا جب عورتیں کم تھیں جب زیادہ ہو گئیں تو علت کے ختم ہونے سے یہ حکم بھی اٹھ گیا۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نکاح متعہ باطل ہے اور اس سے نکاح بھی منعقد نہیں ہوتا اور ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کہ نکاح برقرار رہے گا شرط باطل ہو جائے گی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرماتے کہ جن لوگوں کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی ہو جن سے متعہ کیا جاتا ہے تو وہ ان کو جدا کر دے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ متعہ کرنے والے نے جو عقد کیا وہ جائز نہیں لہذا اس سے اس شخص کو عورت کی ملک بضع حاصل نہ ہوگی۔

باب ۱۷، باکرہ اور ثیبہ عورتوں کے پاس کتنے کتنے دن ٹھہرے

اگر کسی شخص نے ثیبہ عورت سے نکاح کیا اور اس سے پہلے بھی اس کی بیویاں ہیں تو اب اس نئی عورت کے پاس کتنے دن ٹھہرے اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس شخص کو اختیار ہے اگر اس کے پاس سات دن قیام کرے تو دوسری بیویوں کے پاس ایک ایک دن یا ایک ایک رات قیام کرنا ہوگا۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا تمہارے خاندان کے لیے رسوائی کی بات نہیں ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں ورنہ تین دن قیام کروں پھر (دوسری بیویوں کے پاس) چکر لگاؤں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ پھر میں دوسری بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ تین دن ان کا حق ہے دوسری ازواج کا نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اگر اس بیوی کے لیے تین دن مقرر کرے تو باقی بیویوں کے لیے بھی تین تین دن مقرر کرنا ہوں گے اور اگر اس بیوی کے لیے سات دن مقرر کرے تو دوسری بیویوں کے لیے بھی سات سات مقرر کرے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

ان حضرات نے بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عمر بن ابی سلمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لیے سات دن مقرر کروں اور اگر تمہارے لیے سات دن مقرر کروں گا تو دوسری ازواج کے لیے بھی سات دن ہی مقرر کروں گا۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ان کے درمیان مساوات ضروری ہے لہذا اگر نئی ثیبہ بیوی کے پاس تین دن ٹھہرے تو دوسری ازواج کے پاس بھی تین تین دن ٹھہرے گا۔

جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا تعلق ہے کہ پھر میں دوسری بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ میں ان کے پاس بھی تین تین دن چکر لگاؤں گا۔ کیونکہ اگر تین دن صرف اسی بیوی کا حق ہوتا تو سات دن قیام کی صورت میں تین دن شمار نہ ہوتے اور اس طرح ہر بیوی کے لیے چار چار دن ضروری ہوتے لیکن جب اس کے پاس سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ہر ایک کے لیے سات سات دن مقرر ہیں تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس تین دن ٹھہرنے کی صورت میں باقی بیویوں کے لیے بھی

تین تین ہی ہوں گے۔

باب ۱۷۸ عزل کا حکم

عزل کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت اس سے الگ ہو جائے تاکہ حمل نہ ٹھہرے آیا یہ عمل شریعت میں جائز ہے یا ناجائز؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ عزل مکروہ ہے اس کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ عزل میں کوئی حرج نہیں جبکہ عورت، خاوند کو اجازت دے اگر وہ انکار کرے تو عزل کرنا جائز نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ عورت چاہے یا نہ مرد کو عزل کا حق حاصل ہے۔

احناف کے نزدیک اگر اس کی بیوی کسی دوسرے آدمی کی لونڈی ہو تو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر عزل نہیں ہو سکتا۔ البتہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس کے خلاف بھی ایک قول مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر لونڈی اپنے خاوند کو ترک جماع کی اجازت دے تو اس کا مالک، خاوند کو جماع پر مجبور نہیں کر سکتا اسی طرح اگر وہ عزل کرنا چاہے تو اس کا اختیار بھی لونڈی کو حاصل ہے اس کے مالک کو نہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو لیکن میں اس سے خواہشات بھی پوری کرتا ہوں۔ اس لیے میں عزل کرتا ہوں لیکن یہودی کہتے ہیں کہ یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جھوٹ کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو تم اسے روک نہیں سکتے۔

معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ روایت صحیح نہیں جہاں تک عزل کے جواز کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا تو ہمیں (مال غنیمت میں) کچھ عورتیں حاصل ہوئیں ہم ان سے وطی کرتے اور عزل کرتے تھے ہم میں سے بعض لوگ دوسروں سے کہنے لگے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس موجود ہیں لیکن تم ان سے پوچھے بغیر عزل کرتے ہو چنانچہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ لہٰذا اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عزل مکروہ نہیں ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کو جب اس بات کی خبر ملی تو آپ نے اس پر اعتراض نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو منع فرمایا بلکہ یہی بتایا کہ جس نے پیدا ہونا ہے وہ عند اللہ مقدر ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی اگر کسی بچے نے پیدا ہونا ہے تو عزل کے باوجود کوئی نہ کوئی قطرہ رحم تک پہنچ جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہم عزل کرتے تھے لیکن حضور علیہ السلام ہمیں منع نہ فرماتے تو جب یہ بات بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوگئی کہ عزل خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا نہیں تو ثابت ہو گیا کہ عزل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ۱۷۹، حائضہ عورت سے نفع اٹھانا

اس بات پر تو سب علماء کا اتفاق ہے کہ حالت حیض میں عورت سے جماع کرنا جائز نہیں۔ اس بات پر بھی سب متفق ہیں کہ اس نے چادر باندھی ہوئی ہے تو نفع اٹھانا مثلاً بوسہ لینا یا ساتھ لیٹنا وغیرہ جائز ہے لیکن کیا چادر کے نیچے سے جماع کے علاوہ فائدہ اٹھانا جائز ہے؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت نے کپڑا پہنا ہوا ہو مثلاً چادر باندھی ہوئی تو نفع اٹھا سکتے ہیں اس کے علاوہ نہیں۔

حضرت امام محمد اور دیگر علماء کے نزدیک کپڑے کے نیچے سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ البتہ جماع کرنا جائز نہیں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اس مسلک کو ترجیح دی لیکن بعد میں غور و فکر سے ان پر واضح ہوا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اولی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کو حکم دیتے کہ وہ چادر باندھیں جبکہ وہ حائضہ ہوتیں پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے ایک دوسری حدیث میں ہے۔

آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ لیٹتے اور میں حائضہ ہوتی لیکن میں نے چادر باندھی ہوتی۔

حضرت میمونہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اس مضمون کی روایات آئی ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ احادیث ہماری بھی دلیل ہیں کیونکہ ہم چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھانے کے خلاف نہیں لیکن ان روایات میں چادر سے نیچے کی ممانعت نہیں۔ یہ حدیث تو ان لوگوں کے خلاف ہے جو عورت سے حالتِ حیض میں کسی طریقے پر بھی نفع اٹھانے کے منکر ہیں۔

یہ حضرات اپنے موقف پر حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہی روایت پیش کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹتے اور میں حائضہ ہوتی لیکن آپ کو اپنے اوپر بہت کنٹرول تھا۔

اسی طرح ایک حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ حضرت امام طحاوی

اس مسلک کو قیاس سے بھی ثابت کرتے ہیں کہ حیض سے پہلے عورت سے جماع کے طور پر بھی نفع اٹھایا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ کپڑوں سے اوپر اور نیچے دونوں طرح نفع اٹھا سکتے ہیں پھر حیض کی حالت میں بالاتفاق جماع حرام اور چادر کے اوپر سے نفع اٹھانا جائز ہے چادر سے نیچے کے بارے میں اختلاف ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ چادر کے نیچے سے نفع اٹھانا جماع کے مشابہ ہے یا چادر کے اوپر سے نفع اٹھانے کی طرح ہے تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جماع کی صورت میں حد واجب ہوتی ہے (یعنی زنا کی صورت میں) مہر اور غسل بھی واجب ہوتا ہے لیکن شرمگاہ کے علاوہ جسم سے نفع حاصل کرنے کی صورت میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں چادر کے اوپر اور نیچے دونوں کا حکم یکساں ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ چادر کے نیچے سے فائدہ اٹھانا جماع کی طرح نہیں بلکہ چادر باندھے ہونے کی صورت میں نفع اٹھانے کی طرح ہے۔

حضرت امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ روایات کے معانی کی تصحیح سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہوتا ہے امام محمد رحمہ اللہ کا نہیں کیونکہ احادیث تین قسم کی ہیں۔

(۱) وہ احادیث جن کے مطابق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے حالت حیض میں چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھاتے۔ ان روایات میں چادر سے نیچے نفع اٹھانے کی ممانعت نہیں ہے۔

(۲) یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت حالتِ حیض میں ہو تو مرد کے لیے اس سے کس قدر نفع اٹھانا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا چادر سے اُوپر اُوپر، تو یہ ان کے سوال کا بلاکم وکاست جواب ہے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس کے مطابق عورت سے شرمگاہ کے علاوہ نفع اٹھانا جائز ہے اگرچہ چادر سے نیچے ہو۔

اب غور کیا کہ ان میں سے مؤخر کونسی روایت ہے تاکہ اسے ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہودیوں کے عمل کی خبر ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جن مسائل میں اہلِ کتاب کے خلاف حکم نازل نہ ہوتا تو آپ ان کی موافقت فرماتے۔ قرآن پاک میں بھی یہی فرمایا گیا کہ آپ ان لوگوں کے راستے پر چلیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یہودی حائضہ عورت سے کلام نہیں کرتے تھے نہ ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور نہ ہی ان کے ساتھ ایک کمرے میں ٹھہرتے یہ سب باتیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہیں اور ان کی روایت میں ہی ہے کہ شرمگاہ کے علاوہ نفع اٹھانا جائز ہے جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھانا جائز اور اس کے نیچے ناجائز ہے۔ تو یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مقدم نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق یہودیوں کے بعض امور منسوخ ہیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت مؤخر ہے اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے لیے ناسخ قرار پائے گی اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا۔

باب ۱۸، عورتوں سے غیر فطری فعل

بعض حضرات کے نزدیک عورت سے غیر فطری فعل جائز ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک یہ عمل ناجائز ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کیا تو لوگوں نے اسے ناپسند کیا اور کہا کہ تم اسے بے شوہر کر رہے ہو[1] اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔"

دوسرے حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے کہا جو شخص اپنی بیوی کی شرمگاہ میں پچھلی طرف سے ہو کر جماع کرتا ہے اس کے ہاں بھینگا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تو یہ آیت یہودیوں کے رد میں نازل ہوئی اور اس میں اس بات کی اجازت ہے کہ جماع تو شرمگاہ کے اندر ہو لیکن اس کے لیے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے جائز ہے۔ لہذا پہلے قول والوں کا اس آیت سے استدلال صحیح نہیں۔

پھر اس کا ایک دوسرا مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اگر تم عزل کرنا چاہو تو کر سکتے ہو اور نہ کرنا چاہو تو اس کا بھی تمہیں اختیار ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے بلکہ ان کے صاحبزادے حضرت سالم رضی اللہ عنہ اس روایت کا ان سے انکار کرتے ہیں۔

حضرت ام سلمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے کہ یہاں غیر فطری فعل مراد نہیں بلکہ صرف جماع کی اجازت ہے البتہ اس کے لیے جو طریقہ چاہے اختیار کر سکتا ہے۔

پھر متعدد روایات سے غیر فطری فعل کی حرمت ثابت ہے حضرت خزیمہ بن ثابت، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر، حضرت علی بن طلق اور دیگر صحابہ کرام سے اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔

پہلے قول والوں نے قرآن پاک کی اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے "کیا تم دنیا والوں میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہارے رب نے جو عورتیں تمہارے لیے پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم زیادتی کرنے

---

[1] یعنی اس عورت کے ساتھ یہ طریقہ کر رہے ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی خاوند نہیں۔ جو فطری انداز میں شہوت کو پورا کرتا۔ ۱۲ ہزاروی

والی قوم ہو"۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ تمہاری عورتوں کے پاس وہی چیز ہے تم ان سے شہوت پوری کرو یعنی غیر فطری فعل کر سکتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آیت کی یہ تفسیر جو تم نے کی ہے صحیح نہیں بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ تمہاری عورتوں سے جو نفع اٹھانا جائز ہے وہ اٹھاؤ چنانچہ یہی تفسیر صحابہ کرام سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کرتا ہے، فرماتے ہیں یہ چھوٹی لواطت ہے۔

لہذا متواتر روایات نیز صحابہ کرام اور تابعین کے ارشادات سے ثابت ہوا کہ عورتوں سے غیر فطری فعل اسی طرح ناجائز ہے جس طرح مردوں سے حرام ہے۔

باب ۱۸۱، حاملہ عورتوں سے جماع کرنا

بعض حضرات کے نزدیک بیوی یا لونڈی سے حالتِ حمل میں جماع کرنا مکروہ ہے جبکہ احناف کے نزدیک جائز ہے۔

پہلے موقف پر حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے استدلال کیا گیا ہے وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو خفیہ طور پر قتل نہ کرو حالتِ حمل میں جماع کرنا ایک نوجوان گھڑ سوار کو اس کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے (یعنی اس حالت میں جماع سے پیدا ہونے والا بچہ کمزور ہوتا ہے)

احناف نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جن کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے اور وہ احادیث مندرجہ بالا حدیث کے لیے ناسخ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حمل کی حالت میں جماع کرنے سے منع کرتے تھے پھر فرمایا اگر اس سے نقصان ہوتا تو ایرانیوں اور رومیوں کو ہوتا (کیونکہ وہ یہ عمل کرتے تھے)

معلوم ہوا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہے بعض احادیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ حمل کی حالت میں جماع کرنے سے منع کروں لیکن مجھے بتایا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا۔ آپ نے وحی سے نہیں بلکہ اپنے خیال کے مطابق یہ ارادہ فرمایا تھا لیکن اس کے بعد اجازت دے دی گویا آپ کی طرف سے ممانعت کا سبب بچے کے کمزور رہ جانے کا خطرہ تھا جب معلوم ہو گیا کہ ایسا نہیں ہوتا تو آپ نے اجازت دے دی۔

باب ۱۸۲، نکاح کے موقعہ پر لُوٹ مار

شادی بیاہ کے موقعہ چھوہارے وغیرہ یا پیسے پھینکے جاتے ہیں ان کو لُوٹنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ جائز نہیں ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی کہ ہم لُوٹ مار نہیں کریں گے۔

حضرت عمران بن حصین، حضرت انس، زید بن خالد جہنی ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ان چیزوں کی لوٹ مار جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مندرجہ بالا احادیث میں ناجائز لوٹ مار سے منع کیا گیا جبکہ شادی بیاہ کے موقع پر جو کچھ لٹایا جاتا ہے وہ اسی مقصد کے لیے ہوتا ہے لہٰذا جہاں اجازت ہو وہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن قرط فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین دن قربانی کا دن ہے پھر نویں ذوالحجہ کا دن ہے فرماتے ہیں میں نے پانچ یا چھ اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب کیے تو ان میں سے ہر ایک آپ کے قریب ہوتے لگا تاکہ آپ اس سے ابتدا فرمائیں حضور علیہ السلام نے ان کو پہلو کے بل لٹا کر ایک کلمہ کہا جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے پاس والے آدمی سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے اس نے جواب دیا کہ آپ نے فرمایا جس کا دل چاہے اس کا گوشت کاٹ لے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جہاں اس قسم کی لوٹ مار کی اجازت ہو وہاں ممانعت نہ ہوگی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری نوجوان کی شادی میں شریک ہوئے آپ نے نکاح کے بعد ان کے لیے الفت ومحبت اور وسعتِ رزق کی دعا فرمائی پھر فرمایا اپنے ساتھی کے سر پر دف بجاؤ تھوڑی دیر میں لڑکیاں بادام اور شکر کے تھال لے کر آئیں حاضرین نے اپنے ہاتھ روک لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوٹتے نہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو لوٹ مار سے روکتے تھے آپ نے فرمایا وہ لشکروں میں لوٹ مار کرنا ہے شادی بیاہ کے موقعہ پر منع نہیں ہے چنانچہ حضور علیہ السلام خود بھی ان کے ساتھ چھیننے میں شریک ہوئے۔

متقدمین کی ایک جماعت کے درمیان بھی اس سلسلے میں اختلاف ہے لیکن امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس اور غور وفکر کے مطابق جواز کا قول زیادہ مناسب ہے۔

طلاق کا بیان

باب ۱۸۳، حیض کی حالت میں طلاق دینے کے بعد سنت طلاق کا ارادہ کرنا

حیض کی حالت میں طلاق دینا بدعت ہے اس لیے ایسے شخص کو رجوع کا حکم دیا گیا تاکہ وہ حالتِ طہر میں طلاق دے اب اختلاف یہ ہے کہ اگر وہ دوبارہ طلاق دینا چاہے تو اس حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دے یا اس کے بعد مزید ایک اور حیض گزرے اور پھر حالت طہر میں طلاق دے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جس حیض میں طلاق دی ہے اس کے بعد آنے والے

طہر میں طلاق دے۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا ان سے کہیں کہ رجوع کریں پھر حالتِ طہر یا حالتِ حمل میں طلاق دیں۔

حضرت امام ابو یوسف اور دیگر حضرات کا موقف یہ ہے کہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد دوبارہ حیض آئے پھر اس سے پاک ہو جائے تو اب طلاق دے۔ انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے اس روایت کے مطابق سرکار دو عالم نے فرمایا ان سے کہیں کہ رجوع کریں پھر روکے رکھیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر چاہیں تو طلاق دیں۔

امام طحاوی فرماتے ہیں چونکہ اس روایت میں اضافہ ہے اس لیے یہ اس سے اولیٰ ہے نیز امام طحاوی رحمہ اللہ قیاس کے ذریعے بھی اس مسلک کو ترجیح دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں طلاق دینے سے سے منع کیا گیا ہے نیز جس طہر میں طلاق دی ہو اس میں دوسری طلاق دینا بھی منع ہے پھر اس بات پر سب کا اتفاق ہے اگر کوئی شخص حالتِ حیض میں جماع کرے پھر اسے سنّت طلاق دینا چاہے تو جب تک اس حیض سے جس میں جماع کیا ہے نیز بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے طلاق نہیں دے سکتا انہوں نے حالتِ حیض میں جماع کو اس حیض کے بعد آنے والے طہر میں جماع کی طرح قرار دیا ہے۔

تو جب جماع کے بعد طلاق دینے کے سلسلے میں ہر طہر پہلے والے حیض کے حکم میں ہے اور جو شخص حیض کی حالت میں جماع کرے وہ اس کے بعد طلاق نہیں دے سکتا جب تک جماع اور طلاق کے درمیان ایک کامل حیض نہ آجائے تو اسی طرح قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر حیض کی حالت میں طلاق دے پھر دوبارہ طلاق دینا چاہے تو پہلی اور دوسری طلاق کے درمیان ایک مستقل حیض ہونا چاہیے۔ گویا سنّت طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک طہر میں دو طلاقیں جمع نہ ہوں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تینوں اس بات کے قائل ہیں۔

باب ۱۸۴، بیک وقت تین طلاقیں دینا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں بیک وقت دے تو تینوں طلاقیں واقع ہوں گی یا ایک؟ بعض حضرات کے نزدیک ایک ہی طلاق واقع ہو گی جب کہ ایسے طہر میں طلاق دی ہو جس میں جماع نہ کیا ہو۔

ان لوگوں کی دلیل یہ ہے حضرت ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق قرار پاتی تھیں جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقیں شمار ہوتی تھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "ہاں" (اسی طرح ہے)

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ بیک وقت تین طلاقیں حکم خداوندی کے خلاف ہیں لہذا یہ اسی طرح ہے

کہ اگر کوئی شخص کسی کو وکیل بنا کر ایک خاص وقت اور خاص صفت کے مطابق طلاق دینے کو کہے اور وہ اس کے خلاف طریقے پر طلاق دے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرے تو وہ طلاق واقع نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ ان کو خاص وقت میں خاص طریقے پر طلاق دی جائے (یعنی بیک وقت تین طلاقیں نہ دی جائیں)

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں خاوند پر لازم ہے کہ حیض کی حالت میں طلاق نہ دے بلکہ حالت طہر یا حالت حمل میں طلاق دے اسی طرح تین طلاقیں بیک وقت نہ دے بلکہ متفرق طور پر دے لیکن اس کے باوجود اگر وہ حکم شرعی کی مخالفت کرتے ہوئے حیض کی حالت میں طلاق دے یا بیک وقت تین طلاقیں دے تو وہ گناہ گار ہوگا لیکن طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور ان کو وکالت پر قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ وکیل اپنے موکل کے لیے طلاق دیتا ہے۔ اس لیے اگر اس کے حکم کے خلاف ورزی ہوگی تو نافذ نہ ہوگی لیکن یہ شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں بلکہ اپنی ذات کے لیے طلاق دیتا ہے اس لیے وہ جس طرح بھی طلاق دے گا نافذ ہو جائے گی۔

چنانچہ بعض ایسے امور ہیں جن سے منع کیا گیا لیکن اس کے باوجود وہ نافذ ہو جاتے ہیں مثلاً ظہار کو بری بات قرار دیا گیا لیکن اس سے عورت حرام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ بیک وقت تین طلاقیں دینا ناجائز کام ہے لیکن وہ واقع ہو جاتی ہیں۔

اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور بے شمار امور ایسے ہیں کہ صحابہ کرام نے ان پر اجماع کیا اور وہ اجماع حجت ہے مثلاً پہلے ام ولد (لونڈی) کو بیچا جاتا تھا لیکن بعد میں صحابہ کرام نے بالاجماع منع کر دیا شراب کی حد کے طور پر سو کوڑے بھی اجماع صحابہ سے مقرر ہوئے۔ چنانچہ تین طلاقوں کے وقوع کے سلسلے میں تمام صحابہ کرام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے اتفاق کیا۔

بلکہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن کی روایت سے مخالفین نے استدلال کیا ہے اسی طرح فتویٰ دیتے تھے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں انہوں نے فرمایا تیرے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور شیطان کی پیروی کی ہے لیکن آپ نے اس سے نکلنے کی اجازت نہ دی اس نے پوچھا آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اس عورت کو اس کے لیے حلال قرار دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دھوکہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دے گا۔

اسی طرح ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اس کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس کے لیے حلال نہ ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ جس طرح عدت کے دوران نکاح کیا جائے تو وہ منعقد نہیں ہوتا اسی

طرح یہاں بھی تین طلاقیں نہیں ہونی چاہیں تو اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اصولی طور پر کسی کام کے شروع کرنے کیلئے جو شرائط ہیں انکے بغیر وہ کام شروع نہیں ہوتا لیکن اس کام سے فراغت اس بات کے بغیر بھی ہوجاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہے مثلاً نماز کو شروع کرنے کے لیے طہارت اور تکبیر تحریمہ ضروری ہے اس کے بغیر نماز کا آغاز نہیں ہوتا اور نماز سے باہر آنے کے لیے سلام کا حکم ہے لیکن اگر کوئی شخص قصداً گفتگو کے ذریعے نماز سے باہر آنا چاہے تو آسکتا ہے۔ اسی طرح نکاح کے لیے جو باتیں ضروری ہیں ان کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ لیکن نکاح ان امور سے بھی ٹوٹ جاتا ہے جن سے منع کیا گیا ہے اس لیے اس بات کو نکاح کے انعقاد پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

باب ۱۸۵، قروء سے کیا مراد ہے

مطلقہ عورتوں کی عدت کے سلسلے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " اور مطلقہ عورتیں اپنے نفسوں کو تین قروء ٹھہرائیں "۔ چونکہ لفظ قروء حیض اور طہر دونوں معنوں میں مشترک ہے اس لیے اختلاف ہوا کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟ چنانچہ اس سلسلے میں خود صحابہ کرام کے درمیان اختلاف رہا۔ احناف کے نزدیک اس سے تین حیض مراد ہیں جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک طہر مراد ہیں۔

دونوں طرف کے لوگ احادیث اور اقوال صحابہ سے استدلال کرتے ہیں لیکن امام طحاوی نے دونوں قسم کی احادیث نقل کرکے احناف کے مسلک کی ترجیح کو واضح فرمایا ہے۔

جو حضرات قروء سے طہر مراد لیتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا " اور ان عورتوں کو ان کی عدت کے حساب سے طلاق دو " تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کو کہیں کہ رجوع کریں پھر چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے پھر اگر چاہیں تو طلاق دیں تو یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے لیے طلاق دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا " وطلقوھن لعدتھن " اور ان کو ان کی عدت سے طلاق دی جائے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طہر کی حالت میں طلاق دینے کا حکم دیا اور اسی کو عدت قرار دیا حیض کو عدت قرار نہیں دیا اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعہ سے متعلق مکمل حدیث اس طرح ہے کہ

آپ نے فرمایا ان کو رجوع کا حکم دیں پھر وہ چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے پھر اسے حیض آجائے پھر پاک ہوجائے تو اب اگر چاہیں تو طلاق دیں اور فرمایا یہ وہ عدت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طہر میں طلاق دینے کی اجازت نہیں دی بلکہ دوسرے طہر تک انتظار کرنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ اس عدت سے مراد طلاق کی عدت نہیں بلکہ اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں طلاق دینا جائز ہے گویا ان حضرات کو عدت کے مفہوم میں مغالطہ ہوا کیونکہ عدت سے مراد وہ دن بھی ہیں جو طلاق کے بعد نکاح کے بغیر گزارے

جانتے ہیں اور اس سے مراد وقت بھی ہے۔ تو جس آیت سے استدلال کیا گیا اس میں عدت سے مراد طلاق کا وقت ہے۔

چونکہ اہل عرب کے نزدیک قروء سے طہر اور حیض دونوں مراد ہو سکتے ہیں اس لیے محض حدیث سے کسی مسلک کو ترجیح نہیں دی جاسکتی تو ہم نے دیکھا کہ طلاق کے بعد عدت حیض کی صورت میں گزاری جائے تو تین حیض مکمل ہو سکتے ہیں کیونکہ طلاق طہر کی حالت میں دی جائے گی اور اگر طہر مراد ہیں تو دو طہر مکمل اور ایک کا کچھ حصہ ہوگا تین طہر مکمل نہیں ہوں گے جب کہ قرآن پاک کا لفظ ثلثۃ خاص ہے اور تین کی گنتی کو پورا کرنا ضروری ہے۔

مخالفین کی طرف سے احناف پر اعتراض کیا گیا کہ حج کے سلسلے میں فرمایا گیا۔ حج کے مہینے معلوم ہیں۔ اور اس سے تین مہینے مکمل مراد نہیں ہوتے

بلکہ دو مہینے پورے اور تیسرے مہینے کا کچھ حصہ ہوتا ہے۔ تو یہاں بھی ایسا ہو سکتا ہے

تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں تین کا عدد مذکور نہیں جب کہ یہاں تین قروء فرمایا گیا اور اس پر عمل ضروری ہے۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ تمیز مذکر ہو تو ممیز مؤنث ہوتا ہے اور اگر تمیز مونث ہو تو ممیز مذکر ہوگا چونکہ یہاں ممیز پر تائے تانیث ہے لہذا تمیز مذکر ہوگی اور وہ طہر ہے حیض نہیں۔

اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں ایک مذکر ہو اور دوسرا مونث تو مذکر کی جمع لانے کی صورت میں تائے تانیث کو باقی رکھا جاتا ہے اور مونث کی جمع لانے کی صورت میں اسے گرایا جاتا ہے۔

مثلاً ہذا ثوب، ہذہ ملحفۃ، اب "ثوب" کی جمع لائیں تو ثلاثۃ اثواب کہیں گے اور اگر "ملحفۃ" کی جمع لائیں تو ثلاث ملاحف" کہتے ہیں اسی طرح "ہذہ دار" اور "ہذا منزل" میں کرتے ہیں "حیضۃ" اور "قرء" ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اب اگر "حیضۃ" کی جمع لائیں تو تائے تانیث نہیں آئے گی بلکہ "ثلث حیض" کہیں گے اور اگر قرء کی جمع لائیں تو تائے تانیث آئے گی مثلاً "ثلثۃ قروء"

لہذا اس سے مخالف کا استدلال ختم ہو گیا۔

پھر قیاس کا تقاضا ہے کہ قروء سے حیض مراد ہوں کیونکہ اگر لونڈی کو طلاق دی جائے اور اسے حیض نہ آتا ہو تو آزاد عورت کی عدت کا نصف یعنی ڈیڑھ مہینہ عدت گزارے گی اور اگر اسے حیض آتا ہو تو وہ دو حیض گزارتی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے اور چونکہ لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوتی ہے تو جب لونڈی کی عدت بصورت حیض ہے تو آزاد کی عدت بھی تین حیض ہوں گے طہر نہیں ہوں گے۔

باب: مطلقہ بائنہ کی عدت کے دوران نفقہ اور رہائش کا حکم

جس عورت کو طلاق بائن دی گئی کیا اسے عدت کے دوران نفقہ اور رہائش دی جائے؟ اس سلسلے میں تین مسلک ہیں۔

پہلا مسلک یہ ہے کہ عدت کے دوران یہ عورت نفقہ اور رہائش کی مستحق نہیں کیا کیونکہ یہ دونوں چیزیں اس عورت کے لیے واجب ہیں جسے طلاق رجعی دی جائے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ اس عورت کو رہائش دی جائے گی لیکن اسے نفقہ کا حق حاصل نہیں ہے۔

تیسرا مسلک یہ ہے کہ مطلقہ عورت نفقہ اور رہائش دونوں کی مستحق ہے اور اس کے خاوند پر یہ دونوں چیزیں لازم ہیں اس سلسلے میں طلاق رجعی اور بائن دونوں کا حکم ایک جیسا ہے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے مسلک والوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں میرے خاوند نے مجھے طلاق بائن دی میں نے ان کے ساتھ (ان کے وکیل کے ساتھ) نفقہ اور رہائش سے متعلق اپنا جھگڑا بارگاہ نبوی میں پیش کیا تو حضور علیہ السلام نے میرے لیے رہائش اور نفقہ کا حکم نہ دیا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزاروں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا ہے قیس کی بیٹی! رہائش اور نفقہ اس کے لیے ہے جسے طلاق رجعی دی گئی ہو۔

یہ حدیث مختلف طرق سے اور مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے لیکن مفہوم یہی ہے۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید، حضرت عائشہ اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہم نے اس کا انکار فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک عورت کے کہنے پر کہ اس کے لیے رہائش اور نفقہ نہیں ہے، اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ نہیں سکتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا استدلال یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کے وقت پر دو" پھر فرمایا "شاید اس کیلئے اللہ تعالیٰ کوئی بات ظاہر فرما دے" اور اس بات پر اجماع ہے۔ اس "بات" سے رجوع کرنا ہے پھر ارشاد فرمایا "پھر ان کو وہاں ٹھہراؤ جہاں تم خود ٹھہرتے ہو رہائش تمہارے بس میں ہو اس کے بعد فرمایا" اور انکو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں" یعنی عدت کے دوران نہ نکلیں۔

اب ایک شخص عورت کو سنت طریقے کے مطابق دو طلاقیں دیتا ہے پھر وہ رجوع کر لیتا ہے اس کے بعد اسے ایک اور طلاق سنت طریقے پر دیتا ہے جس سے وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس پر وہ عدت واجب ہو جاتی ہے جس میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رہائش مقرر کی اور حکم دیا کہ وہ باہر نہ جائے اور خاوند کو حکم دیا کہ وہ بھی اسے نہ نکالے۔

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے طلاق رجعی اور بائن کا فرق نہیں کیا لہٰذا حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا قول قرآن پاک کے خلاف ہے اور حضور علیہ السلام کی سنت کے بھی خلاف ہے کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک عورت کے قول پر سنت رسول کو ترک نہیں کر سکتے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ مطلقہ عورت کو نفقہ اور رہائش ملے گی۔

ایک روایت میں ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا آپ نے فرمایا اس عورت کے لیے رہائش اور نفقہ ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا یہ مفہوم بیان کیا کہ چونکہ وہ اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے جھگڑا وغیرہ کرتی تھیں اس لیے ان کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرنے کا حکم دیا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے قیاس سے بھی فقہ حنفی کی ترجیح ثابت کی ہے وہ فرماتے ہیں قرآن پاک کے مطابق حاملہ مطلقہ کے لیے نفقہ کا حکم ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ "اگر وہ حمل والی ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک ان پر خرچ کرد"

اب یہاں دو باتوں کا احتمال ہے یا تو اس کو بچے کی وجہ سے خرچ دیا جاتا ہے یا عدت کی وجہ سے؟ اگر بچے کی وجہ سے نفقہ دیا جاتا ہو تو صرف اسی کے لیے ثابت ہوگا اور اگر عدت کی وجہ سے ہو تو دوسری مطلقہ (غیر حاملہ) کے لیے بھی عدت کے دوران نفقہ ثابت ہوگا۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ باپ چھوٹے بچے پر اپنا مال خرچ کرتا ہے جب تک اس بچے کو اس کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اگر بچے کے پاس اپنا مال ہو جو اسے وراثت یا ہبہ وغیرہ کے ذریعے ملا ہو تو باپ پر خرچ کرنا لازم نہیں اور اگر باپ بچے کے فقیر ہونے کے باعث قاضی کے حکم سے خرچ کرے پھر معلوم ہو کہ اس سے پہلے بچے کو کہیں سے مال حاصل ہوا تھا تو باپ وہ مال واپس لے سکتا ہے۔ جو اس نے خرچ کیا ہے۔

اور اگر مطلقہ حاملہ پر خرچ کرے پھر بچہ پیدا ہوا اور اس سے پہلے اس بچے کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہوا جس کی وراثت اسے اس وقت حاصل ہوئی جب وہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو اب وہ مال واپس نہیں لے سکتا جو حاملہ پر خرچ کیا معلوم ہوا کہ یہ نفقہ اس کے مطلقہ ہونے کی وجہ سے تھا اگر بچے کی وجہ سے ہوتا تو واپس لے سکتا لہٰذا جب حاملہ کو نفقہ مطلقہ ہونے کی وجہ سے ملتا ہے تو ہر وہ عورت نفقہ کی مستحق ہو گی جس کو طلاق دی گئی طلاق بائن ہو یا رجعی۔

باب ۱۸: بیوہ کا عدت کے دوران گھر سے باہر نکلنا

کیا مطلقہ عورت اور وہ عورت جس کا خاوند مر جائے عدت کے دوران گھر سے باہر نکل سکتی ہیں؟

اس سلسلے میں بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ مطلقہ ہو یا بیوہ دونوں کو سفر کرنے یا گھر سے باہر جانے کی اجازت ہے۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میری خالہ کو طلاق ہوگئی وہ عدت کے دوران اپنے کھجوروں کے درختوں کی طرف جانے لگیں تو ایک شخص نے کہا تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے پھر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم جاؤ اور کھجوریں توڑو شاید تم صدقہ یا کوئی نیکی کرو۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک بیوہ عورت دن کے وقت باہر جاسکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارنا ہو گی۔
جب کہ طلاق والی عورت عدت کے دوران گھر سے باہر نہیں جاسکتی نہ دن کو اور نہ ہی رات کو۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مطلقہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ خاوند کی طرف سے ملتا ہے لہذا اسے باہر جانے کی ضرورت نہیں جب کہ بیوہ عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوتا لہذا وہ دن کی روشنی میں باہر جاسکتی ہے تاکہ وہ رزق حاصل کرسکے۔

حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔
پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا جواب انہوں نے یوں دیا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب ان عورتوں کے لیے باہر جانا جائز تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین دن سوگ کریں پھر جو چاہیں کریں۔ لیکن اس کے بعد چار مہینے دس دن عدت گزارنے کا حکم دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ بیوی اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ منائے۔
اس مضمون کی احادیث حضرت زینب بنت ابوسلمہ، حضرت ام سلمہ، حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہن سے بھی مروی ہیں۔
پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں مروی ہے کہ آپ نے حضرت فریعہ کو عدت کے دوران گھر سے باہر جانے سے منع فرمایا وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے خاوند کی وفات کی اطلاع ملی اور میں انصار کے ایک گھر میں رہتی تھی، میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کوئی نفقہ وغیرہ نہیں چھوڑا مجھے اپنے بھائی کے پاس جانے کی اجازت دیں تو حضور علیہ السلام نے اجازت دے دی فرماتی ہیں میں خوش خوش باہر نکلی تو آپ نے بلا کر دوبارہ ماجرا سنا پھر فرمایا جس گھر میں خاوند کی موت کی اطلاع ملی ہے اسی جگہ ٹھہرو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے چنانچہ وہ چار مہینے دس دن وہاں ٹھہری رہیں۔
خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ جن کی روایت سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے مطلقہ اور بیوہ کو عدت کے دوران باہر جانے کی اجازت نہیں دیتے چنانچہ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کے سوال پر انہوں نے فرمایا کہ نہ وہ باہر جاسکتی ہیں اور نہ اپنی مرضی کے مطابق کسی جگہ عدت گزار سکتی ہیں۔
پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک عمل سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں جنگ جمل کے دن جب طلحہ بن عبیداللہ قتل ہو گئے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ چلی گئیں تو انہوں نے اپنی بہن حضرت ام کلثوم (جن کے خاوند طلحہ قتل ہوئے تھے) کو مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ بلایا اور ان کے ہمراہ حج کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ فتنے کا دور تھا اس لئے انہیں وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت

تھی ھٰذا اب بھی ایسے حالات ہوں اور خاوند کے گھر عدت گزارنے میں فتنے کا خوف ہو تو مطلقہ یا بیوہ جہاں مناسب سمجھیں جاسکتی ہیں۔

باب ۱۸۸، آزاد کردہ لونڈی کا خاوند آزاد ہو تو اسے اختیار ہوگا یا نہیں۔

اگر لونڈی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے تو دیکھا جائے گا اگر اس کا خاوند غلام ہے تو لونڈی کو اختیار ہے چاہے تو نکاح کو فسخ کر دے۔ اور چاہے تو برقرار رکھے۔

اور اگر اس کا خاوند آزاد ہو تو اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک عورت کو اختیار نہ ہوگا جبکہ دوسرے حضرات اس صورت میں بھی آزاد ہونے والی لونڈی کو اختیار دیتے ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

اس سلسلے میں دونوں فریقوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ ان کا خاوند غلام تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند سیاہ فام غلام تھا اور اس کا نام مغیث تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا جب ان کو آزاد کیا گیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا۔

چونکہ دونوں قسم کی احادیث ثقہ راویوں سے مروی ہیں اس لیے ان کے درمیان تطبیق دی جائے گی تاکہ ان کے درمیان تضاد نہ ہو لہٰذا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کا خاوند پہلے غلام تھا پھر اسے آزاد کر دیا گیا اور جب حضرت بریرہ آزاد ہوئیں۔ اس وقت وہ آزاد تھا بنابریں خاوند غلام ہو یا آزاد، آزاد ہونے والی عورت کو نکاح توڑنے یا برقرار رکھنے کا اختیار ہوگا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں عورت کو اختیار ہونا چاہیے کیونکہ مالک اپنی لونڈی کو کسی شخص کے نکاح میں دینا چاہیے تو وہ آزاد یا غلام دونوں میں سے کسی سے بھی اس کا نکاح کرسکتا ہے۔ لہٰذا فسخ نکاح کی صورت میں بھی عموم ہونا چاہیے۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے وہ فرماتے ہیں۔ اگر لونڈی کسی قریشی کے نکاح میں بھی ہو تو آزاد ہونے کی صورت میں اسے اختیار ہوگا۔ لہٰذا احادیث کی تطبیق اور قیاس سے احناف کا مذہب ثابت ہوا۔

باب ۱۸۹، لیلۃ القدر سے مشروط طلاق

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ لیلۃ القدر میں تجھے طلاق ہے تو یہ طلاق کب واقع ہوگی؟ اس سلسلے

ہیں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی مختلف احادیث کو جمع کر کے ان پر سیر حاصل بحث کی ہے اس کے بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے تین قول ذکر کر کے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دی ہے۔

لیلۃ القدر کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ وہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں کوئی رات ہوتی ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

انہی سے نیز حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے تیئیسویں رات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مروی ہے ظاہر ہے کہ سات راتوں میں تلاش کرنے اور تیئیسویں رات کو لیلۃ القدر کے وقوع میں مطابقت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب مہینہ انتیس دن کا ہو یا یہ ایک خاص موقعہ سے متعلق ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے رمضان المبارک کے آخری دس راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا سات راتوں اور دس راتوں کے۔

قول میں ایک دوسری حدیث سے مطابقت ثابت ہوتی ہے وہ یوں کہ آپ نے فرمایا آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور اگر اس سے عاجز ہو جاؤ تو سات راتوں ہی میں تلاش کرو۔ حضرت بلال اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیسویں رات کے بارے میں بھی فرمایا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں امکان ہے کہ وہ رمضان المبارک کی کوئی بھی رات ہو سکتی ہے اگرچہ آخری دس راتوں میں زیادہ امکان ہے اور یہ بات مسلمہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک ہی میں ہوتی ہے کیونکہ قرآن پاک نے بیان کیا کہ یہ قرآن رمضان المبارک میں نازل ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ ہم نے اسے لیلۃ القدر میں اتارا لہٰذا لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہوئی۔

اب جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس کی بیوی کو لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو اگر اس نے یہ بات رمضان المبارک سے پہلے کہی ہے تو رمضان المبارک کے ختم ہونے پر طلاق ہوگی کیونکہ وہ کوئی بھی رات ہو سکتی ہے اب مہینے کے اختتام پر یقین ہو گیا کہ طلاق واقع ہو گئی کیونکہ یقیناً اس مہینے میں کوئی رات لیلۃ القدر تھی۔

اور اگر وہ مہینے کے دوران یہ بات کہے تو ممکن ہے لیلۃ القدر پہلے گزر چکی ہو لہٰذا اب آنے والی لیلۃ القدر میں طلاق واقع ہوگی اس لیے جب دوسرا رمضان المبارک آکر ختم ہو جائے گا تو طلاق ہوگی کیونکہ یقیناً لیلۃ القدر کا وقوع ہو چکا ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ایک قول تو یہی ہے جو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ مہینے کے دوران کہے تو آئندہ سال اس تاریخ پر طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ سال پورا ہو گیا۔

امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول کمزور ہے کیونکہ ہو سکتا ہے لیلۃ القدر ان راتوں کے بعد کوئی رات ہو اور ادھر

طلاق کو متعلق کرنے سے پہلے لیلۃ القدر گزر چکی ہو

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا تیسرا قول یہ ہے کہ جب ستائیسویں رات گزر جائے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول درست ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعض روایات کے مطابق ستائیسویں رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

باب ۱۹۰، زبردستی کی طلاق

اگر کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور یوں وہ طلاق دے دے تو کیا یہ طلاق واقع ہوگی؟ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک یہ طلاق واقع ہو جاتی ہے جبکہ کچھ حضرات کے نزدیک یہ طلاق واقع نہیں ہوتی۔

جن لوگوں کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوتی انہوں نے دو قسم کی احادیث سے استدلال کیا ہے پہلی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول اور اس عمل کو معاف کر دیا۔ جس پر اسے مجبور کیا جائے۔

اس حدیث کا جواب احناف کی طرف سے یوں دیا گیا ہے کہ یہ صرف شرک کے بارے میں ہے کیونکہ آغاز اسلام میں کفار مسلمانوں کو کلمۂ کفر پر مجبور کرتے تھے تو وہ اپنی زبانوں سے ایسا کلمہ نکالتے جب کہ ان کے دل مطمئن ہوتے اسی طرح بعض اوقات وہ بھول کر اس قسم کے کلمات کہہ دیتے تو ان کے لیے معافی کا ذکر کیا گیا۔

ان حضرات نے دوسری دلیل یہ دی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی ہوگا جس کی اس نے نیت کی ہو اگر اس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ اسی طرف شمار ہوگی اور اگر حصول دینا یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کرے گا تو وہ اسی طرح ہوگی۔ لہٰذا جب وہ شخص طلاق دینے پر مجبور کیا گیا تو نیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہجرت کرے گا اسے ثواب ملے گا گویا آپ سے دونوں طرح کی ہجرت کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے اس کا یوں جواب دیا جہاں تک عمل کا تعلق ہے تو اس میں رکاوٹ نہیں ہوتی چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے غزوۂ بدر میں حاضری سے اس لئے رکاوٹ ہوئی کہ میں اور میرے والد نکلے تو مجھے اور میرے والد کو کفار قریش نے پکڑ کر پوچھا کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا ارادہ کرتے ہو؟ تو ہم نے کہا کہ ہم تو مدینہ طیبہ جا رہے ہیں تو انہوں نے ہم سے وعدہ لیا کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ جائیں اور حضور علیہ السلام کے ہمراہ لڑائی میں بھی شریک ہوں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے ہمیں غزوہ بدر میں شرکت سے روک دیا اور فرمایا ہم وعدہ پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے۔

تو حضور علیہ السلام نے اس وعدہ کو قابل عمل قرار دیا حالانکہ یہ وعدہ زبردستی لیا گیا تھا قیاس بھی احناف کے

مسلک کی تائید کرتا ہے کیونکہ جس آدمی کو کسی کام پر مجبور کیا جائے تو دیکھا جائے گا کہ کیا یہ شخص کام کرنے والے کے حکم میں ہے یا نہ کرنے والوں کے حکم میں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر عورت کو روزے کی حالت میں جماع پر مجبور کیا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اگر وہ حج کر رہی ہو تو مجبور کر کے جماع کرنے سے حج بھی فاسد ہو جائے گا اسی طرح اگر جماع کرنے والے کو مجبور کیا جائے تو مہر اسی پر لازم ہو گا مجبور کرنے والے پر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مکرہ (جسے مجبور کیا جائے) کا عمل، معتبر ہوتا ہے لہذا مکرہ کی طلاق معتبر ہو گی۔

اس پر ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ جس شخص کو سودا کرنے یا اجارہ پر مجبور کیا جائے تو اس کا یہ عمل جائز نہیں ہوتا لہذا یہاں بھی طلاق واقع نہیں ہونی چاہیے۔

تو احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ بیع اور اجارہ میں خیار رؤیت اور خیار عیب وغیرہ حاصل ہوتا ہے۔ لہذا وہاں یہ گنجائش ہے لیکن طلاق دینے آزاد کرنے اور رجوع کے سلسلے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ لہذا یہاں اکراہ معتبر نہیں ہو گا یعنی یہ افعال نافذ ہو جائیں گے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی وہ نکاح، طلاق اور رجوع کرنا ہے۔ معلوم ہوا کہ جب یہ امور مذاق میں بھی نافذ ہو جاتے ہیں اور بیع وغیرہ مذاق سے عمل میں نہیں آتے تو دونوں میں فرق ہے پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں نشے والے اور مکرہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یہ بھی احناف کی تائید ہے۔

باب ۱۹۱، بیوی کے حمل کی نفی کرنا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے وہ اس (خاوند) کا نہیں تو کیا اسے قذف (الزام زنا) قرار دے کر لعان کیا جائے گا یا نہیں؟

بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ زنا کا الزام ہے لہذا لعان ہو گا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا غیر معروف قول بھی یہی ہے۔

ان حضرات نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی وجہ سے لعان کا حکم دیا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک محض حمل کی نفی سے لعان نہیں ہو گا کیونکہ حمل کے بارے میں یقین نہیں ہو سکتا ممکن ہے وہ حمل نہ ہو اور محض اس کا وہم کیا جا رہا ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے فریق مخالف نے استدلال کیا ہے درحقیقت وہ حدیث مختصر نقل کی گئی اصل میں یہ طویل حدیث ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے ان کے درمیان لعان کیا تو وہ عورت حاملہ تھی لعان حمل کی وجہ سے نہیں ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پائے

اور اسے قتل کردے تو تم اس کو قتل کرتے ہو اگر وہ کوئی کلام کرے (یعنی اسے زانی کہے) تو تم اسے کوڑے لگاتے ہو اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہے گا میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور پوچھوں گا۔ چنانچہ اس نے آپ سے پوچھتے ہوئے یہی مندرجہ بالا الفاظ کہے تو اللہ تعالیٰ نے لعان کا حکم نازل فرمایا حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے یہی شخص لعان میں مبتلا ہوا۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ایک انصاری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی بیوی سے لعان کیا جب عورت لعان کرنے لگی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا شاید وہ سیاہ رنگ اور گھنگریالے بالوں والا بچہ جنے چنانچہ اس نے ایسا ہی بچہ جنا۔

تو اصل حدیث یہ ہے جس کے مطابق لعان کا سبب الزام لگانا ہے اور اس وقت وہ عورت حاملہ تھی یہ مطلب نہیں کہ حمل کی وجہ سے لعان ہوا۔ اسی مضمون کی احادیث حضرت ابن عباس حضرت انس بن مالک اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

ایک حدیث کے مطابق حضور علیہ السلام نے فرمایا دیکھنا اگر بچہ سفید رنگ اور سیدھے بالوں والا ہو اور سُرخ آنکھوں والا ہوا تو وہ ھلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر سرمگیں آنکھوں گھنگھریالے بالوں اور باریک پنڈلیوں والا ہوا تو شریک بن سحماء کا ہوگا۔

ھلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے ساتھ شریک بن سحاء پر الزام لگایا تھا کہ اس نے ھلال کی بیوی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ بچہ شریک کی شکل پر پیدا ہوا حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا حکم (حکم لعان) نہ آچکا ہوتا تو میں اس عورت کو سزا دیتا۔

پہلے مسلک والے فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اگر بچہ اس شکل پر ہو تو فلاں کا ہوگا اور فلاں شکل کا ہو تو فلاں کا ہوگا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اصل مقصود حمل ہے لہذا حمل کی نفی کے سبب لعان ہونا چاہیے۔

احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اگر حمل کی نفی کے سبب لعان ہوتا تو خاوند سے بچے کی نفی ہو جانی چاہیے وہ اس کے مشابہ ہوتا یا نہ مثلاً اگر بچہ پہلے پیدا ہو پھر خاوند الزام لگائے کہ وہ اس کا بچہ نہیں ہے۔ حالانکہ وہ اس کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہو پھر بھی لعان کیا جائے اور میاں بیوی کے درمیان تفریق کر کے بچے کو ماں کے حوالے کیا جائے گا اور محض مشابہت کی وجہ سے باپ کو نہیں دیا جائے گا۔ لہذا جب مشابہت کے وجود سے نسب کا وجود ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت سے نسب کی نفی نہیں ہوتی اور حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ ایسا ایسا پیدا ہو تو وہ لعان کرنے والے کا ہوگا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ لعان اس کی نفی نہیں کرتا کیونکہ اگر لعان سے نفی ہوتی تو اس کے ساتھ مشابہت ثبوت نسب کی دلیل اور عدم مشابہت عدم ثبوت کی دلیل نہ ہوتی۔

معلوم ہوا کہ لعان عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ قذف کی وجہ سے ہے۔

باب ۱۹۲، بچے کی نفی سے لعان

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرے یعنی وہ کہے کہ وہ اس کا (خاوند کا) نہیں ہے تو اب لعان ہوگا یا نہیں ؟

ایک جماعت کہتی ہے کہ بچہ باپ ہی کا ہوگا اور لعان نہیں ہوگا۔ ان حضرات نے حضرت عثمان بن عفان، حضرت عائشہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے مروی ایک ہی مفہوم کی احادیث سے۔ استدلال کیا ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ بستر والے (خاوند) کا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ زانی کے لیے پتھر ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اس صورت میں لعان ہوگا باپ سے بچہ کے نسب کی نفی کی جائے گی اور اسے ماں کے حوالے کیا جائے گا البتہ وہ بچے کا اقرار کرے تو اسے دیا جائے گا۔

ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد وعورت کے درمیان تفریق کردی اور بچہ اس کی ماں کے حوالے کیا۔

اس حدیث کے خلاف یا اس کو منسوخ کرنے والی کوئی حدیث نہیں۔ سنّت یہی ہے صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے تابعین نے بھی اس پر اتفاق کیا کہ صحابہ کرام نے اس بچے کو اس کی ماں کی قوم سے قرار دیا لہذا حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ بچہ بستر والے کے لیے ہوتا ہے۔ لعان کی نفی نہیں کرتا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

آزاد کرنے کا بیان

باب ۱۹۳، مشترک غلام کی آزادی

اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس صورت میں کیا وہ دوسرے شریک کے لیے ضامن ہوگا یا نہیں نیز کیا اس طرح تمام غلام آزاد ہو جائے گا یا اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا حصہ آزاد کیا گیا؟

یہاں تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ جس آدمی نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ قیمت کر کے باقی قیمت دوسرے شرکاء کو دے اور غلام مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔ چاہے آزاد کرنے والا خوشحال ہو یا تنگدست۔

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا وہ باقی شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی کا نقصان کرے تو وہ مالدار ہو یا تنگدست اس مال کا ضامن ہوتا ہے اسی طرح یہ شخص بھی اپنے شرکاء کا نقصان کرنے کی وجہ سے ضامن ہے چاہے خوشحال ہو یا تنگدست۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ خوشحال ہے تو ضامن ہوگا ورنہ نہیں یہ حدیث بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے لہٰذا پہلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر وہ خوشحال ہے تو باقی شرکاء کا ضامن ہوگا۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث باہم متفق ہوگئیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا تنگدست ہو تو کیا حکم ہوگا۔ تو اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

ایک یہ کہ غلام کا باقی حصہ بدستور غلامی میں رہے گا۔

جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک نصف قیمت کے لیے غلام سے محنت مشقت کرائی جائے اور اس طرح مکمل غلام آزاد ہو جائے گا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ تمام غلام کو اپنے مال سے آزاد کرے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کروائی جائے لیکن اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے یعنی آزاد کرنے والا کشادہ دست ہو تو وہ دیگر شرکاء کو باقی قیمت ادا کرے ورنہ غلام سے محنت کروائی جائے۔ غلام بہرصورت مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ اسے احادیث سے تائید حاصل ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا خوشحال ہو تو دوسرے حضرات کو بھی اختیار رہے کہ اپنا اپنا حصہ اپنی طرف سے آزاد کریں اور ان سب کو ولاء حاصل ہوئی اور اگر

چاہے تو غلام سے مشقت کروائے اور نصف قیمت وصول کرے جب ادا کرے گا تو آزاد ہو جائے گا اور دونوں آزاد کرنے والوں کو ولاء حاصل ہو جائے گی اور اگر چاہے تو آزاد کرنے والے سے نصف قیمت وصول کرے اب وہ غلام آزاد ہو جائے گا اور جس نے دوسرے شریک کو باقی قیمت ادا کی ہے وہ غلام سے مشقت کروائے اور رقم وصول کرے جب غلام رقم ادا کرے گا تو ولاء دونوں کو حاصل ہو جائے گی۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن یزید کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں ہمارا ایک غلام تھا جو میرے، میری ماں اور میرے بھائی اسود کے درمیان مشترک تھا وہ فرماتے ہیں ان سب نے آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور میں چھوٹا تھا حضرت اسود نے یہ بات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا تم آزاد کرو عبدالرحمن کے بالغ ہونے کے بعد اگر اسے اس بات کی رغبت ہوئی جو تمہیں ہوئی ہے تو وہ آزاد کرے گا ورنہ تم سے اپنے حصے کا مال لے گا۔

باب ۱۹۴، ذورحم محرم کی آزادی

اگر کوئی شخص اپنے کسی ایسے قریبی رشتہ دار کو خریدتا ہے جس کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے تو وہ خریدنے سے ہی آزاد ہو جائے گا یا آزاد کرنے سے آزاد ہو گا؟

بعض لوگوں کے نزدیک اسے آزاد کرنا پڑے گا محض خریدنے سے آزاد نہیں ہو گا۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے باپ (کے احسانات) کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کرے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ محض مالک ہو جانے سے ہی وہ آزاد ہو جائے گا آزاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذورحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے صحابہ کرام کے اقوال سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عطاء بن ابی رباح وغیرھم رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے۔ لہذا پہلے قول والوں کی روایت کردہ حدیث اور ان احادیث کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ وہاں آزاد کرنے سے مراد آزاد کرنا نہیں بلکہ آزاد ہونا ہو گا۔ یعنی اگر باپ کسی کی ملک میں تو اس کی آزادی کے لیے اس کو خریدے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

باب ۱۹۵، مکاتب کب آزاد ہو گا

اس سلسلے میں تین مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک مکاتب جب تک تمام مال (بدل کتابت) ادا نہ کرے غلام ہی رہتا ہے اس سلسلے میں حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد ان کے دادا سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب پر اگر ایک درھم بھی باقی ہو، وہ مکاتب ہی رہتا ہے۔ حضرت عمر فاروق کا ایک قول یہی ہے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ جتنی رقم ادا کرے گا اس حساب سے آزاد اور باقی رقم کے حساب سے غلام شمار ہوگا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا آپ نے فرمایا مکاتب نے جتنا حصہ ادا کیا اس کے حساب سے آزاد کی دیت اور جتنی رقم ادا نہیں کی اس کے حساب سے غلام کی دیت ادا کرے۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ بعض رقم ادا کرنے سے وہ آزاد ہو جائے گا اور باقی رقم اس کے ذمہ قرض ہوگی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک قول اسی طرح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک جب تک ایک درھم بھی باقی ہے وہ غلام ہی رہتا ہے حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی نظریہ ہے۔

تینوں اقوال کے سلسلے میں روایات پائی جاتی ہیں لیکن اتنی بات تو ثابت ہے کہ عقد کتابت کے ساتھ ہی وہ آزاد نہیں ہوگا۔ بلکہ بعد میں آزاد ہوگا۔ اب کسی کے نزدیک بعض رقم کی ادائیگی سے مکمل آزاد ہوگا۔ کچھ کے نزدیک پوری رقم ادا کرنے پر آزاد ہوگا اور بعض کے نزدیک جتنی رقم ادا کرے گا اس حساب سے آزاد ہوگا۔

لہذا مال پر آزاد ہونے والے سے اس کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ عقد سے ہی آزاد ہو جاتا ہے رقم بعد میں ادا کرتا ہے۔ اب ان اشیاء سے اس کا موازنہ کیا جائے گا جو عقد سے لازم نہیں آتیں بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کا لزوم ہوتا ہے جو حکم ان کا ہوگا وہ کتابت کا بھی ہوگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے آدمی پر اپنا غلام ہزار روپے کے بدلے میں بیچتا ہے تو نفس عقد سے خریدار کے لیے قبضہ ثابت نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ مکمل قیمت ادا نہ کرے اسی طرح قیمت کا کچھ حصہ ادا کرنے سے بھی وہ قبضہ کا مستحق نہیں ہوتا۔ یوں ہی جب تک مقروض تمام قرض ادا نہ کرے رہن رکھی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا تو اس طرح مکاتب بھی اس چیز کے حکم میں ہوگیا جسے کسی چیز کی ادائیگی کے لیے روکا جاتا ہے لہذا جب تک وہ تمام رقم ادا نہ کرے آزاد نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۹۶، لونڈی کے ہاں بچے کا پیدا ہونا

اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے جماع کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو کیا وہ بچہ اسی مالک کا ہوگا اور وہ لونڈی اس کی ام ولد قرار پائے گی یا نہیں؟

بعض حضرات کے نزدیک وہ بچہ اسی مالک کا ہوگا وہ دعویٰ کرے یا نہ؟

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک اگر وہ اس کا اقرار کرے تو بچہ اس کا ہوگا اور اگر وہ اقرار کیے بغیر مر جائے تو اس کا نہیں ہوگا احناف کا یہی مسلک ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے اس سلسلے میں دونوں فریق زمعۃ کی لونڈی

سے پیدا ہونے والے بچے سے متعلق حضور علیہ السلام کے فیصلے سے استدلال کرتے ہیں۔

واقعہ یوں ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی سے پیدا ہونے والا بچہ میرا ہے لہذا تم اسے حاصل کرنا فتح مکہ کے موقعہ پر جب انہوں نے ایسا کیا تو زمعہ کے بیٹے عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرے باپ کے گھر پیدا ہوا لہذا میرا بھائی ہے جب حضور علیہ السلام کے پاس مقدمہ گیا تو آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا یہ تمہارے لیے ہے پھر حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس میں عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ مشابہت پائی۔

اس سے استدلال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کا یہ فیصلہ عبد بن زمعہ کے دعویٰ پر نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس لیے یہ فیصلہ ہوا کہ وہ لونڈی، زمعہ کی مملوکہ تھی اور انہوں نے اس سے وطی بھی کی۔ لہذا محض لونڈی کے ان کے گھر میں ہونے کی وجہ سے زمعہ کے دعویٰ کے بغیر بچے کا نسب ان سے ثابت ہوا اور وہ لونڈی ام ولد قرار پائی۔

نیز ان حضرات نے حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال سے بھی استدلال کیا یہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے وطی کرتے ہیں پھر ان کو چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ چلی جائیں جو لونڈی میرے پاس آئی اور اس کے مالک نے وطی کا اعتراف کیا تو میں اس بچے کو اس مرد کے حوالے کروں گا۔ اب تمہاری مرضی ہے ان کو چھوڑ دیا روک رکھو۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے عبد بن زمعہ سے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تمہارا بھائی ہے تو ممکن ہے ان کے قبضہ کی وجہ سے فرمایا کہ یہ تمہارے لیے ہے یعنی تمہاری ملک میں ہے آپ نے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اگر آپ اسے زمعہ کا بیٹا قرار دیتے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردے کا حکم نہ فرماتے کیونکہ بھائی سے پردہ کرنا صلہ رحمی کے خلاف ہے اور حضور ایسی بات کی تعلیم نہیں دیتے۔

ان حضرات پر ایک اعتراض یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا بچہ صاحب فراش کے لیے ہے (یعنی جس کی بیوی یا لونڈی ہے) اور زانی کے لیے پتھر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نے حضرت زمعہ سے اس بچے کا نسب ثابت کیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ یہ تو حضرت سعد کو تعلیم کے لیے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کے لیے دعویٰ کرتے ہو تمہارے پاس فراش کا ثبوت نہیں۔

دوسرا اعتراض یہ ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق آپ نے فرمایا یہ زمعہ کی میراث لے گا اس سے بھی ثابت ہوا کہ آپ نے نسب کا فیصلہ فرمایا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ چونکہ زمعہ کے دو وارثوں عبد بن زمعہ اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اسے بھائی تسلیم کر کے اپنے ساتھ شریک کر لیا تھا اس لیے وراثت کا حکم دیا اس سے نسب کا ثبوت لازم نہیں آتا جہاں تک شبہ کا تعلق ہے کہ عتبہ کے ساتھ مشابہت تھی۔ لہذا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم دیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ محض رنگ یا مشابہت سے نسب نہیں ثابت ہوتا جس طرح ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے ہاں سیاہ رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے یعنی وہ میرا نہیں تو حضور علیہ السلام نے اس کا رد فرمایا کہ یہ بات کوئی دلیل نہیں۔

جہاں تک حضرت ابن عمر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے اقوال کا تعلق ہے تو حضرت ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کا قول اس کے خلاف ہے وہ لونڈی سے وطی کرنے کے بعد بچے کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔

لہذا قیاس کے ذریعے کسی ایک قول کو ترجیح دی جائے گی تو آزاد عورتوں کے بارے میں ضابطہ یہ ہے اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ یہ بچہ اس کا ہے اس کی بیوی کے ہاں پیدا ہوا یا بیوی کے حمل کا اقرار کرے تو اس کے بعد نفی نہیں کر سکتا لیکن وطی کے اقرار سے نسب ثابت نہیں ہوگا بلکہ وطی کا اقرار کرنے کے باوجود بچے کی نفی کر سکتا ہے۔

معلوم ہوا کہ محض وطی سے بچے کا نسب ثابت نہیں ہوگا جب تک اقرار نہ ہو لونڈی کا حکم بھی یہی ہوگا اگر وہ وطی کا اقرار کرتا ہے۔ تو یہ ایسے ہی ہے کہ اس نے اقرار نہیں کیا یعنی جب تک بچے کا اقرار نہ کرے نسب ثابت نہیں ہوگا۔

قسموں اور نذروں کا بیان

باب ۱۹۷، کفاروں میں ایک مسکین کا کھانا

قسم وغیرہ کے کفارہ میں ایک مسکین کو کھانے کی کتنی مقدار دی جائے اس سلسلے میں دو مسلک ہیں ایک یہ ہے کہ ہر مسکین کو ایک مُد (صاع کا چوتھا حصہ) دیا جائے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ گندم ہو تو دو مُد (نصف صاع) اور کھجوروں یا جَو کی صورت میں ایک ایک صاع دیا جائے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رمضان المبارک میں (دن کے وقت) اس نے اپنی بیوی سے جماع کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں غلام نہیں پاتا آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھے اس کی بھی طاقت نہیں آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں پھر حضور علیہ السلام کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور صدقہ کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ محتاج پر خرچ کروں حضور علیہ السلام نے فرمایا خود کھاؤ اور گھر والوں کو کھلاؤ اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔

تو اس حدیث کے مطابق ساٹھ مسکینوں کو پندرہ صاع کھجوریں دی گئیں گویا ایک مسکین کے لیے صاع کا چوتھا حصہ یعنی ایک مُد ہوگا۔

حضرت ابن عباس، ابن عمر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

احناف نے یوں استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کفارہ میں کھانے کی مقدار بیان فرمائی ہے وہ گندم کی دو مُد یعنی نصف صاع ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر میں تکلیف کی وجہ سے حالت احرام میں سر منڈانے کی اجازت دی اور حکم دیا کہ قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں ہر مسکین کو نصف صاع گندم دیں۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کفارہ کی مقدار بیان فرما دی کہ وہ گندم کا نصف صاع ہے تو دوسرے کفاروں کا حکم بھی یہی ہوگا۔ پہلے قول والوں نے جو استدلال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد ہر مسکین کے لیے صاع کا چوتھا حصہ نہیں بلکہ جو کچھ اس

دو تہائی میسر ہوا وہ عطا فرمایا وہ کل کفارہ نہیں تھا جس طرح کسی آدمی پر کچھ قرض ہو اور اس کو دس درہم دیئے جائیں تو یہ اس کی مدد ہوتی ہے اگرچہ تمام قرض کی ادائیگی نہیں ہو سکتی تو یہاں بھی محض مدد تھی پورا کفارہ نہ تھا حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

گویا اس مسلک کو خود حضور علیہ السلام کی بیان کردہ مقدار سے تائید حاصل ہے۔ پہلے مسلک والوں نے قیاس کیا اور بعض صحابہ کرام کے قول سے اپنا مسلک ثابت کیا اس سلسلے میں صریح مرفوع حدیث پیش نہیں کی۔

باب ۱۹۸، کسی سے مہینہ بھر کلام نہ کرنے کی قسم کھانا

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں شخص سے ایک مہینے تک کلام نہیں کرے گا تو کتنے دن مراد ہوں گے۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ انتیس دن مراد ہوں گے لہذا اگر تیسویں دن کلام کرے تو حانث نہیں ہوگا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہوتا ہے تیسری مرتبہ ایک انگلی کو ساتھ ملا لیا یعنی انتیس دن کا مہینہ ہوگا اسی طرح جب حضور علیہ السلام نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ علیحدگی اختیار فرمائی تو انتیس دن کے بعد بالاخانے سے نیچے تشریف لائے۔

حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس، حضرت ام سلمہ، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

احناف کا مسلک یہ ہے کہ اگر چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تو وہ مہینہ مراد ہوگا انتیس دن ہوں یا تیس اور اگر مہینے کے دوران قسم کھائی تو تیس دن پورے کرنا ہوں گے۔

ان کا استدلال یوں ہے فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اگر چاند دیکھو تو روزہ رکھو اسی طرح چاند دیکھو تو روزہ رکھنا ترک کر دو اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔

ازواج مطہرات سے بائیکاٹ کے سلسلے میں مروی حدیث میں حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر کہ آپ نے مہینے کے لیے قسم کھائی تھی اور ابھی انتیس دن ہوئے ہیں آپ نے فرمایا یہ مہینہ مکمل نہیں ہوا۔

اس سے بھی واضح حدیث یہ ہے آپ نے فرمایا ہمارا یہ مہینہ انتیس راتوں کا ہوا ہے۔

حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات کے مطابق حضور علیہ السلام نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور تیس دن کا بھی۔

لہذا احناف کے مسلک کے مطابق دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکتا ہے جبکہ دوسرا مسلک رکھنے والے حضرات کے نزدیک صرف بعض احادیث پر عمل ہوتا ہے اس لیے احناف کے مسلک کو ترجیح حاصل ہے۔

باب ۱۹۹، کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر

اگر کوئی شخص کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر مانے تو کیا اسی جگہ نماز پڑھنا لازم ہوگا یا کسی دوسری جگہ بھی پڑھ سکتا ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اگر وہ دوسری جگہ، نذر والی جگہ سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور وہاں ثواب زیادہ ہے تو ایسا کر سکتا ہے لیکن جہاں کی نذر مانی ہے اس کی فضیلت زیادہ ہے تو اس سے کم درجے والی جگہ میں نہیں پڑھ سکتا وہ فرماتے ہیں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر ماننے والا مسجد نبوی یا مسجد حرام میں پڑھ سکتا ہے کیونکہ ان دونوں مسجدوں میں نماز کا ثواب زیادہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے البتہ مسجد حرام میں ثواب زیادہ ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر ماننے والا دوسری کسی بھی جگہ نماز پڑھ سکتا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ مکرمہ کی فتح عطا فرمائی تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا حضور علیہ السلام نے فرمایا یہاں ہی پڑھو اس نے دوبارہ سوال کیا یا تیسری بار بھی کہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جیسے تمہاری مرضی۔

اگرچہ امام ابو یوسف اور طرفین سب نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن طرفین فرماتے ہیں یہاں کسی مسجد کی تخصیص نہیں کیونکہ مساجد میں ثواب برابر ہے مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جو فضیلت کا ذکر کیا گیا وہ فرض نماز کے بارے میں ہے نوافل کے بارے میں نہیں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے مسجد کی نسبت گھر میں (نفل) نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے نیز فرمایا آدمی کی فرض نماز کے علاوہ نماز گھر میں بہتر ہے۔

قیاس بھی طرفین کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص مسجد میں ایک گھڑی ٹھہرنے کی نذر مانے تو اگرچہ یہ باعث ثواب ہے لیکن اس پر لازم نہیں ہوتا اسی طرح نماز بھی قربتِ خداوندی کا باعث ہونے کے باوجود مسجد حرام میں پڑھنے کی نذر سے وہاں پڑھنا ضروری نہ ہوگا بلکہ جہاں چاہے پڑھ سکتا ہے۔

باب ۲۰۰، حج کے لیے پیدل جانے کی نذر ماننا

اگر کوئی شخص نذر مانے کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جائے گا تو اس پر پیدل حج کرنا واجب ہوگا یا کیا صورت ہوگی۔

اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ وہ سوار ہو کر بھی جا سکتا ہے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ ان حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو دو بیٹوں کے درمیان ان کے سہارے جاتے ہوئے دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا بتایا گیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپ نے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ وہ سوار ہو کر حج کے لیے جا سکتا ہے لیکن چونکہ "لِلّٰہِ عَلَیَّ" کے الفاظ میں قسم کا معنی بھی پایا جاتا ہے لہٰذا وہ کفارہ قسم بھی ادا کرے چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصے کی حالت میں نذر (کو پورا کرنا لازم) نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

حضرت عائشہ، عقبہ بن عامر، عبداللہ بن مالک اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر اس نے قسم کا ارادہ کیا ہے تو سواری پر حج کرے، قسم کا کفارہ دے اور قربانی بھی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ان کی بہن نے کعبہ شریف کی طرف پیدل، ننگے پاؤں اور کھلے بالوں کے ساتھ جانے کی نذر مانی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انہیں کہو کہ وہ سوار ہوں، دوپٹہ اوڑھیں اور قربانی کا جانور بھیجیں۔

تو ان تمام احادیث کو جمع کرنے کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص حج بیت اللہ شریف کے لیے پیدل جانے کی نذر مانے وہ چاہے تو سوار ہو اور پیدل چلنے کو ترک کرنے کی وجہ سے قربانی دے اور قسم کو توڑنے کی وجہ سے قسم کا کفارہ دے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

قیاس بھی ان حضرات کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اسباب حج میں سے طواف زیارت عرفات اور مزدلفہ میں وقوف وغیرہ حالت احرام کیے جاتے ہیں جب کہ طواف صدر احرام کھولنے کے بعد ہوتا ہے اب اگر کوئی شخص ان تمام امور کو پیدل کرنے کی نذر مانے پھر بلا عذر سوار ہو کر ادا کرے تو سب کے نزدیک وہ کوتاہی کرنے والا ہوگا اور اس پر قربانی واجب ہوگی اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کرے تو بعض کے نزدیک کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور بعض کے نزدیک قربانی ہوگی۔ امام طحاوی اسی بات کو ترجیح دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہے کہ مجبوری کے تحت کوئی کام کیا جائے تو ہتکِ حرمت کی وجہ سے جو گناہ لازم آتا تھا وہ ساقط ہو جائے گا لیکن کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔ اسی طرح محرم حالتِ احرام میں عذر کے بغیر سر منڈائے تو اس پر گناہ بھی ہوگا اور کفارہ بھی لازم ہوگا اور اگر مجبور ہو تو کفارہ ہوگا گناہ نہیں ہوگا تو اسی طرح زیر بحث مسئلہ میں بھی اگر کمزوری وغیرہ کی وجہ سے اس شخص کو سوار ہونا پڑے تو کفارہ دینا ہوگا اگرچہ گناہ نہ ہوگا اور اس پر قربانی بھی لازم ہوگی جس دوسرے امور میں لازم ہوتی ہے۔

بعض حضرات نے اسے نماز پر قیاس کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر دو نفل پڑھنے کی نذر مانے پھر بیٹھ کر پڑھے تو اس پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوتا ہے۔

لہٰذا حج کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہونا چاہیے کہ اگر وہ پیدل جانے کی نذر ماننے کے بعد سواری پر حج کرے

تو اسے آئندہ سال پیدل حج کرنا چاہیے، امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ حج کو نماز پر قیاس نہیں کرسکتے کیونکہ دونوں کا حکم مختلف ہے مثلاً ایک شخص فرض نماز کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھے تو دوبارہ ادائیگی لازم ہوتی ہے لیکن جو شخص حج کے موقعہ پر سواری پر طواف کرے اور پیدل نہ چلے پھر واپس گھر آجائے تو اس کا حج ادا ہوجائے گا دوبارہ حج کرنا لازم نہ ہوگا البتہ قربانی دے گا۔ معلوم ہوا کہ حج اور نماز کے احکام الگ الگ ہیں۔

باب ۲۰۱، حالتِ کفر کی نذر کو حالتِ اسلام میں پورا کرنا

اگر کوئی شخص حالتِ کفر میں کسی نیکی کی نذر مانے پھر اسلام قبول کرے تو کیا اب اس نذر کو پورا کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں بعض حضرات کا خیال ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد اس نذر کو پورا کرے جبکہ احناف کے نزدیک اسے پورا کرنا ضروری نہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ دورِ جاہلیت میں، میں نے مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

احناف نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اطاعت خداوندی کرنی چاہیے اور جو آدمی گناہ کی نذر مانے تو گناہ نہ کرے یہ حضرات فرماتے ہیں چونکہ عبادت قربِ خداوندی ہے اور اس کے لیے اسلام شرط ہے کیونکہ کافر کا کوئی عمل بھی قرب کا ذریعہ نہیں ہوتا۔

لہٰذا حالت کفر کی نذر کو پورا کرنا ضروری نہ ہوگا جہاں تک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حالتِ کفر میں یہ عمل گناہ بنتا تھا اب طواف کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ اس نیکی کو حاصل کرسکیں۔ لہٰذا یہ وہ عمل نہیں ہوگا جو انہوں نے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔

حدود کا بیان

باب ۲۰۲، غیر شادی شدہ زانیہ کی سزا

حدوہ سزا ہے جو شریعت میں مقرر ہو اور جو سزا مقرر نہ ہو اسے تعزیر کہتے ہیں۔ زانی اگر غیر شادی شدہ ہو تو اسے کوڑے لگائے جاتے ہیں اور شادی شدہ ہو تو اسے رجم کیا جاتا ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

لیکن بعض دوسرے حضرات کے نزدیک غیر شادی شدہ زانیہ کو کوڑے لگانے کے ساتھ ساتھ ایک سال کے لیے ملک بدر بھی کیا جائے اور وہ اسے شرعی حد کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (شرعی حکم) حاصل کرو ان عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم مقرر فرمایا غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے یا شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو غیر شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور ملک بدر کیا جائے اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

احناف کی دلیل یہ حدیث ہے حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ غیر شادی شدہ ہو اور زنا کرے تو اس کا حکم کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور پھر بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو۔ احناف کے نزدیک جن احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر ہے وہ امام کی رائے پر موقوف ہے یعنی اگر وہ ضروری سمجھے تو ملک بدر کر سکتا ہے اور یہ بطور حد نہیں ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے لونڈی کی سزا بیان فرمائی اور اس کی سزا آزاد عورت کی سزا کا نصف ہوتی ہے اگر لونڈی کی سزا میں ملک بدر کرنا شامل ہوتا تو آزاد عورت کی سزا میں بھی ہوتا اور آزاد عورت کے لیے ملک بدر کرنا ہوتا تو زانی مرد کو بھی ملک بدر کیا جاتا۔ لہٰذا حدیث کی رُو سے ملک بدر کرنا حد میں شامل نہیں پھر عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کی مسافت سے زائد سفر منع ہے اگر ملک بدر کیا جائے تو وہ کیسے سفر کرے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرعی احکام کو بلاکم و کاست بیان فرمایا آپ کا بعض احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حد شرعی نہیں ہے جن احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر ہے تو وہ سیاست پر محمول ہو گی اس طرح احادیث میں تضاد نہیں ہو گا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ ایک اعتراض نقل کر کے اس کا جواب بھی دیتے ہیں وہ یوں ہے کہ مخالف یہ کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے جب لونڈی کو کوڑے لگانے اور پھر بیچنے کا ذکر کیا تو اس میں ملک بدر کرنے کی نفی نہیں ہے تو اس کا جواب یوں دیا ہے کہ تمہاری یہ بات تمام متقدمین کے خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو بتایا کہ زنا کار عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کریں تو اگر ملک بدر کرنا بھی سزا میں ہوتا تو آپ ضرور بیان فرماتے۔

پھر یوں بھی جواب دیا کہ تم خود کہتے ہو کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کرو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسے رجم کے ساتھ کوڑے نہیں لگائے جائیں گے حالانکہ حدیث میں کوڑوں کی نفی ظاہراً نہیں ہے لیکن تم نفی مانتے ہو تو دوسرے حضرات جب حدیث کی روشنی میں ملک بدر کی نفی کرتے ہیں اگرچہ لفظاً یہ بات موجود نہیں تو تم ان پر کیوں اعتراض کرتے ہو۔ کیونکہ یہی طریقہ تو تم خود اپناتے ہو۔

باب ۲۰۳ ۔ شادی شدہ زانی کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک شادی شدہ زانی کی سزا کوڑے مارنا اور پھر رجم کرنا ہے کیونکہ ایک شخص نے زنا کیا تو حضور علیہ السلام کے حکم سے اسے کوڑے لگائے گئے پھر بتایا گیا کہ وہ محصن ہے تو آپ نے حکم فرمایا چنانچہ اسے رجم کیا گیا۔

نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے حکم حاصل کرو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے (زنا کے سلسلے میں) واضح راستہ مقرر کر دیا غیر شادی شدہ، غیر شادی کے ساتھ کرے تو سو کوڑے اور ملک بدر کرنا ہے اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو کوڑے لگانا اور رجم کرنا ہے۔

احناف کے نزدیک شادی شدہ زانی کو صرف رجم کیا جائے گا کیونکہ حضرت انیس اسلمی کو حضور علیہ السلام نے اس عورت کے پاس بھیجا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ تو فرمایا اگر وہ اعتراف کرے تو رجم کرو، آپ نے کوڑے لگانے کا حکم نہیں فرمایا پھر حضرت ماعز کے واقعہ میں بھی صرف رجم کا ہی ذکر ہے۔

جہاں تک پہلے فریق کی پیش کردہ پہلی حدیث کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کوڑے اس وقت لگائے گئے جب اس کا شادی شدہ ہونا معلوم نہ تھا پھر جب حضور علیہ السلام کو بتایا گیا تو آپ نے رجم کیا معلوم ہوا کہ پہلے حد نافذ ہی نہ ہوتی تھی۔

دوسری حدیث منسوخ ہے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تمہاری جو عورتیں بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر چار گواہ طلب کرو اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک لو یہاں تک کہ انہیں موت اٹھا لے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ مقرر کر دے"۔

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے وہ حدیث بیان فرمائی جس میں رجم اور کوڑوں کا ذکر ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے راستہ مقرر کر دیا۔ معلوم ہوا کہ آیت کریمہ کے بعد اس سلسلے میں حضور علیہ السلام کا پہلا ارشاد یہی ہے پھر دیگر احادیث ارشاد فرمائی ہیں جن میں رجم کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سزا صرف رجم ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں چوری کی سزا صرف ہاتھ کاٹنا ہے، قذف کی سزا صرف کوڑے لگانا ہے تو زنا کی سزا بھی ایک ہی چیز ہونی چاہیے دو سزائیں نہیں ہونی چاہئیں یہ ٹھیک ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے بعد کوڑے لگانے اور پھر رجم کرنے کا حکم دیا لیکن دیگر صحابہ کرام سے اس کے خلاف مروی ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی صرف رجم کا حکم دیا لہذا یہ عمل اولیٰ ہے۔

باب ۲۰۴، حدِ زنا کے لیے کتنی بار اعتراف ضروری ہے

زنا کا ثبوت چار گواہوں کی گواہی سے ہوتا ہے یا خود زانی کے اقرار سے،

اب دیکھنا یہ ہے کہ اقرار کتنی بار ضروری ہے تو بعض حضرات کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے جب کہ احناف کے نزدیک گواہی کی طرح اعتراف بھی چار بار کیا جائے۔ پہلے گروہ نے حضرت انیس والی روایت سے استدلال کیا کہ ایک شخص کا بیٹا دوسرے کے گھر ملازم تھا اس نے اس آدمی کی بیوی سے زنا کیا حضور علیہ السلام کے پاس مقدمہ پہنچا تو آپ نے فرمایا اے انیس: اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کردو۔ چنانچہ اس کے اعتراف پر اس کو رجم کیا گیا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں یہاں ایک بار ہی اعتراف ہوا اور حد نافذ کردی گئی۔

احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے اس حدیث میں ایک بار اعتراف کا ثبوت نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت انیس کو علم ہو کہ چار بار اعتراف ضروری ہے لہذا انہوں نے چار بار اعتراف کروایا ہو کیونکہ دیگر روایات میں چار بار اعتراف کا ذکر موجود ہے چنانچہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے چار بار اقرار کیا تو حد نافذ ہوئی اس مضمون کی احادیث حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر، حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

پہلے فریق نے اعتراض کیا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے، کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے پاس آیا اس نے زنا کا اقرار کیا تو حضور علیہ السلام نے اعراض فرمایا دو یا تین مرتبہ اعتراف کے بعد اسے رجم کیا گیا تو اس حدیث کے مطابق چار بار سے کم اعتراف پر رجم کیا گیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ دیگر احادیث میں چار مرتبہ کا ذکر ہے تو ممکن ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پہلے دو بار کا اقرار نہ سنا ہو اور وہ بعد میں تشریف لائے ہوں اور آخری دو بار کا اعتراف سنا ہو جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چاروں بار کا اقرار سنا حضرت ابن عباس کی روایت حضرت سہل کے سعد اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی انہی سے مروی ہے۔ تو دونوں حدیثوں میں موافقت ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو بھی چار بار لوٹایا اور اعتراف کرنے کا حکم دیا۔

لہذا چار بار اعتراف کرنے پر ہی حد نافذ ہوگی۔

باب ۲۵، بیوی کی لونڈی سے زنا کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے تو دیکھا جائے گا عورت کی مرضی نہیں تھی تو وہ آزاد ہو جائے گی اور مرد پر لازم ہوگا کہ بیوی کو اس کی مثل لونڈی خرید کر دے اور اگر عورت کی مرضی شامل تھی تو وہ اس مرد کی ملک میں آجائے گی اور وہ اپنی بیوی کو لونڈی خرید کر دے گا۔ ان حضرات نے حضرت سلمہ بن محبق کی روایت سے استدلال کیا کہ اس قسم کے واقعہ میں حضور علیہ السلام نے یہی فیصلہ فرمایا۔

نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کا فیصلہ فرمایا۔ دوسرے حضرات کے نزدیک دیکھا جائے اگر بیوی کی اجازت سے اس نے ایسا کیا ہے تو بطور تعزیر کوڑے لگائے جائیں گے یہاں حدزنا قذنہ ہوگی کیونکہ یہ وطی بالشبہہ ہے اور اگر بیوی کی مرضی اور اجازت نہ تھی تو اس شخص کو رجم کیا جائے گا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا ایک فیصلہ اسی طرح نقل کیا ہے۔

اگر کہا جائے کہ سو کوڑے بطور تعزیر مارنا جائز نہیں تو امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ خود حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو سو کوڑے لگائے اس نے اپنے غلام کو قصداً قتل کیا تھا۔

جہاں تک حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کا تعلق ہے تو وہ منسوخ ہے کیونکہ اس میں مالی سزا کا ذکر ہے اور وہ شروع شروع میں ہوتی تھی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں فرمایا کہ اس کی قیمت اور اس کے ساتھ اس کی مثل دینا ہوگا۔ جب سود حرام ہو گیا تو یہ سزا ختم ہو گئی جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کا تعلق ہے تو حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عمل اس کے خلاف مروی ہے لہذا ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا ہو۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کی مخالفت کی ہے بلکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل پر سخت اعتراض فرمایا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلمہ بن محبق کی روایت میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ منسوخ ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔

باب ۲۶، محارم سے نکاح کرنے والے کی سزا

اگر کوئی شخص (معاذ اللہ) اپنی سوتیلی ماں یا کسی ایسی عورت سے نکاح کرتا ہے جس سے نکاح کرنا اس کے لیے جائز نہیں پھر وہ جماع بھی کر لیتا ہے تو اس کی سزا کیا ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس پر زنا کی حد قائم ہوگی یعنی اگر وہ شادی شدہ ہے تو رجم کیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اس کو کوڑے لگائے جائیں۔

ان حضرات میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

ان حضرات نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں مجھے میرے ماموں

ملے اور ان کے پاس جھنڈا تھا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے مجھے حکم دیا گیا کہ میں اس کی گردن مار دوں یا فرمایا کہ میں اس کو قتل کروں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو حد نہیں لگائی جائے گی بلکہ اسے بطور تعزیر سخت سزا دی جائے گی حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ پہلے گروہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں رجم یا حد قائم کرنے کا ذکر نہیں بلکہ محض قتل کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر اسے بطور حد سزا دی جائے تو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ محصن (شادی شدہ) ہونے کی صورت میں رجم کیا جائے گا تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کرنے کا نہیں بلکہ قتل کرنے کا حکم دیا تو ثابت ہوا کہ اس کی سزا بطور حد نہیں تھی۔ بلکہ دور جاہلیت کی طرح اس نے اس عمل کو حلال سمجھ کر کیا جس کی وجہ سے وہ مرتد ہو گیا اور مرتد کی سزا قتل ہے لہٰذا جب اس حدیث میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری کے مسلک کے خلاف کوئی بات نہیں پائی جاتی تو یہ حدیث ان کے خلاف دلیل نہیں بنے گی۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا گیا اور یہ جھنڈا ان لوگوں کو دیا جاتا تھا جو کافر محارب سے لڑنے جاتے تھے حد قائم کرنے والوں کے لیے یہ طریقہ نہ تھا۔

اگر وہ حضرات یہ فرمائیں کہ اس شخص نے نکاح کرنے کے بعد جماع بھی کیا اس لیے قتل کیا گیا تو جواباً یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تمہارے مخالف کے نزدیک اس نے جائز سمجھ کر نکاح کیا اور جماع بھی کیا اگر وہ کہیں کہ حدیث میں حلال سمجھنے کا ذکر نہیں۔ تو جواباً کہا گیا کہ جماع کا بھی تو ذکر نہیں۔ لہٰذا جب غیر مذکور جماع مراد لیا جا سکتا ہے تو تمہارا مخالف اس سے حلال سمجھنا بھی مراد لے سکتا ہے اگرچہ وہ مذکور نہیں۔

یہ حدیث ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت براء فرماتے ہیں مجھے حضور علیہ السلام نے اس شخص کو قتل کرنے اور اس کا مال لینے کا حکم فرمایا پھر ایک دوسری روایت میں ایک دوسرے واقعہ سے متعلق یوں حکم ہے کہ آپ نے اس شخص کو قتل کرنے اور مال کا پانچواں حصہ لینے کا حکم دیا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ شخص مرتد ہے اور چونکہ وہ محارب ہے لہٰذا اسے قتل کرنے کا حکم دیا اور مال کا پانچواں حصہ بھی بالاتفاق محارب کافر سے ہی لیا جاتا ہے۔

سوال کیا گیا کہ چونکہ یہ نکاح جائز نہیں تھا لہٰذا ثابت نہیں ہوا اس لیے اسے اس شخص کی طرح قرار دیا جائے جو بغیر نکاح کے وطی کرتا ہے اور اس صورت میں حد نافذ ہوتی ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اگر یہ بات تھی تو بغیر نکاح ثابت نہ بھی ہو تو اس صورت میں حد نافذ نہیں ہوگی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے عدت کے دوران نکاح کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دونوں کو تھوڑی سزا دے کر تفریق کر دی اگر نکاح ثابت نہ ہونے سے حد نافذ ہوتی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حد نافذ کرتے۔

یہ بھی سوال کیا گیا کہ محارم سے وطی کرنا زنا سے بھی سخت اور بڑا جرم ہے تو اس کے جواب یوں دیا گیا

کہ سزائیں شریعت کی مقرر کردہ ہیں اس میں ہمارا قیاس نہیں چلتا مثلاً شراب نوشی کو بطور حد کوڑے لگائے جاتے ہیں جبکہ خنزیر کھانے والے کو یہ سزا نہیں دی جاتی حالانکہ خنزیر کو کھانا شراب نوشی سے بڑا جرم ہے اسی طرح زنا کی تہمت پر حدِ قذف ہے لیکن کسی کو کافر کہنے سے حد قذف نہیں حالانکہ یہ بہت بڑا الزام ہے۔

تو قیاس کے مطابق بھی حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کے مسلک کو ترجیح حاصل ہے۔

باب[۲۱۷]، شراب نوشی کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک شراب نوش کو چالیس کوڑے مارے جائیں اور وہ اسے ہی سنت قرار دیتے ہیں جبکہ دیگر حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک شراب نوشی کی حد (سزا) اسی کوڑے ہیں اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

پہلے گروہ نے اپنے موقف پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت پیش کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چالیس کوڑے مارے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مکمل فرمائے اور یہ سب سنت ہے۔

نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک واقعہ میں چالیس کوڑے مارے پھر وہی بات فرمائی جو پہلے مذکور ہے۔

احناف کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے ایک حدیث میں آپ نے فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے گا ہم اسے کوڑے ماریں گے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی دیت دیں گے۔

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں کسی شخص کو کوئی حد لگاؤں اور وہ مر جائے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی لیکن شراب کے سلسلے میں سزا سے مرنے والے پر مجھے پریشانی ہوتی ہے کیونکہ اس سلسلے میں حضور علیہ السلام نے کوئی طریقہ بیان نہیں فرمایا (یعنی کوئی سنت متعین نہیں ہے)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک نجاشی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس نے رمضان شریف میں شراب پی تھی تو آپ نے سو کوڑے مارے پھر قید کر دیا دوسرے دن باہر نکال کر مزید بیس کوڑے مارے پھر فرمایا کہ یہ بیس کوڑے اس لیے مارے ہیں کہ تو نے رمضان شریف میں روزہ توڑا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کا مظاہرہ کیا۔

پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے شراب کی سزا کے سلسلے میں مشورہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص شراب پیتا ہے تو بیہودہ گفتگو کرتا ہے اور جب بے ہودہ گفتگو کرتا ہے تو افتراء باندھتا ہے اور افتراء باندھنے والے (قاذف) کو اسی کوڑے لگائے جاتے ہیں لہٰذا شرابی کو بھی اسی کوڑے لگائے جائیں چنانچہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع منعقد ہو گیا۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایسے کوڑے سے چالیس کوڑے لگائے

جس کی درشناخیں نہیں چنانچہ اس طرح پر اسی کوڑے ہو گئے۔ اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی طریقہ مقرر نہ تھا بلکہ ایک مرتبہ شرابی کو لایا گیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے مارو تو کسی نے جوتوں سے مارا کسی نے لاٹھی سے مارا کسی نے تازہ شاخ سے مارا پھر حضور علیہ السلام نے مٹی لے کر اس کے منہ پر ماری۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب حضور علیہ السلام سے کوئی طریقہ متعین نہیں اور صحابہ کرام نے اسی کوڑوں پر اجماع فرمایا اور اس کی بنیاد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مشورہ ہے تو اس کے خلاف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت فاسد قرار پائی اور احناف کا مسلک ثابت ہو گیا۔

باب ۲۱۵، چار بار شراب پینے والے کی سزا

اگر کوئی شخص چار مرتبہ شراب نوشی کرے تو اس کی سزا کیا ہے؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ بطور حد کوڑے لگائے جائیں چوتھی مرتبہ شراب نوشی کرے تو اسے قتل کیا جائے۔

ان حضرات نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا شراب پینے والوں کو کوڑے لگاؤ پھر پئیں تو کوڑے مارو پھر جب چوتھی مرتبہ شراب نوشی کریں تو انہیں قتل کر دو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص حضرت ابو ہریرہ، حضرت جریر، ابو سلیمان (حضرت ام سلمہ کے غلام) رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے علماء کے نزدیک چوتھی بار بھی شراب کی حد وہی ہے، جو پہلی مرتبہ ہے ان کا استدلال اسی طرح ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا خون صرف تین وجہ سے بہانا جائز ہے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور دین کا تارک جماعت سے الگ ہونے والا یعنی مرتد۔

یہ حدیث حضرت عثمان غنی، حضرت مسروق، حضرت عبداللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ لہٰذا یہ روایات پہلی روایات کے خلاف ہیں تو ممکن ہے یہ روایات پہلی روایات کے لیے ناسخ ہوں چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے اسے کوڑے مارو دوبارہ پیئے تو کوڑے مارو پھر پیئے تو کوڑے مارو۔ پھر ایک موقعہ پر حضور علیہ السلام کے پاس شرابی کو لایا گیا تین بار لایا گیا تو کوڑے مارے پھر چوتھی بار لایا گیا تو آپ نے کوڑے ہی مارے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلا حکم منسوخ ہے۔ قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ غیر شادی شدہ زانی جتنی بار بھی زنا کرے اسے قتل نہیں کیا جاتا چوری کرنے والا پہلی بار چوری کرے اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے دوبارہ کرے تو بایاں پاؤں کاٹیں گے اس کے بعد چوری کرے تو اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک دوسرا ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن احناف کے نزدیک قید کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے جس کی سزا قتل ہے یعنی مرتد، یا شادی شدہ زانی جسے رجم کیا جاتا ہے اس کے لیے انتظار نہیں کیا جاتا کہ

وہ چار بار یہ عمل کرے تو قتل یا رجم کیا جائے۔ اسی طرح قذف کی حد بھی کوڑے مارنا ہے یہ نہیں کہ چوتھی بار قذف سے قتل کیا جائے۔

لہذا احادیث کی تطبیق اور قیاس سے دوسرے مسلک کو ترجیح حاصل ہوئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۲۱۹، کتنی مقدار کی چوری پر حد نافذ ہوگی

کتنی مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟

اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک کم از کم تین درہم مالیت کی چیز چوری کی جائے تو چور پر حد نافذ ہوگی۔ کچھ حضرات دینار کی چوتھائی کو کم از کم نصاب سرقہ قرار دیتے ہیں جبکہ احناف کے نزدیک کم از کم دس درہم مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

پہلے قول کے قائلین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی چونکہ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھال کی قیمت کے برابر چوری ہو تو تب ہاتھ کاٹا جائے گا (یعنی کم پر نہیں کاٹا جائے گا لہذا ان حضرات کے نزدیک کم از کم تین درہم کی چوری پر حد نافذ ہوگی کیونکہ ڈھال کی قیمت تین درہم ہے۔

جن حضرات کے نزدیک دینار کا چوتھا حصہ چوری کرنے پر حد نافذ ہوگی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ ہوگا اس لیے آپ نے یہ بات فرمائی لہذا اصل چیز ڈھال کی قیمت ہے چاہے وہ تین درہم ہوں یا دینار کا چوتھا حصہ۔

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ چور کا ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر کاٹا جائے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قیمت لگا کر یہ بات نہیں فرمائی بلکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں ام المومنین سے اس قسم کی جو روایت منقول ہے وہ اپنے راویوں کے اعتبار سے کمزور ہے لہذا اصل بات یہی ہے کہ انہوں نے خود اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ بیان فرمائی۔

احناف نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا تھا اس کی قیمت دس درہم تھی۔ حضرت ابن حبشی کے نزدیک

بھی ڈھال کی قیمت ایک دینار (دس درہم) تھی۔

اب چونکہ مقدار کے سلسلے میں مختلف احادیث وارد ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ قرآن پاک نے چوری کی سزا بیان کرتے ہوئے ایک خاص مقدار مراد لی ہے اور چونکہ دس درہم پر سب کا اتفاق ہے لہٰذا یہی مقدار مراد ہوگی کیونکہ تین درہم یا دینار کے چوتھے حصے کے سلسلے میں اختلاف ہے اور حدود میں احتیاط برتی جاتی ہے بنا بریں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ جس مقدار پر اتفاق ہو اسے کم از کم مقدار مقرر کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عطاء اور عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم بھی یہی فرماتے ہیں کہ دس درہموں سے کم کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

باب ۲۲، چوری کے اقرار پر نفاذِ حد

اگر چور، چوری کا اقرار کرے تو حد نافذ کی جاتی ہے اب سوال یہ ہے کہ کتنی بار اقرار ضروری ہے حضرت امام ابو حنیفہ حضرت امام محمد اور کچھ دوسرے فقہاء کرام کے نزدیک ایک بار کا اقرار بھی کافی ہے جب کہ حضرت امام ابو یوسف اور کچھ دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک دو بار اقرار پایا جائے تو حد نافذ ہو گی حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو اپنایا اور اس کو ترجیح دی ہے۔

پہلے قول والوں کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا میرے خیال میں اس نے چوری نہیں کی چور نے کہا ہاں یا رسول اللہ! (میں نے چوری کی ہے) آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو پھر اسے داغ دو (تاکہ خون بند ہو جائے) پھر میرے پاس لانا چنانچہ اسے لے جا کر ہاتھ کاٹا گیا پھر داغ دیا گیا اس کے بعد حضور علیہ السلام کی خدمت لایا گیا تو آپ نے فرمایا بارگاہ خداوندی میں توبہ کرو اس نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کی حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے۔

دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت ابو امیہ مخزومی سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خیال میں اس نے چوری نہیں کی۔ اس نے عرض کیا حضور میں نے چوری کی ہے حضور علیہ السلام نے دو یا تین بار یہی بات دہرائی باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں پہلی حدیث کی نسبت اضافہ ہے لہٰذا اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور اس کے مطابق حضور علیہ السلام نے پہلی بار کے اقرار پر ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک حدیث منسوخ ہے تو دیکھا گیا کہ زنا کے سلسلے میں حضور علیہ السلام نے چار بار اقرار کے بعد نفاذ حد کا حکم دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ گواہوں کی تعداد کے مطابق اقرار ہونا چاہیے چونکہ زنا کے سلسلے میں چار آدمیوں کی گواہی ضروری ہے اس لیے اقرار بھی چار مرتبہ ہوگا اور چوری کے ثبوت کے لیے دو مردوں کی گواہی ضروری ہے لہٰذا اقرار بھی دو مرتبہ ہونا چاہیے۔ اور حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ بھاگ جانے والے زانی کے سلسلے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو اچھا تھا اس سے

معلوم ہوا کہ اس کا اقرار سے رجوع کرنا مقبول ہے جب زنا میں رجوع قبول کیا جاتا ہے تو چوری میں بھی اسی طرح ہو گا اور اگر ایک بار اقرار کرنے پر وہ حد کا سزاوار ہو جائے تو رجوع کا کیا مطلب رہ جائے گا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا ایک اعتراض نقل کر کے اس کا جواب دیا وہ فرماتے ہیں۔ اگر دو بار اقرار کئے بغیر حد نافذ نہ ہو تو پہلے اقرار سے وہ رقم اس پر قرض ہو جائے گی اور اس کے بعد ہاتھ کاٹنا واجب نہ ہو گا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرف سے یوں جواب دیا گیا ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر جب زانی پہلی بار اقرار کرتا تو اس سے اس پر مہر واجب ہو جاتا کیونکہ ایسی وطی جس سے حد واجب نہ ہو اس سے مہر واجب ہوتا ہے لہذا اب باقی تین بار اقرار سے حد واجب نہیں ہونی چاہیے۔ اور چونکہ اس کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا لہذا چوری کے سلسلے میں بھی یہی بات ہو گی یعنی اقرار سے وہ مال قرض قرار نہیں پائے گا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے آپ کے پاس ایک شخص نے چوری کا دو بار اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اپنے نفس کے خلاف دو بار گواہی دی ہے چنانچہ آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا گیا۔

باب ۲۲، ادھار لے کر انکار کرنا چوری ہے یا نہیں

اگر کوئی شخص کسی سے ادھار کے طور پر کوئی چیز لے پھر واپس لوٹانے سے انکار کر دے تو کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ بعض حضرات کے نزدیک اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس پر سرقہ (چوری) کی تعریف صادق نہیں آتی لہذا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

پہلے قول والوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک عورت زیورات ادھار کے طور پر لیتی پھر واپس نہ کرتی اسے حضور علیہ السلام کے پاس لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ اسی ضمن میں اس مخزومیہ عورت کا واقعہ بھی پیش کیا جاتا ہے جس نے چوری کی تو حضور علیہ السلام نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سفارش پیش کی تو آپ نے غصے میں حضرت اسامہ سے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرتے ہو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ خداوندی سے مغفرت طلب کی شام کے وقت حضور علیہ السلام نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی طاقتور آدمی چوری کرتا تو چھوڑ دیتے اور کمزور شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

پہلے قول والے کہتے ہیں کہ اس روایت میں اس عورت کے بارے میں یوں مذکور ہے کہ وہ زیورات ادھار لے کر انکار کر دیتی تو حضور علیہ السلام نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا دوسرے قول والوں نے اس حدیث سے یوں استدلال کیا ہے کہ اسی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس نے چوری کی لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ زیورات لے کر

انکار کرنا اس کی عادت تھی اور ہاتھ چوری کے سبب کاٹا گیا پھر دوسری احادیث میں حضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ خیانت کرنے والے جھپٹ کر چیز لے جانے والے اور اُچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہاتھ اس چوری پر کاٹا جاتا ہے جب مال کسی کی حفاظت میں ہو اور چوری کیا جائے جبکہ ادھار لیا ہوا مال غیر محفوظ ہوتا ہے یعنی ادھار لینے والے کے پاس ہی ہوتا ہے لہذا اس کا انکار کرنا سرقہ (چوری) نہیں کہلائے گا، اس لیے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲۲ پھل اور شگوفہ کی چوری

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پھل اور شگوفے کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (بلکہ تعزیر ہوگی) چاہے وہ کسی کے باغ سے چوری کرے یا اس کے کاٹنے کے بعد گھر سے چوری کرے اسی طرح ان کے نزدیک کھجور کی شاخوں اور لکڑیوں وغیرہ کی چوری پر بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

*ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا پھل اور شگوفہ (کی چوری) میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اگر پھل درخت پر ہے اور باغ سے چوری کیا گیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جب اسے توڑ کر محفوظ کر لیا جائے تو اب یہ سرقہ ہے لہذا اس صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ بشرطیکہ اس کی قیمت دس درہم سے کم نہ ہو چنانچہ حضور علیہ السلام سے لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے مگر یہ کہ اسے سٹور میں لایا جائے اور ڈھال کی قیمت (دس درہم) کو پہنچ جائے اس میں ہاتھ کٹے گا۔

دونوں حدیثوں پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے کہ درخت پر موجود پھل کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے اور جب پھل کو محفوظ کیا جائے تو اس کی چوری پر ہاتھ کاٹنا پڑے گا اس صورت میں دونوں حدیثوں کے درمیان تضاد ثابت نہیں ہوگا۔

جنایات کا بیان

باب ۲۲۳، قتل عمد اور زخمی کرنے کی سزا

اگر کوئی شخص کسی کو جان بوجھ کر قتل یا زخمی کرے تو اس کی سزا کیا ہے ؟

ایک جماعت کے نزدیک مقتول کے ولی کو اختیار ہے معاف کر دے یا دیت وصول کرے یا قصاص میں قتل کر لے قاتل راضی ہو یا نہ۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت ابو شریح خزاعی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا خون بہایا گیا یا اسے زخمی کیا گیا تو اس کے ولی کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے معاف کر دے یا قصاص لے یا دیت وصول کرے اگر چوتھا کام کرے تو اس کے ہاتھ روک دو اگر ان میں سے ایک چیز کو قبول کرنے کے بعد حد سے تجاوز کرے تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث اور اس طرح کی دیگر احادیث کے مطابق جان بوجھ کر قتل کرنے یا زخمی کرنے کی صورت میں مقتول کے ولی کو ان تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا قاتل کی مرضی ہو یا نہ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دیت کی وصولی قاتل کی مرضی سے ہوگی یعنی قصاص کے سلسلے میں قاتل کو اختیار نہیں لیکن دیت لینے کی صورت میں قاتل کی رضامندی ضروری ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی "یا دیت لے" میں یہ بھی احتمال ہے کہ قاتل کی رضامندی ضروری نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اگر وہ دیت دینے پر راضی ہو تو (مقتول کا ولی) وصول کرے جس طرح کسی قرض خواہ کو کہا جائے کہ اپنا قرض وصول کرو درہم لینا چاہو تو وہ لو، دینار یا سامان لینا چاہو تو وہ لو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مقروض جس صورت میں ادائیگی کرنے پر راضی ہو وصول کرو۔

اب یہاں تین چیزیں ہیں معاف کرنا، قصاص لینا یا دیت وصول کرنا، معافی کے سلسلے میں تو اجازت کی بھی ضرورت نہیں لیکن قصاص کے بدلے میں دیت آرہی ہے کیونکہ اصل چیز قصاص ہے اور جو چیز کسی کا بدل ہوتی ہے اس میں رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ لہذا دیت کی وصولی کے لیے قاتل کی مرضی ضروری ہوگی۔

اس سلسلے میں دوسرے قول والوں نے حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا تو اس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے انہوں نے لڑکی کے اولیاء سے معافی مانگی تو انہوں نے انکار کر دیا دیت دینا چاہی تو بھی انکار کر دیا بلکہ قصاص پر اصرار کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ کیا گیا تو آپ نے قصاص

کا حکم دیا حضرت انس بن نضر نے
عرض کیا یارسول اللہ کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! کتاب اللہ کا فیصلہ قصاص ہے۔ چنانچہ وہ حضرات راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ وہ بعض کو بعض پر فضیلت دیتا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ قصاص اور دیت میں سے ایک کو اختیار کرنے کا حق نہیں دیا گیا بلکہ آپ نے فرمایا کتاب اللہ نے قصاص لازم کیا ہے۔

لہذا دونوں حدیثوں پر عمل کی صورت یہی ہے کہ جس حدیث میں حضور علیہ السلام نے دیت اور قصاص میں سے کسی ایک کا اختیار دیا وہاں قاتل کی مرضی سے دیت لینے کا حکم ہے۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ انسان کے لیے اپنی زندگی بچانا ضروری ہے تو جب مقتول کا ولی دیت لینے پر راضی ہو تو قاتل کی رضامندی ضروری نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس پر جان بچانا فرض ہے اور وہ دیت کی صورت میں بچ سکتی ہے۔

دوسرے قول والوں کی طرف سے یوں جواب دیا گیا کہ یہ بات اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن اگر مقتول کا ولی یہ بات کہے کہ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنا گھر مجھے دے دو میں تمہیں قتل نہیں کراؤں گا تو اس صورت میں قاتل پر جبر نہیں کیا جائے گا اسی طرح اگر وہ دیت دے کر جان بچائے تو اچھی بات ہے لیکن وہ دیت نہ دینا چاہے تو اس پر زبردستی نہیں کی جائیگی۔

پھر یہ بھی کہا گیا کہ یہاں تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو قصاص اور دیت دونوں لازم ہوں۔ اور جب وہ قصاص معاف کر دے تو دیت لینے کا حق ہو یہ صورت باطل ہے۔

یا صرف قصاص واجب ہو اور وہ قصاص کی جگہ دیت لینے کا مجاز ہو۔

یا قصاص اور دیت دونوں میں سے ایک واجب ہو جسے چاہے اختیار کرے۔

پہلی صورت اس لیے باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فعل پر اس سے زائد سزا مقرر نہیں کی نفس کے بدلے نفس ہی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ قصاص میں قتل بھی کرتا اور اس کے بعد دیت بھی لیتا اور اگر یہ کہا جائے کہ دونوں میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے قصاص کا مطالبہ کرے یا دیت لے تو اس صورت میں کسی ایک معین کو معاف نہیں کر سکتا کیونکہ دونوں کا حق برابر ہے جب صورت حال یہ ہے تو تیسری صورت ہو گی یعنی اصل میں قصاص واجب ہے اور دیت اس کا بدل ہے۔ پہلے قول والوں نے یہ سوال بھی کیا کہ جب وجوب اصلی قصاص ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا ذکر کیوں کیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ چونکہ بنی اسرائیل کے دور میں صرف قصاص تھا دیت نہیں لے سکتے تھے لہذا اب وضاحت کر دی کہ اب قصاص کی جگہ دیت بھی لی جا سکتی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ پہلے قول والوں نے جو حدیث پیش کی اس میں قاتل کی رضامندی کی نفی نہیں اور دوسرے قول والوں کی پیش کردہ حدیث اور قیاس کے مطابق دیت کی صورت میں قاتل کی رضامندی ضروری ہے لہذا پہلی حدیث میں بھی یہ قید ماننا ہوگی اس طرح دوسرے قول والوں کے مسلک کو ترجیح حاصل ہوگئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲۴، قاتل کو کیسے قتل کیا جائے

قاتل کو قصاص میں کیسے قتل کیا جائے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ جس طرح اس نے مقتول کو ہلاک کیا اسی طرح اس کو بھی ہلاک کیا جائے احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے ایک حدیث اور قرآن پاک کی ایک آیت سے استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک یہودی نے ایک بچے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل نے جو طریقہ اختیار کیا وہی طریقہ قصاص میں بھی اختیار کیا جائے۔

دوسرے قول والوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ ہوسکتا ہے قاتل کا یہ قتل اولیاءِ مقتول کے حق کے طور پر نہ ہو بلکہ حقِ شرع کے طور پر ہو کیونکہ ایک حدیث کے مطابق یہودی نے بچی کا سر بھی کچلا اور اس کا زیور بھی اتارا لہذا یہ ڈاکہ قرار پائے گا اور اس کی سزا شریعت کا حق ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اولیاءِ مقتول کے حق کے طور پر ہو اور محض خون بہانا مقصود ہو جس طرح مقتول کے ورثاء چاہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب مُثلہ کرنا (شکل بگاڑنا) ناجائز نہ تھا بعد میں جب حضور علیہ السلام نے مُثلہ کرنے سے منع کر دیا تو اب اس انداز میں قتل کرنا جائز نہیں مثلہ کی ممانعت پر متعدد احادیث مروی ہیں پھر ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس یہودی کو رجم کرنے کا حکم دیا اور ظاہر ہے کہ سر کچلنے میں صرف سر پر ضرب آتی ہے اور رجم میں پورے جسم پر مار پڑتی ہے لہذا یہ مقتول کے قتل کے خلاف عمل ہوا۔

بنا بریں اس حدیث سے استدلال نہیں ہوسکتا کیونکہ اس سے مُثلہ ہوتا ہے اور وہ ناجائز ہے اسی طرح اس قسم کی سزا قیاس کے بھی خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کا ہاتھ کاٹے پھر وہ مر جائے تو قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اسی طرح اگر کوئی شخص تیر پھینک کر کسی کو قتل کرے تو قاتل کو باندھ کر نشانہ نہیں بنایا جائے گا کیونکہ حضور علیہ السلام نے جانور کو باندھ کر نشانہ باندھنے سے منع فرمایا اسی طرح اگر کوئی شخص کسی مرد سے غیر فطری فعل کر کے ہلاک کرے تو جواباً قاتل کے ساتھ یہ طریقہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں کا استدلال صحیح نہیں انہوں نے ایک آیت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا "اگر تم سزا دو تو اس کی مثل سزا دو جو تکلیف تمہیں دی گئی" اس آیت سے معلوم ہوا کہ قصاص میں مثلیت ضروری ہے، اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس آیت سے وہ بات مراد نہیں

جو تمہارا نقطۂ نظر ہے بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر مجھے ان لوگوں پر کامیابی حاصل ہوئی تو میں ان کے ستر آدمیوں کو مثلہ کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ اگر تم بدلہ لینا چاہو تو ان کے جرم کے مطابق بدلہ لو اور اگر صبر کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے تو یہاں مثلیت سے مراد یہ ہے کہ تم بھی ان کے ایک آدمی کو قتل کرو زیادہ کو نہیں چنانچہ حضور علیہ السلام نے صبر فرمایا اور قسم کا کفارہ ادا فرمایا۔

احناف نے مخالفین کے استدلال کا جواب دینے کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے اپنے موقف کو ثابت کیا ہے حضرت نعمان فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قصاص تلوار کے بغیر نہیں ہوتا" یعنی قاتل جس طرح بھی قتل کرے قصاص کے لیے صرف تلوار استعمال کی جائے پھر ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا جب تم کسی کو (حکم شرع کے مطابق) قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو اور جب ذبح کرو تو بہتر طریقے سے کرو چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ قصاص کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جو قاتل کے لیے اذیت کا باعث ہو۔

باب ۲۲۵ شبہ عمد جس میں قصاص نہیں

قتل کی چند صورتیں ہیں (۱) قتل عمد (۲) قتل شبہ عمد، قتل خطاء اور قتل قائم مقام خطاء

قتل شبہ عمد میں اختلاف ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بڑی لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرنا شبہ عمد میں آتا ہے لہٰذا اس میں قصاص کی بجائے دیت ہوگی جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسی لاٹھی جس سے عام طور پر آدمی ہلاک نہیں ہوتا کسی کو ماری جائے اور وہ مرجائے تو یہ شبہ عمد ہے لیکن بڑی لاٹھی یا پتھر کے ساتھ ہلاک کرنا قتل عمد ہوگا اور اس کی سزا قصاص ہے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں خطبہ دیا فرمایا سنو! خطاء عمد (شبہ عمد) لاٹھی اور پتھر سے ہلاک کرنا ہے اور اس میں دیت مغلظہ ہے ایک سو اونٹ ہوں گے جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔

صاحبین فرماتے ہیں ممکن ہے اس حدیث میں جس لاٹھی کا ذکر ہے اس سے ایسی لاٹھی مراد ہو جس کے ساتھ عام طور پر ہلاکت واقع نہیں ہوتی جس طرح کوڑے کے ساتھ ہلاکت واقع نہیں ہوتی۔

یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ اگر اس سے بڑی لاٹھی کے ساتھ قتل کرنا مراد ہو تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہوگا۔ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے قصاص لیا جس نے ایک لڑکی کا سر کچلا تھا۔ اور حدیث سے وہ معنی مراد لینا جس کی وجہ سے کسی دوسری روایت کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو، اولیٰ ہوتا ہے اس لیے اگر یہاں چھوٹی لاٹھی سے مارنا مراد لیں تو دونوں حدیثوں کے درمیان تضاد نہ ہوگا۔

ان پر اعتراض کیا گیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ والی حدیث کو آپ منسوخ جانتے ہیں اس کا جواب صاحبین

کے طرف سے یوں دیا گیا کہ ہم قصاص کے وجوب کے سلسلے میں اس کو منسوخ نہیں مانتے بلکہ کیفیت کے سلسلے میں منسوخ مانتے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف سے ان حضرات کو جواب دیا گیا کہ اس یہودی کا قتل (سر کچلنا) بطور قصاص نہ تھا بلکہ ڈاکہ زنی کی طرح وہ اللہ تعالیٰ کا حق قرار پایا اس لیے قتل کیا گیا جس طرح کوئی شخص کسی کو بار گلا گھونٹ کر مار دے تو حق خداوندی کے طور پر قتل کیا جائے گا جبکہ ایک آدھ مرتبہ سے قتل واقع ہو تو دیت لازم ہوگی۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر ایک حدیث پیش کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلے کی دو عورتوں نے باہم لڑائی کی تو ایک نے دوسری کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا وہ بھی مر گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت اور بچہ کے لیے الگ الگ دیت کا فیصلہ فرمایا لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس کے خلاف حضرت حمل بن مالک کی روایت مروی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی دیت ایک غلام دینا قرار دی اور عورت کی جگہ قاتلہ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دونوں طرف سے باہم احادیث پیش کی گئیں تو قیاس کے ذریعے فیصلہ کیا جائے گا۔ وہ فرماتے ہیں اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کسی کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا جائے تو قصاص ہوگا اور وہ گناہ گار بھی ہوگا لیکن کفارہ لازم نہیں ہوگا جب کہ قتل خطاء کی صورت میں دیت اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے لیکن گناہ نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ جہاں گناہ ہے وہاں کفارہ نہیں اور جہاں کفارہ ہے وہاں گناہ نہیں۔ اب اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ شبہ عمد میں قصاص نہیں بلکہ دیت اور کفارہ ہے البتہ شبہ عمد کی کیفیت میں اختلاف ہے البتہ یہ بات واضح ہے کہ جو شخص کسی ایسی لاٹھی سے مارے جس سے قتل واضح ہو جاتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا یعنی قتل کا گناہ ہوگا۔ اور چھوٹی لاٹھی سے مارے تو گناہ ہوگا لیکن قتل کا نہیں بلکہ مارنے کا گناہ ہوگا تو جب قتل کا گناہ ہوا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا اور کفارہ اسی صورت میں لازم نہیں ہوتا جب وہ خطاء نہ ہو بلکہ عمد ہو۔ بنا بریں بڑی لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرنا قتل عمد قرار پائے گا۔ اس طرح صاحبین کے قول کو ترجیح حاصل ہو گئی۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

باب ۲۴۶ قتل کے علاوہ بھی شبہ عمد ہے یا نہ

جو جرم، ہلاکت نفس میں شبہ عمد ہے وہ اعضاء کے سلسلے میں عمد ہوگا یعنی اعضاء میں شبہ عمد نہیں ہے احناف کا یہی مسلک ہے جو لوگ اس کے خلاف ہیں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا جو گزشتہ باب میں گزر چکی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کوڑے لاٹھی اور پتھر سے قتل، شبہ عمد ہے اور اس کی دیت سو اونٹ ہے

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث صرف نفس کے بارے میں ہے اس سے کم کے سلسلے میں دوسری حدیث ہے وہ بھی گزر چکی ہے کہ حضرت ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا اور اس کے سامنے کے دانت توڑ دیئے

تو حضور علیہ السلام نے قصاص کا حکم دیا۔
معلوم ہوا کہ اعضاء کے سلسلے میں قصاص ہے جبکہ شبہ عمد میں دیت ہوتی ہے لہٰذا اعضاء کے سلسلے میں عمد ہوگا یا خطاء شبہ عمد نہ ہوگا۔

باب۲۷ ، مرنے والے کے دعویٰ پر نفاذ حد کا حکم

اگر کوئی شخص جسے زخمی کیا گیا پھر وہ اسی زخم سے مرگیا اور اس نے مرتے وقت کہا کہ فلاں شخص نے مجھے قتل کیا ہے تو کیا اس کے اس قول پر قاتل کو سزا ہوگی؟

بعض حضرات کے نزدیک اس کا یہ قول معتبر ہے اور قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی اس مقتول کے قول پر حد نافذ نہیں ہوگی۔

پہلے قول والوں نے یوں استدلال کیا ہے کہ ایک لڑکی کا سر پتھروں کے درمیان کچلا گیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرم کے بارے میں استفسار فرمایا ایک آدمی کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا کہ یہی شخص قاتل ہے تو آپ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

احناف کے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ اس شخص کو سزا لڑکی کے دعویٰ پر نہیں بلکہ اس کے اپنے اقرار کی وجہ سے دی گئی تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسی طرح ہے وہ فرماتے ہیں اس نے لڑکی کے دعویٰ کے مطابق اقرار کیا تو آپ نے اس کے سر کو کچلا۔ نیز پہلے قول والوں کی بات دوسری حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر (مال) دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مال کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر قتل یا کسی اور بات کا دعویٰ کرے اور مدعیٰ علیہ سے سوال کیا جائے وہ سر کے اشارے سے تصدیق کرے تو اس سے وہ اقرار کرنے والا نہیں قرار پائے گا تو جب مدعیٰ علیہ کا اشارہ اقرار نہیں تو مدعی کا سر سے اشارہ کرنا بھی کسی حق کو ثابت نہیں کرے گا اسی طرح قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص موت کے وقت کسی دوسرے پر قرض کا دعویٰ کرے پھر مر جائے تو بالاتفاق یہ بات مقبول نہ ہوگی اور یہ اسی طرح ہے جیسے اس نے حالتِ صحت میں دعویٰ کیا ہو لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ قتل کا حکم بھی یہی ہو اور وہ محض دعویٰ سے ثابت نہ ہو۔

چنانچہ حضرت ابن ابی ملیکہ جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف میں عامل تھے ان کے دور میں دو عورتیں جو ریشم کی سلائی کر رہی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو سوئی کے ساتھ زخمی کر دیا دوسری نے انکار کیا انہوں نے یہ مسئلہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کہ اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو وہ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں، کی روشنی میں اس عورت کے دعویٰ پر فیصلے کی اجازت نہ دی بلکہ لکھا کہ اسے

قرآن پاک کی آیت سنائیں "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں چنانچہ یہ آیت سن کر اس عورت نے جرم کا اقرار کر لیا۔

باب ۲۲۴، کسی مسلمان کا کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرنا

اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر کسی کافر کو قتل کرے تو کیا قصاص میں اس مسلمان کو قتل کیا جائے گا؟

بعض حضرات نے اس سلسلے میں ذمی اور حربی کافر کی تفریق کے بغیر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ قاتل مسلمان کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک ذمی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے مسلمان کو قصاص کے طور پر قتل کیا جائے گا لیکن حربی کافر کے قتل کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ احناف کی طرف سے اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ حدیث میں اس طرح آیا ہے کہ کسی مسلمان اور کسی عہد والے کو اس کے عہد کے دوران کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے "لا یقتل مومن بکافر ولا ذو عہد فی عہدہ" لہذا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کافر کے بدلے کسی مسلمان اور ذو عہد (ذمی) کو قتل نہ کیا جائے جب ذمی کا ذکر الگ ہوا تو معلوم ہوا کہ یہاں جس کافر کا ذکر ہے اس سے حربی کافر مراد ہے۔

اور اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ حربی کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے حضور علیہ السلام کے کلام میں تقدم و تاخر ہے جیسے قرآن پاک میں ہے "واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثۃ اشہر واللائی لم یحضن" (اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو جائیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اسی طرح وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو) یہاں بھی تقدم و تاخر ہے جو عورتیں ناامیدی کی عمر کو پہنچ جائیں اور وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو دونوں کی عدت مہینوں کے حساب سے ہے۔

پہلے قول والوں نے کہا کہ یہاں دونوں جملے الگ الگ ہیں لا یقتل مومن بکافر الگ ہے اور ولا ذو عہد فی عہدہ الگ ہے۔ جس کا مطلب یہ کہ کسی معاہدہ والے کو معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔
احناف کی طرف سے اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہاں کلام کو قصاص کے سلسلے میں چلایا گیا محض عہد ذمہ کی وجہ سے خون کے محفوظ ہونے کے سلسلے میں کلام کو نہیں چلایا گیا
لہذا یہ تاویل صحیح ہیں۔

احناف نے بطور دلیل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک فیصلہ بھی نقل کیا ہے حضرت عبید اللہ بن عمر کو معلوم ہوا کہ ہرمزان، ابو لولوۃ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قاتل) کے ہمراہ ہے اور ان کے پاس وہ خنجر ہے جس سے امیر المؤمنین کو شہید کیا گیا تھا تو حضرت عبید اللہ نے ہرمزان اور حفینہ (یہ دونوں عیسائی تھے) اور ابو لولوۃ کی چھوٹی بیٹی جو اسلام کا دعویٰ کرتی تھی تینوں کو قتل کر دیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قصاص کا حکم دیا جب

اختلاف زیادہ ہوا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ واقعہ آپ کی بیعت سے پہلے کا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے رہنے دیجئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر کو قتل کرنے پر قصاص ہوگا ورنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ فیصلہ نہ فرماتے کیونکہ اگر حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی میں حربی کافر مراد نہ ہوتا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ آپ کے ارشاد گرامی کے خلاف ہوتا۔ اس کی مزید تائید اس حدیث سے ہوتی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مسلمان کو لایا گیا جس نے ایک ذمی کو معاہدے کے دوران قتل کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کی گردن مار دی گئی اور آپ نے فرمایا میں عہد کو پورا کرنے کا زیادہ پابند ہوں۔ قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے کیونکہ حربی کا خون اور مال حلال ہے جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو مسلمان کے خون اور مال کی طرح اس کا خون اور مال بھی محفوظ ہو جاتا ہے پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کٹتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے جیسا کہ مسلمان کا مال چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح ذمی کا مال محفوظ ہے اس کی جان کی بھی حفاظت کی جائے اور اگر کوئی مسلمان اسے قتل کرے تو اس کو قصاص کے طور پر قتل کیا جائے۔

باب ۲۲۹، قسامت کس پر ہوگی

جب کسی علاقے میں لاش ملے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس علاقے کے پچاس افراد کو قسم دی جاتی ہے اسے قسامت کہتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ اس علاقے میں رہنے والوں کو قسم دی جائے یا وہاں کے مالکوں کو؟

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہاں جو لوگ رہائش پذیر ہیں ان کو قسم دی جائے اگرچہ وہ اس جگہ کے مالک نہ ہوں۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کے نزدیک وہاں کے مالک حضرات کو قسم دی جائے

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے حضرت عبداللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ کو خیبر کے ایک کنوئیں میں مقتول پایا گیا تو ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن اور دو چچا حضرت حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہودیوں کی عداوت کا ذکر کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر یہودی پچاس قسموں کے ساتھ کہ انہوں نے قتل نہیں کیا تم سے جان چھڑائیں تو کیا خیال ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم ان مشرکوں کی قسموں پر کیسے راضی ہوں گے آپ نے فرمایا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ یہودیوں نے ان کو قتل کیا انہوں نے عرض کیا کہ جو کچھ ہم نے دیکھا نہیں اس پر کیسے قسم کھائیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا کی۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی وہاں کے مالک نہیں تھے بلکہ وہاں رہائش پذیر تھے اور حضور علیہ السلام نے ان سے قسم لینے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں اس واقعہ کے بارے یہ بات مذکور نہیں کہ آیا وہ فتح خیبر کے بعد ہوا یا پہلے۔ اگر یہ بات ہو کہ فتح خیبر کے بعد

ایسا ہوا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی بات صحیح ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ واقعہ ان دنوں وقوع پذیر ہوا ہو جب یہودِ خیبر اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح تھی یعنی ابھی تک یہودی وہاں کے مالک تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں واضح طور پر مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود ان دنوں خیبر تشریف لے گئے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودیوں کے درمیان صلح تھی اور یہودی وہاں کے مالک تھے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنا موقف قیاس سے بھی ثابت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اجرت پر یا ادھار کے طور پر لیا ہوا مکان متاجر یا ادھار لینے والے کے قبضہ میں ہوتا ہے مالک کے قبضہ میں نہیں اب اگر وہاں کوئی پڑا مل جائے اور اس کے بارے میں مالک اور متاجر کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو مالک کی بات معتبر نہ ہوگی بلکہ رہائش پذیر (متاجر، مستعیر) کی بات مانی جائے گی اس سے بھی معلوم ہوا کہ قسامت رہائش پذیر لوگوں پر ہونی چاہیے مالکوں پر نہیں۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی مرد اور عورت کسی مکان میں رہتے ہوں۔ اور وہ مکان خاوند کا ہو وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسامت اور دیت خاوند کی عاقلہ (خاندان) پر ہوگی عورت کی عاقلہ پر نہیں ہوگی حالانکہ ان دونوں کا اس مکان پر قبضہ ہے تو اگر محض رہائش کی وجہ سے قسامت کا فیصلہ ہوتا تو مرد اور عورت دونوں پر قسامت بھی ہوتی اور دیت بھی کیونکہ وہ دونوں وہاں رہتے ہیں جب مرد پر قسامت اور دیت واجب ہوتی ہے عورت پر نہیں تو معلوم ہوا کہ ہر جگہ یہی حکم ہوگا کو وہاں کے باشندوں پر نہیں بلکہ مالکان پر قسامت لازم ہوگی۔

باب ۲۴، قسامت کا طریقہ

اگر کسی جگہ مقتول پڑا ہوا ہو اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو پچاس آدمیوں سے قسم لی جاتی ہے پھر مقتول کے ورثاء کو دیت دی جاتی ہے اب اختلاف یہ ہے کہ قسم کی کیا صورت ہوگی بعض حضرات فرماتے ہیں مدعی علیہ حضرات کو قسم دی جائے؟ وہ قسم کھا کر کہیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا اگر وہ انکار کریں تو مدعی قسم کھا کر اپنا حق حاصل کریں جبکہ احناف کا مذہب یہ ہے کہ قسم صرف مدعیٰ علیہم پر ہوگی پہلے قول والوں نے گزشتہ باب میں مذکور حدیث سے استدلال کیا کہ جب انصار نے یہودیوں کی قسم کا اعتبار نہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر تم میں سے پچاس حضرات قسم کھائیں کہ انہوں نے (یہودیوں نے) قتل کیا ہے۔ احناف اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بطور انکار تھا گویا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تم دعویٰ کر کے صرف قسم کے ذریعے اپنا حق حاصل کر لو گے۔ اور یہ مفہوم اس لیے صحیح ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہی فیصلہ فرمایا تھا وداعہ اور ایک دوسرے قبیلے کے درمیان مقتول پایا گیا اور وہ وداعہ کے زیادہ قریب تھا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وداعہ والوں سے قسم لی پھر ان پر دیت بھی لازم کی۔ ایک دوسری حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے وہ یوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں پر دعویٰ کریں لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے" معلوم ہوا کہ جان کا معاملہ ہو یا مال کا قسم مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے مدعی پر نہیں۔

حضرت زہری سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہم پر قسامت کا فیصلہ فرمایا اس حدیث سے بالکل واضح ہو گیا کہ قسمیں مدعیٰ علیہم سے لی جائیں گی۔ یہی احناف کا مسلک ہے اور احادیث و قیاس سے اسے تائید حاصل ہے۔

باب ۲۳۱، رات یا دن کو جانور کھیتی برباد کر دے

اگر کسی شخص کا جانور دوسرے آدمی کی کھیتی برباد کر دے تو اس پر تاوان آئے گا یا نہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک اگر دن کو ایسا ہوا تو جانور کے مالک پر ضمان نہیں ہوگی بلکہ کھیتی یا باغ کے مالک کو اس کی حفاظت کا حکم دیا جائے گا اور اگر رات کو نقصان پہنچایا تو جانور کے مالک پر ضمان ہوگی ان حضرات نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اسے نقصان پہنچایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والا دن کے وقت باغ کی حفاظت کرے اور رات کو نقصان پہنچے تو جانور کے مالک پر تاوان ہوگا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ جانور دن کو نقصان پہنچائے یا رات کو جانور کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر چرنے والوں کا تاوان معاف ہے اور معدن (میں گرنے والے) کا تاوان معاف ہے۔ اس مضمون کی حدیث حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے متعدد اسناد سے مروی ہے۔ لہذا یہ حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے بلکہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ حدیث جسے حضرت مالک اور امام زہری کے دیگر ثقہ شاگردوں نے روایت کیا وہ منقطع ہے اگرچہ امام اوزاعی نے اسے اتصال کے ساتھ روایت کیا تاہم اس روایت سے استدلال کیا بھی جائے تو نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ منسوخ ہوگی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ جب تک کسی حکم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ آتا آپ گزشتہ شریعتوں کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے چنانچہ یہ فیصلہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کیا گیا اور بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اب وہ جانور جو کھلے پھرتے ہیں ان کا نقصان، قابل تاوان نہیں ہوگا البتہ جو جانور خود مالک نے چھوڑ دیا تو اس نے جو نقصان کیا اس کی ضمان ہوگی۔

باب ۲۳۲، جنین کے بدلے غلام کس کو ملے گا

اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور کسی نے اس کو اس طرح مارا کہ حمل ضائع ہو گیا تو اس حمل کے بدلے غلام دینا پڑے گا۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ غلام کس کو دیا جائے گا۔ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ یہ غلام اس بچے کی ماں کو دیا جائے گا جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس غلام کا مالک وہ بچہ ہوگا جو حمل کی صورت میں تھا اب چونکہ وہ مر گیا لہذا جو لوگ اس کے زندہ ہونے کی صورت میں وارث ہوئے یہ غلام بھی ان کو بطور وراثت ملے گا۔ احناف

کا بھی یہی مسلک ہے۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہذیل قبیلے کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مارا تو اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں چونکہ یہ بات معلوم نہیں کہ ماں کو مار پڑنے کے وقت وہ بچہ زندہ تھا لہذا بچے کو اس غلام یا لونڈی کا مستحق کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس حدیث میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں کہ جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا اس بچے کی دیت کیسے دی جائے جو نہ چلایا نہ اس نے کھایا اور نہ کچھ پیا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ اعراب کی طرف مسجع کلام کرتا ہے اس میں ایک غلام یا لونڈی واجب ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تو عورت پر حکم لگایا ہے جنین پر نہیں۔

پھر دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ عورت مر گئی جسے مارا گیا تھا تو آپ نے غلام کے ساتھ ساتھ دیت بھی واجب فرمائی اب اگر وہ غلام یا لونڈی مقتولہ کے لیے ہوتے تو غلام واجب نہ ہوتا بلکہ اس عورت کا حکم اس عورت کے حکم کی طرح ہوتا جسے کوئی دوسری عورت مارے اور یہ اس کی ضرب سے مر جائے تو اس (مارنے والی) پر دیت واجب ہوتی ہے اور مضروبہ کا تاوان اس پر واجب نہ ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تاوان اس جنین (بچے) کے لیے ہے اور اس کی طرف سے مال وراثت ہے لہذا یہ اس کے ورثا کو ملے گا۔ یہ موقف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر مبنی ہے۔

غزوات کا بیان

باب ۲۳۳، لڑائی سے پہلے دعوتِ اسلام

دشمنانِ اسلام پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں دعوتِ اسلام دینا ضروری ہے یا نہیں ؟
بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ضروری ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ضروری نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

دونوں فریق احادیث سے استدلال کرتے ہیں پہلے قول والوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو لشکر کا امیر بناتے تو فرماتے جب تمہارا دشمن سے آمنا سامنا ہو تو انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں اسلام کی دعوت دو اگر قبول کریں تو تم بھی ان کا اسلام لانا قبول کر کے ان سے ہاتھ روک لو۔ اگر قبول نہ کریں تو انہیں جزیہ ادا کرنے کا حکم دو مان جائیں تو قبول کر کے ہاتھ روک لو۔ اگر انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور ان سے لڑو۔

دوسرے فریق نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "اُبنیٰ" پر صبح کے وقت حملہ کرو پھر جلا دو اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت دشمن پر حملہ کرتے۔ اگر اذان کی آواز آتی تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے۔

جب دونوں قسم کی روایات پائی جاتی ہیں تو اب ان میں سے ناسخ و منسوخ کو تلاش کرنا پڑے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عون فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر لڑائی سے پہلے دعوت اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اسلام کے پہلے دور کی بات ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر کسی دعوت کے بغیر حملہ کیا ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کیا اور کچھ کو قیدی بنایا اسی دن حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث بھی قیدی بن کر آئی تھیں۔

معلوم ہوا کہ اسلام کی دعوت، ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ اس دور میں ان تک دعوتِ اسلام نہیں پہنچی تھی اور انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان سے لڑائی کیوں کی جاتی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم دیا تاکہ انہیں تبلیغ ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ احادیث منسوخ ہیں۔

اس باب میں دوسرا مسئلہ مرتدین سے متعلق ہے بعض حضرات کے نزدیک انہیں بھی قتل کرنے سے پہلے توبہ کرنے

کو کہا جائے۔

احناف کا یہی مسلک ہے دوسرے حضرات کہتے ہیں وہ حربی کافر کی طرح ہے لہذا اس سے توبہ کا مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ اسے اسلام کی بصیرت حاصل نہ ہو تو توبہ کا مطالبہ کرنا اور اسلام کی دعوت دینا ضروری ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہی بات فرماتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان بھی اختلاف رونما ہوا ہے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے اسی بات کو پسند کیا کہ انہیں قتل کرنے سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اور توبہ کی رغبت دی جائے۔ لیکن حضرت سعد اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے ایسے لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی انداز اختیار فرمایا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر امام کی رائے میں ان لوگوں سے توبہ کی امید ہو تو انہیں توبہ کے لیے کہا جائے نیز یہ بھی دیکھا جائے کہ اسے اسلام کی سمجھ ہے اور وہ جان بوجھ کر اسلام کی عظمت کو سمجھتے ہوئے مرتد ہوا تو اس پر اسلام کو پیش کرنا اور توبہ کی دعوت دینا ضروری نہیں لیکن دعوت دی جائے اور توبہ کے لیے کہا جائے تو اچھا ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲: مسلمان کی تعریف

بعض حضرات کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل مسلمان ہو جائے گا اور وہ حقوق و فرائض میں مسلمانوں کی طرح ہو گا۔ ان حضرات نے حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا کسی مشرک سے مقابلہ ہو وہ مجھے مارے اور میرا ہاتھ جدا کر دے پھر لا الہ الا اللہ کہے تو کیا میں اسے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کیا اس نے میرا ہاتھ جدا کر دیا آپ نے فرمایا ہاں اگر تم اسے قتل کرو گے تو تم اس طرح ہو جاؤ گے جس طرح وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا اور وہ ایسے ہو جائے گا جس طرح تم قتل کرنے سے پہلے تھے۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس حدیث سے تو صرف اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ کلمہ پڑھنے سے وہ قتل سے محفوظ ہو جائے گا۔ کیونکہ ممکن ہے وہ مسلمان ہو گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ توحید کا قائل ہو لیکن دیگر جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان کا منکر ہو مثلاً رسولوں کو نہ مانتا ہو لہذا شک کی بنیاد پر اسے قتل نہیں کیا جائے گا لیکن جہاں تک اس کے مسلمان یا مومن ہونے کا تعلق ہے تو جب تک تمام ضروریات دین پر ایمان نہ لائے محض توحید کے اقرار سے مومن نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جن کفار سے لڑائی میں مصروف ہوتے ان کے کلمہ طیبہ پڑھنے سے آپ رک جاتے لیکن یہودی توحید کا اقرار کرنے کے باوجود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر تھے لہذا وہ مسلمان نہ کہلاتے اور اگر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے تو اس سے ان کا یہودیت سے نکلنا تو ثابت ہوتا لیکن مسلمان ہونا ثابت نہیں ہوتا تھا کیونکہ ممکن ہے وہ ان لوگوں کا راستہ اختیار کر رہے ہوں جو کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اہل عرب کے رسول ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف بھیجا تو انہوں نے عرض کیا میں

ان سے کس بنیاد پر لڑوں آپ نے فرمایا ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ توحید خداوندی اور میری رسالت کی گواہی دیں جب ایسا کریں تو تم سے ان کے خون اور مال محفوظ ہو جائیں گے البتہ اسلام کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لڑنے کا حکم دیا یہاں تک کہ ان کا یہودیت سے نکلنا ثابت ہو جائے اس وجہ سے ان کے ساتھ لڑائی کو ترک کیا جائے گا لیکن ان کا اسلام پھر بھی ثابت نہ ہوگا جب تک تمام انبیاء کرام کی نبوت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ کو تسلیم نہ کریں چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دیں جب یہ گواہی دیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں، ہمارے قبلہ کی طرح رُخ کریں ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور مال ہم پر حرام ہو جائیں گے البتہ اسلام کا حق باقی ہے ان کے لیے وہ کچھ ہوگا جو مسلمانوں کے لیے ہے اور ان کے ذمہ وہی کچھ ہوگا جو مسلمانوں کے ذمہ ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کلمہ پڑھنے سے لڑائی بند ہو جائے گی لیکن ان کا مسلمان ہونا ثابت نہیں ہوتا جب تک وہ ان تمام باتوں پر ایمان نہ لائیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲۵ بچے کا بالغ ہونا

اس باب میں بچے کی بلوغت کے بارے میں اختلاف اور دلائل سے بحث کی گئی ہے بعض حضرات کے نزدیک بچہ اس وقت بالغ ہوتا ہے جب اسے احتلام آئے یا زیر ناف بال آجائیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے جو اُسترا استعمال کرتا ہے اسے قتل کر دیا جائے اور ان کے مال اور اولاد کو تقسیم کیا جائے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا انہوں نے ایسا فیصلہ کیا جو ساتوں آسمانوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے موافق ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ موئے زیر ناف صاف کرنے والوں کو بالغ قرار دیتے ہوئے ان کے قتل کا فیصلہ کیا گیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بلوغت دو طرح ہے علامت کے ساتھ ہوگی اور اگر علامت (احتلام اور زیر ناف بالوں کا اگنا) ظاہر نہ ہو تو عمر کے اعتبار سے بچہ بالغ ہوتا ہے۔

اب اس سلسلے میں حنفی ائمہ کے درمیان اختلاف ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اٹھارہ سال کی عمر میں بچہ بالغ ہوتا ہے جبکہ بچی سترہ سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بچہ یا بچی اگر علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوتے ہیں حضرت امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف کے ساتھ ہیں جب کہ لڑکی کے بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ غزوہ اُحد کے دن مجھے بارگاہِ نبوی میں پیش کیا گیا اور اس وقت میں چودہ سال کا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لڑائی کی اجازت نہ دی اور خندق کے دن جب میری عمر پندرہ سال تھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لڑنے کی اجازت دے دی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنگ میں شمولیت کی اجازت اور عدم اجازت کا تعلق بلوغت سے نہیں بلکہ اس کا تعلق طاقت اور کمزوری کے ساتھ ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں کے لیے وظائف مقرر کیے تو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے لیے مقرر نہ فرمایا گویا آپ نے انہیں کمزور سمجھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں بچے کے لیے وظیفہ مقرر کیا اور میرے لیے مقرر نہیں کیا حالانکہ میں اسے پچھاڑتا ہوں پھر انہوں نے اسے پچھاڑ دیا تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔

اب اس بات کا امکان ہے کہ اس کی وجہ ان کی قوت ہو بلوغت نہ ہو۔ اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو غزوۂ بدر کے دن پیش کیا گیا تو حضور علیہ السلام نے ہمیں چھوٹا سمجھا پھر غزوۂ احد کے دن اجازت دے دی حالانکہ گزشتہ حدیث کے مطابق غزوہ احد کے دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عمر چودہ سال تھی۔ اور اس روایت کے مطابق آپ کو اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں اس صورت میں جبکہ بظاہر احادیث میں تعارض ہے ان سے فیصلہ نہیں ہو سکتا لہٰذا وہ قیاس کے ذریعے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض ہیں اور حیض نہ آنے کی صورت میں تین مہینے عدت گزارنا ہوتی ہے یعنی ایک حیض نہ آنے کی صورت میں تین مہینے عدت گزارنا ہوتی ہے گویا ایک حیض کا بدل ایک مہینہ ہے اب بعض اوقات عورت کو مہینے میں دو بار حیض آتا ہے اور بعض اوقات دو حیضوں کے درمیان دو یا زیادہ مہینے ہوتے ہیں۔ تو فیصلہ اکثر عورتوں کی حالت کو سامنے رکھ کر کیا گیا کیونکہ عام طور پر مہینے میں ایک بار حیض آتا ہے اس لیے تین حیضوں کی جگہ تین مہینے رکھے گئے۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ احتلام سے بچہ بالغ ہو جاتا ہے اب اس کے قائم مقام عمر کا کچھ حصہ رکھا گیا ہے بعض نے پندرہ سال اور بعض نے زیادہ مدت رکھی ہے تو عام طور پر پندرہ سال کی عمر میں احتلام آجاتا ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ عام حالت کے مطابق فیصلہ کیا جائے بنابریں پندرہ سال کی عمر میں بچہ بچی بالغ ہو جاتے ہیں اس طرح حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو قیاس سے ترجیح حاصل ہو گئی۔

باب ۲۳۶: جنگ کے دوران عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے دوران بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے بلکہ آپ نے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

اس موضوع پر بکثرت احادیث مروی ہیں ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے یہ موقف اختیار

اختیار کیا کہ لڑائی کے دوران کفار کے بچوں کو کسی حالت میں بھی قتل کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ اگر ان کے بڑوں پر حملہ کرنے کی وجہ سے بچوں کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو یہ حملہ بھی جائز نہ ہو گا۔

دوسرے حضرات نے فرمایا کہ جن روایات سے آپ نے استدلال کیا ہے ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ کا استدلال صحیح نہیں کیونکہ اس طرح ان احادیث کا ان دوسری احادیث سے تضاد لازم آئے گا جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کو ان کے بڑوں کی طرح قرار دیا ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہمارے لشکر نے مشرکین کے بچوں کو روند دیا تو آپ نے فرمایا وہ بھی ان ہی میں سے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جن احادیث میں مشرکین کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے ممانعت ہے وہ قصد وارادہ پر محمول ہیں یعنی ان کو قصداً قتل کرنا جائز نہیں اگر حملہ کے دوران وہ ہلاک ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکے گا۔ احناف کا یہی مسلک ہے اور یہ قیاس کے بھی موافق ہے وہ یوں کہ اگر کوئی آدمی کسی کا ہاتھ کاٹے اور وہ اپنے ہاتھ کو باہر نکالنے کی کوشش کرے جس کے نتیجے میں اُس دوسرے (کاٹنے والے) آدمی کے دانت ٹوٹ جائیں تو اس پر تاوان نہیں ہو گا کیونکہ اس نے دانت توڑنے کا قصد نہیں کیا تھا بلکہ اپنے ہاتھ کو بچانے کی کوشش کی تھی چنانچہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں ایسا واقعہ پیش آیا تو آپ نے دانتوں کا قصاص لینے سے روک دیا اور فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اونٹ کی طرح اسے چبا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اگر قصد نہ ہو اور مشرکین کو قتل کرنے کی وجہ سے ان کے بچے قتل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہاں بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا مقصود نہیں ہوتا۔

باب ۲۲، دار الحرب میں بہت بوڑھے آدمی کو قتل کرنا

لڑائی کے دوران ایسے بوڑھے کافر کو جو لڑائی میں شریک نہ ہو قتل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بعض حضرات کہتے ہیں کہ لڑائی کے دوران بوڑھے شخص کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا انہوں نے درید بن صمہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو بھگا دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک یہ حکم مطلقاً نہیں اگر وہ بوڑھا شخص مسلمانوں کے لیے مضر نہیں تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر لشکر کفار کو اس کی رائے، مشورے اور تجربے سے تقویت پہنچتی ہے تو اسے قتل کیا جائے گا درید بن صمہ کا بھی یہی مسئلہ تھا۔ بوڑھے کفار کو قتل نہ کرنے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے۔ حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔

دونوں قسم کی احادیث پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو فرمایا اسے کیا ہوا یہ تو نہیں لڑتی تھی مطلب یہ ہوا کہ اگر بوڑھے مرد یا عورت

مسلمانوں کے مقابلے میں لڑائی میں شریک ہوں یا ان کو مشورے وغیرہ سے تقویت دیتے ہوں تو ان کو بھی قتل کیا جائے گا ورنہ انہیں کچھ نہیں کیا جائے گا۔

باب ۲۲۸، دارالحرب میں مقتول کا سامان مسلمان مجاہد کو ملے گا یا نہ ؟

اس مسئلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ جو مسلمان کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی مجاہد کو ملے گا مال غنیمت میں شمار نہیں ہوگا۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل (مجاہد) کے لیے قرار دیا۔ اس مضمون کی روایات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، ابن عباس، خالد بن ولید، ابو قتادہ، حضرت انس اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اگر حکمران یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اسے اس کا سامان دیا جائے گا تو اس صورت میں وہ سامان اُسی کو ملے گا۔ ورنہ مال غنیمت میں تقسیم ہوگا۔

ان حضرات نے فرمایا کہ پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کا یہی مطلب ہے کیونکہ بعض دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتول کا سامان قاتل کو نہیں دیا گیا چنانچہ ابوجہل کو حضرت معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہما نے قتل کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تلوار میں دیکھنے کے بعد فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے لیکن اس کے باوجود اس کا سامان حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کو دیا۔ اگر قاتل کو یہ سامان دینا ضروری ہوتا تو آپ دونوں کو عطا فرماتے اسی طرح اگر آپ نے یہ اعلان کیا ہوتا کہ جو آدمی کسی حربی کافر کو قتل کرے تو اس مقتول کا سامان اسے ملے گا تو لازماً دونوں میں تقسیم فرماتے غزوۂ بدر میں کفار کی شکست کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت کفار کے پیچھے گئی انہیں قتل کیا اور کچھ پیچھے سرکار دو عالم کے پاس رہے مقتولین کے مال و اسباب پر دونوں فریقوں نے دعویٰ کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں گروہوں پر برابر تقسیم فرمایا۔

پہلے گروہ نے ابوجہل والے واقعہ پر اعتراض کیا کہ یہ بدر کے موقع پر ہوا اور آپ نے غزوہ حنین کے موقع پر مقتول کا مال قاتل کے لیے قرار دیا۔ لہذا ابوجہل والے واقعہ سے استدلال نہیں ہو سکتا تو دوسرے گروہ نے ان کو جواب دیا کہ ہو سکتا ہے آپ کا یہ قول غزوۂ حنین سے مخصوص ہو جیسا کہ فتح مکہ کے دن آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امن ملے گا تو یہ بات فتح مکہ سے مخصوص ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ غزوہ حنین کے دن آپ کا یہ ارشاد پہلے عمل کے لیے ناسخ بھی ہو سکتا ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ ناسخ نہ ہو۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک نے مرزبان مزارہ کو قتل کیا اس کے سامان کی قیمت تیس ہزار کو پہنچی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے بطور خمس چھ ہزار وصول فرمایا۔ اگر مقتول کا مال قاتل کے لیے ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے خمس نہ لیتے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حنین کے موقعہ پر حضور علیہ السلام کے پاس تھے اور اس موقعہ پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے لہذا اصحاب کرام

کے نزدیک غزوۂ حنین کے دن آپ کا عمل پہلے حکم کے لیے ناسخ نہ ہوا۔

قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر حاکم دار الحرب میں رہتے ہوئے ایک چھوٹا لشکر بھیجے اور خود پیچھے رہے باقی لشکر بھی حاکم کے ساتھ ہی رہے۔ اب وہ چھوٹا لشکر جو مال غنیمت لائے گا وہ تمام لشکر میں تقسیم ہوگا۔ اگرچہ یہ حضرات ان کے ساتھ قتل میں شریک نہیں ہوئے اور اگر حاکم ان کے لیے کوئی حصہ مختص کر دے مثلاً خمس لے کر باقی ان کو دینا چاہے تو دے سکتا یعنی لشکر کو بھیجتے وقت ان کو ترغیب دینے کے لیے اعلان کرے کہ تمہیں یہ مال ملے گا تو اب دینا ہوگا۔ احناف بھی اسی دوسرے قول کے قائل ہیں۔

باب ۲۳۹، اہلِ قرابت کا حصّہ

مال غنیمت اور مال فے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کو جو حصہ ملتا تھا اس کے بارے میں تین قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ حصہ آپ کے ان قرابت داروں کے لیے تھا جو فقراء اور مساکین تھے جس طرح دوسرے مسلمانوں میں سے فقراء اور مساکین کو حصہ ملتا تھا امراء کے لیے نہیں تھا۔ لہذا اب بھی ان کو جو حصہ ملے گا ان کے فقر کی وجہ سے ملے گا۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا اہل قرابت میں سے جسے چاہتے عطا فرماتے جس طرح آپ اپنے لیے کوئی چیز چُن سکتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد جس طرح آپ کا وہ منتخب حصہ (صفی) ختم ہو گیا اہل قرابت کا حصہ بھی ختم ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ مال غنیمت کے خمس کا خمس تمام اہل قرابت کے لیے نہیں تھا بلکہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے تھا بنو امیہ اور بنو نوفل کو یہ حصہ نہیں ملتا تھا۔

پہلے قول والوں کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے حضرت خاتون جنت حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غلام نہ دیا بلکہ ان کو ترغیب دی کہ تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر پڑھا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی اہل قرابت کے لیے حصہ نہیں تھا۔

احناف کا استدلال یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل قرابت میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرماتے تھے کیونکہ ان کی خدمات تھیں اس لیے بنو امیہ اور بنو نوفل کے مقابلے کو ان کو ترجیح حاصل تھی اور ان کے امراء اور فقراء سب کو عطا فرماتے تھے اگر اس عطیہ کی علت فقر ہوتا تو آپ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے امراء کو عطیہ فرماتے تھے جہاں تک حضرت خاتون جنت کو غلام عطا نہ کرنے کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس وقت تک مال کی تقسیم نہ ہوئی ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ بیٹا یا بیٹی اہل قرابت میں سے نہیں ہوتے۔ قرآن پاک میں ہے "فرما دیجئے جو کچھ تم مال خرچ کرو تو ماں باپ اور قرابت داروں کو دو"۔ تو ماں باپ کو قرابت داروں سے الگ رکھا اسی طرح اولاد بھی قرابت داروں سے الگ ہے کیونکہ وہ قرابت سے زیادہ قریب ہیں۔

جہاں تک حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا اہلِ قرابت کو نہ دینے کا تعلق ہے تو وہ ان کا اجتہاد تھا اور صحابہ کرام نے ان کے اجتہاد پر اجماع کیا کیونکہ وہ عادل امام تھے۔ اس کے باوجود اختلاف بھی تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ حق مانگتے تھے۔ جہاں تک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ فتنوں کا دور تھا اس زمانے میں مال غنیمت کے طور پر کسی قیدی کا آنا یا کسی دوسرے مال کی وصولی معروف نہیں ہے۔

بعض حضرات کا یہ بھی نظریہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کے قرابت داروں یا خود خلیفہ کو یہ حصہ رکھنا چاہیے تو امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کچھ مال منتخب فرماتے تھے پھر اس بات پر اجماع ہے کہ آپ کے وصال کے بعد کسی خلیفہ کو اس کا حق نہیں ہے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دوسرے حکمرانوں سے مختلف ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کی حیات مبارکہ میں جاری تھا وصال کے بعد ختم ہو گیا اسی طرح قرابت داروں کا حصہ بھی آپ کی نسبت سے آپ کی حیات طیبہ میں تھا۔ بعد میں منقطع ہو گیا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۰، لڑائی سے فراغت اور غنیمت کو جمع کرنے کے بعد کسی کو زائد مال دینا

مال غنیمت میں سے چار حصے مجاہدین کے ہوتے ہیں اور پانچواں حصہ پھر تقسیم ہوتا ہے۔ لڑائی کے ختم ہونے سے پہلے اگر حکمران کسی کے لیے زائد مال (نفل) کا اعلان کرے تو جائز ہے کیونکہ اس میں جہاد کی ترغیب ہے جس طرح یہ کہا جائے کہ جو مسلمان کسی کافر حربی کو قتل کرے گا اس کافر کا ساز و سامان اسے دیا جائے گا لیکن لڑائی ختم ہونے کے بعد جب مال غنیمت اکٹھا کر لیا جائے تو اب امام کل مال میں سے کسی کو اس کے حصے سے زائد نہیں دے سکتا۔ بلکہ وہ جو کچھ دے گا خمس میں سے دے گا کیونکہ باقی چار حصوں میں اس کا اختیار نہیں اور نہ ہی اب لڑائی کے لیے ترغیب ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے چنانچہ ان کی دلیل یہ ہے کہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے پہلو سے ایک بال لے کر فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو غنیمت کا مال تمہیں عطا کیا ہے۔ اس میں سے میرے لیے صرف پانچواں حصہ حلال، اور وہ بھی تمہاری طرف لوٹایا جاتا ہے۔ پس سوئی اور دھاگے تک ادا کرو۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں چوتھائی حصہ اور واپسی پر تین حصے عطا فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد تہائی یا چوتھائی یا امام جس قدر چاہے کسی کو بطور زائد دے سکتا ہے اسی طرح وہ حضرت حبیب بن مسلمہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد تہائی حصہ بطور نفل دیا اسی طرح کی دیگر احادیث بھی انہوں نے پیش کی ہیں تو انہیں جواب دیا گیا کہ خمس کے بعد کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تقسیم کے بعد خمس کو الگ کر کے اس میں سے تہائی حصہ دیا ایک روایت میں ہے کہ جب وہ نکلتے تو آپ ان کو چوتھائی حصہ دیتے اور لوٹنے پر تہائی حصہ دیتے تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ ممکن ہے لوٹنے سے مراد جہاد سے جہاد کی طرف لوٹنا یعنی پلٹ کر حملہ کرنا مراد ہو اب چونکہ اس سلسلے میں خود صحابہ کرام کا اختلاف ہے تو ہم نے غور کیا کہ قیاس کس مسلک کی تائید کرتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں

اگر حالتِ جنگ میں امام اعلان کرے کہ جو مسلمان کسی کافر حربی کو قتل کرے اس کے لیے مقتول کا سامان ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اسی طرح اگر وہ کہے کہ جو کسی کافر کو قتل کرے گا اس کو اتنے اتنے درہم ملیں گے تو بھی جائز ہے اگر وہ کہے کہ جو آدمی کسی کو قتل کرے گا اسے اس مال کا دسواں حصہ ملے گا جو ہمیں حاصل ہوگا تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مال غنیمت مجاہدین کا ہوتا اور خمس میں اللہ تعالیٰ کا حق باطل ہو جاتا اور مجاہد کو زائد مال اسی صورت میں ملتا ہے جب اس نے وہ مال اپنی تلوار کے ذریعے حاصل کیا ہو یا اس کے عمل کی وجہ سے اس کے لیے قرار دیا گیا ہو لیکن دوسروں نے جو مال حاصل کیا وہ اس کے لیے جائز نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مال غنیمت کے جمع ہونے کے بعد اس مال میں سے جو دوسروں نے حاصل کیا اس کو دینا بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہو اور اُسے نفل کے طور کچھ دینے سے پہلے خمس میں اللہ تعالیٰ کا حق اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق واجب ہوا اب اگر اس صورت میں اسے نفل اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق واجب ہوا اب اگر اس صورت میں اسے نفل (زائد مال) دیا جائے تو باقی مجاہدین کا حق بلکہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی باطل ہو جائے گا لہٰذا تقسیم سے پہلے نفل کے طور پر مال دیا جا سکتا ہے بعد میں نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴۔ لڑائی ختم ہونے بعد آنے والی فوج کا غنیمت میں حصہ

اگر لڑائی کے ختم ہونے کے بعد مسلمانوں کی فوج کا کوئی دستہ میدان جنگ میں پہنچے تو کیا اسے بھی مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ مال غنیمت سے صرف انہی لوگوں کو حصہ ملے گا جو شریکِ جہاد ہوں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کی قیادت میں ایک لشکر مدینہ طیبہ کی طرف سے نجد کی طرف بھیجا جب یہ لشکر واپس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے اور خیبر فتح ہو چکا تھا انہوں نے بھی مال غنیمت میں سے حصہ طلب کیا

تو حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کو غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے حضرت ابان نے عرض کیا کہ میں نجد سے تحائف لے کر آیا ہوں حضور علیہ السلام نے ان کو بٹھا دیا اور ان لوگوں کو کچھ نہ دیا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لشکر کسی ایسے مقصد کے لیے گیا ہو جو مسلمانوں کے مفاد سے تعلق رکھتا ہے اور ان کے جانے سے پہلے لڑائی کا فیصلہ بھی ہو چکا ہو تو اب ان کو مالِ غنیمت میں سے حصہ ملے گا اور یہ جہاد کے موقعہ پر حاضر ہونے والوں میں شمار ہوں گے جس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے بدر کے مال سے حصہ مقرر کیا گیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عثمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی وجہ سے جہاد سے غائب ہیں، اس وقت آپ اپنی زوجہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کی تیمارداری میں مصروف تھے۔ جہاں تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت نجد کی طرف بھیجا جب خیبر کی طرف جانے کا فیصلہ نہ ہوا تھا۔

پہلے قول والوں نے ایک دوسری روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں کہ اہل بصرہ نے نہاوند میں

جہاد کیا اور کوفہ والوں نے ان کی مدد کی کامیابی کے بعد اہل بصرہ نے ارادہ کیا کہ کوفہ والوں کو حصہ نہ ملے حضرت عمار رضی رضی اللہ عنہ کوفہ والوں کے قائد تھے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا تو آپ نے لکھا کہ غنیمت اسے ملے گی جو اس واقعہ میں حاضر تھا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو کوفہ والوں کے آنے سے پہلے نہاوند فتح ہو کر دار الاسلام بن چکا تھا اور مال غنیمت تقسیم ہو گیا تھا اب اس سے استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمارے نزدیک بھی وہ لوگ حاضرین میں شمار نہیں ہوتے۔

اور اگر کوفہ والے اختتام جنگ کے بعد اور دار الحرب سے کوچ کرنے سے پہلے پہنچے اور اہل کوفہ نے مطالبہ کیا تھا ان میں حضرت عمار بن یاسر اور کچھ دیگر صحابہ کرام بھی تھے اور صحابی ہونے کی وجہ سے ان کا قول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے مقابل ہوا لہذا اب دونوں میں سے ایک کو ترجیح دینے کے لیے قرآن وسنت یا قیاس سے دلیل کی ضرورت ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ قیاس بھی دوسرے قول والوں کے مذہب کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر دار الحرب ہی سے بعض چھوٹے لشکروں کو بعض لڑنے والوں کی طرف بھیجا جائے اور وہ مال غنیمت حاصل کریں تو وہ سب میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس چھوٹے لشکر میں جانے اور نہ جانے والے برابر ہوتے ہیں کیونکہ دونوں اپنی جانوں کو پیش کر رہے ہیں اگرچہ لڑائی ایک گروہ نے کی ہے اسی طرح جو لوگ جنگ میں حاضر ہیں وہ اور جو ان سے آکر ملے اور وہ بھی لڑائی کے لیے آئے دونوں ہی اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں لہذا ان کو بھی حصہ ملنا چاہیے۔

باب ۲۴۲: مفتوحہ علاقہ میں مسلمان حکمران کی کاروائی

مسلمان حکمران جس علاقہ کو بطور غلبہ فتح کرے تو کیا مالِ غنیمت کی طرح وہ علاقہ بھی مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے یا کیا صورت اختیار کی جائے؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ علاقہ مسلمانوں پر تقسیم کرنا ضروری ہے ان کا استدلال یوں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ بعد والے لوگوں کے لیے کچھ نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھے جس بستی پر فتح عطا فرماتا میں اسے تقسیم کر دیتا جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں حاکم کی صوابدید پر ہے اگر ضروری سمجھے تو تقسیم کر دے اور اگر مسلمانوں کی بھلائی کے لیے اسے باقی رکھنا چاہیے تو اس طرح بھی کر سکتا ہے۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کرنے کے بعد اس کا کچھ حصہ تقسیم فرمایا اور اسی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا لیکن باقی خیبر کو کچھ حصہ پر اہل خیبر کے حوالے کر دیا کہ وہ کاشتکاری وغیرہ کریں گویا آپ نے جتنا حصہ تقسیم کرنا ضروری سمجھا تقسیم فرمایا اور جسے تقسیم کرنا ضروری خیال نہ کیا اسے تقسیم نہ فرمایا خیبر کے بارے میں یہ

روایت حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کی زمین کو مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیا تقسیم نہیں فرمایا تاکہ موجودہ لوگوں کی طرح آنے والے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کو فتح کیا تو اس مسئلے میں اختلاف رُونما ہوا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا تو آپ نے فرمایا اگر میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دوں تو بعد والوں کے لیے کیا رہے گا۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کو عراق کا چوتھائی حصہ دیا اس کا جواب یوں دیا گیا کہ آپ نے اس کا کچھ حصہ بجیلہ کے لیے تقسیم فرمایا لیکن پھر اسے مسلمانوں کے لیے واپس لے کر اس کا عوض عطا فرمایا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ حاکم کی صوابدید پر ہے اگر تقسیم کرنا ضروری سمجھے تو ایسا کرے اور اگر ضروری نہ ہو تو تقسیم نہ کرے جس طرح مخالفین کی پیش کردہ حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے ظاہر فرمائی کہ وہ بعد والوں کے لیے رکھنا چاہتے ہیں۔

باب۲۴۳، مالِ غنیمت کی سواری پر سوار ہونا

مال غنیمت کی سواری، ہتھیار یا لباس، تقسیم سے پہلے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جنگ کے دوران کوئی شخص غنیمت کے ہتھیاروں میں سے لے کر استعمال کرے اور ضرورت کی تکمیل پر واپس لوٹا دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اسے واپس لوٹانے کے لیے لڑائی کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت سے سواری نہ لے کہ اس پر سوار ہو جائے اور جب نقص پیدا ہو تو مالِ غنیمت میں واپس لوٹا دے اسی طرح آپ نے کپڑے کے بارے میں بھی فرمایا۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور دیگر حضرات کے نزدیک ضرورت کے تحت مال غنیمت استعمال کیا جا سکتا ہے حضرت امام ابو یوسف فرماتے ہیں امام اوزاعی نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی ضرورت کے بغیر لیتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ضرورت کے تحت لینے اور لڑائی کے اختتام تک اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح جو شخص خیانت کے طور پر لیتا ہے اس کی مذمت کی گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں اگر کچھ لوگوں کی تلواریں ٹوٹ جائیں اور دیگر مسلمانوں کے پاس زائد نہ ہوں تو کیا مال غنیمت کی تلواریں استعمال نہیں کی جائیں گی یقیناً استعمال ہوں گی اگرچہ جنگ ختم ہو جائے لیکن اس کے بعد ایک دو دن تک دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو تو ہتھیار کے بغیر کیسے لڑیں گے۔ اسی طرح مال غنیمت کا کھانا حضور علیہ السلام کے زمانے میں استعمال ہوتا تھا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) فرماتے ہیں ہم خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم میں سے کوئی ایک آتا اور مال غنیمت میں سے ضرورت کے مطابق کھانا لے جاتا۔ تو جب مسلمانوں کی ضرورت کے لیے کھانا استعمال کیا جاسکتا ہے تو جانوروں، ہتھیاروں اور کپڑوں وغیرہ کو بھی ضرورت کے تحت استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ مفہوم لیا جائے یعنی ضرورت کی قید لگائی جائے تو حضرت رویفع بن ثابت اور حضرت ابن ابی اوفی کی روایات باہم متفق ہوں گی اور تضاد ثابت نہیں ہوگا۔

باب ۲۴، اسلام لاتے وقت چار سے زائد بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

اسلام میں بیک وقت چار بیویاں رکھنا جائز ہے اس سے زائد جائز نہیں اب کوئی اسلام قبول کرے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں تو کیا کرنا ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان میں سے چار کو رکھ لے اور باقی کو چھوڑ دے چاہے سب سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا ہو یا الگ الگ نکاح کیا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار رکھ لو۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں اگر ان عورتوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تو سب کا نکاح باطل ہو جائے گا اور اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور اگر الگ الگ نکاح کیا تو پہلی چار سے نکاح باقی رہے گا باقی کو چھوڑنا پڑے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ منقطع روایت ہے اور اس سلسلے میں اصل روایت وہ ہے جو حضرت مالک نے امام زہری سے روایت کی ہے۔

تاہم اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو تو بھی امام محمد رحمہ اللہ کے موقف پر دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ غیلان بن سلمہ نے دورِ جاہلیت میں نکاح کیا تھا اور اس وقت اتنی تعداد سے نکاح جائز تھا پھر چار سے زائد عورتوں سے نکاح کو حرام کر دیا تو اب چونکہ ان دس عورتوں سے نکاح جائز تھا لہذا جن چار کو چاہے رکھ سکتا ہے لیکن اس نئے حکم کے نزول کے بعد اگر کوئی کافر دس عورتوں سے نکاح کرے تو چار سے زائد کا نکاح باطل ہے لہذا مسلمان ہونے کے بعد پہلی چار عورتوں کو اپنے پاس رکھے گا اور باقی سے تفریق ہو جائے گی۔

پہلے قول والوں نے ایک دوسری حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت حارث بن قیس فرماتے ہیں جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کو اختیار کر لو۔ اس حدیث کا ایک جواب تو وہی ہے جو حضرت غیلان والی روایت کے سلسلے میں گزر گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عورتیں نکاح سے نکل گئیں اب ان میں سے چار کو نکاح کے لیے اختیار کر و یعنی جن چار سے چاہو نکاح کر لو۔ یوں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مسلک کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

باب ۴۴۵، حربیہ عورت اور حربی مرد کا آگے پیچھے مسلمان ہونا اور ان کے نکاح کا حکم

حربیہ کافرہ عورت دارالحرب میں اسلام قبول کرے پھر دارالاسلام میں آجائے اس کے بعد اس کا خاوند مسلمان ہو کر آئے تو کیا پہلا نکاح کافی ہوگا۔ یا نئے سرے سے نکاح کرنا پڑے گا۔ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

ایک فریق کہتا ہے کہ اگر اس عورت کی عدت کے دوران خاوند بھی مسلمان ہو کر آجائے تو پہلا نکاح ہی کافی ہوگا اور اگر عدت ختم ہونے کے بعد آئے تو نئے سرے سے نکاح کرنا پڑے گا۔

ان حضرات نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو تین سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا۔

دوسرے فریق کے نزدیک جب وہ دارالحرب سے نکل آئے تو خاوند بیوی کا رشتہ منقطع ہو جائے گا چاہے خاوند اس کی عدت کے دوران آجائے یا بعد میں آئے۔ ان حضرات نے بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف جدید نکاح کے ساتھ لوٹایا۔

پہلے قول والوں کا استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں وضاحت نہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو عدت کے دوران لوٹایا تھا یا کیا صورت تھی پھر اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نصرانی مرد اور عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نصرانیہ کے اسلام قبول کرتے ہی دونوں کے درمیان تفریق ہو جائے گی کیونکہ اسلام بلند ہے اور کوئی دوسرا دین اس پر غالب نہیں ہو سکتا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ نصرانیہ عورت کے اسلام لانے کی صورت میں اس کے خاوند کے مسلمان ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا اور حربیہ عورت کے مسلمان ہونے کی صورت میں انتظار کیا جائے بلکہ دونوں کا ایک جیسا حکم ہوگا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں احادیث کے تضاد سے متعلق حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ ممتحنہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنات کے کفار کی طرف لوٹنے کو حرام قرار دیا جب کہ پہلے یہ عمل جائز تھا حضرت عبداللہ بن عمرو (عمرو بن شعیب کے والد کے دادا) کو یہ بات معلوم تھی پھر انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا تو انہوں نے خود اندازہ لگا لیا کہ نئے نکاح کے ساتھ بھیجا ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس حرمت کا علم نہ ہو سکا جس کی وجہ سے انہوں نے سمجھا کہ پہلے نکاح کے ساتھ ہی لوٹایا گیا کیونکہ ان کے نزدیک یہ نکاح فسخ نہ ہوا تھا بنا بریں پہلے قول والوں کا موقف ثابت نہیں ہو سکتا۔

قیاس کے طور پر بھی دوسرا موقف ثابت ہوتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو اب وہ باہم نکاح نہیں کر سکتے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اگر نکاح کی موجودگی میں ان میں سے ایک اسلام قبول کرے تو اس سلسلے میں کیا حکم ہوگا۔

تو یہاں دو قسم کی صورتیں ہیں بعض میں دونوں حالتوں کا حکم ایک جیسا ہے اور بعض میں دونوں حالتوں کے حکم میں تفاوت ہے۔

مثلاً رضاعی بہن سے نکاح نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی شخص چھوٹی بچی سے نکاح کرے اب لڑکے کی ماں اس بچی کو دودھ پلاوے تو یہ حرام ہو جائے گی اور نکاح فسخ ہو جائے گا یعنی نئے سرے سے نکاح کرنے یا نکاح کے بعد دودھ پینے کی صورت میں ایک جیسا حکم ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کسی عورت کو طلاق دی گئی اب وہ عدت کے دوران اپنے خاوند سے بھی نکاح کرسکتی ہے لیکن عورت سے وطی بالشبہ ہو جائے تو عدت واجب ہو گی لیکن خاوند کے ساتھ اس کا نکاح برقرار رہے گا یہاں دونوں صورتوں کا حکم ایک جیسا نہیں ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا مطلوبہ مسئلہ ان دونوں میں سے کس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

تو یہ بات متفق علیہ ہے کہ نکاح پر طاری ہونے والے اسلام سے تفریق واجب ہو جاتی ہے لیکن بعض کے نزدیک عورت کے اسلام لاتے ہی نکاح ختم ہو جائے گا یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک خاوند پر اسلام پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کرے تو تفریق نہ ہوگی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب تک وہ دارالہجرت سے نہ نکلے تفریق نہ ہوگی تو جب یہ ثابت ہوگئی اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نکاح پر طاری ہونے والے اسلام سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے تو یہ رضاعت سے مشابہ ہو گیا، عدت سے نہیں اور رضاعت کی صورت میں دونوں حالتیں برابر ہیں یعنی رضاعی بہن سے نکاح کرنا بھی حرام ہے اور اگر نکاح کے بعد رضاعت پیدا ہو تو بھی حرام ہو جائے گی اسی طرح کافر مرد اور مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں تو نکاح کے بعد کسی ایک کے مسلمان ہو جانے سے بھی نکاح فی الفور فسخ ہو جائے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ نے قیاس کے خلاف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کو اپنایا ہے وہ فرماتے ہیں عورت کے مسلمان ہونے کے بعد اسے تین حیض آجائیں یا وہ دارالاسلام کی طرف ہجرت کرے تو تفریق ہو جائے گی۔ اس سے پہلے نہیں۔

باب ۲۴۶، قیدیوں کا تبادلہ

مسلمانوں کے پاس کفار کے جو لوگ قیدی بن کر آئے کیا ان کو ان مسلمان قیدیوں کے فدیہ کے طور پر دینا جائز ہے جو کفار مشرکین کے پاس قید ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

ان کا استدلال حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے مجھے فزارہ قبیلہ کی ایک عورت بطور نفل عطا فرمائی میں اسے مدینہ طیبہ لایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور ہبہ لے لیا پھر اسے کئی مسلمانوں کے فدیہ کے طور پر دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اب ذمی بن چکے ہیں اب ان کو بطور فدیہ واپس کرنا گویا انہیں دوبارہ حربی بنانا ہے اور یہ جائز نہیں

وہ فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان میں اس وقت کے قیدیوں کا ذکر ہے جب کافر قیدی کے مسلمان ہونے کے بعد بھی انہیں کفار کے حوالے کر کے مسلمان قیدیوں کو چھوڑنا جائز تھا اب یہ حکم منسوخ ہو گیا لہٰذا اب یا تو وہ قیدی ذمی قرار پائے تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ امن دینے کے بعد ان کو کفار کے حوالے کریں اور وہ دوبارہ حربی بن کر مسلمانوں کی حفاظت سے محروم ہو جائیں اور اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو مسلمان کو کفار کے حوالے کرنا بھی جائز نہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ثقیف نے دو صحابہ کرام کو قیدی بنایا اور صحابہ کرام نے بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی کو قیدی بنایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ باندھا ہوا تھا اس نے عرض کیا میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر یہ بات اس وقت کہتے جب تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں تھا تو مکمل فلاح پاتے بالآخر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں کے دو قیدیوں کے بدلے رہا کر دیا۔

معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اس حکم کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے اب یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے! اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی ترجیح ثابت ہو گئی۔

باب ۲۷ مسلمانوں کے مال پر مشرکین کا قبضہ اور ان کی ملکیت

مسلمانوں کا جو مال حربی کفار کے ہاتھ آجائے تو کیا اس سے مسلمانوں کی ملک زائل ہو جائے گی اور کافر اس کے مالک ہو جائیں گے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ کفار کو مِلک حاصل نہیں ہوتی چاہے کفار نے وہ مال تقسیم کر لیا ہو یا تقسیم نہ کیا ہو۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ مشرکین مدینہ طیبہ کی چراگاہ سے لوٹ مار کر کے جانور لے گئے ان میں عضباء نامی اونٹنی بھی تھی انہوں نے ایک عورت کو بھی قید کر لیا۔ ایک جگہ انہوں نے پڑاؤ کیا تو وہ ایک اونٹنی کو لے کر بھاگ گئی اور نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کرے گی اتفاق سے یہ اونٹنی عضباء تھی، مدینہ طیبہ میں اسے پہچان لیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے برا بدلہ دیا برائی میں نذر نہیں اور نہ اس چیز میں نذر ہے جس کا آدمی مالک نہ ہو۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ وہ اونٹنی کفار کی ملک میں نہیں آئی تھی بلکہ وہ مسلمانوں کی ملک ہی رہی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اگر کفار اس مال کو لے جا کر اپنے گھر محفوظ کر لیں تو وہ اس کے مالک بن جاتے ہیں اور اگر اس سے پہلے پہلے مسلمان ان پر حملہ کر کے مال لے لیں تو اب دو صورتیں ہیں اگر مسلمانوں میں تقسیم ہو

جائے اور اس کا مالک آجائے تو قیمت دے کر حاصل کرے گا ورنہ بلا قیمت اسے مل جائے گا۔
ان حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت تمیم بن طرفہ طلائی سے مروی ہے۔ ایک شخص کے دشمن نے اونٹ لے لیا اس سے ایک آدمی نے خریدا وہ اسے لے کر آیا تو اس کے مالک نے پہچان لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا چاہو تو اس کی وہ قیمت دے دو جس پر اس نے خریدا ہے اس طرح یہ تمہارا ہو جائے گا ورنہ اسی کا ہو گا۔

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مشرکین جو مال اکٹھا کریں پھر مسلمان اسے حاصل کریں اور اس کا مالک اسے پہچان لے اگر تقسیم سے پہلے اس نے اسے پایا تو وہ اس کا ہے اور اگر مسلمانوں میں تقسیم ہو گیا تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔
پہلے قول والوں کے استدلال کا جواب یوں دیا گیا کہ اس عورت نے دار الحرب میں نذر مانی تھی اور اس پر اتفاق ہے کہ جب تک وہ دار الاسلام میں نہ آئے وہ اس مال کو جمع کرنے والی شمار نہیں ہوتی لہذا اس نے اس وقت نذر مانی جب وہ اونٹنی اس کی ملکیت میں نہیں آئی تھی۔
قیاس پہلے قول والوں کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اگر مسلمان کفار کو قیدی بنالیں اور ان کے مال پر بھی قبضہ کریں تو وہ ان کے غلام بن جاتے ہیں۔ اور مال بھی مسلمانوں کی ملک میں آجاتا ہے اور اگر کفار مسلمانوں کو قیدی بنالیں تو یہ ان کی غلامی میں نہیں آتے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کا مال بھی کفار کی ملکیت میں نہ آئے۔
امام طحاوی ان حضرات کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو مشرکین کے لیے ملک کو ثابت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں اگرچہ یہ قیاس کے خلاف ہے لیکن ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے قول پر عمل کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۴: مرتد کا وارث کون ہو گا

مرتد کو جب اس کے ارتداد کی وجہ سے قتل کیا جائے تو اس کا وارث کون ہو گا؟
بعض حضرات کے نزدیک یہ مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع ہو جائے گا کیونکہ مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کافر کسی مسلمان کا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔
دوسرے حضرات کے نزدیک مرتد کا مال اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گا۔ پہلے قول والوں کے استدلال کا جواب یوں دیا گیا کہ اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ مطلق کافر مراد ہے چاہے وہ کسی دین سے تعلق رکھتا ہو یا اس کا کوئی دین نہ ہو یا وہ کافر مراد ہے جو کسی دین سے تعلق رکھتا ہو۔ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت میں اس بات کی وضاحت پائی جاتی ہے کہ اس کافر سے مراد کسی ملت سے تعلق رکھنے والا کافر مراد ہے اور مرتد چونکہ کسی ملت سے تعلق نہیں رکھتا اس لیے اس کی میراث کا حکم وہی ہو گا جو مسلمان کی وراثت کا ہے چنانچہ حضرت ابن مسعود

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہو گی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ اس مسلک پر وارد ہونے والے ایک اعتراض کا بھی جواب دیتے ہیں وہ یوں کہ جس طرح مرتد مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ مسلمان بھی مرتد کا وارث نہیں ہو سکتا اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں طرف سے ایک جیسا حکم ضروری نہیں مثلاً باپ بیٹے کو زخمی کرے پھر باپ مرجائے اس کے بعد بیٹا بھی اسی زخم سے مرجائے تو باپ (جارح) اپنے (مجروح مقتول) بیٹے کا وارث ہو گا اور اگر بیٹا باپ کو قتل کرے تو وہ وارث نہیں بنتا اسی طرح مسلمان مرتد کا وارث ہو سکتا ہے لیکن مرتد، مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

قیاس بھی دوسرے قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ مرتد کے ارتداد سے پہلے اس کا خون اور مال محفوظ ہوتا ہے اور مرتد ہونے کی وجہ سے اس کا خون مباح ہو جاتا ہے لیکن مال محفوظ ہی رہتا ہے جبکہ دوسرے کفار کے مال اور جان کا حکم ایک جیسا ہے چاہے انہیں قتل کیا جائے یا نہ، جبکہ مرتد کا مال کفر کی وجہ سے حلال نہیں تو قتل کے سبب سے بھی حلال نہیں ہو گا۔ اور یہ بھی متفق علیہ بات ہے کہ حربی کفار کا مال غنیمت بننے کی وجہ سے حلال ہو جاتا ہے اگرچہ انہیں قتل نہ کریں جبکہ مرتد کا مال ارتداد کی وجہ سے غنیمت نہیں بنتا تو جب وہ غنیمت کے حکم میں نہیں تو دو۲ صورتوں میں سے ایک پائی جائے گی یا تو اس کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس کے حالت اسلام پر مرنے کی صورت میں وارث ہوتے یا اس کا مال تمام مسلمانوں کے لیے ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان ہی مرتد کے وارث ہیں تو جب اس کے وارث مسلمان ہی ہیں تو اس کے وارث وہی ہوں گے جو اس کے مسلمان ہونے کی صورت میں وارث ہوتے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۴۸، غیر آباد زمین کو آباد کرنا

اگر کوئی شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو اور ویران پڑی ہو تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا یا نہیں؟

اس سلسلے میں دو۲ قول ہیں۔ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک وہ اس کا مالک ہو جائے گا حاکم اسے اجازت دے یا اس کے لیے مختص کرے یا نہ۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مردہ زمین کو آباد کرے وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے لیے کوئی حق نہیں اسی طرح فرمایا کہ آدمی کسی زمین کے گرد دیوار کھینچ لے وہ اسی کی ہو گی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ حاکم کو اختیار ہے اگر وہ اس کے لیے قرار دے تو اس کی ہو گی ورنہ نہیں۔

وہ فرماتے ہیں صاحبین نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ حاکم کی مرضی کے بغیر بھی ایسا کر سکتا ہے یا حاکم کی اجازت ضروری ہے لہٰذا دوسری احادیث کی طرف رجوع کیا جائے گا چنانچہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین کی حد مندی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا اس میں یہ قید لگانا پڑے گی ورنہ احادیث میں تضاد ہوگا۔

صاحبین نے نہروں اور دریاؤں کے پانی نیز شکار پر قیاس کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح وہاں حاکم کی اجازت ضروری نہیں اور جو شخص ان میں سے کچھ لے لیتا ہے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی اجازت کی ضرورت نہیں تو امام اعظم رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ یہ قیاس صحیح نہیں اس لیے کہ پانی اور شکار کے سلسلے میں حاکم کو اختیار نہیں جبکہ زمین کے سلسلے میں حاکم کو اختیارات حاصل ہیں لہذا اسے شکار اور پانی پر قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا۔

صاحبین نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک قول سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص زمین کو آباد کرے وہ اس کا مالک ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اس حدیث میں بھی یہ قید ہے کہ جو شخص حاکم کی اجازت سے آباد کرے چنانچہ بصرہ کا ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ بصرہ میں ایک زمین ہے جس کا کوئی مالک نہیں اور وہ خراجی بھی نہیں اگر آپ چاہیں تو میرے لیے مختص کر دیں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا ہے کہ اگر وہ سرکاری زمین ہے تو ان کے نام کر دیں۔

معلوم ہوا کہ حاکم کی اجازت ضروری ہے ورنہ آپ فرماتے کہ مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے تم اسے آباد کرو اور مالک بن جاؤ۔

باب ۲۴۹، گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا

اگر گھوڑی کو گدھے سے جفتی کیا جائے تو خچر پیدا ہوتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ عمل جائز ہے یا نہ جائز؟

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے ان کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خچر پیش کی گئی اور آپ اس پر سوار ہوئے صحابہ کرام نے عرض کیا اگر ہم گھوڑی کو گدھے سے جفتی کریں تو ہمارے لیے ایسا جانور پیدا ہو آپ نے فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بنو ہاشم کو) تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا وضو کامل طور پر کرنا صدقہ نہ کھانا اور گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی نہ کرنا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس عمل میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر پر سواری کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی خچر پر سوار ہوئے اور اس سلسلے میں مروی روایات بے شمار ہیں۔ اگر یہ عمل حرام یا ناجائز ہوتا تو آپ خچر پر سوار نہ ہوتے اور نہ کسی اور کے لیے یہ سواری جائز ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ یہ عمل بے علم لوگ کرتے ہیں اس کی وجہ لوگوں کو گھوڑے پالنے کی طرف متوجہ کرنا تھا چنانچہ متواتر روایات میں گھوڑا رکھنے اور پالنے کی فضیلت مروی ہے تو آپ چاہتے تھے کہ گھوڑی اور گھوڑے کا ملاپ ہو تا کہ گھوڑے پیدا ہوں ان میں

ثواب بھی ہے اور دوسرے فوائد بھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کے پاس گھوڑے کم تھے تو حضور علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی نہ کریں جب گھوڑوں کی کثرت ہوگئی تو ممانعت کی علت ختم ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں البتہ گھوڑی سے گھوڑے کا بچہ حاصل کرنا افضل ہے۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۵، فئی اور غنیمت کے خمس کی تقسیم

مسلمانوں کو کفار سے جو مال صلح کی صورت میں حاصل ہوتا ہے وہ مال فے کہلاتا ہے اور جنگ کی صورت میں جو مال حاصل ہوتا ہے وہ مال غنیمت ہے۔ مالِ غنیمت کے پانچ حصے کیے جاتے ہیں جن میں سے چار حصے مجاہدین کو ملتے ہیں اور ایک حصہ اللہ تعالیٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے قرابتداروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں میں تقسیم ہوتا ہے۔ مال فے کے پانچ حصے نہیں کیے جاتے بلکہ اس کا حکم وہی ہے جو غنیمت کے خمس (یا پانچویں حصہ) کا ہے غنیمت کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے" اور جان لو! جو چیز تم بطور غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے"۔

مال فے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے جو مال جنگ کے بغیر اپنے رسول کو عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرابت داروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں طویل بحث کی ہے اور مندرجہ ذیل عنوانات کو سامنے رکھا ہے۔

(۱) "للہ" (اللہ تعالیٰ کے لیے) سے کیا مراد ہے کیا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی حصہ مختص کیا جائے گا۔

(۲) للرسول (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے) کا کیا مطلب ہے کیا آپ کے لیے بھی حصہ مقرر ہوگا۔

(۳) قرابتداروں سے کون کون لوگ مراد ہیں۔

(۴) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد قرابتداروں کا حصہ کیسے ملے گا۔

(۵) کیا قرابتداروں کو دینا آپ پر واجب تھا یا آپ کو اختیار تھا۔

للہ وللرسول : اس سلسلے میں تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کے لیے حصہ نکالا جائے گا اور وہ خانہ کعبہ پر خرچ کیا جائے گا۔ حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت حاصل ہوتا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے جو کچھ اس میں آجاتا اسے کعبۃ اللہ پر خرچ کرتے تو یہ بیت اللہ شریف کا حق ہوتا پھر خمس کے باقی حصہ کے پانچ حصے کرتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر افتتاح کلام کے لیے ہے گویا خمس کے چار حصہ کئے جاتے تھے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے الگ حصہ نہیں نکالا جاتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مال غنیمت پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ ان میں سے چار حصے مجاہدین

کے لیے ہوتے اور ایک حصہ چار حصوں میں تقسیم ہوتا تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قرابتداروں کے لیے ایک حصہ ہوتا دوسرا حصہ یتیموں تیسرا مساکین اور چوتھا حصہ مسافروں کے لیے ہوتا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تو افتتاح کلام کے لیے ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حصہ مقرر تھا یوں مالِ غنیمت کا خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے آیت غنیمت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر دنیا اور آخرت میں افتتاحِ کلام کے لیے ہے لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اہل قرابت، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے خمس تقسیم ہوتا تھا گویا خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ ان تین اقوال میں سے تیسرے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں کے لیے غنیمت حلال نہ تھی جب بدر کا دن ہوا اور مسلمانوں میں اس سلسلے میں اختلاف پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے۔ اس سے کھاؤ یہ حلال پاکیزہ ہے" پھر انفال کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا تو ارشاد فرمایا "آپ سے انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے انفال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان کسی ترجیح کے بغیر تقسیم فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا حصہ نہیں نکالا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر افتتاح کے لیے ہے۔ جو حضرات خمس کو چار حصوں میں تقسیم کرنے کے قائل ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں اگرچہ یہ حدیث منقطع ہے لیکن اہلِ علم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ لیکن کیا اس سے استدلال صحیح ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو آیتوں کے علاوہ ایک آیت میں مال فے کے کچھ حصے کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی ہے ارشاد خداوندی ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے جو فے عطا کیا تو یہ وہ ہے جس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تھا لہٰذا تیسرا قول ثابت ہوگیا۔ اور پہلے دونوں قول باطل قرار پائے۔

اہلِ قرابت کون لوگ ہیں: اس سلسلے میں چار قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ اس سے بنو ہاشم مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

دوسرے قول کے مطابق ان سے بنو مطلب اور بنو ہاشم دونوں مراد ہیں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ تمام قریش مراد ہیں۔

اور چوتھے قول کے مطابق اہلِ قرابت وہ لوگ ہیں جو سرکار دو عالم کے ساتھ جدِّ اعلیٰ اور جدہ عُلیا میں شریک ہیں حضرت امام طحاوی نے اس قول کو احسن قرار دیا ہے۔

پہلے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنو ہاشم کو صدقہ کے حرام ہونے کے ساتھ خاص کیا لہٰذا یہی لوگ آپ کے اہلِ قرابت ہیں امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ قول فاسد ہے کیونکہ جب بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہوا تو آپ نے ان کے غلاموں پر بھی حرام قرار دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ارقم بن ارقم کو صدقات پر عامل مقرر کیا گیا تو وہ اپنے ساتھ

حضرت ابو رافع کو بھی لے جانے لگے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر پوچھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے۔ تو جب صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں بنو ہاشم کے موالی ان کے ساتھ شامل ہیں جب کہ قرابتداروں کے حصے میں بالاتفاق غلام شامل نہیں ہیں تو معلوم ہوا کہ قرابتداری کی علت صدقات کا حرام ہونا نہیں۔ بنا بریں یہ قول فاسد ہے۔

اس قول کے فساد کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر بنو ہاشم کے لیے صدقہ حلال ہوتا تو ان کے مالدار لوگوں کے لیے پھر بھی حرام ہوتا جبکہ اہل قرابت کے حصے میں یہ تفریق نہیں لہٰذا صدقہ کا حرام ہونا قرابت کی علت نہیں ہے۔

جن لوگوں کے نزدیک قرابتداروں سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں ان کا استدلال حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا لیکن بنو امیہ کو کچھ بھی نہ دیا۔ فرماتے ہیں میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بنو ہاشم کو تو ہم پر فضیلت ہے لیکن بنو مطلب اور ہم میں تفریق کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ ہم سب کا ایک ہی نسب ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو مطلب نے جاہلیت اور اسلام دونوں حالتوں میں مجھے نہیں چھوڑا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا اور اوپر والوں کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ وہ اہلِ قرابت سے نہیں ہیں

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ بنو امیہ اور بنو نوفل کو جب حصہ نہ دیا گیا تو وہ قرابت سے خارج نہ ہوئے تو اوپر والے محض حصہ نہ ملنے کی وجہ سے قرابت سے کیسے خارج ہوں گے جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی حصہ دیا جو بنو ہاشم اور بنو مطلب سے نہیں تھے لیکن آپ کے ساتھ ان کی قرابت تھی یعنی وہ قریش ہی سے تھے اور وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر کہا جائے کہ ان کے ساتھ والدہ کی طرف سے قرابت تھی کیونکہ ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کئی دوسرے حضرات تھے جن کی والدہ ہاشمی سلسلے سے منسلک تھیں لیکن آپ نے والدہ کی وجہ سے ان کو حصہ نہیں دیا بلکہ محروم رہے مثلاً حضرت امامہ بنت ابی العاص حضور علیہ السلام کی نواسی ہیں اور ان کی والدہ یعنی حضور علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہاشمیہ ہیں لیکن چونکہ ان کے والد بنو امیہ سے تھے اس لیے حصہ نہیں دیا معلوم ہوا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حصہ والدہ کی وجہ سے نہیں ملا۔

جن لوگوں کے نزدیک قریش ذوالقربیٰ ہیں نیز جو شخص آپ کی ماؤں کی طرف سے ذی رحم قرار دیا ہے وہ بھی اس میں داخل ہے وہ حضرات قیاس سے استدلال کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ کوئی شخص باپ یا ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ تو دونوں کی طرف سے نسب مختلف ہے لیکن اس کے باوجود وہ دونوں کا بیٹا کہلاتا ہے۔ پھر وہ جس طرح باپ کی طرف سے بھائیوں کا وارث بنتا ہے اسی طرح ماں کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی بنتا ہے اگرچہ ایک کی میراث دوسرے فریق کی میراث کے خلاف ہے لیکن یہ اختلاف قرابت سے مانع نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنے تہائی مال کی وصیت اپنے قرابت داروں کے لیے کرے تو اس میں کون کون لوگ شامل ہوں گے تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر ذی رحم محرم شامل ہوتا ہے صاحبین فرماتے ہیں جب سے ہجرت ہوئی ہے اس وقت سے یہ شخص وصیت کرنے والا اور وہ جس کے لیے وصیت کی گئی دونوں کا جو جدِ اعلیٰ تھا اس کی اولاد قرابتدار کہلائیں گے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مقابلے میں صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے وہ فرماتے ہیں یہ قول احسن ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اس زمانے میں لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوتے اور بنو عباس کہلاتے ہیں اسی طرح آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل زبیر وغیرہ اپنے جدِ اعلیٰ کی طرف منسوب ہوئے ہیں گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ قرابت وہ ہیں جو اسلام میں آپ کے سب سے اوپر والے دادا کی اولاد ہیں۔

تیسری بحث یہ ہے کہ کیا اہل قرابت کو حصہ دینا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھا تو بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ پر لازم تھا آپ ان کو محروم نہیں کرسکتے تھے جس طرح مجاہدین کو چار حصے دینا ضروری تھا لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک فے اور غنیمت کے خمس میں اہل قرابت کا حق اسی طرح تھا جس طرح مسلمان فقراء کا حق تھا کچھ حضرات کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا ان میں سے جس کو چاہیں عنایت فرمائیں وہ امیر ہو یا غریب وجوب کا قول فاسد ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قرابتداروں کو عطا فرمایا اور بعض کو نہ دیا اگر آپ پر لازم ہوتا تو تمام قرابتداروں کو عطا فرماتے۔

چوتھی بحث یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا اور آپ کے اہلِ قرابت کا حصہ کس کو ملے گا تو اس میں اختلاف ہوا بعض نے کہا ذوالقربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابت داروں کو ملے گا کسی نے کہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خلیفہ کے لیے ہے۔ پھر صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہوگیا کہ یہ دونوں حصے جہاد کی تیاری پر خرچ کئے جائیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی یہی بات فرماتے ہیں ان کا ارشاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے قرابنداروں کا حصہ بھی ختم ہوگیا۔ لہٰذا اب خمس تین حصوں میں تقسیم ہوگا اسی طرح فے بھی تین حصوں میں تقسیم ہوگا وہ تین حصے یتیموں، مساکین اور مسافروں کو دیتے جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ۲۵۱، مکہ مکرمہ کس صورت میں فتح ہوا

اس بات پر اجماع امت ہے کہ فتح مکہ سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان مصالحت ہوئی لیکن کیا فتح مکہ سے پہلے یہ عہد ٹوٹ گیا اور اسی صورت میں فتح حاصل ہوئی یا فتح کے وقت صلح برقرار تھی۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام اوزاعی، امام مالک، سفیان بن سعید ثوری، ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کے نزدیک فتح مکہ سے پہلے عہد ٹوٹ گیا تھا اور مکہ مکرمہ دارالحرب بن گیا تھا جب کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فتح مکہ کے وقت صلح قائم تھی۔

دوسرے فریق کا استدلال یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان مصالحت ہوئی تھی اس

کے بعد بنو نفاثہ اور خزاعہ کے درمیان لڑائی ہوئی قریش کے کچھ افراد نے بنو نفاثہ کی مدد کی۔ لہذا بنو نفاثہ اور قریش کے چند افراد صلح سے خارج ہوئے باقی اہل مکہ کی صلح برقرار رہی۔ وہ فرماتے ہیں اگر یہ صلح برقرار نہ ہوتی تو اہل مکہ سے مال فے حاصل ہوتا اور تقسیم کیا جاتا اسی طرح ان لوگوں کو غلام بنایا جاتا حالانکہ ایسا نہیں ہوا پھر یہ کہ جب ابوسفیان صلح کے لیے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پناہ دی معلوم ہوا کہ صلح برقرار تھی۔

احناف اور ان کے ہم مسلک حضرات نے حضرت عکرمہ اور حضرت محمد بن مسلم کی دو طویل روایات پیش کی ہیں جن کے مطابق بنو نفاثہ اور خزاعہ صلح میں داخل تھے لہذا جب انہوں نے نقض عہد کیا تو صلح ختم ہوگئی حضرت عکرمہ اور حضرت محمد بن مسلم وہ شخصیات ہیں کہ جہاد کے سلسلے میں اکثر خبریں ان حضرات ہی سے پہنچی ہیں۔

جہاں تک حضرت ابوسفیان کو پناہ دینے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان صلح باقی تھی بلکہ کسی قوم کے نمائندے کو قتل نہیں کیا جاتا تھا چنانچہ مسیلمہ کذاب کے دو نمائندوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل نہیں فرمایا۔ لہذا ابوسفیان سے عدم تعرض کی وجہ یہ تھی۔

جہاں تک مال فے کے تقسیم نہ ہونے اور ان لوگوں کو غلام نہ بنانے کا تعلق ہے تو اس کے دو جواب ہیں جن حضرات کے نزدیک مکہ مکرمہ کو آپ نے بطور غلبہ فتح کیا وہ فرماتے ہیں آپ نے ان لوگوں پر احسان فرمایا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک سرزمین مکہ کسی کی ملک میں نہیں آسکتی لہذا اس سے غنیمت حاصل نہ ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

دوسرے فریق نے یہ بھی اعتراض کیا کہ جن دو حدیثوں سے بنو نفاثہ اور خزاعہ کا مصالحت میں شامل ہونا ثابت کیا گیا ہے وہ دونوں حدیثیں منقطع ہیں اس کے جواب میں احناف فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متصل حدیث بھی مروی ہے۔

یہ حضرات مزید دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب ابوسفیان تجدید صلح کے لیے مدینہ طیبہ گئے تو ان کا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی صلح ختم ہو چکی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے فرمایا کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح قریش پر حملہ کیا تو ان کی صبح اچھی نہ ہوگی تو کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جیسا ذہین و فہیم شخص یہ جانتے ہوئے کہ صلح برقرار ہے۔ ایسے الفاظ کہے معلوم ہوا کہ صلح ختم ہو گئی تھی پھر جب ابوسفیان حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابوسفیان ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و پیمان کے بغیر انہیں ہمارے قابو میں دیا ہے لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان کی گردن مار دوں۔ یہ بھی صلح کے ختم ہونے کی دلیل ہے۔ پھر حضرت سفیان نے جب اہل مکہ کو پکارا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہوگا اسے امن ہے۔ اور جو شخص اپنا دروازہ بند کرے گا اسے بھی امن ملے گا۔ اس پر قریش نے یہ نہیں کہا کہ صلح برقرار ہے۔ لہذا اس امن کی کیا ضرورت ہے۔

معلوم ہوا کہ صلح ختم ہو چکی تھی۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے سسرال والوں میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ اگر صلح باقی ہوتی تو پناہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔
ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ فتح کیا اس وقت صلح ختم ہو چکی تھی۔
اسی ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر فرمایا قریش کے بدمعاشوں پر نظر رکھنا پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر فرمایا ان کو کاٹ دو حتیٰ کہ تم صفا پر مجھ سے ملو تو ہم میں سے جو شخص جس کو قتل کرنا چاہتا قتل کر دیتا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان فرمایا اور درگزر سے کام لیا۔
ان تمام دلائل سے احناف کے مسلک کی ترجیح ثابت ہوئی۔

خرید وفروخت کا بیان

باب ۲۵۲، گندم کے بدلے جو کا سودا

بعض حضرات کے نزدیک گندم اور جو کا تبادلہ کیا جائے تو دونوں کا برابر برابر ہونا ضروری ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک گندم اور جو الگ الگ نوع ہیں لہذا ان میں کمی زیادتی ہوسکتی ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت معمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے انہوں نے اپنے غلام کو گندم دے کر بھیجا اور فرمایا کہ اس کے بدلے جو خریدنا غلام گیا اور ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع اور کچھ زائد جو خرید سے حضرت معمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انہوں نے فرمایا واپس لوٹاؤ اور برابر برابر کا لین دین کرو کیونکہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا غلہ، غلے کے بدلے برابر ہونا چاہیے اوران دنوں ہمارا غلہ جو تھے ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ اس کی مثل نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی مشابہت کا ڈر ہے۔

دوسرے حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر بیچو۔ البتہ سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے بدلے گندم کو جو اور جو کو گندم کے بدلے کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے نقد کے طور پر جیسے چاہو بیچو۔ یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نوع مختلف ہو تو کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔ چونکہ گندم اور جو بھی الگ الگ نوع ہیں لہذا ان کو باہم کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔

جہاں تک پہلے قول والوں کے استدلال کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادگرامی میں ایسی کوئی بات نہیں جو ان کے موقف کی تائید کرتی ہو وہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کی اپنی تاویل ہے اور اسے بھی انہوں نے بطور تقویٰ اختیار فرمایا اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے۔

قیاس سے بھی احناف کے مذہب کو تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ کفارہ میں گندم نصف صاع اور جو ایک صاع دیئے جاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دونوں الگ الگ نوع ہیں ورنہ دونوں کی مقدار برابر برابر ہوتی۔

باب ۲۵۳، چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع

کیا خشک کھجوروں (تمر) کے بدلے تر کھجوروں (رطب) کو برابر برابر بیچنا جائز ہے؟

اس مسئلے میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین کے درمیان اختلاف ہے۔ صاحبین کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں جبکہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے۔

صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زید ابوعیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم اور جو کی باہم بیع کے بارے میں پوچھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا آپ نے فرمایا کیا کھجوریں خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں؟ عرض کیا "جی ہاں" فرمایا پھر جائز نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور ان کے ہم نوا فقہاء کرام ان دونوں کو ایک ہی نوع قرار دیتے ہیں لہٰذا ان کو برابر برابر بیچنا جائز ہے البتہ انہوں نے ادھار کو مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صاحبین اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے درحقیقت اس میں ادھار کا ذکر ہے چنانچہ حضرت ابوعیاش زید رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں کو کھجوروں کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔ تو اصل حدیث میں ادھار کا ذکر ہے حضرت عمران کی روایت میں بھی یہی بات ہے۔ لہٰذا یہ حدیث ثابت ہو گئی اور ممانعت کی علت ادھار ہے۔ قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کھجوروں کے بدلے کھجوریں برابر برابر فروخت کی جائیں تو جائز ہے اسی طرح چھوہاروں کے بدلے چھوہاروں کو بھی برابر برابر بیچنا جائز ہے اگرچہ ایک طرف کی کھجوروں میں رطوبت ہو اور دوسری طرف نہ ہو تو اس سے بھی کمی واقع ہو سکتی ہے۔

لہٰذا ان کے خشک ہونے کی حالت کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ان کا سودا جائز قرار دیا جاتا ہے اسی طرح کھجوروں اور چھوہاروں کی باہم بیع کے سلسلے میں سودے کے وقت کی حالت کو دیکھیں گے بعد میں پیدا ہونے والی تبدیلی کا اعتبار نہیں ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں۔

باب ۲۵۴، تلقی جلب

جب دیہاتی اپنا سودا بیچنے شہر میں آتے ہیں تو کچھ لوگ ان کے بازار میں پہنچنے سے پہلے باہر جا کر ملاقات کرتے اور سامان خرید لیتے ہیں۔ اس کو تلقی جلب کہتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

اس سلسلے میں ۲ قول ہیں بعض لوگوں کا مذہب یہ ہے کہ جو لوگ باہر جا کر دیہاتی سے سودا خریدتے ہیں ان کی بیع باطل ہے،

جبکہ دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اگر اس قسم کی خرید و فروخت سے شہر والوں کو نقصان پہنچتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن سودا جائز ہوگا اور اگر اس سے شہر والوں کو نقصان نہیں پہنچتا تو یہ عمل مکروہ بھی نہ ہوگا۔

پہلے قول والوں کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے آپ نے فرمایا سودا بیچنے والوں سے آگے جا کر نہ ملو۔

اس مضمون کی احادیث حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے قول والے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم (باہر سے آنے والے) سواروں سے ملتے اور ان سے اندازے کے ساتھ غلہ خریدتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم اسے وہاں سے منتقل کیے بغیر بیچیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلہ وغیرہ لانے والوں سے باہر جا کر ملاقات کرنا اور خریدنا جائز ہے تو دونوں قسم کی احادیث کو ایسے معنیٰ پر محمول کرنا ہوگا جس سے تضاد ثابت نہ ہو۔

یعنی ممانعت کی صورت وہ ہے جس میں شہریوں کو ضرر پہنچتا ہو اور نقصان کا خدشہ نہ ہو تو یہ سودا مکروہ بھی نہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے جا کر نہ ملو شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے اور جب وہ بازار میں داخل ہوں تو بائع کو اختیار ہے۔ تو اختیار اسی صورت میں ہوتا ہے۔ جب سودا صحیح ہو کیونکہ یہ بیع فاسد ہوتی تو خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو فسخ بیع پر مجبور کیا جاتا۔

پہلے قول والوں نے اعتراض کیا کہ تم لوگ اس صورت میں بائع کو اختیار نہیں دیتے حالانکہ اس حدیث کے مطابق اختیار ثابت ہے۔ اس کا جواب یوں دیا گیا کہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں لہذا جب وہ جدا جدا ہو گئے تو اختیار ختم ہو گیا۔ البتہ خیار رؤیت رہتا ہے۔

اس صورت میں سودا بیچنے والے کو بازار میں جانے کے بعد اختیار باقی رہنے کے خلاف بھی احادیث مروی ہیں مثلاً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔ تو اس کی علت یہ ہے کہ لوگوں کو چھوڑ دیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے کیونکہ شہری کو بازار کے بھاؤ کا پتہ ہوتا ہے لہذا جب وہ دیہاتی سے مل کر بھاؤ بتا دے گا تو بازار والوں کو نفع نہ ہوگا اور دیہاتی بھاؤ سے لاعلم ہو تو بازار والوں کو فائدہ پہنچے گا۔

اب جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ شہری، دیہاتی سے باہر جا کر سودا کر سکتا ہے تو اس سے بائع کا اختیار ختم ہو گیا کیونکہ اگر اسے اختیار ہوتا تو خریدار کو کیا فائدہ ہوتا اور اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرماتے کہ شہری، دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ لہذا بائع کو اختیار نہیں ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۵۵، عاقدین کا اختیار

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ سودا کرنے والوں کا سودا مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں یا ان کے درمیان خیار بیع ہو۔

اس حدیث کی روشنی میں واضح ہوتا کہ بائع اور مشتری کے افتراق سے سودا مکمل ہو جاتا ہے لیکن اختلاف یہ ہے کہ اس جدائی سے کلام کے ساتھ جدا ہونا مراد ہے یعنی جب ایجاب وقبول ہو جائے تو سودا مکمل ہو جائے گا اگرچہ وہ دونوں اپنی جگہ پر ٹھہرے رہیں یا یہ مطلب ہے کہ جب تک کہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں سودا مکمل نہ ہوگا۔

بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اس سے مراد ایجاب وقبول کا پایا جانا ہے یعنی جب بائع ایجاب کرے تو اس کا اختیار ختم ہو جاتا ہے لیکن خریدار کو خریدنے یا نہ خریدنے کا اختیار رہتا ہے اور جب وہ قبول کر لیتا ہے تو اب دونوں کے لیے اختیار باقی نہیں رہتا البتہ یہ کہ وہ خود اختیار رکھیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طلاق کے سلسلے میں فرماتا ہے اگر وہ دونوں (میاں بیوی) الگ الگ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔" اب خاوند یہ کہے کہ میں نے تجھے اتنے مال پر طلاق دی اور عورت قبول کر لے تو اگرچہ وہ اسی جگہ بیٹھے رہیں ان کے درمیان فرقت ہو جائے گی تو خرید وفروخت میں اسی طرح ہوگا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جسمانی فرقت ہے لہٰذا ایجاب وقبول کے بعد بھی انہیں اختیار ہوگا جب تک مجلس برخاست نہ ہو جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایجاب وقبول کے وقت تو وہ محض بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں جب ایجاب وقبول ہو جائے گا تو اب وہ بائع اور مشتری کہلائیں گے اور اب ان کو اختیار حاصل ہوگا اور یہ اختیار اس وقت ختم ہوگا جب وہ جسمانی طور پر الگ الگ ہو جائیں گے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لغت کے اعتبار سے، بعض اوقات بھاؤ لگانے والوں کو بھی بائع اور مشتری کہا جاتا ہے کیونکہ وہ سودے کے قریب ہوتے ہیں جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کہا جاتا ہے حالانکہ ان کو ذبح نہیں کیا گیا لیکن چونکہ وہ ذبح کے قریب تھے اس لیے ان کو ذبیح کہا گیا اسی طرح یہاں ایجاب وقبول کے ساتھ ہی وہ بائع اور مشتری کہلاتے ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاؤ لگانے اور بیع کو ایک ہی معنیٰ میں استعمال فرمایا آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ تو یہاں دونوں کا ایک ہی مفہوم ہے۔

بدن کے ساتھ فرقت مراد لینے والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا وہ یہ کہ آپ جب کسی کے ساتھ سودا کرتے اور سودا توڑنا نہ چاہتے تو کھڑے ہوتے کچھ دور تک چلتے پھر لوٹ آتے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ احتیاطاً ایسا کرتے ہوں کیونکہ اس طرح دونوں

تاویلوں پر عمل ہو جاتا ہے اور خود آپ کا اپنا مسلک یہی ہے کہ قول کے ساتھ تفریق ہو جائے گی آپ فرماتے ہیں جب سامان صحیح سالم ہو تو وہ خریدنے والے کے مال سے ہوتا ہے یعنی جب سودا ہو جائے اور پھر مال ہلاک ہو تو خریدنے والے کی طرف سے ہلاک ہوگا اس سے واضح ہوا کہ سودا مکمل ہو چکا تھا اور خریدار کو ملک حاصل ہو گئی تھی۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے ایک فیصلے سے استدلال کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے پر گھوڑا بیچا صبح ہوئی تو بائع نے اس پر زین ڈالنا شروع کر دی خریدار نے کہا تم نے اسے مجھ پر بیچا تھا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لے جایا گیا تو آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور میرے خیال میں تم جدا نہیں ہوئے۔ اس روایت سے پتہ چلا کہ چونکہ وہ جسمانی طور پر جدا نہ ہوئے تھے اگرچہ کلام مکمل ہو چکا تھا اس لیے انہوں نے یہ بات فرمائی لہذا اس فرقت سے جسمانی فرقت مراد ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں چونکہ ان دونوں کے درمیان نزاع تھا لہذا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فرقت نہیں پائی گئی جو تکمیل بیع کے لیے ضروری ہے یعنی ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ دوسرے نے گھوڑا اس پر بیچا ہے اور بیچنے والا منکر ہے تو اس صورت میں ایجاب و قبول ہی ثابت نہیں لہذا اختیار باقی ہے۔ قیاس بھی ان حضرات کی تائید کرتا ہے جو ایجاب و قبول پر بیع کو مکمل مانتے ہیں اور اب اختیار باقی نہیں رہتا کیونکہ نکاح اور اجارہ میں جب فریقین کی طرف سے ایجاب و قبول ہو جاتا ہے تو عقد پایا جاتا ہے اگرچہ وہ لوگ ابھی تک مجلس میں ہی ہوں۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ خرید و فروخت کی صورت میں بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۵۶، مصراۃ کا سودا

بعض لوگ گائے بکری کے تھنوں میں کئی دن تک دودھ روک رکھتے ہیں پھر بیچتے ہیں تاکہ خریدار کو دھوکہ دیں اور وہ سمجھے کہ اس جانور کا دودھ زیادہ ہے اس قسم کے جانور کو "مصراۃ" اور "محفلہ" کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے جانور کو بیچنے سے منع فرمایا۔ پھر اگر کوئی شخص اس کا سودا کرے اور خریدار کو معلوم ہو جائے کہ دھوکہ ہوا ہے تو اب کیا کرنا ہوگا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خریدار کو اختیار ہے چاہے تو اسے رکھ لے اور چاہے تو واپس کرے اور ایک صاع کھجوریں بھی بائع کو دے یہ اختیار تین دن تک رہے گا۔

ان حضرات کا استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بکری بیچنے سے منع فرمایا جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو اگر کوئی شخص بیچے تو خریدنے والے کو تین دن تک کا اختیار ہے اگر ناپسند کرے تو واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ وہ عیب کی وجہ سے واپس نہ کرے بلکہ بائع سے اس کا نقصان وصول

کرے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہا اللہ کا یہی قول ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے وہ منسوخ ہیں کیونکہ شروع شروع میں گناہ کی سزا میں مال لیا جاتا تھا پھر جب سود کی حرمت نازل ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

دوسرے قول کی وضاحت ہیں بعض حضرات نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور خریدار کو ایک دوسرے سے جدا ہونے تک اختیار دیا لہذا اب اختیار ختم ہو گیا اور بکری واپس نہ ہوگی۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تاویل صحیح نہیں کیونکہ یہ خیارِ عیب ہے اور یہ فریقین کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کے بعد بھی باقی رہتا ہے بلکہ اس کی توجیہ یہ ہے کہ جو دودھ خریدار نے حاصل کیا اس میں سے کچھ دودھ وہ ہوگا جو سودے کے وقت بکری کے تھنوں میں تھا۔ وہ بائع کی ملک تھا اور جو دودھ اس کے بعد کا ہے وہ خریدار کی ملک ہے۔ چونکہ بکری یا گائے کے سودے کے ساتھ ہی اس دودھ کا بھی سودا ہوا جو تھنوں میں موجود تھا لہذا اب جانور کی واپسی نقصان کے ساتھ ہو رہی ہے اس لیے وہ سودا واپس کرنے کی بجائے بائع سے نقصان وصول کرے گا۔

نیز جب خریدار سودے کے وقت دودھ کا مالک ہوا اور اس کے بعد وہ اس کی جگہ ایک صاع کھجوریں ادا کرے گا تو یہ دَین کے بدلے دَین کا سودا ہوا جو جائز نہیں۔ لہذا ایسا کرنا صحیح نہیں ہوگا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ نفع، ضمان کے بدلے میں ہے لہذا اگر اس نے دودھ حاصل کیا ہے تو اسے چارہ بھی تو دیا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ طرفین کے قول کو ترجیح حاصل ہے یعنی خریدار کو جانور کی واپسی کا حق نہیں کیونکہ وہ اسے اصل حالت میں واپس نہیں کر سکتا لہذا وہ بائع سے نقصان کی مقدار میں رقم وصول کرے گا۔

باب ۲۵، پھلوں کا سودا کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اب اس صلاحیت میں اختلاف ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔

تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ درخت پر موجود پھل جب تک سرخ یا زرد نہ ہو جائیں ان کو بیچنا جائز نہیں۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی صحیح ہے، ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب وہ نہیں جو تم نے بیان کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ پھل نہیں بن جاتا اس کا سودا جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں بائع ایسی چیز کا سودا کر رہا ہے جو ابھی تک وجود میں نہیں آئی اور اسی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چنانچہ آپ نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا حضرت یونس فرماتے ہیں حضرت سفیان نے ہمیں بتایا کہ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا یہی ہے۔
مطلب یہ ہوا کہ جب تک پھل وجود میں نہ آئے وہ معدوم ہے اس کا سودا جائز نہیں اور جب وہ وجود

وجود میں آجائے تو اگرچہ ابھی پکا نہ ہو اس کا سودا جائز ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک دے تو تم میں سے ایک اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے لے گا تو اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ اگر ابھی تک پھل بنا ہی نہیں اور تم نے پیسے لے لئے تو ممکن ہے کسی سماوی آفت کی وجہ سے پھل لگ نہ سکے اور پھلوں کے وجود میں آجانے کے بعد بیچنا جائز ہے اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت دلیل ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے پیوند کاری کے بعد درخت بیچا تو اس کا پھل بائع کے لیے ہے البتہ یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے تو یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے درخت کے اوپر پھل کا سودا جائز قرار دیا۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اس پر اعتراض کیا گیا کہ یہ سودا دوسری چیز یعنی درخت کے ساتھ مل کر ہو رہا ہے اس میں اس بات کی دلیل نہیں کہ صرف پھل کی بیع بھی جائز ہے کیونکہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ دوسری اشیاء کے ساتھ مل کر ان کا سودا جائز ہوتا ہے جبکہ تنہا ان کا سودا جائز نہیں ہوتا مثلاً راستے وغیرہ کا الگ سودا نہیں ہو سکتا اور مکان وغیرہ کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ راستے وغیرہ کسی شرط کے بغیر بھی سودے میں داخل ہوتے ہیں جب کہ پھل اس وقت تک درخت کے سودے میں داخل نہیں ہوتا جب تک اس کی شرط نہ رکھی جائے۔ لہٰذا اسے ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے جبکہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب پھل کا بڑھنا ختم ہو جائے اور وہ ٹھہر جائے تو اب سودا جائز ہے ورنہ باطل ہے۔

اس سلسلے میں ایک تیسرا قول یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں جو ممانعت ہے اس سے مراد حرام کرنا نہیں ہے بلکہ بطور مشورہ ہے کیونکہ اس سلسلے میں لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تھا اس لیے آپ نے منع فرمایا۔

باب ۲۵۵، عرایا کا بیان

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے اسی مضمون کی احادیث حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

ان احادیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہوئی کھجوروں کے بدلے درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے سودے سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی ہے۔ ان احادیث کی بنیاد پر تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ عرایا جائز ہے لیکن عرایا کی تعریف میں اختلاف ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے باغ میں دوسرے آدمی کے ایک یا دو درخت ہوتے تھے پھلوں کے زمانے میں اہل مدینہ اپنے گھر والوں سمیت باغ میں جاتے ادھر ایک دو درختوں کا

مالک اپنے اہل خانہ کے ساتھ آتا جس سے زیادہ درختوں والے کو اذیت پہنچتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ وہ دو درختوں کے مالک کو اندازے کے ساتھ کھجوریں دے دے اور درخت والی کھجوریں خود رکھ لے۔ اس کو عرایا کہتے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عرایا کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ایک یا دو درختوں کا پھل۔ کسی محتاج کو دیتا ہے پھر وہ اس کے حوالے اس وقت کرتا ہے۔ جب پھل کی صلاحیت ظاہر ہو جائے تو حضور علیہ السلام نے اجازت دی کہ وہ اس کی جگہ اتری ہوئی کھجوریں دے دے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس قول کو اولیٰ قرار دیا کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث میں پھل کی کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اگر حضرت امام مالک کے قول کو تسلیم کیا جائے تو وہ اترے ہوئے پھل کی درخت والے پھل کے بدلے بیع قرار پائے گی جو نا جائز ہے جب کہ خود مالک جس نے کسی محتاج کو کچھ درختوں کا پھل دیا اگر اس پھل کی بجائے اتری ہوئی کھجوریں دے تو یہ سودا نہیں ہے لہذا اس ممانعت کے تحت نہیں آئے گا اور یوں دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکے گا پھر بہ معنی احادیث سے بھی ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کم کرو کیونکہ مال میں عریہ بھی ہے اور وصیت بھی۔

معلوم ہوا کہ جس طرح کسی شخص کا دوسرے کو اپنے مرنے کے بعد مالک بنانا وصیت ہے اسی طرح اپنی زندگی میں اس کو اپنے مال کے کسی حصے کا مالک بنانا عریہ ہے۔ اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ثابت ہو گیا۔

حضرت امام صاحب کے مسلک پر اعتراض یہ کیا گیا کہ عرایا بھی پھل کی پھل کے بدلے بیع ہے کیونکہ حدیث میں دونوں کا اکٹھا ذکر ہوا اس کا جواب دیا گیا کہ بعض اوقات دو چیزوں کا اکٹھا ذکر ہوتا ہے لیکن دونوں کا حکم مختلف ہوتا ہے۔

پھر ایک سوال یہ ہوا کہ عرایا کی اجازت پانچ یا اس سے کم وسق میں دی گئی ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے (وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ممکن ہے ایک خاص واقعہ میں اس مقدار کا عریہ ہوا ہو تو یہ الفاظ فرمائے گئے یہ مطلب نہیں کہ اس سے زائد کی اجازت نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ عقل و نقل سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اولیٰ ہے۔

باب ۲۵۹، پھلوں میں نقصان ہو جانا

اگر کوئی شخص دوسرے پر پھل بیچے پھر کسی آسمانی آفت کے باعث نقصان ہو جائے تو یہ نقصان بائع کے مال سے شمار ہو گا یا خریدار کا نقصان قرار دیا جائے گا۔

بعض اہل علم کے نزدیک اگر پھلوں کا تہائی حصہ یا زیادہ ضائع ہوا ہے تو اس مقدار کے برابر قیمت خریدار ادا نہیں کرے گا اور اگر تہائی سے کم نقصان ہوا تو وہ خریدار کا ہو گا اور اسے پوری قیمت دینا ہو گی۔

ان حضرات کا استدلال اس طرح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے (مسلمان) بھائی

پر کھجوریں بیچو پھر انہیں کوئی آفت آپہنچے تو تمہارے لیے جائز نہیں کہ اس سے کچھ لو تم اپنے بھائی کا مال حق کے بغیر کیسے لو گے ؟

نیز آپ نے کئی سالوں کی پیشگی بیع سے منع فرمایا اور نقصانات کو وضع کرنے کا حکم دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو نقصان ہوا اس کے مطابق رقم بائع کو نہیں دی جائے گی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب خریدار نے قبضہ کرلیا تو اب جتنا نقصان ہوگا خریدار کے مال سے ہوگا کم ہو یا زیادہ۔ اگر بائع کے پاس نقصان ہوا تو اب خریدار کچھ نہیں دے گا بشرطیکہ مشتری نے قبضہ نہ کیا ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ تم نے جو احادیث پیش کی ہیں وہ صحیح ہیں ہم ان کا انکار نہیں کرتے البتہ تم نے اس کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں۔ یہ اس نقصان کے بارے میں ہے جو خراجی زمینوں کو پہنچتا ہے اب مسلمانوں کو کہا گیا کہ وہ خراج نہ لیں جہاں تک خرید وفروخت کا تعلق ہے تو یہ حدیث ان کے بارے میں نہیں ہے یہ جواب اس حدیث سے متعلق ہے جس میں نقصانات کو وضع کرنے کا حکم دیا۔ جس حدیث میں فرمایا کہ آفت کی صورت میں اپنے بھائی سے کچھ نہ لو تو اس میں سودے کا ذکر ہے قبضہ کا ذکر نہیں لہذا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جب تم نے کسی پر کوئی چیز بیچی اور پھر تمہارے پاس اس کو نقصان پہنچا تو خریدار سے کچھ نہ لو کیونکہ اب جو کچھ تم لو گے وہ کسی چیز کا بدل نہیں۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری حدیث بھی اسی مفہوم کی تائید کرتی ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے پھل خریدا پھر اس کے پھل کو نقصان پہنچا اس پر قرض زیادہ ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو چنانچہ اس کو صدقہ دیا گیا لیکن اس سے قرض کی ادائیگی نہ ہوسکی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جتنا تمہیں ملتا ہے لے لو تمہارے لیے یہی ہے۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے ضائع ہونے کی وجہ سے قرض کو ساقط نہیں کیا اور ان قرض خواہوں میں پھل کو بیچنے والے بھی تھے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ نقصان خریدار کا ہی شمار ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶، خریدا ہوا سودا قبضہ کیے بغیر نہ بیچا جائے

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اسے نہ بیچے اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ اگر غلہ خریدا ہو تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں لیکن دوسری اشیاء کے لیے یہ حکم نہیں ہے بلکہ انہیں قبضہ سے پہلے بھی بیچ سکتا ہے۔

جب کہ دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ کھانے کی اشیاء ہوں یا اس کے علاوہ دوسری چیزیں سب کے بارے میں یہی حکم ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں زیتون خریدا اور اسی وقت نفع پر سودا ہونے لگا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک آپ اسے اپنی منزل میں نہ لے جائیں، آگے نہ بیچیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات قبول کرلی اور اس پر عمل کیا حالانکہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ روایت بھی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے معلوم ہوا انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام کے علاوہ اشیاء کے بارے میں یہ حکم معلوم نہ ہو سکا اب جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تو انہوں نے اس پر عمل کیا۔

اس دوسرے قول کو ایک ایسی روایت سے بھی تائید حاصل ہے جس میں طعام کی بجائے مطلق اشیاء کا ذکر ہے حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔ تو اس حدیث نے مسئلہ بالکل واضح کر دیا۔

رہا یہ سوال کہ متعدد احادیث میں طعام کا ذکر ہے تو اس کی کیا وجہ ہے تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ خرید و فروخت کے سلسلے میں کھانے پینے کی اشیاء میں وسعت ہے حتیٰ کہ اس میں بیع سلم بھی جائز ہے اگرچہ جس کے ساتھ سودا ہو رہا ہے اس کے پاس یہ غلہ موجود نہ ہو تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کا ذکر کر کے واضح فرمایا کہ جب اس میں قبضہ کرنے سے پہلے آگے سودا جائز نہیں تو دوسری اشیاء میں بدرجۂ اولیٰ جائز نہ ہو گا پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز دوسرے کی ضمان میں ہو اس کا نفع لینا جائز نہیں تو جس طرح کھانے کی اشیاء جب تک قبضہ میں نہ آئیں فروخت کرنے والے کی ضمان میں ہیں اور خریدار آگے بیچ کر ان سے نفع نہیں اٹھا سکتا اسی طرح دیگر اشیاء میں بھی یہی حکم ہو گا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ البتہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک غیر منقولہ اشیاء مثلاً زمین وغیرہ کو قبضہ سے پہلے بھی بیچا جا سکتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے وہ فرماتے ہیں جس طرح طعام اور غیر طعام کے لیے ایک حکم ہے اسی طرح قیاس کے مطابق منقولہ اور غیر منقولہ دونوں قسم کی اشیاء کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے۔

باب ۲۶، سودے میں غیر متعلق شرط رکھنا

اگر کوئی شخص اپنا گھوڑا (مثلاً) معلوم قیمت پر بیچتا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ وہ (بائع) معلوم مقام تک اس پر سواری کرے گا تو آیا اس قسم کا سودا اور یہ شرط جائز ہے یا نہ؟

اس مسئلے میں تین قول ہیں۔

(۱) یہ سودا بھی جائز ہے اور شرط بھی۔

(۲) سودا جائز ہے اور شرط باطل ہو گی۔

(۳) بیع فاسد ہو جائے گی۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے ایک سفر میں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ان کا اونٹ کمزور پڑ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے پوچھا تمہارے پاس کوئی لکڑی وغیرہ ہے آپ نے اس لکڑی یا شاخ کے ساتھ اونٹ کو ضرب لگائی تو وہ پہلے سے زیادہ تیز ہو گیا آپ نے فرمایا اسے مجھ پر ایک اوقیہ سونے کے بدلے بیچو وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

یہ آپ ہی کی سواری ہے چنانچہ سودا کر دیا اور گھر آنے تک سواری کی اجازت مانگی مدینہ طیبہ پہنچنے پر انہوں نے اونٹ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال تھا کہ میں تمہارا اونٹ لینا چاہتا ہوں پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں ایک اوقیہ سونا دیں اور اونٹ بھی واپس دے دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہاں سواری کی شرط رکھی گئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تسلیم کیا اور سودا بھی برقرار رہا معلوم ہوا کہ اس صورت میں شرط اور بیع دونوں جائز ہوتے ہیں۔

دوسرے دونوں فریقوں نے ان کو یوں جواب دیا کہ دو وجہ سے یہ حدیث تمہاری دلیل نہیں بن سکتی۔ ایک وجہ یہ ہے کہ سودے میں یہ شرط نہیں رکھی گئی سودا مکمل ہو گیا تو اس کے بعد انہوں نے اجازت طلب کی لہذا یہ استثناء بیع سے الگ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ سودا تھا ہی نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد اونٹ واپس کر دیا اور فرمایا کہ تمہارا خیال تھا کہ میں تمہارا اونٹ روک لوں گا۔ بنا بریں یہ شرط خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اپنی ملک میں تھی۔

جن حضرات کے نزدیک شرط باطل اور سودا جائز ہے ان کی دلیل اس طرح ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تاکہ انہیں آزاد کر دیں تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ اس کی ولاء ہمیں حاصل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ بات نہ روکے ولاء اسی کے لیے جو آزاد کرے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق شرط باطل ہو گئی اور سودا جائز ہوا۔

تیسرے قول والے حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث اس طرح بھی مروی ہے لیکن اس کے خلاف بھی مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت بریرہ میرے پاس آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر مکاتبت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے لہذا آپ میری مدد کریں اور انہوں نے ابھی تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم واپس جاؤ۔ اگر وہ لوگ پسند کریں کہ میں تمام مال دے دوں اور ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان لوگوں کے پاس گئیں انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر ام المومنین ثواب کی خاطر ایسا کریں تو ٹھیک ہے تمہاری ولاء ہمیں حاصل ہو گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بات تمہیں منع نہ کرے خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کے لیے جو آزاد کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط رکھتے ہیں جو کتاب اللہ کے مطابق نہیں جو شرط کتاب اللہ کے مطابق نہیں وہ باطل ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ولاء کی شرط سودے میں نہیں رکھی گئی بلکہ وہ کتابت کے سلسلے میں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بدل کتابت میں مدد کی بجائے خریدنے اور آزاد کرنے کا حکم دیا گویا نبی اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداءً خریدنے کا ذکر فرمایا اور اس میں شرط مذکور نہیں۔

ایک روایت میں لفظ "خُذِیْ" ہے یعنی تم لے لو اور یہ لفظ بھی سودے کے معنیٰ میں بولا جاتا ہے مثلاً

کہا جاتا ہے یہ چیز تم نے کتنے میں لی ہے یعنی خریدی ہے۔

ان حضرات نے حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مع قرض اور ایک بیع میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔ قرض کے ساتھ بیع کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو قرض دے کر اس پر کوئی چیز زیادہ قیمت پر بیچی جائے یہ سود بن جاتا ہے۔ اسی طرح بیع میں شرط سے منع فرمایا دو شرطوں سے مراد یہاں محض شرط ہے۔ کیونکہ بیع بذاتہٖ ایک شرط ہے اور جب ایک اور شرط رکھ دی تو یہ دو شرطیں ہوگئیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر ایک لونڈی بیچی اور اس سے خدمت لینے کی شرط رکھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (حضرت عبداللہ) اس لونڈی کے قریب نہ جائیں اور نہ ہی میں اس میں کوئی ثواب دیکھتا ہوں گویا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سودے کو باطل قرار دیا۔

قیاس بھی احناف کے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ سب حضرات کے نزدیک سودے میں صحیح شرط رکھی جاسکتی ہے مثلاً بائع یا مشتری کے لیے ایک معلوم مدت تک اختیار رکھنا اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لیے معلوم مدت مقرر کی جاسکتی ہے اگر یہ شرائط معلوم ہوں تو بیع کو لازم ہو جاتی ہیں اور اگر مجہول ہوں تو بیع فاسد ہو جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ شرط صحیح ہو تو سودا صحیح ہوتا ہے اور شرط فاسد ہو تو بیع باطل ہو جاتی ہے۔ اس سے احناف کا مسلک ثابت ہو گیا کہ اس قسم کی شرائط سے بیع سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتی۔

باب ۲۶۲، مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا

اس سلسلے میں دو قول ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ کے نزدیک مکہ مکرمہ کی سرزمین کو کرایہ پر دینا یا اسے بیچنا جائز نہیں۔

حضرت عطاء اور حضرت مجاہد بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

جبکہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دوسرے شہروں کی طرح سرزمین مکہ کو بیچنا اور وہاں کے مکانات اور زمین کو کرایہ پر دینا جائز ہے۔

پہلے قول والوں نے یوں استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ کے گھروں کو بیچنا اور انہیں کرایہ پر دینا جائز نہیں اس مضمون کی احادیث حضرت عبداللہ بن عمر اور علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں مکانات کو کرایہ پر نہیں دیا جاتا تھا اور نہ بیچا جاتا۔ جو شخص حاجت مند ہوتا وہ رہائش پذیر ہو جاتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسروں کو رہائش کے لیے دے دیتا۔

حضرت امام ابو یوسف اور ان کے ہم مسلک حضرات نے یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی

اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا آپ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر میں اتریں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی زمین یا گھر چھوڑا ہے عقیل اور طالب، ابو طالب کے وارث ہوئے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو وراثت نہ ملی کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب مسلمان نہ تھے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات میں ملکیت اور وراثت جاری ہوتی ہے۔

اب جب دونوں طرف سے احادیث پیش کی گئیں تو قیاس کے ذریعے فیصلہ کیا جائے گا وہ یوں کہ میدان عرفات، مسجد حرام اور منیٰ وغیرہ میں سب کا حق برابر ہے وہاں کوئی شخص ذاتی عمارت نہیں بنا سکتا لیکن اس کے علاوہ مکہ مکرمہ میں مکانات وغیرہ بنائے جاتے ہیں حتیٰ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا جو شخص حضرت ابو سفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن حاصل ہوگا اسی طرح جو شخص اپنا دروازہ بند کرے گا وہ بھی مامون ہوگا تو جب لوگوں کے ذاتی مکانات تھے۔ تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات میں ملکیت جاری ہوتی ہے جب یہ صورت حال ہے تو اس کا بیچنا اور کرایہ پر دینا بھی جائز ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو اپنایا اور اس کی ترجیح ثابت کی ہے۔

باب ۲۶۳، کتے کی قیمت لینا

کیا کتے کی خرید و فروخت جائز ہے اور اس کی قیمت حلال ہے ؟

اس سلسلے میں دو موقف ہیں ایک جماعت کے نزدیک کتے کی قیمت حرام ہے۔ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث سے استدلال کیا ہے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت زانیہ کی کمائی اور کاہن (نجومی) کی اجرت سے منع فرمایا۔

اس مضمون کی احادیث متعدد طرق سے کئی صحابہ کرام نے روایت کی ہیں۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ جن کتوں سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے ان کی قیمت لینے میں کوئی حرج نہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ شروع شروع میں ہر قسم کے کتے کو قتل کرنے کا حکم تھا اس لیے ان کی قیمت لینا جائز نہ تھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا اور مدینہ طیبہ کے اطراف میں صحابہ کرام کو بھیجا تاکہ وہ کتوں کو قتل کر دیں۔

تو اس وقت چونکہ کتوں سے نفع حاصل کرنا جائز نہ تھا لہٰذا ان کی قیمت لینا اور اسے استعمال کرنا بھی حرام تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور کتوں سے نفع اٹھانا جائز قرار دیا گیا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے تو اس حدیث کی روشنی میں بعض ضرورتوں کے تحت کتے رکھنے کی اجازت دی گئی اسی طرح شکار کے لیے

بھی کتا رکھنے کی اجازت دی گئی اور اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں بلکہ قرآن پاک میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ جس چیز سے نفع اٹھانا جائز ہوتا ہے اس کی قیمت وصول کرنا بھی جائز ہے مثلاً گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے لیکن ان سے نفع اٹھانا جائز ہے اسی بنیاد پر ان کی خرید و فروخت بھی جائز ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ کتوں کی قیمت حاصل کرنا اور اسے استعمال کرنا بھی جائز و حلال ہو۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶۴، حیوان کو قرض کے طور پر لینا

کیا کوئی حیوان بطور قرض لیا جاسکتا ؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے جبکہ دوسرے حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک اونٹ بطور قرض لیا جب صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت رافع کو حکم دیا کہ قرض ادا کریں انہوں نے دیکھا تو اس اونٹ سے اچھے اونٹ تھے آپ نے فرمایا یہی دے دو وہ لوگ نہایت اچھے ہیں جو اچھی طرح ادائیگی کرتے ہیں۔

دوسرے فریق نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب سود حرام نہیں ہوا تھا جب سود حرام قرار دیا گیا تو ہر ایسا قرض جو نفع لائے وہ بھی حرام قرار دیا گیا۔ سود کے منسوخ ہونے سے پہلے جانور کو جانور کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا بھی جائز تھا۔ لیکن بعد میں یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا حالانکہ اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کے اونٹ آنے تک دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ لیتے تھے۔ تو اب جب حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار کے ساتھ بیع ناجائز ہوگئی تو اسے بطور قرض لینا بھی جائز نہ ہوا۔

پہلے قول والے حضرات نے گندم کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ گندم کو گندم کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں لیکن قرض کے طور پر لینا جائز ہے لہذا حیوان کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے بطور ادھار بیچنا حرام قرار دیا تو اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حیوانات کے ایک دوسرے کے مثل ہونے پر آگاہی نہیں ہو سکتی اگر یہ بات ہے تو دوسرے قول والوں کی بات ثابت ہوگئی کہ چونکہ حیوانات ایک دوسرے کی مثل نہیں ہوتے لہذا قرض کے طور پر حیوان کو لینا جائز نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے قول والوں نے گندم کے سودے اور قرض میں جو تفریق کی ہے وہ بات صحیح ہو۔ تو اب ہم نے کیلی اور وزنی اشیاء کو دیکھا کہ ان کو ادھار کے طور پر ایک دوسرے کے بدلے بیچنا جائز نہیں لیکن قرض کے طور پر لینا جائز ہے البتہ سونے اور چاندی کا حکم الگ ہے۔ اور اس کے علاوہ اشیاء مثلاً کپڑے وغیرہ کو

نقداً بیچنا جائز ہے اگرچہ کم زیادہ ہوں۔ لیکن ادھار کے طور پر بیچنے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان میں سے جو ایک نوع ہیں۔ ان میں اس قسم کا سودا جائز نہیں اور جن کی انواع مختلف ہیں ان میں جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں ایک نوع ہوں یا الگ الگ نوع سے تعلق رکھتے ہوں ان کو ادھار اور نقد دونوں طرح بیچنا جائز ہے۔

تو حیوان کے علاوہ اشیاء کے یہ احکامات ہیں اب حیوان کو بطور ادھار حیوان کے بدلے بیچنا جائز نہیں اگرچہ جنس مختلف ہو مثلاً غلام کو اونٹ کے بدلے یا گائے بکری کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہیں تو اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی کی علت نوع کا ایک ہونا ہوتا تو غلام کے بدلے گائے کی بیع جائز ہوتی کیونکہ یہ الگ الگ انواع ہیں جس طرح اونی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے ادھار کے طور پر بیچ سکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ان کی بیع اس لیے ناجائز ہے کہ مثل پر واقفیت نہیں ہوسکتی جب اس وجہ سے حیوان کو حیوان کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہ ہوا تو اسے قرض کے طور پر لینا بھی جائز نہ ہوا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ دیت وغیرہ میں اونٹ دیئے جاتے ہیں اور نا تمام بچہ گرانے پر غلام یا لونڈی لازم ہوتی ہے۔ تو یہ حیوان ذمہ میں لازم ہوتے ہیں تو اسی طرح دوسرے حیوانات کو بھی قرض کے طور پر لینا جائز ہونا چاہیے کیونکہ قرض میں بھی کوئی چیز لازم ہوتی ہے۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور جنین میں حیوان کو لازم کیا جب کہ حیوانات کی باہم بیع بطور ادھار ناجائز قرار دی اس سے معلوم ہوا کہ مال کے بدلے حیوان کے وجوب کی ممانعت ہے اور قرض کی صورت میں یہی ہوتا ہے جب مال کے بغیر واجب ہو جیسے دیت وغیرہ میں تو جائز ہوگا۔ یعنی دونوں صورتوں میں فرق ہے لہٰذا اسے دیت وغیرہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

بیع صرف کا بیان

باب ۲۶۵، سود کا بیان

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربوٰ (سود) ادھار میں ہے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا جائز ہے مثلاً ایک گرام سونا دو گرام کے بدلے بیچ سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سودا نقد ہو ادھار کے طور پر جائز نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کا رد کیا ہے وہ فرماتے ہیں ربوٰ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ربوٰ (سود) ہے جس میں کیلی اور وزنی چیز کو ہم جنس ہونے کی صورت میں کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا ہے اگرچہ نقداً ہو اس ربوٰ کا سنت میں ذکر ہے۔ عربوں میں یہ عادت تھی کہ جب کوئی شخص قرض لیتا تو وقت پورا ہونے پر قرض خواہ سے کہتا کہ مجھے مزید مہلت دو میں تم اتنی رقم زیادہ دوں گا تو اس طرح وقت کا پیسوں کے بدلے سودا ہوتا اس کو قرآن پاک نے حرام قرار دیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ربا التفاضل کو بھی حرام قرار دیا۔ آپ نے فرمایا ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نہ بیچو۔

ایک حدیث میں فرمایا سونا، سونے کے بدلے، برابر برابر وزن، چاندی، چاندی کے بدلے برابر برابر وزن ہو۔ اسی طرح گندم، جو، کھجور، اور نمک کا بھی ذکر فرمایا۔

یہ حدیث مشہور ہے اور متعدد طرق اور مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ بنا بریں دونوں قسم کا سود حرام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پہلی حدیث روایت کی ہے انہوں نے بھی اس دوسری حدیث سے ثابت ہونے والے حکم کی طرف رجوع فرمایا پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت خبر واحد ہے جبکہ اس دوسری حدیث کو ایک جماعت نے نقل کیا لہذا یہ حجت ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶۶، سونے کا ہار جس میں موتی جڑے ہوں فروخت کرنا

اگر کسی شخص کے پاس سونے کا ہار ہو اور اس میں موتی وغیرہ لگے ہوئے ہوں تو اسے سونے کے بدلے

بیچنا جائز ہے یا نہیں ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔
ایک مذہب یہ ہے کہ اس قسم کے ہار کو سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں کیونکہ قیمت، کو ہار کے سونے اور موتیوں پر تقسیم کیا جائے گا اور چونکہ ایسا انداز ے اور تخمینے سے کیا جاتا ہے لہذا ممکن ہے ہار کے سونے کو خالص سونے کے بدلے کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا ناجائز قرار دیا۔

ان حضرات نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں مجھے خیبر میں ایک ہار ملا جس میں سونا اور موتی تھے میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو الگ الگ کر دو پھر جیسے چاہو بیچو۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ ہار کا سونا قیمت والے سونے کے برابر ہے یا کم زیادہ ہے اور جب تک سونے کو الگ نہ کریں اس کا وزن معلوم نہیں ہوتا تو اس صورت میں الگ کئے بغیر سودا جائز نہ ہوگا لیکن ہار والے سونے کا وزن معلوم ہو اور وہ قیمت والے سونے سے کم ہو تو یہ سودا جائز ہوگا کیونکہ ہار کے سونے کا جو وزن ہے قیمت والے سونے میں سے اتنا وزن اس کے بدلے میں ہو جائے گا اور باقی سونا موتیوں کے بدلے میں ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر ہی بیچ سکتے ہیں لیکن اگر دو دینار کھرے ہوں اور ان کو ایسے دو دیناروں کے بدلے بیچا جائے جن میں سے ایک کھوٹا اور دوسرا کھرا ہو تو یہ سودا جائز ہے کیونکہ یہاں قیمت کا اعتبار نہیں ہوتا اگر قیمت کا اعتبار کریں تو وہ برابر برابر نہیں ہو سکتے۔

جہاں تک حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے لہذا اس میں اضطراب ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال صحیح نہیں۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام کے حکم سے ہار کا سونا الگ کر دیا گیا تو ممکن ہے آپ نے مسلمانوں کی ضرورت کے تحت اسے الگ کرایا ہو اس وجہ سے نہیں کہ اس کا سودا جائز نہیں۔ دوسرے مذہب پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ عمل بھی دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے تلوار خریدی جس کے ساتھ چاندی لگی ہوئی تھی اور قیمت کے طور پر چاندی دی۔ معلوم ہوا کہ اس صورت میں یہ سودا جائز ہے جب اس سونے یا چاندی کا وزن معلوم ہو جو کسی دوسری چیز کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ہبہ اور صدقہ کا بیان

باب ۲۶۷، ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا

اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو کیا اسے واپس لے سکتا ہے ؟

بعض حضرات کے نزدیک ہبہ کرنے والا ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ کو لوٹانے والا قے کرکے اسے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں اگر ہبہ کیا ہوا مال قائم ہو خرچ نہ کر دیا گیا ہو یا اس میں کوئی اضافہ نہ کیا گیا ہو موہوب لہ، واہب کا قریبی رشتہ دار بھی نہ ہو یا اسے ہبہ کا بدلہ نہ دیا گیا ہو تو ہبہ میں رجوع ہو سکتا ہے اور اگر موہوب لہ، واہب کا قریبی رشتہ دار ہے یا مثلاً وہ بیوی خاوند ہیں تو رجوع کرنا جائز نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ واضح نہیں آیا اس سے انسان مراد ہے جو قے کرکے چاٹتا ہے تو یہ کام حرام ہے لہذا ہبہ کی واپسی بھی حرام ہو گی اس طرح پہلے قول والوں کی بات درست ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قے چاٹنے والے سے کتا مراد ہو تو چونکہ کتا مکلف نہیں ہے تو اب محض نجاست سے ملوث ہونا مراد ہو گا حرام و حلال سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔

اب جب اس سلسلے میں دیگر روایات کو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی ہے جو اپنے ہبہ کو واپس کرتا ہے وہ کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد امت کو اس قسم کے نامناسب کام سے بچانا ہے یہ مقصد نہیں کہ رجوع کرنا جائز ہی نہیں۔

چنانچہ اس مفہوم کی تائید دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کیا پھر دیکھا کہ اسے بیچا جا رہا ہے تو خریدنے کا ارادہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنا صدقہ واپس نہ لو۔

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا صدقہ کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے چاٹتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منع کرنا اس کے حرام ہونے کی طرف اشارہ نہ تھا بلکہ افضلیت کا بیان ہے کیونکہ ایک شخص نے اپنی ماں کو باغ دیا پھر وہ مر گئی یہ اکیلا وارث تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا صدقہ ثابت ہو گیا اور تیرا باغ تیری طرف لوٹ آیا۔ معلوم ہوا کہ صدقہ کسی نہ کسی صورت میں واپس ہو سکتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص صلہ رحمی یا صدقہ کے طور پر ہبہ کرے تو وہ رجوع نہیں

کرسکتا اور جو آدمی اس کا بدلہ لینا چاہیے تو ناپسند ہونے کی صورت میں رجوع کرسکتا ہے۔ گویا ہبہ کی دو قسمیں ہیں صلہ رحمی کے طور پر ہو تو صدقہ کے حکم میں ہے واہب کو رجوع سے روکا جائے گا اور کوئی دوسری صورت ہو تو واپس لے سکتا ہے حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فضالہ، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہم بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

صلہ رحمی کے سلسلے میں میاں بیوی بھی داخل ہیں یہ بھی ایک دوسرے کو دیا ہوا ہبہ واپس نہیں لے سکتے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی (رحمہم اللہ) سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

احناف کا ہبہ کے رجوع کے سلسلے میں یہی مسلک ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگرچہ قیاس تو یہ ہے کہ کسی قسم کے ہبہ کو واپس لینا جائز نہ ہو لیکن ہم نے یہاں روایات اور ائمہ دین کے اقوال کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا۔

باب ۲۶۵، عطیہ میں اولاد کے درمیان امتیاز برتنا

اگر کوئی شخص اپنے بچوں میں سے بعض کو عطیات دے اور دوسروں کو نہ دے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں اور کیا وہ عطیہ نافذ ہوگا یا نہیں ؟

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنے سے وہ عطیہ باطل ہو جائے جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ عطیہ باطل نہ ہوگا البتہ والدین کو اولاد کے درمیان اس طرح کا امتیاز نہیں برتنا چاہیے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے بطور عطیہ ایک غلام دیا تو میری ماں نے مجھے حکم دیا کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ کو گواہ بناؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی تمام اولاد کو اس طرح عطیہ دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا واپس لوٹا دو۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اس وقت چھوٹے تھے لہٰذا ان کے والد نے خود ان کی طرف سے قبضہ کیا تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ واپس کرو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عطیہ باطل ہے۔

احناف فرماتے ہیں اگر اس قسم کا عطیہ دیا جائے تو جسے عطیہ دیا گیا اس نے بڑا ہونے کی وجہ سے خود قبضہ کیا یا وہ چھوٹا تھا اور اس کی طرف سے اس کے باپ نے قبضہ کیا اور اسے یہ بات بتا دی تو یہ جائز ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس وقت چھوٹے تھے ممکن ہے وہ بڑے ہوں اور ابھی قبضہ نہ کیا ہو۔

پھر یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی اور کو گواہ بناؤ تو اگر یہ عطیہ باطل ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کو گواہ بنانے کا حکم نہ دیتے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے اس لیے یہ بات فرمائی کہ آپ حاکم تھے گویا آپ نے واضح فرمایا کہ حاکم کا کام فیصلہ کرنا ہے۔ لہٰذا گواہ کسی اور کو بناؤ تو اس حدیث کو جن جن الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ان میں سے کوئی لفظ بھی اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ عطیہ باطل ہے مثلاً آپ نے فرمایا جس طرح

تم تمام اولاد سے نیکی کی توقع رکھتے ہو اسی طرح ان کے درمیان برابری قائم کرو تو یہ بھی افضلیت کی دلیل ہے۔ چنانچہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر والوں میں کوئی چیز تقسیم کرتے تو مساوات قائم کرتے ان میں سے آزاد حضرات اور غلاموں سب میں برابری قائم کرتے لیکن ایسا کرنا آپ پر واجب نہ تھا بلکہ افضل تھا۔ خود صحابہ کرام بھی بعض اوقات اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے فرق کرتے تھے اگر یہ بات واجب ہوتی اور اس کے خلاف کرنے سے عطیہ باطل ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی باقی اولاد کو چھوڑ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا: تاہم بہتر یہی ہے کہ ان میں سے بعض کو عطیات دے کر باقی کو چھوڑ نہ دیا جائے، تاکہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا نہ ہو بلکہ عطیات میں لڑکے اور لڑکی کے درمیان بھی تفریق نہ کی جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۹۴ء/ ۶ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ بروز جمعرات یہ تلخیص مکمل ہو گئی۔

محمد صدیق ہزاروی غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل ۸۹)

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے،

سات ضخیم جلدوں میں شرح صحیح مسلم کی تکمیل اور عالم گیر مقبولیت اور شاندار پذیرائی کے بعد
شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی عم فیوضہ کی ایک اور فکر انگیز اور علمی تصنیف
قرآن مجید کی تفسیر بہ نام

تبیان القرآن

چند خصوصیات

★ قرآن مجید کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ اور آسان اردو میں قرآن کریم کی تشریح،
★ احادیث، آثار اور اقوال تابعین پر مبنی قرآنی آیات کی تشریح،
★ قرآن مجید کی آیات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، جلالت اور آپ کی خصوصیات کا استنباط،
★ عقائد اسلامیہ میں عقائد اہل سنت کی حقانیت اور فقہی مذاہب میں فقہ حنفی کی ترجیح،
★ مفسرین کی چودہ سو سالہ کاوشوں کا حاصل، مجتہدین کی آرا پر نقد و تبصرہ اور تصوف کی چاشنی،
★ مشکلاتِ اعرابِ قرآن کا حل، عصری مسائل پر محققانہ ابحاث اور مذاہبِ باطلہ کا مہذب رد،

یہ ایک ایسی تفسیر ہوگی جس کی مدتوں سے اہلِ ذوق کو تلاش اور پیاس تھی جس کی ضرورت، اہمیت اور افادیت صدیوں تک باقی رہے گی۔

پیش کش: فرید بک سٹال
۳۸- اردو بازار، لاہور



فرید بک سٹال

۳۸۔ اُردو بازار لاہور

E-mail:info@faridbookstall.com

Web Site: www.faridbookstall.com